

Posted On Kitab Nagri

حالِ دل

رمشا حسین

تمہیں پتا ہے میں اپنے سب دوستوں سے زیادہ تم پہ اعتبار کرتا ہوں اور اسی اعتبار کی وجہ سے میں نے تمہیں یہاں آنے کا کہا اُمید ہے تم میری لاج رکھو گے۔ ہسپتال کے کوریڈور میں تیس سالہ مرد جس کی بانہوں میں نو مولود بچہ تھا اُس نے اپنے سامنے کھڑے آدمی سے کہا جو اُس کا ہم عمر معلوم ہو رہا تھا

بلکل میرے یار تم حکم کرو۔ سامنے والے نے حوصلہ بڑھایا
تمہیں پتا ہے میری چار بیٹیاں ہیں ہمارے یہاں بچیوں کو ناپسند کیا جاتا ہے میری اماں حضور ان کو جانے کیسے برداشت کر رہی ہیں پر اس بار ان کی سخت تاکید تھی بیٹے کی ورنہ بیٹی اگر ہوئی تو جان سے مارنے کی دھمکی دی ہے۔ انہوں نے بے بسی سے بتایا

بیٹیاں تو رحمت ہوتی ہے تمہیں اپنی اولاد کے لیے اسٹینڈ لینا چاہیے۔ سامنے والے نے افسوس کا اظہار کیا

Posted On Kitab Nagri

سب میرے خلاف ہے میرے کام کی وجہ سے اُس کے بعد پسند کی شادی پھر اب بیٹیاں۔ اتنا کہتے وہ خاموش ہو گیا

اب مجھ سے کیا چاہتے ہو تم۔ گہری سانس ہوا کے سپرد کرتے ہوئے پوچھا
میں چاہتا ہوں میری بچی کی پرورش تم کرو اُس کو اپنا نام دوں پر یہ میری امانت ہوگی جو وقت آنے پہ میں
واپس لوں گا۔ اپنے دوست کی بات پہ اُن کی نظر گود میں خوبصورت بچی پہ پڑی جس کی آنکھیں بند تھی
انہوں نے بے اختیار اُس کو اپنی بانہوں میں بھر کر ماتھا چوما جس سے بچی کسمسا کر اپنی آنکھیں کھول کر
کبھی اُن کو دیکھتی تو کبھی اپنے اصل باپ کو۔

تمہاری بچی تو بہت پیاری ہے ماشا اللہ۔ سامنے والے نے کہا تو اُن کے چہرے پہ تلخ مسکراہٹ آئی
تم لیکر جاؤ گے پیار دو گے اُس کو باپ کا۔ آس بھرے لہجے میں پوچھا
ہاں اور میرا وعدہ ہے تمہاری بیٹی کو اپنے بچوں سے زیادہ پیار دوں گا۔ بچی کا چھوٹا سا ہاتھ چوم کر کہا
میری بچی کا بہت خیال رکھنا اُس کی ہر فرمائش پوری کرنا۔ اب کی انہوں نے پر سکون لہجے میں کہا
کہانہ پریشان مت ہو آج سے یہ میری بیٹی تمہیں نہیں پتا مجھے بیٹی کی کتنی چاہ تھی جو آج پوری ہو گئی۔ وہ
پر جوش آواز میں بولے
امانت ہے میری بیٹی۔ ان کا دل کسی خدشے کے تحت دھڑکا تبھی بولے

Posted On Kitab Nagri

اور میں امانت میں خیانت نہیں کروں گا تم میرے جگری یار ہو تو کیسے میں تمہارے خون کو تکلیف دوں
گا۔ سامنے والے نے دل موہ لینے والا جواب دیا



تیرے سامنے آجانے سے یہ دل
میرا دھڑکا ہے یہ غلطی نہیں ہے تیری
یہ قصور نظر کا ہے جس بات کا تجھ کو

-----ڈر-----

آے امی۔

حریم جو ہاتھ میں بڑا سا برتنوں کا سیٹ پکڑتی گانا گاتی آرہی تھی تبھی اُس کا پیر صوفے پہ اٹکا اور چھن کی
آواز سے سارے برتن نیچے مار بل کے فرش پہ گر کر اپنی حالت پہ افسوس کناں تھے کچھ ٹوٹے ہوئے
برتنوں کو دیکھ کر حریم نے اپنے لب دانتوں تلے دبائے

www.kitabnagri.com

بیڑا غرق ہو تیرا حریم میرے جہیز کے خوبصورت برتنوں کا ستیاناس کر دیا تم نے۔ اپنی مامی جان کی آواز
پہ اُس نے سر اٹھایا کیونکہ جتنا شور مچا تھا حویلی کے سب ملازمائیں اور اُس کی مامی جان اچھکی تھی جن کا چہرہ
برتنوں کو دیکھ کر دیکھنے لائق تھا

اتنے سالوں سے آپ نے قید کیا ہوا ہے بے چاروں نے ایسے ہی اپنی جان چھڑوانی چاہی۔ حریم منہ بسور
کر بولی تو اُس کی مامی نے تیکھے چتون سے اُس کو گھورا

Posted On Kitab Nagri

اماں جان جو سہی سلامت ہیں اُن کو تو الگ کروائے۔ شبانہ نے کہا تو ان کی نظر نیچے گی سب کا دھیان اپنی طرف ناپا کر حریم دے قدموں سے وہاں سے کھسکی۔

تبھی سامنے والے کمرے کو دیکھ کر اُس نے اپنے قدم وہاں بڑھائے جیسے ہی اُس کا ہاتھ ہینڈل پہ پڑا اُس نے جھٹ سے واپس کھینچا پھر ہاتھ میں کانچ کی چوڑیوں کے بیچ پونی نکال کر اپنے کھلے بالوں کو باندھا کندھے پہ جھولتے ڈوپٹے کو اچھے سے سر پہ اوڑ کر کمرے کے اندر گھسی۔

کمرے کے دروازے کو کھلتا دیکھ کر وہ جو اپنے کام میں مصروف تھا چونک کر سامنے دیکھا جہاں حریم خاموشی سے صوفے پہ بیٹھ گی اُس کو اتنا خاموش اور سلیقے سے بیٹھا دیکھ کر تعجب ہوا پھر یکدم دماغ میں کچھ کلک ہوا

آج کے بعد میں نے اگر تمہیں کھلے بالوں سمیت یہاں وہاں منڈلاتے دیکھا تو بال جڑوں سے اُکھیر دوں گا دوسری بات آئندہ کے بعد بنا سر پہ ڈوپٹے لیے دیکھا تو اپنا حشر سوچ لینا ٹانگیں توڑ کر گھر میں بیٹھا دوں گا

مسکرا کر اپنا سر جھٹک کر اُس نے اپنی توجہ حریم پہ کی

کیا کارنامہ انجام دیا ہے میری بچے نے۔ درید شاہ کی بات پہ اُس کے گال پھول گئے

دُرا پلیر ڈونٹ کال می بچہ۔ حریم نے بُرا مان کر کہا تو خاموش کمرے میں درید شاہ کا قہقہہ گونجا

Posted On Kitab Nagri

اچھا تو بتاؤ کیا بات ہوئی ہے۔ دُرید شاہ نے اپنی گود میں رکھا لیپ ٹاپ شٹ ڈاؤن کیے حریم سے پوچھا جانتا تھا حریم کی موجودگی میں وہ کام کرنے سے تو رہا درید شاہ کے پوچھنے پہ حریم نے ایک چور نظر کمرے کے دروازے پہ ڈالی پھر صوفے سے اُٹھ کر بیڈ کے پاس بیٹھ گئی۔

دُر لا پھو پھو جان کا سیٹ ہمارے ہاتھوں سے گر کر ٹوٹ گیا جو انہیں جہیز میں ملا تھا۔ حریم نے مسکین شکل بنائے بتایا

کونسا سیٹ؟ درید شاہ نے نرمی سے پوچھا
برتنوں کا۔ حریم نے منہ بگاڑ کر جواب دیا
آپ نے کیوں اٹھایا؟ دوسرا سوال

دینو کا کالا رہے تھے بے چارے بزرگ تھے ہم نے سوچا اُن کے ضعیف ہاتھوں کو کیا تکلیف دینی تھی ہم خود اُس کو حویلی لانے والے تھے تو یہ ہو گیا۔ حریم نے ساری بات بتائی

آپ کے اس ہم میں کون کون تھا؟ دُرید شاہ نے جان بوجھ کر نیا سوال داغا
ہم خود اکیلے۔ حریم نے جواب دیا

تم تائی جان کی چیزوں کو مت چھوا کرو پتا تو ہے وہ کتنا پوزیسو ہوتی ہیں اپنے جہیز کے سامان کے مطلق۔ درید شاہ اُس کا گال پہ ہاتھ رکھتا بولا۔

Posted On Kitab Nagri

ہم نے تو مدد کرنا چاہی۔ حریم نے وضاحت کی

جو بھی پر آج تم بس یہاں رہنا ورنہ سارا دن وہ تمہیں ڈانٹے گی۔ درید شاہ اتنا کہتا اُٹھ کھڑا ہوا اُس کو اُٹھتا دیکھ کر حریم بھی کھڑی ہوئی

آپ کہاں جا رہے ہیں؟ حریم نے بے چینی سے پوچھا

شہر کچھ کام ہے۔ دُرید شاہ کے بتانے پہ حریم کا چہرہ کھل اُٹھا

پہلے بتاتے ہم نے لسٹ بنانی تھی۔ حریم ناراض لہجے میں بولی

لسٹ تمہاری منہ زبانی یاد ہے پریشان مت ہو مل جائے گی تمہیں وقت پہ۔ دُرید شاہ اُس کے سر پہ چپٹ لگاتا بولا

یاد سے۔ حریم نے انگلی اُٹھا کر کہا تو درید شاہ نے سر ہلانے پہ اکتفا کیا پھر واشروم کی جانب بڑھ گیا حریم جب کی مسکرا کر بیڈ پہ بیٹھ گئی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com



ماہی

ماہی

کہاں ہو؟

آمنہ پوری حویلی میں ماہی کو آوازیں دیتی پھر رہی تھی جو نا جانے کس کونے میں چھپی بیٹھی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ماہی چھت پہ ہے۔ علی نے بتایا تو وہ سر پہ ہاتھ مارتی چھت پہ گی جہاں ماہی چار پائی پہ سنجیدہ تاثرات لیے بیٹھی تھی ہاتھ میں ماہنامہ ڈائجسٹ تھا حویلی کے اندر اجازت نہیں تھی ناولز پڑھنے کی جس وجہ سے ماہی چھت پہ چھپ کر پڑھتی تھی کیونکہ اُس کو بہت شوق تھا ناولز پڑھنے کا۔

ایسا کیا سین پڑھ لیا اپنے ناول میں جو حواس باختہ بیٹھی ہو۔ آمنہ اُس کے ہاتھ سے ڈائجسٹ چھین کر بولی تو ماہی جیسے خواب سے جاگی

آمنہ یار واپس کرو میرا ڈائجسٹ۔ ماہی نے گھورتے کہا

پہلے بتاؤ۔ آمنہ نے شرارت سے پوچھا

کچھ نہیں تھا بس معصومہ ہیروئن دیو ہیروں کی قید میں آگئی۔ ماہی افسردگی سے بولی

کیوں تمہارے ناولز کے ہیروں ظلم کرتے اپنی ہیروئن پہ۔ آمنہ نے تنگ کرنے کی خاطر سوال داغا
ہیروئن ونی میں گئی تبھی روز اُس کو مارتا پیٹتا گھر والے الگ سے ظلم کرتے۔ ماہی کے بتانے پہ آمنہ خاموش ہوئی

www.kitabnagri.com

یہ تو حقیقت ہے ونی میں آئی لڑکی کے ساتھ بدتر سلوک کیا جاتا ہے۔ آمنہ سے گہری سانس بھر کر کہا
کیا یہ قانون ختم نہیں ہو سکتا کب تک معصومہ لڑکیاں ونی کے نام پہ برباد ہوگی۔ ماہی نے سنجیدگی سے کہا

Posted On Kitab Nagri

گاؤں کا سرنچ شہباز شاہ ہے وہ چاہے تو اس کو ختم کر سکتا ہے پر وہ بہت ظالم ہے۔ آمنہ نے افسوس سے بتایا

اُن کا تعلق شاہ خاندان سے ان کو چاہیے ایسی رواج ایسے قانون ختم کریں اگر خدا نخواستہ کل کلاں اُن کی بیٹی قصاص کے نام پہ جائے وہ بھی غیر سید کے پاس تو وہ کیا کریں گے۔ ماہی کی بات پہ آمنہ نے گھبرا کر آس پاس نظر ڈورائی

ہشش ماہی خاموش سوچ سمجھ کر بولا کرو خدا نخواستہ اُن پہ ایسا وقت آئے تمہیں پتا نہیں شہباز شاہ اپنی بیٹی پہ جان نچھاور کرتا ہے دُرید شاہ شازل شاہ اپنی بہن سے انتہا کی محبت ہے ایسا وقت آیا بھی تو وہ کبھی آروش شاہ کو آگے نہیں کریں گے۔ آمنہ نے سخت لہجے میں کہا

کیوں کیا یہ اصول اُن پہ لاگو نہیں ہوتے یا اُن کی سبز قدموں والی بیٹی کو کوئی ونی میں بھی نہیں لے گا۔ ماہی طنزیہ بولی تو آمنہ نے سخت نظروں سے اُس کو دیکھا

کیا اول فول بک رہی ہو آروش شاہ کا احترام کیا کرو جانتی نہیں ہو اُسے تم۔ آمنہ نے سنجیدگی سے ٹوکا جانتی ہوں پورے حویلی کے مکین کو آروش شاہ کو بھی جو کالج میں مردوں کے درمیان پڑھی تھی وہ بھی شہر جا کر۔ ماہی نے بُرا منہ بنا کر بتایا

قابل احترام ہے وہ کیسے اپنے خاندان کی عزت قائم کی کبھی سنا ہے کہ اُس نے کچھ غلط کیا پورے چار سال بعد کیسے عزت و احترام سے آئی اگر کالج جا کر پڑھا بھی تو اپنے باپ بھائی کا نام اونچا کیا اور اُس کی

Posted On Kitab Nagri

بدولت شہباز شاہ نے گورنمنٹ اسکول گاؤں میں بنوایا باہر شہر جا کر پڑھنے کی اجازت بھی دی ہے سب کو۔ آمنہ نے کہا

سید زادی ہے اُس کو ایسا ہی ہونا چاہیے کوئی بڑی بات تو نہیں شہباز شاہ سر بیچ ہیں اُن کو ہی اپنے گاؤں کا سوچنا ہے اور کیا تمہیں یہ نہیں پتا کہ آرو ماہی۔

ماہی کے مزید کچھ بولنے سے پہلے آمنہ نے ٹوکا تو وہ چپ رہی۔
یہ ایسا واحیات ناولز نہ پڑھا کرو دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا۔ اپنی کزن پلس بہن پلس دوست کی بات پہ ماہی کا منہ صدمے کی حالت میں کھل گیا
آج تو میرے پیارے ناولز کے بارے میں ایسا بول دیا آئندہ ناولنا۔ ماہی نے گھور کر وارن کیا جس پہ آمنہ نے آنکھیں گھمائی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com



پلیز سائیڈ

گارڈز نے آس پاس کھڑے ہجوم سے کہا ساتھ میں میان مستقیم کو دیکھنے لگا جو سپاٹ تاثرات چہرے پہ سجائے چل رہا تھا پورا دھیان اُس کا اپنے سیل فون پہ تھا آج اُس کے نئے گانے کی رکارڈنگ تھی جس سے فارغ ہوتا وہ باہر آیا تو فیز کی ایک لمبی قطار اُس کی منتظر تھی۔

سر

Posted On Kitab Nagri

سر

کیا آپ کچھ اشعار سنا سکتے ہیں؟

سر آپ کا محبت کے بارے میں کیا خیال ہے؟

کسی لڑکی کے سوال پہ اُس نے اپنا سر اٹھا کر اُس کو دیکھا جس سے وہ لڑکی خوا مخواہ شرم سے لال گُلنار ہو گئی
تھی جب کی باقی لڑکیاں اُس کو پیچھے دھکیلتی خود آگے آگے کھڑی ہوئی



محبت تو محبت ہے

یہ کرنی تو نہیں پڑتی

یہ اکثر ہو ہی جاتی ہے

مگر ہوتی تو اندھی ہے

کہاں کچھ دیکھ پاتی ہے

کبھی بے درد لوگوں سے

کبھی بے قدر لوگوں سے

کبھی بے حس لوگوں سے

کبھی بے قول لوگوں سے

Posted On Kitab Nagri

یہ اکثر ہو بھی جاتی ہے

بہت بے مول لوگوں سے۔۔۔۔۔

یمان مسقیم کی خوبصورت آواز پہ اتنے سارے ہجوم میں بھی سناٹا چھا گیا تھا میڈیا تھر تھر اُس کی تصویریں بنا رہا تھا جب کی وہ اب آنکھوں پہ گاگلز چڑھاتا سائیڈ سے گنہرتا جا رہا تھا۔

لیپ ٹاپ اسکرین پہ نظریں جمائے وہ ساکت سی بیٹھی تھی جب کی آنکھوں سے گرم سیال بہتے جا رہے تھے جس سے وہ بے نیاز تھی دروازہ بجنے کی آواز پہ اُس نے جلدی سے اپنی آنکھیں صاف کی۔

تمہیں نیچے بلارہے ہیں۔ شبانہ نے ایک ناگوار نظر اُس کی گود میں موجود لیپ ٹاپ کو دیکھ کر بتایا ہمہم۔ آروش نے بنا دیکھے کہا تو وہ دروازہ ٹھاہ کی آواز سے بند کرتی واپس چلی گی آروش نے کینہ توڑ نظروں سے وہاں دیکھا جہاں وہ گنہری تھی پھر لیپ ٹاپ سائیڈ پہ رکھتی اپنا ڈوپٹہ سہی پہنا اور کندھوں کے گرد شال اوڑ کر کمرے سے باہر آئی۔

www.kitabnagri.com

یہ اتنا شوخ رنگ تم نے کیوں پہنا ہے آروش تم نے۔ تائی فردوس نے سپاٹ لہجے میں اُس کو دیکھ کر کہا اُن کی بات پہ آروش نے اپنے پہنے ڈریس کو دیکھا جو آسمانی کلر کا پرنٹڈ سوٹ تھا زیادہ شوخ بھی نہیں تھا جس سے کوئی اعتراض اٹھاتا

Posted On Kitab Nagri

کوئی مر گیا ہے کیا تائی جان آپ بتا دیتی پہلے تو میں کالے رنگ کے پہن لیتی کپڑے۔ آروش صوفے پہ بیٹھتی انہیں کی طرح سپاٹ لہجے میں بولی تو سب کو اُس کی بات ناگریز گنہری ایک دن تم اس زبان کی وجہ سے قتل کی جاؤ گی دیکھ لینا۔ ناز لین نے حقارت سے کہا تو وہ مسکرائی جیسے کوئی فرق نہیں پڑا ہو

کلثوم بھا بھی اپنی بیٹی کے لچھن دیکھے ہیں دو دفع بارات آتے آتے نہیں آئی اس کی تیسری دفع دولہا عین نکاح کے وقت مر گیا پھر کس چیز کی اکڑ ہے اس کو۔ فردوس بیگم نے کلثوم بیگم سے کہا جو خود ملامت کرتی نظروں سے اپنی لاڈلی بیٹی کو دیکھ رہی تھی۔

میرا شوہر تو نہیں مرا نہ جو میں شوخ رنگ خود پہ حرام کر لوں۔ آروش شاہ ہاتھ کی مٹھیاں بھینچ کر بولی شوہر ہونے دیتی کہاں ہو تمہارے سبز قدم نکل جاتے ہیں۔ نور نے مذاق اڑانے لہجے میں کہا نور۔

دُرید شاہ کی چنگاڑتی آواز پہ نور اور ناز لین فوراً کھڑی ہوتی چہرے کے گرد اپنا ڈوپٹہ لیا اور سر جھکا گئی تھی۔

اسلام علیکم لالہ۔ آروش نے دُرید شاہ کو نیچے آتا دیکھا تو احترام کھڑی ہوتی سلام کرنے لگی۔
و علیکم اسلام۔ درید شاہ نے نرم مسکراہٹ سے سلام کا جواب دیا اور اُس کے سر پہ ہاتھ پھیرا اور ناز لین وہاں سے چلی گئی تھی

Posted On Kitab Nagri

تائی جان آپ کی سیٹیاں گستاخ ہوتی جا رہی ہیں تھوڑی اُن پہ نظر ڈالیں۔ دُرید شاہ سپاٹ لہجے میں فردوس بیگم سے کہا

ضرور پر تم یہاں کیا کر رہے ہو تمہیں تو مردانہ خانے ہونا چاہیے تھا اس وقت؟ فردوس بیگم نے چاشنی لہجے میں کہا آروش نے نفرت سے اُن کا دو غلہ پن دیکھا جو اُس کے بھائیوں کے سامنے شریں کی طرح میٹھی ہو جاتی تھی۔

میری آج شہر جانے کی روانگی ہے۔ درید شاہ اپنی شال ٹھیک کرتا جواب دیتے بولا
اپنے شازل کو لینے؟ فردوس بیگم نے متجسس ہو کر پوچھا
میرا اپنا کام ہے۔ درید شاہ نے بتایا تو وہ خاموش ہو گئی
تمہیں کچھ چاہیے شہر سے؟ دُرید شاہ آروش کی طرف متوجہ ہوتا پوچھنے لگا
جی یم

اپنی بے ساختگی پہ آروش کا دل کیا ڈوب کے مر جائے کہیں
www.kitabnagri.com
نہیں لالہ۔ آروش سر جھکا کر اپنی آنکھوں کی نمی اندر دھکیلتی بولی۔

اس کو کیا چاہیے ہو گا پہلے ہی موالپ ٹاپ دے رکھا ہے تم بھائیوں نے ہمارے خاندان کی لڑکیوں کے پاس دیکھا ہے ایسا کچھ۔ فردوس بیگم جلن زدہ لہجے میں بولی

Posted On Kitab Nagri

آپ کہیں تو اُن کو لا کر بھی دوں۔ آروش کو جاتا دیکھ کر درید شاہ نے کہا جس سے وہ سٹپٹا کر نہ میں سر ہلانے لگی۔

ٹھیک ہے اماں جان خدا حافظ۔ دُرید شاہ کلثوم بیگم کے سامنے سر جھکا کر کھڑا ہو گیا تو انہوں نے محبت سے اُس کے سر پہ ہاتھ پھیرا
اللہ کی امان۔

چلتا ہوں۔ دُرید شاہ نے مسکرا کر کہا
جا کر آتا ہوں۔ کلثوم بیگم نے گھورتے کہا تو ہنس پڑا
جی وہی۔ درید شاہ کھسیانا سا ہو گیا
تمہارے لیے لڑکی تلاش کرنے کا سوچا ہے۔ فار یہ بیگم کی بات سن کر دُرید شاہ کے مسکراتے لب یکدم سیکڑ گئے۔

شازل کے لیے تلاش کریں۔ دُرید شاہ سپاٹ لہجے میں کہتا باہر جانے کے راستے چل دیا
ہائے تیس سال کا ہونے والا ہے پر شادی کی کوئی فکر نہیں کوئی۔ فار یہ بیگم افسوس سے بولی
چھوڑے پتا تو ہے آپ کو۔ کلثوم بیگم نے کہا تو انہوں نے ٹھنڈی سانس خارج کی
بڑی عاشق مزاج اولاد ہے تمہاری جن کا دل غلط جگہ لگتا ہے۔ فار یہ بیگم کی انجانے میں کہی بات اُن کے سینے پہ کسی خنجر کی طرح لگی تھی کیا کچھ یاد نہیں آیا تھا اُن کے ایک جملے پہ۔

Posted On Kitab Nagri

اماں جان پلینز مجھے ایک مرتبہ ملنے کی اجازت دے میں مر جاؤں گی خدا را مجھ پہ رحم کریں۔

ماضی کی یادوں کو جھٹکتی انہوں نے اپنا رخ اندرونی ہال کی جانب کیا۔

کمرے میں آنے کے بعد اُس کی نظر ٹوٹی ہوئی اسکرین پہ پڑی جو اُس کے لیپ ٹاپ کی تھی لیپ ٹاپ جب کی خود بُرے حال میں تھا آروش کے وجود میں شرارے پھوٹنے لگے تھے اپنے کمرے سے باہر نکلتی وہ نور اور نازلین کے کمرے میں آئی جنہوں نے کمرے میں موجود ٹی وی پہ کوئی انڈین ڈرامہ لگایا ہوا تھا آروش کو دیکھ کر گھبرا کر ٹی وی کو بند کیا۔

آروش کی نظر فروٹ باسکٹ پہ پڑی جو شیشے کی میز پہ پڑا تھا وہاں نائیف کو پکڑتی نور کے سر پہ کھڑی ہوئی۔

ہمت کیسے ہوئی میرے کمرے میں جانے کی اور میری چیزوں کو چھونے کی۔ آروش چھڑی نور کے گردن پہ رکھتی دھاڑی اُس کی حرکت پہ نور کی آنکھیں ابل کر باہر کونکلنے تک کھل چکی تھی۔

پاگل ہو گئی ہو چھوڑو نور کو۔ نازلین نے اپنا ڈر قابو کرتے کہا تو آروش ایک تھپڑ نور کو مار کر دور کھڑی ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

آئینہ کے بعد میرے کمرے کے آس پاس نظر بھی نہ آنا۔ آروش چھڑی نازلین کی طرف پھینکتی وارن کرنے والے لہجے میں بولی

ہاں ہاں نہیں آئے گے۔ نازلین نے کہا نور میں ہمت نہیں تھی مزید کچھ بولنے کی آروش ایک اچٹنی نظر دونوں پہ ڈال کر اپنے کمرے میں آ کر دروازے سے ٹیک لگا کر نیچے بیٹھتی چلی گی۔

سنو!



بہت نزدیک ہو مجھ سے

ذرا سا فاصلہ کر لو

میرے دل کو دھڑکنے دو

مجھے پلکیں جھپکنے دو

زبان سے کچھ تو کہنے دو

سماعت میں ہے سناٹا

لہو کی آنچ مدھم ہے

تخلیل جیسے برہم ہے

نفس کی لو بھی مبہم ہے

سنو! اب بس ٹھیر جاؤ

Posted On Kitab Nagri

مجھے خود سے بھی ملنے دو

مجھے اپنا تورہنے دو



شازل اب بس کر دے۔ رضانے وائے کا گلاس شازل شاہ کے ہاتھ سے لیکر کہا جس پہ شازل شاہ نے
خونخوار نظروں سے اُس کو گھورا وہ اس وقت گرے شرٹ میں ملبوس تھا بال ماتھے پہ بے ترتیب سے
پڑے تھے شراب پینے کی وجہ سے آنکھوں میں سرخ ڈورے نمایاں تھے اپنی اس بگڑی ہوئی حالت میں
بھی وہ بہت جاذب نظر آ رہا تھا آخر کار اسلام آباد میں وہ پلے بوائے کے نام سے مشہور تھا

ایسے گھور و مت آج تم نے بہت ڈرنک کر دی ہے۔ رضانے کہا تو اُس نے اپنا سر جھٹکا

گائیز بریکنگ نیوز۔ ارحم اُن دونوں کے پاس آتا پر جوش آواز میں بولا

پھوٹو بریکنگ نیوز۔ شازل شاہ اپنا سر دائیں بائیں گھماتا بولا

ساگر نے شادی کر دی جس سے وہ محبت کرتا تھا۔ ارحم کی بات سن کر شازل شاہ کے چہرے پہ بے زاری

www.kitabnagri.com

والے تاثرات نمایاں ہوئے

مجھے ان لوگوں پہ تعجب ہوتا ہے جو محبت کے نام پہ اپنی ساری زندگی ایک لڑکی کے ساتھ گزار لیتے ہیں

میں تو دو دن ایک ہی لڑکی کی شکل دیکھوں تو بوریت ہوتی ہے زندگی ایک بار ملتی ہے تو کیا گزارا بھی ایک

سے ہونو نیور ہو نہہ۔۔ شازل شاہ حقارت سے بولا وہ شادی کے سخت خلاف تھا۔

Posted On Kitab Nagri

تمہارے لیے بوریت کا سامان ہے پر جن کو من چاہی عورت ملتی ہے وہ شخص خود کو خوش قسمت تصور کرتا ہے۔ ار حم کی بات سن کر اُس نے آنکھیں گھمائی

واٹ ایور میں جا رہا ہوں سونے تو ڈونٹ ڈسٹرب می۔ شازل شاہ وہاں سے اٹھتا بولا
خیال سے۔ رضا نے اُس کو لڑکھڑاتا دیکھا تو کہا

یہ سید شازل شاہ کا کیا ہوگا؟ مطلب اتنا عجیب ہے شاہ خاندان سے ہے مگر مجال ہے جو کسی لڑکی کی عزت کریں لڑکی کو ٹشو پیپر کی طرح استعمال کرتا ہے۔ شازل شاہ کے جاتے ہی ار حم افسوس سے بولا
بگڑ گیا ہے امیر لوگوں کی اولادیں ایسی ہوتی ہیں پر ذات چاہے کو کسی بھی ہو عزت کرنا اور عزت کروانا بس سفید پوش لوگ والے جانتے ہیں کیونکہ اُن کا کل سرمایہ عزت ہوتا ہے۔ رضا کندھے اُچکا کر بولا
ہاں پر یہ لوگ اُن کو کچھ سمجھتے نہیں۔ ار حم سر جھٹک کر بولا

یمان بے تاثروں نظروں سے ستاروں سے چمکتے آسمان کو دیکھ رہا تھا اندھیرا ہر طرف پھیلا ہوا تھا وہ اس وقت اپنے کمرے کی کھڑکی کے پاس کھڑا تھا جب اُس کے کمرے کا دروازہ ناک ہوا
لیس۔ اُس نے اپنی بھاری گھمبیر آواز سے اجازت دی

سر ڈنر تیار ہے۔ گگ نے بتایا تو اُس نے گہری سانس خارج کر کے اُس کو جانے کا اشارہ کیا خود کھڑکیوں کے آگے کر ٹنز کرتا کمرے سے باہر آتا سیڑھیوں سے اترنے لگا ڈائینگ ہال میں آتے ہی لوازمات کے

Posted On Kitab Nagri

مختلف قسم کی خوشبو نے اُس کا استقبال کیا وہ جیسے ہی کر سی گھسیٹ کر بیٹھا ملازم الرٹ ہوتا اس کو کھانا سرو کرنے لگا

جب کی ٹیبل پہ کھانے کے لوازمات دیکھ کر یمان مستقیم دور کہی ماضی میں کھو گیا تھا

مجھے نہیں کھانی یہ روکھی سوکھی روٹی اور دال۔ سترہ سالہ یمان کھانے کے دسترخوان پہ بیٹھے منہ بنا کر بولا جس پہ اُس کی والدہ نے گھورا

بُری بات یمان جو بھی وقت پہ ملے صبر شکر کر کے کھالیا کرو۔ فائزہ بیگم نے نرم لہجے میں کہا پر مجھ سے نہیں کھایا جاتا۔ یمان ناراضگی سے کہتا بنا کچھ کھائے وہاں سے اُٹھ گیا ابھی وہ گھر سے باہر جاتا جب اُس کی بڑی بہن فجر نے آواز دی۔

یمان یہاں آؤ۔ فجر نے کہا جی۔ یمان اُس کے پاس آتا بولا جب کی اُس کی دوسری بہن عیشا نے اُس کی لٹکی شکل دیکھی تو ٹھنڈی سانس خارج کی۔

یہ لو باہر سے بریانی لیں آند۔ فجر نے پانچ سوکانوٹ بڑھا کر کہا تو یمان نے مشکوک نظروں سے اپنی بہن کو دیکھا

آپ کے پاس کہاں سے آئے۔ یمان کے سوال پہ عیشا کی ہنسی نکل گئی جب کی فجر نے اُس کو گھورا

Posted On Kitab Nagri

زیادہ میرے ابا نہ بنوٹوشن کے بچوں کی فیس بڑھالی ہے میں نے اور آج پہلی تاریخ ہے مہینے کی تو کچھ بچوں نے دی تم نے صبح کا ناشتہ بھی نہیں کیا تھا اس لیے کھا لینا اپنے شایاں شان کے مطابق۔ فجر نے گھورتے کہا تو مستقیم نے دانتوں کی نمائش کی جس سے اُس کے دونوں گالوں پہ گہرے گڑھے نمایاں ہونے لگے

آپ نے فیس کیوں بڑھائی؟ ایمان نے پوچھا

تمہارا کالج میں ایڈمیشن جو کروانا ہے پُسے تو جمع کرنے ہیں نہ تو ایک تو کالج بھی بہت بڑا ہے۔ فجر کچھ پریشانی سے بولی

آپ بھی بچوں کی فیس بڑھالیں۔ فجر کی بات سن کر ایمان نے شریر نظروں سے عیشا کو دیکھا کیوں بھی چند بچے تو آتے ہیں میرے پاس اور محلے کی آٹیاں اتنی کنجوس ہیں کہاں دینگی فیس۔ عیشا نے منہ بنا کر کہا

مجھے گٹار لینا ہے جو آپ لیکر دے گی۔ ایمان کی دوسری فرمائش پہ فجر افسوس بھری سانس خارج کی اُس کا بس چلتا تو اپنے چھوٹے بھائی کی ہر فرمائش پوری کرتی پر اُس کے بھائی کی فرمائشیں معیار کے اُپر ہوا کرتی تھی جو وہ سفید پوش لوگ پوری نہیں کر سکتے تھے۔

ہے تو سہی۔ عیشا ایک نظر فجر پہ ڈالتی ایمان سے بولی

کہاں پُرانہ سا ہے مجھے نیا برینڈ گٹار لینا ہے۔ ایمان نے بتایا

Posted On Kitab Nagri

فرمائش کرنے وقت گھر کے حالات بھی دیکھ لیا کرو۔ عیشا نے اُس کو شرم دلانی چاہی
عیشا۔

فجر نے اُس کو ٹوکا

یمان میری جان فلحال تم کھانے کے لیے لاؤ گٹار کے بارے میں پھر بات ہوگی۔ فجر اُس کے سیاح بالوں
میں ہاتھ پھیرتی بولی تو وہ سر ہلاتا صحن سے باہر نکل گیا
آپی کیوں آپ اُس کو جھوٹی اُمیدیں دلاتی ہیں۔ عیشا نے تاسف سے کہا
جھوٹی کہاں ان شاء اللہ میرے بھائی کی ہر خواہش پوری ہوگی۔ فجر کھوئے ہوئے لہجے میں بولی۔
آپ کی انہی باتوں کی وجہ سے یمان خوابوں کی دنیا میں رہتا ہے خود کو کسی شہزادے سے کم نہیں
سمجھتا۔ عیشا نے کہا

تو میں میرا بھائی کسی شہزادے کم بھی نہیں۔ فجر بُرا مان کر بولی
آپی خوبصورت شکل سے کوئی شہزادہ نہیں بن جاتا جو ہمارا بھائی چاہتا ہے وہ ناممکن ہے ابا کبھی اُس کو
سنگنگ کرنے کی اجازت نہیں دے گے۔ عیشا حقیقت پسند ہوتی بولی
اللہ نے چاہا تو ہر چیز ممکن ہے۔ فجر نے جیسے بات ختم کی۔

سر آپ کے لیے کال۔ ملازم کی اچانک آتی آواز پہ یمان حال میں واپس لوٹا

Posted On Kitab Nagri

یہ سارا کھانا غریبوں میں تقسیم کر دو۔ ایمان چیمڑ سے اٹھتا سپاٹ لہجے میں بولا تو وہاں کھڑے ملازمین نے حیرت سے ایمان مستقیم کو دیکھا

سر آپ نے تو کچھ بھی نہیں کھایا۔ گگ نے ہمت کر کے کہا

مجھے بھوک نہیں۔ ایمان حواب دیتا ملازم کے ہاتھ سے اپنا سیل فون لیا۔

بیس منٹ بات کرنے کے بعد ایمان کمرے میں آتا وندھے منہ بیڈ پہ لیٹا اُس کا سر درد سے پھٹا جا رہا تھا۔

میرا کوئی بیٹا نہیں میں بس دو بیٹیوں کا باپ ہوں اُس کے علاوہ میں کسی ایمان کو نہیں جانتا۔

جانے کب میرا ماضی میری جان چھوڑے گا۔ تلخ لہجے میں خود سے کہہ کر ایمان نے جیسے خود کو یاد آتی باتوں سے نجات چاہی جو کی ناممکن سی بات تھی۔

Kitab Nagri



www.kitabnagri.com

اسلام علیکم! آروش شہباز شاہ کے کمرے میں داخل ہوتی سلام کرنے لگی پھر سیدھا سائیڈ ٹیبل سے میڈیکل باکس نکال کر اُن کی دوائیاں چیک کرنے لگی شہباز شاہ غور سے آروش کو دیکھنے لگے جو سنجیدہ تاثرات چہرے پہ سجائے اُن کی طرف کچھ میڈیسن بڑھاگی تھی

کب تک ناراض رہے گا میرا بچہ۔ شہباز شاہ نے اُس کا ہاتھ تھام کر اپنے ساتھ بیٹھا کر استفسار کرنے لگے۔ میں ناراض نہیں آپ دوائیں کھائے۔ آروش نے جگ میں سے پانی گلاس میں انڈیلیتی بولی

Posted On Kitab Nagri

میں باپ ہوں تمہارا آروش۔ وہ کچھ ناراضگی سے بولے

میں جانتی بابا سائیں۔ آروش نے بنا دیکھے جواب دیا

پھر یہ خاموشی کا روزا کیوں رکھا ہے۔ شہباز شاہ نے پوچھا

بولنے کے لیے میرے پاس کچھ نہیں۔ آروش نے وجہ بتائی

ایک باپ کبھی اپنی اولاد کا بُرا نہیں چاہتا

اور ایک بیٹی کبھی اپنے باپ کا سر نہیں جھکانے دیتی پر میں نے ایسا کیا۔ آروش اُن کی بات کاٹ کر بولی

آروش

شہباز شاہ بے بس ہوئے

بابا سائیں دو انیں کھائے پھر آپ کو آرام کرنا ہے۔ شہباز شاہ کو دیکھ کر آروش نے کہا

غصے میں انسان کچھ بھی بول دیتا ہے۔ شہباز شاہ نے سنجیدگی سے کہا

وہ اس لیے کیونکہ غصے اور شراب میں انسان اپنے حواسوں میں نہیں ہوتا اور جو حواسوں میں نہیں ہوتا وہ

کبھی جھوٹ نہیں بولتا۔ آروش کی بات پہ وہ اُس کو دیکھتے رہ گئے

ایسا نہیں ہوتا۔ شہباز شاہ نے کہا

Posted On Kitab Nagri

ایسا ہی ہوتا ہے بابا سائیں نیند میں بچہ جب خواب دیکھ کر ڈر جاتا ہے تو وہی بڑ بڑاتا ہے جو وہ دیکھتا ہے تو آپ خود سوچے نیند میں بڑ بڑانے والا بچہ کیا اپنے ہوش و حواس میں ہوتا ہے؟ آروش نے اپنی طرف سے دلیل پیش کی۔

میں اپنے کمرے میں جا رہی ہوں شبِ َ خیر۔ آروش اُن کو خاموش دیکھ کر باہر جانے لگی جب وہ دروازے کے پاس آئی تو تبھی دلدار شاہ اندر کی طرف آنے والے تھے جس کو دیکھ کر آروش کی آنکھوں میں نفرت بھرے تاثرات اُبھرے

کتنی دفع بولا ہے میرے سامنے مت آیا کرو اور آنکھیں کس کو دیکھا رہی ہو نیچے کرو نظریں۔ دلدار شاہ حقارت بھری نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا جس سے آروش نے اپنی آنکھوں کا رخ دوسری طرف کیا میرا بس چلے تو جہاں آپ ہو وہاں تھو کنا بھی پسند نہ کروں۔ آروش کی بات سن کر دلدار شاہ کا پارہ ساتویں آسمان تک پہنچا

ہمارے خاندان کے مرد عورتوں پہ ہاتھ نہیں اُٹھاتے ورنہ میں تمہارا حشر نشر کر لیتا افسوس ہوتا ہے مجھے اُس دن پہ جب تمہیں کاری نہیں کیا گیا اگر کیا جاتا تو آج تمہاری شکل نہ دیکھنی پڑتی۔ دلدار شاہ ہتک آمیز لہجے میں بولا آروش کا سفید چہرہ پل بھر میں سرخ ہوا تھا آنکھوں میں تزیل سہنے کی وجہ سے نمی اتری آئی تھی پر وہ بے حس بن کر سائیڈ سے گزر گئی

Posted On Kitab Nagri

تایا جانِ اس کو رخصت کریں۔ دلدار شاہ شہباز شاہ کے کمرے میں داخل ہوتا مٹھیاں بھیج کر بولا شہباز شاہ جو آروش کے رویے کے بارے میں سوچ رہے تھے دلدار شاہ کے یوں کمرے میں آتا دیکھ کر ناگواری سے اُس کو دیکھنے لگے

آداب بھول گئے ہو اور بات کرتے وقت اپنے لہجے کو دیکھا کرو۔ شہباز شاہ نے بُری طرح سے اُس کو جھڑکا

گستاخی معاف تایا جان پر آروش کو دیکھ کر میں سات سال پیچھے چلا جاتا ہوں آپ اس کو جلدی سے چلتا کریں ایسا نہ ہو میری زبان سب کے سامنے کھل جائے۔ دلدار شاہ نے کہا تو شہباز شاہ نے سخت نظریں اُس پہ ٹکائی

آروش ہماری بیٹی ہے تمہاری سگی بہن نہ سہی دودھ شریک بہن ہے۔

اگر میری سگی بہن ہوتی تو آج قبر میں ہوتی۔ دلدار شاہ فوراً بولا

یہاں آنے کی وجہ۔ شہباز شاہ نے بات کو تویل نہ دی وہ نہیں چاہتے تھے ماضی میں ہوئی آروش سے غلطی کوئی بار بار دُھرائے یا اُس کے بارے میں کچھ بولے۔

زمینوں کے بارے میں بات کرنی تھی پاس والی حویلی کے پاس جوز مینے ہیں اگر اُن میں سے ہمیں کچھ

مل جائے تو ہم وہاں اچھے سے ڈسپینسری بنوا سکتے ہیں۔ دلدار شاہ نے گہری سانس بھر کر کہا

بات کرو اُن سے منہ مانگی قیمت دینے کو تیار ہیں ہم۔ شہباز شاہ نے کہا

Posted On Kitab Nagri

بات کیا کرنی تیا جان آپ سر بیچ ہیں آپ کو ان سے مانگنے کی ضرورت نہیں۔ دلدار شاہ غرور سے بولا جاتے وقت لائیٹ بند کر کے جانا۔ شہباز شاہ نے کہا تو دلدار شاہ نے بمشکل اپنا غصہ قابو کیا ورنہ اپنی بات کو ایسے نظر انداز ہونا دیکھنا اُس کی برداشت سے باہر تھا پر سامنے والی شخصیت کوئی عام نہیں تھی جس وجہ سے وہ بیچ و تاب کھاتا وہاں سے چلا گیا۔

آروش کمرے میں آئی تو حریم کو دیکھا جو اُس کے ٹوٹے لیپ ٹاپ کو جوڑنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی ساتھ میں اُس کی آنکھوں میں ٹپ ٹپ آنسو بھی برس رہے تھے

چھوڑ دو اس کو۔ آروش اپنے گرد لپیٹی شال کو اتار کر بولی

آروش آپ آج ہمارے فیورٹ سنگر کا شو آنا تھا جس میں ان شاء اللہ اُن کو آوارڈ ملنا تھا ہم نے سوچا تھا آپ کے لیپ ٹاپ پہ دیکھے گے پر۔۔۔ حریم مایوس لہجے میں کہتی خاموش ہو گئی جب اُس کی بات سن کر آروش نے ہونٹ سختی سے بھیج لیے۔

www.kitabnagri.com

حریم مت سُنا کرو گانے۔ آروش نے ٹوکتے کہا

بس ایک کے ہی تو سُنتے ہیں اب ہم کیا کریں گے۔ حریم نے کہا

کل دوبارہ آئے تو ٹی وی پہ دیکھ لینا۔ آروش نے جان چھڑوانے والے لہجے میں کہا

Posted On Kitab Nagri

ٹی وی کہاں ہیں ہمارے کمرے لاونج والی ٹی وی پہ تو صبح کے بارہ بجے تک تلاوت سنتے ہیں تب تک تو وقت نکل جائے گا۔ حریم کو مزید اُداسی ہوئی
اتنا ضروری نہیں دیکھنا۔ آروش نے بیزاریت سے کہا
آپ کو کیا پتا شو کے پرمو میں یمان مستقیم کی ایک جھلک دیکھی تو بہت سے زیادہ بہت ہینڈ
ٹھاہ

حریم جو نان سٹاپ بولتی جا رہی تھی واشروم کے دروازے کو اتنا زور سے بند ہوتا دیکھا تو دھل کے دل پہ
ہاتھ رکھا کیونکہ آروش واشروم میں بند ہو گئی تھی
آپی کو کیا ہو گیا۔ حریم انگلی دانتوں تلے دبا کر خود سے پوچھنے لگی۔
آپی۔ حریم واشروم کے دروازے کے پاس کھڑی ہوتی اُس کو آواز دینے لگی۔
پر کوئی جواب ناپا کر مایوسی سے لوٹ گئی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شہباز شاہ آپس میں تین بھائی تھے اور ایک بہن سب سے بڑے وہ خود تھے اُن کی تین اولاد تھیں دو بیٹے
اور ایک بیٹی ایک بڑا بیٹا درید شاہ جس کی عمر اُنیتس سال تھی دوسرا بیٹا شازل شاہ جو چھبیس سال کا تھا
شازل شاہ جو زیادہ تر شہر رہنا پسند کرتا تھا کیونکہ اُس کو اپنے گاؤں اور حویلی کے رسم و رواج سے سخت چڑ
تھی اس لیے کبھی کبھار سب کے اصرار کرنے پہ آجاتا تیسرے نمبر اُن کی بیٹی آروش شاہ جو چوبیس سال
کی تھی جس طرح بادشاہ کی جان اُس کے طوطے میں ہوتی ہیں اُسی طرح شہباز شاہ کی جان آروش شاہ

Posted On Kitab Nagri

میں تھی وہ جتنے سخت اور جابر قسم کے تھے اُس سے زیادہ نرم مزاج اپنی بیٹی آروش شاہ کے سامنے ہوتے شہباز شاہ کا دوسرا بھائی ارباز شاہ جن کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں تھی بڑا بیٹا دلدار شاہ جس کی شادی اپنی چچا زاد کزن شبانہ سے ہوئی تھی اُس کے بعد دیدار شاہ جو ابھی تک کنوارا تھا بیٹیوں میں ایک نازلین دوسری نور تھی تیسرا بھائی شهنواز شاہ جس کی بس ایک اولاد تھی بیٹی شبانہ۔ اُن تینوں بھائیوں کی شادیاں خاندان میں ہی طے پائی تھی

شہباز شاہ کی بیگم کلثوم شاہ
ارباز شاہ کی بیگم فردوس شاہ
شهنواز شاہ کی بیگم فاریہ شاہ

جب کی ان تینوں بھائیوں کی بہن اُم مریم کی شادی اپنے ماما زاد سے ہوئی تھی شادی کے ایک سال بعد اُن کے شوہر فردین علی شاہ وفات پا گئے تھے تب اُم مریم اُمید سے تھی جن کو شہباز شاہ حویلی لائے تھے حریم کی پیدائش کے چند دن بعد وہ اپنی بیٹی کی زمیداری بارہ سالہ درید شاہ کو سونپتی اس فانی دُنیا سے کوچ کر گئی تھی تب سے حریم حویلی میں رہتی آرہی تھی جس کی ساری زمیدار درید شاہ بخوشی پوری کرتا تھا جس وجہ سے حریم اگر حویلی میں کسی سے زیادہ قریب تھی تو وہ تھا درید شاہ



ڈیرے پہ آج دلدار شاہ آیا تھا۔ نور حق ویلا میں اس وقت سب دسترخواہ پہ بیٹھے تھے جب ذین سالک نے سنجیدگی سے کہا

Posted On Kitab Nagri

خیریت سے؟ اُس کا باپ حشمت صاحب بولے

جی پاس والی جو ہماری کچھ زمین ہے وہ اپنے نام کروانا چاہتا ہے۔ ذین سالک نے بتایا تو ماہی نے آمنہ کو دیکھا جس کا سارا دھیان کھانے کی طرف تھا

تم نے کیا کہا پھر؟ بختاور بیگم نے پوچھا

فلحال کوئی جواب نہیں دیا کافی کھسکا ہوا تھا۔ ذین سر جھٹک کر بولا

ہممم ہم بات کریں گے تم دور رہنا اس معاملے سے۔ نور حق جواب تم خاموش تھے وہ بولے جیسا آپ کہے۔ ذین اتنا کہہ کر اُٹھ کھڑا ہوا

شاہ خاندان کو کونسا زمینوں کی کمی ہے جو ہماری زمینوں پہ نظریں ٹکائے بیٹھے ہیں۔ کمرے میں آکر ماہی بے زاری سے بولی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تم کیوں اُن کے خلاف ہو۔ آمنہ نے گھورتے کہا

کیوں نہ ہو ان کے کام ہی ایسے ہیں۔ ماہی نے بھی گھور کر کہا

کوئی وجہ ہوگی۔ آمنہ نے کچھ سوچ کر کہا

وجہ نہیں بس اُن کو عادت ہے دوسروں کا حق مارنے کی۔ ماہی تلخ لہجے میں بولی تو آمنہ نے کوئی جواب دیا



امی

Posted On Kitab Nagri

امی

یہ دیکھے

ماموں ٹی وی میں۔ پانچ سالہ یامین خوشی سے اُچھلتا کودتا اپنی ماں کو آواز دینے لگا فجر جو کچن میں تھی اپنے بیٹے کی آواز سن کر جلدی سے باہر آئی اور ٹی وی پہ نظریں ٹکائی جہاں اُس کا خوب رو بھائی فل بلیک ڈریس میں ملبوس ایک ہاتھ میں آوارڈ دوسرے ہاتھ میں مائیک پکڑتا سنجیدگی سے کچھ بول رہا تھا فجر کی آنکھوں میں خوشی سے آنسوؤں آگئے

تھے سامنے زندگی کے گنہگارے ہوئے مناظر کسی فلم کی طرح چلنے لگے۔

آپی آپ دیکھنا جب میں بہت بڑا سنگر بنوں گا نہ تو مجھے بھی ایسے آوارڈز ملے گے آپ کو پتا ہے پھر میں کیا کروں گا۔ بات کرتے ستر اسالہ ایمان مستقیم چپ ہوا کیا کرے گا میرا بھائی۔ سبزی کا ٹٹی فجر نے پوچھا

میں ایک الگ کمرہ بنواؤں گا جہاں بس میرے آوارڈز ہوں گے۔ ایمان کی بات سن کر فجر کو ہنسی آئی کیونکہ اُس کا اکلوتا بھائی کہنے کو سترہ سال کا تھا پر باتیں ہمیشہ بچوں جیسی کرتا تھا پر اُس کی آنکھوں میں ایک الگ چمک ہوتی تھی کچھ کرنے کی کسی کو پانے کا ایک عزم ہوتا تھا۔

تمہاری آنکھوں کی چمک کہاں گی میرے بھائی۔ ٹی وی اسکرین پہ سنجیدہ کھڑے ایمان مستقیم کو دیکھ کر فجر نے دُکھ سے سوچا

Posted On Kitab Nagri

تبھی اُس کا فون بجنے لگا تو خیالوں سے آزاد ہوتی اُس کی طرف متوجہ ہوئی اسکرین پہ نمبر دیکھ کر اُس کے
چہرے پہ مسکراہٹ آئی
ہیلو

فجر تم نے دیکھا اس بار بھی ہمارے بھائی کو بیسٹ سنگر کا آوارڈ ملا ہے۔ عیشا کی نم آواز سن کر فجر نے گہری
سانس لی

ہمم دیکھا۔ فجر نے بتایا

کتنا بدل گیا ہے یمان اور کتنا بڑا۔ عیشا روتے روتے ہنسی
ماشاء اللہ سے بڑا تو ہو گیا ہے سترہ اٹھارہ سال کا کمزور یمان مستقیم نہیں وہ اب چوبیس سال کا مشہور سنگر
یمان مستقیم ہے۔ فجر نے بس یہ کہا

یمان کی مسکراہٹ کہاں ہیں جو ہر وقت اُس کے چہرے پہ ہوتی تھی۔ عیشا نے کہا۔

تمہیں اُس کے ڈمپلز سے چڑھوتی تھی نہ تو بس اس لیے۔ فجر یامین کو اپنی گود میں بیٹھاتی بولی

چڑ نہیں ہوتی تھی ڈرتی تھی ہنستے ہوئے پیار جو اتنا لگتا تھا ڈر لگتا تھا کہیں کسی کی نظر نہ لگ جائے اور اب تم

بتاؤ وہ کب آئے گا۔ عیشا نے پوچھا

نظر تو واقع لگ گی جس سے وہ اب کبھی نہیں آئے گا۔ فجر نے اپنے آنسو پیتے ہوئے کہا

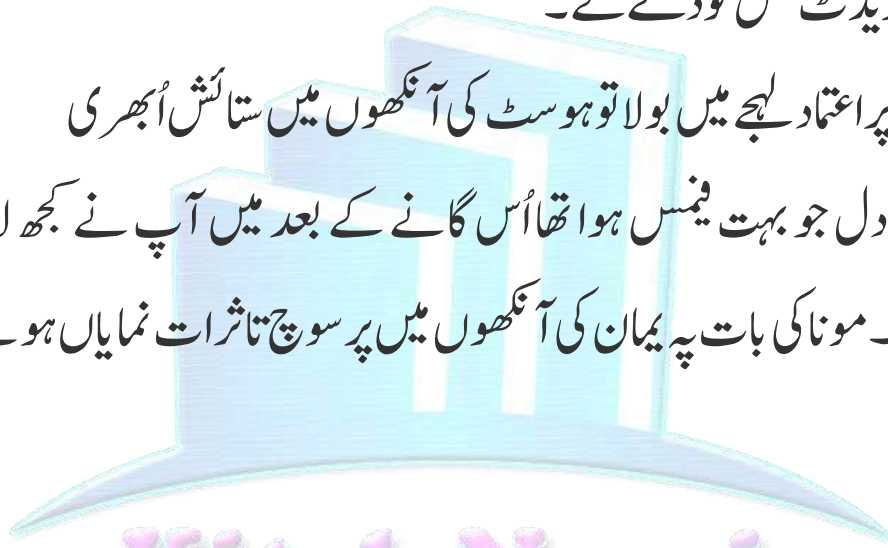


Posted On Kitab Nagri

آپ کو سنگنگ کی فیلڈ میں آئے پانچ سال کا عرصہ ہوا ہے اور ماشا اللہ سے آپ کو ہر سال بیسٹ سنگر کا آوارڈ ملتا ہے اُس کے بارے میں کیا کہے گے آپ؟ مورنگ شو کی ہوسٹ مونا یمان مستقیم سے سوال کرنے لگی۔

اللہ کا شکر ہے جنہوں نے مجھے اتنا اونچا مقام دیا ہے۔ یمان مستقیم نے جواب دیا
آپ اپنی کامیابی کا کریڈٹ کس کو دے گے۔

خود کو۔ یمان مستقیم پر اعتماد لہجے میں بولا تو ہوسٹ کی آنکھوں میں ستائش اُبھری
آپ کا پہلا گانا حالِ دل جو بہت فینس ہوا تھا اُس گانے کے بعد میں آپ نے کچھ لائنز کہی تھی کیا وہ دوبارہ لائیو کہے گے۔ مونا کی بات پہ یمان کی آنکھوں میں پر سوچ تاثرات نمایاں ہوئے



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میرا معیار نہیں ملتا
میں آوارہ نہیں پھرتا
یہ سوچ کر کھونا
میں دوبارہ نہیں ملتا

یمان مستقیم نے دوبارہ وہ لائنز پڑھی تو وہاں بیٹھے سب لوگوں نے پر جوشی سے تالیاں بجائیں۔

Posted On Kitab Nagri

یہ سچ میں اتنے گورے ہو گے یا میک اپ کا کمال ہے۔
آروش جو بنا پلکیں جھپکائیں لیپ ٹاپ پہ چلتے شو کو دیکھ رہی تھی حریم کے اچانک آنے پہ اُس نے لیپ
ٹاپ بند کیا

یہاں کیا کر رہی ہو۔ آروش نے پوچھا
لیپ ٹاپ بند کیوں کیا ہمیں پورا مورنگ شو دیکھنا تھا۔ حریم نے منہ بنا کر کہا
لالہ ناراض ہو گے۔ آروش نے آنکھیں دیکھائی
وہ ہم سے ناراض نہیں ہوتے اور ان کی اجازت ہے میں اُن کی چیزیں استعمال کر سکتی ہوں۔ حریم فخر یہ
لہجے میں کہتی لیپ ٹاپ اپنی گود میں رکھا آروش ایک سنجیدہ نظر اُس پہ ڈال کر جانے لگی تھی جب حریم
نے کہا

آپی رکے نہ میں آپ کو اپنے سنگر کی ہر بات بتاتی ہوں۔ حریم جھٹ سے اُس کا ہاتھ پکڑتی بیٹھا کر بولی
آپ کو پتا ہے ان کا فیورٹ کلر بلیک ہے
www.kitabnagri.com
کھانے میں وہ شوق سے شامی کباب اور رائیس کھاتے ہیں۔

پسندیدہ تہوار اپنا کلچر ڈے
مزاج کے وہ کافی گرم ہوتے ہیں

اور

Posted On Kitab Nagri

اگر تمہارا ہو گیا تو میں جاؤ۔ آروش حریم کی بات بچ میں ٹوکتی بولی
جی۔ حریم منہ بسور کر بولی تو آروش بنا اُس کی طرح دیکھ کر درید شاہ کے کمرے سے نکلتی اپنے کمرے
میں آکر بیڈ پہ بیٹھ گئی۔

ریڈ کلر میرا پسندیدہ کلر ہے کھانے میں تو سب شکر صبر کر کے کھا لیتا ہوں پر بریانی موسٹ فیورٹ ہے
اگر تہوار کی بات کی جائے تو وہ عید ہے اور ایک حیرت انگیز بات بتاؤں مجھے کبھی غصہ نہیں آتا آپ کو
مجھ سے مل کر اندازہ ہو گیا ہو گا میں کتنا خوش مزاج ہوں۔

آروش سر جھٹک کر گہری سانس لیتی اپنا سر بیڈ کر اوٹن سے ٹکادیا

سرا نکل دلا اور خان آپ سے ملنا چاہتے ہیں مسز خان بھی آپ کو یاد کر رہی تھی۔ یمان شو سے فارغ ہوتا
ابھی بیٹھا ہی تھا جب اُس کا سیکٹری ارمان اُس سے بولا

اُن سے کہنا کل میں گھر آ جاؤں گا۔ یمان نے کہا تو اُس نے سر کو جنبش دی
سنو!

ارمان جانے والا تھا جب یمان نے آواز دی
جی سر۔ ارمان اُس کی طرف متوجہ ہوا

Posted On Kitab Nagri

آج پہلی تاریخ تھی نہ؟ یمان نے کنفرم کرنا چاہا

جی سر پر میں آج کراچی نہیں گیا کیونکہ آج آپ کاشیڈول ٹف تھا۔ ارمان یمان کی بات کا مطلب سمجھ گیا تھا تبھی اُس نے ہچکاہٹ سے بتایا اُس کا جواب سن کر یمان نے سخت نظروں سے اُس کو گھورا جس سے ارمان نے اپنا سر جھکا لیا

کتنی دفع کہا ہے اس کام میں کوتاہی نہ کیا کرو۔ یمان نے سخت لہجے میں کہا
سوری سر کل ان شاء اللہ پہلا کام یہی کروں گا میں۔ ارمان نے فورن سے کہا تو یمان نے کوئی جواب نہیں دیا

یمان مستقیم کے سیل فون پہ کال آنے لگی تو ارمان کمرے کا دروازہ بند کرتا باہر چلا گیا جب کی یمان نے سیل ہاتھ میں لیا

ہیلو ڈیڈ۔ یمان نے اپنے لہجے کو ہشاش بشاش کیے کہا
ہیلو ٹو یمان کہاں ہو ایک ماہ سے گھر نہیں آئے۔ دوسری طرف دلاور خان خفگی سے بولے

میرے نیو سونگ کی رکارڈنگ تھی اُس میں مصروف تھا اب فری ہوں کل آؤں گا۔ یمان نے بتایا
ہمیں انتظار رہے گا تمہارا وقت پہ آنا۔ دلاور خان مسکراتے لہجے میں بولے
جی ضرور۔ یمان نے فرمانبرداری سے کہا

Posted On Kitab Nagri

حُسن ہے سہانا روب کا خزانہ
آج ہے لٹانا
آکے دیوانے مجھے سینے سے لگا۔

دُرید شاہ کلب میں داخل ہوا تو ایک ناگوار لہر پورے وجود میں سرایت کرتی محسوس ہوئی جہاں ہر لڑکا
لڑکی اپنا دین ایمان بھلائے ایک دوسرے کی بانہوں میں کھڑے تھے ساتھ میں اُس کا بھائی شازل شاہ
بھی تھا جس کے ساتھ کسی لڑکی کو دیکھ کر دُرید شاہ نے تیکھی نظروں سے اُس کی جانب دیکھ کر اپنے قدم
اُس کی طرف بڑھائے



www.kitabnagri.com

نانا
گوریا چڑانہ میراجیا
گوریا چڑانہ میراجیا
گوریا چڑانہ میراجیا
گوریا چڑانہ میراجیا

Posted On Kitab Nagri

شازل شاہ جو اپنی فی گرل فرینڈ کے ساتھ ڈانس کرنے میں مگن تھا کندھے پہ کسی کا بھاری ہاتھ محسوس کر کے بے زاری سے پلٹا نظر جیسے ہی دُرید شاہ پہ پڑی تو مسکرا پڑا

لالہ آپ۔ شازل پر جوش سا اُس کے گلے لگنے والا تھا پر اُس کے منہ سے آتی شراب کی بو محسوس کر کے دُرید شاہ نے اپنا چہرہ دوسری طرف کر کے اُس کو خود سے دور کیا شازل شاہ کے ساتھ جو لڑکی کھڑی تھی وہ پر شوق نظروں سے دُرید شاہ کو دیکھنے لگی جو براؤن کلر کے شلوار قمیض پہنے کندھوں پہ گرم شال لٹائے سخت نظروں سے شازل کو دیکھ رہا تھا

باہر چلو۔ دُرید شاہ نے کرخت لہجے میں کہا کلب میں تیز میوزک ہونے کی وجہ سے اُس کی آواز شازل شاہ کے کانوں میں نہیں پڑی

کیا کہا آپ نے۔ شازل اپنا کان اُس کی طرف کر کے تیز آواز میں بولا تو دُرید شاہ اُس کو گھور کر بازوؤں سے پکڑتا اپنے ساتھ لے جانے لگا جس پہ شازل شاہ بنا احتجاج کیے اُس کے ساتھ چلتا جا رہا تھا

www.kitabnagri.com

گوریا چڑانہ میراجیا

گوریا ہے پاگل میراجیا

گوریا ہے پاگل میراجیا

Posted On Kitab Nagri

وہ دونوں جیسے ہی پارکنگ ایریا آئے شازل نشے میں جھولتا گانا گانے لگا
سٹاپ شازل شاہ۔ دُرید شاہ نے غصے سے کہا تو شازل نے اپنے ہونٹوں پہ انگلی رکھ کر فرمانبرداری کا
ثبوت دیا اُس کی بچوں جیسی حرکات دیکھ کر درید اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا خود کو پر سکون کرنے لگا۔
تمہاری وجہ سے صرف اور صرف تمہاری وجہ سے میں اُس جگہ آیا جہاں آنے کا میں مر کر بھی نہیں
سوچتا۔ دُرید شاہ اُس کا گریبان پکڑ کر سخت لہجے میں گویا ہوا

پھر تو آپ کو میرا شکر گزار ہو جانا چاہیے میری بدولت آپ نے ایک ساتھ اتنی حسیناؤں کا درشن
کیا۔ شازل شاہ نے آنکھ و نک کیے بے باک لہجے میں کہا تو دُرید شاہ کا دل کیا اپنے بھائی کا گلا دبا دے۔
اخلاق کے دائرے میں رہ کر بات کیا کرو۔ دُرید شاہ اُس کو فرنٹ سیٹ پہ بیٹھاتا کڑے لہجے میں بولا
کتنا لڑکیاں آپ کو دیکھ کر آہیں بھر رہی تھی۔ شازل شاہ باز نہ آیا دُرید شاہ اُس کو نظر انداز کرتا گاڑی
ڈرائیو کرنے لگا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

عرض کیا ہے۔

شازل شاہ اُس کی طرف چہرہ کیے بولا

عرض کیا ہے۔

دُرید شاہ کی طرف سے نور سپانس جان کر اب کی اُس نے بلند آواز میں کہا پر دُرید شاہ نے اب بھی توجہ نہ
دی۔

Posted On Kitab Nagri

دُرید لالہ عرض کیا ہے۔ شازل شاہ اُس کا بازو ہلتا بولا
پھوٹو۔ دُرید شاہ نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا جانتا تھا جب تک اُس کی ساری بکواس نہیں سُنے گا
شازل عرض کیا ہے کاراگ گاتار ہے گا۔
اہم اہم۔

جی تو عرض کیا ہے۔

ہم کہاں جا رہے ہیں؟ شازل شاہ ٹھوڑی پہ ہاتھ ٹکائے بولا تو دُرید نے خشمگین نظروں سے اُس کو دیکھا
کیونکہ اُس کو ایک پل کے لیے لگا تھا شاید واقعہ وہ کوئی عرض کرنے والا ہے۔
حویلی۔ دُرید شاہ نے یک لفظی جواب دیا
توبہ۔ شازل کوفت سے بولا

کلب میں کیوں جاتے ہو؟ دُرید نے سنجیدگی سے پوچھا
میرا بیک اپ ہو گیا تھا تو بس سوگ منانے گیا تھا۔ شازل شاہ نے بڑی معصومیت سے جواب دیا
بڑا گرم جوشی سے سوگ منایا جا رہا تھا۔ دُرید شاہ نے میٹھا طنز یہ کیا

اور نہیں تو کیا۔ شازل شاہ مزے سے بولا

سید گھرانے سے تعلق ہے تمہارا کیوں گھر کی عزت خراب کرنے پہ تلے ہو۔ دُرید شاہ نے اُس کو شرم
دلانی چاہی۔

Posted On Kitab Nagri

جانتا ہوں لالہ اُن سے دوستی میری ایک حد تک ہوتی ہے۔ شازل شاہ نے اپنی طرف سے صفائی پیش کی ایک حد تک کا نظارہ دیکھ چکا ہوں میں آج شراب حرام ہے یہ بات کیوں بھول جاتے ہو تم۔ دُرید شاہ کا غصہ کم ہونے کو نہیں آ رہا تھا

تو آپ کو یہ بات معلوم ہونی چاہیے سید گھرانے کا مرد ہر گناہ کر سکتا ہے گھٹیاں ہو سکتا ہے پر ایک زانی نہیں ہو سکتا۔ شازل پہلی بار سنجیدہ ہوا

واقع۔ جہاں اُس کی بات سن کر دُرید شاہ پر سکون ہوا تھا وہی کنفرم کرنے کی خاطر پوچھا جی کیونکہ میں ایک بہن کا بھائی ہوں ایسی گھٹیا حرکت کا خیال آنے سے پہلے میرے سامنے آروش کا عکس آتا ہے اور آپ جانتے ہیں آروش کہتی ہے زنا ایک قرض ہے اور کوئی بھائی یہ نہیں چاہے گا اُس کا قرض اُس کی بہن یا بیٹی اُتارے۔ شازل شاہ اپنی بات کہتا چہرہ کھڑکی کے سامنے کر گیا ڈرائیونگ کرتے دُرید شاہ نے محبت سے شازل شاہ کو دیکھا۔

اگر ایسی بات ہے تو روزنی لڑکی سے دوستی کرنے سے اچھا ہے اپنے لیے ایک پسند کر لوں شادی کے لیے۔ دُرید شاہ کے منہ سے بے خیالی سے نکل گیا شازل شاہ کی آنکھیں جواب بار بار بند ہو رہی تھی اپنے بھائی کی بات سن کر چہرے پہ طنزیہ بھرے تاثرات آئے۔

تاکہ اُس لڑکی کا انجام بھی وہی ہو جو آپ کی پسند کی گئی لڑکی کا انجام ہوا تھا ہمارا خاندان کے باہر کسی کو پسند کرنا مطلب اُس کی جان سے دشمنی کرنے کے مترادف ہے۔ شازل شاہ کی بات پہ دُرید شاہ کی گرفت

Posted On Kitab Nagri

اسٹمرنگ پہ سخت ہو گئی تھی اگر کوئی اور یہ بات کرتا تو دُرید شاہ یقیناً اُس کا منہ توڑ دیتا پر یہ بات کہنے والا کوئی اور نہیں اُس کا بھائی تھا جس سے وہ غصہ تو ہو سکتا تھا پر ہاتھ نہیں اٹھا سکتا تھا۔



ایک بار نہیں یہ دل سوؤ بار ہے ٹوٹا

پر شوقِ محبت کا اب تک نہ چھوٹا

مسکراتے ہوئے چہرے

چھپائے ہیں راز گہرے

یہاں تو ہر چہرہ ہے جھوٹا

اللہ دہائی ہے پھر جان پہ آئی ہے

اب تو تہائی ہے ہاں تیرے پیار میں



www.kitabnagri.com

حریم کھلے منہ کے ساتھ ٹی وی اسکرین پہ یمان مستقیم کا نیا سونگ سُن اور دیکھ رہی تھی جس میں وہ خود ماڈلنگ کر رہا تھا کسی مشہور ایکٹرس کے ساتھ اور ایسا اُس نے پہلی بار کیا تھا جس سے حریم کو یقین نہیں آ رہا تھا جو وہ دیکھ رہی ہے سچ ہے بھی کے نہیں۔

ٹی وی بند کرو یا چینل تبدیل کرو۔ آروش اپنے کمرے میں آتی بنا ایک نظر چلتی ٹی وی پہ ڈالے حریم سے

بولی

Posted On Kitab Nagri

آپی یہ دیکھے یہ کتنا پیارا کپل لگ رہا ہے ان کا ایکٹرس کی تو موبے ہیں جو یمان مستقیم کے ساتھ ہے۔ حریم اپنی دُھن میں بولتی آروش کو چونکا گی تھی اُس کی نظر بے ساختہ ٹی وی پہ گی جہاں پاکستان کی مشہور ایکٹریس سونیا سہیل یمان مستقیم کی بانہوں میں تھی آروش نے سختی سے اپنے ہونٹوں کو بھینچا بند کرو یہ واحیات مناظر۔ آروش غصے میں آتی حریم سے ریموٹ چھین کر بولی حریم حیرانگی سے آروش کو دیکھنے لگی جس کی گوری رنگت پل بھر میں خون چھلکانے کی حد تک سرخ ہو گئی تھی۔

واحیات تو نہیں تھا اتنی ڈیسینٹ پر فارمنس تھی یمان مستقیم خود ماڈلنگ کر رہا تھا ہمیں تو وہ بہت پیارا لگا اُس لڑکی کے ساتھ ساری سونگ میں سیم کلرز کے ڈریسز پہنے ہوئے تھے اور

میرے کمرے سے باہر نکلو اور خبردار جو میرے سامنے اس سنگر کا ذکر کیا تو ہمارے چچا کا بیٹا نہیں جو ہر بار تمہاری زبان پہ اُس کا ذکر ہوتا ہے۔ آروش حریم کو بازوؤں سے پکڑتی کمرے سے باہر کھڑا کیے غصے سے بولی حریم کی آنکھوں میں آنسو آگئے تھے آروش کے اتنے شدت بھرے عمل پہ دوسرا یہ ہمیشہ کی طرح آروش نے اُس کی پوری بات نہیں سنی تھی حریم کی خواہش ہوتی تھی کہ کوئی ہو جو اُس کی ساری باتیں خاموشی سے سن کر اُس پہ تبصرہ کریں وہ چاہتی تھی وہ سارا دن اپنی پسند کے لوگوں کا ذکر کرے اپنے دل کی باتیں کرے دُرید شاہ سے کرنے کی کوشش کرتی تو وہ بس ہوں ہاں کرتا جس سے حریم کا دل خراب ہوتا پھر اُس نے آروش سے کرنے کا سوچا کیونکہ اُس کو بچپن سے آروش کی شخصیت اٹریکٹ کرتی تھی وہ خود آروش کی طرح بننا چاہتی تھی ڈریسز سینس سے لیکر ہیئر سٹائل بھی وہ آروش کا کاپی کرتی تھی بس ہر

Posted On Kitab Nagri

وقت حویلی میں جو نفاست سے آروش سر پہ ڈوپٹہ اور شال لیتی تھی یہ عادت حریم میں نہ تھی باقی لوگوں کی حریم سے اتنی نہیں بنتی تھی جس وجہ سے وہ یادِ رید شاہ کے پاس ہوتی یا آروش شاہ کے پاس اپنے کمرے میں وہ کم ہوتی تھی کیونکہ اُس کو تنہا رہنا پسند نہیں ہوتا تھا۔

سوری ہم نے آپ کا وقت برباد کیا اپنی فضول باتوں سے۔ حریم بھر اے لہجے میں کہتی وہاں سے چلی گئی اُس کے جانے کے بعد آروش نے تیزی سے دروازہ بند کیا۔

کوئی کتنا خوبصورت کیوں نہ ہو مجھے اُس سے کوئی سروکار نہیں کیونکہ میرا دل آپ کو چاہتا ہے آپ کے علاوہ میں کسی کا سوچ بھی نہیں سکتا آپ کچھ کر لیں میں آپ کا پیچھا کبھی نہیں چھوڑوں گا آپ کو میرا ہونا ہے اور مجھے آپ کا۔

خاموش ہو جاؤ پلیز خدا کا واسطہ ہے۔ آروش اپنے کانوں پہ ہاتھ رکھتی چیختی بولی

خود ہی سے آشنا ہو جاؤں گا میں

ک ایک دن دوسرا ہو جاؤں گا میں

سکھاؤں گا تجھ کو دعا سفر کی

Posted On Kitab Nagri

اچانک پھر جُدا ہو جاؤں گا میں



فجر اپنے پانچ سالہ بیٹے یامین کا ہاتھ پکڑتی تیتی دھوپ میں بس سٹاپ پہ کھڑی کسی بس یار کشے کا انتظار کر رہی تھی جب ایک گاڑی اُس کے سامنے رُکی۔

میم آئے میں آپ کو چھوڑ دیتا ہوں جہاں آپ نے جانے ہو سر کا حکم ہے۔ گاڑی سے ایک چالیس سال کا مرد ڈرائیور کے یونیفارم میں ملبوس سر جھکائے فجر سے بولا

اپنے سر سے کہو ہمیں ایسی آسائشوں کی عادت نہیں اس لیے آپ جائے میں خود چلی جاؤں گی۔ ڈرائیور کو دیکھ کر فجر سخت لہجے میں بولی

میم پلیز بیٹھ جائے میری نوکری کا سوال ہے آپ کو اس وقت کہی ٹیکسی ملے گی بھی نہیں۔ ڈرائیور منت بھرے لہجے میں بولا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

نہیں آپ جائے۔ فجر سنجیدگی سے کہا
امی پلیز چلیں نہ گرمی ہے۔ یامین اُس کی چادر کا کونہ کھینچتا معصومیت سے بولا تو فجر نیچے جھک کر اُس کو دیکھا جس کے روئی جیسے گال گرمی کی شدت سے سرخ ہو گئے تھے فجر کو بے ساختہ خود پہ غصہ آیا وہ کیوں اُس کو اپنے ساتھ لائی اتنی گرمی میں پر وہ کسی دوسرے کے آسرے اپنے بیٹے کو چھوڑ بھی نہیں سکتی تھی جو اُس کی متاعِ جاں تھا گہری سانس بھرتی وہ ایک فیصلے پہ پہنچی۔

Posted On Kitab Nagri

سپر مارکیٹ چلو۔ فجر یامین کو گود میں اٹھاتی گاڑی کی طرف بڑھی ڈرائیور نے جلدی سے آگے بھر کر دروازہ کھولا پر خود ڈرائیونگ سیٹ کی جانب آیا یامین اشتیاق بھری نظروں سے گاڑی کو چاروں اطراف دیکھ رہا تھا اُس کو مسکراتا دیکھ کر فجر کے دل میں بھی سکون اُترا پھر اُس نے اپنی نظریں کھڑکی سے باہر جمادی جب بھولا بھٹکا واقعہ ذہین میں تازہ ہوا۔

یمان سامان زیادہ ہے کچھ شاہپر ز مجھے دو۔ فجر نے یمان سے کے ہاتھوں سے شاہپر ز لینے چاہے جو دینے پہ راضی نہیں ہو رہا تھا

آپی کچھ نہیں ہوتا بس تھوڑا دور چلنا ہے پر رکشہ ٹیکسی مل جائے گی۔ یمان اپنے سر کو ہلاتا پیشانی سے بالوں کو ہٹانے کی کوشش کیے بولا تو فجر نے ہاتھ آگے بڑھا کر اُس کے بال پیچھے کیے۔

اتنے ضدی کیوں ہو تم؟ فجر نے پوچھا

ضدی کہاں بس کچھ عرصہ پھر آپ کو یوں گرمی میں خوار ہونے کی ضرورت نہیں پڑے گی ہر کام کے لیے الگ الگ گاڑی ہوگی آپ کے پاس بس ایک دفع میں سنگر بن جاؤں۔ یمان کی بات پہ فجر نفی میں سر ہلانے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

کہنے کی باتیں ہیں جب ایسا وقت آئے گا تو تمہیں اپنی بہنیں یا واعدے یاد نہیں ہو گے پھر تمہاری شادی ہو جائے گی بیوی کے آگے پیچھے رہو گے ہم کہاں ہو گے پھر بس اُس کو خوش کرنے میں لگن ہو گے۔ فجر ٹیڑھی نظروں سے اُس کو دیکھتی بولی

آپ ایسی بات نہ کریں کیونکہ میرے لیے پہلے آپ سب ہیں پھر کوئی تیسرا آپ دیکھنا میں اپنے سارے واعدے پورے کروں گا اور آپ سب کو تنگی کی زندگی سے نکالوں گا پھر ابا کو دکان پہ بیٹھنے کی ضرورت بھی نہیں پڑے گی۔ ایمان کی سوچ بہت آگے کی تھی۔

پھر تو ہمارا بھائی مصروف ہو جائے گا پھر کہاں ہمیں وقت دے گا۔ فجر مصنوعی افسوس سے بولی
ایک دن میں کاموں سے چھٹی کروں گا پھر ہم سب انجوائے کرے گے۔ ایمان نے جلدی سے کہا تو فجر ہنس پڑی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میم مارکیٹ آگیا۔ ڈرائیور کی آواز پہ وہ حال میں لوٹی۔

تم نے کسی تیسرے کو ہم پہ فوقیت دی ایمان

Posted On Kitab Nagri

آپی وہ میری رگوں میں خون کی مانند ڈورتی ہیں میں کیسے اُن سے ستمبر دار ہو جاؤں جو مجھے اب میرے جینے کی وجہ لگتی ہیں مجھے لگتا ہے اگر وہ مجھ سے یا میں اُن سے الگ ہو گیا تو میں اگلی سانس نہیں لے پاؤں گا آپ مجھے جان سے مار دے پر اُن کو بھول جانے کے لیے نہ کہے۔

ایک انجان لڑکی تمہیں ہم سے زیادہ عزیز ہو گئی۔ فجر تلخ سے یمان کی باتوں کو سوچتی یا مین کو لیکر گاڑی سے اُتری۔

اپنی ضرورت کی چیزیں لینے کے بعد وہ مارکیٹ سے باہر آئی تو ڈرائیور کو کھڑا پایا پر اب وہ خاموشی سے گاڑی میں بیٹھ گئی

گھر واپس آئی تو اپنے گھر کے سامنے تین بڑی گاڑیوں کو کھڑا پایا اور کچھ لوگ جو اُس میں سے سامان نکال کر گھر کے اندر لیں جارہے تھے

یامین کی نظر فل بلیک کلر کے ڈریس میں ملبوس لڑکے کی طرف گئی تھی وہ بھاگ کر اُس کی طرف گیا۔

ارمان انکل

ارمان انکل

اس دفع لیٹ کیوں آئے آپ؟ یامین ارمان کی طرف بڑھ کر لاڈ سے بولا جس پہ ارمان نے مسکرا کر

بانہوں میں بھر کر اُس کے سر پہ بوسہ دیا

Posted On Kitab Nagri

بس میرے یار کام تھا اس وجہ سے۔ ارمان اُس کے پھولے ہوئے گال کھینچ کر بولا تو وہ کھٹکھٹا اٹھا۔

اسلام علیکم۔ فجر کو آتا دیکھا تو اُس نے احترام سلام کیا

وعلیکم اسلام۔ فجر نے سنجیدگی سے جواب دے کر اُس کی گود سے یامین کو لیا

امی مجھے انکل کے ساتھ پارک جانا ہے۔ یامین کی فرمائش پہ فجر نے اُس کو گھورا

سر کہہ رہے تھے اگر آپ کو کسی چیز کی ضرورت ہو تو بتادے۔ ارمان یامین کی طرف دیکھ کر فجر سے بولا

اپنے باس سے کہو ہمیں اُس کی ضرورت ہے تو آجائے پر یہ سامان بھیج کر ہم پہ احسان نہ کریں۔ فجر

سپاٹ لہجے میں بولی

احسان کہاں وہ تو اپنا فرض پورا کرتے ہیں۔ ارمان جلدی سے یمان کی حمایت میں بولا

اُس کی وکالت کرنے آئے ہیں؟ فجر کے سوال پہ وہ گڑبڑا سا گیا پھر نفی میں سر ہلانے لگا

اگلے مہینے آپ مت آنا اور نہ یہ سامان بھیجنا اپنے سر سے کہنا مجھے جاب مل گئی نہیں ہمارا گزارا ہو جائے گا وہ

اپنی عنایتیں ہم پہ نہ لوٹائیں۔ فجر سرد لہجے میں بولی تو ارمان نے پہلی بار اُس کی طرف دیکھا جس کے

چہرے پہ ناراضگی اور غصے کے ملے جلے تاثرات تھے۔

آپ جاب نہیں کرے گی سر نہ منع کیا تھا۔ ارمان سر جھکا کر بولا

میں اُس کی بڑی بہن ہوں وہ میرا بڑا نہیں اس لیے اُس سے کہنا اپنا رعب اپنے پاس رکھے۔ فجر کے

سخت لہجے میں اچھے سے باور کروایا تو ارمان بے چارہ خاموش رہا پھر بات بدل کر بولا

Posted On Kitab Nagri

ساراسامان سیٹ ہو گیا ہے اب ہم چلتے ہیں۔ ارمان یا مین کے سر پہ پیار دیتا فجر سے بولا
سنو

فجر نے اُس کو جاتا دیکھا تو کہا
جی سنائیں۔ ارمان اُس کی طرف رخ کر کے بولا
کہاں ہیں وہ اب؟ فجر کے لہجے میں بے چینی فکر مندی صاف محسوس کی جاسکتی تھی۔
دو ہفتوں سے لاہور میں ہیں پہلے دہلی گئے ہوئے تھے اب لاہور میں ہیں۔ ارمان نے بتایا تو اُس نے سر ہلایا
ارمان بھی ایک نظر اُس پہ ڈالتا واپسی کے راستے چل دیا۔



ایمان مستقیم گہری نیند میں تھا جب سیل فون پہ آتی مسلسل کال نے اُس کے حواس بیدار کیے اور نیند میں
خلل ڈالا ایمان نے ہاتھ بڑھا کر اپنا سیل فون ٹٹولہ ہاتھ میں آتے ہی اُس نے کال ریسیو کیے کان سے لگایا۔
ہیلو۔ ایمان مستقیم نے نیند سے بھری آواز میں کہا

www.kitabnagri.com

تم نے سنگنگ کے ساتھ ماڈلنگ کب سے سٹارٹ کر دی۔ دوسری طرف آتی آواز سن کر ایمان نے یکدم
اپنی بند آنکھوں کو کھلا اور سیدھا ہو کر بیٹھا
ڈیڈ آپ؟ ایمان آنکھیں زور سے بھیچ کر بولا

جی میں دلاور خان دیکھا میں نے تمہارا نیو سونگ خیر تو ہے پہلے میں نے سنا تھا تمہارا کسی لڑکی کے ساتھ
چکر چل رہا ہے زیادہ پائے جاتے ہو ایک لڑکی کے ساتھ پر میں نے دھیان نہیں دیا کیونکہ ہم جس فیلڈ

Posted On Kitab Nagri

میں کام کرتے ہیں وہاں ایسے اسکینڈل عام سی بات ہے پر جب پہلی بار تمہیں ماڈلنگ کرتے دیکھا وہ بھی ایک لڑکی کے ساتھ تو میں حیران رہ گیا۔ دوسری طرف دلاور خان کی بات پہ یمان مستقیم کی ماتھے پہ بل پڑے

میرا کسی لڑکی کے ساتھ کوئی چکر نہیں اگر میں کہی گیا تھا تو وہ بس میرے پراجیکٹ کا حصہ تھا۔ یمان سنجیدگی سے بولا

جانتا ہوں پر میڈیا میں اب تم ٹرینڈ پہ ہو فین فالورز بڑھ رہی ہے مزید اور تمہیں اپنے اپنے مشورے سے نواز رہے ہیں کے سونیا سہیل سے شادی کر لوں بیسٹ کیل رہے گا تم دونوں کا تمہاری اور سونیا سہیل کی تصویروں کو ایڈیٹ کر کے بیسٹ کیل کیوٹ کیل رومانٹک کیل لور کچھ ایسے کیپشنز کا استعمال کیا جا رہا ہے پھر کیا خیال ہے کیا کہتے ہو تم۔ آخر میں دلاور خان معنی خیز لہجے میں بولے

آپ نے کوئی اور بات کرنی ہے۔ دوسری طرف سے یمان مستقیم کا سپاٹ لہجہ سن کر دلاور خان بد مزہ سے ہو گئے

www.kitabnagri.com

کتنے بورنگ ہو یا کسی بوڑھے کا گمان ہوتا ہے کبھی کبھی مجھے۔ دلاور خان خفگی بھرے لہجے میں بولے

اگر آپ کو پتا ہے ہم جس فیلڈ میں کام کرتے ہیں وہاں یہ اسکینڈل عام ہیں تو اُس ٹاپک پہ بحث کیوں کرنا کیا فین فالونگ بڑھانے کی وجہ سے اُن کے مشوروں پہ عمل کر کے جتنے بھی اسکینڈلز بنے میں اُن

Posted On Kitab Nagri

ایکٹرس اور ماڈل سے شادی کروں کیونکہ چندپل کے لیے بنا ہمارا کپل فینز کو پسند آرہا ہے۔ ایمان مستقیم کی بات سے وہ لاجواب ہوئے

بات تو پتے کی کرتے ہو خیر چھوڑو مجھے سونیا سہیل جیسی بہو نہیں چاہیے تمہاری ماں تمہیں یاد کرتی ہیں گھر چکر لگاؤ۔ دلاور خان پنتر ابدل کر بولے

جی آج رات کا کھانا ہم ساتھ میں کھائیں گے۔ ایمان نے کہا تو وہ خوش ہو گئے
ٹھیک ہے پھر میں بتاتا ہوں تمہاری ماں کو تاکہ کھانے کا اچھا سے انتظام کروائے۔ دلاور خان نے کہا جس پہ ایمان نے گہری سانس لی کال بند ہونے کے بعد وہ بیڈ سے اٹھ کر اپنے کمرے میں موجود گیلری کی طرف بڑھا

میں نے اگر دوبارہ تمہیں کسی لڑکی سے بات کرتا دیکھا تو میں جہاں کہی بھی ہوگی آکر تمہارا گلا دبا دوں گی۔

www.kitabnagri.com

کانوں میں کسی کی خوبصورت آواز گونجی تو سپاٹ تاثرات سجائے چہرے پہ مسکراہٹ آئی جس سے اُس کے گہرے گڑے نمایاں ہوئے تھے پھر اچانک مسکراتے لب سیکڑ سے گئے

Posted On Kitab Nagri

میں تو اب ہزاروں لڑکیوں سے بات کرتا ہوں پر آپ نہیں آتی۔ یمان تصور میں کسی سے بے بسی مخاطب ہوا تو ایک باغی آنسو اُس کی آنکھ سے نکل ڈارھی میں جذب ہوا۔
ماضی!

وہ سب اس وقت مل کر کھانا کھا رہے تھے جب مستقیم صاحب نے روغبت سے کھانا کھاتے یمان کو مخاطب کیا
یمان۔

جی ابا۔ یمان کھانا چھوڑ کر اُن کی طرف متوجہ ہوا۔
کل تم میرے ساتھ دکان پہ چلنا۔ مستقیم صاحب کی بات پہ عیشا نے ایک چور نظر فجر پہ ڈالی جو پریشانی سے اپنی ماں کو دیکھ رہی تھی۔

میں کیوں ابا۔ یمان کے گلے میں گلی اُبھر کر معدوم ہوئی
کیا مطلب کیوں میں دکان پہ کیوں جاتا ہوں۔ مستقیم صاحب نے اُس کو گھورا
ابا یمان تو کالج جائے گا۔ فجر نے ہمت کر کے کہا

کالج کس کالج جس کالج پڑھنے کی فرمائش تمہارے بھائی نے کی ہے وہ ہماری اوقات سے باہر ہے اچھا تھا
کسی سرکاری ادارے میں پڑھ لیتا تو اس کا سال برباد نہ ہوتا اب جتنا پڑھنا تھا پڑھ لیا میرے ساتھ دکان
دیکھے اب۔ مستقیم صاحب اٹل لہجے میں گویا ہوئے

Posted On Kitab Nagri

پر اباد کان تو میں نے بچپن سے دیکھی ہوئی ہے۔ ایمان کی بات پہ پانی پیتی عیشا کو زبردست قسم کا غوطہ لگا تھا فجر نے جلدی سے اُس کی پیٹھ تھپتھپائی۔

دوسری طرح سے دیکھنا اب کل آؤ گے تو سمجھ آجائے گا۔ مستقیم صاحب پانی پی کر دستر خواہ سے اُٹھ کھڑے ہوئے ایمان رونی صورت بنا کر اپنی ماں کو دیکھنے لگا

اللہ سے بہتر کی اُمید رکھو میں بات کرتی ہوں تمہارے ابا سے وہ نہیں روکے گے تمہیں آگے پڑھنے سے۔ فائزہ بیگم نے تسلی آمیز لہجے میں کہا تو ایمان نے سر ہلایا۔

آپی مجھے کرانے کا دکان نہیں دیکھنا۔ ایمان فجر اور عیشا کے مشترکہ کمرے میں آتا فجر سے بولا جو ٹیوشن کے بچوں کی کاپیاں چیک کر رہی تھی جن کو ہٹا کر ایمان نے اپنا سر فجر کی گود میں رکھا

جی جی آپ تو راج کرنے کے لیے پیدا ہوئے ہیں۔ نیچے بیٹھ کر سلائی کرتی عیشا نے میٹھا سا طنزیہ کیا اُن دونوں کی عمر میں تین سال کا فرق تھا پر لڑتے ایسے تھے جیسے ایک عمر کے ہو جب کی فجر دونوں سے بڑی

تھی فجر تین سال کی تھی جب عیشا پیدا ہوئی تھی اُس کے تین سال بعد پھر ایمان کی پیدائش ہوئی تھی فجر نے گھر کے حالات دیکھ کر گریجویشن کے بعد پڑھائی چھوڑ کر محلے کے بچوں کو ٹیوشن پڑھانا شروع کر دیا

تھا اُس کو دیکھ کر عیشا نے بھی گریجویشن کے بعد پڑھائی کو خیر آباد کر دیا تھا پھر ٹیوشن کے ساتھ ساتھ سلائی وغیرہ کا کام بھی کرتی پر ایمان کی خواہش آگے پڑھنے کی تھی ساتھ میں اُس کو سنگنگ کرنے کا بھی

شوق تھا جو مستقیم صاحب کو پسند نہیں تھا وہ اس بات کے سخت خلاف تھے اُن کا کہنا تھا گانا اور ڈھول بجانا

Posted On Kitab Nagri

مراثیوں کے کام ہوتے ہیں عزت گھرانے کے لوگ ایسے کام نہیں کرتے پریمان بضد تھا اپنے میسٹرک کے ایکز امز کے بعد اُس نے کراچی کے اچھے کالج میں ایڈمیشن لینے کی خواہش کی جس کی داخلہ زیادہ تھی پر فجر نے اُس کو یقین دلایا تھا وہ اُس کالج میں ضرور پڑھے گا پر اُس کا ایک سال ضائع ہو گیا تھا اس لیے مستقیم صاحب اُس کو اپنے ساتھ دکان پہ لگانا چاہتے تھے۔

آپی آپ پلیر ابا کو راضی کریں سچی میں جب امیر ہو جاؤں گا نہ تو آپ کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن پہناؤں گا۔ عیشا کی بات اُن سنی کرتا پریمان نے جیسے فجر کو لالچ دی اور مجھے کیا دو گے لیکر۔ عیشا کے کان کھڑے ہوئے تھے آپ کو سونے کا سیٹ۔ پریمان نے بنانا خیر کیے کہا جب کی فجر مسکرا کر اُس کے بالوں میں ہاتھ پھیر رہی تھی۔

مطلب تم ایویں ہمیں سبزے باغ دیکھا رہے ہو۔ عیشا منہ بنا کر بولی میری یہ بات لکھ لیں میں پریمان مستقیم مستقبل کا مشہور سنگر آپ سے یہ بات کر رہا ہے جو وہ پوری بھی کرے گا۔ پریمان کا لڑ جھاڑ کر بولا

اچھا اگر پھر تمہاری بیوی ہمیں دودھ میں سے مکھی کی طرح نکال دے تو پھر تمہیں تو بہنوں سے زیادہ وہ عزیز ہو جائے گی۔ عیشا نے شریر نظروں سے اُس کا خوبصورت چہرہ دیکھ کر کہا

Posted On Kitab Nagri

اول تو میری عمر شادی کی ہے نہیں دوسری بات بہنوں کی الگ جگہ ہوتی ہے بھائی کے دل میں جب کی بیوی کی الگ ہوتی ہے۔ یمان نے آرام سے کہا

اچھا جی دیکھتے ہیں پھر۔ عیشا کہہ کر سلائی کی مشین کی جانب متوجہ ہوئی
آپی۔ یمان فجر کو دیکھا

اس ماہ بعد کالج کے ایڈمیشن بند ہو جائے گی تم فکر نہیں کرو ان شاء اللہ اس ہفتے تمہارا ایڈمیشن ہو جائے گا۔ فجر پریقین لہجے بولی جس کو سن کر یمان کا چہرہ کھل اٹھا پر عیشا کا ماتھا ٹھٹکا اُس نے شاکی نظروں سے اپنی بہن کو دیکھا جس کا پورا دھیان یمان کی طرف تھا۔

سچ آپی۔ یمان پر جوش لہجے میں بولا

مچ اب تم جا کر سو جاؤ رات بہت ہو گئی تھی۔ فجر نے کہا تو وہ منہ بنا کر اٹھ کھڑا ہوا یمان کے جانے کے بعد فجر کا پیاں سمیٹ کر دوسری جگہ رکھنے کے لیے اٹھ کھڑی ہوئی

ایک ہفتے تمہارے ہاتھ کونسا قارون کا خزانہ ہاتھ آجائے گا جو یمان کو دلا سہ دیا ہے۔ عیشا نے سنجیدگی سے پوچھا

تم کیا چاہتی ہوں عیشا جیسے ہم نے زندگی گزاری ہے ہمارا بھائی بھی ویسی زندگی گزارے مانا کے ابا نے ہماری ہر ضرورت کا خیال رکھا پر ہم لڑکیاں تھیں ہم نے آگے پڑھنے کی خواہش کو اپنے اندر دبا دیا کچھ ایسی چیزیں ہیں جن کے لیے ہم ترس گئے ہیں اپنے گھر کے حالات دیکھ کر تو کیا یمان بھی چھوٹی چھوٹی

Posted On Kitab Nagri

خواہشات کے لیے ترسے ایمان لڑکا ہے عیشا اُس کو آگے بڑھنے کے لیے اچھی تعلیم کی ضرورت ہے آجکل جاب بھی اُس کو ملتی ہے جس کے پاس اچھی مہنگی یونیورسٹی کی ڈگری ہو کیا ابا کی طرح ہمارا بھائی بس کرانے کا دکان سنبھال جہاں پانچ پانچ دس دس روپے کا بھی حساب لکھنا ہوتا ہے اُس سے کیا ہوگا ایمان کی اولاد بھی ہماری طرح بنے گی یا تو گریجویشن کرے گی یا جس طرح مہنگائی کا دور چل رہا ہے پانچویں جماعت بھی بامشکل پڑھ پائے یہ جدید دور صرف امیر لوگوں کے لیے غریب لوگوں کے لیے نہیں وہ تو اپنی خواہشات کا گلابا کر زندگی گزارتے ہیں ہمارا ایک معصوم بھائی ہے میں چاہتی ہو اُس کو وہ ہر چیز ملے جس کی وہ خواہش کرے ایمان اعلیٰ تعلیم ضرور حاصل کرے گا میں اُس کو سپورٹ کروں گی ان شاء اللہ اگر ایمان سنگر بننا چاہتا ہے تو وہ بھی بنے گا سنگر ہونے کے لیے کیا ہونا ضروری ہے اچھی آواز نہ تو ہم بھی جانتے ہیں ایمان کی آواز ابھی سے بہت خوبصورت ہے تو وہ بن جائے گا پر اُس سے پہلے ایمان اپنی پڑھائی مکمل کرے تاکہ اُس کی نسل سے کوئی فجر عیشا یا دوسرا ایمان پیدا نہ ہو ہم آگے پڑھ بھی لیتے تو جاب کرنے کی اجازت نہیں ملتی پر ایمان تو لڑکا ہے وہ تو کر سکتا ہے نہ تو بس میں اپنے ارمان ایمان سے پورے کروں گی۔ فجر سنجیدگی سے بولتی چلی گی عیشا کو اُس کی بات سے اتفاق تھا پر اُس کو یہ سب اتنا آسان نہیں لگتا تھا

تم کروں گی کیا جو کچھ تم نے کہا اُس کے لیے پتسو کا ہونا بھی ضروری ہے آجکل صرف پتسا بولتا ہے۔ عیشا نے اُلجھن زدہ لہجے میں پوچھا

Posted On Kitab Nagri

تمہیں ارسم یاد ہے؟ فجر کی بات پہ عیشا کو ایک پل کے لیے کچھ یاد نہ آیا پر جیسے ہی یاد آیا اُس نے بُری طرح سے فجر کو دیکھا جس کے چہرے پہ اطمینان قابل دید تھا

ارسم کا کیا ذکر ہم بہنوں میں۔ عیشا نے ناگواری سے کہا

تمہیں پتا تو ہے اُس نے اپنا پرپوزل میرے سامنے رکھا تھا اور کہا تھا اگر میں اُس سے شادی کروں گی تو وہ یمان کی زمینداری اٹھائے گا آگے چل کر سنگنگ کرنے وقت بھی یمان کو فنانشلی سپورٹ بھی کرے گا۔ فجر نے بتایا

فجر بے وقوف والی بات مت کرو پہلی بات تو یہ ارسم کا پرپوزل ایک سال پہلے آیا تھا دوسری بات ارسم دس سال تم سے بڑا ہے اور دودفع اُس نے شادی کر رکھی ہوئی ہیں جو ناکام ٹھہری ہیں پھر کیوں تم اپنے پیروں پہ کلہاڑی مار رہی ہو۔ عیشا نے اُس کو عقل دلانی چاہی۔

میں نے تب انکار کیا کیونکہ مجھے لگتا تھا میں یمان کی خواہشات خود پوری کر سکتی ہوں پر عیشا میں ناکام ہو رہی ہو اس لیے اب میں نے سوچ لیا ہے ورنہ یمان کا یہ سال بھی ضائع ہو جائے گا۔ فجر اپنی بات پہ قائم رہی۔

فجر

عیشا نے کچھ کہنا چاہا پر فجر نے اشارے سے روک لیا

Posted On Kitab Nagri

عیشا اب بس ارسم کا ساتھ میرے لیے ضروری ہے اگر میری اُس سے شادی ہو جائے گی وہ ایمان کی زمیڈاری اُٹھائے گا تو اُس سے بڑی بات میرے لیے کیا ہوگی میری خوشی ایمان کی مسکراہٹ میں ہے اور ایمان کی خوشی کالج میں ایڈمیشن لینا اور ایک سنگربنے میں ہے۔ فجر کی بات پہ عیشا نے ٹھنڈی سانس خارج کی

ابامان جائے گے۔ عیشا نے دوسرا تجزیہ پیش کیا

گریجویشن جب میں نے کر دیا تھا تب ابامیری شادی کروانا چاہتے تھے خیر سے اب میں تئیس سال کی ہوں تو وہ ارسم جیسے لڑکے کا پوپوزل قبول ضرور کرے گے۔ فجر کہہ کر بیڈ پہ سونے کے لیے لیٹنے لگی ایک دفع پھر سوچو ایمان سے بات کرو ہم کسی اور کالج میں ایڈمیشن کروالیں گے وہ سمجھ جائے گا ایمان کبھی نہیں چاہے گا تم اُس کے لیے قربانی دو۔ عیشا نے ایک اور کوشش کی۔

اولاد میں جو پہلا بچہ ہوتا ہے اُس کو قربانی دینی ہوتی ہیں بیٹا ہو یا بیٹی میں اما ابا کی پہلی اولاد ہوں مجھے تم لوگوں کا بھی سوچنا ہے میری ارسم سے شادی ہو جائے گی تو بہت سے مسائل حل ہو جائے گے تو اُس میں کوئی سوچنے والی بات نہیں۔ فجر نے جواب کہا

ایمان کے ایک کالج ایڈمیشن کے لیے تم اپنی خوشیاں داؤ پہ لگا رہی ہو۔ عیشا بھی بھی بے یقین تھی۔ تمہارے لیے بس ایڈمیشن کی بات ہے پر میں ایمان کا مستقبل سیکیور کرنا چاہتی ہوں شادی تو میری ہونی ہے پھر ارسم سے کیوں نہ ہو جو سپورٹ بھی کرے گا۔ فجر نے کہا

Posted On Kitab Nagri

کیا گارنٹی ہے وہ اپنی بات پہ قائم رہے گا۔

قائم رہے گا تم پریشان مت ہو اور لائٹ آف کر کے سو جاؤ۔ فجر مزید بحث سے بچنے کے لیے کروٹ بدل گی عیشا بس اُس کی پشت کو دیکھتی رہی۔



دو دن بعد!

فجر نے فائزہ بیگم سے بات کر دی تھی جس سے وہ سوچ بیچار کے بعد راضی ہو گئی تھی اور مستقیم صاحب کو بھی راضی کر لیا تھا جس سے دوسرے دن ارسم اپنی سوتیلی ماں کے ہمراہ رشتہ لینے آگیا تھا ارسم کی فیملی میں بس اُس کی سوتیلی ماں اور اُس کے بچے تھے باپ کا انتقال بچپن میں ہی ہو گیا تھا۔

فجر صحن میں مشین میں کپڑے ڈال رہی تھی جب دروازے پہ دستک ہوئی وہ ڈوپٹہ سر پہ لیتی دروازے کے پاس آئی اُس نے دروازہ کھولا تو گرے کلر کی شرٹ کے ساتھ جینز پیٹ پہنے ارسم کھڑا تھا اُس کے پیچھے دولٹر کے اور بھی کھڑے تھے۔

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم۔ فجر اپنا ڈوپٹہ سہی کرتی سلام کرنے لگی۔

وعلیکم اسلام یہ لو۔ ارسم نے سلام کے بعد ایک انویپ اُس کی طرف بڑھایا

کیا ہے یہ؟ فجر نے ایک نظر انویپ پہ ڈال کر پوچھا۔

کالج فارم ہے نیکسٹ منتھ ایمان کے کلاس سٹارٹ ہے۔ ارسم نے بتایا تو فجر کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی۔

Posted On Kitab Nagri

شکریہ۔ فجر نے انویپ دے تھام کر کہا

شکریہ کی کوئی بات نہیں یہ کچھ بیگز ہیں جس میں یونیفارم وغیرہ کا سامان اور ایمان کی ضرورت کی چیزیں ہیں اور اس شاپرز میں تین سیل فونز ہیں ایک تمہارا میں بات کیا کروں گا تم سے دوسرا ایمان کے لیے اُس کو ضرورت پڑے گی پڑھائی کے لیے تیسرا عیشا کے لیے اگر تم دونوں کو دیتا تو سالی صاحب ناراض ہو جاتی۔ ارسم نے مسکرا کر بتایا

ان سب کی ضرورت نہیں تھی ایمان کا ایڈمیشن ہو جائے یہی بہت تھا۔ فجر نے سنجیدگی سے کہا اب جب زمینداری لی ہے تو اُس کو پوری طریقے سے کروں گا میں کام کے سلسلے میں آؤٹ آف کنٹری جارہا ہوں واپس آکر شادی کے معاملات طے ہو گے تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں؟ بات کرتے کرتے ارسم نے اُس سے پوچھا جس پہ فجر نے بس نفی میں سر ہلانے پہ اکتفا کیا۔

ٹھیک ہے میں چلتا ہوں یہی دینے آیا تھا تاکہ تمہیں یہ شک نہ ہو مگر نہ جاؤں۔ ارسم نے کہا میں آپ کو چائے کا ضرور کہتی پر عیشا اور اماں پڑوس میں گی ہے ایمان بھی باہر ہے۔ فجر نے کچھ شرمندگی سے کہا کیونکہ اُس کو اب احساس ہوا تھا ارسم بہت دیر سے دروازے کے پار کھڑا ہے۔

نومینشن اگلی بار چائے پی لیں گے۔ ارسم نے مسکرا کر کہا فجر کے اندر ساری خلش نکل گی تھی اُس کو اپنے فیصلے پہ کوئی افسوس نہیں تھا۔



حال!

Posted On Kitab Nagri

وَرید شاہ شازل شاہ کو لیکر حویلی جب پہنچا تو رات کا وقت تھا اُس نے فون پہ اطلاع دے ڈالی تھی سب کو شازل کو ساتھ لانے کی اِس لیے وہ شازل کو اُس کے کمرے میں چھوڑتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا پر ایک خیال کے تحت اُس نے حریم سے ملنے کا سوچا تھا پر جب گھڑی میں وقت دیکھا تو رات کے دو بج رہے تھے ابھی ملنے کا ارادہ ملتوی کرتا وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا یہ سوچ کر کے اُس کی چیزیں صبح کے وقت دے گا۔

نیا دن شروع ہوا تو سب مرد ڈائیننگ ہال میں موجود تھے شاہ حویلی میں پہلے مرد ایک ساتھ کھانا کھاتے اُس کے بعد عورتیں اب بھی سب ناشتے کی ٹیبل پہ موجود تھے دُریدا اور شازل ایک ساتھ وہاں آکر سلام کرنے لگے۔

اسلام علیکم! دُرید اور شازل نے ایک آواز میں کہا
وعلیکم اسلام اس بار بہت دیر چکر لگایا ہے شازل تم نے۔ ارباز شاہ سلام کے بعد بولے
جی بس ایسے ہی۔ شازل نے گول مٹول جواب دیا

سربراہی کرسی پہ بیٹھے شہباز شاہ کی نظریں اپنے سائیڈ پہ موجود خالی کرسی پہ تھی
بابا سائیں آپ کی طبیعت ٹھیک ہے؟ شازل نے شہباز شاہ کو خاموش دیکھا تو کہا

Posted On Kitab Nagri

الحمد للہ میں ٹھیک ہوں۔ شہباز شاہ نے جواب دیا تو شازل نے سب پہ ایک نظر ڈالی جہاں اُس کی ماں اور تائیاں اپنا چہرہ ڈھانپ کر ناشتہ سرو کر رہی تھی۔

آر و کہاں ہیں؟ شازل کے سوال پہ سب چونک کر اُس کو دیکھنے لگے۔

ایسا کیوں دیکھ رہے ہیں وہ ہمارے ساتھ ناشتہ کرتی ہے نہ تو پھر۔ شازل شاہ نے سب کی نظریں خود پہ محسوس کی تو کہا

بھول گئے ہو شاید اب آروش بڑی ہو گئی ہے اس لیے وہ ہمارے ساتھ ناشتہ نہیں کرتی۔ دلدار شاہ نے بامشکل اپنے لہجہ نارمل کیے بتایا

مجھے یاد ہے پر وہ بابا سائیں کو کھانا سرو کرتی ہے اس لیے پوچھا۔ شازل نے سنجیدگی سے کہا اب نہیں کرتی تم اپنا ناشتہ کرو۔ اب کی دیدار شاہ نے چڑ کر کہا تو شازل نے اپنے باپ پہ نظر ڈالی جنہوں نے اپنا ناشتہ شروع کر دیا تھا۔

شازل جلدی سے اپنا ناشتہ ختم کرتا وہاں سے اٹھتا آروش کے کمرے کی طرف بڑھا

لالہ آپ کب آئے۔ آروش نے شازل کو اپنے کمرے میں دیکھا تو ڈوپٹہ ٹھیک کرتی اُس سے مل کر بولی رات کو آگیا تھا تم کیوں ابھی تک کمرے میں ہو باہر چلو میں تو یہاں سالوں بعد آتا ہوں تو زہ خیال کرو اپنے لالہ کا۔ شازل اُس کے سر پہ چپٹ لگا کر بولا تو وہ مسکرائی پر آنکھوں نے اُس کی مسکراہٹ کا ساتھ نہیں دیا

Posted On Kitab Nagri

میں آتی ہوں۔ آروش نے بس یہ کہا
ساتھ چلو اپنے لالہ کے۔ شازل اُس کا ہاتھ پکڑ کر باہر کی طرف بڑھا تو آروش اُس کے ساتھ ہمقدم
ہوئی۔

اماں سائیں حریم کہاں ہیں؟ دُرید نے کافی دیر تک حریم کو نہیں دیکھا تو کلثوم بیگم سے پوچھا
کل رات سے بخار ہے اُسے آرام کر رہی ہے۔ کلثوم بیگم کی بات پہ وہ بے چین ہوا
آپ نے دوائی دی اُس کو۔ دُرید نے پوچھا
بلکل بیٹا رات میں اُسی کے کمرے میں تھی۔ کلثوم بیگم نے کہا تو اُس نے سر ہلایا
میں دیکھ آتا ہوں ایک مرتبہ۔ دُرید کھڑا ہوا
دُرید حریم اب چھوٹی بچی نہیں تمہارا اُس کے کمرے میں جانا مناسب نہیں تھوڑی دیر تک بخار اتر جائے
گا تو آجائے گی نیچے۔ کلثوم بیگم کی بات پہ دُرید شاہ نے اپنے ہونٹ بھینچ لیے
اماں سائیں آپ جانتی ہیں میں نے حریم کو کسی بچے کی طرح پالا ہے پھر آپ
دُرید اتنا کہتا خاموش ہو گیا اُس کو اپنی ماں کی بات سن کر افسوس ہوا تھا
جانتی ہوں حریم تمہارے کلوز رہی ہے تم نے بڑا بن کر اُس کو سنبھالہ پر ہے تو وہ تمہاری پھوپھو زاد حویلی
میں کسی کو پتا چلا تو اعتراض کرے گے۔ کلثوم بیگم نے رسائیت سے کہا تو دُرید اب کی کچھ نہیں بولا
شازل اور آروش نیچے آئے تو خاموشی کا راج تھا۔

Posted On Kitab Nagri

یہ سب کو ہو کیا گیا ہے اتنی خاموشی کیوں ہے حویلی میں۔ شازل تعجب سے آروش سے بولا جس نے کندھے اُچکا دیئے۔

بی بی سائیں

بی بی سائیں

غضب ہو گیا ذین سالک نے دلدار شاہ کا قتل کر دیا۔

وہ آپس میں بات کر رہے تھے جب اُن کی خاص ملازمہ بین کرتی حویلی میں داخل ہوئی کلثوم بیگم کا ہاتھ بے ساختہ اپنے سینے پہ پڑا تھا

واٹ ریش ابھی لالا یہاں تھے ہمارے ساتھ۔ شازل پہلے تو اُس کی بات پہ سکتے میں آگیا پھر سنبھل کر سخت ترین لہجے میں گویا ہوا

دُرید خاموش یہ کیوں کر رہے ہو دیکھ آؤ خبر جھوٹی ہو شاید۔ کلثوم بیگم ساکت سی دُرید سے بولی جو ملازمہ کی بات سنتے ہی اپنی پستول میں گولیاں بھر رہا تھا آنکھیں آگ اُگلنے کو تیار تھی۔

وہ تو ہم دیکھ آتے ہیں ورنہ اُس حویلی کا ہر فرد میرے ہاتھوں قتل ہو گا آپ بس تائی جان اور بھابھی ماں کو سنبھالیں۔ دُرید سپاٹ لہجے میں کہتا شازل کو اشارہ سے اپنے ساتھ آنے کا کہا جس پہ وہ سر کو جنبش دیتا اُس کے پیچھے چلنے لگا

Posted On Kitab Nagri

آروش دعا کرو دلِ دلِ شاہ ٹھیک ہو۔ کلثوم بیگم بنا آروش کے تاثرات نوٹ کرتی پریشان لہجے میں اُس سے بولی

اماں سائیں پریشان نہ ہو موت تو برحق ہے یہ تو آنی ہے۔ آروش کی سرسراتی آواز پہ کلثوم بیگم نے گردن موڑ کر اُس کو دیکھا جس کے تاثرات نارمل تھے کلثوم بیگم کو افسوس نے آگھیرا آروش اپنی بات کہہ کر سیڑھیوں کی جانب بڑھنے لگی تو کلثوم بیگم نے اُس سے کہا

چھ سال ہو گئے ہیں آروش اپنا دل صاف کیوں نہیں کر لیتی بھول کیوں نہیں جاتی سب کچھ خدا نخواستہ اگر بات سچ ہوئی تو۔

میں آروش شاہ ہوں اماں سائیں دل میں بغض رکھ کر چہرے پہ جھوٹی مسکراہٹ جھوٹی ہمدردی نہیں سجا سکتی جو دل میں ہو گا اُس کا اظہار بھی میں ڈنکے کی چوٹ پہ کروں گی۔ آروش مضبوط لہجے میں کہہ کر رُکی نہیں تھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کیسا ہے میرا بیٹا۔ یمان مستقیم دلاور خان کے گھر آیا تو مسز دلاور خان جن کا نام زوبیہ تھا وہ گرم جوشی سے یمان سے مل کر بولی

میں ٹھیک آپ کیسی ہیں۔ یمان اُن کا ماتھا عقیدت سے چومتا بولا

میں ٹھیک اور تم آئے ہو تو اور بھی زیادہ ٹھیک۔ زوبیہ بیگم مسرت بھرے لہجے میں گویا ہوئی
میں تو ابھی فری ہوں تو یہی رہوں گا۔ یمان اُن کو اپنے ساتھ لگائے لاؤنج کی طرف لایا

Posted On Kitab Nagri

سچی میرا تو دل خوش ہو گیا جان کر۔ زوبیہ بیگم مسکرا کر بولی
کیسے ہو بر خودار۔ دلاور خان بھی لاؤنج میں آتے ایمان سے بولے جن کو دیکھ کر ایمان احتراماً کھڑا ہو گیا
تھا۔

الحمد للہ آپ بتائے۔ ایمان نے پوچھا تو انہوں نے اپنی طرف انگلی کر کے فٹ اور فائیٹ ہونے کا اشارہ
دیا۔

میں نے تمہارا نیوں سانگ سنا کیا ضرورت تھی اتنا تیار ہونے کی خواہ مخواہ نظر لگ جائے گی پہلے ہی اتنے
ماشا للہ سے پیارے ہو۔ زوبیہ بیگم خفگی بھرے لہجے میں گویا ہوئی تو ایمان نے دلاور خان کو دیکھا
تیار کہاں ہوا تھا نارمل تھا میں تو۔ ایمان نے جواب کہا

میں بھی یہی کہہ رہا تھا بس کیمرہ کا کمال ہے پر میری سنتی کہاں ہیں بیگم۔ دلاور خان مزاحیہ لہجے میں
بولے تو زوبیہ بیگم نے اُن کو گھورا

آپ تو پھر کیمرے میں اتنے پیارے نہیں لگے۔ زوبیہ بیگم کی بات پہ وہ گڑ بڑا سے گئے

آپ کو قدر نہیں ورنہ ایک زمانے میں لڑکیوں کی لائینیں لگی ہوئی تھی لائینیں۔ دلاور خان شوخ ہوئے
ایمان ہونٹوں پہ ٹھوڑی ٹکائے خاموش نظروں سے اُن کی نوک جھونک دیکھ رہا تھا

اچھا

Posted On Kitab Nagri

میں فریش ہو کر آتا ہوں۔ یمان اُٹھ کر اُن دونوں سے بولا جس سے زوبیہ بیگم کی بات سچ میں رہ گئی دلاور خان نے اُس کو جاتا دیکھا تو ٹھنڈی سانس خارج کی زوبیہ بیگم نے بھی افسردہ نظروں سے اُس کی پشت کو دیکھا

یمان میں تبدیلی نہیں آئی ہم نے کوشش کی پر اُس کے چہرے پہ ہلکی مسکراہٹ کا شبہ بھی نہیں تھا۔ زوبیہ بیگم مایوسی سے گویا ہوئی

ٹھیک ہو جائے گا پریشان کیوں ہوتی ہیں۔ دلاور خان نے اُن سے زیادہ خود کو تسلی دی۔

جینے بھی دے دُنیا ہمیں

الزام نہ لگا۔۔۔۔۔

ایک بار تو کرتے ہیں سب

کوئی۔۔۔۔ حسین خطا۔۔۔۔

ورنہ کوئی کیسے بھلا

چاہے کسی کو بے پناہ

اے زندگی۔۔۔۔۔

تو ہی بتا کیوں عشق ہے

گمان۔۔۔۔۔



www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

جینے بھی دے دُنیا ہمیں

الزام نہ لگا۔۔۔۔۔

ایک بار تو کرتے ہیں سب

کوئی۔۔۔۔۔ حسین خطا۔۔۔

ورنہ کوئی کیسے بھلا

چاہے کسی کو بے پناہ

اے زندگی۔۔۔۔۔

تو ہی بتا کیوں عشق ہے

گمان۔۔۔۔۔



www.kitabnagri.com

یمان آنکھیں بند کیے اپنا گٹار ہاتھ میں پکڑے گانا گانے میں مصروف تھا دلاور خان نے اُس کے کمرے سے آواز سنی تو آہستہ سے کمرے میں داخل ہو کر یمان کو دیکھنے لگے جس کا چہرہ ہمیشہ بے تاثر ہوا کرتا تھا پر اب چہرے پہ ہلکی خوبصورت مسکراہٹ تھی وہ سمجھ گئے تھے اُس کے چہرے پہ سچی مسکراہٹ کی وجہ

Posted On Kitab Nagri

خود سے ہی کر کے گفتگو
کوئی کیسے جیے
عشق تو لازمی سا ہے
زندگی کے لیے



خود سے ہی کر کے گفتگو
کوئی کیسے جیے
عشق تو لازمی سا ہے
زندگی کے لیے
دل کیا کریں دل کو اگر
اچھا لگے کوئی جھوٹا سہی
دل کو مگر سچا لگے کوئی

جینے بھی دے دُنیا ہمیں
الزام نہ لگا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ایک بار تو کرتے ہیں سب
کوئی۔۔۔۔ حسین خطا۔۔۔
ورنہ کوئی کیسے بھلا
چاہے کسی کو بے پناہ
اے زندگی۔۔۔۔۔
تو ہی بتا کیوں عشق ہے
گمان۔۔۔۔۔

یمان کو اپنے کمرے میں کسی کی موجودگی محسوس ہو چکی تھی پر وہ بے نیاز بیٹھتا اپنے کام میں لگا رہا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

دل کو بھی اڑنے کے لیے۔۔۔۔
آسماں چاہیے۔۔۔۔۔
کھلتی ہو جن میں کھڑکیاں۔۔
وہ مقام چاہیے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

دل کو بھی اُڑنے کے لیے۔۔۔۔

آسماں چاہیے۔۔۔۔۔

کھلتی ہو جن میں کھڑکیاں۔۔

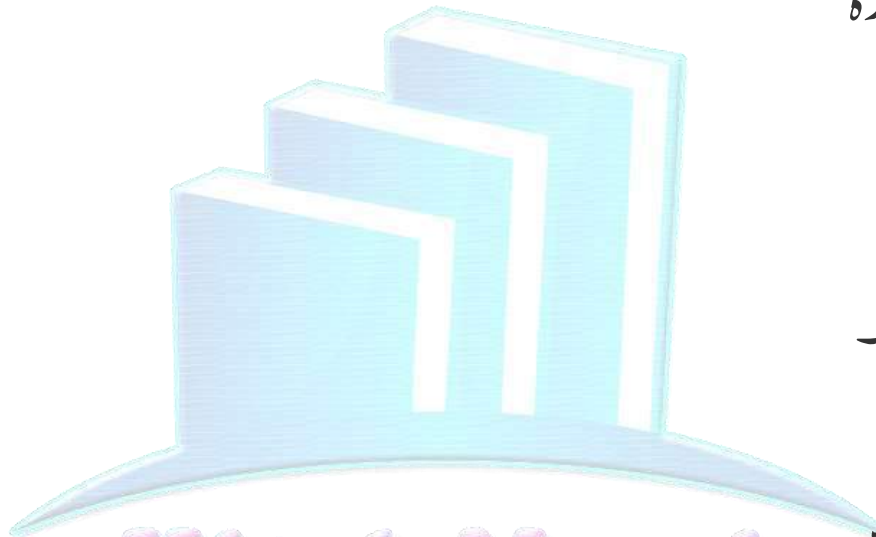
وہ مقال چاہیے۔۔۔

دروازے سے نکلے ذرہ

باہر کورہ گنہر

ہر موڑ پہ جو ساتھ ہو

ایسا ہو۔۔۔۔ ہمسفر۔۔



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

جینے بھی دے دُنیا ہمیں

الزام نہ لگا۔۔۔۔۔

ایک بار تو کرتے ہیں سب

کوئی۔۔۔۔ حسین خطا۔۔

ورنہ کوئی کیسے بھلا

چاہے کسی کو بے پناہ

Posted On Kitab Nagri

اے زندگی۔۔۔۔۔

تو ہی بتا کیوں عشق ہے

گمان۔۔۔۔۔

گانا ختم ہونے کے بعد بھی یمان آنکھیں بند کیے بیٹھا رہا تو دلاور خان نے اُٹھ کر اُس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا جس پہ یمان نے اپنی آنکھیں کھول کر اُن کی جانب دیکھا یمان کی سرخ ہوتی آنکھوں کو دیکھ کر دلاور خان اپنے ہونٹ بھیچ کر رہ گئے۔

آج کی تاریخ میں مینے اُن کو پہلی بار دیکھا تھا۔ یمان اُن کی جانب دیکھتا سنجیدگی سے بولا تو دلاور خان اُس کے سامنے بیٹھ کر اُس کا چہرہ تنکے لگا جس کے چہرے پہ اُس کے ذکر پہ عجیب سا سکون تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ماضی!۔

آج یمان کا کالج میں پہلا دن تھا وہ کالج گیٹ کے پاس کھڑا اپنے بیگ سے کچھ تلاش کر رہا تھا جب اُس کی نظر کالج گیٹ پہ رکتی گاڑی پہ پڑی پہلے تو سرسری نظر ڈالنی چاہی پر گاڑی سے عبائے میں ملبوس لڑکی کو دیکھا تو اپنی نظریں نہیں ہٹائی چہرہ بھی حجاب میں چھپا ہوا تھا ساتھ میں ہاتھوں میں دستانے پہنے ہوئے تھے ہاتھ میں چند کتابیں پکڑے وہ نظریں جھکائے اندر کی طرف بڑھ رہی تھی جیسے ہی وہ یمان کے

Posted On Kitab Nagri

قریب سے گزرنے لگی تو یمان نے بے اختیار اپنی نظریں نیچے کر لی اُس سب سے بے نیاز وہ جو کوئی بھی تھی اپنے ڈپارٹمنٹ کی طرف بڑھ گئی

تجھے کیا ہو گیا تھا یمان۔ اُس کے جانے کے بعد یمان نے اپنے سر پہ چپت لگا کر بڑبڑایا اُس کو اپنی بے اختیاری پہ جی بھر کر شرمندگی محسوس ہو رہی تھی اُنہیں سوچوں میں گم ہوتا جیسے ہی اپنی کلاس میں داخل ہوا نظریں سامنے بیٹھے اسٹوڈنٹس کے بجائے لاسٹ سیٹ پہ بیٹھی لڑکی پہ پڑی جو ابھی ویسے ہی بیٹھی تھی اُس کو دیکھ کر اب کی یمان نے جھٹ سے چہرہ دوسری طرف کر کے آنکھوں کو میچا

یا اللہ یہ تو یہاں بھی ہیں۔ یمان اُپر کی طرف دیکھ کر بولا پھر گہری سانس بھرتا پوری کلاس میں نظریں ڈورتا پہلی سیٹ کو چھوڑ کر اُس کو بھی جانے کیا سوچھی جو لاسٹ پہ بیٹھ گیا اور ایک چور نظر دوسری طرف ڈالی جہاں وہ سب سے لا تعلق رجسٹر پہ جانے کیا لکھ رہی تھی۔

کیا ان کو گرمی نہیں ہو رہی۔ اُس کو دیکھ کر یمان کے دماغ میں پہلا یہی خیال آیا۔

شاید نہیں ہو رہی تبھی تو عبائے کے ساتھ ساتھ دستانے پھر حجاب اف ف اللہ کیا لڑکی ہے۔ یمان اپنی بات پہ جھر جھری لیتا سامنے بورڈ پہ نظریں جمادی کچھ منٹس بعد ٹیچر داخل ہوئی تو سب نے اُن کو سلام کیا۔

و علیکم اسلام جیسے کے آج سب کا پہلا دن ہے تو سب باری باری اپنا انٹریڈیوس کروائے میں بھی کرواتی ہوں میرا نام فضا ہے اور آپ سب کی کلاس ٹیچر ہوں۔ اُن کی ٹیچر فضا نے مسکرا کر کہا تو سب باری باری

اپنا تعارف کروانے لگے

Posted On Kitab Nagri

میرا نام فروا ہے اور میں پنڈی میں رہتی ہوں
میرا نام دلنشین ہے اور میں کراچی کی ہی ہوں
میرا نام کاشف

سب نے باری باری اپنا تعارف کروایا تو اُن کی ٹیچر نے یمان کی طرف دیکھا جو جانے کن سوچو میں گم
ہو گیا تھا ٹیچر کی آواز پہ ہوش میں آتا اُٹھ کھڑا ہوا

میرا نام یمان مستقیم ہے۔ یمان پوری کلاس میں نظر ڈورتا بس یہ بول کر واپس اپنی جگہ پہ بیٹھ گیا۔

نائیس۔ ٹیچر اتنا کہتی اُس سے پہلے عبائے والی لڑکی کو مخاطب کرتی وہ خود اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی

میرا نام سیدہ آروش شاہ ہے میں گاؤں میں رہتی ہوں جب کی یہاں پڑھائی کے سلسلے میں آئی ہوں اور

میں اپنے خاندان اور گاؤں کی پہلی سید زادی ہوں جو کالج میں پڑھنے کے لیے آئی ہے شہر۔ اُس کی آواز

میں بہت کشش اور لہجے میں فخر تھا جس پہ آروش کی آواز پہ سب کی توجہ اُس کی جانب ہو گئی تھی جو سب

کی نظروں کو نظر انداز کیے پُر اعتماد کھڑی تھی جب کی اُس کی آواز سن کر یمان کو اپنے دل کی دھڑکن بے

ترتیب ہوتی محسوس ہوئی پر اس بار اُس نے اُس کی طرف دیکھنے کی غلطی نہیں کی تھی۔

ماشاء اللہ گوڈ بلیس یو آپ بیٹھ جائے۔ ٹیچر فیضانے ستائش نظروں سے اُس کو دیکھ کہا تو وہ واپس اپنی جگہ پہ

بیٹھ گئی

Posted On Kitab Nagri

یمان کلاس میں سارا وقت کھویا ہی رہا تھا ساری کلاس ختم ہوئی تو سب اسٹوڈنٹس کلاس سے نکلتے چلے گئے یمان نے اپنی کتابیں بیگ میں ڈالی تو نظر پھر آروش پہ پڑی جو کلاس خالی ہونے کے بعد بھی اکیلی بیٹھی تھی یمان ایک نظر اُس کو دیکھتا کلاس سے باہر چلا گیا۔

.....

یمان گھر واپس آیا تو سیدھا اپنے کمرے میں جا کر لیٹ گیا اُس کے آنے کا جان کر فائزہ بیگم نے کھانے کا پوچھا تو اُس نے بھوک نہیں ہے کا کہہ کر ٹال دیا پھر بنا کالج یونیفارم چینج کیے سو گیا تھا فجر جب اُس سے ملنے آئی تو سوتا دیکھا تو گہری سانس لی اُس کے پاؤں سے شوز نکال کر کمرے کی لائٹ آف کر کے وہ دوبارہ باہر چلی گئی۔

کیا ہوا۔ عیشا نے فجر کو اکیلا باہر آتا دیکھا تو پوچھا

یمان سو گیا ہے شاید تھک گیا ہو۔ فجر نے بتایا

پہلا دن تھا نہ تبھی۔ عیشا نے کہا

ہممم کھانا بھی نہیں کھایا کالج میں بھی کچھ کھایا ہو گا یا نہیں۔ فجر کے لہجے میں فکر مندی تھی۔

کھایا ہو گا فکر نہیں کرو۔

ہممم میں کچن میں رکھے برتن دھو لوں۔ فجر جواب دیتی اُٹھ کر چلی گئی۔

Posted On Kitab Nagri

شام کے وقت یمان کی آنکھ کھلی تو اپنے حلیے پہ نظر ڈالتا فریش ہونے کے لیے چلا گیا فریش ہو کر باہر آیا تو اپنی ماں اور بہنوں کو صحن میں رکھی چار پائی پہ بیٹھا پایا جو چائے سے لطف اندروز ہو رہی تھی۔

اسلام علیکم۔ یمان نے سلام کیا

و علیکم اسلام میرے بھائی آج کیا زیادہ پڑھ لیا۔ عیشا نے سلام کے بعد شیر لہجے میں استفسار کیا تو یمان بالوں میں ہاتھ پھیرتا رہ گیا

ایسا ہی سمجھ لیں۔ یمان فائزہ بیگم کے پاس آکر بیٹھا

کھانا لاؤں۔ فجر نے پوچھا

نہیں۔ یمان نے یکلفظی جواب دیا۔ فجر کو یمان ٹھیک نہیں لگا

سر میں درد ہے کوئی ٹیبلیٹ دیں دے۔ یمان کچھ دیر بعد بولا تو فجر سر ہلاتی اٹھ کھڑی ہوئی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

حال!

بھول جاؤ۔ دلاور خان کی آواز پہ یمان سوچو کے بھنور سے باہر نکلا

آپ یہاں آئے کوئی کام تھا۔ یمان نے اُن کی بات جیسے سنی ہی نہیں۔

تمہاری آواز سنی تو آگیا سوچا لائیو تمہارا سونگ سن لیا جائے۔ اُس کو بات بدلتا دیکھا تو دلاور خان نے بھی

بات کو طویل نہ دی۔

Posted On Kitab Nagri

موم کہاں ہیں۔ ایمان نے پوچھا
کچن میں ہوگی تمہارے لیے کھانا بنوا رہی ہے اپنی نگرانی میں۔ دلاور خان نے مسکرا کر بتایا



وہ ہم سفر تھا مگر اس سے ہم نوائی نہ تھی
کہ دھوپ چھاؤں کا عالم رہا جدائی نہ تھی

عداوتیں تھیں، تغافل تھا، رنجشیں تھیں مگر
بچھڑنے والے میں سب کچھ تھا، بے وفائی نہ تھی



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

بچھڑتے وقت ان آنکھوں میں تھی ہماری غزل
غزل بھی وہ جو کسی کو ابھی سنائی نہ تھی

ماہی ہر بات سے لاعلم اپنے کمرے میں گانا سننے میں مگن تھی جب آمنہ ہڑبڑائی سے اُس کے کمرے میں
آئی جس سے ماہی نے چونک کر اُس کی حالت کو دیکھا
کیا ہو گیا ہے گھوڑے پہ کیوں سوار ہو؟ ماہی نے تعجب سے پوچھا

Posted On Kitab Nagri

ماہی۔

آمنہ اتنا کہتی اپنی سانس ہموار کرنے لگی۔

پریشان کر رہی ہو اب تم مجھے۔ ماہی نے کوفت سے کہا

ماہی ذہن نے قتل کر دیا۔ آمنہ کی بات سن کر ماہی پھٹی پھٹی نظروں سے آمنہ کو دیکھنے لگی جس کی رنگت اڑی ہوئی تھی۔

یہ۔۔ کیا۔۔ بے ہودہ مذاق ہے۔ ماہی کو اپنی آواز کھائی سے آتی محسوس ہوئی

تم باہر چلو۔ آمنہ اُس کا ہاتھ پکڑ کر باہر لائی جہاں ماتم کا سماں تھا سب عورتیں پریشانی سے یہاں وہاں چکر لگا رہی تھی۔

ذین شاہ خاندان سے بیٹے کا قتل کیسے کر سکتا ہے وہ کب سے اتنا جذباتی ہو گیا ہم نے کہا تھا دور رہے اس معاملے سے۔ حشمت صاحب پریشانی اور غصے کے ملے جلے تاثرات سے بولے

اللہ سو مینا خیر بس۔ ستارہ بیگم آمنہ اور ماہی پہ نظر ڈال کر پریشانی سے بولی اُن کی نظروں کا مطلب جان کر وہ دونوں لرز اُٹھی

ان دونوں کو گاؤں سے باہر بھیجو۔ بختاور بیگم نے کہا

کیوں۔ حشمت صاحب نے گھورتے پوچھا

Posted On Kitab Nagri

کیونکہ آپ جانتے ہیں خون کے بدلے خون یا خون بہا میں ونی میں ہماری سیٹیاں جائے گی ماہی ذین کی بہن ہے تو آمنہ منگ۔ بختاور بیگم کی بات پہ ماہی گرتے گرتے بچی اُس کو اپنی سماعتوں پہ یقین نہیں آرہا تھا یہ اچانک کیا ہو گیا تھا وہ جو پہلے شوق سے ونی بیس ناؤ لڑ پڑھا کرتی تھی پر اب جب ایسے ہی اپنی ماں سے بات سنی تو اُس کا دل کیا کہیں جا کر چھپ جائے جہاں کوئی اُس کو تلاش نہیں کر پائے۔

ایسا ہر گز نہیں ہو گا اچھا اچھا بولوں۔ حشمت صاحب افسردگی سے بولے
لالا ہیں کہاں۔ ماہی نے گھٹی گھٹی آواز میں پوچھا تو آمنہ کی نظر داخلی دروازے پہ آتے ذین پہ پڑی جس کی بوسکی کلر کی قمیض خون میں نہائی ہوئی تھی
یہ کیا کر دیا بد بخت۔ حشمت صاحب اُس پہ گرجے
میں نے کچھ نہیں کیا بابا جان۔ ذین عجیب لہجے میں کہتا اپنے ہاتھوں کو دیکھنے لگا ماہی سے مزید سب کچھ دیکھا نہیں گیا تو اپنے کمرے کی طرف بھاگ گئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

پورا گاؤں حویلی میں موجود تھا اُن کے دُکھ میں شریک ہونے کے لیے دلدار شاہ کی لاش جیسے ہی حویلی میں داخل ہوئی تو شبانابے ہوش ہو گئی تھی اُس کی ماں فردوس بیگم نے اپنا سینا پیٹ ڈالا تھا ساری عورتیں اُن کو حوصلہ دینے میں لگی ہوئی تھی دوسری طرف لڑکیاں قرآن پاک پڑھنے میں مصروف تھی جن میں سفید شلوار قمیض کے ساتھ کالے رنگ کی شال پہنے آروش بھی شامل تھی جس کی آنکھ سے ایک

Posted On Kitab Nagri

آنسو تک نہیں بہا تھا حریم کچھ دوری پہ بیٹھی سیپارہ پڑھ رہی تھی رو رو کر اُس کی آنکھیں سو جھ چکی تھی نور اور ناز لین کا حال بھی کچھ سہی نہیں تھا۔

تائی جان یوں ماتم نہ کریں اللہ کی امانت تھی اللہ نے واپس لیں لی یوں ماتم کرنے سے آپ بس اللہ کو ناراض اور اپنے بیٹے کی روح کو تکلیف دے رہی ہیں۔ آروش نے فردوس بیگم کو اپنا سینا پیٹتے دیکھا تو سیپارہ پورا کر اپنی جگہ سے اُٹھ کر اُن کو دیکھ کر بولی

آروش تم شبانا کو جا کر دیکھو۔ کلثوم بیگم نے کہا تو وہ سر ہلاتی وہاں سے اُٹھ گئی۔

کیوں آئی ہو تم یہاں۔ آروش جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی شبانا اُس پہ چیخی

پورا گاؤں یہاں جمع اس لیے اپنے لہجے پہ قابو پاؤں۔ آروش سپاٹ لہجے میں بول کر الماری سے اُس کے لیے اجرک نکالنے لگی

تمہارے چہرے پہ کوئی غم کیوں نہیں آروش دودھ شریک ہی سہی بھائی تھا تمہارا ظالموں نے اُس کے سینے پہ گولیاں چلائی منہ میں بھی دماغ پہ بھی جس سے میرا دلدار مجھے چھوڑ کر چلا گیا۔ شبانا اتنا کہتی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی جب کی حرکت کرتے آروش کے ہاتھ تھم سے گئے تھے۔

وہ کمینہ میرے ہاتھ آجائے اپنی پستول کی ساری گولیاں اُس پہ ختم کروں گا پہلے اُس کے دماغ پہ گولی برساؤں گا جس سے اُس نے ہمارے خاندان کی عزت کو سوچا اُس کے بعد منہ میں گولیاں برساؤں گا

Posted On Kitab Nagri

جس سے بڑا عشق معشوقی کا اظہار کر رہا تھا پھر سینے میں جہاں اُس نے ایک سید زادی کے لیے جذبات رکھے۔

غرور سے بھرا لہجہ یاد آیا تو آروش کے چہرے پہ تلخ مسکراہٹ آئی۔
بیشک انسان بھول جاتا ہے پر اللہ نہیں بھولتا۔ آروش بڑ بڑاتی شبانا کے پاس آئی
باہر چلیں آخری دیدار کر لیں نمازِے جنازہ کا وقت ہونے والا ہے۔ آروش اجرک سے اُس کا وجود
ڈھانپتی بولی پھر جانے لگی جب شبانا نے اُس کی کلائی کو دبوچا
تم نے بددعا دی تھی نہ۔ شبانا کا لہجہ کٹیلا تھا آروش استہزایہ انداز میں مسکرائی
ایک بوڑھی ماں کے دل سے آہ نکلی ہوگی جب اُس کا کم عمر بیٹا اغوہ ہو گیا ہو گا یہ بات جان کر اُن کے
دلوں میں بھی قیامت برپا ہوگی ہوگی اور آپ تو جانتی ہیں ماں کی دعا اور بددعا عرش کو ہلانے تک کی
طاقت رکھتی ہے۔ آروش پتھراے لہجے میں گویا ہوئی تو شبانا کی آنکھوں سے بہتے آنسو ایک پل کو رکے
تھے۔



رات کا وقت تھا آمنہ ماہی کے کمرے میں آئی جو سر گھٹنوں پہ رکھے سوچو میں گم تھی۔
دو دن بعد جرگہ بیٹھایا جائے گا دعا کرنا سب ٹھیک ہو۔ آمنہ اُس کے پاس بیٹھتی بولی
اباجان کبھی لالا کی جان داؤ پہ نہیں لگائے گے۔ ماہی کھوئے ہوئے لہجے میں بولی

Posted On Kitab Nagri

جانتی ہوں ز مینے ابا جان اُن کے نام کروانے کے لیے تیار ہیں کیا پتا وہ ونی کا خون بہا کی شرط نہ رکھے۔ آمنہ اُمید بھرے لہجے میں بولی

تمہیں لگتا ہے شاہ خاندان کو ز مینوں کی پرواہ ہے یا ضرورت اُن کے خاندان کا فرد قتل کیا گیا ہے وہ شانت نہیں بیٹھے گے۔ ماہی نے اُس کو حقیقت سے روشناس کروایا

ہم کیا کر سکتے ہیں ہو گا تو وہی جو شہبہ شاہ کا فیصلہ ہو گا۔ آمنہ نے گہری سانس لیکر کہا اُس کی اپنی بیٹی ہے پھر بھی کسی اور کی بیٹی کا اندازہ نہیں اُس کو۔ ماہی حقارت سے بولی

ماہی یہ وقت ایسی باتوں کا تو نہیں پر ایک بات بتاؤ تم آروش شاہ سے اتنا چڑتی کیوں ہو ہم تو اُس سے ملی بھی نہیں بس اُس کا ذکر سنا ہے جس میں لوگوں کے لہجے میں۔ رشک ہوتا تھا حسد نہیں گاؤں میں سب کہتے ہیں پوری حویلی میں ایک آروش شاہ ہے جو سب سے الگ سب سے مختلف منفرد اور نیک دل کی ہے پھر تم کیوں۔ آمنہ نے اپنے اندر پلتا سوال اُس کے سامنے کیا

مجھے اُس سے کوئی سروکار نہیں یا بس حویلی والوں سے چڑ ہے جو غلطی کسی کی بھی ہو سزا ہم لڑکیوں کو ملتی ہے ونی کی صورت میں ویسے تو اصولوں کے بڑے پکے ہیں وہ خاندان کے باہر شادی نہیں کرتے تو کیا اب غیر سید لڑکی کو اپنا بنائے گے؟ ماہی کے سوال پہ آمنہ دُکھ سے مسکرائی

Posted On Kitab Nagri

ونی میں آنے والی لڑکی کو کب اُس کا رتبہ ملا ہے کب اُس کو بیوی مانا گیا کب اُس کو انسان سمجھا گیا ہے اگر وہ ایسی کوئی خواہش کرے گے بھی تو باندھی بنائے گے جس کی حیثیت ملازماؤں جتنی بھی نہیں ہوگی۔ آمنہ کی سفاک بات پہ ماہی کا دل سہم سا گیا تھا

تم پریشان نہیں ہو ایسی بات ہوئی بھی تو میں قربانی دوں گی۔ آمنہ نے اُس کے چہرے پہ خوف دیکھا تو تسلی کروائی دروازے کے پار کھڑے ذین کے بخوبی یہ الفاظ سنے تھے پھر مرے مرے قدموں سے واپس لوٹ گیا



ماضی!

یمان کالج آیا تو نظریں لاشعوری طور پہ آروش کو تلاش کرنے لگی جو آج اُس کو نظر نہیں آئی وہ جانتا تھا اس وقت وہ کہاں ہوگی تبھی اپنا بیگ کلاس میں چھوڑتا لائبریری کی جانب آیا جہاں اُس کی سوچ کے مطابق آروش کسی کتاب کا مطالعہ کرنے میں مصروف تھی وہ آج براؤن کھلے عبائے میں تھی نقاب اور حجاب دستانے یہ تینوں چیزیں یمان کو بُری طرح اڑیکٹ کر رہی تھی یمان چلتا ہوں عین اُس کے سامنے والی جگہ پہ بیٹھ گیا جس سے وہ آسانی سے اُس کو دیکھ سکتا تھا آروش کی ایک عادت وہ جان گیا تھا وہ جہاں بھی بیٹھتی تھی اس پاس نظریں نہیں ڈورتی چاہے پھر کلاس ہو یا لائبریری ان دونوں جگہوں کے علاوہ یمان نے اُس کو کیفے یا گراؤنڈ وغیرہ میں نہیں دیکھا تھا وہ کافی محتاط رہتی تھی پر اُس کا دل شدت سے چاہ رہا تھا وہ اُس کی طرف دیکھے جو ناممکن سا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

یمان کلاس کا وقت ہو گیا ہے تم یہاں کیوں بیٹھے ہو ابھی تک۔ یمان کا کلاس فیلو عرفان جس سے اُس کی اچھی بات چیت ہوتی رہتی تھی وہ آکر اُس سے بولا عرفان کی بات پہ یمان کی نظریں اُس جگہ پہ پڑی جہاں آروش تھی پر اب وہ نہیں تھی۔

کیا وہ چلی گئی۔ یمان نے بے اختیار سوچا

یمان۔ عرفان نے اُس کے آگے ہاتھ لہرایا

سوری چلو۔ یمان اپنا سر جھٹک کر عرفان کے ساتھ کلاس میں داخل ہوا جہاں آروش پہلے ہی موجود تھی۔

عجیب جادو گرنی ہے۔ یمان اُس کو دیکھتا بڑبڑایا

تمہیں پتا ہے آج ٹیسٹ کی رزلٹ انا اُس ہوگی۔ عرفان نے یمان سے کہا

ہمم پتا ہے میں نے تو اپنی طرف سے بیسٹ دیا تھا۔ یمان اُس کی بات کے جواب میں بولا

سیدہ آروش شاہ کون ہے؟ اُن کی کلاس میں ایک لڑکی داخل ہوتی بولی تو یمان کی نظر ایک سیٹ چھوڑ کر

دوسری سیٹ پہ بیٹھی آروش پہ پڑی جو اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

جی میں ہوں۔ آروش نے بتایا

آپ سے کوئی ملنے آیا شاید آپ کے فادر ہیں وہ۔ لڑکی نے بتایا تو آروش سر ہلاتی کلاس سے باہر جانے لگی

اُس کے جانے کے بعد یمان کو اپنے اندر خالی پن کا احساس ہوا

Posted On Kitab Nagri

ویسے ان محترمہ کو داد دینی پڑے گی پورا ٹائیم ایک سیکنڈ کے لیے بھی نقاب نہیں اُتارتی حیرت کی بات تو یہ ہے ان کا حجاب اور نقاب خراب بھی نہیں ہوتا عجیب مغرور قسم کی لڑکی ہے کسی سے بات بھی نہیں کرتی چلو ہم لڑکے ہیں ہم سے پردہ پر لڑکیوں سے تو کر سکتی ہے تمہیں پتا ہے یمان کل ہماری کلاس فیلو نے دوستی کا ہاتھ بڑھایا تو جواب میں کہنے لگی آپ کو اگر ہیلپ چاہیے تو آجانا پر میں دوست نہیں بناتی۔ عرفان اپنی دھن میں یمان کو بتانے لگا جو غیر دماغی حالت میں سنتا رہا

میں آتا ہوں۔ یمان اتنا کہہ کر کلاس سے چلا گیا

ارے کہاں پروفیسر کے آنے کا وقت ہے۔ عرفان اُس کو آواز دیتا رہ گیا۔

یمان کلاس سے باہر آتا آروش کو تلاش کرنے لگا جو گراؤنڈ میں کسی شخص کے ساتھ کھڑی تھی جو کاٹن کے شلوار قمیض کے ساتھ کندھوں پہ شال ٹکائی ہوئی تھی اُن کی رو عبدالر شخصیت کو دیکھ کر یمان کو اندازہ ہو گیا آروش کا باپ ہو گا اور یہ بھی کہ وہ کسی بڑے خاندان سے ہو گی یہ خیال آتے ہی یمان نے اپنے ہونٹ بے دردی سے کچل ڈالے

www.kitabnagri.com

میں کیوں سوچ رہا ہوں اُن کے بارے میں اتنا۔ یمان خود ملامت کرتا کلاس کی طرف گیا جہاں پروفیسر نے کلاس لینا شروع کر دی تھی۔

سرے آئے کمنگ۔ یمان جانتا تھا جواب کیا ہو گا پر پھر بھی مروٹ پوچھا

Posted On Kitab Nagri

نوجن کو وقت کی قدر نہیں وہ میری کلاس اٹینڈ نہیں کر سکتا۔ پروفیسر کے صاف چٹ انکار پہ یمان اپنا سا منہ لیکر جیسے ہی پلٹا نظریں آروش کی شہد آنکھوں سے ٹکرائی یمان کا دل زور سے دھڑکا تھا آج پہلی بار اُس نے آروش کی آنکھوں میں دیکھا تھا اور یمان کا دل اُس کے ہاتھوں سے بھسلا تھا دوسری طرف آروش یمان کو پلٹتا دیکھ کر اپنی آنکھوں کو نیچے کر لیا تھا پر یمان کا کام تمام ہو گیا تھا آروش نے پروفیسر کا جواب سن لیا تھا اس لیے ایک ہی جواب اپنے لیے الگ سننا نہیں چاہا اور کلاس کے بجائے دوسرے راستے چل دی جب کی یمان کے قدم زمین میں جکڑ گئے تھے

جرگے میں کیا فیصلہ ہو گا۔ شازل پر سوچ لہجے میں دیدار سے بولا

ہونا کیا ہے ذین سالک کا خون یا پھر اُن کے خاندان کی لڑکی ونی میں آئے گی۔ دیدار حقارت لہجے میں بولا اُس سے کیا ہو گا جانے والا تو جا چکا ہے بہتر ہے اُن کو معاف کر دیا جائے ہمیں کیا پتا غلطی کس کی تھی اور کیسے قتل تک بات پہنچی۔ شازل نارمل لہجے میں بولا دیدار نے آنکھیں سکڑ کر اُس کو دیکھا

ہوش میں ہو شازل شاہ؟ کیا تمہاری نظر میں دلدار شاہ کے خون کی یہ اہمیت ہے جو اُن کو معاف کر دیا جائے دلدار شاہ کو انصاف ملے گا ذین سالک کا قتل تو میرے ہاتھوں پکا۔ دیدار اُس پہ بڑس پڑا

انصاف کرنے والی ذات اللہ ہے ہم کون ہوتے ہیں کسی کی جان لینے والے اور بیشک جان لینے سے زیادہ بچانے والا بڑا ہوتا ہے قتل کرنے سے کیا ہو گا کیا دلدار لالا واپس زندہ ہو جائے گے؟ ونی میں آنے والی

Posted On Kitab Nagri

معصومہ لڑکی کا کیا قصور جو بے قصور ہو کر ساری زندگی اپنی قسمت پہ ماتم کرے گی۔ شازل نے اپنی طرف سے رائے دی

شاہ خاندان سے ہو کر تم اتنے بزدل ہو گے ہمیں اندازہ نہیں تھا بہت مایوس کیا ہے ساری زندگی شہر رہے ہو تبھی یہ حال ہے شہری لڑکے تو ہوتے ہیں بزدل ہیں جن کو اپنا دفع کرنا نہیں آتا۔ دیدار شاہ کی آنکھوں میں کسی کا خون میں لت پت وجود لہرایا تو شازل کو باتیں سنا ڈالی

مجھے ایسی بہادری کی ضرورت بھی نہیں جہاں ناحق فیصلے کیے جائے میں بابا سائیں سے بات کروں گا اگر ہم مرد اپنی مرضی سے باہر خاندان کی لڑکی کو حویلی نہیں لا سکتے اُن کو اپنا نام نہیں دے سکتے تو ورنہ کے نام پہ بھی کوئی دوسری لڑکی نہیں آے گی۔ شازل شاہ پر عزم لہجے میں بولا دیدار کی بات پہ اُس کو اکتاہٹ ہونے لگی تھی تبھی اُس نے سوچ لیا اُس کو کیا کرنا ہے۔

تم تایا جان سے بات کرو گے اور بات مان لیں گے مطلب بھولوں وہ گاؤں کے سر بیچ ہیں اُن کی بات سب کو ماننی پڑے گی وہ جو فیصلہ کرے گے سب کو سرخم کرنا پڑے گا ورنہ اور طریقہ بھی ہے ہمارے پاس تم عقل کے ناخن لو اُن کے غصے کو ہوانہ دو۔ دیدار نے کچھ ناگوار لہجے میں کہا

بابا سائیں سے بات تو میں کر کے رہوں گا مجھے سمجھ نہیں آتا ہمارے گھر میں بھی بہن بیٹیاں ہیں پھر ہم کسی اور کے ساتھ نا انصافی کیسے کر سکتے ہیں۔ شازل بھی اپنی بات کا ایک تھا

ابھی فیصلہ نہیں ہوا تم کیوں ضد کر رہے ہو کیا پتا ورنہ نامانگے خون مانگیں۔ دیدار نے سنجیدگی سے کہا

Posted On Kitab Nagri

اگر وہی میں آئے لڑکی تو آپ کیا اُس سے نکاح کرے گے؟ شازل نے بے تاثر لہجے میں بولا دیدار کی آنکھوں میں طنزیہ تاثرات اُبھرے۔

نہیں۔ دیدار نے صاف چٹا جواب دیا

بابا سائیں کا فیصلہ آخری ہو گا یہی باتیں کی تھی آپ نے تو پھر آپ کیسے اب انحراف کر سکتے ہیں بقول آپ کے آپ تو انصاف دلانا چاہتے ہیں لالا کو۔ شازل نے وجہ جاننا چاہی تم اور دُرید بھی ہو تو۔

میرا تو کوئی نام ہی نہ لیں اور لالا سے کس منہ سے کہے گے کیا وہ

بس شازل سالوں پُرانی باتوں کا وقت نہیں۔ شازل جو دیدار کی بات پہ ہتھے سے اُکھڑ گیا تھا تبھی بولتا جا رہا تھا پر دیدار نے ہاتھ اُٹھا کر مزید بولنے سے باز رکھا۔ شازل سنجیدگی سے دیدار شاہ کو دیکھتا وہاں سے چلا گیا۔

پلر کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑی آروش نے اُن کی ساری باتوں کو سُن لیا تھا شازل کے جاتے ہی وہ دیدار کے پاس آئی۔

شہری لڑکے کمزور ہوتے ہیں تو کیا اُن پہ ظلم کرنا اپنی طاقت کو آزمانہ مردانگی ہے یا بہادری۔ آروش نے مصنوعی نا سمجھی تاثرات سجائے پوچھا

Posted On Kitab Nagri

تم میں کب عقل آئے گی آروش بار بار تمہیں یاد کیوں کروانا پڑتا ہے تمہارا رتبہ کیا ہے تم کس خاندان سے تعلق رکھتی ہوں تمہاری حدود کیا ہے۔ دیدار نے تیکھی نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا جو کالے کپڑوں میں ملبوس اچھے سے سر پہ ڈوپٹہ پہنے اور کالی شال کندھوں کے اطراف اوڑھے رات کا حصہ لگ رہی تھی

میں نے ایک سوال پوچھا ہے۔ آروش نے کندھے اُچکائے۔

جواب سُننے کی ہمت ہے ایسا نہ ہوا ایک بار پھر مہینوں تم ہسپتال کے بیڈ پہ پڑی رہو۔ دیدار کی بات پہ آروش نے زور سے ہاتھوں کی مٹھیوں کو بند کیا تھا اس پل اُس کو کیا کچھ یاد نہیں آیا تھا۔ آروش شاہ گر کر اٹھنا جانتی ہے اور جو اپنی حدیں پھلانگتے ہیں اُن کو حد میں رکھنا بھی جانتی ہے پر وہ اپنے فیصلے اپنے رب پہ چھوڑتی ہے جس کا جواب اللہ تعالیٰ اچھے سے لیتا ہے۔ آروش کے چہرے پہ عجیب چمک در آئی تھی جس کو دیکھ کر دیدار کا خون کھول اٹھا تھا اُس نے زور سے آروش کا جبر ادا بوچا۔

لڑکی ہولڑکی بن کر رہو تا یا جان کی لاڈلی نہ ہوتی تو لاش بھی نہ ملتی تمہاری۔ دیدار جُھکتے لہجے میں بولا ہاتھ ہٹائے لالا ورنہ میری ایک چیخ آپ کی زندگی کا آخری دن ثابت کرے گی۔ آروش دیدار کا ہاتھ ہٹا کر تنبیہ لہجے میں بولی

لڑکی

Posted On Kitab Nagri

لڑکی یا لڑکے کی بات مت کریں اگر آپ بھول رہے ہیں تو بتادوں میں لڑکی ہوں پر حویلی میں میری حیثیت آپ سے زیادہ ہے میں شہباز شاہ کی اکلوتی بیٹی ہوں۔ آروش دیدار شاہ کی بات روک کر طنزیہ نظروں سے بول رہی تھی پر آخری بات پہ اُس کے لہجے میں فخریہ انداز آ گیا تھا

اچھا اس اکلوتی بیٹی کی خواہش کیا انہوں نے پوری تھی تمہاری آہ پکار انہوں نے سنی تھی تمہاری تڑپ نے اُن کا دل پگھلایا تھا نہیں آروش بی بی نہیں جانتی ہو کیوں؟ دیدار اُس کے دل پہ کاری ضرب مارتا آخر میں اُس کو سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا جب کی چہرے کے تاثرات طنزیہ سے بھرپور تھے آروش کی رنگت فق ہو گئی تھی آنکھوں میں نمی سی اُترنے لگی تھی جس کو اندر دھکیلنے کے لیے وہ بار بار آنکھوں کو جھپک رہی تھی۔

میں بتاتا ہوں کیونکہ اُن کو اپنی بیٹی چاہے جتنی منت اور مرادوں سے ملی تھی پر ان کے لیے سب سے زیادہ ضروری اپنے اصول ہے جن کے سامنے اُن کی اپنی بیٹی بھی نہیں۔ دیدار تمسخرانہ لہجے میں کہہ کر اپنے کندھے پہ شال ڈالتا چلا گیا آروش کی پتھرائی نظروں نے دور تک اُس کا پیچھا کیا جب تک وہ حویلی کے بڑے ہال کا دروازہ عبور نہیں کر گیا۔

غیر کے لیے اپنوں سے نفرت کر رہی ہو۔ اپنی والدہ کی آواز سے آروش نے گردن موڑ کر شکوہ کرتی نظروں سے اُن کو دیکھا جو جانے کب سے یہاں کھڑی تھی اور افسوس کرتی نظروں سے اُس کو تک رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

رات ہو گئی ہے اپنے کمرے میں جا رہی ہوں۔ آروش اُن کی بات کا جواب دیئے بنا کہا
نامحرم کی محبت برباد کرتی ہے تب تک اُس کے لیے خود کی ذات فراموش کروں گی اُس کے ناملنے کا
سوگ مناؤں گی۔ کلثوم بیگم اُس کا بازو پکڑتی بولی

غلط اماں سائیں سراسر غلط میں اُس کے ناملنے کا سوگ نہیں مناتی نہ اپنی ذات فراموش کر رہی ہوں مجھے
خود پہ افسوس ہوتا ہے ایک سید گھرانے سے تعلق رکھنے کے باوجود کیسے میری نظریں بھٹکی کیسے میرے
دل نے میرے ساتھ دغا بازی کیسے میں نے اپنے رب کو ناراض کر لیا یہ بات مجھے اندر ہی اندر کاٹتی ہے
کے میرا رب مجھ سے ناراض ہے میں ہر وقت نامحرم کے خیالات میں کھوئی رہتی ہوں میرا دل چاہتا ہے
اماں سائیں اس افیت سے بار بار گزرنے سے اچھا ہے ایک دفع خود کو مار دوں پر خود کشی کی جو سزا ہے اُس
کو سوچتے ہی روح کانپ اُٹھتی ہے تبھی یہ زہر بھری زندگی گزرا رہی ہوں اُس انتظار میں ہوں کب
عزرائیل کو حکم ہو گا کب میرے جسم سے روح نکلے گی کیونکہ میرے اندر جینے کی کوئی خواہش کوئی تمنا
نہیں تنگ آگئی ہوں اپنی سوچو سے جس میں نامحرم کا بسیرا ہے آپ یا تو میرا گلا دبا کر میری جان نکال دے
یا میرے لیے دعا کریں پر میں بد کردار نہیں بن سکتی یہ لفظ مجھے پل پل مارتا ہے ایک با کردار لڑکی نامحرم
کو نہیں سوچتی۔ آروش کی آنکھوں میں آنسو لڑیوں کی صورت میں گال بھگا رہے تھے کلثوم بیگم اپنی جگہ
ساکت آروش کا چہرہ دیکھ رہی تھی جہاں سوائے تکلیف کے کچھ نہیں تھا ہر وقت خود کو مضبوط ظاہر
کرنے والی آروش اس وقت بُری طرح سے ٹوٹ چکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اللہ سے دعا کرو میرے بچے۔ کلثوم بیگم اُس کو اپنے سینے سے لگاتی بولی کرتی ہوں بہت کرتی ہوں ہر وقت کرتی ہوں پر تکلیف ختم نہیں ہوتی میں نامحرم کے خیالوں سے نکلنا چاہتی ہوں اماں سائیں پر نکل نہیں پاتی اُس کا دھیان بھٹکانے کے لیے کچھ اور سوچنے لگ جاتی ہوں پر پھر دوبارہ اُس کے گرد سوچے آ جاتی ہے۔ آروش ان سے الگ ہوتی بولی کلثوم بیگم دکھ افسوس سے اپنی جوان بیٹی کی حالت دیکھتی رہ گی جو سب سے خفا رہنے لگی تھی



کتنے ستارے ہیں آسمان میں؟ عیشا نے بہت وقت تک یمان کی نظریں آسمان پہ جمی دیکھی تھی تو شرارت سے پوچھا

لا تعداد۔ یمان چاند پہ نظر جمائے بولا

کالج کیسا جارہا ہے تمہارا؟ عیشا نے دوسرا سوال پوچھا اُس کے سوال پہ یمان کی آنکھوں کے سامنے شہد آنکھوں کا عکس لہرایا تو آنکھوں کو بند کر کے کھولا۔

www.kitabnagri.com

اچھا جارہا ہے۔ یمان نے مختصر بتایا۔

عیشا اماں بولا رہی ہیں نیچے۔ فجر چھت پہ آتی عیشا سے بولی ساتھ میں اپنا ڈوپٹہ کندھوں پہ ڈالنے لگی جو نماز پڑھنے کی وجہ سے اُس نے حجاب کی صورت میں پہنا تھا۔

آپی کیا آپ سارا دن عبائے میں رہ سکتی ہیں ساتھ میں حجاب نقاب بھی ہوں اور ہاتھوں کو کور کرنے کے لیے دستانے بھی ہو۔ یمان نے کھوئے ہوئے لہجے میں فجر سے کہا جو اُس کی بات پہ چونک کر اُس کا

Posted On Kitab Nagri

خوبصورت چہرہ دیکھنے لگی جہاں ہلکی مسکراہٹ تھی یمان جوانی کی دہلیز پہ جیسے قدم بڑھا رہا تھا اُس کی شخصیت میں کشش ہوتی جا رہی تھی چہرے پہ ہلکی ڈارھی بھی تھی جو اُس پہ خوب چجتی تھی ٹھنڈ ہو تو ورنہ نہیں۔ فجر کو جانے کیوں یمان آج بدلا سا لگا اُس کو یمان کے چہرے پہ کسی اور عکس نظر آرہا تھا اُس وہم کو ہٹا کر وہ بات کو مذاق کا رخ دے گی تھی۔

وہ تو گرمیوں میں بھی کرتی ہیں اُن کا نقاب اتنا اچھے سے کیا ہوتا ہے کہ خراب بھی نہیں ہوتا۔ یمان بے دھیانی بولتا چلا گیا فجر ٹھٹک کر یمان کو دیکھنے لگی وہ کون؟ فجر کا لہجہ سنجیدہ تھا

میری کلاس فیلو ہے سید گھرانے سے تعلق ہے اُن کا۔ یمان نے بتایا

کیا وہ عمر میں تم سے بڑی ہے؟ جس ترز خطاب اور احترام سے یمان نے ذکر کیا فجر کو پہلا خیال یہی آیا نہیں کیوں؟ یمان نے سوالیہ نظروں سے فجر کو دیکھا

ایسے ہی پوچھا خیر تم اُس کو چھوڑو نیچے آ جاؤ کل کالج بھی جانا ہے تم نے۔ فجر نے اُس کا دھیان دوسری طرف کرنے کے خاطر کہا وہ نہیں چاہتی تھی یمان کسی لڑکی کو سوچے یا اُس کے بارے میں بات کریں جی آتا ہوں۔ یمان جواب دیتا اُس کے ساتھ نیچے کی جانب آ کر سیدھا اپنے کمرے کی طرف بڑھا جب کی فجر اپنے اور عیشا کی مشترکہ کمرے میں آئی تو دیکھا عیشا یمان کا رجسٹر تھامے بیٹھی تھی۔

یمان کا رجسٹر تمہارے پاس؟ فجر بیڈ پہ بیٹھ کر بولی

Posted On Kitab Nagri

ہممم یہ دیکھو یمان نے کسی کا اسکیچ بنایا ہے شاید پر اُس کا چہرہ نہیں پشت ہے پر معلوم پھر بھی ہو جاتا ہے کسی لڑکی کا ہے۔ عیشا متجسس لہجے میں فجر کو یمان کا رجسٹر دیکھانے لگی پر فجر کی نظریں اسکیچ کے نیچے کیپشن پہ جمی تھی جو کچھ یوں تھا۔

دل کیوں کھینچا جاتا ہے اُس کی طرف *"

پہلے یمان کی باتیں پھر اسکیچ اُس کیپشن پڑھ کر فجر کو اپنے اندر خدشات پلتے محسوس ہوئے جس کو جھٹک کر اُس نے خود کو پرسکون کیا

کیا پتا کالج کا اسائنمنٹ ہو۔ فجر رجسٹر اُس کے ہاتھ سے لیکر بولی۔

لڑکی کے حجاب کا اسائنمنٹ یمان کو کیوں ملے گا۔ عیشا کو جیسے تعجب ہوا

مجھے کیا پتا لائٹ آف کر کے سو جاؤ۔ فجر اتنا کہتی کروٹ لیکر سو گئی

www.kitabnagri.com

یمان کالج آیا تو اُس کی نظریں اپنے کالج کے بگڑے گروپ پہ پڑی جو اپنی نظروں میں عجیب سا تاثر لیے کسی کو دیکھ رہے تھے یمان نے اُن کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو آنکھوں میں مرچیں چھپنے لگی کیونکہ اُن کی نظریں دنیا جہاں سے غافل ہمیشہ کی طرح عبایا پہنے آروش پہ تھی جو کسی کتاب کو پڑھنے میں اس قدر مصروف تھی کہ اس پاس کا ہوش بھی نہیں تھا یمان ایک غصے بھری نظر اُن گروپ پہ

Posted On Kitab Nagri

ڈال کر چلتا ہوں آروش کے سامنے کھڑا ہو گیا تھا جس وجہ سے آروش کا وجود اُن کی نظروں سے چھپ گیا تھا پر یمان خود کو لا تعلق ظاہر یہاں وہاں چہرہ گھمانے لگا

آروش نے اچانک اپنے اُپر کسی کی پرچھائی محسوس کی تو چہرہ اُٹھا کر دیکھا تو کسی لڑکے کی پشت تھی آروش اپنا بیگ اُٹھاتی وہاں سے سیدھا لا بھری کی طرف بڑھ گی یمان نے اُس کو جاتا دیکھ لیا تھا تبھی اپنے قدم اُس کے پیچھے کی طرف بڑھائے اتنے دنوں بعد یمان کا دل کیا تھا اُس سے مخاطب ہونے کو اپنی غیر ہوتی حالت پہ وہ قابو پاتا لا بھری میں داخل ہوا جہاں وہ کتابوں میں اپنا سر دیئے بیٹھی نظر آئی یمان چلتا ہوا اُس کے پاس والی چیر پہ بیٹھ گی آروش اُس کا بیٹھنا محسوس کر چکی تھی پر کوئی ری ایکٹ نہیں کیا۔

میرا نام یمان ہے۔ یمان کو کچھ اور سمجھ نہیں آیا تو اپنا نام بتا ڈالا آروش نے کوئی جواب نہیں دیا یمان کی نظر اُس کے ہاتھوں پہ پڑی جو جو آج براؤں دستانوں سے کور تھے۔

یمان بس اُس کو دیکھتا رہا دوبارہ مخاطب نہیں کیا کچھ منٹ بعد آروش اُٹھ کر وہاں سے چلی گی۔
بریک ٹائم ہوا تو یمان اپنے دوستوں کے ساتھ کیفے آگیا تھا جہاں فلحال آروش نہیں آئی تھی آروش کا بنا جواب دیئے اُٹھ کر چلے جانا اُس کو اُداس کر رہا تھا شاید پچھتاوا وہ کیوں مخاطب ہوا۔

یار یمان آج تو کوئی گانا سُنا دے۔ عرفان نے اچانک شوشہ چھوڑا
نہیں۔

کیوں نہیں؟ عرفان نے حیرت کا اظہار کیا کیونکہ پہلی بار یمان نے گانے سے صاف انکار کیا تھا

Posted On Kitab Nagri

میرے پاس گٹار نہیں۔ یمان نے کندھے اُچکا کر کہا
لیں وہ تو کوئی مسئلہ میں ابھی لایا میرا کزن ہے اُس کے پاس ہو گا وہ کالج لاتا ہے میں ابھی لایا۔ اب کی ان کا
دوست فیروز بول کر کیفے سے چلا گیا تبھی یمان کی نظر کیفے میں داخل ہوتی آروش پہ پڑی جس کے ہمراہ
ایک آدمی تھا یمان کی آنکھوں میں تعجب اُبھرا وہ غور سے آدمی کی جانب دیکھنے لگا جو کلف زدہ شلوار
قمیض پہنے کندھوں میں شال اوڑھے ہوئے تھا۔

گاؤں کے لوگ ایسے ہوتے ہیں بھائی ہے ان کا اکیلے نہیں ہوتی یہ کوئی نہ کوئی ساتھ ہوتا ہے۔ عرفان نے
اُس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو تفصیل سے بتایا جس پہ یمان نے اپنی نظروں کا رخ بدلا۔
یہ لو۔ فیروز نے گٹار اُس کی طرف بڑھایا جس کو تھام کر وہ ٹیبل پہ بیٹھ گیا آروش پہ نظر ڈال کر اُس نے
گٹار کی تاروں کو چھیڑا جس سے سب کی توجہ اُس پہ ٹھیر گئی جس کی وہ چاہتا تھا اُس کی بھی یمان کے
چہرے پہ مسکراہٹ آگئی تھی جس کو چھپانے کے لیے چہرہ نیچے کر لیا تھوڑی دیر سوچنے کے بعد اپنی
آنکھوں میں آروش کا خود کا تراشابت خیالوں میں لا کر گانا شروع کیا۔

Enna Suna kyun

Rabb nay banaya

Enna Suna kyun

Posted On Kitab Nagri

Rabb nay banaya

Enna Suna kyun

Rabb nay banaya



Enna Suna kyun

Rabb nay banaya

Enna Suna kyun

Rabb nay banaya

Enna Suna kyun

Rabb nay banaya

Posted On Kitab Nagri

Aavan javan te mai

Yaara nu manawaan

Aavan javan te main

Yaara nu manawaan

یہاں نے اپنی بند آنکھوں کو کھولا تو چہرے پہ گہری مسکراہٹ نے احاطہ کیا سامنے آروش ٹھوڑی پہ ہاتھ
کی مٹھی بنائے اُس کی طرف ہی متوجہ تھی اُس کی محویت خود پہ پا کر یہاں کو انجانی خوشی محسوس ہونے
لگی۔



www.kitabnagri.com

Enna Suna

Enna suna

Enna suna

..O

Posted On Kitab Nagri

Enna Suna kyun

Rabb nay banaya

..Enna suna

..O

Enna suna

..O

Enna suna

..O



www.kitabnagri.com

...O

...Ho

یمان کی نظریں آروش پہ ہی تھی جواب اپنے ساتھ بیٹھے آدمی کی کوئی بات سن رہی تھی آدمی کے چہرے
پہ جھنجھلاہٹ اور غصے کے ملے جلے تاثرات تھے جو دور سے ہی یمان محسوس کر سکتا تھا آروش بھی کوئی

Posted On Kitab Nagri

بات کر رہی تھی پھر وہ دونوں باہر کی طرف بڑھنے لگے یمان کا دل اُداس ہونے لگا تھا اُس سے پہلے وہ گٹار دور کرتا دونوں واپس آکر دوبارہ بیٹھ گئے یمان کے باہر جانے والے راستے کی جانب دیکھا جہاں بہت سارے اسٹوڈنٹ کھڑے اُس کا گانا سُن رہے تھے یمان کو اُن سب پہ بے حد پیار آیا جن کی وجہ سے آروش دوبارہ کیفے میں موجود تھی۔



www.kitabnagri.com

Kol Hove te
Saik lagda Ae
Dour jave te
dil jalda Ae

Kehdi Aag naal
Rabb nay banaya
Rabb nay banaya
Rab nay banaya

Posted On Kitab Nagri

یمان نے پھر سے اپنی آنکھیں بند کر لی تھی اُس کو خود پہ کسی کی نظروں کی تپش محسوس ہوئی تو آنکھوں کو کھولا پر اُس کو اندازہ نہیں ہو پایا آ روش کی طرف دیکھا تو وہ کچھ لکھنے میں مصروف تھی جس کو دیکھ کر یمان کا منہ بن گیا۔



Enna Suna kyun

Rabb nay banaya

Enna Suna kyun

Rabb nay banaya

Enna Suna kyun

Rabb nay banaya

Enna Suna kyun

Rabb nay banaya

Posted On Kitab Nagri

Aavan javan te main

Yaara nu manaawan

Aavan javan te main

Yaara nu manaawan



www.kitabnagri.com

Enna suna

..O

Enna suna

..O

Enna suna

..O

Enna suna

..O

Posted On Kitab Nagri

Enna suna

..O

ایک مصرعہ چھوڑ کر یمان نے اپنے دوستوں کو گٹار واپس کیا تو سارا کیفے تالیوں کی آواز سے گونج اٹھا جس پہ یمان محض مسکرا دیا۔

گھر جانے کا وقت ہوا تو کلاس میں رکھا اپنا بیگ لیکر جانے والا تھا جب اُس کی نظر ریڈ کلر کی چٹ پہ پڑی جو اُس کی سیٹ پہ تھی یمان اُس کو ہاتھ میں لیتا اُلٹ پلٹ کر کے دیکھنے لگا پھر متجسس ہو کر کھل کر پڑھنے لگا جہاں خوبصورت ہینڈ رائٹنگ سے لکھا ہوا تھا

تمہاری آواز بہت خوبصورت ہے سُننے والا سحر میں جکڑ جاتا ہے۔

سیدہ آروش شاہ!

یمان کی آنکھیں حیرت اور بے یقینی سے پھیل گئی اُس نے بار بار نیچے سطح پہ لکھا نام پڑھا

ایک بار

دو بار

تین بار

بار بار

Posted On Kitab Nagri

پر وہ جیسے یقین کرنے سے قاصر تھا اُس کو یقین نہیں آرہا تھا کہ یہ چٹ لکھنے والی اُس کی آواز کو پسند کرنے والی واقع آروش شاہ تھی جس کو پہلی دفع دیکھنے کے بعد اُس کو عجیب سی کشش محسوس ہونے لگی تھی جس کو دیکھنے کے لیے جس کے احساس کے لیے وہ بے قرار ہو جاتا تھا جس کے لیے دل میں بات کرنے کی خواہش ابھری تھی آہستہ آہستہ حیرت اور بے یقینی کا اثر زائل ہوتا بے انتہا خوشی کی کیفیت نے اُس کے چہرے کو روشن کر دیا تھا۔ یمان نے پوری کلاس میں نظر ڈورائی جو پورا خالی ہو چکا تھا۔

میں پاگل ہو جاؤں گا۔ چٹ کو زور سے مٹھی میں قید کیے یمان اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا بڑبڑایا پہلی دفع کسی انوکھے خوبصورت احساس سے وہ روشناس ہوا تھا جس سے اُس کو سب کچھ اچھا لگ رہا تھا سب خوبصورت نظر آرہا تھا

یہ یمان مستقیم کا عشق کی سیڑھی پہ پہلا قدم تھا جس پہ پہنچ کر یمان اپنی ذات فراموش کرتا جا رہا تھا کی راتیں اُس کی ایک چٹ کو دیکھتے گزرتی جاتی لیکن دل تھا جو بھرتا نہیں تھا ایک بار اور ایک بار اور کہتے ساری رات گزرتی جاتی۔

www.kitabnagri.com

بابا سائیں مجھے آپ سے بات کرنی تھی۔ شازل شاہ کمرے کے باہر کھڑا شہباز شاہ سے اجازت طلب کرنے لگا۔

آؤ۔ شہباز شاہ نے اجازت دی تو وہ اندر داخل ہوا۔

جرگے میں کیا ہو گا آپ نے کیا سوچا ہے۔ شازل شاہ ڈائریکٹ مدعے کی بات پہ آیا۔

Posted On Kitab Nagri

ہماری حویلی کا بیٹا قتل ہوا جس کا حساب اُن کو دینا ہو گا خون کے بدلے خون۔ شہباز شاہ یکدم جلال میں آئے۔

اُس سے کیا ہو گا جانے والا تو چلا گیا نہ۔ شازل گہری سانس خارج کرتا بولا وہ جتنا ان چیزوں سے دور بھاگنا چاہتا تھا آج اُس میں بُری طرح پھس چکا تھا وہ جانتا تھا کرنی سب نے اپنی ہے پر وہ ایک کوشش کرنا چاہتا تھا۔ جس کا نتیجہ جو ہو گا دیکھا جائے گا۔

تو کیا اُس کو ہم انصاف نہ دلوائے دلدار شاہ کا خون اتنا سستا نہیں تھا۔ شہباز شاہ کڑک آواز میں بولے۔
آپ ساری بات جاننے کی کوشش کرے کے بات اس مرنے مارنے پہ کیسے اُتر آئی پھر دیکھا جائے گا کیا فیصلہ کرنا ہے یوں کسی کی جان داؤ پہ لگانا کہاں کا انصاف ہو گا کیا پتا غلطی لالہ کی ہو۔ شازل شاہ نے اُن کو دوسرا رخ دکھانا چاہا

میں گاؤں کا سر پنچ ہوں شازل اس لیے تم مجھے مت سبق پڑھاؤ قتل کے بدلے قتل یا پھر ورنی میں اُن کی بیٹی آئے گی یہاں۔ شہباز شاہ سخت لہجے میں بولے۔

یہ کیا بات ہوئی بابا سائیں کرے کوئی بھگتے کوئی کیا لڑکیوں کے جذبات نہیں ہوتے کیا جو یہاں رسم و رواج کے نام پہ اُن کو سولی پہ لٹکایا جاتا ہے اُن کے ارمانوں کا گلا گھونٹا جاتا ہے اُن کے ساتھ ظلم کیا جاتا ہے کب تک چلے گا یہ سب کیا ہم ساری زندگی اس جاہلت میں گنہارے گے۔ شازل کی آواز بلند ہو گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

شازل شاہ ہوش میں رہ کر بات کرو۔ شہباز شاہ نے غصے سے اپنے ہاتھوں کی مٹھیوں کو بھیچا
میں ہوش میں ہوں بابا سائیں آپ سب کو بھی ہوش میں آجانا چاہیے خدا نخواستہ کل کلاں میرے سے
قتل ہو جائے تو کیا آپ آروش
شازل-----

شازل نے جیسے ہی آروش کا نام لیا شہباز شاہ کا ہاتھ اٹھٹے اٹھتے رہ گیا غصے سے اُن کی رنگت سرخ ہو گئی
تھی۔ شازل کے چہرے پہ عجیب مسکراہٹ آئی۔

بابا سائیں بات اپنی اولاد پہ آئی تو تکلیف ہوئی نہ تو اُن ماں باپ کا سوچے جن کی سیٹیاں قربانی کا سامان بنی
جن کے مرنے کے بعد چہرہ دیکھنا بھی نصیب نہیں ہوا اندازہ لگا سکتے ہیں آپ اُن کی تکلیفوں کا جس بیٹی کو
وہ ناز سے پالتے ہیں کیا گزرتی ہوگی ان کے دلوں پہ جب وہ خود اپنی بیٹی کو ظالموں کے حوالے کرتے
ہو گے۔ شازل بولنے پہ آیا تو بولتا چلا گیا۔

تم زیادہ بول رہے ہو اس سے پہلے ہم تمہارا خون اپنے ہاتھوں سے کریں یہاں سے چلے جاؤ اور دوبارہ
آروش کا نام مت لینا اگر تمہارے ہاتھ سے کسی کا قتل ہوا بھی تو ہم تمہیں پیش کرے گے ناکہ اپنی
پُھول جیسی بیٹی کو۔ شہباز شاہ کی آخری بات پہ شازل اپنے باپ کو دیکھتا رہ گیا
کیا میری جان اتنی سستی ہے؟ شازل بد مزہ ہوتا خود سے بڑ بڑایا۔

Posted On Kitab Nagri

ابھی تو میں جا رہا ہوں پر آپ میری باتوں کو سوچیے گا ضرور اور کوشش کریں ایسی رسموں کو گاؤں سے آزاد کرے اب گاؤں بھی ایسی رسموں سے آزاد ہونا چاہیے تاکہ لڑکیاں بھی سکون بھری زندگی گزارے۔ شازل سنجیدگی سے کہتا کمرے سے باہر چلا گیا۔ پیچھت شہباز شاہ نے اُس کی پشت کو گھورا۔

آروش کیا تم فری ہو؟ شازل شہباز شاہ کے کمرے سے نکلتا آروش کے کمرے کے پاس کھڑا اُس کو آواز دیتا بولا

جی لالا اندر آئے۔ آروش نے آنے کی اجازت دی تو وہ کمرے میں داخل ہوا۔

اسلام علیکم لالا۔ آروش نے سلام کیا جو شازل ہمیشہ کی طرح بھول گیا تھا

وعلیکم اسلام ایک درخواست لیکر آیا ہوں۔ شازل نے تھمید باندھی

آپ حکم کریں لالا۔ آروش محبت بھرے لہجے میں بولی

بیٹھو۔ شازل نے اُس کو بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود بھی سائیڈ پہ بیٹھ کر بات کا آغاز کرنے لگا

آج جرگہ ہے تمہیں پتا ہوگا۔ شازل نے اُس کی طرف دیکھ کر پوچھا تو آروش نے سر ہلانے پہ اکتفا کیا

وہاں کیا فیصلہ ہوگا وہ بابا سائیں جانتے ہیں پر میں چاہتا ہوں جرگہ ہونے سے پہلے تم بابا سائیں سے بات

کرو انہیں کہو وہ معاف کر دے انہیں خون بہا یا کسی معصوم لڑکی کو وونی میں نہ لائے یہ ظلم ہوگا اُس بے

قصور پہ یہ میں سب تم سے کہہ رہا ہوں کیونکہ بابا سائیں ہم سب سے زیادہ تم سے محبت کرتے ہیں

Posted On Kitab Nagri

سالوں پہلے بھی تمہاری خواہش پہ دادی جان کی خفگی موڑ کر تمہاری خواہش کا احترام کیا تھا تبھی تم اگر ان سے یہ بات کروں گی تو تمہاری بات کا پاس ضرور رکھے گے کیونکہ وہ تمہیں مایوس بلکل نہیں دیکھ سکتے نہ تمہاری بات پہ انکار یا نظر انداز کرنے کی ہمت پائے گے۔ شازل اُس کے گال پہ ہاتھ رکھتا نرم لہجہ میں بولا آروش چہرے پہ اپنے لالا کی بات سن کر سایہ لہرایا۔

بابا سائیں آپ مجھے زندہ دفنا دیجئے گا میرا قتل کیجیے میری لاش کتوں کے سامنے کر دیجئے گا پر خدا کے واسطے میری یہ التجا پوری کرے ساری عمر پھر کچھ نہیں مانگوں گی پلیز مجھے ایک بار اُس سے ملنے دے۔

کہاں کھوگی آروش۔ آروش جو ماضی میں کھو گئی تھی شازل کے چٹکی بجانے پہ ہوش میں آئی۔ کہیں نہیں لالا آپ کی ہر بات درست پر بابا سائیں کتنی محبت کیوں نہ کریں پر اُن کو اپنے خود ساختہ اصولوں سے سب سے زیادہ لگاؤ ہے وہ میری بات بس سُنے گے مانے گی نہیں۔ آروش نے سنجیدگی سے کہا

ایک بار کوشش کرو شاید تمہاری ایک کوشش کسی معصوم کی زندگی برباد ہونے سے بچ جائے۔ شازل کی بات پہ اُس کے چہرے پہ اُداس مسکراہٹ نے بسیرا کیا شازل کی باتوں سے اُس کا گنہر ماضی بار بار سامنے آ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

جاؤ پھر۔ شازل نے کہا تو وہ بیڈ سے اپنی شال اٹھا کر کھڑی ہوئی شازل نے محبت سے اپنی بہن کو دیکھ کر گہری سانس خارج۔

وہ معصوم ہے کسی مظلم پہ ظلم نہیں کیا جاتا اُس کی عمر کا لحاظ کریں وہ برداشت نہیں کر پائے گا وہ بہت معصوم ہے بہت۔

شہباز شاہ کے کمرے کے دروازے پہ ہاتھ رکھا تو کی سال پہلے اپنے کہے جملے کانوں میں سنائی دیئے جیسے اُس کی آنکھوں میں آنسو گال پہ پھسلا ایک بار پھر وہ اپنے جان بچھاؤ کرنے والے باپ کے پاس التجا کرنے آئی تھی فرق یہ تھا پہلے دل کی حالت سے مجبور ہو کر اور آج اپنے لالا کے اصرار کرنے پہ پہلے وہ خالی ہاتھ واپس لوٹا دی گئی تھی آج جانے کیا ہونا تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

آپ سے بات کرنی ہے۔ آروش کمرے کے بیچ کھڑی شہباز شاہ سے بولی جو اپنے بندوق کا معائنہ کرنے میں مصروف تھے۔

آجاؤ بیٹھو کرتے ہیں باتیں۔ شہباز شاہ نے آروش کو دیکھا تو بندوق کو بیڈ سے ہٹا کر مسکرا کر بولے۔

Posted On Kitab Nagri

آج جرگے پہ کیا فیصلہ ہوگا؟ آروش بنا بیٹھے مدعے کی بات پہ آئی شہباز شاہ کا چہرہ جو آروش کو دیکھ کر کھل اٹھا تھا اُس کی بات پہ چہرے کے تاثرات سرد سپاٹ ہوئے جن کو دیکھ کر آروش کو افسوس ہوا اپنے آنے پہ۔

شازل نے بھیجا ہے تمہیں؟ شہباز شاہ نے پوچھا
جی۔ آروش نے سچ بتایا

اُس کو میں نے جواب دے دیا تھا۔ شہباز شاہ چہرہ دوسری طرف کیے بولے
آپ ایک بار پھر سے ظلم کرنے والے ہیں۔ آروش کے لہجے میں افسوس تھا۔
یہ ہم مردوں کا معاملہ تم دور رہو۔ شہباز شاہ کا انداز دیکھ کر آروش کا دل لہو لہان ہوا تھا جس باپ نے ہمیشہ شفقت دیکھائی تھی ان کا یہ رویہ اُس کی برداشت سے باہر ہوتا تھا
ٹھیک ہے پر ایک بات کہنا چاہوں گی معاف کرنا خدائی صفت ہے اللہ سب دیکھتا ہے بچیوں سے اپنے والدین بہت پیار کرتے ہیں اُن کو ہر سرد ہوا سے بچاتے ہیں اگر آپ کا فیصلہ کسی بچی کے لیے ٹھیک نہیں ہوا تو ایسا نہ ہو آپ میری شکل دیکھنے سے ترس جائے آپ کہتے ہیں نہ میں آپ کے دل کا ٹکڑا ہوں تو کہی یہ ٹکڑا گم نہ ہو جائے اور آپ ڈھونڈ نہ پائے۔
آروش شششش

آروش اُس سے پہلے مزید کچھ بولتی شہباز شاہ کے کھر درے لہجے پہ خاموش ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

آج یہ بات کہہ دی دوبارہ مت کہنا کیوں اپنے باپ کوئی آزمائش میں ڈالتی ہوں۔ شہباز شاہ کا دل تڑپا تھا
آروش کی بات پہ ایک اکلوتی بیٹی تھی جس کے لیے انہوں نے بہت لوگوں سے منہ موڑا تھا
آزمائش

آروش اتنا کہتی بے بسی سے ہنس پڑی جس سے اُس کی آنکھوں میں نمی اُتری
آزمائش تو میری زندگی ہے بابا سائیں ایک پچھتاوا ان دیکھی بے چینی تڑپ جو مجھے چین نہیں لینے
دیتا۔ آروش کی بات پہ انہوں نے اُس کے سر پہ ہاتھ رکھا
زندگی میں کچھ چیزیں لا حاصل اور حسرتیں ہوتی ہے جن کو لیکر ہمیں جینا پڑتا ہے پہلے تم بچی تھی اب بڑی
ہو اس لیے ایک قصے کو بار بار مت دوہرایا کرو۔ شہباز شاہ کی بات پہ وہ کچھ قدم دور ہوتی کمرے سے باہر
نکلے گی اُس کو مایوس جاتا دیکھ کر شہباز شاہ کو خود سے زیادہ شازل پہ غصہ آیا جس نے اُس کی کمزوری کو
آزمایا تھا۔

کیا کہاں بابا سائیں نے۔ شازل جو بے صبری سے آروش کا اُس کمرے میں انتظار کر رہا تھا اُس کو آتا دیکھا
تو بے صبری سے پوچھا

وہی جو آپ کو جواب دیا۔ آروش نے بے تاثر لہجے میں بولا تو شازل نے ٹھنڈی سانس خارج کی۔
تم میں آخری اُمید تھی سوچا تھا تمہاری بات وہ مان لیں گے اب بس اللہ سے دعا کرنی ہے۔ شازل جواب

بولا

Posted On Kitab Nagri

لالہ سے کہے وہ بات کریں۔ آروش کچھ سوچ کر بولی۔

تمہیں تو پتا ہے وہ کہاں ٹھیک سے بابا سائیں سے بات کرتا ہوں اور میرا کہنا اُن کا کہنا ایک برابر ہے۔ شازل نے کہا۔

آپ جائے گے جہاں جرگہ بیٹھایا جا رہا ہے؟ آروش نے پوچھا
ظاہر ہے سب مرد جائے گے۔ شازل نے بتایا۔

بابا سائیں کے بعد آپ تایا جان یا دیدار لالہ کو موقع نہ دیجئے گا کے سرینچ کی پگڑی وہ پہنے بلکہ اُس جگہ پہ
آپ بیٹھے گاتا کہ ہماری گاؤں کے یہ اصول ختم ہو جائے۔ آروش اُمید بھری نظروں سے اُس کو دیکھ کر
بولی جس کا جواب فلحال شازل شاہ کے پاس نہیں تھا وہ یہاں نہیں رہنا چاہتا تھا تو پھر گاؤں کا سرینچ بننے کا تو
سوال ہی نہیں پیدا ہوتا تھا۔

نور آرہی ہے لنڈن سے۔ مسز خان نے صبح ناشتے وقت دلاور خان اور ایمان کو بتایا۔

www.kitabnagri.com

ماشاء اللہ بہت سالوں بعد آرہی ہے اب تو۔ دلاور خان محبت سے اپنی بیٹی کا ذکر کرتے بولے۔

ہاں کہہ رہی تھی اب بھی بس چند دنوں کے لیے آئے گی۔ مسز خان نے بتایا ایمان عدم دلچسپی سے سنتا رہا
اُس نے بس نام سُنا تھا اُن کی بیٹیوں کا پر کبھی ملنے کا اتفاق نہیں تھا کیونکہ شادی کے بعد وہ دوسرے ملک
میں رہائش پذیر تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

آج مجھے ایک کانٹریکٹ سائن کرنے جانا تھا میٹنگ ہے میری تو شاید آنے میں وقت لگ جائے۔ نیپکن سے ہاتھ صاف کرتے ایمان نے اُن کی گفتگو میں مداخلت کی۔

کس کے ساتھ ہے؟ دلاور خان نے پوچھا۔

ہمایوں قریشی ہے انہوں نے آفر کی ہے۔ ایمان نے بتایا۔

ہممم اُس کی رکارڈنگ کب سے سٹارٹ ہے کیونکہ اس بار میں جو فلم پر ڈیوس کر رہا ہوں چاہتا ہوں اُس کے سارے گانے تمہارے ہو۔ دلاور خان نے بتا کر پوچھا۔

ابھی ٹھیک سے میری بات نہیں ہوئی اُن سے کانٹریکٹ سائن کرنے وقت معلوم ہو گا آپ بتائے آپ کب فلم کی شوٹنگ سٹارٹ کر رہے ہیں۔ ایمان نے سنجیدگی کا مظاہرہ کیا۔

اس سال تو بس ٹیلر ریز ہو گا جس کے گانے میں تمہاری آواز ہو گی تو ٹیلر مشہور ہو گا میں تو چاہتا ہوں ہیرو میں تمہیں کاسٹ کروں پر تم مانو گے نہیں۔ دلاور خان مزاحیہ لہجے میں بولے

مجھے سنگر ہی رہنے دے۔ ایمان سر جھٹک کر بولا اُس کو فلموں میں کام کرنے کا بلکل شوق نہیں تھا۔

ہمارا بیٹا شائے ہے تمہاری فلم میں رومانٹک سین ہوتے ہیں ہمارا ایمان کہاں کر پائے گا۔ مسز خان کی بات پہ ایمان کو کھانسی کا دورہ پڑا اُس کو مسز دلاور خان سے ایسی بات کی توقع نہیں تھی جب کی اُس کی سرخ رنگت دیکھ کر دلاور خان کا قہقہہ گونج اُٹھا

میرے خیال سے مجھے جانا چاہیے۔ ایمان مستقیم نے جانے میں عافیت جانی۔

Posted On Kitab Nagri

میری بات پہ غور ضرور کرنا۔ دلاور خان نے شوخ لہجے میں کہا مقصد یمان کو تنگ کرنا تھا جو وہ بھی ہو گیا تھا۔

یمان کا اپنا ایک اسٹوڈیو تھا وہاں آیا تو ارمان پہلے سے وہاں موجود تھا کچھ پل تو وہ اُس کو دیکھتا رہا پھر ارمان نے اُس کو مخاطب کیا۔

سروہ جب میں آپ کے گھر گیا تھا تو آپ کی بڑی بہن بہت خفا ہوئی انہوں نے دوبارہ آنے سے منع کیا کہا کے اُن کو ان چیزوں کی نہیں بلکہ اپنے بھائی ضرورت ہے۔

اور۔ یمان سپاٹ نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولا

اور یہ کے دوبارہ سامان وہ نہیں لیں گی۔ ارمان نے بتایا تو یمان نے گہری سانس خارج کی۔

ٹھیک ہے تم جاؤ۔ یمان کو اچانک اپنے سر میں درد کی ٹیسیں اُٹھتی محسوس ہوئی تو اُس کو جانے کا کہا۔ سر ڈاکٹر کے پاس چلے۔ ارمان سمجھ گیا اُس کی حالت تبھی فکر مندی سے بولا۔

میں ٹھیک ہوں تم بس میری میڈیسن دو۔ یمان نے ٹالا

جی۔ ارمان جی کہتا جلدی سے اُس کے لیے میڈیسن اُس کو دی۔

آپ سے ایک اور بات کرنی تھی۔ یمان نے دوائی لی تو ارمان جھجک کر کہا

بولوں۔ یمان نے کہا

Posted On Kitab Nagri

آپ ایک مرتبہ کراچی چلے جائے آپ بھی تو اپنے گھر والوں کو یاد کرتے ہو گے۔
ہمایوں قریشی کو کال پہ بتادو میں آرہا ہوں۔ یمان اُس کی بات کاٹ کر بولا تو ارمان سر جھکاتا وہاں سے
چلا گیا۔ اُس کے جانے کے بعد یمان خاموشی سے صوفے سے ٹیک لگاتا آنکھیں موند گیا۔



میرادل بہت گھبرا رہا ہے جانے کیا ہو رہا ہو گا جرگے میں؟ ماہی کی پریشانی سے ڈوبی آواز سن کر آمنہ نے
گہری سانس لی۔

ان شاء اللہ اللہ ہمارے حق میں فیصلہ کرے گا۔ آمنہ نے اُمید بھرے لہجے میں کہا۔
اللہ تو کرے گا پر یہ تم بھی جانتی ہوں شہباز شاہ اپنے اصولوں کے کتنے پکے ہیں۔ ماہی نے کہا
بابا صاحب چچا صاحب ذین یہ سب گئے ہیں نہ اللہ بہتر کرے گا۔ آمنہ اُس کو اپنے ساتھ لگاتی پرسکون
کرنے لگی۔

Kitab Nagri



ہمیں خون کے بدلے خون چاہیے۔ ار باز شاہ مضبوط لہجے میں بولیں۔ جرگے میں سب معزز بزرگ مرد
موجود تھے۔

جس وجہ سے بات قتل تک پہنچی ہم وہ زمین اگر آپ کے نام کر دے تو؟ حشمت صاحب سنجیدگی سے
بولے۔

Posted On Kitab Nagri

تو بھی ہم یہی کہے گے ہمیں خون کے بدلے خون چاہیے ذین سالک کا۔ دیدار اپنی جگہ اٹھتا تیز آواز میں بولا۔ دُرید شاہ خاموشی سے سب کو دیکھ رہا تھا جب کی شازل شاہ اپنے گلے میں پہنی چین کو ہاتھ سے گھمار رہا تھا اُس کو بس جرگہ کے ختم ہونے کا انتظار تھا۔

شہباز شاہ جب کی اپنی سوچو میں گم تھے۔

ذین سالک تو روپوش ہو گیا ہے بہتر ہے پھر ونی لی جائے کیونکہ زینے تو آپ سب نہیں چاہتے۔ وہاں بیٹھے ایک آدمی نے کہا تو شہباز شاہ چونک پڑے۔ اُن کے برعکس حشمت صاحب کو لگا جیسے اُن کا دل کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا ہو انہوں نے یہاں آنے سے پہلے خاموشی سے ذین کو باہر بھیج دیا تھا ذین جانا تو نہیں چاہتا تھا پر اپنے باپ کی دی ہوئی قسم نے اُس کو مجبور کر دیا تھا۔

شازل شاہ نے دُرید شاہ کو دیکھا جو خود کو ہر بات سے لا تعلق ظاہر کر رہا تھا شاید وہ ان سب کے بارے میں پہلے سے جانتا تھا۔

آپ کا فیصلہ آخری ہو گا تو آپ کیا کہتے ہیں؟ اب کی انہوں نے شہباز شاہ کو مخاطب کیا۔

بابا سائیں بات اپنی اولاد پہ آئی تو تکلیف ہوئی نہ تو اُن ماں باپ کا سوچے جن کی سیٹیاں قربانی کا سامان بنی جن کے مرنے کے بعد چہرہ دیکھنا بھی نصیب نہیں ہو ا اندازہ لگا سکتے ہیں آپ اُن کی تکلیفوں کا جس بیٹی کو

Posted On Kitab Nagri

وہ ناز و سے پالتے ہیں کیا گنہ رتی ہوگی ان کے دلوں پہ جب وہ خود اپنی بیٹی کو ظالموں کے حوالے کرتے ہو گے۔

ٹھیک ہے پر ایک بات کہنا چاہوں گی معاف کرنا خدائی صفت ہے اللہ سب دیکھتا ہے بچیوں سے اپنے والدین بہت پیار کرتے ہیں اُن کو ہر سرد ہوا سے بچاتے ہیں اگر آپ کا فیصلہ کسی بچی کے لیے ٹھیک نہیں ہوا تو ایسا نہ ہو آپ میری شکل دیکھنے سے ترس جائے آپ کہتے ہیں نہ میں آپ کے دل کا ٹکڑا ہوں تو کہی یہ ٹکڑا گم نہ ہو جائے اور آپ ڈھونڈ نہ پائے۔

شہباز شاہ کے کانوں میں بار بار کبھی شازل تو کبھی آروش کی آوازوں کی بازگشت ہو رہی تھی جس سے اُن کو کوئی بھی فیصلہ کرنے میں مشکل ہو رہی تھی۔ وہ کسی بھی صورت میں اپنی بچی کو کھونا نہیں چاہتے تھے نہ ہی یہ کہ اُن کا کیا اُن کی بیٹی بھگتے۔ انہوں نے پہلے دیدار شاہ کو دیکھا جس کی آنکھیں آگ برسانے کے در پہ تھی پھر دُرید شاہ کی جانب دیکھا جو اُن کو ہی دیکھ رہا تھا اور ایسے دیکھ رہا تھا جیسے بول رہا ہو میرا نام نہ لیں کوئی۔ پھر ایک نظر شازل کو دیکھا جس کے اندر فحالی انسانیت جاگی ہوئی تھی شازل کو دیکھ کر اُن کو فیصلہ کرنا آسان لگا۔

Posted On Kitab Nagri

اگر خون کے بدلے خون نہیں تو ذینِ سالک کی بہنِ ونی میں آئے گی جس کا نکاح شازل شاہ سے ہوگا۔ شہباز شاہ کی بے لچک آواز پہ سکوت چھا گیا تھا شازل بے یقین نظروں سے شہباز شاہ کو دیکھنے لگا جو جس چیز سے بچنا چاہ رہا تھا اب وہ خود بُری طرح اُس میں پھس چکا تھا جہاں سے رہائی ناممکن تھی۔



مامی جان ونی کا کیا مطلب ہوتا ہے؟ حریم اُلجھن زدہ لہجے میں کلثوم بیگم سے پوچھنے لگی۔

آپ کو کیوں جاننا ہے؟ کلثوم بیگم نے نرمی سے پوچھا

کیونکہ آج کل حویلی میں بس یہی بات گھوم رہی ہیں کہ ہماری حویلی میں ونی آئے گی کون لائے گا ونی؟ حریم نے معصومیت سے بتایا

معصوم دلوں کی صدائیں اللہ فورن سے سن لیتا ہے آپ دعا کرنا ونی میں کوئی بھی بچی نہ آئے۔ کلثوم بیگم نے افسردہ لہجے میں کہا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کیوں؟ حریم کو حیرت ہوئی۔

کیونکہ ونی میں آئی لڑکی کی زندگی ایک قیدی سے زیادہ بدتر ہوتی ہے۔ کلثوم بیگم نے بتایا

پر ہم پھر کیوں لا رہے ہیں لالہ کا قتل ہوا اُس وجہ سے۔ حریم نے پوچھا

جی بیٹا اُس وجہ سے اب پتا نہیں کیا فیصلہ دعا کرنا دُرید نکاح کر لے کیا پتا پھر اُس بے چاری کی مشکلیں

آسان ہو۔ کلثوم بیگم کی بات پہ جانے کیوں حریم کا دل تڑپ اٹھا

دُرا کیوں کرنے لگے نکاح۔ حریم بُرمان کر بولی

Posted On Kitab Nagri

کیوں دُرید شادی نہیں کر سکتا کیا ماشاء اللہ سے اب اُس کی عمر ہو گئی ہے شادی تو ہو جانی چاہیے پر وہ مانتا نہیں۔ کلثوم بیگم کا دھیان اب دوسری طرف لگ چکا تھا۔

اچھا ہوا نہیں کرتے شادی کے علاوہ بھی بہت سے کام ہیں۔ حریم کا انداز دیکھ کر کلثوم بیگم نے ٹھٹک کر اُس کو دیکھا

آپ کیوں چاہتی ہیں آپ کے دُر لا کی شادی نہ ہو؟ کلثوم بیگم نے پیار سے پوچھا
اِس حویلی میں ایک وہ ہیں جو ہماری ہر بات مانتے ہیں اگر اُن کی شادی ہو جائے گی تو ہم تو نظر بھی نہیں آئے گے پھر ہمارا کیا ہو گا۔ حریم نے اپنے اندر کا خدشہ بیان کیا جس کو سن کر کلثوم بیگم نے اُس کو اپنے ساتھ لگایا

ایسی باتیں کیوں کر رہی ہیں یہاں سب آپ سے پیار کرتے ہیں۔
پر دُر لا جیسا تو کوئی نہیں کرتا نہ۔ حریم کی سوئی وہی اٹکی ہوئی تھی۔



ماہی نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تو اپنے کمرے میں حشمت صاحب کو دیکھ کر اُس کا دل تیزی سے دھڑک اُٹھا۔

ہمیں معاف کرنا بیٹا۔ حشمت صاحب نے ہاتھ جوڑ کر کہا تو ماہی کا وجود پتھر کا بن گیا آخر وہ ہو گیا تھا جس کے ناہونے کی اُس نے دعائیں کی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

شازل شاہ غصے سے کھولتا نکاح نامے پہ دستخط کر چکا تھا اُس نے لڑکی کا نام یا لڑکی کو دیکھنا گوارہ نہیں کیا تھا نکاح کے بعد وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا۔

کہاں جا رہے ہو؟ دُرید شاہ نے اُس کو جاتا دیکھا تو سنجیدگی سے پوچھا۔

اسلام آباد مجھے یہاں آنا ہی نہیں چاہیے تھا پر آپ یہاں لیں آے اب کوئی میری واپسی کی اُمید نہ رکھے۔ شازل شاہ سخت لہجے میں بول کر رُکنا نہیں تھا اس بار دُرید شاہ نے اُس کو روکنے کی کوشش نہیں کی تھی وہ شازل کو جانتا تھا غصے میں وہ کسی کی بھی نہیں سنتا تھا تبھی اُس کو کچھ وقت دینے کا سوچا۔

شازل شاہ جو کچھ دن پہلے انصاف انصاف بول رہا تھا آج خود کسی کے ساتھ نا انصافی کر کے شہر جا چکا تھا ایک معصوم جان کو چھوڑ کر جس کو اُس کی اشد ضرورت تھی۔

عیشاکب سے یمان کے کمرے کے دروازے کے پاس کھڑی یمان کو دیکھ رہی تھی جو آج کالج جانے کے لیے ایسے تیار ہو رہا تھا جیسے کسی کی شادی میں جا رہا ہوں۔

میرے بھائی خیر تو ہے کیا ہوا ہے تمہارے انداز آج کچھ نرالے لگ رہے ہیں۔ عیشا سے رہا نہیں گیا تو بول پڑی۔

خیر ہے کیوں آپ کو نظر نہیں آ رہا۔ یمان اپنی شرٹ کا کالر ٹھیک کرتا سر سری لہجے میں بولا اُس کو بس کالج جانے کی جلدی تھی

Posted On Kitab Nagri

آج سے پہلے تو اتنا تیار شیار ہو کر کالج نہیں گئے تو آج کس کو ایمپریس کرنے کا ارادہ ہے۔ عیشا کی سوئی ایک ہی بات پہ اٹک گئی۔

ایسی کوئی بات نہیں یہ میرا روزانہ معمول ہے۔ ایمان مزید سوالوں سے بچتا بول کر اپنا کالج بیگ اٹھا کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

کچھ سوچ کر عیشا بھی اُس کے پیچھے صحن تک آئی۔ ایمان نے تاڑ پہ کپڑے ڈالتی فجر کو دیکھا تو اُس کی جانب آیا۔

آپی میں کیسا لگ رہا ہوں؟ ایمان فجر کے پاس آکر بولا فجر نے پلٹ کر حیرت سے اُس کو دیکھا کیونکہ آج سے پہلے ایمان نے کبھی ایسی کوئی بات نہیں پوچھی تھی کہ میں کیسا لگ رہا ہوں؟

بتاؤ بتاؤ آج تمہارا ڈمپل بوائے فرصت سے تیار ہوا اور تو اور میل فیئر لولی کریم بھی لگائی ہوئی ہے چہرے پہ۔ عیشا اپنی ہنسی دبائے شرارت سے اُس کو دیکھ کر بتانے لگی تو ایمان سٹیٹا گیا۔

تو اس میں کونسی بڑی بات ہے آپ بھی تو اپنے چہرے پہ اتنی ملتی ہیں۔ ایمان نے حساب برابر کیا۔ جب کی فجر کبھی ایمان کو دیکھتی تو کبھی عیشا کو۔

ایک منٹ ایک منٹ کیا واقعہ ایمان تم نے آج کریم لگائی ہوئی ہے۔ فجر نے مداخلت کرتے ایمان سے پوچھا تو وہ کان کی لو کھجانے لگا۔

جی اس میں اتنا حیران ہونے والی تو کوئی بات نہیں کونسا مجھ پہ پابندی ہے۔ ایمان کچھ بد مزہ ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

نہ میرے بھائی کو پابندی تو نہیں مگر تمہیں ضرورت کیا تھی اپنے گورے چٹے چہرے پہ کریم لگانے کی
سفید بھالوں بننے کا شوق چڑھا ہے کیا؟ عیشا کی بات پہ یمان کا ہاتھ بے ساختہ اپنے چہرے پہ پڑا۔
آپی کیا واقع میں بھالوں لگ رہا ہوں۔ یمان پریشان ہوتا فجر سے بولا۔
پاگل بنا رہی ہے تمہیں اس کو چھوڑو اور کالج کے لیے نکلویٹ ہو رہا ہے۔ فجر اُس کے بالوں میں ہاتھ
پھیر کر بولی۔

یمان نے عیشا کو دیکھا جو ابھی بھی شوخ نظروں سے اُس کو دیکھ رہی تھی۔
اللہ پوچھے آپ سے۔ یمان نروٹھے پن سے بولا تو عیشا ہنسی۔



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

پہلی پہلی بار محبت کی ہے۔
کچھ نہ سمجھ میں آئے میں
کیا کروں عشق نے میری
ایسی حالت کی ہے
کچھ نہ سمجھ میں آئے میں
کیا کروں۔۔

Posted On Kitab Nagri

عیشا فجر کے ساتھ کھڑی ہو کر اُس کو چڑانے کے لیے گانا گانے لگی تو یمان نے باہر نکلنے میں عافیت سمجھی۔
تمہیں نہیں لگتا یمان میں بدلاؤ آرہا ہے۔ یمان باہر نکل گیا تو عیشا سنجیدگی سے فجر سے بولی۔
بڑا ہو رہا ہے شاید اس لیے۔ فجر نے کہا۔

شاید پر وہ تھوڑا عجیب ہو گیا ہے اکیلے اکیلے مسکراتا ہے کھویا ہوا رہتا ہے اب خود کو مینٹین کرنے لگا ہے
کہاں پہلے اُس کے ماتھے پہ بال بکھرے ہوتے تھے اور اب نفاست سے بالوں کو کنگھی کرتا ہے جہاں
پہلے پانچ منٹ میں تیار ہوتا تھا اب آدھا گھنٹہ لگا دیتا ہے۔ عیشا نے جو کچھ محسوس کیا وہ سب بتانے لگی۔
تمہاری باتوں کا مطلب؟ فجر غور سے اُس کو دیکھ کر پوچھنے لگی۔

مطلب صاف ہے مجھے لگتا ہے ہمارے بھائی کو محبت ہو گئی ہے۔ عیشا بنا دیر کیے کہا تو فجر نے اُس کے
بازوؤں پہ زور سے چٹکی کاٹی جس وہ بلبلا اُٹھی۔

شرم کرو یمان کی عمر کیا ہے بس سترہ سال اُس کو تو ٹھیک سے محبت لفظ کا مطلب نہیں پتا کرنا تو بہت دور
کی بات ہے۔ فجر نے گھور کر کہا۔

www.kitabnagri.com

جو بھی مجھے تو پیار کی علامت لگ رہی ہے اور سترہ سال عمر اتنی کم بھی نہیں ویسے بھی محبت میں عمروں کا
کیا کام۔ عیشا سر جھٹک کر بولی۔ تو فجر کو پریشانی نے آگھیرا۔

Posted On Kitab Nagri

کالج آکر یمان سیدھالا بئریری آیا تھا جہاں اُس کی سوچ کے مطابق آروش پہلے سے موجود تھی۔ یمان نے ایک بھرپور نظرپوری لائبریری میں ڈالی جہاں موجود سب شاگرد پڑھنے میں مصروف تھے۔ یمان چلتا ہوا آروش کے سامنے والی چیئر پہ بیٹھ گیا۔

اسلام علیکم! یمان پہلے تو بس اُس کو دیکھتا رہا پھر ہمت کر کے سلام جھاڑا۔ یہ سوچ کر کے سلام کا جواب دینا ہر مسلمان پہ فرض ہے۔۔

وعلیکم اسلام! آروش اپنی نظریں کتاب پہ جمائے سلام کا جواب دینے لگی تو یمان نے اپنے دل پہ ہاتھ رکھ کر اُس کو ڈپٹا

کیسی ہیں آپ؟ یمان نے دوسرا سوال کیا۔

ٹھیک۔ آروش نے مختصر جواب دیا یمان کے لیے یہی بہت تھا۔

اُس سے پہلے یمان مزید کچھ پوچھتا آروش اپنی جگہ سے اٹھ کر لائبریری سے باہر چلی گئی ہمیشہ کی طرح یمان دل مسوس کر کے رہ گیا۔۔

www.kitabnagri.com



ماہی کو شاہ حویلی لایا گیا تھا وہ جیسے ہی حویلی داخل ہوئی شبانہ اُس کی طرف بڑھتی

زوردار تھپڑ اُس کے گال پہ مارا۔ ماہی کو اپنا گال جلتا محسوس ہوا تکلیف سے اُس نے اپنی آنکھوں کو بند کر دیا۔

Posted On Kitab Nagri

توں (گالی) تیرے خبیث بھائی کی وجہ سے میرا سہاگ اُجڑ گیا۔ شبانا ایک کے بعد ایک تھپڑ اُس کے چہرے پہ مار کر اپنے اندر کی بھڑاس نکالنے لگی۔ باقی سب خاموش تماشائی کا کردار ادا کرنے لگے۔
اس میں میرا کیا قصور

چٹاخ

چٹاخ۔

ماہی نے ہمت کر کے کچھ کہنا چاہا پر فاریہ بیگم ایک بعد ایک تھپڑ اُس کے چہرے پہ مارا جس پہ ماہی نڈھال ہوتی نیچے بیٹھتی چلی گئی۔ شبانا خونخوار نظروں سے اُس کو دیکھنے لگی۔
آج زبان کھولی دوبارہ مت کھولنا۔ شبانا اُس کے بالوں سے پکڑتی وارن کرنے لگی۔
آ۔

اتنی سخت گرفت پہ ماہی کراہ اُٹھی۔
حریم نے سیڑھیوں کے پاس کھڑے ہو کر ہال کا منظر دیکھا تو اُس کو اپنی آنکھوں پہ یقین نہیں آیا وہ جلدی سے بھاگ کر نیچے آئی۔

بھابھی کیا ہو گیا چھوڑے انہیں۔ حریم شبانا ہاتھ پکڑ کر روک کر بولی جو کبھی ماہی کے چہرے پہ تھپڑ مار رہی تھی تو کبھی اُس کے پیٹ پہ لاتیں برسا رہی تھی۔ ملازمائیں رحم کرتی نظروں سے ماہی کمزور سراپا دیکھ رہی تھی جب کی فاریہ بیگم بے تاثر نظروں سے اُس کو دیکھ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

تم بچ میں مت آؤ۔ شبانا جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑواتی کھینچ کر ماہی کو تھپڑ مارا۔ ماہی کو لگا آج اُس کی زندگی کا آخری دن ہے۔

بھا بھی چھوڑے انہیں کیوں بے چاری پہ ظلم کر رہی ہیں۔ وہ مسلسل ماہی کو چھڑوانے کے چکر میں تھی پر اُس کی سننے کو کوئی تیار کب تھا۔

پہلے بھی کہا اب بھی بول رہی ہوں تم بچ میں مت آؤ ورنہ تمہارا بھی میرے ہاتھوں نقصان ہو جائے گا۔ وہ نفرت آمیز لہجے میں کہتی در پہ در ماہی کے نازک گالوں پہ تھپڑ مارنا شروع ہو گی ماہی کے منہ سے دردناک چیخ نکلی حریم کی آنکھیں پھٹنے کی حد تک کھل چکی تھی اُس نے التجا کرتی نظروں سے اپنی پھپھو کو دیکھا جو سکون سے ملازماؤ کے ساتھ کھڑی تھی۔

پھپھو آپ رو کے نہ اللہ ناراض ہو جائے گا یوں کسی پہ ظلم نہیں کرتے اُس بے چاری کا کیا قصور ہے۔ حریم نے منت کرنے والے انداز میں کہا

وہی میں آئی ہوئی ہے یہ ہے اِس کا قصور اِس کے بے غیرت بھائی نے میرا سہاگ اُجاڑا ہے اِس کو تو میں جینے نہیں دوں گی۔ جواب اُس کی بھا بھی نے دھاڑنے والے انداز میں دیا

پلیز بھا بھی چھوڑ دے وہ مر جائے گی۔ حریم نے ایک بار پھر بے حس بنی بھا بھی سے منت کی جواب میں اُس کو خون آشام نظروں سے اُس کو دیکھتی دھکا دیا جس سے اُس کا سر ٹیبل پہ لگا اُس نے کراہ کر ماتھے پہ

Posted On Kitab Nagri

ہاتھ لگا تو خون کی بوندیں نظریں آئی اپنی تکلیف کو نظر انداز کرتی اُس نے رحم بھری نظر نیم بے ہوش وجود پہ ڈال کر کھڑی ہوگی اُس کا رخ اب اُپر کی جانب تھا۔

آپی

آپی

خدا کا واسطہ کا جلدی سے دروازہ کھولے۔ اُپر آکر اُس نے دروازے کو پیٹ ڈالا کیا ہو گیا ہے۔ آروش نے دروازہ کھول کر ایک نظر اُس کے ماتھے پہ لگی چوٹ پہ ڈال کر استفسار کیا وہ پلیر اُن کو بچالیں ورنہ وہ مر جائے گی۔ حریم نے پھولی ہوئی سانسوں کے درمیان کہا اُس کا تنفس بُری طرح بگڑ گیا تھا سیڑھیوں سے تیز بھاگ کر آنے کی وجہ سے۔

کون کس کو مار دے گا؟ آروش نے آبرو سیکڑ کر پوچھا

جو لڑکی آج آئی ہیں اُن کو بے چاری کی حالت بہت بُری ہوگی ہے۔ حریم نے افسردہ لہجے میں بتایا

تو؟ اُس نے نارمل لہجے میں پوچھا

www.kitabnagri.com

تو آپ نیچے چلیں آپ بھابھی کو روک سکتی ہیں تاکہ وہ اُس پہ ظلم نہ ڈھائے ہم تو کب سے روکنے کی کوششوں میں ہیں پر ہماری کسی نے نہیں سنی آپ آجائے آپ روک سکتی ہیں۔ حریم کی بات پہ اُس کے چہرے پہ سایہ آکر لہرایا

Posted On Kitab Nagri

پلیز اللہ کا واسطہ ہے آپ کو اس کو چھوڑ دے میں ہر بات مانوں گی آپ کو پر اُس کو مت مارے اللہ سے ڈرے۔

اپنی سوچو کو جھٹکتی بے تاثر و نظروں سے حریم کے پریشان چہرے کو دیکھا
اُس کو یہاں چھوڑ کر جانے والے اُس کے اپنے ہیں تمہیں اُس کے لیے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں
کیونکہ اپنے انجام سے واقف وہ خود بھی ہوگی۔ آروش نے سپاٹ لہجے میں کہا
مطلب آپ نہیں چلے گی۔ حریم کی جیسے آخری اُمید بھی ختم ہوگی
نہیں کیونکہ نہ تم روک سکتی ہو نہ میں تم اندر آؤں تمہارے ماتھے کی ڈرینگ کر لوں۔ آروش نے اُس
کے ماتھے سے گالوں تک آتی خون کی لکیر کو بہتے دیکھا تو ہاتھ پکڑ کر کہا حریم نے جھٹکے سے اپنا ہاتھ پیچھے
کیا

ہمیں آپ سے اتنی بے حسی کی اُمید نہیں تھی حیرت ہو رہی ہے آپ اتنی بے حسی کا مظاہرہ کیسے کر سکتی
ہیں۔ حریم نے افسوس بھرے لہجے میں کہا

یہاں رہنے والا ہر فرد بے حس بن جاتا ہے ایک دن تمہارا شمار بھی ہوگا۔ آروش سرد لہجے میں بولی تو اُس
نے سر جھٹکا

Posted On Kitab Nagri

ہم اتنے ظالم کبھی نہیں ہو سکتے کیونکہ ہمارا ضمیر ابھی زندہ ہے مرنے نہیں گیا جو کسی پہ ظلم ہوتا دیکھے اور کچھ محسوس بھی نہ ہو۔ حریم نے اختلاف کیا

ضمیر کو مرنے میں وقت نہیں لگتا۔ آروش سنجیدگی سے کہتی ٹھاہ کی آواز سے دروازہ بند کیا۔
حریم نے بے بس نظروں سے بند دروازے کو دیکھا ماہی کی دلخراش چیخے وہ یہاں بخوبی سن سکتی تھی اُس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے خود پہ بھی اُس کو بے اختیار غصہ آیا وہ کیوں اُس کے لیے کچھ کر نہیں پائی۔

پھینک آؤ اس کو کہی کسی کونے میں۔ شبانا ماہی کو مار مار تھک گی تو پاس کھڑی ملازمہ سے بولی جو اُس کی بات پہ سر ہلاتی نیم بیہوشی کی حالت میں ماہی کو لیتی سٹوروم کی طرف جانے لگی۔
شازل لالہ سے نکاح ہوا ہے اس منہوس کا شکر ہے شازل لالہ نہیں ہے گاؤں میں۔ نازلین جو ابھی آئی تھی نیچے ملازماؤں کے سہارے چلتی ماہی کو دیکھا تو بتایا۔

ہوتا تو کیا کرتا۔ شبانا کاٹ کھانے والی نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولی۔
وہ بچپن میں اپنی بلی کو ہاتھ لگانے نہیں دیتے تھے تو سوچے اگر وہ اپنی بیوی کا حال ایسا دیکھے گے تو کیاری ایکشن دے گے۔ نازلین نے کہا

بیوی نہیں ونی میں آئی ہے بس اس کی کوئی اوقات نہیں۔ شبانا آپے سے باہر ہوئی۔

جو بھی

Posted On Kitab Nagri

جو بھی کیا تیرے بھائی کے قاتل کی بہن ہے وہ منسوس۔ شبانا جھلا کر کہتی وہاں سے چلی گئی۔



واٹ توں نے نکاح کر دیا۔ رضا شاکی نظروں سے شازل کو دیکھتا بولا جو ابھی پہنچا تھا وہاں۔

بد قسمتی سے ہاں۔ شازل اپنے ہاتھ بالوں میں پھنسانا گواہی سے بولا

یہ تو اچھا نہیں ہوا۔ ارحم نے باتوں میں حصہ لیا۔

اچھا یا بُرا میں کسی کی باتوں یا پریشر میں نہیں آنے والا میں کبھی گاؤں نہیں جانے والا اب۔ شازل غصے سے اپنے منصوبوں سے آگاہ کرنے لگا۔

وہ تمہارا ابائی گاؤں ہیں اور اب تو تیری بیوی بھی وہاں ہیں۔ ارحم نے اُس کو سمجھانا چاہا۔

واٹ ربش۔ شازل ناگواہی سے کہتا اُٹھ کھڑا ہوا۔

جانے اُس بے چاری کے ساتھ کیا ہو رہا ہو گا اور یہ یہاں غصے سے بھنا بیٹھا ہے۔ رضانا نے شازل کو جاتا دیکھا تو افسوس سے کہا

www.kitabnagri.com



رات کا وقت تھا آروش کچن میں آتی وہاں سے پہلے فرسٹ ایڈ بوکس لیا ایک ٹرے نکال کر اُس نے پہلے دودھ گرم کیا دو روٹیاں پکا کر اُس نے فریج سے سالن نکال کر اُس کو بھی گرم کیا۔

فرسٹ ایڈ بوکس دودھ کا گلاس کھانا یہ سب ٹرے میں سیٹ کرتی وہ سٹوروم میں آئی جہاں ماہی کو رکھا گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

دروازہ کھلنے کی آواز پہ ماہی ڈر کر خود میں سمٹ کر بیٹھی گی اُس کے چہرے پہ خوف کی پرچھایا چھانے لگی۔
ڈرو نہیں میں ہوں آروش شہباز۔ آروش نیچے اُس کے ساتھ بیٹھ کر درمیان میں ٹرے رکھ کر بولی۔
ماہی نظریں اٹھا کر اُس کو دیکھنے لگی جو براؤن کلر کے شلوار قمیض کے ساتھ ہم رنگ ڈوپٹہ پہنے کندھوں
پہ کالی شال ڈالے ہوئی تھی۔ ماہی نے پہلی بار اُس کو دیکھا تھا اُس کو یاد تھا اکثر آمنہ آروش کی تعریف کیا
کرتی تھی جس پہ اُس کس یقین نہیں آتا تھا یا بے زار ہو جاتی تھی مگر آج اپنے اس کو دیکھ کر ماہی کو لگا جو
کچھ سنا تھا وہ تو کچھ بھی نہیں سامنے کھڑی لڑکی اُس سے زیادہ تھی۔

پہلے ڈریسنگ کمر لوں تمہاری اُس کے بعد تم کھانا کھا لینا۔ آروش نے اُس کی نظروں میں اپنے لیے ستائش
دیکھ لی تھی جس کو نظر انداز کیے نارمل لہجے میں اُس سے بولی
زخم دینے والے مرہم لگاتے ہوئے اچھے نہیں لگتے۔ ماہی نے طنزیہ کہا۔

میرے سامنے زبان چلانے سے اچھا ہے اُن کے ہاتھ روکتی کو مارنے کے لیے تمہاری طرف بڑھ رہے
تھے۔ آروش نے مسکرا کر میٹھا سا طنزیہ کیا ساتھ میں اُس کے سو جھے ہوئے گالوں پہ مرہم لگانے لگی۔
وہی کی کیا اوقات ہوتی ہے وہ میں باخوبی جانتی ہوں ہاتھ روکتی تو تمہارے گھر والے میرے ہاتھ کاٹ
ڈالتے۔ ماہی کو خود پہ رونا آیا۔

ہاتھ نہیں کاٹتے ظاہر ہے تم سے اب کام بھی تو کروانے ہیں۔ آروش بے حسی سے بولی۔
میں لگالوں گی۔ آروش نے اُس کے ماتھے پہ لگی چوٹ پہ ڈریسنگ کرنی چاہی تو ماہی نے کہا

Posted On Kitab Nagri

تم اپنی انرجی ضائع مت کرو کل کام آئے گی۔ آروش کی بات پہ ماہی کو سمجھ نہیں آیا وہ ہمدردی کرنے آئی ہے یا اُس کے زخموں پہ نمک چھڑکنے۔

کھانے میں کیا پسند ہے تمہیں۔ آروش روٹی کا نوالہ اُس کے منہ کے پاس کرتی پوچھنے لگی سب کھا لیتی ہوں۔ ماہی ایک نظر اُس کو دیکھ کر بولی۔
گڈ۔ آروش سر ہلا کر بولی۔

اُٹھو۔ کھانا کھانے کے بعد آروش کھڑی ہوتی اُس سے بولی۔
پر کہاں؟ ماہی ایک بار پھر خوفزدہ ہوئی۔

کیا ساری رات یہی رہ کر گزاری ہے۔ آروش نے پوچھا تو ماہی نے چاروں اطراف دیکھا جہاں دھول مٹی کے علاوہ کچھ نہیں تھا۔ یقیناً چوہے بھی ہو گے۔

میری قسمت میں تو اب یہی ہے۔ ماہی مایوس ہوئی۔
آؤ لالہ کے کمرے میں چھوڑ آؤں تمہیں تمہارے شوہر کے کمرے میں ہونا چاہیے۔ آروش کی بات پہ
ماہی کو اچانک یاد آیا اُس کا شوہر بھی ہے جس کے ہوتے ہوئے بھی اُس کا ساتھ اتنا ظلم ہوا۔

اگر وہ بھی مارے توں۔ یہ سوچ آتے ہی اُس کے وجود میں سنسنی پھیل گئی۔

میں یہی ٹھیک ہوں۔ ماہی نے کہا

ایزیووش۔ آروش کندھے اُچکا کر سٹوروم سے چلی گئی۔

Posted On Kitab Nagri

اتنی بُری تو نہیں میں خوا مخواہ چڑکھاتی تھی۔ آروش کے جانے کے بعد ماہی نے رائے قائم کی آروش کے مطلق۔

حریم یہ کیا ہوا ہے تمہارے ماتھے پہ۔ دُرید شاہ نے حریم کے ماتھے پہ چوٹ دیکھی تو فکر مندی سے پوچھنے لگا۔

ہمارا پاؤں سے پھسل گیا تھا واشروم میں تبھی چوٹ لگ گئی۔ حریم نے پہلی مرتبہ دُرید سے جھوٹ بولا خیال کیا کرو نہ کیا درد ہو رہا ہے زیادہ؟ دُرید نے نرمی سے سمجھانے کے بعد پوچھا معمولی سازخم ہے بس۔ حریم نے مسکرا کر بتایا اچھا میرے ساتھ چلو تمہاری چیزیں تمہیں دوں جو ابھی تک نہ دے پایا۔ دُرید شاہ نے کہا تو اُس نے سر کو جنبش دی۔

دُرا ہمیں آپ کو کچھ بتانا تھا۔ دُرید شاہ نے اُس کو سامان دیا تو ان کو سائیڈ پہ رکھ کر آہستہ آواز میں کہا کیا بتانا تھا۔ دُرید شاہ سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولا وہ جو لڑکی آئی تھی نہ ان کو بھا بھی شبانہ بہت مارا بیٹا تھا وہ بہت زخمی بھی ہو گئی تھی آپ ان سے کہیں نہ اُن کو نہ مارے بے چاری کو تکلیف ہو رہی ہوگی۔ حریم نے افسردہ لہجے میں بتایا تو دُرید نے گہری سانس خارج کی۔

تمہارے کالج کی چھٹیاں کب ختم ہو رہی ہیں؟ دُرید شاہ اُس کی بات نظر انداز کیے پوچھنے لگا

Posted On Kitab Nagri

دودن بعد۔ حریم نے بتایا

ٹھیک ہے اُس کی تیاری رکھو ہاسٹل میں چھوڑ آؤں گا۔ درید شاہ جواب بولا

آپ نے ہماری بات کا جواب نہیں دیا۔ حریم نے ایک بار پھر کہا

دیکھو حریم تمہاری بات کا جواب فحال میرے پاس نہیں تم اس معاملے سے دور رہو اسی میں بہتری

ہے۔ دُرید سنجیدگی سے بولا

مطلب آپ بھا بھی شبانا کو کچھ نہیں کہے گے؟ حریم کو دکھ ہوا

میں کیا کہوں گا یہ عورتوں کا معاملہ ہے میں نہیں بول سکتا اگر کوئی بول سکتا ہے تو وہ شازل ہے جو ابھی

یہاں نہیں۔ دُرید نے بتایا

تو آپ شازل لالہ سے کو آگاہ کرے نہ۔ حریم نے مشورہ دیا

تم اپنی پڑھائی پہ دھیان دو حریم۔ درید نے اس بار سختی سے ٹوکا تو وہ اپنا سر جھکا گئی

www.kitabnagri.com

آپ کہاں ہو لالہ؟ آروش نے کال پہ شازل شاہ سے پوچھا

اسلام آباد۔ شازل نے سنجیدگی سے مختصر جواب دیا۔

کیوں؟ آروش نے دوسرا سوال کیا

Posted On Kitab Nagri

کیونکہ میں یہی ہوتا ہوں گاؤں آکر سوائے ڈپریشن کے کچھ اور نہیں ملتا پتا نہیں تم سب کیسے رہ رہو ایسے اصولوں پہ میرا تو کچھ ہی پل میں دم گھٹنے لگتا ہے کیسی زندگی ہے جہاں دوسرے لوگ ہماری زندگی کے فیصلے کر کے ہم پہ مسلط کر رہے ہیں۔ شازل شاہ سخت بیزار معلوم ہو رہا تھا۔

آپ اپنی امانت تو لیکر جائے پھر آپ کی مرضی اسلام آباد رہے ہیں یا کہی اور۔ آروش نے سنجیدگی سے کہا

کونسی امانت؟ شازل شاہ اُس کی بات سمجھ نہیں پایا۔

آپ کی بیوی۔ آروش کی بات پہ اُس کی آنکھوں کے سامنے سارا واقع ایک بار پھر تازہ ہوا۔

بکواس ہے میری کوئی بیوی نہیں میں تو شادی کے سخت خلاف تھا سوچ لیا تھا کبھی شادی نہیں کروں گا پر اُس دن جو میرا تماشا ہوا وہ میں کبھی نہیں بھولوں گا اور نہ کبھی گاؤں آنے کی حماقت کروں گا۔ شازل سخت لہجے میں بولا تو آروش بنا کوئی اور بات کہے کال کٹ کر گئی۔

میرے بھائی بھی بے حس ہیں آخر کیوں نہ ہو رگوں میں شاہ خاندان کا خون جو ہے۔ اپنے فون کے وال پیپر پہ دُرید شاہ اور شازل شاہ کی تصویر دیکھ کر آروش طنزیہ لہجے میں بڑبڑا کر اٹھ کھڑی ہوئی

وہ باہر آئی تو ماہی کو کراہتے پایا جو تکلیف میں ہونے کے باوجود حویلی کے بڑے سے ہال کو پونچا لگا رہی تھی آروش نے تعجب سے اُس کو پھر ملازماؤ کو دیکھا جو سر جھکا کر خاموشی کھڑی تھی جہاں پہلے حویلی کے

Posted On Kitab Nagri

ہال کی صفائی پانچ سے چھ عورتیں کیا کرتی تھیں آج اکیلی کمزور سی ماہی کو یہ کام سونپا گیا تھا بنا اُس کی طبیعت کا لحاظ کیے۔

صوفے پہ بیٹھ جاؤ۔ آروش سیڑھیاں اُترتی ماہی کے ہاتھ سے کپڑا لیکر بولی تو ماہی نے آنسوؤں سے بھری آنکھوں سے اُس کی جانب دیکھا جو سپاٹ تاثرات لیے کھڑی تھی۔

چھوٹی بی بی نے کہا تھا آج سے سارے کام یہی کرے گی اور کوئی بیچ میں نہیں آئے گا۔ وہاں کھڑی ایک ملائم نے کہا تو آروش تیکھی نظروں سے اُس کو دیکھا جس سے وہ خاموش ہو گئی۔ تمہیں کانوں کا مسئلہ ہے کیا؟ ماہی کو ایک جگہ ڈکا دیکھ کر میٹھا طنز یہ کیا۔

ماہی سرعت سے اپنا سر نفی میں ہلانے لگی مگر قدم کہی اور نہیں بڑھاپائی اُس میں اتنی سکت نہیں تھی پہلے کل کی مار ساری رات کی بے آرامی اُس کے بعد خالی پیٹ کام کرنا اُس کے اعصابوں کو شل کر گیا تھا۔

آروش۔ شبانا کالی چادر میں ملبوس دھاڑنے والے انداز میں اُس کا نام لیا آروش کو تو کوئی فرق نہیں پڑا وہ پرسکون سی اُس کی جانب پلٹی البتہ ماہی کی ٹانگیں ضرور کپکپاہٹ کا شکار ہوئی تھی۔

آپ کی عدت کے مہینے ہیں اپنے کمرے سے باہر کیوں آ جاتی ہیں بار بار۔ آروش نے سر سری لہجہ اپنا کر کہا

Posted On Kitab Nagri

تم میرے معاملات سے دور رہو ورنہ اچھا نہیں ہو گا یہ میری مجرم ہے اس کے ساتھ جیسا رویہ چاہوں میں اختیار کر سکتی ہوں۔ شبانا اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ کر بولی۔
اس لڑکی کو مجرم کہنے سے پہلے اس کا جرم بتائے۔ آروش نے پوچھا
میرے شوہر کے قاتل کی بیوی ہے۔ شبانا نفرت سے غرائی۔

قاتل کی بہن ہے قاتل نہیں جو قاتل ہے اُس کو سزا دو کسی معصوم بے گناہ کو نہیں۔ آروش نے ناگواری سے کہا

تم اپنے کمرے میں جاؤ تمہارے منہ نہیں لگنا چاہتی میں۔ شبانا نے دانت پیس کر کہا
لالا والوں کے آنے کا وقت ہو گیا ہے اس لیے آپ اپنے ہجرے میں جائے۔ آروش کی بات پہ پاس
کھڑی ملازمین کی ہنسی چھوٹ گئی تھی۔

شبانا کو غصہ تو اُس کی بات پہ بہت آیا تھا پر کسی اور وقت کا سوچتی اپنے کمرے کی جانب چلی گئی۔
آپ سب صفائی مکمل کریں اور تم میرے ساتھ چلو۔ آروش ملازماؤں سے کہتی ماہی سے کہنے لگی تو اُس نے
مشکور نظروں سے آروش کو دیکھا جواب ہر چیز سے لا تعلق تھی۔



آپ پریشان مت ہو اللہ ماہی کی حفاظت کرے گا۔ آمنہ چارپائی پہ خاموش بیٹھے زین کے پاس آکر تسلی
آمیز لہجے میں بولی

Posted On Kitab Nagri

اللہ تو بیشک اُس کی حفاظت کرے گا پر مجھے شاہ خاندان سے کسی رحم کی اُمید نہیں ان کے لیے کسی معصوم کی جان لینا عام بات ہے۔ ذین افسردگی سے بولا وہ بہت فکر مند تھا ماہی کے لیے۔

وہ ایسا کچھ نہیں کرے گے ہمیں تو شکر کرنا چاہیے ماہی کا نکاح دیدار شاہ سے نہیں بلکہ شہباز شاہ کے سپوت شازل شاہ سے ہوا ہے جو زیادہ تر شہر رہنا پسند کرتا ہے کیا پتا وہ ماہی کو بھی سب سے دور اپنے ساتھ شہر لیکر جائے اتنا تو آپ کو بھی پتا ہو گا شہر میں رہنے والے واسیوں کی سوچ الگ ہوتی ہے۔ آمنہ کی بات ذین کو کسی حد تک ٹھیک لگی پر پھر بھی اُس کو قرار نہیں آیا۔

شازل ماہی کو اپنی بیوی تسلیم کرے گا تب اُس کو لیکر جائے گا نہ کہی اور وہ شہباز شاہ کا بیٹا ہے یقیناً اُسی کی طرح ہو گا پتھر دل۔ ذین سر جھٹک کر بولا

شہباز پتھر دل نہیں

شہباز شاہ وہی ہے جس نے سالوں پہلے ایک معصوم کی جان لی تھی اور تم اب بھی کہہ رہی ہو وہ پتھر دل نہیں۔ ذین نے تاسف بھری نظروں سے اُس کو دیکھ کر اُس کی بات درمیان میں کاٹ کر بولا تو آمنہ لاجواب ہو گئی۔

وہ بہت پرانی بات ہے ذین اور اللہ اُن کو سزا بھی دے رہے ہیں اپنی لاڈلی بیٹی آروش شاہ کی صورت میں جس کی شادی کسی نہ کسی وجہ سے ٹوٹ جاتی ہے کیا آپ بھول گئے ہیں اُس کے عین نکاح کے دن اُس کے ہونے والے شوہر کا انتقال ہو گیا پھر جب کچھ وقت بعد دوسرا رشتہ ہوا تو وہ لڑکا کار ایکسیڈنٹ میں

Posted On Kitab Nagri

معزور ہو گیا اور تیسری بار تیسری بار تو اُس کی بارات ہی نہیں آئی آپ سوچ سکتے ہیں جس بیٹی کے ساتھ یہ سب ہو اُس کے ماں باپ پہ کیا گزرتی ہوگی سب آروش شاہ کو سبز قدموں والی بولتے ہیں۔ آمنہ ایک سانس میں سب کچھ بتانے لگی۔

میں جانتا ہوں ان سب میں اُن کی بیٹی کا کیا قصور تم اُن کا ذکر میرے سامنے مت کرو ہمیں تو گنہہ ہوگا بلا وجہ انہیں بھی ملے گا۔ ذین سنجیدگی سے بولا تو آمنہ شرمندگی سے اپنا سر جھکا گی جذبات اور بے اختیاری میں آکر وہ نامحرم کے سامنے آروش شاہ کا نام لے چکی تھی جو پہلی بار ہوا تھا۔



میں نوٹ کر رہا ہوں تیرا زیادہ تر دھیان پڑھائی کے بجائے اُس آروش پہ ہوتا ہے۔ آج آروش نہیں آئی تھی جس کا پتا یمان کو کالج آنے کے بعد ہوا تب سے وہ غم سم سا کلاس اٹینڈ کر رہا تھا ابھی وہ فری ہوا تو عرفان نے بغور اُس کا جائزہ لیکر کہا۔

ایسی کوئی بات نہیں۔ یمان نظریں چڑا کر بولا

www.kitabnagri.com

ایسی نہیں تو کسی بات ہے دیکھ بھی میں تیرا دوست ہوں تو مشورہ بھی دوستوں والادوں گا اگر تیرے دل میں اُس کے لیے کچھ ہے بھی تو ایک بات میں کلیئر کردوں وہ تمہارے لیے کسی سیراب کے علاوہ کچھ نہیں تم دونوں میں بہت فرق ہے سب سے زیادہ فرق تو اسی بات سے لگائیں کہ وہ شاہ خاندان سے تعلق رکھتی ہے جہاں اپنے قبیلے اپنی ذات پات کے علاوہ سیٹیاں کہی اور نہیں دی جاتی۔ عرفان سنجیدگی سے اُس کو سمجھانے لگا جس کو سننے کے بعد یمان کو اپنے اندر مایوسی پھیلتی محسوس ہوئی پر وہ کچھ بول نہیں

Posted On Kitab Nagri

پایا کہی نہ کہی اُس کو عرفان کی باتیں سچ لگ رہی تھی یہ باتیں تو اُس کے دماغ میں بھی آتی تھی پر وہ اپنے دل کے ہاتھوں بے بس تھا جو بس اُس کی آواز اور آنکھوں کا اسیر ہو گیا جو نہ ذات کا فرق دیکھ رہا تھا اور نہ دونوں کے درمیان موجود اسٹیٹس کا۔

مجھے بس اپنا نام کمانا ہے بہت بڑا سنگر بننا میرا خواب ہے اُس سے زیادہ میری کوئی اور خواہش نہیں۔ یمان اپنے دل کو مار کر بولا اُس کو لگتا تھا شاید پُسا آجانے کے بعد محبت بھی مل جائے جو اُس کی بس خام خیالی تھی۔

گڈ لگ میرے یار۔ عرفان خوش ہو کر بولا اور یمان مسکرا بھی نہیں پایا۔

یمان ٹھیک سے کھانا کھاؤ۔ فجر نے یمان کو بس کھانے کی پلیٹ کو گھورتا پایا تو کہا مجھے بھوک نہیں آپی نیند آرہی ہے سونا ہے۔ یمان دستر خواں سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ کیا ہو گیا ہے یمان تم کھانے میں آجکل نخر نہیں کرتے اور نہ ٹھیک سے کھاتے ہو طبیعت تو ٹھیک ہے نہ۔ عیشا اُس کی بات سن کر فکر مندی سے گویا ہوئی۔

جی سب ٹھیک ہے میں بس سونا چاہتا ہوں۔ یمان یہ کہہ کر اپنے کمرے میں چلا گیا فجر نے ایک نظر اُس کی پلیٹ کو دیکھا جہاں کھانا جوں کاتوں تھا یمان نے ایک نوالہ تک نہیں لیا تھا۔ یمان کمرے میں آ کر اوندھے منہ بیڈ پہ لیٹ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

آپ پلیز میری ہو جائے۔ ایمان تصور میں آروش کو مخاطب کرتا نیند کی وادیوں میں اُتر گیا۔

مجھے ایمان کی ٹمیشن ہو رہی ہے۔ فجر نے عیشا سے کہا

وہ تو مجھے بھی اب ہونے لگی ہے بس ایک بات پہ تسلی ہوتی ہے دو سال سے ایک سال گزر گیا تو دوسرا سال بھی سکون سے گزر جائے اُس کے بعد تو ایمان کا سارا دھیان اپنے فیوچر کی جانب ہو گا اُس کا خواب پورا ہو گا سنگر بننے کا آخر کو اُس کا جنون ہے۔ عیشا اُس کی بات کے جواب میں بولی

وہ تو تمہاری بات اپنی جگہ ٹھیک پر عیشا ایمان بدل رہا ہے جہاں ہر وقت اُس کے چہرے پہ مسکراہٹ ہوتی تھی وہ اب غائب ہے ہر وقت اُس کے ہاتھ میں گٹار موجود ہوتا تھا پر اب تو شاید وہ گٹار کی شکل بھی نہیں دیکھتا ہو گا۔ فجر کے لہجے میں ایمان کے لیے فکر مندی تھی۔

میں نے نوٹ کیا ہے پر تم پریشان مت ہو سو جاؤ اور سکون کرو کیونکہ جلدی ار سم پاکستان آنے والا ہے اُس کے بعد تمہاری شادی کی تیاریاں شروع ہو گی۔ عیشا نے کہا تو اُس نے گہری سانس بھری

کیا میں آپ کا چہرہ دیکھ سکتا ہوں؟ شہد آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑھ کر ایمان نے اپنے اندر دبی خواہش کا اظہار کیا ساتھ میں دل ڈر بھی رہا تھا کہیں وہ ناراض نہ ہو جائے اور اُس کی ناراضگی اُس کو کہاں برداشت ہونی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

میرے گھر والے مجھے جان سے مار دے گے تمہیں پتا ہے ایک سید زادی سے ایسی فرمائش کرنے کا کیا نتیجہ نکل سکتا ہے۔ جواب میں آروش نے جیسے ڈھکے چھپے لفظوں میں ڈرانا چاہا ایک سید زادی سے یہ عام بندہ بشر عشق کرتا ہے اُس کا نتیجہ کیا ہو سکتا ہے یہ بھی بتا دے۔ ڈرے بنا ایمان اپنے دل پہ ہاتھ رکھ کر بولا تو آروش مسکرائی آنکھوں میں بڑھتی چمک دیکھ کر ایمان نظریں چُرا گیا جس سے آروش کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔

ایک سید زادی سے عشق کرنے کا نتیجہ ہجرت کی صورت میں سامنے تمہارے آئے گا ہر پل تمہیں یہ احساس کروائے گا کیسے تم نے اپنی زندگی اپنے ہاتھوں برباد کی۔ ڈوبتے دل کے ساتھ آروش نے جواب دیا کیونکہ اپنی زندگی ہاتھوں سے برباد تو اُس نے بھی کی تھی۔

عشق میں جدائی موت کے مترادف ہوتی ہے کیا کوئی اور سزا نہیں کیونکہ میں اتنی جلدی بے موت مرنا نہیں چاہتا مجھے آپ کے ساتھ بہت سارا جینا ہے اور اپنی زندگی میں اپنا نام بنانا ہے۔ ایمان کا دل کانپا تھا ہجر کے نام پہ۔

www.kitabnagri.com

موت سے ڈرتے ہو؟ یہ تو برحق ہے۔ آروش تھوڑا جھک کر دلچسپی سے پوچھنے لگی۔

بیشک موت برحق ہے پر ابھی ہماری عمر ہی کیا ہے۔ ایمان نے جواز پیش کیا

یہ تو ہے تم کا لُج بوائے ہو اور میں کالج گرل تو یہ بتاؤ کیا اس عمر میں تمہیں پیار کرنا زیب دیتا ہے۔ آروش نے جیسے مذاق اڑایا

Posted On Kitab Nagri

پیار نہیں عشق کرتا ہوں میں آپ سے اور میرے دل نے عشق کرتے وقت میری عمر نہیں دیکھی۔ ایمان کی حاضری جوابی سن کر آروش کھلکھلائی

اب مجھے جانا ہو گا اگر کسی نے مجھے تمہارے ساتھ دیکھ لیا تو مسئلہ ہو جائے گا۔ آروش اٹھ کھڑی ہوئی تو ایمان نے بے اختیار اُس کے دستانے پہنے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھا

تھوڑی دیر اور باتیں کرتے ہیں کالج میں تو آپ یکسر اجنبی بن جاتی ہیں بس چھٹی کے وقت یہ کچھ گھڑی نصیب ہوتی ہے۔ اپنا ہاتھ دور کرتا ایمان جیسے التجا کرنے لگا

تمہاری تھوڑی دیر ڈھلتے دن تک ختم نہیں ہوگی کالج میں اجنبی بننے کا سبب یہ ہے کہ تمہیں اپنی جان پیاری نہیں پر مجھے تمہاری جان عزیز ہے اس لیے ایک بار پھر کہوں گی اپنا راستہ بدل دو کیونکہ میری طرف آنے کا راستہ سوائے کاٹوں کے کچھ نہیں تمہارے پیر بس مجھ تک پہنچنے تک لہو لہان ہو جائے گے پر منزل تمہیں ملے گی بھی یا نہیں۔ آروش جیسے تھک چکی تھی۔

آپ مایوسی والی بات کیوں کرتی ہیں کیا میری چاہت یک طرفہ ہے؟ ڈرتے ڈرتے سوال پوچھا گیا میرے بس میں ہوتا تو تمہاری چاہت یک طرفہ ہوتی کیونکہ سیدزادیاں نامحرم سے پیار یا باتیں نہیں کرتی پر میں اس گناہ کا مرتکب بن چکی ہوں۔ آروش کا جواب سن کر ایمان سرشار ہوا تھا تو کبھی پریشان بھی

آپ کو ہمارا ملن ناممکن کیوں لگتا ہے۔ ہمیشہ سے کیا جانے والا سوال ایمان نے ایک بار پھر کیا

Posted On Kitab Nagri

کیونکہ شاہ خاندان میں شادیاں شاہ خاندان کے اندر ہی ہوتی ہیں۔ آروش کا لہجہ اُداس ہو گیا تھا۔

.....

آروش.....

یمان نیند میں خواب دیکھتا کدم اُٹھ بیٹھا

یا اللہ یہ کیسا خواب تھا؟ یمان اپنے ماتھے سے پسینا صاف کرتا بڑبڑایا اُس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا
اُس کو یقین نہیں آ رہا تھا اُس نے خواب میں آروش کو دیکھا اپنی خواہش کو یاد کر کے یمان کے پریشان
چہرے پہ مسکراہٹ آئی۔

میرے دل میں تو کبھی یہ خیال نہیں آیا کہ اُن کا چہرہ دیکھ لوں۔ یمان اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا خود
سے بولا

وہ تو خواب میں بھی مجھ سے پردہ کر رہی تھیں۔ یمان اچانک ہنس پڑا۔

www.kitabnagri.com

مجھے تمہاری جان عزیز ہے۔

خواب میں آروش کا کہا جُملا اُس کو یاد آیا تو ایسی خوشی محسوس ہونے لگی جیسے آروش نے سچ میں اُس سے
کہا ہو۔

Posted On Kitab Nagri

کیا کبھی اصل میں وہ مجھ سے ایسی بات کرے گی یا ان کو میں عزیز ہو گا یا مجھے وہ حق حاصل ہو گا جو میں ان کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ رکھ سکوں؟ یمان کے دل میں ایک کے بعد ایک خیال آرہا تھا جس کا جواب اُس کے پاس نہیں تھا۔

ہاسٹل جارہی ہو؟ آروش حریم کے کمرے میں آئی تو اُس کو بیگ میں کپڑے ڈالتا دیکھا تو پوچھا جی۔ حریم مختصر جواب دے کر اپنے کام میں لگ گئی۔

ناراض ہو؟ آروش نے اُس کے سنجیدہ تاثرات دیکھے تو اندازہ لگایا ورنہ وہ بھی جانتی تھی حریم سچ میں اُس سے ناراض ہوگی بہت دنوں سے اُس کے ساتھ بات چیت بھی کم کر لی تھی۔ ہم کیوں آپ سے ناراض ہونے لگے۔ حریم عام انداز میں بولی۔ ادھر میری طرف دیکھو۔ آروش اُس کے ہاتھ سے کپڑے لیکر بیڈ پہ رکھے اور اُس کا دھیان اپنی طرف کیا۔

ہمیں لیٹ ہو رہا ہے دُر لانے جلدی تیار ہونے کا کہا تھا۔ حریم نے سنجیدگی سے کہا دیکھو حریم ناراض یا اُداس مت ہو تم ابھی چھوٹی ہو تمہیں ابھی کچھ ٹھیک سے نہیں پتا اس لیے تم بھابھی شبانایا کسی کے بھی معاملے میں مت بولو ورنہ وہ تم پہ بھی غصہ کرے گے تبھی دُرید لالہ بھی تمہیں ہاسٹل بھیج رہے ہیں۔ آروش نے پیار سے سمجھایا

ہم پہ غصہ اُس لیے ہو گے کیونکہ ہم اس حویلی کے مکین نہیں۔ حریم تلخ لہجے میں بولی۔

Posted On Kitab Nagri

حریم یہ کی بول رہی ہو اور ایسا کس نے کہا تم اس گھر کی فرد نہیں۔ آروش نے سخت لہجہ اپنایا۔
یہ ہماری ماں کا گھر تھا ہمارے باپ کا نہیں اور بیٹیاں تو باپ کے پاس ہوتی ہیں ایک ہم ہیں جو دودھیال
ہونے کے بجائے اپنے ننہال میں ہیں۔ حریم کس مجرم کی طرح بولی۔
تمہاری ماں کا گھر ہے تو وہ ماں کس کی ہے؟ آروش نے اُس کو دیکھ کر پوچھا
ہماری۔ حریم بنانا خیر کیے بولی

وہ اگر تمہاری ماں تھی تو یہ بات بھی جان لو ان کی ہر چیز پہ صرف تمہارا حق ہے یہ حویلی اس میں تمہارا
حصہ بھی اتنا ہی نکلتا ہے جتنا کہ بابا سائیں چچا جان والوں کا نکلتا ہے کیونکہ پھوپھو جان کا جو حصہ تھا وہ
تمہیں ہی ملے گا نہ آخر کو تم اُن کی اکلوتی اولاد ہو اس لیے دوبارہ یہ مت کہنا تم اس گھر کی مکین نہیں یا
تمہاری یہاں کوئی جگہ نہیں کیونکہ جتنی جائیداد تمہاری ہے نہ اتنی تو درید لالہ یا شازل لالہ کی بھی نہیں
وجہ یہ کہ تمہارے باپ کی جو جائیداد تھی اُس میں بھی اُن کے مرنے کے بعد تمہارے ہی حصے میں آئی
تھی وہ تمہیں تب ملے گی جب تم اٹھارہ سال کی ہو جاؤ گی۔ آروش نے کہا تو آخری بات پہ حریم ہنس
پڑی اُس کو ہنستا دیکھ کر آروش نے سکون بھری سانس خارج کی۔

ہمیں تو پتا ہی نہیں تھا ہماری اتنی جائیداد بھی ہے۔ حریم پُرانی ٹون میں آکر بولی۔

اب تو پتا چل گیا نہ اب بتاؤ یہ تم سے کس نے کہا تھا کہ تمہارا یہاں رہنا کوئی حق نہیں۔ آروش نے جاننا
چاہا تو وہ پھر سے مایوس ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

نازلین آپي بولتي هيں كے هم اُن كے مَلُڑوڻ پڇ پلي تي هيں همارا كوئي حق نهين اور وه چاهتي هيں هم دُر لاسه
بهي دور رها كريں۔ حريم نے سر جھكائے كها

حويلي ميں تمهيں كوئي كجھ بهي كهے اُن كي بات پڇ توجہ نہ ديا كرو آخر تمهيں پھر بهي انسكيورٲي فيل هوتي هے
تو ميں بابا سائيل سہ بات كروں كي وه پھو پھو مر يم كا حصہ تمهارے نام كروادے ويسے بهي سات ماه بعد
تم نے اٹھارہ سال كا هو جانا هے۔ آروش نے بغور اُس كي جانب ديكله كر كها

ايسي بات نهين آپي هم نے كيا كرنا هے اُن كا آپ بس ايسي هي هم سہ پيار سہ بات كيا كريں هميں اچھا لگتا
هے اور هم هميشہ سہ آپ جيسا بننا چاهتي هيں جيسي آپ هيں ميں قسمت

اللہ نہ كريں تم ميري جيسي زندگي گنار ويا ميري طرح قسمت پاؤ۔ حريم كي بات بچ ميں كا ٲتي آروش دُهل
كر بولي تو حريم نا سمجھي سہ اُس كو ديكلهنے لگي پر اُس كے سوال كرنے سہ پہلے كمرے كا دروازہ نوك هونے
لگا

حريم بي بي نيچے آپ كو دُر يد شاہ بلار هے هيں۔ ملازمہ كي بات پڇ حريم نے سر پڇهاتھ مارا۔

انهين كهيل ميں پردہ كر كے آتي هوں۔ حريم اتنا كهتي الماري سہ اپنا عبا يا نكالنے لگي۔

دوسري طرف اُس كي چھوٲي سي بات نے آروش كو زخمي كر ديا تھا۔



ماضي!

Posted On Kitab Nagri

اماں جان آپ بات کرے نہ بابا سائیں سے مجھے آگے پڑھنا ہے۔ سترہ سالہ آروش کلثوم بیگم کے پیچھے پیچھے چلتی منت کرتی بولی۔

آرو یہ بات تم خود اُن سے کرو اور میں اُن کا جواب بھی بتادوں انکار ہوگا تمہاری دادی جان کبھی راضی نہیں ہوگی کے تم شہر جا کر نامحرم مردوں کے درمیان بیٹھو۔ کلثوم بیگم نے صاف انکار کیا۔

آپ بابا سائیں سے بات کریں دادی جان کو منانا پھر بابا سائیں کا کام ہے۔ آروش نے مزے سے کہا بہت بگڑتی جا رہی ہو آرو معلوم ہے نہ تمہیں ہمارے یہاں لڑکیاں باہر جا کر نہیں پڑھتی۔ کلثوم بیگم نے گھور کر کہا

تو آپ میسٹرک کے بعد کا بھی یہاں کالج اور یونیورسٹی بنوادے تاکہ لڑکیوں کو باہر نہ جانا پڑے پر تب تک کی تو اجازت دے لالہ دُرید اور شازل لالہ بھی تو آکسفورڈ یونیورسٹی گئے ہیں نہ مجھے آپ کراچی تک جانے نہیں دے رہے کیونکہ میں لڑکی ہوں آج بتا ہی دیا مجھ سے کوئی پیارویا نہیں کرتا۔ آروش اپنے نادیدہ آنسو صاف کرتی منہ بسور کر بولی۔

www.kitabnagri.com

آجائے شاہ صاحب کرتی ہوں بات۔ کلثوم بیگم کی بات پہ وہ خوشی سے اُچھل پڑی۔
اماں جان آے لویو۔ آروش اُن کے گال پہ بوسہ دے کر بولی تو وہ مسکرا پڑی۔

Posted On Kitab Nagri

اے لڑکی کہاں جا رہی ہو؟ آروش جو بھاگم بھاگ اپنے کمرے میں جا رہی تھی اپنی دادی محتاب کی آواز پہ اُس قدموں پہ بریک لگی جو ہال میں بیٹھی رو عبدال نظروں سے اُس کو گھور رہی تھیں پاس اُن کے دس سالہ حریم بیٹھی ہوئی تھی جو چاکلیٹ کھانے میں بُری طرح مصروف تھی۔

اسلام علیکم دادی جان وہ میں اپنے کمرے میں جا رہی تھی۔ آروش اُن کے پاس بیٹھ کر بولی۔
یہ کیا تمہارے دماغ میں اب خناس بھرا ہے شہر جانے کا۔ مہتاب بیگم تیکھے چتونوں سے اُس کو گھور کر بولی تو آروش کو اپنے آس پاس خطرے کی گھنٹیاں بجتی سنائی دی اُس نے ٹیڑھی نظروں سے پاس بیٹھی حریم کو دیکھا اُس کے پاس اتنی چاکلیٹس اور چپس دیکھ کر وہ سمجھ گئی حریم نے چغلی دی ہے اکثر محتاب بیگم حریم کو چاکلیٹ کی لالچ دے کر آروش کی جاسوسی کرنے کا کہتی تھی جس پہ معصوم سی حریم چاکلیٹ کی وجہ سے بڑے اچھے طریقے سے آروش کی پل پل کی خبر مہتاب بیگم کے گوش گزار کرتی تھی۔

دادی جان مجھ آگے پڑھنا ہے اور یہ بات میں سب کو واضح طور پہ بتا چکی ہوں۔ آروش اداب کے دائرے میں بولی۔

دیکھو آروش مانا کے تمہاری ہر بات مانی جاتی ہے اس حویلی میں اور تمہارا باپ تمہاری ہر خواہش کا احترام کرتا ہے ایک طرح سے یہ ٹھیک بھی ہے اکلوتی بیٹی ہو اُس کی پر یہ تمہاری کوئی نہیں مانے اس لیے دماغ سے نکال دو۔ مہتاب بیگم نے سخت لہجے میں کہا

Posted On Kitab Nagri

کیوں نہیں مانی جائے گی آگے پڑھنے کوئی گناہ نہیں اور نہ میری ناجائز خواہش۔ آروش سنجیدگی سے بولی مردوں کا مقابلہ مت کرو۔ مہتاب بیگم نے اُس کو لتاڑا

مجھے مردوں کا مقابلہ کرنے کا شوق بھی نہیں دادی جان میں بس آگے پڑھنا چاہتی ہوں اور اس خواہش سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ میں مردوں سے مقابلہ کر رہی ہوں۔ آروش اتنا کہتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

شہباز نے تمہیں بہت چھوٹ دے رکھی ہے جیسی اپنے باپ کی ماں سے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کر رہی ہوں آنے دو اُس کو کہتی ہوں تمہاری شادی کروادے کے عقل ٹھکانے پہ آئے۔ مہتاب بیگم کی سیریس بات پہ آروش کو ہنسی آئی۔

ٹھیک ہے پھر میں اُس کے ساتھ شہر جاؤں گی ہم مل کر پڑھائی کرے گے۔ آروش آنکھ و نک کر بولی تو اُس کی بے باکی پہ مہتاب بیگم کا منہ پورا کا پورا کھل گیا اُس سے پہلے وہ اپنے سامنے پڑی چیل سے اُس کی چھترول کرتی آروش حریم کے پاس پڑے چاکلیٹ کے ڈبے سے تین چاکلیٹس نکال کر اُپر کو بھاگی جس سے حریم نے رونا ڈال دیا۔

www.kitabnagri.com

ہائے کمبخت میری بچی کو رُلا دیا۔ مہتاب بیگم حریم کو چپ کروانے کی کوشش میں ہلکان ہوتی تیز آواز میں آروش سے بولی جو اُن کی بات سے بے نیاز کمرے میں آکر آرام سے چاکلیٹ کھانے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

ارے میری بچی اتنے بڑے ڈبے میں سے اگر تین چاکلیٹس چلے گئے تو کونسی قیامت بڑپا ہوگی جو رو رو کر میری جان نڈھال کر رہی ہو۔ حریم جو رونے سے باز نہیں آرہی تھی مہتاب بیگم اُس کو چپ کرواتی تنگ ہو کر بولی جس سے حریم اور زوروں سے رونے لگی۔

کیا ہوا اماں سائیں کیوں رو رہی ہے حریم؟ کلثوم بیگم ان کے پاس آتی پریشان ہوئی۔ تمہاری بیٹی کی مہربانی ہے اُنھ جتنا قد ہو گیا ہے مگر مجال ہے جو عقل نام کی کوئی چیز اُس میں موجود ہو۔ مہتاب بیگم غصے سے بولی

کیا کر دیا اب اُس نے؟ کلثوم بیگم نے جاننا چاہا
حریم کے چاکلیٹ اٹھا کر گی ہے بھلا اُس کو کیا ضرورت اتنی چیزیں تو پڑی ہے اُس کے کمرے میں پھر اس بچی کی چیزوں میں کیوں نظر ڈالنا۔ انہوں نے بتایا

تو کیا ہوا آرو بھی تو اپنی چیزیں اس کو دیتی ہیں۔ کلثوم بیگم کچھ شرمندہ ہوئی۔
نابی بی نا تمہاری بیٹی اپنی چیزیں کسی کو دینا تو دور کی بات دیکھاتی بھی نہیں۔ مہتاب بیگم ان کو گھور کر بولی
تو کلثوم بیگم نے جانے میں ہی عافیت سمجھی۔

یہ کیا حرکت کی تم نے نیچے؟ کلثوم بیگم سیدھا آروش کے کمرے میں آئی جو مزے سے چاکلیٹ کھاتی
ساتھ میں اپنے کمرے میں موجود ٹی وی پہ کارٹون دیکھنے میں مصروف تھی۔

Posted On Kitab Nagri

دل کیا چاکلیٹ کھانے کا تو حریم سے لیے اُس میں کونسی بڑی بات ہے شیرِ ننگ از کیرِ ننگ۔ آروش نے بتایا۔

تمہارے پاس بھی تو ہوگی وہ بچی ہے آرو۔ کلثوم بیگم نے سمجھایا
کوئی بچی وچی نہیں آفت ہے پوری میری باتیں دادی کو بتا کر اُن کو فیورٹ بن گئی ہے۔ آروش منہ کے زاویے بگاڑ کر بولی

تو کیوں نہ اُن کی فیورٹ ہو آخر کو اماں سائیں کی اکلوتی بیٹی کی نشانی ہے۔ کلثوم بیگم نے گھور کر کہا
تو میں کب اعتراض کر رہی ہو میں بس یہ چاہتی ہوں دادی میری خواہش کے درمیان رُکاوٹ نہ بنے۔ آروش نے سنجیدہ سے کہا
تمہاری شادی کی عمر ہے

توبہ کرے اماں جان سترہ کی ہوں بس ابھی میرے پڑھنے کی عمر ہے ناکہ شادی وغیرہ کی آپ اپنے بیٹوں کی فکر کریں جن کا شادی کرنے کا دور دور تک کوئی ارادہ نہیں۔ آروش اُن کی بات درمیان میں کاٹتی کانوں کو ہاتھ لگا کر بولی۔ تو کلثوم بیگم خاموش ہو گئی۔



حال!

گاڑی رُکی تو حریم نے دُرید شاہ کی جانب دیکھا جو اُس کو ہی دیکھ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

چلتی ہوں دُراپر آپ سے ایک درخواست ہے اُس لڑکی کو ظلم سہنے سے بچائے آپ خود ہی تو بتاتے ہیں ظلم کرنا؛ ظلم سہنا اور کسی پہ ظلم ہوتا دیکھنا اُس ظلم کے خلاف آواز نہ اُٹھانا گناہ کے زمر میں آتا ہے تو پلیز آپ کچھ کریں کیونکہ آپ کسی پہ ظلم نہ بھی کریں تو آپ سے اللہ تعالیٰ پوچھے گے جب آپ نے کسی معصوم پہ ظلم ہوتا دیکھا تو خاموش کیوں رہے اُس کو بچایا کیوں نہیں۔ حریم سنجیدگی سے کہتی گاڑی سے اتر گئی۔ پیچھے کتنی ہی دیر دُرید شاہ ساکت سا اُس کی باتوں پہ غور کرتا رہا اُس کو حریم سے اتنی گہری باتوں کی اُمید نہیں تھی۔ کچھ سوچ کر اُس نے اپنا سیل فون اُٹھا کر شازل شاہ کا نمبر ڈائل کیا جو پہلی ہی بیل پہ ریسو ہو گیا تھا شازل کچھ کہتا جب دُرید شاہ سخت لہجہ اپناتا اُس سے بولا

کہاں منہ کالا کر رہے ہو؟ شازل جو ایک ہاتھ سے کان میں لگے ایئر فون کو ٹھیک کر رہا تھا دوسرے ہاتھ سے چہرے پہ صابن لگا رہا تھا خود سے بڑے بھائی کی دھاڑ پہ اُس نے سامنے مرر میں اپنا خوبصورت وجیہہ چہرہ دیکھا پھر کہا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

صابن سے چہرہ چمکا رہا ہوں
بکواس بند کرو کل تم مجھے حویلی میں نظر آؤ اگر نہیں تو کل میرے آدمی گھیسٹ کر لائے گے۔ دوسری طرف دُرید شاہ سخت لہجہ میں حکم دینے کے بعد کال کاٹ دی تھی۔

حویلی۔ شازل بڑبڑایا

Posted On Kitab Nagri

میں نے فیصلہ کر لیا ہے میں کبھی وہاں نہیں جاؤں گا۔ شازل اٹل لہجے میں خود سے کہتا دوبارہ سے دُرید شاہ کو کال کرنے لگا۔

لالہ میں کبھی وہاں نہیں آؤں گا۔ شازل نے سنجیدگی سے کہا

ٹھیک ہے مت آؤ میں آدمی بھیج دوں گا۔ دُرید کو جیسے کوئی فرق نہیں پڑا

آپ سب کی نظروں میں کیا میری بات کی کوئی اہمیت نہیں؟ شازل کو افسوس ہوا۔

ہے بالکل ہے تبھی تمہارا حویلی آنا ضروری ہے اگر اپنے بڑے بھائی کا ذرہ بھی احترام کرتے ہو تو میری

بات کا مان رکھو گے۔ دُرید نے مسکرا کر کہا

یہ اچھا طریقہ ہے ایمو شنل بلیک میلنگ کا۔ شازل بد مزہ ہوا۔



کیا تم روئی ہو؟ آروش شہباز شاہ کے کمرے میں آئی تو انہوں نے اُس کا ستایا ہوا چہرہ دیکھا تو فکر مندی سے گویا ہوئے

www.kitabnagri.com

میں کیوں روؤں گی۔ آروش بنا اُن کی جانب دیکھ کر بولی۔

اب تم خفگی چھوڑ دو تمہاری بات مان تولی۔ شہباز شاہ ہنکارہ بھر کر بولے۔

کیا بات مانی آپ نے میری وہ بے چاری ایک ہفتے سے تائی جان اور شبانا بھابی کا ٹارچر برداشت کر رہی

ہیں کبھی آپ جا کر سٹوروم میں جائے اور دیکھے اُس کو کیا حال کیا گیا ہے اُس کا چہرے پہ جگہ جگہ نیل کے

نشان ہے اُس میں اتنی ہمت نہیں کے پانی کا خالی گلاس تک اُٹھا سکے باسی روٹی تک کا نوالہ اُس کو نہیں

Posted On Kitab Nagri

دیتے اور آپ کہہ رہے ہیں آپ نے میری بات کا مان رکھ لیا وہ لڑکی ہر وقت حراساں رہتی ہے کوئی نظر آئے تو تھر تھر کانپنے لگتی ہے کوئی آہستہ آواز میں اُس کا نام لے تو اُس کی جان نکل جاتی ہے۔ شہباز شاہ کی بات پہ آروش پھٹ پڑی

مجھے نہیں تھا پتا شازل ایسا کرے گا مجھے لگا وہ اُس کی حفاظت کرے گا تبھی میں نے دُرید کے بجائے شازل سے اُس کا نکاح پڑھوایا۔ شہباز شاہ شرمندہ ہوئے۔

وہ بھی شاہ خاندان کا خون ہے بے حسی تو اُس کی رگوں میں بھی ہے۔ آروش طنزیہ لہجے میں کہتی جیسے ہی پٹی کلثوم بیگم کا ہاتھ اُس کے چہرے پہ نشان چھوڑ گیا۔

چٹاخ کی آواز پہ شہباز شاہ جلدی سے کھڑے ہوتے خونخوار نظروں سے کلثوم بیگم کو دیکھ کر آروش کو اپنے ساتھ لگایا جو اپنے چہرے پہ ہاتھ رکھے ساکت نظروں سے اپنی ماں کو دیکھ رہی تھی۔

یہ تربیت کی ہے ہم نے تمہاری جو باپ کے سامنے زبان درازی کر رہی ہو۔ کلثوم بیگم اُس کو جھنجھور کر پوچھنے لگی تو آروش نے اپنا سر جھکادیا۔

www.kitabnagri.com

کلثوم۔ شہباز شاہ نے ان کو ٹوکا

نہیں شاہ صاحب آج آپ مجھے بولنے دے بہت برداشت کر لی ہے اس کی بد تمیزیاں اس کی ہر نادانی ہر گناہ معاف کر دیتا کہ یہ سبق حاصل کرے پر نتیجہ کیا نکلا یہ آپ کی بیٹی ہر ایک سے تلخ کلامی کرتی رہتی ہے۔ کلثوم بیگم آج اُن سے ڈرے بنا بولی۔

Posted On Kitab Nagri

آروش میری جان آپ اپنے کمرے میں جاؤ۔ شہباز شاہ اُس کا ماتھا چوم کر بولے تو آروش کی آنکھوں سے گرم سیال بہہ نکلے۔

معاف کر دیجیے گا اب کبھی کوئی بات نہیں کروں گی۔ آروش سپاٹ لہجے میں کہتی کمرے سے باہر چلی گئی آروش کو تھپڑ مارنے کا حق تمہیں کس نے دیا؟ شہباز شاہ سخت ترین لہجے میں کلثوم بیگم سے بولے۔
ماں ہوں اُس کی میں۔ کلثوم بیگم کو دکھ ہوا

وہ بس میری بیٹی ہے آئندہ ایسی غلطی کی تو اُس کی معافی نہیں ہوگی۔ شہباز شاہ وارن کرتی نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولے تو کلثوم بیگم کے اندر کچھ چھن کر ٹوٹا



حریم آج تم کچھ خاموش ہو؟ حریم اپنے کمرے میں تھی جب اُس کی روم میٹ طاہرہ نے اُس کو خاموش دیکھ کر پوچھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ہاں وہ سر میں درد ہے۔ حریم نے مسکرا کر جھوٹ بولا

پکا یہی بات ہے؟ طاہرہ نے کنفرم کرنا چاہا
ہاں بالکل یہی بات ہے سفر کرنے سے ہمارے سر میں درد پڑ جاتا ہے۔ حریم نے کہا تو اُس نے سمجھنے والے انداز میں سر کو جنبش دی۔



Posted On Kitab Nagri

ماہی سٹوروم میں کراہتی اپنی زندگی کے بارے میں سوچ رہی تھی جو کیا تھی اور کیا ہوگی تھی وہ ہمیشہ کانفڈنٹ رہی تھی کسی سے نہ ڈرنے والی پر اب وہ ہر ایک سے خوفزدہ ہونے لگی تھی وہ ابھی انہی سوچوں میں گم تھی جب دھڑام کی آواز سے دروازہ کھول کر کوئی اندر داخل ہوا آنے والے کو دیکھ کر ماہی کو اپنی جان فنا ہوتی محسوس ہوئی کیونکہ کوئی اور نہیں شبانا کھڑی کھا جانے والی نظروں سے اُس کو گھور رہی تھی۔

مہارانی صاحبہ اگر آرام کر لیا ہو تو کچن میں کھانے کی تیاری کرو تمہاری ماں آکر نہیں کرے گی۔ شبانائس کے سر پہ کھڑی ہوتی بولی۔

می۔۔۔۔۔ری۔۔۔۔۔طبیعت۔۔۔۔۔ٹھ۔۔۔۔۔یک۔۔۔۔۔نہی۔۔۔۔۔

--س۔ماہی اٹک اٹک کر بمشکل یہی بول پائی۔

تیرا ڈرامہ دیکھنے نہیں آئی میں اُٹھ جلدی آئی بڑی طبیعت خرابی کرنے کا بہانا کرنے والی۔ شبانا اُس کو بازوؤں سے پکڑتی کھڑا کیے بولی جس سے ماہی کے قدم لڑکھڑانے لگی اُس کے قدموں میں اتنی ہمت نہیں تھی وہ چل پاتی یا احتجاج کرتی تبھی شبانا گھسیٹتی اُس کو باہر لے جانے لگی۔

می۔۔۔۔۔را۔۔۔۔۔اع۔۔۔۔۔تبار۔۔۔۔۔کرے۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔ہیم۔۔۔۔۔ار۔
 ہ۔۔۔۔۔و۔ماہی اپنے گھومتے سر کو سنبھالتی نم لہجے میں بولی پر اُس کی فریادیں سننے والے شاید کوئی
 نہیں تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کھانا تو سب کا آج توں نے ہی بنانا ہے ورنہ تجھے میں کتوں کے آگے ڈال دوں گی۔ شبانا نفرت سے کہتی زور سے اُس کو دھکا دیا اُس سے پہلے وہ منہ کے بل گرتی کسی کے مضبوط حصار نے اُس کو خود میں قید کر لیا۔

شازل شاہ جو دُرید کے کہنے پہ گاؤں چلا آیا تھا حویلی میں داخل ہوتے ہیں شبانا کو کسی لڑکی کے ساتھ بے رحمی والا سلوک دیکھ کر اُس کے ماتھے پہ بل آئے تھے مگر جب اُس نے لڑکی کو گرتے دیکھا تو جلدی سے اُس کو گرنے سے بچایا۔

آریو اوکے؟ شازل اُس کا زخموں سے بھرا چہرہ دیکھ کر فکر مندی سے پوچھنے لگا ماہی جو کمزوری کے باعث پہلے سے ہی نڈھال تھی ایک نظر شازل کو دیکھنے کے بعد بے ہوش ہو گئی تھی جس کو دیکھ کر شازل کے ہاتھ پیر پھول گئے اُس نے اٹھا کر صوفے پہ لیٹانا چاہا پر اُس کو ہاتھ لگانے سے ایک جھجک آئے آگے آرہی تھی تبھی زور زور سے ملازماؤں کو آوازیں دینے لگا جو اُس کی ایک ہی پکار پہ حاضر ہو گئے تھے۔

شبانا شازل کی اچانک آمد پہ ہڑبڑا کر جلدی سے اپنے چہرے پہ چادر ڈالی تھی کون ہے یہ اور بھابھی آپ کیسے کسی لڑکی کے ساتھ ایسا سلوک کر سکتی ہیں۔ شازل کاٹ دار لہجے میں بولا تو شبانا کے چہرے پہ طنز یہ مسکراہٹ آئی۔

میرے سہاگ کو اُجاڑنے والی کی بہن ہے اور تم اس کمبخت کو چھونے سے کتراؤ نہیں کاغذی ہی صحیح تمہاری بیوی ہے۔ شبانا کی بات سن کر شازل کتنی ہی دیر اپنی جگہ سے ہل نہیں پایا اُس نے بے یقینی

Posted On Kitab Nagri

نظروں سے ماہی کے چہرے پہ نگاہ ڈالی جو نیلوں نیل تھا شازل کو خود پہ انتہا کا غصہ آیا تھا تبھی وہ بنا کسی کی پرواہ کرتا ایک جھٹکے میں اُس کو گود میں اُٹھاتا باہر کی طرف بڑھا۔ شبانا کا منہ حیرت سے کھلا کھلا رہ گیا۔

آپ کیا لگتے ہیں پیشنٹ کے؟ شازل فلحال ماہی کو گاؤں میں موجود چھوٹے سے ہسپتال لایا تھا جہاں لیڈی ڈاکٹر نے شازل سے پوچھا

بیوی ہے۔۔ شازل کو یہ بتاتے ہوئے دل چاہا ڈوب کے مرے۔

میں سمجھ گئی یہ وہی ہے نہ جو ونی میں آئی ہے؟ انہوں نے افسردہ نظر بیڈ پہ لیٹی ماہی پہ ڈال کر پوچھا جس پہ شازل نے محض سر کو جنبش دی۔

دوائی میں کچھ لکھ کر دے رہی ہو ہو سکے تو ان کو بیڈ ریسٹ کرنے دے ساتھ میں ان کی غذا کا بہت خیال کریں۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ٹھیک ہے۔ شازل اُن کی بات کے جواب میں بولا

آپ ان کو لیکر جاسکتے ہیں پرچیک اپ ضرور کروائیے گا ہفتے میں دو بار تاکہ ان کے زخموں کا معائنہ کر سکوں۔ ڈاکٹر نے کہا تو شازل نا سمجھی سے اُن کو دیکھنے لگا۔

مطلب؟ شازل نے جاننا چاہا

Posted On Kitab Nagri

شاید آپ کو پتا نہیں ان کے چہرے سے زیادہ جسم پہ بھی زخم ہے کافی تشدد کا نشانہ بنی ہیں۔ انہوں نے تفصیل سے بتایا تو شازل نے غصے سے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچی۔



آپ کا بیٹا اُس کو باہر لے گیا ہے آپ اُس کو بتا دینا وہ اُس کو اپنی بیوی تسلیم نہ کرے ورنہ میں اُن دونوں کو چھوڑوں گی نہیں۔ جب سے شازل باہر گیا تھا ماہی کو لیکر تب سے شبانا کے جسم میں آگ لگی ہوئی تھی اُس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ کیا کر گزرتی تھی وہ کلثوم بیگم کے کمرے میں آتی اپنے دل کا غبار نکال رہی تھی۔

وہ اُن دونوں کا معاملہ ہے تم دور رہو۔ کلثوم بیگم سنجیدگی سے بولی
تائی جان یہ اُن دونوں کا معاملہ نہیں میرا اور اُس بد ذات لڑکی کا معاملہ ہے شازل سے کہے وہ دور رہے۔ شبانا آپ سے باہر آئی

میں شازل سے کہوں وہ اپنی بیوی سے دور رہے اچھا مذاق ہے۔ کلثوم بیگم سر جھٹک کر بولی
بیوی نہیں ہے وہ اُس کی ونی میں آئی ہوئی جس کی حیثیت دو ٹکے کی بھی نہیں۔ شبانا پاگل ہونے کے درپہ تھی۔

ایک لڑکی کی حیثیت کیا ہوتی ہے وہ اُس کا شوہر طے کرتا ہے تم اتنا مت سوچو ونی میں آئی ہوئی کا رتبہ جو بھی ہم سمجھے پر ہے وہ شازل کی بیوی اور شازل اتنا بے غیرت نہیں جو اپنی عزت کو یوں دوسروں کے رحم و کرم پہ چھوڑے۔ کلثوم بیگم کی بات پہ اُس کے تن بدن میں آگ لگانے کے لیے کافی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

تائی جا

عدت کے مہینے سکون سے اپنے کمرے میں گزرا و اور کوشش کرنا دوبارہ حویلی کا مرد تمہاری پر چھائی بھی نہ دیکھے آدھا چہرہ یا آواز سننا تو دور کی بات ہے۔ شبانا کچھ بولنے والی تھی جب کلثوم بیگم نے ہاتھ کے اشارے سے بولنے سے باز رکھا۔ وہ جو کلثوم بیگم کی خاموش اور صلح مذاج دیکھ کر اُن پہ رعب جمانے آئی تھی اُن کا آج کا روپ دیکھ کر بیچ و تاب کھاتی رہ گئی اور یہ بات سمجھ گئی کہ وہ جس سے بات کرنے آئی تھی اپنا رعب جمانے آئی تھی وہ گاؤں کے سر بیچ کی بیگم تھی جو پیل بھر میں اُس کو خاموش کروا گئی تھی۔

شازل ماہی کو واپس حویلی لاتا سیدھا اپنے کمرے میں آیا تھا وہاں بیڈ پہ اُس کو آرام سے لیٹا تا غور سے اُس کی جانب دیکھنے لگا اُس کو اپنے عمل پہ شرمندگی ہو رہی تھی ایک پچھتاوا سا ہو رہا تھا اگر وہ اُس دن غصے میں چلا نہ جاتا تو شاید حالات آج سے کچھ مختلف ہوتے۔

سوری یار پر ٹینشن نہ لو اب کوئی تمہیں ہاتھ لگانے کی جرات نہیں کرے گا کیونکہ حالات جیسے بھی تم میرے نکاح میں ہو میری بیوی ہو اس لیے جب تک تمہارا نام میرے نام سے جڑا ہے میں تمہاری حفاظت کروں گا۔ شازل غور سے اُس کی جانب دیکھتا خود سے عہد کرنے پھر اچانک اُس کی نظر ماہی کے کپڑوں پہ پڑی جو میلے اور شکن زدہ تھے شازل اُس کے وجود پہ نظر ڈالتا اٹھ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

شازل آروش کے کمرے میں آیا تو اُس کو کھڑکی کے پاس کھڑا پایا۔
آرو۔ شازل نے آواز دی۔

لالہ آپ؟ آروش نے شازل کو دیکھا تو حیرت سے اُس کے منہ سے بس یہی نکل پایا۔
ہاں میں تم سے ایک کام تھا۔ شازل نے کہا
جی کہیں۔ آروش اُس کی جانب متوجہ ہوئی

وہ جو لڑکی ہے اُس کی حالت ٹھیک نہیں تم کوئی اپنا ڈریس اُس کو پہنا دو تو۔ شازل اتنا کہتے کہتے خاموش ہو گیا۔

لڑکی کون آپ کی بیوی؟ آروش اُس کی بات سن کر بولی
ہاں وہی۔ شازل اتنا کہتا پھر سے خاموش ہو گیا

اتنے وقت بعد آپ کو احساس ہو گیا کہ کوئی بیوی بھی ہے آپ کی۔ آروش نے بنا کسی تاثر کے کہا
آرو پلزیار میں پہلے ہی بہت شرمندہ ہوں تم مزید شرمندہ مت کرو۔ شازل نے التجا کی۔

میرا ارادہ آپ کو شرمندہ کرنے کا نہیں میں بس یہ چاہتی ہوں آپ کو احساس ہو اُس لڑکی کے آپ پر کچھ
حقوق اور فرائض لاگو ہوتے ہیں جس پہ آپ کو اللہ کے سامنے جوابدہ بھی ہونا ہے میں چاہتی ہوں آپ
اچھے طریقے سے اپنے حقوق پورے کریں اور اُس لڑکی کی حیثیت بیان کریں جو کہنے کو تو آپ کی بیوی
ہے پر آپ کو اُس کا نام تک نہیں معلوم۔ آروش کی باتوں سے وہ شرم سے پانی پانی ہو گیا۔

Posted On Kitab Nagri

باقی کے طنز کل کے لیے پینڈنگ پہ رکھ لو۔ شازل گہری سانس لیکر بولا
میں اپنے ڈریسز جو میں نے ایک بار بھی استعمال نہیں کیے وہ آپ کے وارڈروب پہ سیٹ کر دیتی ہوں
جب وہ ٹھیک ہو جائے تو آپ اُس کو شاپنگ کروا دیجئے گا۔ آروش سنجیدگی سے بولی
اُس کا نام کیا ہے؟ شازل جھجک کر پوچھنے لگا

جب اُس کی حالت ٹھیک ہو جائے تو آپ پوچھ لینا کہ بیگم میں آپ کا مجازی خدا ہوں کیا آپ کے نام
جاننے کا شرف حاصل کر سکتا ہوں۔ کوئی اور وقت ہوتا تو شازل اُس کی بات پہ ہنس پڑتا پر اس وقت وہ
شرمندگی کی گہیرائی میں دھنستا جا رہا تھا۔

میں جانتا ہوں مجھ سے غلطی ہوئی ہے پر اُس کا مطلب یہ تو نہیں تم ایک ہی وقت میں مجھے شرم سے پانی
پانی کر دو۔ شازل نے اپنا دفع کرنا چاہا۔

میں کون ہوتی ہوں کسی کو شرم سے پانی پانی کرنے والی آپ میرے بھائی ہے مجھے آپ کا احترام ہے
میرے دل میں آپ کے لیے محبت ہے بس میں چاہتی ہوں آپ اُس لڑکی کو سپورٹ کرے جو بے
قصور ہو کر سب کا ظلم برداشت کر رہی ہے۔ آروش شازل کے سامنے کھڑی ہوتی بولی۔

فکر مت کرو میں آگیا ہوں نہ سب کو دیکھ لوں گا۔ شازل اُس کے سر پہ ہاتھ رکھ کر بولا
مجھے آپ سے یہی اُمید تھی۔ آروش ہلکے سا مسکرا کر بولی۔

اور مجھے اپنی بہن کی اُمیدوں پہ پورا اُترنا آتا ہے۔ شازل جواباً مسکرا کر بولا



Posted On Kitab Nagri

ماضی!

آپ نے بلایا بابا سائیں؟ آروش شہباز شاہ کے کمرے میں داخل ہوتی بولی
جی میرا بچہ آجکل آپ کے خلاف بہت شکایات موصول ہو رہی ہیں۔ شہباز شاہ اُس کو اپنے پاس بیٹھا کر
شرارت سے بولے۔

ان کی باتوں میں مت آئے یہ ہمارے درمیان اختلافات کرنے کی سازشیں ہیں۔ آروش مزے سے
بولی تو وہ ہنس پڑے۔

پھر تم بتاؤ اپنی ماں سے کیا بول رہی تھی۔ شہباز شاہ نے محبت سے پوچھا
بابا سائیں وہ ہم شہر جا کر پڑھنا چاہتے ہیں۔ آروش نے کچھ ہچکچاہٹ سے بتایا
تمہیں پتا ہے نہ ہمارے خاندان کی عورتیں شہر جا کر پڑھنا نہیں کرتی مردوں کے درمیان۔ شہباز شاہ
سنجیدگی سے بولے

کیا آپ کو مجھ پہ یقین نہیں؟ آروش کو دکھ ہوا
بات یقین کی نہیں۔ شہباز شاہ جلدی سے بولے

تو پھر اجازت دے یقین کرے میں آپ کا سر کبھی جھکنے نہیں دوں گی اور نہ آپ کی عزت پہ آنچ آنے
دوں گی۔ آروش پر یقین لہجے میں بولی

اماں سائیں کبھی راضی نہیں ہوگی۔ انہوں نے کہا

Posted On Kitab Nagri

آپ بات کرے نہ اُن سے پلیز لالہ والے بھی تو آگے پڑھ رہے ہیں نہ تو لڑکیوں پہ ایسی پابندی کیوں۔ آروش ایک اور کوشش کر کے بولی تو اپنی لاڈلی بیٹی کے سامنے وہ جیسے ہار مان گئے۔

دماغ ٹھیک ہے تمہارا شہباز شاہ اب کیا ہمارے خاندان کی لڑکیاں شہر جائے گی اور ہاسٹلز میں رہا کریں گی۔ مہتاب بیگم سے شہباز شاہ نے جیسے ہی بات کی اُن کا غصہ ساتویں آسمان پہ آپہنچا۔

اماں سائیں مجھے اپنی بچی پہ پورا بھروسہ ہے اگر وہ آگے پڑھنا چاہتی ہے تو میں رکاوٹ نہیں ڈالوں گا بلکہ اُس کو سپورٹ کروں گا۔ شہباز شاہ عاجزی سے گویا ہوئے۔

میں اس بات کی اجازت قطعی نہیں دوں گی اگر وہ حویلی کی دہلیز پار کرے گی تو باقیوں کو بھی راستہ مل جائے گا۔ مہتاب بیگم صاف انکار کر کے بولی۔

آروش کا دل ٹوٹ جائے گا۔ شہباز شاہ آہستہ آواز میں بولے کیونکہ سامنے اُن کی ماں تھی۔
دل شیشے کا نہیں بنا ہوتا اور شاہ خاندان کی لڑکیوں کا دل اور کردار پہاڑوں کی طرح مضبوط ہونا چاہیے
ناکہ چھوٹی چھوٹی باتوں کا روگ لگالیں۔ مہتاب بیگم ناگواری سے بولی۔

گُستاخی معاف اماں سائیں آروش میری اکلوتی بیٹی ہے مجھے جان سے زیادہ عزیز ہے میں اُس کی کوئی بھی بات ٹال نہیں سکتا اور نہ اُس کی آنکھوں میں آنسو برداشت کر سکتا ہوں۔ شہباز شاہ اٹل لہجے میں بولے
بیٹی کے لیے ماں سے بغاوت کر رہے ہو۔ مہتاب بیگم نے کیناں تو ز نظروں سے اُس کو دیکھا

Posted On Kitab Nagri

بغاوت کیسی اماں سائیں آگے پڑھنا اُس کا حق ہے اور میں آروش کو اُس کے حق سے محروم نہیں رکھ سکتا۔ شہباز شاہ یہ بول کر اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑے ہوئے۔

تو میری بات بھی لکھ لو تمہاری یہ بیٹی تمہارا بھروسہ ایک پل میں چکنا چور کر کے تمہیں منہ کے بل گرائے گی اگر تمہاری اجازت پہ وہ شہر کی اور وہاں مجھے کوئی اُس کے خلاف ایسی کوئی خبر موصول ہوئی تو اُس کو زہر دے کر میں جان سے مارا تو میرا نام بدل ڈالنا۔ مہتاب بیگم تیز آواز میں بولی

میری بیٹی ہے وہ اماں سائیں خدا کے واسطے سوچ سمجھ کر بولے۔ شہباز شاہ اُن کی بات پہ تڑپ اُٹھے۔ ابھی تو کہا ہے دل تھام کے رکھو کرنے سے گریز نہیں کروں گی۔ مہتاب بیگم ایک طنزیہ نظر اُس پہ ڈال کر بولی



حال!

ماہی کی آنکھ کھلی تو اُس نے خود کو انجان جگہ پہ پایا وہ حیرت سے آس پاس نظر گھما کر پہنچانے کی کوشش کرنے لگی۔

شکر ہے تمہیں ہوش آگیا۔ اپنے پاس مردانہ آواز سن کر اُس کا دل اچھل پڑا

آپ کون؟ ماہی خوفزدہ نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولی

Posted On Kitab Nagri

جب اُس کی حالت ٹھیک ہو جائے تو آپ پوچھ لینا کے بیگم میں آپ کا مجازی خدا ہوں کیا آپ کے نام جاننے کا شرف حاصل کر سکتا ہوں۔

ماہی کے سوال پہ شازل کو اپنے کانوں میں آروش کی باتیں گونجنے لگی۔

میں آپ کا مجازی خدا ہوں کیا آپ کے نام جاننے کا شرف حاصل کر سکتا ہوں۔ شازل کسی ٹرانس کی کیفیت میں بولا تو ماہی کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی وہ غور سے شازل کو دیکھنے لگی جو وائٹ شرٹ کے ساتھ بلیک جینز پینٹ میں ملبوس تھا بال نفاست سے سیٹ کیے ہوئے تھا چہرے پہ ہلکی سی شیو اور گلے میں بڑا سالا کیٹ لٹک رہا تھا۔

کیا ونی میں آئی ہوئی لڑکی کا شوہر اتنا شاندار بھی ہو سکتا ہے۔ غور سے شازل کو دیکھنے کے بعد ماہی بس یہ سوچ سکی۔

www.kitabnagri.com

ہیلو؟ شازل نے اُس کے سامنے اپنا ہاتھ لہرا کر ہوش میں لانا چاہا

آپ سچ میں میرے شوہر ہیں۔ ماہی جھجک کر پوچھنے لگی۔

جھوٹ میں بھی شوہر ہوتا ہے کیا؟ شازل نے مصنوعی حیرت کا مظاہرہ کیا تو ماہی کا سر جلدی سے نا میں

ہلا۔

Posted On Kitab Nagri

جی پھر میں آپ کا سچ والا شوہر ہوں یہ ہمارا کمرہ ہے اگر تم چل پھر سکتی ہو تو واشروم میں جا کر فریش ہو جاؤ تب تک میں کھانے کا کہتا ہوں۔ شازل اُس سے ایسے بات کرنے لگا جیسے جانے کتنے عرصے کی شناسائی ہو

میں بعد میں ہو جاؤں گی فریش۔ ماہی اُس کا اتنا نرم لہجہ دیکھ کر بس یہی بول پائی
اگر کوئی مسئلہ ہے تو کوئی بات نہیں میں لیکر چلتا ہوں۔ شازل نے پیش کش کی۔
آپ کیسے لے جاسکتے ہیں؟ ماہی نے بے تکہ سوال کیا

جیسے حویلی سے ہسپتال پھر ہسپتال سے حویلی اور حویلی سے کمرے تک لایا بالکل ویسے ہی۔ شازل
مسکراہٹ ضبط کیے بتانے لگا
کیسے لائے؟ ماہی ابھی تک اُس کی بات سمجھ نہیں پائی۔

گود میں اُٹھا کر۔ شازل سر سرے لہجے میں بولا پر اُس کے جواب پہ وہ کانوں کی لو تک سرخ پڑ گئی
نہیں میں چلی جاؤں گی خود ہی۔ ماہی خود پہ قابو پاتی اُٹھنے کی کوشش کرتی بولی
ایزیووش۔ شازل نے کندھے اُچکائے۔

ماہی ہمت کرتی واشروم تک پہنچی شازل اُس کو جاتا دیکھنے لگا پھر کسی خیال کے تحت اُس کو آواز دی
سنو!

جی۔ ماہی جلدی سے پلٹی۔

Posted On Kitab Nagri

تمہارا نام؟ شازل یہاں وہاں دیکھ کر بولا

ماہی بخت اور آپ کا۔ یہ سوال پوچھتے وقت ماہی کی اپنی حالت بھی شازل سے مختلف نہ تھی۔

شازل شاہ ویسے ہم دُنیا کے انوکھے میاں بیوی ہیں جن کو ایک دوسرے کا نام تک نہیں معلوم۔ شازل اپنی بات کے اختتام پہ خود ہی مسکرا پڑا

جب کی واشر روم میں جاتی ماہی کے کانوں میں بار بار (میاں بیوی) والے الفاظ گونجنے لگے۔

آپ ٹھیک سے میڈیسن کیوں نہیں لیتے؟ ڈاکٹر حمید نے سنجیدگی سے یمان کی جانب دیکھا جو اُن کے کبین میں موجود تھا۔

بھول جاتا ہوں۔ یمان بے تاثر لہجے میں بتانے لگا۔

خیر ایسی بات تو نہ کریں دلاور خان اور تمہارا اپنا سا تھی ارمان وہ تو ہیں نہ تمہیں یاد کروانے والے تم خود

لاپرواہی کا مظاہرہ کر رہے ہو۔ ڈاکٹر اُس کی بات پہ بولا

آئندہ کوشش کروں گا لاپرواہی نہ ہو۔ یمان نے کہا

تمہیں ٹھیک سے میڈیسن لینی ہوگی یمان ورنہ آپ کی جان کو بھی خطرہ ہو سکتا ہے یہ بات میں کتنی دفع

آپ کو بتا چکا ہوں۔ ڈاکٹر نے دو ٹوک لہجے میں کہا

جان کے جانے سے ڈر نہیں لگتا۔ یمان نے بتایا

پھر کس چیز سے ڈر لگتا ہے؟ ڈاکٹر نے جاننا چاہا

Posted On Kitab Nagri

زندگی جینے سے۔ ایمان نے فورن سے جواب دیا جس کو سن کر وہ گہری سانس بھر کر رہ گئے۔

میں آپ کے پاسٹ سے واقف ہوں مسٹر ایمان اور میں یہ بات بھی جانتا ہوں سمجھتا ہوں آپ کے ساتھ کم عمری میں بہت بُرا ہوا لیکن پاسٹ تھا گنہ گیار گیا اُس کو بھول کر آپ زندگی کی نئی شروعات کریں آپ ایک مشہور ہستی ہیں جانے کتنے لوگ ہیں جو آپ سے محبت کرتے ہیں اگر اپنے لیے نہیں تو اُن کے لیے اپنا خیال رکھا کریں ایک واقع کو لیکر آپ زندگی جینا تو نہیں چھوڑ سکتے ہیں نہ یہ تو سراسر آپ اپنے ساتھ نا انصافی کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر نے اُس کو سمجھانا چاہا

میرے ساتھ محبت کی باتیں مت کیا کریں ایسا لگتا ہے جیسے یہ لفظ کھڑا مجھے دیکھ کر ہنس رہا ہے میری حالت کا مذاق اُڑا رہا ہے۔ ایمان کچھ ناگوار لہجے میں گویا ہوا۔

یاد آتی ہے وہ؟ انہوں نے پوچھا

یاد کرنے کے لیے بھولنا ضروری ہوتا ہے۔ ایمان نے گول مٹول سا جواب دیا۔

آپ کی بہنیں ہیں کبھی سوچا ہے اُن کو آپ کی ضرورت ہو سکتی ہیں اُن کے ساتھ رہو کیا پتا زندگی کا مطلب سمجھ آ جائے۔ ڈاکٹر نے ایک اور کوشش کی۔

اٹھارہ سال کا تھا جب زندگی کا مطلب اچھے سے سمجھ گیا تھا مزید جاننا نہیں چاہتا۔ ایمان کا لہجہ طنزیہ تھا۔

Posted On Kitab Nagri

لگتا ہے آپ یہ سوچ کر آئے ہیں کہ میری نہیں سننی تو اس ٹاپک کو بند کرتے ہیں اور آپ یہ بتاؤ اگلا گانا کب ریلیز ہوگا آپ کا اُس سے پہلے رکارڈنگ کب شروع ہے دلاور نے بتایا تھا وہ اپنی فلم کے ہیرو میں آپ کو کاسٹ کرنا چاہتا ہے اُس کا کیا بنا؟ ڈاکٹر حمید نے بات بدل کر پوچھا

ایک ہفتے بعد رکارڈنگ ہے میری پر فلم میں کام نہیں کروں گا میں۔ ایمان نے جواب دیا۔

بہت بڑی آفر ہے قبول کر لوں فائدہ ہوگا تمہیں۔ ڈاکٹر حمید مسکرا کر آپ سے تم تک کا سفر کیا فلم کا ہیرو بن کر کسی لڑکی سے پیار کا اظہار نہیں کر سکتا اور نہ اُس کو دیکھ کر مسکرا کر آہیں بھر سکتا ہوں۔ ایمان نے جواب پہ وہ لا جواب ہوئے۔

ایکٹنگ کرنے میں کونسی بڑی بات ہے کونسا تمہارا اظہار اصلی ہوگا۔ ڈاکٹر کو اُس کا ریزن نامعقول لگا۔ اصلی والا اظہار کیا تھا گال پہ پڑتے تھپڑ کی گونج آج تک کانوں میں سنائی دیتی ہے۔ ایمان کا لہجہ ٹوٹ سا گیا تھا۔

ایمان تم اپنے پاسٹ سے باہر کیوں نہیں آتے۔ وہ جیسے تھک سے گئے۔

پہلے آپ مجھے بتائے میرے جسم سے روح کیوں نہیں نکلتی۔ ایمان اُن کے پاس تھوڑا جھک کر پوچھنے لگا۔

شادی کر لوں۔ ڈاکٹر حمید نے مشورہ دیا تو ایمان کے چہرے پہ عجیب قسم کی مسکراہٹ آئی ڈاکٹر حمید نے بہت غور سے اُس کے دونوں گالوں پہ پڑتے ڈمپلز کو دیکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

پانچ سال تک زندہ رہا تو شادی کر لوں گا۔ ایمان کا لہجہ عجیب سا ہو گیا۔

مطلب؟ ڈاکٹر حمید نے اُس کو گھور کر دیکھا

پانچ سال ہونے دو مطلب بھی پتا چل جائے گا۔ یہ کہہ کر ایمان اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑا ہوا۔

اپنی زندگی کے ساتھ کچھ غلط کرنے سے پہلے ایک بات یاد کرنا اگر تمہیں تمہاری محبت نہیں ملی تو اس کا

یہ مطلب نہیں کے تم باقیوں کو اپنی محبت سے محروم رکھو۔ ڈاکٹر حمید کی بات پہ اُس کے قدم ایک پل کو

تھمے تھے پھر وہ اپنا سر جھٹکتا کعبین سے باہر نکل گیا۔

ایمان کے جانے کے بعد انہوں نے دلاور خان کو فون کیا۔

ایمان آیا تھا؟ دلاور خان نے کال ریسپو کر کے پہلا سوال یہی کیا

ہاں پندرہ تاریخ کو آنے والا چھبیس تاریخ کو آیا تھا۔ ڈاکٹر حمید طنزیہ لہجے میں بتانے لگے

کیا بات ہوئی؟ دلاور خان نے پوچھا

وہی جو ہمیشہ سے ہوتی آرہی ہیں۔ ڈاکٹر حمید نے گہری سانس خارج کی۔

کوئی ایمپر و منٹ کیوں نہیں آرہا؟ دلاور خان پریشانی سے بولے۔

ہوا ہے ایمپر و مینٹ اور یہ ہوا کے پہلے ایمان مرنے کی بات نہیں کرتا تھا آج کر کے گیا ہے مجھے لگ رہا ہے

اب کچھ وقت کے بعد تم مجھے کال کرو گے اور کہو گے حمید ایمان مستقیم مر گیا

حمید کیا بکواس کر رہے ہو یہ۔ دلاور خان لرز اُٹھے۔

Posted On Kitab Nagri

ٹھیک کہہ رہا ہوں اُس کے اندر جینے کی کوئی تمنا نہیں۔ ڈاکٹر حمید سر جھٹک کر بولے
کوئی تو حل ہو گا آخر تم نے کہا تھا اگر اُس کی سنگربنے کی خواہش پوری ہو جائے گی تو وہ اپنی زندگی میں
مصرف رہنے لگے لگا مختلف لوگوں سے ملے گا تو اُس کو اپنا پاسٹ یاد نہیں آئے گا۔ دلاور خان فکر مند
سے ہوئے۔

مجھے یاد ہے میں نے کہا تھا پر ساتھ میں یہ بھی کہا تھا اُس کے سر پہ لگی چوٹ بہت گہری ہے آپریشن کے
بعد بھی اگر اُس کو تکلیف ہوتی ہے تو وہ میڈیسن ٹائم سے لے کر نتیجہ کیا ایمان جان بوجھ کر اپنی جان کا
دشمن بنا ہوا ہے۔ ڈاکٹر حمید ایک سانس میں بولے۔

میں بات کروں گا آج اُس سے۔ دلاور خان کچھ سوچ کر بولے۔
کر لینا بات پہلے یہ بتاؤ کیا اُس لڑکی کا کچھ پتا ہے کہاں ہوتی ہے کیا پتا اب اُس کا ملنا ایمان کی زندگی بدل
ڈالے۔ ڈاکٹر حمید نے کہا

وہ کہاں ہوتی ہے یہ بات شاید ایمان خود بھی نہیں جانتا اُس نے کبھی مجھے نام تک نہیں بتایا اُس لڑکی کا بس
اتنا بتایا کہ ذات اور اسٹیٹس کا فرق کا ایشو اتنا کیا گیا جیسے مذہب الگ الگ ہو۔ دلاور خان افسردگی سے
بولے

Posted On Kitab Nagri

ایسی بات ہے تو اُس کو لڑکی کا آپشن چھوڑ دو وہ ایمان کی قسمت میں نہیں تم کوئی اچھی سی لڑکی اُس کے لیے تلاش کرو شادی اور بچے ہو جائے گے تو ٹین ایجر والی محبت بہت دور چلی جائے گی۔ ڈاکٹر حمید نے مشورہ دیا۔

ہو پ سو کے ایسا ہو۔ دلاور خان اُداس مسکراہٹ سے بولے۔



ایمان اپنے گھر آیا تو ارمان جلدی سے اُس کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

کیا؟ ایمان کو اُس کا یوں سامنے کھڑا ہونا سمجھ نہیں آیا۔

وہ آئی ہے آپ سے ملنے؟ ارمان ڈر ڈر کر بولا

وہ کون۔ ایمان ایک آنسو پر کیے بولا

مس روزی۔ ارمان نے بتایا تو ایمان کے چہرے پہ اکتاہٹ بھرے تاثرات نمایاں ہوئے۔

کہاں ہے؟ ایمان نے ہاتھ میں پہنی گھڑی میں وقت دیکھ کر پوچھا

www.kitabnagri.com

ڈرائینگ روم میں آپ کا انتظار کر رہی ہے۔ ارمان اُس کو نارمل دیکھتا پر سکون ہو کر بتانے لگا۔

میں دیکھتا ہوں۔ ایمان اتنا کہتا ڈرائینگ روم میں جانب آیا جہاں ریڈ کلر کا ٹاپ پہنے ایک لڑکی بڑے شان

سے بیٹھی تھی ایمان ایک نظر اُس کو دیکھتا نظروں کے زاویے بدلے۔

Posted On Kitab Nagri

یمان تم آگئے شکر ہے خدا کا تمہیں میں کب سے کال کیے جا رہی تھی پر تم میرا فون ریسیو ہی نہیں کر رہے تھے۔ روزی نے یمان کو آتا دیکھا تو اپنی جگہ سے اُٹھ کر اُس کے پاس آکر شکوہ کناں لہجے میں بولی۔

پاکستان کب آئی؟ یمان اُس کے سوال نظر انداز کرتا سنجیدگی سے پوچھ کر صوفے پہ بیٹھ گیا تمہیں یقین نہیں آئے گا میں ایئر پورٹ سے ڈارکٹ یہاں آئی ہوں تم سے ملنے۔ روزی پر جوش آواز میں بول کر اُس کے ساتھ صوفے پہ بیٹھی۔
مجھے آگیا یقین۔ یمان کہتا اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑا ہوا کیونکہ روزی بالکل اُس کے پاس چپک کر بیٹھنے کی کوشش میں تھی۔

اچھا پر تم کھڑے کیوں ہوئے۔ روزی نے حیرت سے اُس کو دیکھا
میں تھک گیا ہوں آرام کرنا چاہتا تھا پر تم آئی تو میں یہاں آگیا۔ یمان نے بتایا
او سو سیڈ پر میں تمہیں یا منانے آئی ہوں۔ روزی نے مسکرا کر کہا
میں تم سے ناراض تو نہیں۔ یمان نا سمجھی سے بولا

ارے بابا یہاں بیٹھو تو۔ روزی اُس کا بازو پکڑ کر اپنے ساتھ بیٹھایا
انکل دلاور نے بتایا تم فلم کرنے سے انکار کر رہے ہو پلینز انکار نہیں کرو ان کی فلم میں ہیروئن کارول میں
پلے کرنی والی ہوں۔ روزی اچانک منت بھرے لہجے میں بولی

Posted On Kitab Nagri

تو سارے ایکٹر مر گئے ہیں کیا جو سب میرے پیچھے پڑ گئے ہوا اگر میں نے ایک بار انکار کر دیا ہے تو انکار ہے میرا بار بار مجھے تنگ کرنے کی ضروری نہیں کسی کو۔ یمان تیز آواز میں بولا

یمان

اسٹاپ روزی میں پہلے ہی بہت پریشان ہو مزید پریشان مت کرو۔ یمان اُس کی بات کاٹ کر بولا تو روزی اپنا سامنہ لیکر رہ گئی۔



آج حویلی کے بڑے ہال میں شازل کے خلاف عدالت لگی ہوئی تھی۔ شہباز شاہ ار باز شاہ اور شہنواز شاہ کے ساتھ اُن کی بیگمات سب اپنا چہرہ چھپائے ایک سائیڈ پہ کھڑی تھی۔ دُرید پر سکون شازل کے ساتھ بیٹھا تھا دوسری طرح بیٹھا دیدار شاہ آگ برساتی نظروں شازل کا چہرہ دیکھ رہا تھا جب کی آروش ناز لین اور نور وہ تینوں سیڑھیوں کی رینگ کے پاس کھڑی تھی۔

کہاں ہے وہ بد ذات۔ ار باز شاہ کے جملے پہ شازل نے زور سے اپنے ہاتھوں کی مٹھیوں کو بھینچا بولنے سے پہلے یہ بات یاد رکھے وہ میری بیوی ہے میں اُس کے خلاف یا اُس پہ گالی برداشت نہیں کروں گا۔ شازل جُھکتے لہجے میں بولا

بھائی صاحب دیکھ رہے ہیں آپ اپنے بیٹے کے لچھن اُس پرائی لڑکی کے لیے ہماری نافرمانی کر رہا ہے۔ شہنواز شاہ خاموش بیٹھے شہباز شاہ سے بولے۔

Posted On Kitab Nagri

تایا جان آپ کو نہیں لگتا یہ بات کہنے میں آپ نے کچھ جلدی کی ہے کیونکہ ابھی تو میں نے آپ کو جواب ہی نہیں دیا۔ شازل عام لہجے میں شهنواز شاہ سے بولا

شازل حد میں رہو۔ دیدار نے غصے سے کہا

میں اپنی حد میں ہوں مگر کوئی میری بیوی کے بارے میں غلط بات کرے گا میں ایک منٹ نہیں لگاؤں گا حد سے نکلنے میں۔ شازل طنزیہ لہجے میں بولا

شازل وہ ونی میں آئی ہوئی لڑکی ہے مطلب جانتے ہو ونی کا؟ فردوس بیگم نے کاٹ دار نظروں سے اُس کو دیکھا

میں نہیں جانتا ونی کا مطلب اور نا جاننے میں دلچسپی ہے میں بس اتنا جانتا ہوں وہ میرے نکاح میں ہے اور شازل شاہ کو اپنی بیوی کی حفاظت کرنا آتی ہے۔ شازل نے کہا

بیوی نہیں وہ ایک خون بہا میں آئی ہوئی لڑکی ہے قاتل کی بہن تمہاری بیوی نہیں وہ میرے بھائی کا قتل ہوا کے تمہیں اندازہ ہے اس وقت تم کس کی طرف داری کر رہے ہو۔ دیدار شاہ دھاڑے

اگر ایسی بات ہے تو جائے اور قاتل کا گریبان پکڑے مگر خبردار جو کسی نے ماہی کی طرف انگلی بھی اٹھائی تو آپ سب کو جو کرنا تھا وہ کر چکے ہیں میری غیر موجودگی پر اب میں ایسا بالکل ہونے نہیں دوں گا اُس کو کس چیز کی سزا ملے کیا اُس نے قتل کیا ہے یا وہ اُس جگہ پہ تھی جہاں قتل ہوا تھا۔ شازل دیدار سے زیادہ

اونچی آواز میں دھاڑا

Posted On Kitab Nagri

شازل۔ دُرید نے اُس کو تنبیہ کرتی نظروں سے دیکھا۔

آپ خاموش کیوں ہیں؟ ار باز شاہ کو شہباز شاہ کا اتنا خاموش ہونا سمجھ نہیں آرہا تھا۔

اگر شازل اُس کو اپنی بیوی تسلیم کر رہا ہے تو ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ شہباز شاہ کی بات پہ وہاں موجود سب

لوگ حیرت کی انتہا کو پہنچے شازل بھی اپنی جگہ حیران ہوا تھا پُر اُس نے ظاہر ہونے نہیں دیا

وہ ہماری ذات کی یا ہمارے خاندان کی نہیں بابا سائیں۔ دُرید شاہ کے لہجے میں کانچ جیسی چھبھن تھی اُپر

کھڑی آروش کے چہرے پہ سرد تاثرات نمایاں ہوئے تھے۔

لالہ۔ شازل نے اُس کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر کچھ بھی بولنے سے باز رکھا

دُرید اُس کا ہاتھ جھٹکتا اُٹھ کر حویلی سے باہر چلا گیا۔



ماضی!

میں بھی چلوں۔ شہر جانے کی تیار کرتی آروش کے پاس کھڑی حریم نے کہا

www.kitabnagri.com

کہاں میں چلوں؟ آروش نے گھور کر پوچھا

آپ کے ساتھ تھر (شہر) حریم نے کہا

پہلے شہر بولنا سیکھ لو گیارہ کی ہونے والی ہوں پر مجال ہے جو تمہارے منہ سے صاف الفاظ نکلے۔ آروش

ہنس کر بولی

میں مس کروں گی۔ حریم منہ بسور کر بولی

Posted On Kitab Nagri

جھوٹی تم بس اپنے دُر لا کو یاد کرتی رہتی ہو۔ آروش عبا یا پہننے کے بعد نقاب کرتی بولی

آپ کو بھی کرتی۔ حریم نے جلدی سے کہا

او تیری۔ اچانک کچھ یاد آنے پہ آروش نے اپنے سر پہ ہاتھ مارا

تیا ہوا؟ حریم اپنی چھوٹی پیشانی پہ بل لائے بولی

تیا نہیں کیا ہوتا ہے جب سیکھ جاؤں گی بولنا تو بتادوں گی ابھی میں آئی۔ آروش جلدی سے کہہ کر کمرے سے باہر چلی گی پیچھے اُس کی بات پہ حریم کا منہ بن گیا۔

آروش سیدھا دُرید شاہ کے کمرے میں آئی تھی پورا کمرہ خالی تھا کیونکہ پڑھائی کے سلسلے میں دُرید شاہ ملک سے باہر تھا۔

لالا کا پُرانہ سیل فون کہاں ہوگا۔ کمرے میں آتی آروش پورے کمرے میں نظر گھماتی وارڈروب کی طرف آئی چابیاں پہلے سے وہاں موجود تھی اُس نے جیسے وارڈروب کھولا وہاں سیل فون تو نہیں پر کچھ تصاویرات دیکھ کر اُس کے چہرے پہ مایوسی چھا گی مختلف طریقے سے کی گئی تصویریں ایک ہی لڑکی کی تھی جس کے چہرے پہ خوبصورت مسکراہٹ کا بسیرا تھا۔

کوئل۔ آروش اُس تصویر پہ ہاتھ پھیرتی بولی اُس کے دماغ میں آج سے کچھ سال پہلے کا واقعہ تازہ ہوا۔

بابا سائیں

Posted On Kitab Nagri

چودہ پندرہ سالہ آروش شہبازہ شاہ کے ساتھ حویلی سے باہر جا رہی تھی جب اُس اکیس سالہ دُرید کی بانہوں میں کسی مردہ لڑکی کا وجود دیکھ کر سہم کر شہباز شاہ کے پیچھے ہوئی یہ کیا حماقت ہے دُرید شاہ - شہباز شاہ برہم ہوئے

کیوں

کیوں

بابا سائیں کیوں آپ اس معصوم کی جان لی اس کا کیا قصور تھا وہ میری محبت تھی - دُرید شاہ اپنی لالہ انگارہ آنکھوں سے اپنے باپ کو دیکھ کر بولا

میں نے کہا تھا تمہاری شادی غیر خاندان کی لڑکی سے یا ذات سے نہیں ہوگی پھر تمہیں کیا ضرورت تھی بغاوت کرنے کی - شہباز شاہ آروش کا وجود فراموش کیے اُس پہ گرجے -

آروش سہمی نظروں سے دُرید کو دیکھ رہی تھی اُس کو سمجھ نہیں آ رہا تھا ابھی تک درید نے اُس کو اپنی بانہوں میں اٹھا کر کیوں رکھا تھا -

www.kitabnagri.com

بغاوت نہیں تھی بابا سائیں آپ سے درخواست تھی آپ کو اعتراض تھا تو بتادے یوں قتل کروانے کی کیا ضرورت تھی - دُرید چیخا

تذفین کا بندوبست کرو اور بھول جاؤ - شہباز شاہ کٹھور پن کی حدیں توڑ کر بولے -

Posted On Kitab Nagri

آروش

اپنے نام کی پکار پہ آروش حقیقت کی دُنیا میں واپس آئی تصویریں اپنی جگہ پہ رکھ کر وہ بنا سیل فون اُٹھائے کمرے سے نکل گئی۔

کہاں تھی اتنی دیر لگادی۔ آروش جیسے ہی گاڑی میں بیٹھی دیدار شاہ نے کہا۔

سوری لالہ دراصل دُرید لالہ کے کمرے میں گئی تھی تو وہاں دیر ہو گئی۔ آروش معذرت خواہ لہجے میں بولی۔

اچھا ویسے تمہیں شہر جانے کی ضد نہیں کرنی چاہیے تھی تم نے کونسا پڑھ کر ڈاکٹر انجینئر یا وکیل بننا ہے۔ دیدار شاہ نے کہا

کیوں نہیں بن سکتی لالہ اور شہر جا کر پڑھنا میری ضد نہیں بلکہ میرا شوق ہے میری خواہش ہے اگر پڑھ لکھ کر میں کچھ بن نا بھی پاؤں تو کیا ہوا شعور تو حاصل ہو گا نہ۔ آروش مسکرا کر نرم لہجے میں بولی تو دیدار نے اپنا سر جھٹکا

www.kitabnagri.com

کالج میں لڑکے بھی ہو گے تو زورہ احتیاط کرنا کسی سے بھی بلا وجہ بات مت کرنا لڑکوں کی طرف تو دیکھنا بھی مت صرف اور صرف اپنی پڑھائی پہ دھیان دینا اور آخری بات پردے کا خاص خیال کرنا کسی لڑکی کو بھی اپنا چہرہ مت دیکھنے دینا تمہیں نہیں پتا یہ شہر کی لڑکیاں پھر ہر ایک کو تمہاری نین نقش بتاتی پھرے گی۔ دیدار شاہ گاڑی ڈرائیو کرتا سنجیدگی سے بولا

Posted On Kitab Nagri

لالہ آپ مجھ سے نہ بھی بولے تو میں اپنی حدود جانتی ہوں اور مجھے یہ بھی پتا ہے وہاں میری ہر ایک ٹیٹی پہ نظر ہوگی۔ آروش دو ٹوک لہجے میں بولی تو دیدار خاموش ہو گیا۔



حال!

ماہی اب قدرے بہتر تھی اس لیے آج اُس نے اپنے کمرے پہ غور کرنے کا سوچا پورے کمرے کا جائزہ لینے کے بعد وہ بیڈ پہ جیسے ہی بیٹھی تو ڈریسنگ ٹیبل پہ پڑا سازل کا فون بج اٹھا ماہی اٹھ کر فون کی طرف دیکھا تو کسی عائشہ نامی لڑکی کی کال تھی لڑکی کا نام دیکھ کر وہ جو سازل کی طرف سے کچھ پر سکون تھی اچانک سے بد دل ہو گئی۔

میرا فون ہے؟ سازل کمرے میں آیا تو اُس کے ہاتھ سے سیل فون لیکر بولا
کسی عائشہ کی کال آرہی تھی۔ ماہی نے جلے کٹے لہجے میں بتایا اُس کا انداز دیکھ کر سازل آنکھیں سیکڑ کر اُس کو دیکھنے لگا۔

اچھا عائشہ میری گرل فرینڈ کا نام ہے۔ سازل موبائل کی اسکرین پہ نظر جمائے بتانے لگا تو ماہی بے یقین نظروں سے سازل کو منہ تکنے لگی اُس کو یقین نہیں آیا اُس کا شوہر خود اپنے منہ سے اپنی گرل فرینڈ کا بتا رہا تھا

ان شاہ خاندان کے فرد کے بھی کیا کہنے ہیں ہر بات منہ پہ مار دیتے ہیں۔ سازل کی جانب دیکھ کر ماہی بس سوچ سکی اُس کو اس وقت آمنہ کی ساری باتیں یاد آنے لگی جو ہمیشہ سے وہ اُس کو بتاتی آرہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اور کتنی گر لفرینڈز ہیں آپ کی؟ ماہی اپنا لہجہ نارمل کیے پوچھنے لگی۔ شازل جو عائشہ کو کال ملانے والا تھا ماہی کے سوال پہ رک کر ہاتھوں کی مدد سے گنتی کرنے لگا یہ دیکھ کر ماہی کی آنکھیں حیرت سے پھٹنے کے قریب تھی۔

ثانیہ ثانیہ ستارہ تارا یا سمین امبر فرح سارہ رباب دلشین اور کچھ کا نام یاد نہیں آ رہا اس وقت۔ شازل پر سوچ لہجے میں بولا

اور بھی ہیں؟ ماہی غش کھانے کے در پہ تھی۔

ہاں یہ تو کچھ بھی نہیں۔ شازل مسکرا کر بولا تو ماہی کو لگا جیسے اُس کو کسی نے آسمان پہ پہنچا کر بے دردی سے زمین پہ پٹخ دیا ہو۔

میں کام سلسلے میں باہر جا رہا ہوں تم کسی سے ڈرنا مت اگر کہی جانا ہو تو آروش کو ساتھ چلنے کا کہنا۔ شازل اُس کا گال تھپتھپا کر کہتے کمرے سے باہر چلا گیا۔

کمینا۔ شازل کے جانے کے بعد بے اختیار اُس کے منہ سے گالی نکلی جس پہ اُس نے جلدی سے منہ پہ ہاتھ رکھا۔

میری بلا سے جتنی چاہے گر لفرینڈز بنائے میرا کیا ویسے بھی میں نے کونسا ساری زندگی اس قید میں رہنا ہے بابا ضرور مجھے لینے آئے گے۔ ماہی خود سے باتیں کرتی بیڈ پہ بیٹھ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

حریم نظر نہیں آرہی۔ حویلی میں آج کلثوم بیگم کی بہن صدف آئی تھی تبھی باتوں باتوں میں انہوں نے
حریم کا پوچھا

ایک ہفتہ پہلے دُرید اُس کو ہاسٹل چھوڑنے گیا تھا وہی ہے اب۔ کلثوم بیگم نے بتایا
ٹھیک ٹھیک مجھے دراصل ایک بات کرنی ہے تم سے۔ صدف بیگم نے کہا
کرو۔ کلثوم بیگم نے اجازت تھی۔

ویسے تو یہ ٹھیک وقت نہیں پر میں نے سوچا ابھی تمہارے کان میں یہ بات ڈال دوں۔ صدف بیگم کچھ
ہچکچاہٹ سے بولی

جو بات ہے بے جھجک کہو۔ کلثوم بیگم نے مسکرا کر کہا
تابش کے لیے میں حریم کا رشتہ مانگنا چاہتی ہوں شروع سے مجھے وہ پسند ہے۔ صدف بیگم کی بات پہ
کلثوم بیگم کے چہرے کے تاثرات یکدم سنجیدہ ہوئے۔

ابھی ایک مہینہ پہلے حویلی سے ایک میت اُٹھی تھی خاندان کا بیٹا قتل ہو گیا ہے اور تم اس وقت ایسی باتیں
کر رہی ہو شبانا کے عدت کے دن تو پورے ہونے دو۔ کلثوم بیگم سخت لہجے میں بولی۔

آپا میں کونسا چٹ منگنی پٹ بیاہ والی بات کر رہی ہوں جب عدت پوری ہو جائے اُس کے بعد کرنے کا
بول رہی ہو اس وقت بتانے کا مقصد صرف اتنا ہے کہ آپ کہی اور اُس کی بات نہ طے
کردے۔ صدف بیگم نے جلدی سے کہا

Posted On Kitab Nagri

آروش کی پہلے کہیں شادی ہو جائے اُس کے بعد ویسے بھی حریم کا نمبر بعد میں ہے نور اور ناز لین اُس سے بڑی ہیں۔ کلثوم بیگم نے دوسرا نقطہ نکالا

آروش کو تو تم رہنے دور ہی بات نور اور ناز لین کی تو ناز لین کا نکاح ہو گیا ہے بس رخصتی رہتی ہے اللہ کے حکم سے ہو بھی ہو جائے گی نور کا بھی تو رشتہ طے ہے نہ تو پریشانی کس بات کی۔ صدف بیگم کی بات پہ کلثوم بیگم کو پسند نہیں آئی۔

آروش کے بارے میں ایسا کیوں کہا اُس کو رہنے دو۔ کلثوم بیگم نے سنجیدگی سے پوچھا
تین بار بار اُس کی شادی ہوتے ہوتے نہیں ہوئی پورے گاؤں میں اب یہ بات پھیل گئی ہے کہ شاہ خاندان کی لاڈلی بیٹی آروش شاہ کے قدم سبز ہیں اُس کی کبھی شادی نہیں ہوگی۔ صدف بیگم بنا یہ سوچے وہ بات کس کی اور کس کے سامنے کر رہی ہیں بس بولتی چلی گی۔

ایسی کوئی بات نہیں ہے لوگوں کا تو کام ہیں باتیں بنانا وہ تو بہت کچھ کہہ جاتے ہیں پر خیر کوئی مناسب رشتہ دیکھ کر اُس کی شادی کروادے گے۔ کلثوم بیگم بولی

خاندان میں کوئی دے گا نہیں خاندان سے باہر رشتیداری کرنا معیوب سمجھا جاتا ہے تو آپا بس آپ اپنے ارمانوں پہ فاتح پڑھ لیں کیا ہوتا اگر آپ دیدار شاہ کو اُس کا دودھ شریک بھائی نابھاتی حویلی کی بات حویلی میں رہ جاتی۔ صدف بیگم تاسف سے اُن کو دیکھ کر بولی۔

Posted On Kitab Nagri

اب تم بہت بول رہی ہو یہ بات شاید بھول رہی ہو جس کے بارے میں بات کر رہی ہو وہ تمہاری بھانجی ہے۔ کلثوم بیگم ناگواری سے بولی۔

میرا کوئی غلط مطلب نہیں آپا میں معذرت چاہتی ہوں آج تو میں بس آپ سے حریم کی بات کرنے آئی تھی آپ بھائی صاحب سے بات کیجیے گا۔ صدف بیگم کچھ شرمندہ ہوئی۔

حریم کی شادی کا فیصلہ دُرید کرے گا کیونکہ مریم نے حریم کی ذمیداری دُرید کو دی تھی۔ کلثوم بیگم نے بتایا

وہ تو سب کو پتا ہے پر بڑے تو بھائی صاحب ہیں نہ۔ صدف بیگم اُن کی بات پہ مسکرائی۔
بیشک وہ بڑے ہیں پر جو پیار اور خیال حریم کو دُرید سے ملا ہے اُس حساب سے اُس کی زندگی کے فیصلہ کرنے کا حق صرف دُرید کو ہے جس پہ ناشاہ صاحب کو اعتراض ہو گا اور نہ خود حریم کو۔ کلثوم بیگم کا لہجہ دو ٹوک تھا

ٹھیک ہے جیسا آپ کہیں تابش کو تو سب جانتے ہیں مجھے یقین ہے دُرید کو کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔ صدف بیگم پر سکون سی بولی



عشق بھی توں ہے پیار بھی توں ہے

توں ہی میری محبت ہے

سانسوں میں تیری سانسوں میں لے لوں

Posted On Kitab Nagri

تیری اگر اجازت ہو

آروش اپنے کمرے میں موجود ٹی وی پہ چینل سرچ کر رہی تھی جب ایک چینل پہ چلتے سونگ پہ اُس کا ریموٹ پہ کام کرتا ہاتھ تھم گیا۔

ٹی وی پہ کوئی لائیو شو چل رہا تھا جس میں یمان مستقیم فل بلیک سوٹ میں کھڑا ٹیک ہاتھ میں لیے گانا گارہا تھا جس کو سن کر وہ چاہ کر بھی چینل تبدیل نہ کر پائی۔



عشق بھی توں ہے پیار بھی توں ہے

توں ہی میری محبت ہے

سانسوں میں تیری سانسوں میں لے لوں

تیری اگر اجازت ہو

اِس سے زیادہ گھٹیاں کوئی سنگر گانا گا بھی نہیں سکتا۔ یمان مستقیم کو ایک مصرعہ دوبارہ گاتے سن کر آروش جل کر بڑبڑائی۔

Posted On Kitab Nagri

تیرے بن میں اس دنیا کا یار کروں گا کیا؟؟

مجھ کو تو بس شام سویرے اک تیری

چاہت ہے

سانسوں میں تیری سانسوں میں لے لوں

تیری اگر اجازت ہو

میں اندر آسکتی ہوں؟ آروش جو سرد نظروں سے ٹی وی اسکرین پہ نظر جمائے بیٹھی تھی اچانک ماہی کی آواز پہ چونک کر ٹی وی بند کرنا چاہا جب ماہی بول پائی۔

چلنے دو پلیز۔ ماہی کے الفاظ پہ آروش نے ریموٹ اُس کی جانب بڑھایا جس کو ماہی نے خوشدلی سے اپنے ہاتھ میں لیا۔

Kitab Nagri

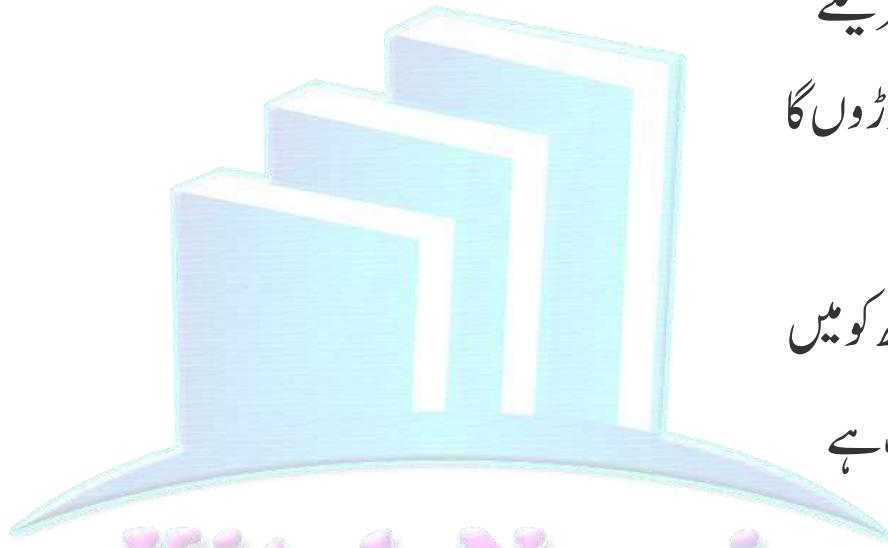
www.kitabnagri.com

ہے جتنے بھی موسم تیرے سنگ گزرے گے

دل پہ چڑھے ہیں جو تیرے اب نہ اترے گے

♪♪Music

Posted On Kitab Nagri



جتنے بھی سپنے ہیں

نام تیرے کر دے گے۔

آنسو تیرے ہم تو خود کی

آنکھوں میں ہے بھر لینگے

ساتھ تیرا نہ میں چھوڑوں گا

یہ کرتا ہوں واعدہ

کیسے چھولوں اب تجھ کو میں

تو ہی میری عادت ہے

سانسوں میں تیری سانسوں میں لے لوں

تیری اگر اجازت ہو

عشق بھی توں ہے پیار بھی توں ہے

تو ہی میری محبت ہے

سانسوں میں تیری سانسوں میں لے لوں

Posted On Kitab Nagri

تیری اگر اجازت ہو

اس کے گانے کمال کے ہوتے ہیں اور یہ خود بھی بہت ہینڈ سم ہیں ان سیلیبرٹی کے بھی کیا ٹھاٹ
ہیں۔ گانا ختم ہونے کے بعد ماہی نے کسی ٹرانس کی کیفیت میں کہا تو آروش اس کو گھورنے لگی۔
یہ بات لالہ شازل کو بھی بتانا۔ آروش ہاتھ کی مٹھیاں بھینچ کر بولی تو ماہی سٹیٹائی۔

ان کو کیوں؟ ماہی نے ہڑبڑا کر کہا

ایسے ہی جنرل نانج مل جائے گی ان کو۔ آروش نے کندھے اچکا کر کہا۔

اچھا ایک بات پوچھو؟ ماہی نے کہا

پوچھو۔ آروش نے اجازت دی

اب کوئی مجھے کام کرنے کا کیوں نہیں کہتا ایک ہفتے سے زیادہ وقت ہو گیا ہے میری حالت بھی قدرے
بہتر ہے اور کسی نے اس بیچ مجھ پہ غصہ بھی نہیں کیا۔ ماہی کے لہجے میں حیرت عیاں تھی۔

کام کرنے کا شوق چڑھا ہے یا بھابھی شبنام کی ماریاد آرہی ہے؟ اس کی بات پہ آروش نے طنزیہ کیا تو ماہی
بول کر پچھتائی۔

دونوں کا نہیں دل کر رہا وہ تو میں بس جنرل نانج کے لیے پوچھ رہی ہوں۔ ماہی نے جلدی سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

لالہ نے سب کو وارنگ دی ہے تم پریشان نہیں ہو جب تک لالہ یہاں ہیں کوئی تمہیں کچھ نہیں کہے گا۔ آروش نے کہا

اور جب وہ نہ ہو تو؟ ماہی نے ڈر کر پوچھا

تو تمہیں بتانے کی ضرورت نہیں تم اچھے سے سب جانتی ہو حویلی میں سب تمہیں ونی کی نظر سے دیکھتے ہیں جب کی لالہ تمہیں اپنی زمینداری سمجھتے ہیں۔ آروش نے بتایا پر اُس کی آخری بات سن کر ماہی کو جانے کیوں دکھ ہوا

تم کیا سمجھتی ہو مجھے اور کس نظر سے دیکھتی ہو؟ ماہی نے اُس کا نظریہ جاننا چاہا میں تمہیں اپنے لالہ کی بیوی کی حیثیت سے دیکھتی ہوں۔ آروش نے کہا۔

پر اُن کے لیے تو محض ایک زمینداری ہوں۔ ماہی افسوس سے کہا

میں کیا کہہ سکتی ہوں۔ آروش نے کندھے اُچکائے

ایک اور بات پوچھو؟ ماہی نے سر جھٹکتے کہا

پوچھو۔ آروش نے اجازت دی

میں جب سے یہاں ہوں تمہیں صرف اور صرف اپنے کمرے میں دیکھا ہے جب کی تمہارے علاوہ جو تین اور لڑکیاں ہوتی ہیں وہ تو پوری حویلی میں نظر آتی ہیں پھر تم کیوں نہیں۔ ماہی متجسس لہجے میں بولی۔

Posted On Kitab Nagri

تمہیں میرے کمرے میں رہنے سے مسئلہ ہے یا اُن تینوں کے حویلی میں ہر جگہ نظر آنے سے مسئلہ ہے؟ آروش بے تاثر لہجے میں اُس سے بولی۔

مجھے دونوں سے کوئی مسئلہ نہیں وہ تو بس ایسے ہی سوال کیا۔ ماہی نے فوراً سے کہا۔

مجھے نہیں پسند کوئی مجھ سے ایسے سوال کرے۔ آروش نے صاف لہجے میں کہا

تم بہت روڈ ہوں۔ ماہی نے بتانا ضروری سمجھا پر اُس کی بات پہ آروش کے دماغ میں کچھ اور گونجنے لگا آپ بہت روڈ ہیں۔

مجھے پتا ہے۔ آروش اپنا سر جھٹک کر بولی۔

میں چلتی ہوں پھر۔ ماہی اُس کے چہرے کے ایکسپریشن دیکھتی اُٹھ کھڑی ہوئی۔

لالہ کہی گئے ہیں کیا؟ اب کی آروش نے پوچھا

ہاں ہر شام کے وقت چلے جاتے ہیں پھر دوسرے دن صبح کو آتے ہیں۔ ماہی نے بتایا۔

ٹھیک۔ آروش نے سر ہلا۔

ویسے تمہارا فیورٹ سنگر کون ہے؟ ماہی کو جانے کیا سوچھی جو سوال کر بیٹھی۔

کوئی بھی نہیں۔ آروش نے گہری سانس لیکر کہا



آج ایمان کو شو میں انوائٹ کیا گیا تھا شو ختم ہونے کے بعد ایمان باہر نکلا تو لوگوں کی ایک قطار اُس کی منتظر تھی۔

Posted On Kitab Nagri

یمان کے باہر آتے ہی سب زور شور سے اُس کا نام لینے لگے۔

میں نے کہا بھی تھا مجھے دوسرے ایکڑٹ دروازے سے جانا ہے یہاں کے آنے کا نتیجہ یہ ہے۔ ہجوم کے

درمیان اپنا راستہ نکالتا یمان تنکھے لہجے میں ساتھ چلتے ارمان سے بولا

سروہاں اس سے زیادہ لوگ موجود ہیں۔ ارمان نے صفائی پیش کی۔

اور جواب میرا سر درد سے پھٹ رہا ہے اُس کا کیا تمہیں اتنا سینس نہیں ارمان کے گاڑی کو پاس میں ہی

کھڑا کر دیتے تمہیں پتا ہے میں آج نہ کسی کے سوال کے جواب دے سکتا ہوں نہ اور نہ کچھ اور کام کر سکتا

ہوں۔ یمان سخت لہجے میں بولا

سر آٹو گراف پلیر

سرون سیلفی پلیر۔ ارمان کے کچھ کہنے سے پہلے سب لوگوں نے یمان کو گھیر لیا جس سے سیکیورٹی گارڈز

نے اُن کو ہٹانا چاہا پر یمان نے ہاتھ کی مدد سے رک لیا اُس کے چہرے پہ تکلیف کے آثار دیکھ کر ارمان نے

اپنے ہونٹوں کو بھیچ لیا وہ جانتا تھا یمان کی طبیعت اب اکثر خراب رہنے لگی تھی یہ بات وہ دلاور خان کو

بھی بتا چکا تھا انہوں نے یمان کو سنگنگ کرنے اب کچھ گیپ لینا کا بھی کہا تھا پر یمان اُن کی بات ٹال گیا

تھا۔

Posted On Kitab Nagri

یمان سے بات کراؤں میری۔ ارمان اور یمان ابھی گاڑی میں بیٹھے تھے جب ارمان کے سیل فون پہ مسز دلاور کی کال آئی تھی اُن کی بات پہ ارمان نے یمان کو دیکھا جو سیٹ پہ ٹیک لگا کر آنکھیں موند کر بیٹھا تھا۔ مسز دلاور آپ سے بات کرنا چاہتی ہیں۔ ارمان نے یمان سے کہا تو یمان نے اپنی سرخ ہوتی آنکھوں کو کھولا۔

اسلام علیکم! یمان ارمان سے فون لیتا بولا۔

وعلیکم اسلام یمان کیسے ہو۔ مسز دلاور فکر مندی سے حال احوال دریافت کرنے لگی۔

میں ٹھیک ہوں آپ بتائے۔ یمان نے بتانے کے بعد پوچھا

میں ٹھیک ہوں تم آج رات گھر آنا بات کرنی ہے تم سے۔ مسز دلاور نے کہا

آج؟ یمان نے کنفرم کرنا چاہا

ہاں کیوں کیا مصروف ہو؟ مسز دلاور نے پوچھا

ایسی بات نہیں میں آجاؤں گا۔ یمان گہری سانس بھر کر بولا اُس کا ارادہ نیند کی گولیا لیکر لمبی تان سونے کا

تھاپر مسز دلاور خان کو انکار بھی نہیں کر سکتا تھا۔

ٹھیک ہے میں انتظار کروں گی۔ مسز دلاور خوش ہوتی بولی تو یمان کال بند ہونے کے بعد سیل فون ارمان

کی طرف بڑھایا

Posted On Kitab Nagri

آپ یہاں۔ ماہی نے رات کے وقت شازل کو کمرے میں دیکھا تو حیران ہوئی کیونکہ شازل اکثر رات کے وقت باہر ہوتا تھا۔

ہاں میں یہاں کیوں مجھے کہی اور ہونا چاہیے تھا کیا؟ شازل کو اُس کا حیران ہونا سمجھ نہیں آیا۔

ہاں۔ ماہی کے منہ سے بے ساختہ بھسلا تو شازل نے آبرو اُچکائے

میرا مطلب تھا آپ تو باہر ہوتے ہیں نہ اس وقت۔ ماہی سنبھل کر بولی۔

ہوتا تھا کیونکہ کام ہوتے تھے آج نہیں ہیں تو اپنے کمرے میں ہوں۔ شازل یہ کہہ کر بیڈ پہ لیٹ گیا اُس کو بیڈ پہ سوتا دیکھ کر ماہی کشمکش میں مبتلا ہوئی۔

میں کہاں سوؤ گی؟ ماہی نے بلا آخر پوچھ لیا۔

کیا مطلب کہاں سوؤ گی یہی بیڈ پہ اور کہاں۔ شازل نے تعجب سے کہا

بیڈ پہ تو آپ ہیں نہ۔ ماہی نے بتایا۔

تو کیا ہوا پریشان مت ہو میرا کردار مضبوط ہے اس لیے تم بے فکر ہو کر سو جاؤ۔ شازل پر سکون لہجے میں

بولا

جن کے کردار مضبوط ہوتے ہیں اُن کے سیل فون پہ ہر روز نئی لڑکی کی کال نہیں آتی۔ ماہی یہ بات کرنا تو

دل میں چاہتی تھی پر بے اختیار اُس کے منہ سے نکلا جس کو سن کر شازل جھٹکے سے اُٹھ بیٹھا۔

کیا مطلب تمہارا اس بات سے کیا کہنا چاہتی ہو تم؟ شازل گھور کر پوچھنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

میں تو کچھ نہیں وہ تو بس منہ سے پھسل گیا۔ ماہی ہڑبڑا کر بولی۔
یہ آجکل تمہاری زبان زیادہ پھسلنے نہیں لگی۔ شازل نے دانت پہ دانت جمائے۔
پتا نہیں آپ سو جائے میں بھی سو جاؤ گی۔ ماہی نے جان چھڑانے کیلئے کہا۔
میں تو سو ہی جاؤں گا۔ شازل اتنا کہہ کر دوبارہ لیٹ گیا اُس کو سوتا دیکھ کر ماہی بھی بیڈ کی دوسری طرف
آکر کمرے کی لائٹ بند کر کے لیٹ گئی۔

سنے۔ تھوڑی دیر بعد ماہی نے شازل کی طرف کروٹ لیکر اُس کو پکارا۔
سُنائیں۔ شازل نے فرمانبردار سے کہا
آپ کی ٹوٹل گر لفرینڈز کتنی ہیں؟ ماہی کے سوال پہ شازل نے پٹ سے آنکھیں کھولی۔
یہ رات کے وقت تمہیں میری گر لفرینڈز کہاں سے یاد آئی؟ شازل حیران ہوا۔
بھولی کب تھی۔ ماہی کے جل کے بولی
کیا مطلب۔ شازل کو سمجھ نہیں آیا
www.kitabnagri.com

میرا مطلب تھا کہ بس یوں ہی خیال آیا تو سوچا آپ سے پوچھ لوں۔ ماہی نے جلدی سے کہا
اچھا نمبرہ فائزہ اور رابعیہ یہ تینوں اسکولز لائیف سے فرینڈز ہیں اور ثانیہ تانیہ ستارہ تارایا سمین امبر فرح
سارہ رباب دلنشین یہ کالج لائیف سے ہیں کالج کے بعد میں ہائی اسٹڈی کے لیے لنڈن گیا تھا وہاں بھی چھ

Posted On Kitab Nagri

سے سات تک بن گئی تھی۔ شازل ٹھہر کر بتانے لگا اُس کی باتوں سے ماہی کو جھٹکے پہ جھٹکے لگ رہے تھے۔

مطلب بچپن سے ہی دل پھینک ہیں۔ ماہی کی زبان ایک بار پھسلی تو شازل لائٹ آن کرتا بیٹھ گیا اُس کو بیٹھتا دیکھ کر ماہی بھی منہ بنا کر بیٹھ گئی۔

فرینڈز بنانے والے کیا دل پھینک ہوتے ہیں؟ شازل نے اُس کی طرف دیکھ کر کہا

گر فرینڈز بنانے والے دل پھینک ہوتے ہیں۔ ماہی نے بنانا خیر کیے جواب دیا۔

اور ایسا تمہیں کیوں لگتا ہے۔ شازل اتنا کہتا چپ ہو گیا اُس کا دماغ اچانک کچھ کلک ہوا پھر اُس کے بے یقین نظروں سے ماہی کو دیکھا جس کا منہ غبارے کی طرح پھولا ہوا تھا

اَسْتَغْفِرُ اللہ تم مجھے ایسا سمجھتی ہو۔ ساری بات سمجھ آنے کے بعد شازل جھر جھری لیکر بولا

میں ایسا ویسا کیوں سمجھوں گی آپ نے خود بتایا آپ کی دس میں سے بیس سے زیادہ گر فرینڈز ہیں اللہ جانے شادیاں کتنی کرنے کا ارادہ ہے آپ کا۔ ماہی ہاتھ کھڑے کیے بولی۔

اووکل عقل گر فرینڈز کا مطلب یہ نہیں کے میرا اُن کے ساتھ ٹانگہ فٹ ہیں یہ تو میں نے اس لیے کہا کیونکہ وہ لڑکیاں ہیں تو گر فرینڈز ہوئی اب بوائے گرینڈ کہنے سے تو میں رہا۔ شازل کی اس بات پہ ماہی کے چونک کر اُس کی طرف دیکھا

Posted On Kitab Nagri

اگر ایسی بات ہے تو آپ فرینڈ بھی بول سکتے تھے گرل لگانا ضروری تھا کیا۔ ماہی اپنی نجلت مٹانے کے غرض سے بولی

مجھے کیا پتا تھا تم اتنی عقلمند ہو اور پتا ہوتا تو بالکل نہ کہتا خوا مخواہ میرا کردار مشکوک کر دیا۔ شازل کانوں کو ہاتھ لگا کر بولا تو ماہی کی ہنسی چھوٹ گئی شازل نے اتنے دنوں کے بعد پہلی بار اُس کو ہنستا دیکھا تھا۔
اَضْحَكَ اللّٰهُ سَنَک۔ شازل کے منہ سے یہ الفاظ سن کر نا سمجھی سے اُس کو دیکھا

کیا پڑھا آپ نے؟ ماہی متجسس ہوئی

اَضْحَكَ اللّٰهُ سَنَک یہ ایک دعا ہے جب کسی کو ہنستا دیکھو تو پڑھا کرو۔ شازل نے مسکرا کر بتایا
اچھا مجھے آج سے پہلے معلوم نہیں تھا۔ ماہی کو افسوس ہوا۔

مجھے یہ دعا یاد نہیں رہتی تھی پر آروش کو ہمیشہ یاد ہوتی تھی مجھے بھی وہ بار بار یاد کرواتی تھی تبھی مجھے اب یاد ہوتی ہے۔ شازل نے محبت سے آروش کا نام لیا تو ماہی کو آروش پہ رشک آیا۔

ایک بات پوچھو؟ ماہی نے کچھ سوچ کر پوچھا

ہاں پوچھ لو کیونکہ تمہیں دیکھ کر لگ رہا ہے تمہارا سونے کا کوئی موڈ نہیں۔ شازل کی بات پہ وہ کھسیانی ہوئی

کیا آروش آپ کی اپنی بہن ہے؟ ماہی نے کچھ جھجک کر پوچھا اُس کو ڈر تھا کہی شازل بُرا ناماں جائے۔

یہ کیسا سوال ہے افکورس وہ میری بہن ہے۔ شازل سنجیدہ ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

سوری اگر آپ کو بُرا لگا ہو تو میں نے اس لیے پوچھا کیونکہ ایک مہینے سے زیادہ عرصے سے میں یہاں ہوں حویلی کے ہر فرد سے میں واقف ہوں سب کی شکلیں بھی مجھے یاد ہیں پر اُن سے چہروں سے آروش کا چہرہ سب سے الگ ہوتا ہے۔ ماہی نے تھوڑا ڈر کر کہا

تم کہنا کیا چاہتی ہو؟ شازل اُس کی بات سمجھ نہیں پا رہا تھا۔

میں بس یہ کہہ رہی تھی کہ آپ کا چہرہ آپ کے بابا سے ملتا جلتا ہوا ہے اور آپ کے بڑے بھائی درید شاہ کا اپنی ماں سے وہ جو حریم ہوتی ہے اُن کی شکل بھی آپ لوگوں سے کچھ ملی جلی ہوتی ہے نورنا زلین دیدار شاہ بھابھی شبانا پران سب کے برعکس آروش کے نین نقش آنکھوں کو رنگ سب مختلف ہوتا ہے اُس کا رنگ گورا چٹا ہے پر وہ جیسے پٹھان خاندان کی لگتی ہے آپ نے کبھی اُس کے گال دیکھے ہیں کیسے سرخ و سپید

سٹاپ ماہی۔ شازل غصے سے اُس کی جانب دیکھ کر جھڑکا اٹھا

سوری۔ ماہی اُس کی چیخ پہ کانپ اُٹھی

www.kitabnagri.com

آروش بہن ہے میری شاہ خاندان کی ہے آج تو تم نے اُس کا شمار کسی اور ذات سے کر دیا دوبارہ یہ غلطی مت کرنا کیونکہ میں تو یہ بات برداشت کر گیا حویلی میں اگر یہ بات بابا سائیں تک پہنچی تو تمہیں اندازہ نہیں وہ تمہارا کیا حشر کرے گے جان بستی ہے اُن کی آروش میں بیٹوں سے زیادہ بیٹی عزیز ہے انہیں۔

Posted On Kitab Nagri

شازل ایک لفظ لفظ پہ زور دے کر بولا تو ماہی خاموش ہو گئی شازل ایک نظر اُس پہ ڈال کر کمرے سے باہر چلا گیا اُس کے جانے کے بعد ماہی نے ساری رات رو کر گزاری۔



یامین نہیں آیا ابھی اسکول سے؟ عیشا فجر کے گھر میں داخل ہوتی پوچھنے لگی۔
کہاں ابھی ایک گھنٹہ رہتا ہے۔ فجر نے بتایا۔

بات ہوئی تمہاری اُس سے؟ عیشا صوفیہ پہ بیٹھ کر پوچھنے لگی۔
وہ جو لڑکا آتا ہے ارمان اُس کو میں صاف صاف انکار کر دیا تھا کہ دوبارہ مہینے کی پہلی تاریخ کو راشن دینے نہ آئے ہمیں چیزوں کی نہیں چیزیں بھیجنے والے کی ضرورت ہے۔ فجر اُس کی بات کا مطلب سمجھ کر بتانے لگی۔

پھر کیا کہا اُس سے؟ عیشا نے جاننا چاہا
وہ کیا کہتا وہ تو یمان کے اشارے پہ چلتا اور بولتا ہے اُس بات کو تین ماہ ہو گئے ہیں پھر اُس کے آدمی پلٹ کر نہیں آئے۔ فجر طنزیہ لہجے میں بولی۔

تین ماہ یمان ایسا تو نہیں تھا وہ ہم سے اتنا وقت غافل کیسے ہو سکتا ہے۔ عیشا کو دکھ ہوا۔
وہ غافل نہیں ہے عیشا بس وہ یہاں آنا نہیں چاہتا پتا نہیں کیوں ہمیں کس بات کی سزا دے رہا ہے ہمارا کیا قصور۔ فجر کی آنکھیں نم ہوئی

Posted On Kitab Nagri

چھوڑو یہ باتیں میں اس بار تین دنوں کے لیے آئی ہو سوچا تم اکیلی ہو گی تمہارے ساتھ کچھ وقت گزار لیا جائے۔ عیشا بات بدل کر مسکراہٹ سے بولی

میں سالوں سے اکیلی رہ رہی ہو اب تو عادت ہے وہ تو اللہ کا شکر ہے جو یامین میری زندگی میں آیا ورنہ پتا نہیں میرا کیا ہوتا۔ فجر سر جھٹک کر بولی۔

شادی کر لوں۔ عیشا نے اچانک سے اُس کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھ کر کہا پاگل ہو گی ہو۔ فجر اپنا ہاتھ اُس ہاتھ سے الگ کرتی بولی۔

اس میں پاگل ہونے والی کیا بات ہے یامین کا سوچو اپنا سوچو تم کب تک اکیلی تنہا زندگی گزارو گی آگے چل کر تمہیں کسی کے سہارے کی ضرورت پڑنی ہے تو بہتر یہی ہے کہ جلدی سے تم اپنے لیے کوئی فیصلہ کر لوں۔ عیشا سمجھانے والے انداز میں بولی۔

تمہارا لگتا ہے دماغ خراب ہو گیا ہے میں پہلے سے شادی شدہ ہوں پانچ سال کا بیٹا ہے میرا اور تم مجھے دوسری شادی کا مشورہ دے رہی ہو۔ فجر نے غصے سے کہا

شادی شدہ ہو نہیں شادی شدہ تھی اور تمہیں نہیں لگتا یامین کو باپ کے پیار کی ضرورت ہے۔ عیشا نے سنجیدگی سے کہا

اُس کو نہیں ضرورت اپنے بیٹے کے لیے میں کافی ہوں۔ فجر کا انداز اٹل تھا۔

تم خود غرض بن کر سوچ رہی ہو فجر۔ عیشا کو افسوس ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

تمہیں یہ اچانک سے میری شادی کا خیال کیوں آیا تنے وقت بعد آئی ہو اور یہ باتیں لیکر بیٹھ گی ہو خیر تو ہے۔ فجر مشکوک نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولی تو عیشا اپنا سر جھکا گی۔

سر مت جھکاؤ عیشا ساری بات بتاؤ۔ فجر کا لہجہ ہر احساس سے عاری تھا

ماہین جو میری نند ہے اُس کی ساس اپنے بیٹے فراز کے لیے تمہارا رشتہ مانگنا چاہتی ہے تبھی آنٹی نے مجھے کہا میں تم سے اس سلسلے میں بات کروں۔ عیشا نے کسی مجرم کی طرح بتایا تو فجر جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

او تو یہ بات ہے تمہاری ساس نے یہ بھی کہا ہو گا تین دن اُس کے پاس رہنا اور راضی کر لینا۔ فجر کو حقیقتاً دکھ ہوا۔

ہاں ایسی بات ہے پر اس میں کچھ غلط بات بھی تو نہیں تمہیں جیون ساتھی ملے گا اور یا مین کو باپ کا پیار۔ عیشا نے ایک اور کوشش کی۔

وہ فراز ایک نمبر کا موالی جو ہر آتی جاتی لڑکی کو حوس بھری نظروں سے دیکھتا ہے وہ میرے بیٹے کو باپ کا پیار دے گا وہ کمینا میرا جیون ساتھی بنے گا کیا ہو گیا ہے تمہیں عیشا۔ فجر کو اُس کی باتوں سے حیرانگی ہوئی۔

پلیز فجر میری بہن ہومان جاؤ اگر تم نامانی تو ماہین کو گھر آنے نہیں دے گے اگر اُس کا گھر خراب ہو تو میرا گھر بسے گا اس بات کی کوئی گارنٹی نہیں ہوگی۔ عیشا آہستہ آواز میں بولی۔

Posted On Kitab Nagri

تمہاری نند کے سسرال والوں سے میرا کوئی کنسرن نہیں عیشا اس لیے خدا کے واسطے دوبارہ یہ بات مت کرنا ورنہ میں یہ سوچ لوں گی بھائی کے ساتھ ایک جو بہن تھی اب وہ بھی نہیں۔ فجر سپاٹ لہجے میں بولی

تم نے ایمان کے لیے بھی تو قربانیاں دی تھی نہ آج جب میں پہلی بار تم سے کچھ مانگ رہی ہوں تو یوں خالی ہاتھ لوٹا رہی ہو۔ عیشا کورونا آیا۔

تم نے مجھے کیا سمجھا ہے عیشا صرف قربانی دینے والا۔ بکرے کو بھی ایک دفع قربان کیا جاتا ہے تو میں کیوں بار بار قربانیاں دیتی پھروں بہن کی محبت میں آکر میں اپنے بیٹے کا مستقبل خراب کر دوں مجھے کسی کے سہارے کی ضرورت نہیں ہے عیشا میرے لیے میرا بیٹا کافی ہے بڑا ہو کر وہ میرا سہارا بنے گا اور رہی بات اب کی تو ایمان ہے نہ چاہے ملنے نہیں آتا پر وہ دور رہ کر بھی ہمارا سوچتا ہے تم فکر نہیں کرو اسفند کبھی تمہیں نہیں چھوڑے گا اُس کے دو بچوں کی ماں ہو تم چار سال کا تعلق بنا کسی وجہ کے وہ ختم نہیں کرے گا تم سے کیونکہ وہ یہ بات بھی اچھے سے جانتا ہے اُس کا گھر کس کے پُسو پہ چلتا ہے۔ فجر بے لچک لہجے میں بولی

طعنہ دے رہی ہو؟ عیشا کو فجر کی آخری بات پسند نہیں آئی۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں میری بہن طعنہ نہیں دے رہی بس یہ بول رہی ہو تمہیں اُن سے دبنے کی ضرورت نہیں تم یمان مستقیم کی بہن ہو جو کوئی عام شخصیت کا مالک نہیں مشہور سنگر ہے۔ آخری بات پہ ناچاہتے ہوئے بھی فجر کی آنکھوں میں آنسو آئے تو عیشا بنا کچھ کہے اُس کو اپنے گلے سے لگایا۔

پیچھے ہٹو یا مین کو پک کرنے جانا ہے۔ فجر اُس کو پیچھے دھکیل کر بولی تم نا بھی جاؤ یا مین اُس نے باحفاظت گھر پہنچ ہی جانا ہے بڑا ذمیدار ہے اُس کا ماما۔ عیشا جلے کٹے انداز میں بولی تو فجر ایک اُس کے بازوؤں پہ ایک تھپڑ رسید کیا۔



چاچی جان کچھ کھا لیتی۔ آمنہ نے کمرے میں خاموش بیٹھی بختاور بیگم سے کہا جو ماہی کے جانے کے بعد زیادہ تر اپنے کمرے میں رہنا پسند کرتی تھی۔

جانے میری معصوم بچی نے کھانا کھایا بھی ہو گا یا نہیں پتا نہیں کیسا کیسا ظلم کرتے ہو گے اُس پہ۔ بختاور بیگم اپنی آنکھوں سے آنسو پونچھ کر بولی۔

اللہ ہے نہ وہ اُس کی حفاظت کرے گا آپ پریشان مت ہو کھانا کھالیں ورنہ طبیعت بگڑ جائے گی۔۔ آمنہ نے اُن کو تسلی کروانے کے ساتھ ساتھ اُن کو سمجھانا چاہا

کیسے پریشان نہ ہو وہاں میری بچی ظالموں کے درمیان ہے تو کیسے میرے حلق سے نوالہ اُترے گا۔ بختاور بیگم نے کہا

Posted On Kitab Nagri

آپ دعا کرے وہ ٹھیک ہو ان شاء اللہ ماہی جلد ہمارے پاس ہوگی۔ ذین سالک کی آواز پہ دونوں نے چونک کر اُس کی طرف دیکھا جو بغیر کسی تاثر کے کھڑا تھا۔

توں نے اُس کے یہاں آنے کے سارے راستے ختم کر دیئے ہیں یہاں تو وہ اُس کی لاش بھی نہیں بھیجے گے۔ بختاور بیگم کے لہجے میں بے بسی تھی۔

اُس دن جو ہوا وہ ایک حادثہ تھا میں نے دلدار شاہ کا قتل نہیں کیا بلکہ وہ تو میرا کرنے والا تھا بس اپنے بچاؤ کرنے پہ کیسے گولی چل گئی پتا ہی نہیں چلا۔ ذین نے وضاحت دیتے کہا۔

توں نے قتل کیا یا وہ ایک حادثہ تھا جو بھی تھا بے رحمانہ قتل کی سزا ہماری بچی کو مل رہی ہے اب کوئی فرق نہیں پڑتا قتل کیوں اور کیسے ہوا۔ بختاور بیگم چیخ پڑی۔

امی جان فرق پڑتا ہے مجھے پھسایا جا رہا ہے جو جرم میں نے کیا ہی نہیں اُس کی سزا مجھے یا میری بہن کو کیوں ملی اگر گولی ایک چلی تھی تو گولیوں سے چھلینی اُس کا سینہ کس نے کیا میں نے تو نہیں کیا میں تو وہاں سے بھاگ گیا تھا پھر خراب ملی اللہ کی قسم میں خود نہیں جانتا یہ سب کیسے ہوا۔ ذین اُن کے قدموں کے پاس بیٹھ کر بولا

جب تجھ سے کہا گیا تھا دلدار شاہ سے دور رہ تو توں کیوں نہیں مانا؟ بختاور بیگم نے پوچھا جب کی آمنہ خاموشی سے ذین کی طرف دیکھ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

میں اُس سے بات نہیں کرنا چاہتا تھا وہ زبردستی مجھ سے کچھ پیپرز کے سائن لینا چاہتا تھا آپ بتائے پھر میں کیا کرتا۔ ذین نے اپنا دفاع کیا۔

ذین تو بس اُن قاتلوں کو حویلی والوں کے سامنے کر پھر دیکھنا سب ٹھیک ہو جائے گا ہماری ماہی یہاں واپس چلی آئے گی۔ بختاور بیگم امید بھرے لہجے میں گویا ہوئی۔

آپ پریشان مت ہو میں اُسی کام میں ہوں جلد کچھ نہ کچھ معلوم ہو جائے گا۔ ذین عقیدت سے اُن کا ہاتھ چوم کر بولا تو بختاور بیگم کے چہرے پہ اطمینان اُبھرا



شبانہ کی عدت پوری ہونے کے دو دن بعد اُس کا نکاح ہے۔ رات کے وقت کلثوم بیگم اپنے کمرے میں آئی تو شہباز شاہ نے اُن سے کہا جس کو سن کر وہ حیران ہوئی۔

یہ کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ نکاح وہ بھی شبانہ کا اُس کا دکھ اتنا چھوٹا نہیں جو دوسرا نکاح کرے گی دلدار شاہ سے اُس کو محبت تھی وہ کبھی نہیں مانے گی۔ کلثوم بیگم فکر مندی سے بولی۔

www.kitabnagri.com

تم سے یا اُس سے پوچھ نہیں رہا بتا رہا ہوں سب طے ہو چکا ہے۔ شہباز شاہ کا انداز دو ٹوک تھا۔ بھائی صاحب مان گئے ہیں۔ کلثوم بیگم افسردہ سانس لیکر پوچھنے لگی۔

ہاں دونوں مان گئے ہیں شبانہ کا نکاح دیدار شاہ سے ہوگا۔ شہباز شاہ یہ بول کر بیڈ پہ لیٹنے لگے۔

دیدار شاہ پر شبانہ تو اُس کو اپنا بھائی سمجھتی ہے۔ کلثوم بیگم کو دوسری فکر لاحق ہوئی۔

شادی کے بعد شوہر سمجھ لے گی۔ شہباز شاہ آرام سے بولے

Posted On Kitab Nagri

آپ کو نہیں لگتا آپ کو شبانا کے بجائے آروش کا سوچنا چاہیے۔ کلثوم بیگم کی بات پہ وہ یکدم اٹھ بیٹھے۔
کیا مطلب آروش کے بارے میں کیا سوچنا چاہیے مجھے؟ شہباز شاہ نے تیکھی نظروں سے اُن کو دیکھا۔
صاف آئی تھی کل۔ کلثوم بیگم نے بتایا

تو۔ شہباز شاہ نے خاص نوٹس نہیں لیا

حریم کا رشتہ مانگنے آئی تھی شبانا کی عدت کے بعد رسم کرنا چاہتی ہے۔ کلثوم بیگم نے تفصیل سے بتایا
آروش کے ذکر میں حریم کہاں سے آگئی۔ شہباز شاہ کچھ براہم ہوئے۔

حریم کا رشتہ بھی ہو جائے گا نورنازلین کا بھی ہو چکا ہے آروش کا بھی سوچے کچھ وہ کب تک یوں خود سے
لڑتی رہے گی اُس کی شادی نہیں کروانی آپ نے؟ کلثوم بیگم نے سوال کیا

مناسب رشتہ ہے تمہاری نظر میں اگر ہے تو بتا دو ورنہ میری بیٹی مجھ پہ بوجھ نہیں۔ شہباز شاہ کا سنجیدگی
سے بولے

وحیدہ سے بات کروں ساجد کے لیے۔ کلثوم بیگم نے ڈر کر پوچھا

ساجد سے شادی کروانے سے بہتر ہے وہ کنواری رہے۔ شہباز شاہ ناگواری سے بولے تو کلثوم بیگم اُس کا
منہ تکتی رہ گئی

یہاں تم اب دوبارہ سے یہاں شفٹ ہو جاؤ۔ مسز دلاور نے صبح ناشتے کے وقت یہاں سے کہا

Posted On Kitab Nagri

آپ کو تو پتا ہے میری روٹین کا خوا مخواہ آپ لوگ ڈسٹرب ہو جائے گے ویسے بھی ملنے تو آ جاتا ہوں جب بھی آپ کہتی ہیں۔ یمان نے جواب کہا

یمان تم اپنی صحت کا خیال نہیں رکھتے یہاں ہو گے تو کم سے کم میں خیال تو کروں گی نہ۔ مسز دلاور نے فکر مند لہجے میں کہا

ارمان ہے نہ پھر آپ کیوں ٹیشن لیتی ہے۔ یمان ہلکہ سا مسکرا کر بولا۔

تم بس یہاں شفٹ ہو جاؤ بحث کو اب ختم کرو ویسے بھی میں نے اب تمہارے لیے لڑکیاں دیکھنی شروع کر لی ہے۔ مسز دلاور دو ٹوک لہجے میں بولی جس کو سن کر جو س کا گلاس پیتے یمان کو اچھو لگا۔ لڑکیاں میرے لیے کیوں؟ یمان سنجیدہ ہوا۔

دو ماہ بعد ماشا اللہ سے پچیس سال ہو جاؤ گے کیا ابھی تمہیں میری بات کا مطلب سمجھ نہیں آرہا۔ مسز دلاور نے افسوس کرتی نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا

اگر آپ میری شادی کا سوچ رہی ہیں تو میں بتا دو میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں۔ یمان نے سنجیدگی سے کہا دیکھو یمان تمہیں شادی کر لینی چاہیے اب آخر کب تک یوں تنہا زندگی گزارو گے میری بات مانو ہاں کہہ دو۔ مسز دلاور نے اُمید بھری نظروں سے اُس کو دیکھا

مجھے آپ کی ہر بات منظور ہے پر میں شادی نہیں کروں گا کبھی۔ یمان نظریں چراتا بولا

Posted On Kitab Nagri

میری باقی باتوں کو رہنے دو بس جواب کہہ رہی ہو اُس کو مان لو مجھے لگے گا تم نے واقع مجھے ماں کا درجہ دیا ہے۔ مسز دلاور نے اب کی ایمو شنل بلیک میل کیا۔

موم پلیر پانچ سال تک تو میں شادی کا سوچ بھی نہیں سکتا اُس کے بعد آپ جو کہے گی میں کروں گا دوسری بات میں نے بہت سالوں پہلے آپ کو اپنی ماں کا درجہ دیا ہے۔ ایمان نے گہری سانس لیکر کہا۔

پانچ سال ایمان آریوان یوٹر سینس کیا بڑھاپے میں شادی کرنا چاہتے ہو میں دو ماہ بعد تمہاری سالگرہ کے دن تمہاری منگنی کا سوچے ہوئے ہوں اور تم پانچ سال کا اتنا طویل عرصہ مانگ رہو نہیں بلکل نہیں اگر میں سچ میں تمہاری ماں ہو تو میری بات پہ سر خم کرو۔ مسز دلاور آج اپنی منوانے کے در پہ تھی اس وقت ایمان کو اپنا آپ بے بس سا معلوم ہو رہا تھا۔

ٹھیک ہے آپ کی مرضی۔ ایمان اتنا کہتا اٹھ کھڑا ہوا اُس کے جواب پہ مسز دلاور بے یقین نظروں سے ایمان کو دیکھنے لگی اُن کو اپنی سماعت پہ شک گزرا۔

ایمان تم مان گئے۔ مسز دلاور جلدی سے اُس کا ہاتھ پکڑ کر خوشی سے چور لہجے میں پوچھنے لگی۔

جی آپ کے کہنے پہ میں مان تو گیا ہوں پر اگر کبھی مجھ سے اُس لڑکی کے حقوق پورے کرنے میں کوتاہی ہوئی تو اُس کا ذمیدار میں نہیں ہوگا۔ ایمان کا لہجہ ہر احساس سے عاری تھا۔

اُس کی تم فکر نہیں کرو روزی بہت اچھی ہے تمہارا بہت خیال رکھے گی تم دونوں ہمیشہ خوش رہو گے۔ مسز دلاور پر سکون لہجے میں بولی

Posted On Kitab Nagri

یہاں روزی نام پہ ٹھٹھا ضروری تھا پر کوئی ری ایکٹ کیے بنا وہاں سے چلا گیا۔



ماضی!

آروش کا آج کالج میں پہلا دن تھا جس کے لیے وہ کافی پر جوش تھی کالج چھوڑنے دیدار شاہ آیا تھا اور ساتھ میں اُس کے کچھ آدمی جو الگ گاڑی میں تھے آروش جانتی تھی وہ سب اُس پہ نظر رکھنے کے لیے تھے جن کو مہتاب بیگم کا حکم تھا پر اُس نے کسی سے کچھ کہا نہیں تھا کیونکہ اُس کو خود پہ اعتماد تھا۔

کالج کے پہلے ہی دن اُس کو خود پہ کسی کی نظروں کی تپش کا احساس شدت سے ہوا تھا پہلے پہل تو اُس نے اپنا وہم جانا پھر یہ روزانہ کا معمول بن گیا جس سے کبھی اُس کو گھبراہٹ ہوتی تو کبھی نظر انداز کرتی کسی کی نظروں سے بچنے کے لیے اُس نے بس کلاس سے لائبریری اور لائبریری سے کلاس تک کا ہی سفر کیا تھا پر اُس کو کبھی پتا نہیں چلا کون ہوتا ہے جو بس اُس کو دیکھتا رہتا ہے کیونکہ اُس نے کبھی نظریں اٹھا کر اُس کو تلاش کرنا نہیں چاہا تھا کالج کے شروع دنوں میں بہت لڑکیوں نے اُس کی طرف دوستی ہاتھ بڑھایا تھا پر اُس نے مسکرا کر سہولت سے انکار کر دیا تھا اسی دنوں میں موسم کافی خوبصورت تھا جب اُس نے لائبریری جانے کے بجائے گراؤنڈ میں پانچ منٹ بیٹھنے کا سوچا ساتھ میں اُس نے کورس بکس کے بجائے اشفاق احمد کی کتاب پڑھنے کے لیے نکال دی تھی وہ پڑھنے میں وہ اس طرح مگن ہو گئی جو اُس کو وقت گزرنے کا احساس تک نہیں وہ تب ہو جب خود کے اُپر کسی کی پرچھائی محسوس ہوئی اُس نے چونک کر

Posted On Kitab Nagri

سر اٹھایا تو کسی لڑکے کی پیٹھ تھی جس کو دیکھ کر وہ بنا ایک منٹ لگائے اٹھ کر لا بھری چلی گی ابھی اُس کو بیٹھے کچھ ہی دیر ہوئی تھی جب اُس کو لگا کوئی اُس کے سامنے بیٹھ گیا پر اُس نے ہمیشہ کی طرح نظر انداز کیا میرا نام بیان ہے۔ کسی لڑکے کی آواز سن کر آروش حیران ہوئی اُس نے جب سے کالج آنا شروع کیا تھا اُس بچہ کسی بھی لڑکے میں ہمت نہیں ہوئی تھی کہ وہ اُس سے مخاطب ہوتا۔

بیان ہونا یا عاطف اسلم یا پھر فرحان سعید میں کیا کروں۔ آروش کتاب میں نظر جماتی کرہ کر سوچنے لگی پر اُس کو جواب نہیں دیا۔

یہ اٹھ کیوں نہیں رہا اگر کسی اور نے دیکھ لیا تو افف اللہ مجھے ہی اٹھنا پڑے گا یہ خود تو مرے گا ساتھ میں مجھے بھی مروائے گا۔ آروش کچھ پل تو اُس کے اٹھنے کا انتظار کرنے لگی مگر اُس کو اٹھتا نظر نہیں آیا تو خود ہی باہر جانے کا سوچا پر اٹھتے ہوئے اُس نے تیز نظر اُس پہ ڈالی جس کی نظریں اپنے ہاتھوں پہ تھی آروش کو وہ عجیب لگا مگر پھر لا حول پڑھ کر اپنا سر جھٹکا۔

لالہ آپ یہاں؟ آروش بریک ٹائم کلاس سے باہر آئی تو حیرت سے دیدار شاہ کو دیکھا

تایا سائیں تمہیں یاد کر رہے تھے لینے آیا ہوں چلو۔ دیدار شاہ نے اپنے آنے کی وجہ بتائی۔

تو آپ گارڈ سے کہتے وہ یہاں کسی ٹیچر تک پیغام پہنچاتا آپ اندر کیوں چلے آئے۔ آروش کو جانے کیوں

دیدار شاہ کا یوں چلے آنا عجیب لگا

میرے آنے پہ کیا پابندی ہے میں خود چلا آیا اب تم چلو۔ دیدار نے مسکرا کر کہا

Posted On Kitab Nagri

وہ تو چلتے ہیں پراگر آپ آگئے ہیں تو میرا ایک کام کر دے۔ آروش نے جلدی سے کہا
کام کونسا کام؟ دیدار شاہ نے سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھ کر پوچھا۔

وہ یہاں جو کیفے ہیں وہاں سے مجھے کچھ خریدنا ہے آپ ساتھ چلے۔ آروش نے کہا
کیا لینا ہے؟ مجھے بتادو تمہیں گاڑی تک چھوڑنے کے بعد وہ لیتا آؤں گا۔ دیدار شاہ نرمی سے بولا
آپ کیفے چلے پھر پتا چل جائے گا۔ آروش بضد ہوئی۔

تم نے اگر وہاں کھانے کا کچھ لینا ہے تو کیا فائدہ تمہارے چلنے کا کھانا تو پھر بھی تم نے گاڑی میں ہے۔ دیدار
شاہ کا اُس کا یوں ضد کرنا سمجھ نہیں آیا۔

آپ نہیں چلیں گے تو میں بابا سائیں سے آپ کی شکایت کروں گی۔ آروش نے اب کی دھمکی آمیز لہجے
میں کہا تو دیدار شاہ نے ہتھیار ڈال دیئے۔

یہاں تو بس لڑکے ہیں۔ کیفے داخل ہوتے ہیں دیدار شاہ نے ناگواری سے ہر ایک کو دیکھا
ظاہر ہے گرلز اور بوائز کا کالج ہے سب ہو گے۔ آروش پر سکون لہجے میں کہہ کر ایک ٹیبیل کے پاس آکر
بیٹھ گئی اُس کو بیٹھتا دیکھ کر دیدار بھی ناچار بیٹھ گیا۔

آروش مسکراتی نظروں سے آس پاس دیکھ رہی تھی جب اچانک سے گٹلار کی آواز سن کر اُس کی نظر
سامنے پڑی جہاں ایک لڑکا گٹلار ہاتھ میں لیے بیٹھا تھا اُس کو دیکھ کر آروش پہچان گئی کہ یہ لائبریری والا
ہے۔

Posted On Kitab Nagri

Enna Suna kyun
Rabb nay banaya

Enna Suna kyun
Rabb nay banaya

Enna Suna kyun
Rabb nay banaya



Enna Suna kyun
Rabb nay banaya

Enna Suna kyun
Rabb nay banaya

Posted On Kitab Nagri

Enna Suna kyun

Rabb nay banaya



Aavan javan te mai

Yaara nu manawaan

Aavan javan te main

Yaara nu manawana

www.kitabnagri.com

آروش کسی ٹرانس کی کیفیت میں اُس کو گاتا سنتی رہی وہ دیدار شاہ کی موجودگی سرے سے فراموش کر بیٹھی تھی۔

Enna Suna

Posted On Kitab Nagri

Enna suna

Enna suna

..O

Enna Suna kyun
Rabb nay banaya

..Enna suna

..O

Enna suna

..O

Enna suna

..O

...O



Posted On Kitab Nagri

Ho

تم نے کبھی بتایا نہیں تھا یہاں کالج میں مراٹھی بھی ہوتے ہیں۔ دیدار شاہ کی غصے سے بھری آواز سن کر آروش سٹپٹا کر اُس کو دیکھنے لگی نقاب ہونے کی وجہ سے دیدار شاہ اُس کے چہرے کے تاثرات جان نہیں پایا۔

ایسی بات نہیں لالہ میں خود یہاں کسی کو پہلی بار گاتا دیکھ رہی ہوں۔ آروش نے جلدی سے کہا تمہیں دیکھنے کی ضرورت نہیں اور اُٹھو چلو یہاں سے لیا تو کھانے کا تم نے کچھ نہیں اگر بھوک ہے تو راستے میں خرید کر دے دوں گا۔ دیدار شاہ کی آواز میں جھنجھلاہٹ صاف ظاہر تھی۔ لالہ میرا فیورٹ سونگ ہے یہ۔ آروش نے منت بھرے لہجے میں کہا جانے کیوں اُس کا دل کر رہا تھا وہ یہ گانا اُس لڑکے کے منہ سے پورا اُسے۔

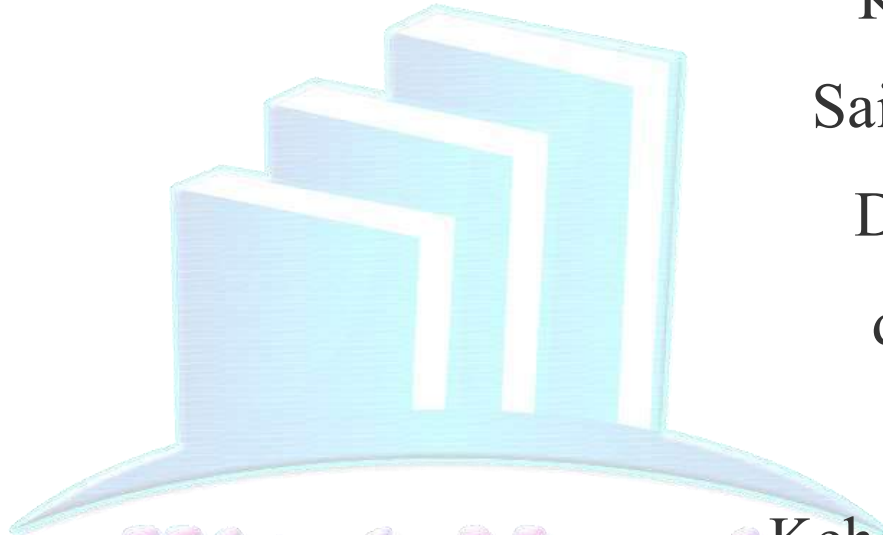
گاڑی میں سن لینا۔ دیدار جیسے آج کچھ سننے کو تیار نہیں تھا۔ چلیں۔ آروش بے دلی سے کہہ کر اُٹھ کھڑی ہوئی۔

باہر جانے کے لیے وہ جیسے ہی دروازہ کے قریب آنے لگے تو وہاں بہت اسٹوڈنٹ جمع تھے کچھ لڑکوں کو دیکھ کر دیدار شاہ نے دانت پیسے

واپس چلو۔ دیدار نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر کہا

Posted On Kitab Nagri

ہم نے تو باہر نہیں جانا تھا؟ آروش نے حیرت سے کہا
اب کیا ان لڑکوں کے درمیان گنہار کر باہر لے چلوں گا۔ دیدار جل کے بولا تو آروش مسکراہٹ دباتی
اُس کے ساتھ واپس اپنی جگہ پہ بیٹھ گئی۔



Kol Hove te
Saik lagda Ae
Dour jave te
dil jalda Ae

Kehdi Aag naal
Rabb nay banaya
Rabb nay banaya
Rab nay banaya

Posted On Kitab Nagri

یمان کو گانا گاتا دیکھ کر جانے اُس کے دل میں کیا آیا جو بیگ سے ایک چٹ نکالی پھر ایک چور نظر دیدار شاہ کو دیکھ کر اُس نے چٹ پہ لکھنا شروع کیا۔

تمہاری آواز بہت خوبصورت ہے سُننے والا سحر میں جکڑ جاتا ہے۔

سیدہ آروش شاہ!

اپنی لکھی ہوئی تحریر پڑھ کر اُس کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی جس کا احساس اُس کو خود بھی نہیں ہوا۔



Enna Suna kyun

Rabb nay banaya

Enna Suna kyun

Rabb nay banaya

Enna Suna kyun

Rabb nay banaya

Posted On Kitab Nagri

Enna Suna kyun

Rabb nay banaya

Aavan javan te main

Yaara nu manaawan



www.kitabnagri.com

Aavan javan te main

Yaara nu manaawan

Enna suna

..O

Enna suna

..O

Enna suna

..O

Posted On Kitab Nagri

Enna suna

..O

Enna suna

..O

گانا ختم ہوا تو دیدار شاہ نے اُس کو اٹھنے کا اشارہ کیا آروش کچھ ضروری کام کا کہتی کلاس میں واپس آئی آج لا بیری میں ہوئے واقع کے بعد تھوڑا بہت اُس نے یمان کانوٹس لیا تھا جس سے اُس کو یہ پتا چل گیا تھا وہ بیٹھتا کہاں ہیں کچھ سوچ کر اُس نے وہ چٹ اُس کی سیٹ پہ چپکادی وہ نہیں جانتی تھی وہ جو حرکت کر رہی تھی ٹھیک تھی یا نہیں پر اُس کے اندر ایک تمنا ابھری تھی جس وجہ سے اُس نے کیا۔ چٹ لگانے کے بعد وہ بنانا خیر کیے کلاس سے باہر چلی گی اُس کے جانے کے عین وقت بعد یمان کلاس میں داخل ہوا تھا۔

www.kitabnagri.com



اب ایک ہفتہ حویلی میں رہنا۔ شہباز شاہ محبت سے آروش کا ماتھا چوم کر بولے۔
نوبا با سائیں آج کا دن کل ہفتے کا دن ہے وہ دن رہوں گی پھر اتوار کو واپس شہر جانا پڑے گا کیونکہ اب ایکزیمرز بھی قریب ہے تو بہت ٹف روٹین ہے۔ آروش نے جلدی جلدی سے بتایا۔

Posted On Kitab Nagri

یہ تو اب غلط بات ہم تو تمہاری صورت دیکھنے کو بھی ترس گئے ہیں۔ کلثوم بیگم جوس کا گلاس اُس کی طرف بڑھا کر بولی۔

تو آپ بھی آجایا کریں نہ بابا سائیں کے ساتھ اُور حریم کو بھی لایا کریں۔ آروش اُن کی بات پہ مسکرا کر گود میں بیٹھی حریم کو دیکھ کر کہا جو اُس کو اتنے مہینوں بعد سامنے دیکھ کر بچی بن گئی تھی۔

آ تو جاؤں پر اپنی دادی کا تو تمہیں پتا ہے۔ کلثوم بیگم کی بات پہ آروش نے لب دانت تلے دبایا جی جی پتا ہے ویسے وہ ہیں کہاں؟ آروش نے شہباز شاہ کی جانب دیکھ کر پوچھا

اُن کی عبادت کا وقت ہے اپنے کمرے میں ہیں۔ کلثوم بیگم نے بتایا۔

اگر تم تھک گئی ہو تو آرام کر لوں۔ شہباز شاہ نے کہا

جی جاتی ہوں اور اس کو بھی ساتھ لیکر جاتی ہوں۔ آروش حریم کو گود سے اُتار کر بولی۔

حریم نے بھی بہت یاد کیا ہے تمہیں۔ شہباز شاہ حریم کے گال کھینچ کر بولے تو حریم نے منہ بسورا ڈرامے باز ہے۔ آروش اُس کی شکل دیکھتی ہنس پڑی۔

آروش کمرے میں آئی تو اُس کو کالج میں گنہ راسا روقت یاد آنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

مجھے چٹ نہیں لکھنی چاہیے تھی جانے وہ اب میرے بارے میں کیا سوچ رہا ہوگا اگر کسی کو پتا چل گیا حویلی میں تو بہت بُرا ہوگا خوا مخواہ اُس لڑکے کو بھی خطرہ نہ ہو۔ آروش کمرے میں یہاں وہاں ٹہلتی فکر مندی سے بڑبڑائی۔

کچھ نہیں ہوگا تھنک پوزیٹو آروش۔ آروش گہری سانس کھینچتی خود کو پرسکون کرتی بیڈ پہ سونے کے لیے لیٹ گئی



حال!

میں آپ کا انتظار ساری زندگی کرنے کو تیار ہوں پر آپ پلیز ایک بار کہہ دے آپ کو مجھ پہ اعتبار ہے آپ کہے گی مر جاؤ تو میں سچ میں مر جاؤں گا۔

یمان اسٹوڈیو آیا تو ماضی میں کہے جملے کی بازگشت اُس کو بار بار سُنائی دے رہی تھی جو اُس کو نئے سرے سے تکلیف سے دوچار کر رہی تھی۔

www.kitabnagri.com
میں کیسے کر سکتا ہوں کسی اور سے شادی میں شادی کرنے کا سوچ بھی کیسے سکتا ہوں۔ یمان اپنے کیمین سے یہاں وہاں ٹہلتا اپنی کنپٹی سہلاتے بڑبڑایا چانک اُس کو گھٹن کا احساس ہونے لگا تو اپنی شرٹ کے اُپری بٹن کھولتا کھڑکی کے پاس کھڑا ہو گیا

اُس کی تم فکر نہیں کرو روزی بہت اچھی ہے تمہارا بہت خیال رکھے گی تم دونوں ہمیشہ خوش رہو گے۔

Posted On Kitab Nagri

مسز دلاور کی بات یاد آنے پہ اُس نے زور سے اپنی آنکھوں کو بند کر کے کھولا۔
یا اللہ میں کیا کروں۔ ایمان پریشانی سے اپنا سینہ مسلنے لگا اُس کو اپنی حالت غیر ہوتی محسوس ہو رہی
تھی۔ تبھی ارمان کین میں داخل ہوا۔

سر شیرازی انڈسٹری کے مالک آپ سے ملنے آئے ہیں۔ ارمان نے ایمان کو دیکھ کر کہا
تم بات کر لوں میری طبیعت ٹھیک نہیں۔ ایمان اتنا کہتا صوفیہ پہ بیٹھ گیا۔
سر آپ ٹھیک ہیں آپ کو پسینہ کیوں آرہا ہے۔ ارمان فکر مندی سے اُس تک پہنچا
میں ٹھیک ہوں بس سینے میں درد ہو رہا ہے۔ ایمان اُٹھنے کی کوشش کرتا بولا پر اُس سے اُٹھا نہیں گیا۔
آپ بیٹھے میں پانی لاتا ہوں پھر ہم ہاسپٹل چلتے ہیں۔ ارمان جلدی سے ٹیبل سے پانی کا جگ اُٹھاتا پانی گلاس
میں انڈیلنے لگا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

یہ ل

ارمان کی بات منہ ہی رہ گئی جب اُس نے ایمان کو ہوش و حواس سے بیگانہ پایا۔



نور میری جان تم کب آئی۔ مسز دلاور جیسے ہی گھر پہنچی تو وہاں اپنی بیٹی نور کو دیکھ کر اُن کو خوشگوار حیرت
نے آگھیرا۔

بس ابھی سوچا چانک آکر آپ کو سر پر اُتر دے دوں۔ نور مسکرا کر گرمجوشی سے اُن سے مل کر بولی۔

Posted On Kitab Nagri

جھوٹی مجھے کیا کہا تھا فلائٹ کینسل ہو گئی ہے بتا دیتی ہم ایر پورٹ آ جاتے۔ مسز دلا اور ہلکا سا تھپڑ اُس کے بازو پہ مار کر بولی تو ہنس پڑی

ضرور بتا دیتی اُس سے کیا ہوتا آپ کے یہ حیرانکن ایکسپریشن دیکھنے سے محروم ہو جاتی۔ نور نے مزے سے بتایا

اچھا بچے کہاں ہیں وہ ساتھ نہیں لائی؟ مسز دلا اور کو اچانک خیال آیا تو پوچھا
اُن کے بنا کیسے آسکتی تھی تھک گئے ہیں آتے ہی سو گئے اور ڈیڈ کہاں ہیں؟ نور نے بتانے کے بعد پوچھا۔
کہاں ہونا ہے اُن کو اپنے آفس میں ہیں تمہارے آنے کا پتا ہوتا تو یہی ہوتے۔ مسز دلا اور نے ہنس کر بتایا۔
او اچھا اچھا ایمان کیسا ہے اب؟ نور کی بات پہ انہوں نے افسردہ سانس کھینچی۔
ٹھیک ہے بس۔ مسز دلا اور نے بتایا

اُس کی شادی کا کچھ سوچا آپ نے ماشاء اللہ سے اتنا نام بنا لیا ہے اُس نے اب شادی کروادے کسی اچھی لڑکی کے ساتھ۔ نور صوفے پہ رلیکس انداز میں بیٹھ کر بولا
www.kitabnagri.com
وہ تو ان شاء اللہ اب ہوگی تم ابھی آئی ہو ریسٹ کرو کیا ساری باتوں کو ابھی لیکر بیٹھ گئی ہو۔ مسز دلا اور نے
پیار سے اُس کو ڈپٹا۔

میم یہ کال آپ کے لیے۔ وہ دونوں باتوں میں مگن تھی جب ملازم اصغر نے مسز دلا اور کو موبائل دے کر چلا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

ہیلو۔ مسز دلاور نے ابھی اتنا ہی کہا تھا جب دوسری طرف ملنے والی خبر نے اُن کے چودہ طبق روشن کر دیئے۔



یہ میڈیسن بوکس کس کو دینے جارہی ہو؟ کلثوم بیگم نے ملازمہ جس کا نام زربینہ تھا اس کو میڈیسن کا

بوکس ہاتھ میں لیے سیڑھیاں چڑھتے دیکھا تو پوچھا

وہ جی آروش بی بی نے منگوایا ہے۔ زربینہ نے بتایا

خیریت؟ کلثوم بیگم پریشان ہوئی۔

جی پتا نہیں بس انہوں نے کہا تو میں بس دینے جارہی تھی۔ زربینہ نے لاعلمی کا مظاہرہ کیا۔

اچھا تم کوئی اور کام دیکھو میں آروش کے پاس جاتی ہوں۔ کلثوم بیگم اُس کے ہاتھ سے بوکس لیکر بولی تو وہ

سر ہلا کر چلی گئی۔

آروش کیا ہوا ہے۔ کلثوم بیگم آروش کے کمرے میں آئی تو اُس کو بیڈ پہ لیٹا دیکھ کر فکر مندی سے گویا

www.kitabnagri.com

ہوئی۔

سر میں درد ہے بس۔ آروش نے آہستہ آواز میں کہا۔

تمہیں تو بہت تیز بخار ہے۔ کلثوم بیگم نے اُس کے ماتھے پہ ہاتھ رکھا تو پریشانی سے بولی۔

بخار ہو گا پھر۔ آروش لا پرواہی سے بولی تو کلثوم بیگم نے اُس کو گھورا۔

Posted On Kitab Nagri

اُٹھو اور دوائی کھاؤ۔ کلثوم بیگم پانی کا گلاس اُس کی طرف بڑھا کر بولی تو آروش ایک نظر اُن کو دیکھ کر بیٹھ گئی۔

آرام کرو اب اگر بخار کم نہ ہو تو بتانا ڈاکٹر نی کو بلا لینگے۔ آروش نے دوائی کھالی تو کلثوم بیگم نے آرام کرنے کی تلقید کی جس پہ اُس نے محض سر ہلانے پہ اکتفا کیا۔

آپ ناراض ہیں مجھ سے سوری میری بات کا کوئی غلط مطلب نہیں تھا وہ جو میرے اندر خیال آیا تو میں نے پوچھ لیا مجھے اندازہ نہیں تھا آپ اتنا غصہ ہو جائے گے۔ دوسرے دن شازل کمرے میں آیا تو ماہی جلدی سے اُس کے پاس پہنچ کر بولی

میں کل رات کے بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتا تم بھی نہ کرو۔ شازل سنجیدگی سے کہتا وارڈوب کی جانب بڑھا

میں سوری کرتور ہی ہوں۔ ماہی کی آنکھیں نم ہوئی اُس کی بے رخی دیکھ کر۔

تو نہ کرو مجھے نہیں چاہیے تمہارا سوری۔ شازل سپاٹ انداز میں بولا

مجھے پتا ہے آروش میں آپ سب بھائیوں اور سرینچ شہباز شاہ کی جان بستی ہے میں نے بس ایسے ہی بول دیا نہیں کہنا چاہیے تھا پلیز معاف کر دے آئندہ نہیں کہوں گی۔ ماہی اتنا کہتی پھوٹ پھوٹ رو پڑی اُس کو روتا دیکھ کر شازل سٹپٹا کر اُس کی طرف آیا

ہے یار ماہی کیا ہو گیا ہے رونا بند کرو۔ شازل اُس کے آنسو صاف کرتا نرمی سے بولا

Posted On Kitab Nagri

پہلے آپ کہے آپ نے مجھے معاف کیا۔ ماہی سوں سوں کرتی بولی۔
میں نہیں ناراض اس لیے معافی کا تو کوئی سوال نہیں بنتا۔ شازل مسکرا کر اُس کا چہرہ صاف کرتے ہوئے
بولا

پھر ایسے بات کیوں کر رہے تھے۔ ماہی نے نیا سوال داغا۔
وہ تو بس میں جلدی میں تھا اماں سائیں نے بتایا آروش کو بخار ہوا ہے شہر لے جا رہا ہوں۔ شازل نے بتایا
بخار ہوا تو شہر کیوں یہاں بھی تو ڈسپینسری ہے۔ ماہی اپنا رونا بھول کر بولی۔
گاؤں کے ڈاکٹر اور شہر کے ڈاکٹر میں فرق ہے خدا نخواستہ اگر بخار سر پہ چڑھ جائے تو اس حالت میں
آروش ویسے بھی خود سے لا پرواہ ہو جاتی ہے ہم ابھی نکلے گے تو ان شاء اللہ کل تک آجائے گے۔ شازل
نے کہا تو ماہی کو گھبراہٹ ہونے لگی۔

میں بھی چلوں ساتھ۔ ماہی نے کہا
تم کیوں؟ شازل کو جانے کیوں ہنسی آئی۔
وہ بس ایسے ہی۔ ماہی نے کہا تو شازل نے گہری سانس ہوا میں خارج کی۔

دیکھو ماہی میں جانتا ہوں تم ساتھ چلنے کا کیوں بول رہی ہو پر میں ایک بات واضح کر دوں اب کوئی تمہیں
کچھ نہیں کہے گا ٹرسٹ می تمہیں میں ضرور ساتھ لے جاتا پر مسئلہ ہو جائے گا کیونکہ میں چاہے جو بھی
کروں سب کو پتا ہے تم ایک ونی میں آئی ہوئی لڑکی ہو تمہارا حویلی سے باہر جانا بند ہے میری اس بات کا

Posted On Kitab Nagri

یہ مطلب ہر گز مت سمجھنا کہ تم اب ساری زندگی یہاں رہو گی میں جلد تمہیں تمہارے گھر والوں کے پاس چھوڑ آؤں گا پھر تم جیسے پہلے زندگی گزارا کرتی تھی ویسے ہی گزارنا۔ شازل اُس کے گال پہ ہاتھ رکھتا نرمی سے بولا پر جانے کیوں اپنے گھر جانے کا سن کر ماہی کو کوئی احساس اپنے اندر جاگتا محسوس نہیں ہوا۔ کیا آپ دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں؟ ماہی کے منہ سے بے ساختہ پھسلا جب کی شازل اپنی بات کے جواب میں اس سوال کی توقع نہیں کر رہا تھا۔

مجھے شادی کرنے کا کوئی شوق نہیں میں خود کو کسی کا پابند نہیں بنا سکتا شادی ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے جو میں پوری نہیں کر سکتا۔ شازل اُس کو جواب دیتا و اشروم کی طرف بڑھ گیا دوسری طرف ماہی کو اُس کا جواب اُداس کر گیا تھا۔

یہ تو ہونا تھا۔ ماہی نے خود کو تسلی دی

دُرید کہاں جا رہے ہو؟ کلثوم بیگم نے دُرید کو باہت جاتا دیکھا تو پوچھ بیٹھی۔

ڈیڑے پہ جا رہا تھا آپ کو کوئی کام تھا۔ دُرید نے بتانے کا بعد پوچھا

ہاں وہ حریم کو کب لارہے ہو شہر سے۔ کلثوم بیگم نے پوچھا

Posted On Kitab Nagri

حریم کے تو اگلے ہفتے پیپرز ہیں اس لیے ابھی وقت ہے جب پیپرز ہو جائے گے تو لینے چلا جاؤں گا آپ بتائے آپ کو کیسے خیال آگیا اُس کا؟ دُرید صوفے پہ بیٹھ کر مسکرا کر پوچھنے لگا ہاں وہ بس ایک بات بتانی تھی۔ کلثوم بیگم کی بات پہ دُرید شاہ نے سوالیہ نظروں سے اُن کو دیکھا میں سن رہا ہوں۔ دُرید نے کہا

تمہاری خالہ حریم کا رشتہ چاہ رہی تھی پیپرز کے بعد نکاح پھر رخصتی اُس کی پڑھائی کے بعد چاہتی ہیں۔ کلثوم بیگم اُس کے چہرے کے تاثرات نوٹ کرتی بتانے لگی کس خالہ جان نے؟ دُرید نے سنجیدگی سے پوچھا صدف نے۔ کلثوم بیگم نے بتایا

انہیں کہے حریم ابھی چھوٹی ہے نا سمجھ ہے شادی کی عمر نہیں اُس کی جب اُس کی شادی کروانی ہوگی ہم سوچ لینگے تب۔ دُرید سپاٹ انداز میں کہتا اٹھ کھڑا ہوا۔

دُرید یہ تو کوئی وجہ نہ ہوئی انکار کی ویسے بھی ابھی صرف نکاح ہوگا۔ کلثوم بیگم نے اُس کو راضی کرنا چاہا جو بھی امی پر جب تک حریم بیس سال کی نہیں ہو جاتی میں اُس کی شادی کا یا نکاح کا نہیں سوچ سکتا وہ معصوم ہے میں نہیں چاہتا اُس کے ذہن میں ایسی کوئی بھی بات آئے اُس کی پڑھائی کی عمر ہے تو پلیز آپ بس اُس کو پڑھنے دے۔ دُرید اپنی بات پہ قائم رہا

Posted On Kitab Nagri

آروش کی شادی بھی ہم اسی عمر میں کروا رہے تھے تو اب حریم کی کیوں نہیں صدف نے بہت چاہ سے اُس کا رشتہ مانگا ہے انکار کرے گے تو ناشکری ہوگی حریم کی پڑھائی کا حرج بھی نہیں ہوگا تم بس ایک دفع ہامی تو بھرو۔ کلثوم بیگم اُس کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر بولی

انکار کا نہیں انتظار کا کہے دوسری بات آپ مجھے آروش کی مثال دے رہی ہیں آپ کے اور بابا سائیں کے ان جذباتی فیصلے پہ میں نے کبھی آروش کو مسکراتے نہیں دیکھا کیسے تھی وہ اور کیا بنا دیا ہے آپ لوگوں نے اُس کو ایک کے بعد ایک رشتہ اُس کے سامنے کیا شادی کروانے کے چکر میں اُس کے جذبات مر گئے ہیں پر نتیجہ کیا ہوگا تینوں بار اُس کی شادی ہوتے ہوتے رہ گئی آخر آپ سب کو سو جھی کیا تھی میرے اور شازل کا انتظار تو کرتے ہمارے بنا ہی سب کچھ طے کر دیا۔ دُرید اُن کی بات پہ پھٹ پڑا

لالہ ہم شہر جا رہے ہیں۔ کلثوم بیگم جواب میں کچھ کہتی اُس سے پہلے شازل آروش سمیت اُن تک آیا۔ میں بھی چلتا ساتھ پر زمینوں کا ضروری کام ہے دُرید ایک نظر عبائے میں ملبوس سر جھکائے کھڑی آروش پہ ڈال کر بولا

www.kitabnagri.com

کوئی بات نہیں ہم کل تک آجائے گے۔ شازل نے جواب کہا پھر آروش کا ہاتھ پکڑ کر باہر کی جانب بڑھ گیا۔

میں صدف کو ہاں کہہ دوں گی۔ کلثوم بیگم دُرید کو جاتا دیکھنے لگی تو بول پڑی

Posted On Kitab Nagri

حریم میری زمینداری ہے اُس کے بچپن سے لیکر سارے فیصلے میں نے کیے ہیں تو شادی کا اتنا بڑا فیصلہ بھی میں کروں گا آپ کی جلد بازی کے چکر میں اُس کی زندگی داؤ پہ نہیں لگاؤں گا۔ دُرید سر دلہجے میں بولا۔

میں ماں ہوں تمہاری تم باپ مت بنو میرے۔ کلثوم بیگم نے اس بار سخت لہجہ اپنایا
میں اس گھر میں دوسری آروش نہیں چاہوں گا بابا سائیں اس بار یہ کہہ کر مجھے خاموش نہیں کروا سکتے
کے حریم کا فیصلہ وہ کرے گے کیونکہ آروش کا کیا میں اور شازل خاموش رہے پر اس بار ایسے نہیں
ہوگا۔ دُرید کا اٹل انداز میں بولا۔



دلاور خان مسز دلاور نور ارمان یہ سب اس وقت ہسپتال میں موجود تھے مسز دلاور نے رورو کر اپنا حال
بے حال کیا تھا دلاور خان بھی پریشانی کے عالم میں کبھی یہاں تو کبھی وہاں ٹہل کر اپنی پریشانی کم کرنے
کی ناکام کوشش کرنے میں مصروف تھے دوسری طرف ہسپتال کے باہر لوگوں کا جم و غفیر لگا ہوا تھا
جانے کیسے ایمان کی خرابی طبیعت کا سب کو پتا چل گیا تھا۔
www.kitabnagri.com

ارمان میں نے تم سے کہا تھا ایمان کی حالت کا کسی کو پتا نہ چلے تو باہر میڈیا کیا کر رہی ہے۔ دلاور خان نے
کڑک لہجے میں ارمان نے کہا

سر ڈونٹ نو شاید اسٹوڈیو میں کسی نے یہ بات پھیلا دی ہے۔ ارمان نے کسی مجرم کی طرح بتایا

Posted On Kitab Nagri

ڈیڈر لیکس ابھی یہ وقت میڈیا کے بارے میں ڈسکس کرنے کا نہیں آپ یمان کا سوچے جانے کیا ہوا ہے اُس کو کیس حالت ہوگی اُس کی۔ نور اُن کے پاس آتی آہستہ آواز میں بولی۔

اُسی کی تو پرواہ ہے پتا نہیں نیوز چینلز میں اب تک جانے کیا افواہیں پھیلا دی گئی ہوگی ارمان تم ایک کام کرو باہر جاؤ اور ان سب کو ہینڈل کرو اگر کسی بھی چینل پہ یمان کی خبر چل رہی ہو تو اُس کو روکو اور۔ دلاور خان بات کرتے اچانک ارمان سے مخاطب ہوئے تو ارمان نے سر کو جنبش دی اور ہسپتال سے باہر جانے لگا۔

.....
کیسی طبیعت ہے یمان کی وہ ٹھیک تو ہے نہ؟ دلاور خان نے ڈاکٹر کو اے سی یو کے باہر نکلتا دیکھا تو پریشانی سے پوچھا۔

یمان مستقیم کو ہارٹ اٹیک آیا۔ ڈاکٹر کی بات کسی بم کی طرح اُن کے سب کے سروں پہ گری مسز دلاور گرنے کو تھی جب پاس کھڑی نور نے جلدی سے اُن کو سہارا دیا۔

یہ کیسے ہو سکتا ہے یمان تو بالکل ٹھیک تھا اور ابھی اُس کی عمر ہی کیا ہے؟ دلاور خان بہت دیر بعد بولنے کے قابل ہوئے۔

دیکھے میں آپ کی حالت کا اندازہ لگا سکتا ہوں پر یہی سچ ہے خون یمان مستقیم کے رگوں میں جم گیا ہے ہم نے صفائی تو کر دی ہے پر کوشش کیجیے گا دوبارہ ایسا کچھ نہ ہو ورنہ ہمیں اُن کا بائے پاس کرنا ہوگا۔ ڈاکٹر پروفیشنل انداز میں کہتا چلا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

خان۔ مسز دلاور نے ٹوٹے لہجے میں دلاور خان کو مخاطب کیا جو کسی مجسمے کی طرح کھڑے تھے۔
حوصلہ کرو زوبیہ۔ دلاور خان اپنی حالت پہ قابو پائے بولے۔

میری وجہ سے ہوا ہے یہ سب نامیں اُس کو شادی پہ فورس کرتی نہ یہ سب ہوتا میں بہت بُری ہوں بہت
بُری۔ مسز دلاور اتنا کہتی زار و قطار رونے لگی تو دلاور خان نے اُن کو اپنے ساتھ لگایا



جی تو ناظرین ہم آپ کوئی خبر سے آگاہ کرتے چلتے ہیں کے پاکستان کے معروف گلوکار ایمان مستقیم کو آیا
لالہ یہ ریڈیو بند کریں پلیز۔ گاڑی میں بیٹھے شازل گانا چلانے والا تھا جب کوئی نیوز چینل شروع ہوا تبھی
آروش بنا پورا سنے شازل سے بول پڑی

او کے اینڈ سوری۔ شازل معذرت خواہ لہجے میں بولا

نوائس او کے پر ہم جا کہاں رہے ہیں؟ آروش نے پوچھا

اسلام آباد۔ شازل کے جواب پہ آروش کا دل دھڑک اٹھا

وہاں کیوں ہم پاس میں ہی کسی ہسپتال چلتے ہیں۔ آروش نے جلدی سے کہا

ہمارے گاؤں کے پاس تو جو قریب والا شہر ہے وہ اسلام آباد ہے اور میں چاہتا ہوں تمہاری طبیعت بالکل
ٹھیک ہو دو سرا یہ کے ہم انجوائے کرے گے تم ایسے تو کہی باہر نہیں چلتی تمہارا موڈ بھی فریش ہو جائے
گا۔ شازل نے مسکرا کر بیک مرر سے اُس کو دیکھ کر کہا جس پہ آروش گہری سانس خارج کرتی آنکھوں کو
بند کر گئی۔

Posted On Kitab Nagri



ماضی !

آروش لا بیریری میں موجود تھی جب اُس کو لگا پاس والی چیئر پہ کوئی بیٹھ گیا ہے پر وہ جان کر انجان بنی۔
اسلام علیکم ! آواز سن کر اُس کو ایک منٹ نہیں لگا پہچاننے میں کے سامنے والا کون لوگا۔
وعلیکم اسلام۔ آروش نے مروتؔ جواب دیا سلام نہ کر کے وہ گنہگار نہیں بننا چاہتی تھی۔
کیسی ہیں آپ؟ دوسرے سوال پہ آروش نے دانت پہ دانت جمائے سُنا۔
ٹھیک۔ آروش خود پہ کنٹرول کیے دیا پھر اچانک اُس کی نظر لا بیریری کے دروازے پہ پڑی تو اُس کو شدید
حیرت کا جھٹکا لگا کیونکہ وہاں اُن کے گاؤں کا آدمی تھا جو یقیناً اُس کی جاسوسی کرنے آیا تھا۔
اللہ پوچھے آپ سے دادی۔ آروش دل ہی دل میں خود کو بڑبڑاتی اُٹھ کھڑی ہوئی وہ نہیں چاہتی تھی کے
کوئی اُس کو غلط سمجھے اس لیے وہاں سے اُٹھنے میں ہی عافیت جانی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

یمان سے کیا تمہاری بات ہوتی ہے؟ رات کے وقت آروش سونے کی تیاریوں میں تھی جب اُس کی روم
میٹ ہما جو کلاس میٹ بھی تھی پر شوق نظروں سے اُس کو دیکھ کر پوچھنے لگی۔
کون یمان؟ آروش بنا کوئی خاص ری ایکٹ کیے نا سمجھی سے پوچھنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

ارے وہی یمان جو ہمارا کلاس فیلو ہے اور سب سے زیادہ ہینڈ سم اُپر سے اُس کی آواز بھی بہت خوبصورت ہے لاسٹ ویک اُس نے گانا بھی گایا تھا۔ ہمانے اُس کو یاد کروانا چاہا جس پہ آروش کی آنکھوں کے سامنے کیفے والا منظر لہرایا تو اپنا سر جھٹکا

نہیں میری کیوں بات ہوئی۔ آروش نے سنجیدگی سے جواب دیا

اچھا پر وہ تو تم میں بہت دلچسپی لیتا ہے کلاس میں لیکچر کے بجائے اُس کا دھیان تمہاری طرف ہوتا ہے دوسری بات یہ کہ جہاں تمہاری موجودگی کا گمان ہوتا ہے اُس کو وہ وہاں چلا آتا ہے جب تم کالج نہیں آتی تو وہ بے چارہ اُداس ہو جاتا ہے

اگر تمہاری بکو اس ہوگی ہو تو لائٹ بند کر دو مجھے نیند آرہی ہے۔ آروش اُس کی بات درمیان میں کاٹی ناگواری سے بول کر خود کے اُپر چادر تان گی دوسری طرف ہمانے گھور کر اُس کو دیکھا تھا۔ پتا نہیں کیا چاہتا ہے یہ لڑکا؟ کروٹ بدل کر آروش نے پریشانی سے سوچا

www.kitabnagri.com

ارسم پاکستان آگیا ہے شادی کرنا چاہتا ہے اب وہ۔ فائزہ بیگم نے فخر کو بتایا

آپ کو کس نے بتایا؟ فخر نے پوچھا

اُس کی سوتیلی ماں زکیہ کا فون آیا تھا جلد شادی کی تاریخ رکھنے آئے گے۔ فائزہ بیگم نے بتایا

اچھا ٹھیک۔ فخر جواب دیتی اُٹھ کر اپنے کمرے میں جانے لگی جہاں اُس کا سیل فون رنگ کر رہا تھا۔

یمان کا دوست عرفان مجھے کیوں کال کر رہا ہے؟ اسکرین پہ نمبر دیکھ کر وہ تعجب سے بڑبڑائی۔

Posted On Kitab Nagri

ہیلو عرفان خیریت؟ فجر نے کال اٹینڈ کرنے کے بعد پوچھا
جی آپ کی بات بتانی تھی یمن کے مطلق۔ دوسری طرف عرفان نے کہا
کہو میں سن رہی ہوں۔ فجر نے اجازت دی تو عرفان نے اپنی بات کا آغاز کیا۔

تمہاری شکل فجر کی شادی کا سن کر لٹکی ہوئی ہے یا کوئی اور وجہ ہے؟ عیشا یمن کے کمرے میں آتی پوچھنے
لگی۔

ایسی کوئی بات نہیں میں ٹھیک ہوں۔ یمن زبردستی مسکراہٹ سے بولا
یمن میرے بھائی کیا بات ہے سچ سچ بتاؤ سب کیا کوئی مسئلہ ہے کالج میں یا کوئی اور بات ہے۔ عیشا اُس کا
چہرہ اپنی طرح کر کے پوچھنے لگی۔

سچ میں کچھ نہیں آپ خوا مخواہ پریشان ہو رہی ہیں۔ یمن تسلی آمیز لہجے میں کہا تبھی فجر زور سے دروازہ
کھول کر کمرے میں آئی اُس کو ایسے آتادیکھ کر فجر اور یمن دونوں کھڑے ہو گئے۔

دروازہ توڑنا ہے کیا؟ فجر نے گھور کر اُس سے کہا جب کی فجر اُس کی بات نظر انداز کرتی یمن کے روبرو
کھڑی ہو گئی۔
چٹاخ۔

Posted On Kitab Nagri

ایک زوردار تھپڑ اُس نے یمان کے چہرے پہ مار دیا اُس کے عمل پہ عیشا کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں
جب کی یمان اپنے گال پہ ہاتھ رکھتا سر جھکایا
پاگل ہو گئی ہو کیا فجر؟ عیشا نے اُس کو جھڑکا

پہلے اس سے پوچھو ہم نے اس کو کالج کیوں بھیجا تھا۔ فجر طنزیہ لہجے میں چیخ پڑی
یہ کیسا سوال ہے؟ عیشا کو اُس کی بات سمجھ نہیں آئی۔

یمان یہ میں نے کیا سنا ہے تم کالج میں کسی سید زادی کے چکر میں ہو کہو یہ سب جھوٹ ہے تمہارا کسی بھی
لڑکی کے ساتھ کوئی واسطہ کوئی تعلق نہیں۔ فجر اُس کو بازوؤں سے پکڑتی جھنجھوڑ کر بولی۔

چھوڑو فجر بچہ ہے۔ عیشا دونوں کے درمیان آتی بولی

بچہ۔ فجر اُس کا لفظ دھراتی تمسخرانہ انداز میں ہنسی

غلطی کر دی اس کو بچہ سمجھ کر کیونکہ اس نے ثابت کر دیا ہے یہ کوئی بچہ نہیں بلکہ بڑا ہو گیا ہے۔ فجر نے

تیز آواز میں کہا

www.kitabnagri.com

آہستہ بولا امی سن لینگے تو کیا سمجھے گی۔ عیشا نے اُس کو پر سکون کرنا چاہا اس بیچ یمان خاموش تماشائی بنا رہا۔
تو سن لے اُن کو بھی تو آخر پتا چلے لاڈ صاحب نے کیا کیا ہے۔ فجر غصے بھری نظروں سے یمان کو دیکھ کر

بولی

Posted On Kitab Nagri

بات کو گول مٹول کرنے سے اچھا یہ ہے کہ تم وہ بات بتاؤ جو اصل ہے کس نے تم سے کیا کہا ہے جو پہلی بار یمان پہ ہاتھ اٹھایا اور اس انداز میں اُس سے بات کر رہی ہو۔ عیشا نے تحمل کا مظاہرہ کیے پوچھا میں کیا بتاؤ اپنے بھائی سے پوچھو جو گونگا بہر ابنا کھڑا ہے۔ فجر نے یمان کی جانب اشارہ کیا۔ یمان تم کیوں خاموش ہو کیا بات ہے فجر کیا بول رہی ہے بتاؤ اس میں کوئی صداقت نہیں۔ عیشا نے نرمی سے یمان سے پوچھا

وہ مجھے پسند ہیں میں بہت چاہتا ہوں انہیں۔ یمان نے بالآخر بتا دیا۔ اُس کی بات اُن دونوں کے سروں پہ کسی بم کی طرح گری عیشا کی آنکھوں میں بے یقینی اُبھری پر فجر نے نخوت سے سر جھٹکا۔ ہوش میں ہو تم۔ عیشا ہوش میں آتی بولی میں اپنے پورے ہوش و حواس میں اعتراف کرتا ہوں مجھے آروش شاہ سے بے انتہا محبت ہے۔ یمان دھڑکتے دل کے ساتھ بولا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

چٹاخ۔

فجر نے ایک اور تھپڑ اُس کے چہرے پہ جڑا پر اس بار عیشا آگے نہیں آئی۔ یہ بات کہتے ہوئے تمہیں شرم سے ڈوب کر مر جانا چاہیے تھا۔ فجر اُس کا گریبان پکڑ کر بولی کیوں آپنی کیا محبت کرنا گناہ ہے؟ یہ تو خود ساختہ جذبہ ہے جو انسان کی دل میں خود ہی پیدا ہو جاتا ہے تو میں کیوں ڈوب کر مر جاتا۔ یمان کا لہجہ عجیب تھا

Posted On Kitab Nagri

یمان کیا ہو گیا ہے تمہیں مت کرو ایسی باتیں تمہیں ابھی بہت کچھ کرنا ہے یہ کیا تم پیار محبت کے چکر میں پڑ رہے ہو۔ عیشا اُس کے دونوں گالوں پہ ہاتھ رکھتی بولی

"سچی میں نے کچھ نہیں کیا جو بھی ہوا ہے خود بخود ہو گیا ہے۔" یمان اُس کے ہاتھ تھام کر بولا تو عیشا کے قدم لڑکھڑائے۔

"شاہ خاندان کی ہے وہ تمہارا اور اُس کا کوئی جوڑ نہیں ساری زندگی رُل جاؤ گے پر وہ تمہاری کبھی نہیں ہوگی اس لیے ابھی بھی وقت ہے اُس کو بھول جاؤ۔" فخر نے گہری سانس بھرتے ہوئے کہا۔

"آپی وہ میری رگوں میں خون کی مانند ڈورتی ہیں میں کیسے اُن سے ستبردار ہو جاؤں جو مجھے اب میرے جینے کی وجہ لگتی ہیں مجھے لگتا ہے اگر وہ مجھ سے یا میں اُن سے الگ ہو گیا تو میں اگلی سانس نہیں لے پاؤں گا آپ مجھے جان سے مار دے پر اُن کو بھول جانے کے لیے نہ کہے۔ یمان بے بسی کی انتہا چھو کر بولا

"تمہیں ہماری بات سمجھ کیوں نہیں آرہی یمان وہ بہت بڑے اونچے خاندان کی ہے جان سے مار دے گے تمہیں پر اُس لڑکی کا بال تک نہیں دیں گے۔ فخر تنگ آتی بولی

مجھے نہیں پتا بس اتنا پتا ہے میں اُن سے محبت کرنا نہیں چھوڑ سکتا۔" یمان کے جواب پہ وہ بس اُس کو دیکھتی رہ گئیں۔

Posted On Kitab Nagri

اگر تمہارے باپ کو یہ بات پتا چل گی تو قیامت برپا ہو جائے گی یمان تمہاری مانتا ہے اُس کو کہو عقل کے ناخن لے۔ فائزہ بیگم ساری بات جان لینے کے بعد اپنی گود میں سر رکھے لیٹی ہوئی فجر سے بولی۔
بہت کوشش کی اماں بہت کوشش کی تھپڑ تک اُس کو مارا پر وہ کچھ سمجھنے کے لیے تیار ہی نہیں عجیب ضد لیکر بیٹھ گیا ہے۔ فجر پریشانی سے بولی

یہ کچی عمر کا خمار ہے جو جلدی ختم ہو جائے گا۔ فائزہ بیگم گہری سانس بھر کر بولی
ایسی بات نہیں ہے اماں میں نے اُس کی آنکھوں میں اُس انجان لڑکی کی چاہت کے لیے چاہت دیکھی
ہے تبھی میں خوفزدہ ہوں عرفان بتا رہا تھا کافی خطرناک خاندان ہے اُس لڑکی کا پتا نہیں یمان کی نظر
کیسے پڑگی اُس لڑکی پہ۔ فجر اُن کی گود سے سر اٹھا کر بولی۔

پریشان مت ہو بچہ ہو ٹھیک ہو جائے گا آہستہ آہستہ۔ فائزہ بیگم تسلی آمیز لہجے میں بولی

ان شاء اللہ پر آپ دعا کیجیے گا ہمارا اکلوتا بھائی ہے۔ فجر نے غم لہجے میں کہا
پریشان مت ہو اللہ بہتر کرنے والا ہے وہ کبھی کسی کے ساتھ نا انصافی نہیں کرتا۔ فائزہ بیگم اُس کو اپنے
ساتھ لگا کر بولی۔



آپ کو مجھ سے بات کرنا کیا پسند نہیں پر مجھے بہت ہے میں بہت باتیں کرنا چاہتا ہوں آپ سے۔ یمان
لا بھری آتا آروش کو دیکھ کر بولا

Posted On Kitab Nagri

سارے کالج میں تمہیں میں ہی نظر آئی ہو باتوں کے لیے پلیز جاؤ یہاں سے اور مجھ سے فاصلہ کیا کرو اسی میں تمہارا فائدہ ہے۔ آروش نے سنجیدگی سے کہا

ہر بار فائدے کے بارے میں نہیں سوچتا میں اور آپ کو پتا ہے کل میری بڑی بہن نے مجھے تھپڑ مارے۔ یمان نے بتایا آروش کو سمجھ نہیں آیا یہ سب وہ اُس کو کیوں بتا رہا ہے۔

تو یہ سب تم مجھے کیوں بتا رہے ہو غلطی کی ہوگی تبھی مار پڑی ہوگی اس لیے ایسی دوبارہ حرکت مت کرنا۔ آروش کتاب پہ نظر جمائے بولی تو یمان کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی۔

تھپڑ کیوں پڑا یہ بات نہیں بتاؤں گا کیونکہ مجھے ڈر ہے کہیں آپ بھی نہ مار دے سچی پھر میرا دل ٹوٹ جائے گا کبھی نہ جڑ پانے کے لیے۔ یمان نے بتایا۔

دیکھو ایسی باتیں تم مجھ سے مت کرو مجھے دیکھ کر تمہیں کیا لگتا ہے میں کوئی ایسی ویسی لڑکی ہوں جو تمہارے سے باتوں میں لگ جائے گی اگر تم مجھے ٹریپ کرنا چاہتے ہو تو میں بتا دو میں بالکل خوبصورت نہیں جب کی کالج میں ایک سے بڑھ کر ایک خوبصورت لڑکی تمہاری منتظر ہے اُن کے پاس جاؤ۔ آروش نے اس بار سخت لہجہ اپنایا۔

آپ کو دیکھ کر احترام کرنے کا دل چاہتا ہے دوسری بات کوئی کتنا خوبصورت کیوں نہ ہو مجھے اُس سے کوئی سروکار نہیں کیونکہ میرا دل آپ کو چاہتا ہے آپ کے علاوہ میں کسی کا سوچ بھی نہیں سکتا آپ کچھ کر لیں میں آپ کا پیچھا کبھی نہیں چھوڑوں گا آپ کو میرا ہونا ہے اور مجھے آپ کا۔ یمان جذبات میں آتا

Posted On Kitab Nagri

جانے کیا کہہ گیا اُس کو خود بھی معلوم نہیں ہو پایا جب کی آروش کو اُس کی ایسی باتوں سے حد سے زیادہ غصہ آگیا تھا تبھی اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑی ہوئی۔

اگر لا بھری میں نہ ہوتے تو میں تمہارا منہ توڑ دیتی تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھ سے ایسی بات بھی کرنے کی۔ آروش سخت مگر دھیمے لہجے میں اُس پہ غرائی۔

آپ کا فیورٹ کلر کونسا ہے کچھ بتائے نہ اپنے بارے میں۔ یمان نے جیسے اُس کی بات سنی ہی نہیں۔ واٹ۔ آروش اُس کی بے تکی بات پہ اُس کو گھورنے لگی یمان کے لیے اتنا ہی بہت تھا وہ اُس کی جانب دیکھ رہی تھی پیار سے نہ صحیح غصے سے ہی۔

ریڈ کلر میرا پسندیدہ کلر ہے کھانے میں تو سب شکر صبر کر کے کھا لیتا ہوں پر بریانی موسٹ فیورٹ ہے اگر تہوار کی بات کی جائے تو وہ عید ہے اور ایک حیرت انگیز بات بتاؤں مجھے کبھی غصہ نہیں آتا آپ کو مجھ سے مل کر اندازہ ہو گیا ہو گا میں کتنا خوش مزاج ہوں۔ یمان نے پرسکون لہجے میں بتایا۔

لگتا ہے مرنے کا شوق ہے۔ آروش تیز آواز میں کہتی لا بھری سے باہر نکل گی۔ اُس کے جانے کے بعد یمان کے چہرے میں جو چمک تھی وہ بھی غائب ہو گئی۔

گیٹ پہ دیدار شاہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ آروش تیز قدموں کے ساتھ ہاسٹل جانے کا ارادہ کیے ہوئے تھی جب اُن کی حویلی کا ملازم اُس کے سامنے سر جھکائے ادب سے بولا پہلے تو وہ لا بھری کے

Posted On Kitab Nagri

سامنے اُس کو دیکھ کر گھبراہٹ کا شکار ہوئی عجیب وہم سے ہونے لگے پر اُس نے جلدی سے اپنی حالت پہ قابو پا کر باہر کی طرف بڑھی

اسلام علیکم لالہ۔ آروش گاڑی کی پچھلی سیٹ پہ بیٹھ کر سلام کرنے لگی۔

کس لڑکے سے بات کر رہی تھی؟ دیدار شاہ نے سلام کا جواب دینا ضروری نہیں سمجھا
کسی بھی لڑکے سے نہیں۔ آروش اپنا لہجہ مضبوط کیے بولی۔

پھر کون تھا وہ لڑکا؟ دوسرا سوال

مجھے کیا پتا لالہ کالج میں بہت لوگ ہوتے ہیں مجھے سب کا پتا نہیں ہوتا۔ آروش نے اپنا لہجہ نارمل کیے بتایا
آروش کوئی بھی غلط قدم اٹھانے سے پہلے اپنی حیثیت یاد رکھنا اور یہ بھی کہ تمہارا کس خاندان سے
تعلق ہے۔ دیدار شاہ نے وارن کیا

میں سب جانتی ہوں۔ آروش بس یہ بول پائی
اچھی بات ہے تمہارے لیے اور اُس لڑکے کے لیے بھی ورنہ تین چار سال والا واقعہ تم بھولی نہیں ہوگی
جو چاچا سائیں نے ایک لڑکی کے ساتھ کروایا تھا۔ دیدار شاہ کی بات پہ چھپی دھمکی سے وہ اچھی طرح سے
واقف تھی آروش نے بے اختیار ایمان کو کو سا جو اپنی نادانی میں اُس کا کردار بھی مشکوک کر دیا تھا۔



کیا وہ لڑکی بہت خوبصورت ہے؟ ایمان چھت پہ کھڑا تھا جب عیسا اُس کے ساتھ کھڑی ہوتی پوچھنے لگی۔
پتا نہیں۔ ایمان نے لاعلمی کا اظہار کیا

Posted On Kitab Nagri

پتا نہیں تمہیں تو وہ پسند ہے نہ؟ عیشا کو اُس کا جواب ہضم نہیں ہوا۔
میں نے کبھی اُن کا چہرہ نہیں دیکھا مجھے تو یہ بھی نہیں پتا اُن کا کلر کیسا ہے بس اُن کی آنکھیں دیکھی ہیں
جس پہ جالید ارپردہ ہوتا ہے وہ خود کو سب سے چھپاتی سر سے لیکر پیروں تک۔ یمان کسی ٹرانس کی
کیفیت میں بولا

تمہیں پھر بھی وہ پسند ہے یمان تم اپنے اور اُس لڑکی کے درمیان موجود فرق کو کیوں نہیں سمجھتے۔ عیشا
نے اُس کو سمجھانا چاہا

آپی پلیز میں اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتا میں پہلے ہی بتا چکا ہوں میں نہیں بھول سکتا ان کو
میں انہیں پانے کی ہر کوشش کروں گا پئے کماؤں گا اپنا نام بناؤں گا تب تو وہ انکار نہیں کر پائے
گے۔ یمان پر امید لہجے میں بولا

یمان شاہ خاندان والے بس اپنے خاندان میں رشتیداری کرتے ہیں تمہیں یہ بات سمجھ کیوں نہیں
آتی۔ عیشا اُس کی ایک ہی رٹ پہ بیزار ہوئی۔
مجھے نیند آرہی ہے۔ یمان اتنا کہتا چھت سے اترنے لگا۔

ارسم سے کہہ کر یمان کا کالج تبدیل کر دیا ورنہ وہ اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔ عیشا کمرے میں آتی فجر
سے بولی جو اپنے مایوں کا جوڑا دیکھ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

میں نے پہلے ہی بات کر رکھی ہے اُس نے کہا ابھی مصروف ہے شادی کے بعد ایمان کا مسئلہ دیکھ لے گا وہ ایمان کو دوسرے ملک بھیجنے کا سوچ رہا ہے۔ فجر نے سنجیدگی سے بتایا

دوسرے ملک؟ عیشا کو یقین نہیں آیا

مجھے ایمان کی زندگی اور اُس کا مستقبل عزیز ہے وہ نادان ہے ہم تو سمجھدار ہے نہ پھر کیوں اُس کو آگ میں جلنے کے لیے چھوڑ دے۔ فجر نے کہا

ہاں وہ سب تو ٹھیک پر بابا سے کیا کہو گی وہ کیا وجہ نہیں پوچھے گے اور ایمان کیا وہ مانے گا وہ تو مجنوں بنا ہوا ہے میری مانوں تو کالج جا کر اُس لڑکی سے ملو کیا پتا بات بن جائے۔ عیشا نے پریشانی سے تجویز پیش کی۔

ہر بار ایمان کی نہیں چلے گی اُس کا شہر سے یا ملک سے باہر جانا ہی بہتر ہے اور میں کیا کہوں گی اُس لڑکی سے جب کی ہمیں پتا ہے غلطی پہ سراسر ہمارا اپنا بھائی ہے۔ فجر کی بات پہ عیشا ایک پل کو خاموش ہوئی۔

بات کر کے دیکھ لو کیا پتا تمہارے بات کرنے سے وہ ایمان کو سمجھائے کہ وہ اُس کا پیچھا چھوڑ دے۔ عیشا کی بات نے اُس کو سوچنے پہ مجبور کر دیا۔

www.kitabnagri.com

کیا وہ میری بات سُنے گی؟ فجر نے تعجب سے کہا

بلکل سُنے گی آخر کو شاہ خاندان سے تعلق ہے اور شاہ خاندان کی لڑکیاں اپنی عزت اور کردار کے معاملے

میں بہت محتاط ہوتی ہے۔ عیشا نے جلدی سے کہا

ٹھیک ہے میں کچھ دنوں تک جاؤں گی۔ فجر کچھ سوچ کر بولی

Posted On Kitab Nagri

کچھ دنوں تک نہیں کل ہی جاؤ اور اُس سے بات کرو پھر تو تمہیں مایوں میں بیٹھایا جائے گا۔ عیسا اُس کی بات پہ فورن بولی تو فجر نے سر کو جنبش دینے میں اکتفا کیا۔



اسلام علیکم! آروش گراؤنڈ میں موجود تھی جب یمان اُس کے کچھ فاصلے پہ بیٹھ کر مخاطب کرنے لگا۔
وعلیکم السلام! آروش نے مروٹ جواب دیا

آپ بہت روڈ ہیں خیر مجھے آپ سے ایک بات کرنی ہے۔ یمان نے آہستہ آواز میں کہا
جلدی سے کہو اور جاؤ یہاں سے۔ آروش نے ناگواری سے کہا

مجھ پہ ٹرسٹ کر لیں۔ یمان نے ایک آس بھری نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا
دیکھو یمان تم میری بات سُنو اور سمجھ کر اُس پہ عمل کرو مجھے نہیں پتا تمہارے اندر کیا چل رہا ہے اور تم
کیا چاہتے ہو پر میں ایک بات واضح کر لوں مجھے تمہاری کسی بھی بات میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے مجھے
رسوا کرنے کی کوشش بھی مت کرو اس لیے بہتر یہی ہے تم مجھ سے دور رہا کرو ورنہ ج+ان سے جاؤ
گے۔ آروش کٹیلے لہجے میں بولی

آپ ایک دفع مجھ ناچیز پہ اعتبار کر لیں دیکھیے گا یہ بندہ بشر آپ کو کبھی رسوا ہونے نہیں دے گا زندگی
کے ہر سفر میں آپ مجھے اپنے ہم قدم پائے گی اگر کوئی آپ کے بارے میں کچھ غلط کہے گا تو گدی سے
زبان کھینچ لوں گا پر آپ کی ذات پہ ایک حرف آنے نہیں دوں گا میں بہت محبت کرتا ہوں آپ
سے۔ یمان اُس کی بات پہ تڑپ اٹھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

چٹاخ

آروش اپنی جگہ سے کھڑی ہو کر ایک زوردار تھپڑ اُس کے چہرے پہ م + ارا جس سے وہاں موجود بہت سارے اسٹوڈنٹس متوجہ ہو گئے تھے۔ یمان اپنے گال پہ ہاتھ رکھے بے یقین سا کھڑا تھا اُس کو اندازہ نہیں تھا اُس کی محبت کے جواب میں تھپڑ ملے گا اُس کو اپنے اندر چھن سے کچھ ٹوٹا محسوس ہوا تھا۔ تمہارا مسئلہ کیا ہے تمہیں ایک دفع میں میری بات سمجھ کیوں نہیں آتی جب میں بار بار تم سے کہہ رہی ہو میرا پیچھا چھوڑو مجھ سے دور رہو تو مطلب دور رہو سمجھ آئی میری بات۔ آروش غصے سے تیز آواز میں اُس پہ چیخی جس پہ آس پاس چہ گوئیاں ہونے لگی یمان کو اپنا آپ زمین میں دھنستا محسوس ہو رہا تھا۔



کیا کچھ ہوا ہے؟ عیشا واشروم سے نہا کر نکلی تو فجر کو خاموش ٹک کر کھڑا پایا تو تفتیش سے پوچھا۔

یمان کے کالج سے فون آیا تھا۔ فجر نے بتایا

خیریت؟ عیشا نے کہا

www.kitabnagri.com

یمان کو کالج سے سسپینڈ کیا گیا ہے۔ فجر سپاٹ لہجے میں بتانے لگی۔

کیا مگر کیوں؟ عیشا ہاتھ میں پکڑا تولیہ پھینکتی بے یقین نظروں سے اُس کو دیکھ کر پوچھنے لگی۔

اُس نے کالج میں اُس لڑکی سے شاید کوئی بد تمیزی کی لڑکی کے گھر والوں نے کالج کے انتظامیہ کو بہت

ڈرایا دھمکایا جس وجہ سے انہوں نے یہ فیصلہ لیا۔ فجر کا لہجہ بے تاثر تھا۔

Posted On Kitab Nagri

یمان ایسا نہیں کر سکتا وہ تو کسی سے غصے بات تک نہیں کرتا لڑکی کے ساتھ بد تمیزی کرنا تو بہت دور کی بات ہے مجھے یہ بتاؤ یمان ہے کہاں؟ عیشا اُس کو اپنی طرف کھیچتی جھنجھوڑ کر جواب طلب کرنے لگی۔ مجھے نہیں پتا عیشا مجھے نہیں پتا یمان نے ہمارا مان توڑا ہے کتنی اُمیدیں وابستہ تھی ہماری پر اُس نے کیا کر دیا۔ فجر کی آنکھ سے آنسو گرا

یار فجر تم تو ایسے مت بولوں جانے یماب کس حال میں ہو گا ہمیں اُس کا ساتھ دینا چاہیے اُس کو ضروری ہے ہمارے ساتھ کی۔ عیشا اُس کو سمجھانے کے غرض سے بولی اگر کوئی لڑکی کسی مرد پہ ہاتھ اٹھاتی ہے تو کوئی عام وجہ نہیں ہوتی۔ فجر نے بتایا کیا اُس نے ہمارے یمان کو تھپڑ مارا۔ عیشا نے پوچھا ہاں شاید اس بار وہ سمجھ جائے۔ فجر اتنا کہتی کمرے سے باہر نکل گئی۔

یمان پارک میں خاموش سا بیٹھا تھا جب دس سے بارہ لڑکے اُس کے سامنے کھڑے ہو گئے جن کے ہاتھوں میں مختلف قسم کے ہتھیار تھے۔ یمان ایک نظر اُن پہ ڈالتا پھر نیچھے گھاس کو دیکھنے لگا جب اچانک اُس کو اپنے کندھے پہ کسی کا بھاری ہاتھ محسوس ہوا تو دوبارہ اپنا سر اٹھایا تو اُس کو یاد آیا یہ آروش کا بھائی ہے دیدار شاہ نام ہے میرا۔ دیدار شاہ مغرور لہجے میں اپنا تعارف کروانے لگا۔ اچھا نام ہے۔ یمان اپنے کندھے سے اُس کا ہاتھ ہٹا کر بولا

Posted On Kitab Nagri

بچے ہوا بھی تم پھر بھی تمہاری آنکھوں میں کوئی خوف کیوں نہیں کیا تمہیں ڈر نہیں لگ رہا یہ پستول یہ
ڈنڈا یہ چاکوں دیکھ کر تمہاری جگہ کوئی اور ہوتا تو یقیناً گر کر بے ہوش ہو جاتا۔ دیدار شاہ چھبستی نظروں
سے اُس کو دیکھ کر بولا

آپ ہیں کون جس سے میں ڈر واللہ کی بنائی ہوئی مخلوق ہیں آپ اللہ نہیں مجھے اگر ڈر ہے تو مخلوق بنانے
والے سے ہیں اُس کی بنائی ہوئی مخلوق سے نہیں۔ ایمان سپاٹ لہجے میں بولا تو سب نے غصے میں آکر اُس
کے سامنے بند و قیں تان لی۔

عمر کیا ہے تمہاری؟ دیدار شاہ اپنا غصہ ضبط کیے پوچھنے لگا
چار ماہ بعد اٹھارہ سال کا ہو جاؤں گا۔ ایمان نے بتایا
بہت چھوٹی عمر ہے تمہاری اس لیے ترس کھا کر کہتا ہوں جہاں سے وہاں لوٹ جاؤں ہمارے خاندان کی
لڑکی سے پر دور رہو ورنہ

دیدار شاہ اتنا کہتا خاموش ہو گیا کیونکہ اُس نے دیدار شاہ کو اپنے آدمیوں کے ساتھ آتا دیکھ لیا تھا۔

ورنہ کیا؟ ایمان نے پوچھا

ورنہ تمہیں اتنا مارے گے کہ تمہاری لاش تمہاری ماں تک پہنچان نہیں پائے گی۔ اس بار جواب دیدار
شاہ نے دیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

میں محبت کرتا ہوں ان سے۔ یمان نے ابھی اتنا ہی کہا تھا جب دلدار شاہ نے ایک مکہ اُس کے چہرے پہ مارا۔ یمان کے قدم لڑکھڑا گئے تھے اُس نے اپنا انگھوٹھا ہونٹوں کے پاس کیا جہاں خون رس رہا تھا۔ ہمارے خاندان کی لڑکی پہ نظر ڈالنے سے پہلے اپنی حیثیت اور ذات دیکھ لو شاہ خاندان میں مردوں کا کال نہیں آگیا جو وہ ہر آتے جاتے کو اپنے آنگن کا پھول پکڑاے گے ہم اپنی حویلی کی بیٹی کی شادی اپنی برداری اور برابری میں کریں گے اُس سے نہیں جن کے گھر فاقے ہوتے ہیں۔ دلدار شاہ اُس کا جبراً دبوچ کر بولا

چھوڑ لالہ اتنا ڈوز کافی ہے اس کے لیے بچہ ہے آپ کا مکہ اس کو ساری بات سمجھا گیا ہوگا۔ دیدار شاہ اُس کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر بولا تو دلدار شاہ نے خون آشام نظروں سے یمان کو دیکھا جس کی آنکھوں میں خوف کا شبہ تک نہیں تھا یہی بات تھی جو غصے سے اُس کو پاگل کیے ہوئے تھی۔ یہاں۔ دلدار شاہ نے اُس کے دل کے مقام پہ اپنی انگلی رکھی۔

اور یہاں بھی۔ اب کی دلدار شاہ نے اُس کی کنپٹی میں انگلی رکھی۔

گولی سے سینہ چیر دوں گا اور ساتھ میں تمہارا یہ بھیجا بھی اگر پھر کبھی تم آرو کے آس پاس نظر بھی بھٹکے۔ دلدار شاہ نے دھمکی آمیز لہجے میں کہا تو یمان ہنس پڑا وہ سب تعجب سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

Posted On Kitab Nagri

پاگل انسان لالہ نے تمہیں کوئی لطیفہ نہیں سنایا جو ہنس رہے ہو۔ دیدار شاہ کڑے چتونوں سے اُس کو گھور کر بولا

جو کام کل کرنا وہ آج کرے تو کیا قباحۃ ہے۔ یمان نے بے تاثر لہجے میں کہا
تجھے اپنی زندگی پیاری نہیں پر اپنی بہنوں کی تو ہو گی نہ سنا ہے تیری بہن کی شادی ہے اگر تیرے گھر سے
اُس کی ڈولی کے بجائے اگر میت

میں تمہارا منہ توڑ دوں گا اگر میری آپی کے بارے میں ایسے الفاظ نکالے بھی تو۔ دلدار شاہ کی بات ابھی
مکمل بھی نہیں ہوئی تھی جب یمان اُس کا گلابا طیش کے عالم میں غرایا۔ دلدار شاہ اُس کی اچانک افتاد
پہ بوکھلایا اُس کو قطعاً امید نہیں تھی کہ وہ ایسی حرکت بھی کر سکتا ہے۔

چھوڑو لالہ کو دور ہٹو۔ وہ سب یمان کو پیچھے کی جانب کھینچتے دلدار شاہ سے دور کرنے لگے یمان اُس کے
گلے کی ہڈی کو زور سے دباتا ایک دم پیچھا ہوا غصے سے اُس کی رنگت سرخ پڑ گئی تھی اُس کا بس نہیں چل رہا
تھا وہ کیا کر گزرتا۔ دلدار شاہ کا کھانس کھانس کر حال بے حال ہو گیا تھا دیدار شاہ نے اپنے بندے سے
پانی لانے کا کہا

تیری تو۔ ایک آدمی یمان کی طرف بڑھنے لگا پر دیدار شاہ نے بیچ میں رک لیا۔
اس کو بعد میں دیکھ لینگے ابھی لالہ کی طبیعت بگڑ رہی ہے اس چھٹان بھر کے لڑکے میں جانے کہاں سے
اتنی ہمت آئی۔ دیدار شاہ غصے یمان کو دیکھ کر بولا تو اُس نے سر جھٹکا۔

Posted On Kitab Nagri

دوبارہ آپ میں سے کسی نے میری بہنوں کا نام بھی لیا تو میں جان سے مارنے میں بھی گریز نہیں کروں گا بچہ سمجھ کر کوئی مجھے کمزور نہ سمجھے یمان مستقیم ہوں میں اور یمان مستقیم کو اپنی بہنوں کی حفاظت کرنا آتی ہے۔ یمان کے لہجے میں چٹانوں جیسی سخت تھی وہ دیدار شاہ کو دھکا دیتا سائیڈ سے گزر گیا جاتے ہوئے بھی وہ پانی پیتے دلدار شاہ کو لات مارنا نہیں بھولا تھا۔ دیدار نے غصے سے ہاتھوں کی مٹھیوں کو بھینچا۔

آپ نے اُس کو جانے کیوں دیا وہ اکیلا تھا کم عمر لڑکا ہمارا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔ اُن کے آدمی نے سر جھکا کر کہا

ابھی جانے دیا ہمیشہ کے لیے تھوڑی اُس نے جو آج کیا اُس کا حساب تو ہم سود سمیت لینگے۔ دیدار شاہ حقارت بھرے لہجے میں بول کر دلدار کے پاس آیا جو کھانستا اپنا سینہ مسل رہا تھا کیونکہ لات یمان نے اُس کے سینے پہ ماری تھی جس وجہ سے پھر سے اُس کو کھانسی کا دورہ پڑا تھا۔

وہ جان سے بچنے ناپائے۔ دلدار شاہ نے کھانسی کے درمیان کہا۔

وہ نہیں بچے گا زندہ فکر نہیں کرے آپ۔ دیدار شاہ اُس کی پشت سہلا کر بولا اُس کی آنکھوں سے شیطانیت ٹپک رہی تھی۔

یمان کیا ہوا ہے بیٹا تمہارا یہ گال اتنا سو جھا ہوا کیوں ہے؟ فائزہ بیگم نے دروازے پہ بیل ہونے پہ جب دروازہ کھولنے آئی تو یمان کو ایسے دیکھ کر اُن کو فکر لاحق ہوئی اُن کی آواز سن کر فجر اور عیشا بھی صحن میں آگئی یمان پہ نظر پڑنے کے بعد وہ بھی پریشان ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ نہیں ہوا۔ یمان اندر داخل ہوتا بس یہی بول پایا۔

یمان سچ سچ بتاؤ کیا بات ہے بابا کا فون آیا تھا اماں کو جو باتیں انہوں نے بتائی وہ ناقابلِ قبول ہیں۔ فجر نے سخت رویہ اختیار کیا تو یمان چلتا ہوا اُس کے پاس آیا۔

مجھے معاف کر دیجیے گا۔ یمان فجر اور عیشا کی جانب دیکھ کر سر جھکا کر یہی بول پایا

یمان کیا کسی نے تمہیں مارا ہے؟ عیشا اُس کی بات نظر انداز کرتی پوچھنے لگی تو یمان نے سر اثبات میں ہلایا اُس کے اعتراف کرنے پر فجر نے افسوس سے سر کو جنبش دی جب کی فائزہ بیگم کا ہاتھ اپنے سینے پہ پڑا۔ یہاں بیٹھ۔ فائزہ بیگم نے صحن میں رکھی چار پائی پہ اُس کو بیٹھایا۔

تم دونوں اندر جاؤ۔ فائزہ بیگم نے اُن دونوں سے کہا تو وہ دونوں ایک نظر یمان پہ ڈال کر چلی گئی۔ گانا گانے کا شوق اور اُسے بھول جاؤ یہ دونوں چیزیں ہماری اوقات سے باہر ہیں۔ اپنی ماں کی بات پہ یمان نے زخمی نظروں سے اُن کو دیکھا جس سے فائزہ بیگم نے نظریں چرائی اُن کو کہاں برداشت ہو رہا تھا اپنے بیٹے کی آنکھوں میں اتنا درد دیکھنا

www.kitabnagri.com

محبت اور خواہش کب اوقات دیکھ کر ہوتی ہے۔ یمان ٹوٹے لہجے میں بولا

دھمکی دے کر گئے وہ تیرے باپ کو کسی اور کا نہیں تو اپنی جوانی پہ رحم کھا بھی تیری عمر ہی کیا ہے جو ایسی چیزوں میں پڑا ہے۔ فائزہ بیگم نے جیسے افسوس کیا۔

یمان کے لہجے میں عزم تھا۔ میں دونوں چیزیں پالوں گا آپ دیکھ لینا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ زندہ چھوڑے گے تب نہ تجھ سے بڑی جوان بہنیں ہیں یہاں اُن کی عزت اور جان دونوں خطرے میں ہیں ان بڑے لوگوں سے نہ دشمنی اچھی اور نہ دوستی توں زمین پہ بیٹھ کر چاند کی خواہش کر رہا ہے۔ فائزہ بیگم نے ایک اور کمزور سی کوشش کی۔

اماں وہ میرے اندر خون کی طرح گردش کرتی ہے ایسا لگتا ہے جب ہنستی ہوگی تو اُس سے زیادہ خوبصورت منظر دُنیا میں شاید کوئی ہوگا دوسری بات سنگربننا میرا خواب میرا جنون ہے جس کو میں پورا کر کے رہوں گا پھر آپ کو فخر ہوگا اپنے بیٹے پہ میں دل اور دماغ کے آگے مجبور ہوں۔ یمان جیسے اپنے حواسوں میں نہیں تھا۔

اٹھارہ سال کا بھی نہیں ہوا بھی اور ایسی باتیں کر رہا ہے کچھ شرم و حیا کر یہ کسے عشق و معشوقی کے چکر میں پڑ گیا ہے ایسا کیا کر دیا ہے جو اُس بد کردار لڑکی کے باپ اور بھائی کتوں کی طرح تیری تلاش میں ہیں۔ فائزہ بیگم کے جواب دینے سے پہلے ہی مستقیم صاحب گھر میں داخل ہوتے صحن میں آکر اُس پہ گرجے

www.kitabnagri.com

جب کی یمان نے بد کردار لفظ پہ زور سے اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بند کر لی آنکھیں خون چھلکانے کی حد تک لال ہو گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

آپ ایک دفع مجھ ناچیز پہ اعتبار کر لیں دیکھیے گایہ بندہ بشر آپ کو کبھی رسوا ہونے نہیں دے گا زندگی کے ہر سفر میں آپ مجھے اپنے ہم قدم پائے گی اگر کوئی آپ کے بارے میں کچھ غلط کہے گا تو گدی سے زبان کھینچ لوں گا پر آپ کی ذات پہ ایک حرف آنے نہیں دوں گا۔

اپنے کہے الفاظ یاد آئے تو بے بسی سی آنکھوں کو میچ لیا آج جس دوہرا ہے پہ وہ کھڑا تھا وہ اتنا جان گیا تھا اب اُس کی زندگی میں کھونا ہی لکھا ہے پانے کا وہ بس تصور کر سکتا ہے کیونکہ اُس کی ماں سہی کہتی تھی وہ زمین پہ بیٹھ کر چاند کی خواہش کر رہا تھا یہ سب جان کر بھی وہ ستبر دار نہیں ہو پارہا تھا پر اُس کو اب پیچھے ہٹنا تھا اپنی بہنوں کے لیے ماں کی التجا کے آگے اُس کو سر جھکانا تھا اپنے سارے کیے قول کو بھلانا تھا کیونکہ اُس کو ایک اور بات سمجھ آگئی تھی اب محبت پانے کے لیے پسو کا ہونا ضروری تھا۔

ہمارے خاندان کی لڑکی پہ نظر ڈالنے سے پہلے اپنی حیثیت اور ذات دیکھ لیں شاہوں خاندان میں مردوں کا کال نہیں آگیا جو وہ ہر آتے جاتے کو اپنے آنگن کا پھول پکڑاے گے ہم اپنی بیٹی کی شادی اپنی برادری اور برابری میں کریں گے اُس سے نہیں جن کے گھر فاقے ہوتے ہیں۔ کسی کا تکبر بھرا جُملا یاد آیا تو کان کے پردے پھٹتے محسوس ہوئے۔

بد کردار نہیں ہے وہ۔ ایمان ضبط سے بولا

با کردار لڑکیوں کے پیچھے عاشق نہیں پڑے ہوتے۔ مستقیم صاحب حقارت سے بولے

Posted On Kitab Nagri

آپ بنا نہیں جانے ایسی بات نہیں کر سکتے بہتان لگانا کتنا بڑا گناہ ہے یہ بات آپ ہی ہمیں بتاتیں تھے نہ پھر کیوں آج آپ ایسی باتیں کر رہے ہیں میں اگر ان کو چاہتا ہوں اس میں ان کا نہیں میرا قصور ہے۔
یمان مستقیم صاحب کے سامنے کھڑا ہوتا شدت بھرے لہجے میں بولا۔ اندرونی دروازے کے پاس فجر اور عیشا حیرت سے یمان کا یہ روپ دیکھ رہی تھی جو ان کے لیے نیا تھا۔

گستاخ

چٹاخ

مستقیم صاحب نے زناٹے دار تھپڑ اُس کے چہرے پہ کھینچ کر مارا جس پہ یمان لڑکھڑا کر نیچے گر پڑا فجر بھاگ کر اُس کے پاس گئی۔

کیا کر رہے ہیں آپ کیوں مار رہے ہیں اس کو ہو گئی ہے غلطی اس سے اب نہیں کرے گا۔ فائزہ بیگم روتے ہوئے بولی

سمجھا لوں اس کو ہم سفید پوش لوگ ہیں جن کے پاس سوائے عزت کے اور کچھ نہیں ہوتا اگر اسے یہاں رہنا ہے تو سر سے عشق کا بھوت اتارنا ہو گا۔ مستقیم صاحب دھاڑنے والے انداز میں بولے بات بگڑتی دیکھ کر عیشا کی حالت بُری ہو رہی تھی جب کی فجر یمان کو اُس کے کمرے میں لے جانے لگی۔



تم نے اچھا نہیں کیا۔ آروش کمرے میں گنہگار ہوئے واقع کو سوچ رہی تھی جب ہما کی آواز پہ چونک کر اُس کی طرف متوجہ ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

کیا اچھا نہیں کیا میں نے؟ آروش کو اُس کی بات سمجھ نہیں آئی۔
یمان کو کالج سے سسپنڈ کروادیا تم نے اُس نے اگر تمہیں پریوز کرنے کی کوشش کی تو تم نے تھپڑ مارا تو
بات ختم ہوئی نہ پھر یہ سب کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ ہمارا اُس سے خفا ہوئی جب کی آروش کو حد سے
زیادہ حیرانی ہوئی

میں نے ایسا کچھ نہیں کیا تم سے کس نے کہا؟ آروش نے پوچھا
پلیز آروش اب معصوم مت بنو چھٹی کے وقت تمہارے بھائی لوگ گئے تھے پرنسپل کے پاس وہی سب
باتیں طے ہوئی۔ ہمارے کہا

میرا یقین کرو مجھے اس بارے میں زرہ علم نہیں۔ آروش نے وضاحت دینی چاہی
تو تمہارے بھائیوں کو کس نے بتایا تم نے بتایا ہوگا تبھی تو یہ انہوں نے یہ سب کیا۔ ہمارے بات پہ آروش
کو گھبراہٹ ہونے لگی وہ جلدی سے اُٹھ کر الماری سے اپنا فون نکالا
السلام علیکم لالہ مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔ آروش نے دیدار شاہ کو کال کیے کہا
کل لینے آرہے ہیں تمہیں ہاسٹل سے پھر بات ہوگی۔ دوسری طرف دیدار شاہ کا اتنا سنجیدگی سے بھرا
انداز دیکھ کر آروش کو کسی انہونی کا احساس شدت سے ہوا۔



فجر کی شادی کی تاریخ آگے کر لوں رسم کی فیملی کو کال کر کے کہو اور عیشا کے لیے بھی کوئی مناسب سا
رشتہ دیکھ کر رخصت کر دو۔ رات کا وقت تھا جب مستقیم صاحب نے سنجیدہ لہجے میں فائزہ بیگم سے کہا

Posted On Kitab Nagri

تاریخ طے تو ہو چکی ہے نہ پھریوں پیچھے کرنا اچھا نہیں لگتا جانے وہ کیا سمجھے بیٹی کا معاملہ ہے محتاط تو ہر قدم پہ ہونا پڑتا ہے۔ فائزہ بیگم نے کچھ ہچکچاہٹ سے کہا

بلکل بیٹی کا معاملہ ہے محتاط ہونا پڑتا ہے جی بول رہا ہوں اُن سے بات کہو اور ساتھ میں یہ بھی کہنا ہم کراچی چھوڑ کر پنڈی روانہ ہو گے ہمیشہ کے لیے۔ مستقیم صاحب کی بات سن کر اُن کو حیرانی ہوئی۔

یہ آپ کیسی بات کر رہے ہیں ہم کیوں بھلا اپنا گھر چھوڑ کر کہی اور جائے یہاں آپ کی دکان ہے پھر بھی آپ ایسا کہہ رہے۔ فائزہ بیگم سمجھانے کے غرض سے کہا

جو تم سمجھو پر جب سے وہ دکان پہ آکر دھمکی دے کر گئے ہیں میرا دل گھبراہٹ کا شکار ہے تب سے مستقیم صاحب نے گہری سانس بھر کر کہا

شاہ اعلیٰ ذات کے ہیں وہ کسی کی بیٹی کی عزت خراب کرنے کا وہ سوچ بھی نہیں سکتے۔ فائزہ بیگم جیسے اب ساری بات سمجھ گئی۔

جانتا ہوں سمجھتا ہوں پر مجھے اُن دونوں کی طرف سے فکر نہیں ہے یمان کی طرف سے ہے نادانی میں وہ جو غلطی کر چکا ہے اُس کا خامیازہ بہت بھیانک ہو گا اس لیے پہلے میں اُس کو یہاں سے دور بھیجوں

گا۔ مستقیم صاحب نے کہا

وہ کبھی نہیں جائے گا۔ فائزہ بیگم نے افسوس سے کہا

اُس کو جانا پڑے گا۔ مستقیم صاحب کا انداز حتمی تھا۔



Posted On Kitab Nagri

لالہ آپ لوگوں کو غلط فہمی ہوئی ہے آپ پلیز کالج والوں سے بات کر کے اُس لڑکے کو دوبارہ کالج آنے کا کہے۔ دیدار شاہ اور دلدار شاہ آروش کو لیکر الگ فلیٹ میں آئے تھے جبھی آروش نے ہمت کر کے کہا نامحرم کے بارے میں بات کرنے کی تمہیں کوئی ضرورت نہیں کیونکہ ہم سب سمجھ گئے ہیں کتنا یقین تھا چاچا جان کو تم پہ اور کتنے مان سے تمہیں یہاں بھیجا گیا تھا یہ صلہ دیا تم نے اُس بات کا۔ دیدار شاہ کاٹ دار لہجے میں اُس سے بولا

لالہ آپ بہتان لگا رہے ہیں۔ آروش اُس کی بات سن کر تڑپ اُٹھی۔

یہ موقع خود تم نے ہمیں فراہم کیا ہے۔ دیدار شاہ نے کہا

ایسا کچھ نہیں جیسا آپ سب کو لگ رہا ہے میں خود بابا سائیں سے یہ بات کروں گی وہ ضرور میری بات سمجھے گے۔ آروش فیصلہ کن انداز میں بولی۔

وہ کمینہ میرے ہاتھ آجائے اپنی پستول کی ساری گولیاں اُس پہ ختم کروں گا پہلے اُس کے دماغ پہ گولی برساؤں گا جس سے اُس نے ہمارے خاندان کی عزت کو سوچا اُس کے بعد منہ میں گولیاں برساؤں گا جس سے بڑا عشق معشوقی کا اظہار کر رہا تھا پھر سینے میں جہاں اُس نے ایک سید زادی کے لیے جذبات رکھے۔ دلدار شاہ کی بات پہ آروش پھٹی پھٹی آنکھوں سے اُس کو دیکھنے لگی۔

لالہ خدا کے واسطے ایسا کچھ مت کیجیے گا میں بتا رہی ہو آپ کو محض ایک غلط فہمی ہوئی اُس لڑکے کا قصور نہیں۔ آروش نے جلدی سے کہا

Posted On Kitab Nagri

تمہیں صفائیاں دینے کی ضرورت نہیں اب جو ہو گا تمہارے سامنے ہو گا تاکہ آئندہ ایسی غلطی کرنے سے پہلے ہزار بار سوچو۔ دلدار شاہ حقارت سے بولا

مجھے بابا سائیں سے بات کرنی ہے۔ آروش کو بس ایک راہ نظر آئی۔

شوق سے کر لینا پر ہمارا یہاں جو ایک کام اٹکا ہوا ہے وہ ہو جائے اُس کے بعد۔ اس بار دیدار نے کہا۔

آپ لوگ کیا کرنے والوں ہو۔ آروش کا دل کسی انہونی کے احساس سے دھڑک اٹھا۔

پتا چل جائے گا تم نے تو بس ایک تھپڑ مارا تھا اب دیکھنا ہم کیا کرتے ہیں۔ دلدار شاہ کے لہجے میں تکبر بول رہا تھا جب کی آروش نے اُس وقت کو ہزار مرتبہ کو ساجب اُس نے ایمان پہ ہاتھ اٹھایا تھا اُس کی ایک غلطی کی وجہ سے کسی کی جان خطرے میں آچکی تھی۔



یہ آپ کیا کر رہی ہیں؟ ایمان نے فائزہ بیگم کو اُس کے کپڑوں کی پیکنگ کرتے دیکھا تو تعجب سے پوچھا تم پنڈی جا رہے ہو کل صبح فجر کے وقت۔ فائزہ بیگم نے مصروف انداز میں بتایا اُن کا جواب ایمان کے لیے غیر متوقع تھا۔

کیوں؟ ایمان نے سنجیدگی سے پوچھا

اب بھی کیوں کی گنجائش نکلتی ہے؟ فائزہ بیگم نے اُلٹا اُس سے سوال پوچھا

کیا آپ لوگوں کو ڈر ہے اگر ہے تو غلط بات ہے۔ ایمان اُن کا ہاتھ تھام کر بولا

Posted On Kitab Nagri

دیکھو یمان باتوں میں وقت ضائع مت کرو تمہارا بابا چاہتے ہیں تم یہاں سے جاؤ تو مطلب جاؤ۔ فائزہ بیگم نے کہا

میں کیوں جاؤں آپ سب کو یہاں چھوڑ کر زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہے اور اللہ کو یہ بات بالکل پسند نہیں کے اُس کا بندہ اُس کے بجائے اُس کے بندوں سے ڈرے۔ یمان نے اختلاف کیا۔

ضد مت کرنا اپنے باپ کے سامنے جو کہا بس اُس پہ عمل کرنا اب سو جاؤ صبح وقت پہ جاگنا بھی ہے۔ فائزہ بیگم نے اُس کی باتوں پہ زیادہ توجہ نہ تھی۔

میں کہی نہیں جاؤں گا ان حالات میں کسی کے خوف سے تو بالکل بھی نہیں۔ یمان کا انداز ہر تاثر سے بے نیاز تھا۔

صبح خود تمہارے بابا بات کریں گے ابھی سو جاؤ۔ فائزہ بیگم اتنا کہتی اُس کے کمرے سے چلی گئی۔



صبح جلدی اُٹھ جانا ہمیں کسی ضروری کام سے جانا ہے۔ آروش پریشانی سے اپنے کمرے میں یہاں سے وہاں ٹہل رہی تھی جب دلدار شاہ اُس کے کمرے کے دروازے کے پاس کھڑا ہوتا ہوا بولا

کیا ہم گاؤں جائے گے؟ آروش نے پوچھا

ایک بہت ضروری کام ہے اُس کے بعد۔ دلدار شاہ نے بتایا

ٹھیک ہے۔ آروش اُس کا ارادہ جانے بنا ہاں میں سر ہلانے لگی وہ الگ بات تھی اُس کا دل بہت وقت سے عجیب انداز میں دھڑک رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri



یہ تم اُس لڑکی کے ساتھ کیا کر رہے تھے؟ آروش نے سخت لہجے میں یمان کو دیکھا جو کان کی لو کھجاتا اُس کی جانب ہی دیکھ رہا تھا۔

نوٹس مانگ رہی تھی تو بس وہ دے رہا تھا۔ یمان نے وضاحت دی۔

اچھا جی مجھ سے چلا کی میں نے دیکھا کیسے تم اُس کے ساتھ ہنس ہنس کر باتیں کر رہے تھے۔ آروش کا غصہ کم ہونے کو نہیں آ رہا تھا۔

کیا آپ جیلس ہو رہی ہیں؟ یمان نے دلچسپی سے پوچھا

جیلس میں کیوں ہونے لگی۔ آروش نے اپنا بھرم قائم کرنا چاہا

ٹھیک ہے پھر میں جاؤں اُس کے ساتھ باتیں کرنے؟ یمان نے شرارت سے اُس کو دیکھ کر کہا تو آروش تب اُٹھی۔

خبردار جو اُس سے بات کی بھی تو میں بتا رہی ہوں میں نے اگر دوبارہ تمہیں کسی لڑکی سے بات کرتا دیکھا تو گلابادوں گی۔ آروش نے وارن کرنے والے انداز میں کہا تو یمان نے ڈرنے کی اداکاری کی۔

یمان

یمان

مسکرا کیوں رہے ہو؟

Posted On Kitab Nagri

اُٹھ جاؤ بیٹا۔

فائزہ بیگم یمان کا کندھا ہلاتی کب سے جگانے کی کوشش میں تھی۔

آپ یہاں؟ یمان پٹ سے آنکھیں کھولتا آس پاس دیکھنے لگا جہاں وہ اب اپنے کمرے میں تھا کالج میں نہیں اُس کے چہرے پہ افسردگی چھا گئی یہ خیال ہی اُس کے لیے سوہانِ روح تھا کہ وہ اب کبھی اُس سے مل نہیں پائے گا۔

کیا وہ خواب تھا۔ یمان بڑبڑایا

یمان کیا ہو گیا ہے تمہیں تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے؟ فائزہ بیگم کو فکر لاحق ہوئی۔

جی میں ٹھیک ہوں بس کچی نیند اور ادھورے خواب سے جاگا ہوں۔ یمان عجیب انداز میں بولا

اچھا اُٹھ کر فریش ہو جاؤ پھر میں ناشتہ دیتی ہوں تمہیں۔ فائزہ بیگم اُس کے بال سنوار کر بولی

ناشتہ اتنی جلدی؟ یمان وال کلاک میں وقت دیکھ کر بولا جہاں صبح کے پانچ بج رہے تھے۔

کل رات بتایا جو تمہیں پنڈی جانا ہے۔ فائزہ بیگم نے یاد دہانی کروائی۔

میں نے بھی آپ کو جواب دیا تھا مجھے کہی نہیں جانا۔ یمان بدمزہ ہوا۔

اگر میری بات کی تمہاری نظر میں کوئی اہمیت نہیں رکھتی تو یہاں سے نکل جاؤ۔ دروازے کے پاس

کھڑے مستقیم صاحب نے اُس کی بات سن کر سخت لہجے میں کہا

یہ کیا بول رہے ہیں آپ؟ فائزہ بیگم تڑپ اُٹھی۔

Posted On Kitab Nagri

ٹھیک بول رہا ہوں میں اور تم میری بات کان کھول کر سن لو اگر پنڈی نہیں جاؤ گے تو اس گھر میں بھی نہیں رہو گے۔ مستقیم صاحب کا انداز اٹل تھا۔

ٹھیک ہے میں چلا جاتا ہوں۔ یمان فورن سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

یمان کیا پاگل ہو گئے ہو کھڑے رہو یہی۔ فائزہ بیگم نے سختی سے کہا۔

نہیں اگر ان کو مجھ سے زیادہ غیروں کی پرواہ ہے تو ٹھیک ہے میں نہیں رہوں گا۔ یمان نے مستقیم صاحب کو دیکھ کر کہا

کہاں جاؤ گے پھر؟ فائزہ بیگم پریشانی سے اُن باہ بیٹے کا چہرہ دیکھنے لگی۔
کہی بھی۔ یمان کا لہجہ ہر احساس سے عاری تھا



لالہ ہم اتنی صبح یہاں کیوں آئے ہیں؟ آروش گاڑی میں بیٹھی دلدار شاہ سے بولی جس نے گاڑی نیچ سڑک پہ روک رکھی تھی۔

چل جائے گا پتا صبر کرو۔ دلدار شاہ نے فون میں ایک نمبر ڈائل کر کے کہا تو آروش کو تشویش ہونے لگی۔

ہاں ہیلو دیدار مل گیا ایڈریس؟ دلدار شاہ کال پہ بولا

ٹھیک ہے اُس کے گھر سے پکڑ لاؤ۔ دوسری طرف سے جانے کیا بتا گیا جب دلدار شاہ نے حکم صادر کیا۔

Posted On Kitab Nagri

روک

روک۔

دیدار شاہ جیپ پہ سوار تھا جب اُس نے جیپ ڈرائیو کرتے اپنے ساتھی امیر سے کہا۔

کیا ہوا استاد؟ امیر نے پوچھا

وہ لڑکا نظر آرہا ہے نہ اُس کے گرد ڈرائیو کرو جیپ اور پیچھے آتی گاڑیوں سے بھی کہو۔ دیدار شیطانی لہجے میں کہا تو امیر نے ویسا ہی کیا۔ جب کی دیدار دلدرا شاہ کے لیے میسج پہ ایک پیغام بھیجنے لگا

یہاں سڑک پہ چلتا رک کر ایک بیچ پہ بیٹھ گیا تھا جب اچانک گاڑی کی ہالائیٹ نے اُس نے آنکھوں پہ ہاتھ رکھنے پہ مجبور کیا۔ اُس نے مندی مندی آنکھوں کو کھول کر دیکھا جہاں دو سے تین گاڑیاں اور ایک جیپ تھی یہاں کے دماغ میں کچھ کلک ہوا اس لیے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

دیدار اپنے ساتھیوں کو اشارہ دیتا اُس کی طرف بڑھنے لگا۔ یہاں تعجب سے اُن کو اور اُن کے ہاتھوں میں موجود اسلحہ کو دیکھنے لگا۔

مجھ اکیلے کو مارنے کے لیے اتنے سارے لوگ؟ یہاں کو اپنی خود ساختہ سوچ پہ جانے کیوں ہنسی آئی پر اُس نے ظاہر نہیں۔

Posted On Kitab Nagri

تم یہی رہنا میں آتا ہوں۔ دلدار شاہ نے آروش کو دیکھ کر کہا جو آیۃ الکرسی پڑھنے میں مصروف تھی۔
آپ مجھے اکیلا چھوڑ کر کیسے جاسکتے ہیں؟ آروش کو جانے کیوں آس پاس کے ماحول سے وحشت ہونے لگی۔

اکیلا کہاں یہی پاس میں ہوں بس ایک دو منٹ میں آجاؤں گا تم ڈرو نہیں۔ دلدار شاہ اتنا کہہ کر سیٹ بیلٹ کھول کر گاڑی سے اتر گیا۔

کیا ہوا ہمیں دیکھ کر ساری ہوا نکل گئی اُس دن تو بڑی گرمی چڑھی تھی۔ دیدار شاہ طنزیہ نظروں سے اُس کی جانب دیکھ کر بولا تو یمان بے تاثر نظروں سے اُس کو اور باقی سب آدمیوں کو دیکھنے لگے جیسے اُن کے آنے کا مقصد جان گیا ہو۔

مارنے آئے ہو تو مار دو۔ یمان نے ہلکے سا مسکرا کر کہا دیدار شاہ نے چھتی نظروں سے اُس کے گال پہ پڑتے گڑھے دیکھے تھے

www.kitabnagri.com

یہ نیک کام تو ہم بنانا خیر کے کرینگے بہت کم عمر لکھوا کر آئے ہو۔ جانی پہچانی آواز پہ یمان پلٹا تو دیکھا دیکھا
دلدار شاہ اُس پہ گن تانے کھڑا تھا۔

مجھے کوئی غم نہیں۔ یمان بے خوفی سے بولا

Posted On Kitab Nagri

دیدار تم سائیڈ پہ جاؤ آج کا منظر آروش کو اچھے سے دیکھانا۔ دلدار شاہ کی بات پہ دیدار سر ہلاتا چلا گیا جب کی یمان آروش کے نام پہ سائیڈ پہ دیکھنا چاہا تبھی دلدار نے بے دردی سے اُس کے ماتھے پہ پستول کی نال ماری

آآآ آہ۔ یہ سب اتنا چانک ہوا کہ اُس کے منہ سے بے ساختہ چیخ نکلی۔

آروش باہر آؤ۔ دیدار شاہ نے گاڑی کے شیشے کو ناک کیا تو آروش جو خود میں ڈری سہمی بیٹھی تھی دیدار شاہ کی آواز سن کر اُس کا دل اُچھل پڑا۔

لالہ آپ بھی یہاں ہم یہاں کیوں رکے ہیں؟ آروش اپنے ڈر پہ قابو پا کر بولی باہر آؤ۔ دیدار شاہ نے جواب دینا ضروری نہیں سمجھا۔ آروش ایک نظر ارد گرد ڈورتی اپنا عبایا سنبھالتی گاڑی سے باہر نکلی۔

جی۔ آروش دیدار شاہ کے روبرو کھڑی ہوتی سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھنے لگی۔

وہ دیکھو تمہاری غلطی کی سزا۔ دیدار شاہ نے ایک جگہ پہ اشارہ کیا تو آروش نا سمجھی سے اُس سمت دیکھنے لگی دور ہونے کی وجہ سے پہلے تو اُس کو کچھ سمجھ نہیں آیا پر جیسے ہی اُس کی نظر یمان پہ پڑی تو حیرت نے آگھیرا تبھی دلدار شاہ نے اپنی پستول کی نال سے اُس پہ حملہ کیا تھا جس کو دیکھ کر اُس کا سانس خشک ہو گیا۔

Posted On Kitab Nagri

[illegible]

مار و سالے کو۔ دلدار شاہ نفرت سے اپنے ساتھیوں سے بولا تو وہ ہاتھوں میں ڈنڈے پکڑ کر یمان پہ ٹوٹ پڑے جب کی دلدار شاہ شیطانی نظروں سے اُس کو دیکھ کر ایک آدمی سے ڈنڈا لیکر زور سے یمان کے سر پہ مارا تو یمان کو سب کچھ گھومتا محسوس ہوا کان سائیں سائیں کرنے لگے اُس نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑا

دور کھڑی آروش نے یہ منظر دیکھا تو اُس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے اُس نے خود کو دیدار شاہ کی گرفت سے نکالنا چاہا پر ناممکن سا تھا۔

چلو ذرہ سامنے نظارہ کرو۔ دیدار شاہِ سفاکیت سے کہتا اُس کو گھسیٹ کر لے جانے لگا۔ آروش کسی ڈور کی طرح اُس کی طرف کھینچی جا رہی تھی اُس کو اپنی آنکھوں پہ یقین نہیں آ رہا تھا جو وہ دیکھ رہی ہے وہ سچ ہے بھی کے نہیں۔

لالہ ایسا کچھ نہیں جیسا آپ سب سوچ رہے ہیں وہ بے قصور ہے معصوم ہے پلیز اُس کو مت مارے۔ آروش ہوش میں آتی دیدار شاہ سے منت کرنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

خاموش رہو تم تمہارا فیصلہ بھی آج ہوگا۔ دیدار شاہ نے نفرت سے اُس کے نقاب میں چُھپے چہرے کو دیکھا۔

بس۔ دلدار شاہ نے اپنے ساتھیوں کو اشارے پہ روک دیا تو وہ یمان سے دور ہوئے جواب نڈھال حالت میں زمین پہ گرا پڑا تھا۔ آروش نے جب دیکھا تو اُس کو سب اپنا قصور لگا۔ پستول دو۔ دلدار شاہ نے ایک آدمی سے کہا جو آروش نے باخوبی سن لیا۔ نہیں۔ آروش کا سر نفی میں ہلنے لگا۔

دلدار شاہ سفاک بھری نظروں سے زخمی یمان کو دیکھتا پستول کا ٹریگر دبانے لگا یمان خالی اور دھندلی نظروں سے اُس کو دیکھنے لگا اُس کے حواس کام کرنا بند کر گئے تھے جب کی آروش اپنی سانس تک روکے کھڑی تھی۔



ٹھاہ

ٹھاہ

دلدار شاہ نے اندھا دھند اُس پہ فائرنگ کرنا شروع کر دی ابھی وہ تیسری بھی کرتا جب اُس کے ساتھی نے روک لیا۔

استاد جانے دے بچ تو ویسے بھی نہیں پائے گا۔ اپنے ساتھی کی بات پہ اُس کے چہرے پہ شیطانی مسکراہٹ آئی اُس کے طنزیہ نظروں سے یمان کو دیکھا جو زمین پہ لیٹا ٹپ رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

تین مکمل کرتا ہوں۔ دلدار شاہ اتنا بول کر فائر کرنے والا تھا جب اُس کے کانوں پہ دیدار شاہ کی آواز پہ پڑی۔

لالہ یہاں آئے آروش بے ہوش ہو گئی ہے۔ دیدار شاہ کی آواز پہ دلدار شاہ نے اپنے ساتھیوں کو دوسری طرف جانے کا اشارہ کیے اور خود دیدار شاہ کی طرف بڑھا۔

یمان نے سوائے (آروش) نام کے اور کچھ نہیں سنا تھا
آسمان کی جانب دیکھتا وہ تڑپ رہا تھا جب اُس کو لگا اُس کا سانس رک رہا ہے تو کلما پڑھنے لگا
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

بند ہوتی آنکھوں کے سامنے سب سے پہلے ماں کا عکس لہرایا
إِلَّا اللَّهُ

فجر کا چہرہ سامنے آیا تو اُس نے بامشکل کلمے کے الفاظ ادا کیے
مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

خون کا ایک فوارہ اُس کے منہ سے نکلے ایمان کی آنکھوں میں سب سے آخر میں جس کا عکس آیا وہ آروش کی آنکھیں تھی اُس کے بعد ایمان کو کسی چیز کا ہوش نہ رہا اُس کا وجود ڈھیل پڑ گیا تھا۔

بناتیرے ناک پیل ہو

Posted On Kitab Nagri

نہ بن تیرے کوئی کل ہو۔

حال!

ماہی کمرے میں تھی جب دروازہ ناک ہوا وہ بیڈ سے اٹھ کر جیسے ہی دروازے کے پاس آکر اُس کو کھولا
شبانا کو دیکھ کر اُس کے چہرے کا رنگ سفید ہو گیا۔

آپ۔ ماہی اپنے ڈرپہ قابو پا کر بولی

ہاں میں تجھے کیا لگا شازل آگیا ہے تو توں اس حویلی میں راج کرے گی کمینی۔ شبانا اُس کو بالوں سے پکڑتی
غرائی۔ ماہی کو اپنے سر میں درد کی ٹیسیں اٹھتی محسوس ہوئی۔

آپلیز چھوڑے مجھے۔ ماہی نے اپنے بال آزاد کروانے چاہے۔

چھڑوا کر تو دیکھا۔ شبانا نے غصے میں اُس کے بالوں پہ گرفت مضبوط کی۔

پلیز مجھے درد ہو رہا ہے۔ ماہی کی آنکھوں سے آنسو نکلے۔

لے چھوڑ دیا۔ شبانا نے ایک جھٹکا دے کر اُس کو چھوڑا تو وہ نیچے فرش پہ اوندھے منہ گر پڑی۔

بڑا آرام کر لیا کمرے میں اب کچن میں جاؤ سارا کام تم نے کرنا ہے حویلی والوں سے لیکر ملازمو تک کا کھانا

تم بناؤ گی میرا بس چلو تو تیرے ٹکڑے ٹکڑے کر کے کتوں کے آگے کر دوں گی۔ شبانا ایک لات اُس کی

پیٹھ پہ مار کر کمرے سے باہر چلی گی۔

ماہی اپنا درد برداشت کرتی بھیگے چہرے کے ساتھ اٹھ کھڑی ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

دیکھو ماہی میں جانتا ہوں تم ساتھ چلنے کا کیوں بول رہی ہو پر میں ایک بات واضح کر دوں اب کوئی تمہیں کچھ نہیں کہے گا ٹرسٹ می تمہیں میں ضرور ساتھ لے جاتا پر مسئلہ ہو جائے گا کیونکہ میں چاہے جو بھی کروں سب کو پتا ہے تم ایک ونی میں آئی ہوئی لڑکی ہو تمہارا حویلی سے باہر جانا بند ہے میری اس بات کا یہ مطلب ہر گز مت سمجھنا کہ تم اب ساری زندگی یہاں رہو گی میں جلد تمہیں تمہارے گھر والوں کے پاس چھوڑ آؤں گا پھر تم جیسے پہلے زندگی گزارا کرتی تھی ویسے ہی گزارنا۔

شازل کی بات یاد آنے کے بعد اُس کے چہرے پہ طنزیہ بھرے تاثرات آئے۔
کوئی کچھ بھی کہے ہوں تو میں ایک ونی میں آئی ہوئی لڑکی۔ بے دردی سے اپنے آنسو صاف کرتی وہ خود پہ ہنسی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

یہاں اتنا رش کیوں ہے لالہ؟ آروش شازل کے ساتھ آئی تو ہسپتال کے باہر اتنی بھیڑ دیکھ کر شازل سے پوچھا

ڈونٹ نو۔ شازل نے کندھے اُچکائے

ہم اندر کیسے جائے گے؟ آروش نے پوچھا

دوسرا راستہ ہو گا وہاں سے۔ شازل نے کچھ سوچ کر بتایا

Posted On Kitab Nagri

اچھا۔ آروش نے بس اتنا کہا

ایک منٹ میں ذرہ پوچھ آؤں کے لوگ کھڑے کیوں ہیں اتنے کیا ہسپتال کے باہر جلسہ ہونے والا ہے۔ شازل اپنی ڈاڑھی کھجاتا مزاحیہ انداز میں بولا

چھوڑے لالہ ہمارا کیا ہم دوسرے دروازے سے جاتے ہیں۔ آروش نے شازل کی بات سن کر کہا ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی۔ شازل کو اُس کی بات ٹھیک لگی۔



شکر اللہ کا تمہیں ہوش آگیا۔ نور جو یمان کے پاس بیٹھی ہوئی تھی اُس کو آنکھیں کھولتا دیکھا تو شکر ادا کرنے والے انداز میں کہا جب کی یمان سپاٹ تاثرات کے ساتھ جوں کا توں لیٹا ہوا تھا۔ یمان اُس می نور۔ نور نے اُس کو خاموش دیکھا تو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہا پیشینٹ سے اتنی باتیں مت کریں۔ پاس کھڑی نرس نے نور سے کہا تو اُس نے سر کو ہاں میں جنبش دی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

دلاور خان فون پہ بات کرتے آرہے تھے جب اُن کا تصادم کسی لڑکی سے ہوا۔

سوری۔ آروش جو نظریں نیچے کیے ہوئے آرہی تھی فورن سے معذرت خواہ ہوئی۔

کوئی بات نہیں بیٹا۔ دلاور خان نے شفقت بھرا ہاتھ اُس کے سر پہ ہاتھ رکھا تو آروش نے نظریں اٹھا کر اُن کو دیکھا پھر کچھ قدم دور لیکر وہاں سے دوسرے راستے چلی گئی جب کی دلاور خان کچھ پل کے لیے ساکت ہوئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

ڈیڈ کم ایمان کو ہوش آگیا ہے۔ نور کی آواز سن کر وہ ہوش کی دنیا میں واپس آئے۔
ہممم چلو۔ دلاور خان نے کہا۔

لالہ ہم اتنے بڑے ہسپتال کیوں آئے ہیں؟ شازل آروش کو ایک ڈاکٹر کے کیبن لایا تو آروش نا سمجھی سے اُس کو دیکھ کر بولی۔

یہاں میرا دوست ہے اُس سے ملنے آیا تھا تمہیں کہی اکیلا چھوڑ تو نہیں سکتا نہ۔ شازل نے مسکرا کر بتایا وہی میں سوچو ایک بخار کے لیے آپ مجھے دل کے ڈاکٹر کے پاس کیوں لیکر آگئے اور آپ مجھے گھر ڈراب کر دیتے جو یہاں آپ کا ہے۔ آروش نے ساری بات سمجھ آنے کے بعد کہا تو اُس کی پہلی بات پہ شازل مسکرایا

اب تو آگئے ہیں نہ تم یہاں بیٹھو میں آتا ہوں ویسے بھی یہ ڈاکٹر دلشاد کا کیبن ہے تو پریشان مت ہو نہ۔ شازل کھڑے ہو کر بولا۔

www.kitabnagri.com

جلدی کیجیے گا مجھے یہاں اچھا فیل نہیں ہو رہا۔ آروش نے کہا۔
ڈونٹ وری میں جلدی آؤں گا۔ شازل نے تسلی بخش جواب دیا۔



سوپ پور اپینا پڑے گا۔ مسز دلاور نے مصنوعی سخت لہجے میں ایمان سے کہا
میرا دل نہیں چاہ رہا۔ ایمان بُرا منہ بنا کر بولا

Posted On Kitab Nagri

خان آپ ہی اس کو سمجھائے۔ مسز دلاور شکایت بھرے لہجے میں دلاور خان سے بولی جو جانے کن سوچو میں گم تھے۔ اس لیے اُن کی بات سن نہیں پائے۔

ڈیڈ موم آپ سے بات کر رہی ہیں۔ نور نے اُن کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر کہا تو جیسے وہ نیند سے جاگے۔ ہاں کیا کہا؟ دلاور خان نے پوچھا تو یمان نے گردن موڑ کر اُن کو دیکھا تو یمان کو آج وہ کچھ ڈسٹرب لگے وجہ وہ خود کو سمجھنے لگا۔

میں کہہ رہی تھی یمان سوپ نہیں پی رہا تھا دیکھو کتنا کمزور ہو گیا ہے اُپر سے اس کی خود پہ ایسی لاپرواہی۔ مسز دلاور نے بتایا

یمان سوپ سارا ختم کرو۔ دلاور خان نے نرمی سے اُس کو مخاطب کیا۔ بعد میں۔ یمان کی ایک ہی رٹ پہ وہ بھی خاموش اختیار کر گئے۔

اچھا مجھے ذرہ ڈاکٹر دلشاد سے کام ہے تو میں آتی ہوں۔ نور موبائل اسکرین کو دیکھ کر اُن سے بولی تمہیں آرام کرنا چاہیے۔ مسز دلاور یمان کی پیشانی چومتی اُس سے بولی

گھر کب جائے گے؟ یمان نے سوال کیا

ابھی کچھ دن تو یہی رہنا پڑے گا جب تک تم مکمل طور پہ صحت یاب نہیں ہو جاتے۔ مسز دلاور نے کہا

میں ٹھیک ہوں اب۔ یمان نے کہا

تمہیں ابھی ٹھیک ہونا ہے۔ اب کی دلاور خان نے کہا تو یمان اپنے ہونٹوں کو بھیچ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم! مجھے رپورٹس چاہیے تھی۔ نور ڈاکٹر دلشاد کے کیمین میں آکر بولی۔
وعلیکم السلام! مسٹر میمان کی رپورٹس تو ارمان لیکر گیا ہے۔ ڈاکٹر دلشاد نے مسکرا کر بتایا۔
میمان نام پہ آروش چونک پڑی تھی۔

اچھا ٹھیک ہے۔ نور ایک نظر عبائے میں ملبوس آروش پہ ڈال کر بولی۔
آروش نے اُس کو دیکھا تو ایسا محسوس کرنے لگی جیسے یہ چہرہ وہ پہلے بھی دیکھ چکی ہو
آروش کو ہسپتال کے باہر بھیڑ یاد آئی پھر میمان کا نام سن کر اُس کے اندر سوالات اُبھرے جس کا جواب
سامنے بیٹھی ڈاکٹر دے سکتی تھی۔
ایکسیکوزمی ڈاکٹر

ابھی آروش اتنا بولی تھی جب شازل اندر داخل ہوا۔

آروچلو۔ شازل نے کہا

جی لالہ۔ آروش دل مسوس کرتی اُٹھ کھڑی ہوئی۔



دُر لالہ کیسے ہیں آپ ہمیں کال ہی نہیں کرتے ہم ناراض ہیں آپ سے۔ حریم دُرید شاہ کو کال کر کے
ناراض لہجے میں بولی

Posted On Kitab Nagri

مصروف تھا ورنہ تمہیں تو میں لازمی کال کرتا ہوں۔ دُرید شاہ اُس کی ناراضگی محسوس کرتا زیر لب مسکرایا

ہم نے کہا ہم آپ سے ناراض ہیں۔ حریم نے ایک بار پھر کہا
تو بتائے پھر آپ کی ناراضگی دور کرنے کے لیے کیا کیا جائے؟ دُرید اُس کے انداز میں بات کرنے لگا۔
آپ ہمیں طوطا مینا لا کر دے۔ حریم نے اتر کر کہا

فائدہ دوسرے دن تم نے ویسے ہی اُن کو آزاد کر دینا ہے۔ دُرید اُس کی بات سن کر بولا
آپ لا کر دینگے یا نہیں۔ حریم نے پھر سے ناراض لہجہ اپنایا۔
اوکے میں لا کر دوں گا پرا بھی تم ایک زامز میں فوکس کرو۔ دُرید شاہ نے کہا
وہ تو ہم کر رہے ہیں۔ حریم نے مُنہ بنا کر کہا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کچھ دن بعد!
یمان کو آج ہسپتال سے ڈسچارج مل گیا تھا جس وجہ سے وہ اب اپنے گھر جا رہا تھا۔ دوسری طرف شازل شاہ اور آروش شاہ بھی آج اپنے گاؤں جا رہے تھے شازل ایک بار پھر ماہی کو فراموش کر بیٹھا تھا کیونکہ یہاں اُس کا اپنا ایک ضروری کام تھا جس وجہ سے وہ آروش کو گاؤں حویلی میں نہیں چھوڑ سکتا تھا۔
اففف اتنا ٹریفک۔ شازل گاڑی کو بریک لگاتا اکتاہٹ بھرے لہجے میں کہتا آس پاس دیکھنے لگا۔ پچھلی سیٹ پہ آنکھیں موندے بیٹھی آروش نے مسکرا کر شازل کو دیکھا جس کو گاؤں جانے کی جلدی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

گاڑی کیوں روک دی؟ یمان جو جانے کن سوچو میں گم تھا گاڑی کو رکتا دیکھا تو گاڑی ڈرائیو کرتے ارمان سے کہا

سر ٹریفک۔ ارمان نے اُس کو آس پاس ہوش دلایا تو اُس نے گہری سانس خارج کر کے دوبارہ سے اپنی سوچو میں گم ہو گیا اگر وہ ونڈو سے باہر نظر ڈالتا تو اُس کو پتا لگتا جس کو وہ سوچ رہا ہے وہ آج کچھ قدم کی دوری پہ تھی۔

یہاں آکر پتا نہیں میرے دل کو چین کیوں نہیں۔ آروش نے گہری سانس اندر کھینچتی خود سے سوال کرنے لگی جس کا جواب اُس کے پاس موجود نہیں تھا۔

تمہاری آواز بہت خوبصورت ہے سُننے والا سحر میں جکڑ جاتا ہے۔

آنکھوں کے سامنے ریڈ کلر کی چٹ لہرائی تو ہمیشہ کی طرح اُس کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی۔ بیک مرر سے ارمان نے حیرت سے اُس کی مسکراہٹ کو دیکھا تھا۔

یمان اپنی آنکھیں کھولتا ونڈو کے باہر دیکھنے لگا تو اُس کی نظر ایک گاڑی پہ پڑی جس کا دروازہ تو بند تھا مگر دروازے کے نیچے کسی لڑکی عبا یا ٹک ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کتنے لاپرواہ ہیں لوگ۔ ایمان غور سے صرف عبائے کی جانب دیکھتا بس سوچ سکا تبھی سگنل کھل گئے جس کا پتا ایمان کو نہیں ہوا تھا۔

ارمان باہر جا کر اُن سے کہو گاڑی کا دروازہ کھول کر دوبارہ سے بند کرے۔ ایمان کی اچانک بات پہ ارمان چونک کر آس پاس دیکھنے لگا۔ کہاں سر؟ ارمان کو سمجھ نہیں آیا۔

وہاں وہ بلیک کلر کی جو گاڑی ہے۔ ایمان اُس کو بتاتا اُس سے پہلے عین ونڈو کی جانب دیکھتا وہ گاڑی سٹارٹ ہو چکی تھی۔

سر جانے دے ہم چلتے ہیں۔ اپنے پیچھے مسلسل ہوتی گاڑیوں کے ہارن کی آواز سن کر ارمان نے بھی گاڑی سٹارٹ کر دی۔ ایمان کی آنکھوں سے وہ بلیک کلر کی گاڑی اوجھل گئی جس پہ جانے کیوں وہ بُرا محسوس کرنے لگا۔

کہاں گی وہ گاڑی؟ ایمان ونڈو سے باہر دیکھتا بڑبڑایا۔ آپ پریشان مت ہو جس لڑکی کا عبا یا ہو گا اُس نے ٹھیک کر دیا ہو گا۔ ارمان نے اُس کو بڑبڑاتا دیکھا تو کہا جس پہ ایمان نے محض سر کو جنبش دی



ماضی!

Posted On Kitab Nagri

سر گاڑی آگے نہیں جاسکتی۔ گاڑی ڈرائیو کرتے ڈرائیور نے بیک مرر سے اپنے مالک کو دیکھ کر کہا جس کا پورا دھیان اپنے سیل فون پہ تھا

کیوں؟۔ سیل فون سے سر اٹھا کر اُس نے چونک کر پوچھا۔

سر روڈ پہ کوئی بے ہوش پڑا ہے۔ ڈرائیور نے بتایا

او گوڈ پھر تو ہمیں چیک کرنا چاہیے اُس کو مدد کی کی ضرورت ہوگی۔ پیچھے بیٹھا آدمی اُس کی بات سن کر

یکدم گاڑی سے باہر آیا

دلاور صاحب یہ کسی بھی ساز

ڈرائیور کے الفاظ منہ ہی رہ گئے جب اُس نے نیچے لیٹے وجود کو خون میں لت پت دیکھا

اومائے گوڈ اس بچے کو تو کسی نے قتل کرنے کی کوشش کی ہے۔ دلاور خان یمان کو دیکھتا پریشانی کے عالم

میں بولا

سر اب تو مر گیا ہوگا۔ ڈرائیور نے کہا تو دلاور خان نے اُس کی سانسیں چیک کی جو بہت مدھم چل رہی تھی۔

ہی از لائیو اس کو جلدی سے ہسپتال لیکر جانا ہو گا تم گاڑی سٹارٹ کرو میں اس کو لیکر آتا ہوں۔ دلاور خان

نے کہا

پر سر۔

Posted On Kitab Nagri

جو کہا ہے وہ کروہری اپ ہمارے پاس وقت کم ہے۔ دلاور خان اُس کی بات کاٹ کر بولا تو ڈرائیور گاڑی کی جانب بڑھا۔



آپ پیشٹ کے کیا لگتے ہیں؟ ڈاکٹر عروج دلدار شاہ اور دیدار شاہ کو مشکوک نظروں سے دیکھ کر پوچھنے لگی۔

بہن ہے ہماری کیا ہوا ہے اُس کو۔ دلدار شاہ کرخت آواز میں پوچھنے لگے۔
اُن کا نروس بریک ڈاؤن ہو گیا تھا اگر آپ کچھ منٹ دیر کرتے تو وہ جان کی بازی بھی ہار سکتی تھی۔ ڈاکٹر کی بات پہ اُن دونوں کے ماتھے پہ پسینے کی بوندیں ٹپکنے لگی۔
اب وہ کیسی ہے؟ دلدار شاہ نے ہمت کر کے پوچھا

ناؤشی از فائن پرا بھی اُن کو ایک دو دن یہی رہنا ہو گا۔ ڈاکٹر جواب دے کر چلی گئی۔
چاچا جان کو ابھی سارے قصے کا پتا نہیں اگر آج کے واقعے کا اُن کو معلوم ہوا تو وہ ہماری بوٹی بوٹی کر دیں گے۔ دیدار شاہ پریشانی کے عالم میں دلدار شاہ سے بولنے لگا جس کی نظریں سامنے آتے شہباز شاہ اور اُس کے خاص آدمی پہ تھی۔

لالہ چاچا جان۔ دیدار شاہ کا خون خشک ہوا جب اُس کی بھی نظر شہباز شاہ پہ پڑی۔

چاچا جان و

چٹاخ

Posted On Kitab Nagri

چٹاخ

دلدار شاہ نے کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا ہی تھا جب شہباز شاہ طیش میں آتے در پہ در تھپڑ اُس کے چہرے پہ جردیئے۔

مجھے بتایا کیوں نہیں۔ شہباز شاہ دونوں پہ سخت نظریں گاڑھ کر بولے
موقع نہیں ملا

چٹاخ

دیدار شاہ نے بس اتنا کہا تھا جب شہباز نے اُس کے چہرے پہ بھی تھپڑ مارا جس پہ وہ دونوں بس ضبط کرتے رہ گئے۔

جانتے ہونہ تم دونوں آروش ہمارے لیے کیا ہے پھر اس گستاخی کی وجہ۔ شہباز شاہ غرائے
معاف کر دے۔ دلدار شاہ نے سر جھکائے کہا

معافی۔ شہباز شاہ تحقیر آمیز نظروں سے اُس کو دیکھنے لگا۔

آروش ٹھیک ہو جائے اُس کے بعد تم سب کا فیصلہ ہوگا۔ شہباز شاہ ہسپتال کا خیال کیے خود پہ ضبط کرنے لگے۔

قصور وار آروش

خاموش۔

Posted On Kitab Nagri

دلدار شاہ کچھ کہنے والا تھا آروش کے بارے میں جب شہباز شاہ نے تیکھی نظروں سے اُس کو دیکھ کر وارن کیا تو ناچار اُن کو چپ ہونا پڑا۔

میری بیٹی کو اب تک ہوش کیوں نہیں آرہا؟ شہباز شاہ سنجیدہ بھرے لہجے میں ڈاکٹر کے کیمین میں آکر استفسار کرنے لگے۔

تھوڑی دیر تک آجائے گا۔ ڈاکٹر پروفیشن انداز میں بتانے لگی۔

کب تک؟ شہباز شاہ نے پوچھا

ایک دو گھنٹے تک۔ ڈاکٹر نے بتایا

صبح سے رات ہونے والی ہے اب بھی آپ ایک دو گھنٹہ بول رہی ہیں۔ شہباز شاہ تیز آواز میں بولے دیکھے اُن کا نروس بریک ڈاؤں ہوا تھا وہ زندہ ہے اسی بات پہ فلحال آپ کو شکر گزار ہونا چاہیے باقی اُن کو ہوش جلدی آجائے گا۔ ڈاکٹر نے گہری سانس خارج کر کے کہا تو شہباز شاہ کچھ پر سکون ہوئے۔



www.kitabnagri.com

کہاں ہم...؟؟

کہاں محبت...؟؟

جانے دیجئے...

رہنے دیجئے...!!

بس کیجئے...

Posted On Kitab Nagri

یہ جو "ع" ہے...!!

یہ جو "ش" ہے...!!

یہ جو "ق" کرتا ہے...!!

یہ لاحق جس کو ہو جائے...!!

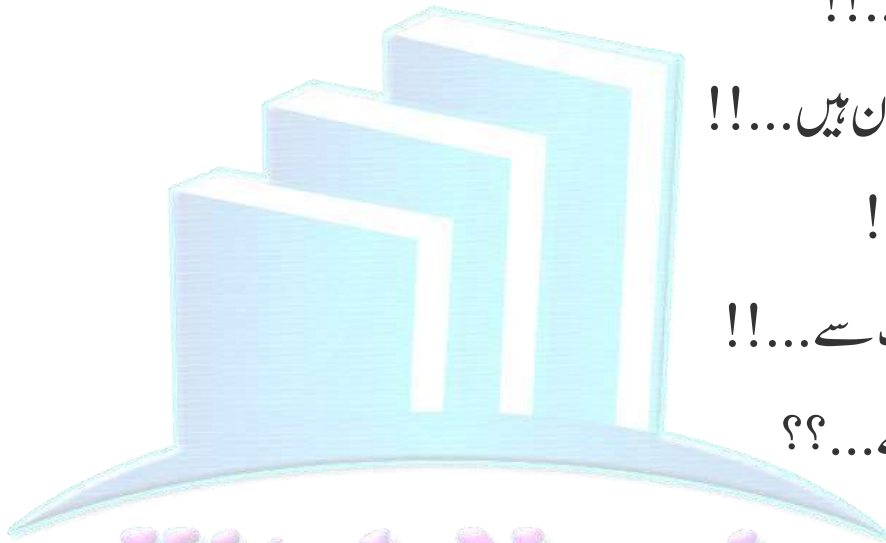
اُسے برباد کرتا ہے...!!

ریاضی دان بھی حیران ہیں...!!

اس بات پہ آکر...!!

یہ کس کُلّیے کی نسبت سے...!!

جُفت کو طاق کرتا ہے...؟؟



کیسا ہے وہ؟ دلاور خان نے ڈاکٹر کو ایمر جنسی وارڈ سے باہر نکلتا دیکھا تو پوچھا

یہ پولیس کیس تھا پر ہم نے آپ کی وجہ سے اُن کو ایڈمٹ کر لیا ہے پر اُن کی کنڈیشن ایسی نہیں کے وہ

سروائیو کر پائے۔ ڈاکٹر گہری سانس کھینچ کر بولے

آپ ڈاکٹر ہو کر ایسی ناامیدوں والی باتیں کیوں کر رہے ہیں؟ دلاور خان کو اُن کی بات پسند نہیں آئی۔

Posted On Kitab Nagri

ہم بس آپ کو پہلے سے ہر خبر کے لیے آگاہ کرنا چاہتے ہیں اُن کے سر پہ گہری چوٹیں آئی ہیں وہ ہم اگر نظر انداز کرے تو بتاتے چلے دل کے عین پاس سینے میں اُن کو گولی لگی ہے اگر تھوڑا نشانہ درست ثابت ہوتا گولی دل پہ لگتی تب تو وہ اُسی وقت مر جاتے ہیں لیکن بچاؤ ہو گیا پر زیادہ تر وہ زندہ نہیں رہ پائے گا سر میں لگی چوٹ کی وجہ سے وہ کومہ میں بھی جاسکتے ہیں پھر وہاں اُن کو ہوش آتا ہے یا نہیں یہ بعد کی باتیں ہیں۔ ڈاکٹر کا انداز خاصا پرو فیشنل تھا

آپ پلیرز اُن کو بچانے کی ہر ممکن کوشش کریں اُن کا آپریشن کرے تاکہ وہ جلد صحتیاب ہو جائے۔ دلاور خان پریشانی سے بولے جہاں تک ہمیں علم ہیں آپ میڈیا سے ہر وقت رابطے میں ہوتے ہیں آپ کا تو کوئی شاید بیٹا نہیں پھر یہ کون ہے؟ ڈاکٹر نے جاننا چاہا

یہ میرا بیٹا ہے باہر رہتا تھا اب آیا تو ایسا حادثہ پیش آ گیا۔ دلاور خان کو نہیں تھا پتا وہ ایسا کیوں بول گئے پر یہ بات سچ تھی وہ بنا کسی رشتے کے یمان کے لیے فکر مند ہو گئے تھے۔

اوو افسوس ہو اسن کر ہم نے گولی تو خیر سے نکال دی ہے پر ابھی وہ خطرے سے باہر نہیں آپ دعا کریں کیونکہ اُن کو دعا کی ضرورت ہے۔ ڈاکٹر ساری بات سننے کے بعد بولا۔ جی وہ ہم کریں گے۔ دلاور خان نے کہا۔



Posted On Kitab Nagri

یمان۔ بیہوشی کی حالت میں بھی گنہ راہو اواقع آنکھوں کے سامنے لہرایا تو آروش جھٹکے سے اپنی جگہ سے اُٹھ بیٹھی۔

آپ ریٹ کریں۔ پاس کھڑی نرس نے آہستہ سے کہا تو آروش نا سمجھی سے آس پاس نظر گھمانے لگی۔
میں کہاں ہوں۔ آروش اپنا سر پکڑ کر بولی
آپ ہسپتال میں ہیں اور پلیر اپنے دماغ میں زیادہ زور مت ڈالے یہ آپ کے لیے ٹھیک نہیں۔ نرس نے نرمی سے کہا

مجھے کیا ہوا تھا؟ آروش نے پتھرائی نظروں سے اُس کو دیکھ کر دوسرا سوال کیا۔
نروس بریک ڈاؤن ہوا تھا آپ کا خوش قسمت ہیں جو آپ بچ گئی ورنہ ایسی صورتحال میں یا انسان پاگل ہو جاتا ہے یا مر جاتا ہے۔ نرس نے بتایا تو آروش کو شدید حیرانی کا جھٹکا لگا۔
ایسا کیسا ہو سکتا ہے۔ وہ پریشانی سے بڑبڑائی

آپ لیٹے میں آپ کے فادر کو انفارم کر دیتی ہوں کل سے انہوں نے سارا ہسپتال سر پہ اُٹھالیا ہے کے اُن کی بیٹی کو ہوش کیوں نہیں آرہا۔ نرس اُس کو سونے کا اشارہ کرتی خود باہر جانے لگی۔
میرے بابا سائیں سے کہے وہ اندر آئیں مجھے اُن سے بات کرنی ہے۔ اپنے باپ کا سن کر آروش جذباتی ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

بابا سائیں - شہباز شاہ اُس کے کمرے میں آئے تو آروش نے روتے ہوئے اُن کا نام لیا۔
کیا ہوا میرے بچے روتے نہیں۔ شہباز شاہ جلدی سے اُس تک پہنچ کر سینے سے لگایا۔
بابا سائیں لالہ والوں نے اُس معصوم کا مار دیا ہماری نظروں کے سامنے۔ آروش اُن نے سینے میں چہرہ
چھپاتی پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی۔ آروش کی ایسی حالت دیکھ کر شہباز شاہ کو بے اختیار دلدار شاہ اور دیدار
شاہ پہ غصہ آیا۔

بھول جاؤ۔ شہباز شاہ اُس کے بال سنوارتے بولے
بھول جاؤ بابا سائیں کیسے بھول جاؤ اُن سب نے مل کر اُس بے چارے کو بے دردی سے مارا اور آپ کہہ
رہے ہیں میں بھول جاؤ۔ آروش اُن سے الگ ہوتی بے یقین نظروں سے اُن کا چہرہ دیکھنے لگی۔
اُس نے جو کیا تھا یہ اُس کی سزا تھی۔ شہباز شاہ سنگدلی سے بولے
بابا سائیں۔ آروش کے گلے سے آواز نکلتا بند ہوئی وہ بُت بنی اپنے باپ کا چہرہ دیکھنے لگی جو سپاٹ سرد تھا
جیسے اُس کی باتوں سے اُن پہ کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔
تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں آرام کرو تا کہ جلدی ٹھیک ہو جاؤ فضول باتوں کو سوچنے کی کوئی ضرورت
نہیں۔ شہباز شاہ اُس کے ماتھے پہ بوسہ دے کر بولے۔

وہ بے قصور تھا بابا سائیں۔ آروش کو اپنی آواز کھائی سے آتی محسوس ہوئی۔
تمہاری اماں سائیں بھی آتی ہو گی انہیں کچھ مت بتائیے گا۔ شہباز شاہ نے اُس کی بات نظر انداز کی۔

Posted On Kitab Nagri

میں ہمیشہ اس پچھتاوے میں زندگی نہیں گزار سکتی کہ کس کی جان میری وجہ سے گئی۔ آروش ٹوٹے
لہجے میں بولی

تمہاری وجہ سے کچھ نہیں ہوا۔ شہباز شاہ نے کہا

میری وجہ سے ہوا ہے آپ پلیز مجھے اُس سے ملنے دے پتا نہیں کیسا ہو گا وہ کوئی اُس کو ہسپتال لیکر گیا بھی
ہو گا یا نہیں۔ آروش کسی خیال کے تحت یکدم منت کرنے لگی

آروش۔ شہباز شاہ اب کی سخت ہوئے

وہ کمینہ تو مر گیا ہو گا اگر نہیں تو ہمیں مارنے میں زیادہ دیر نہیں لگے گی۔ دلدار شاہ اچانک اندر داخل ہوتا
آروش کی بات سن کر غصے سے بولا

پلیز اللہ کا واسطہ ہے اب تو آپ اُس کو چھوڑ دے اُس کو کچھ مت کریئے گا میں ہر بات مانوں گی آپ کو پر
اُس کو مت مارے اللہ سے ڈرے کیا بگاڑا ہے اُس نے سب میری غلطی ہے اُس کا کوئی قصور
نہیں۔ آروش دلدار شاہ کو دیکھتی رو کر التجا کرنے لگی اُس کی ایسی حالت پہ شہباز شاہ کا دل کٹ کے رہ
گیا۔

ضد نہیں کرو۔ شہباز شاہ نے کہا

چاچا سائیں آپ اب بھی اسکے ساتھ نرمی سے پیش آرہے ہیں جب کہ آپ کو پتا ہونا چاہیے غلطی آروش
کی بھی ہے سزا کی حقدار وہ بھی ہے۔ دلدار شاہ پھٹ پڑا

Posted On Kitab Nagri

باہر جاؤ اور ہسپتال کے ڈیوز جمع کرواؤ۔ شہباز شاہ نے سخت لہجے میں کہا تو دلدار شاہ ایک نفرت بھری نظر آروش پہ ڈال کر چلا گیا۔
بابا سائیں میری بات کا یقین کریں
سو جاؤ تمہیں آرام کی ضرورت ہے۔ شہباز شاہ اُس کی بات بیچ میں کاٹ کر اُس کے اُپر چادر ٹھیک کرنے لگے۔



پتا نہیں میرا ایمان کیسا ہوگا؟ فائزہ بیگم اپنے آنسو صاف کرتی نم لہجے میں بولی
بابا نے ٹھیک نہیں کیا اتنی صبح کے وقت یوں غصے میں آکر ایمان کو باہر جانے کا کہا جب کی وہ یہ بات جانتے تھے کہ ان کو دھمکیاں دیتے تھے کچھ لوگ۔ عیشا فسوس بھرے لہجے میں بولی۔
جب سے ایمان گیا تھا اُن کا سک چین غائب ہو گیا تھا فجر نے اپنا حال بُرا کر دیا تھا وہ مایوں میں تھی اُس کی شادی ہونے والی تھی پر اُس کا اکلوتہ بھائی نہیں تھا جانے کہاں چلا گیا تھا اب اُس پہ قرآن کا سایہ کر کے کون رخصت کرے گا ایمان کا یوں گمشدہ ہو جانا سب کو پریشانی میں ڈال گیا تھا ارسم اپنی طرف سے اُس کو تلاش کر رہا تھا پر ابھی تک کوئی سراخ نہیں ملا تھا فائزہ بیگم نے مستقیم صاحب سے بات کرنا ختم کر دی تھی وہ اب بیمار رہنے لگی تھی ہر وقت بُرے بُرے خیالات آتے ایمان کے مطلق جس وجہ سے انہوں نے کھانا پینا تک چھوڑ دیا تھا۔

اماں پلیز ایمان کو لادے۔ فجر فائزہ بیگم کے گھٹنوں کے پاس بیٹھ کر التجا کرنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

میں کہاں سے لاؤ میری بچی میرا اپنا دل اُس کے لیے تڑپ رہا ہے جانے کیسا ہوگا میرا بچہ کس حال میں ہوگا۔ فائزہ بیگم کے کلیجے میں ہاتھ پڑا تھا۔

بچہ نہیں تھا سترہ اٹھارہ سال کا بالغ لڑکا تھا کر لیا ہوگا تلاش اپنے لیے اُس نے کوئی ٹھکانا۔ مستقیم صاحب گھر میں اندر داخل ہوتے ہوئے سرد لہجے میں بولا

کیسے باپ ہیں آپ تھوڑی سی بھی فکر نہیں اپنے جوان بیٹے کی۔ فائزہ بیگم کا دل دکھا۔
اُس جوان بیٹے کو خیال تھا اپنے بوڑھے ماں باپ اور جوان بہنوں کا۔ مستقیم صاحب نے تیز آواز میں پوچھا

نادان تھا وہ اُس کو یوں گھر سے باہر کرنا ٹھیک نہیں تھا۔ فجر نے آہستہ میں کہا
خود اپنی مرضی سے گیا تھا بھوت سوار تھا اُس کے سر پہ عشق کا۔ مستقیم صاحب سر جھٹک کر بولے
آپ نے اُس کا گٹار تک توڑ دیا آپ کو پتا ہے نہ اُس کے لیے گٹار کتنا ضروری تھا۔ عیشا نے نم لہجے میں باپ سے شکوہ کیا۔

www.kitabnagri.com

اُس کو ہر چیز عزیز ہے سوائے ہمارے۔ مستقیم صاحب غصے سے کہہ کر چلے گئے۔ فائزہ بیگم کی آس بھری نظریں داخلی دروازے پہ ٹک سی گئی تھی۔ تھوڑی سی بھی آہٹ ہوتی تو اُن کو لگتا یمان آگیا ہے پر ایسا کچھ نہیں ہوتا تھا جانے وہ کہاں اور کیوں چلا گیا تھا۔



کچھ عرصے بعد!

Posted On Kitab Nagri

دلاور اس بچے کو ابھی تک ہوش کیوں نہیں آرہا؟ مسز دلاور مختلف مشینوں میں جکڑے چت بیڈ پہ لیٹے
یمن کو دیکھتی دلاور خان سے پوچھنے لگی جو خود یمن کے ہوش میں آنے کے انتظار میں تھے۔

کومہ میں چلا گیا ہے دعا کرو بس جلدی سے اس کو ہوش آجائے پتا نہیں کون ہے اس کے گھر والے کتنے
پریشان ہو گئے اپنے بچے کے لیے۔ دلاور خان نے کہا

کتنے بے رحم لوگ تھے جو اس بچے کو مارا۔ مسز دلاور افسوس سے بولی

بس شکر ہے اللہ کا اس کی سانسیں چل رہی ہیں۔ دلاور خان نے کہا

ڈاکٹر ز کیا کہتے ہیں؟ مسز دلاور نے پوچھا

یہی کے سر پہ آئی گہری چوٹ نے اس کے دماغ میں گہرا اثر چھوڑا ہے ہوش آ بھی جاتا ہے تو اس نے

وقت پہ پروپر میڈیسن لینی ہے ورنہ دماغ کی نس پھٹ بھی سکتی ہے۔ دلاور خان نے بتایا

اور جو آپریشن ہوا تھا۔ مسز دلاور نے پوچھا

جب یہ کومہ سے باہر آئے گاتب معلوم ہوگی اس کی کنڈیشن ٹھیک سے شاید یہ لڑکا اپنی یادداشت بھول

سکتا ہے یا اپنا ذہنی توازن ایک اور آپریشن ہوگا کیا پتا پھر سب کچھ ٹھیک ہو جائے۔ دلاور خان نے اپنی

معلومات کے حساب سے بتایا۔

Posted On Kitab Nagri

جو بھی پر اب میں اس کو کہی جانے نہیں دوں گی عجیب سے انسیت اور لگاؤ محسوس ہو رہا ہے۔ مسز دلاور آہستہ سے یمان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتی بولی تو دلاور خان محض اُن کی بات پہ سر ہلاتے رہ گئے وہ جانتے تھے یمان چھوٹا تھا پر اتنا بھی نہیں کے وہ اپنے ماں باپ کو بھول کر کسی اور کے ساتھ رہنے لگ جاتا۔



اماں جان پلینز مجھے ایک مرتبہ ملنے کی اجازت دے میں مر جاؤں گی خدا را مجھ پہ رحم کریں۔ جب سے کلثوم بیگم اُس کے پاس ہسپتال آئی تھی یہ بات جانے وہ کتنی بار کہہ چکی تھی پر کوئی بھی اُس کی فریاد سننے کے لیے تیار نہیں تھا۔

آروش شرم کرو کیوں خود کو جہنمی بنا رہی ہونا محرم کے پیچھے تمہیں کیا اس لیے شہر پڑھنے کے لیے بھیجا تھا۔ کلثوم بیگم اُس کی ایک ہی رٹ پہ تنگ آ کر بولی

آپ سب کو ہو کیا گیا ہے ایسا کچھ نہیں ہے وہ بے قصور تھا اُس کے ساتھ ایسا کیوں کیا آپ لوگوں نے۔ آروش بھگے چہرے سے اُن کو دیکھ کر بولی ایک سیکنڈ کے لیے بھی اُس کی آنکھوں سے آنسو بہنا ختم نہیں ہوئے تھے یہ خیال اُس کو پیل پیل مار رہا تھا کہ اُس کی وجہ سے کسی کے ساتھ اتنا بُرا ہوا تھا۔

مر گیا ہے وہ اب قبر میں ہو گا کیا کروں گی مل کر۔ کلثوم بیگم نے اُس پہ دھماکا کیا۔

مر گیا؟ آروش ساکت سی اپنی ماں کا چہرہ دیکھنے لگی اُس کو اپنی سماعتوں پہ یقین کرنا مشکل لگ رہا تھا۔

یہ آپ کیا بول رہی ہیں ایسا کچھ نہیں ہے۔ آروش نفی میں سر ہلانے لگی۔

تمہیں کیا لگتا ہے جیسا حال اُس کا کیا گیا تھا وہ اب تک زندہ ہو گا؟۔ کلثوم بیگم نے طنزیہ سوال کیا۔

Posted On Kitab Nagri

میں قاتل ہوں

میں قاتل ہوں

میں ایک بے قصور انسان کی قاتل ہوں یا اللہ یہ مجھ سے کیا ہو گیا میں نے قتل کر دیا اُس کا اُس کے جذبات کا اُس کے احساسات کا مجھے بھی مر جانا چاہیے میں کیوں زندہ ہوں۔ آروش پاگلوں کی طرح ہاتھ میں لگی ڈرپ کو کھینچنے لگی تو وہاں سے خون رسنے لگا پر وہ ہر چیز سے لا پر واہ اپنے بال نوچنے لگی۔ کلثوم بیگم اُس کو رکنے کی کوشش کرنے لگی پر آروش کو کسی چیز کا ہوش نہیں تھا اُس کے سر پہ جنون سوار ہو گیا تھا خود کو ختم کرنے کا جب آروش اُن کے کنٹرول میں نہ آئی تو کلثوم بیگم تیز آواز میں نرس اور ڈاکٹرز کو آوازیں لگانے لگی جو جلدی سے اندر آ گئیں۔

آپ سے ہم نے کہا تھا کوئی اسٹریس والی بات مت کیجیے گا کیوں اُن کی جان کے دشمن بنے ہوئے ہیں۔ دونر سز آروش کو کنٹرول کرتی بیہوشی کا انجیکشن لگانے لگی تبھی اُن کو دیکھ کر لیڈی ڈاکٹر نے کلثوم بیگم سے کہا جن کا دل بھر آیا تھا اپنی بیٹی کا ایسا پاگل پن دیکھ کر اس لیے وہ بنا کچھ کہے کمرے سے باہر چلی گئی۔

شاہ صاحب۔ کلثوم بیگم کو ریڈور میں آئی تو شہباز شاہ نظر آیا تبھی وہ اُن کے پاس آکر آواز دینی لگی۔
ہممم کیا ہوا۔ شہباز شاہ نے پوچھا

Posted On Kitab Nagri

وہ مر جائے گی آپ خدا کے واسطے کچھ کریں اُس کو ابھی دورہ پڑا تھا اگر ایسا رہا تو وہ پاگل ہو جائے گی۔ کلثوم بھیکے لہجے میں کہتی اُن کے سامنے ہاتھ جوڑنے لگی۔

یہ سب دلدار اور دیدار شاہ کی وجہ سے ہوا ہے آج ہماری بیٹی اگر اس حال میں ہے تو اُس سب کا ذمیدار وہ دونوں ہیں اگر ان کو یہ سب کرنا تھا تو خاموشی سے کر جاتے آروش کی نظروں کے سامنے کیوں کیا میں ان کو چھوڑوں گا نہیں بس آروش ایک دفع ٹھیک ہو جائے۔ شہباز شاہ غصے سے ہاتھوں کی مٹھیاں بھیج کر بولے

یہ وقت جوش سے نہیں ہوش سے کام لینے کا ہے آپ اُس لڑکے والوں کے پاس لیکر جائے آروش کو کیا پتا وہاں سے کوئی تسلی آمیز بات سن کر آروش ٹھیک ہو جائے وہ خود کو قاتل سمجھتی ہے یہی وجہ ہے جس وجہ سے وہ اپنا ہوش کھو بیٹھتی ہے۔ کلثوم بیگم نے التجا کی

میں بتادوں گا آروش کو۔ شہباز شاہ اُن کی بات سن کر بولے وہ یقین نہیں کرے گی تب تک جب تک خود اپنے کانوں سے سن نہ لے۔ کلثوم بیگم نے جلدی سے کہا میں کرتا ہوں کچھ آروش کو گاؤں لیکر جانا ہے اور اُن سب سے حساب بھی لینا ہے جس وجہ سے میری بیٹی کا یہ حال ہوا ہے۔ شہباز شاہ پر سوچ لہجے میں بولے تو کلثوم بیگم خاموش ہو گئی اُن کو فلحال آروش کی فکر تھی۔



Posted On Kitab Nagri

آج فجر رخصت ہو کر ارسم کے گھر آئی تھی وہ بیڈ پہ بیٹھی انتظار تو ارسم کا کر رہی تھی پر اُس کی سوچو کا محو
یمن کی جانب تھا تبھی کلک کی آواز سے ارسم دروازہ کھول کر کمرے میں داخل ہوا۔

میں جانتا ہوں تم یمن کی وجہ سے پریشان ہو۔ ارسم بیڈ پہ اُس کے سامنے بیٹھتا اُس کے ہاتھ تھام کر بولا
کیا مجھے پریشان نہیں ہونا چاہیے؟ فجر اُس کی جانب دیکھ کر بولی
بلکل ہونا چاہیے تمہاری بھائی ہے میں نے تو بہت کوشش کی پر پتا نہیں وہ کہاں غائب ہو گیا۔ ارسم گہری
سانس کھینچ کر بولا

میری دعا ہے وہ جہاں بھی صحیح سلامت ہو۔ فجر دعائیہ انداز میں بولی۔
وہ ٹھیک ہو گا اب اپنا موڈ ٹھیک کرو ہماری زندگی کا خوبصورت دن ہے آج۔ ارسم اُس کا چہرہ ٹھوڑی سے
پکڑ کر اُپر کیے بولا تو فجر زبردستی مسکرائی۔

میں چہینچ کر لوں۔ فجر نے اپنا ہاتھ اُس کے ہاتھ الگ کیے کہا
شیور۔ ارسم نے مسکرا کر کہا تو وہ اُٹھ کر واشروم کی جانب چلی گئی۔
www.kitabnagri.com

دس منٹ بعد وہ واپس آئی تو کمرے میں اندھیرہ تھا وہ سمجھ گئی ارسم سو گیا ہو گا اس لیے آہستہ قدم اُٹھاتی
وہ بیڈ کی جانب آ کر ایک سائیڈ پہ لیٹنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

میں ایک بار پھر سے کوشش کروں گا یمان کا پتا لگوانے میں بس تم پریشان ہونا ختم کر دو مجھے تم مسکراتی ہوئی اچھی لگتی ہو۔ فجر کو لیٹے ابھی کچھ منٹس ہوئے تھے جب ارسم اُس کو اپنی جانب کرتا اُس کا سراپنے سینے پہ رکھ کر محبت بھرے انداز میں بولا

آپ بہت اچھے ہیں مجھے نہیں تھا پتا میں جس سے شادی کرنے جا رہی ہو وہ اتنا اچھا ہو گا اور میرا اتنا خیال کرے گا۔ ارسم کی بات اُس کا لہجہ فجر کو سکون پہنچا رہا تھا تبھی وہ دل میں آئی بات زبان پہ لائی ہا ہا میں جانتا تھا تمہارے خیالات کے بارے میں تبھی تو تم نے میرا پرپوزل ٹھکرا دیا تھا۔ ارسم اُس کی بات سن کر ہنس کر بولا

ہممم انکار کیا تھا کیونکہ آپ شادی شدہ تھے عمر میں بھی بڑے تھے اور ایک اہم بات یہ کہ آپ کے بارے میں باتیں بھی کافی مشکوک سنتی تھی اس لیے آپ کے لیے میرا دل نہیں مانتا تھا پر دیکھے اب آج ہماری شادی ہو گئی ہے۔ فجر کھوئے انداز میں بولی تو ارسم نے عقیدت سے اُس کا ماتھا چوما۔

باقی باتوں کو سائیڈ پہ کر کے عمر کی بات کرتے ہیں تو اس میں قصور تمہاری اماں کا ہے۔ ارسم نے لب دانت تلے دبائے۔

میری ماں کا قصور کیسا؟ فجر نا سمجھی سے پوچھنے لگی۔

وہ ایسے کے اگر وہ جلدی شادی کرتی تو تمہاری پیدائش بھی جلدی ایسے میں ہماری عمر میں گیپ نہ ہوتا۔ ارسم نے شریر لہجے میں کہا۔

Posted On Kitab Nagri

بہت بد تمیز ہیں آپ۔ ساری بات سمجھ آنے کے بعد فجر نے اُس کے سینے پہ تھپڑ مارا
سو تو میں ہوں۔ ارسم نے سر کو خم دیتے اپنے لیے یہ لقب قبول کیا۔
حال!

ماہی کہاں ہے؟ شازل حویلی پہنچ کر ڈائریکٹ اپنے کمرے میں گیا تھا مگر وہاں ماہی کو ناپا کر وہ کلثوم بیگم
کے کمرے میں آیا جو نماز کی تیاری میں تھی۔

باورچی خانے میں ہوگی۔ کلثوم بیگم شازل کی اچانک آمد پہ اپنی حیرانگی چھپا کر جواب دینے لگی۔
وہ وہاں کیوں آئے سویرا ماں سائیں اگر اس بار ماہی کو ایک کھروچ بھی ہوگی تو میں برداشت نہیں
کروں گا۔ ایک منٹ لگا تھا شازل کو طیش میں آنے میں تبھی وہ غصے سے کھولتا اپنا رخ باورچی خانے میں
کر گیا۔ کلثوم بیگم نے اُس کو اتنے غصے میں جاتا دیکھا تو پیچھا کرنا چاہا پر ہاتھ میں جمائے نماز دیکھ کر وہ نماز
پڑھنے لیے کھڑی ہوگی۔

ٹھیک سے برتن دھو جان نہیں ہے کیا۔ ماہی دُکھتے سر کے ساتھ ٹھنڈے پانی میں برتن دھورہی تھی
جب اُس کے پاس کھڑی ملازمہ نے حقیر لہجے میں اُس سے کہا وہ شبانا کی خاص ملازمہ تھی جس کو اب شبانا
نے ماہی کی نگرانی میں کھڑا کیا تھا ان دنوں میں جتنا اُن دونوں نے ماہی کو مار چر کیا تھا یہ بس وہ خود یا اُس کا
خدا جانتا تھا کمرے سے دوبارہ وہ سٹورم آگئی تھی کھانے کے نام پہ باسی روٹی اُس کے سامنے کی جاتی۔

Posted On Kitab Nagri

ماہی۔ ملازمہ کی بات اندر آتے شازل نے سُن لی تھی تبھی اُس نے زور سے ماہی کا نام لیا جس پہ وہاں کھڑی سب ملازمائیں اپنی جگہ چورسی ہو گئی۔

آپ۔ شازل کو دیکھ کر ماہی کو لگا جیسے کسی نے پتی دھوپ سے اُٹھا کر اُس کو ٹھنڈی چھاؤ میں رکھا تھا۔
چھوٹے شاہ صاحب وہ

خاموش مجھے نفرت ہے فضول کی (وضاحت) ایکپلینیشنس سے تم لوگوں کی ہمت کیسے ہوئی میری بیوی سے ایسے بات کرنے کی میں تم لوگوں کی زبانیں کاٹ ڈالوں گا۔ شازل ماہی کو اپنے حصار میں لیتا اُن سب پہ برس پڑا

معافی چاہتے ہیں ہمیں تو بیگم صاحبہ اور چھوٹی بیگم شبنام نے کہا تھا۔ وہ سب تھر تھر کانپتی بتانے لگی جس پہ شازل اچٹنی نظر اُن پہ ڈالتا ماہی کی جانب متوجہ ہوا

کیا حال بنا لیا ہے تم نے اپنا۔ شازل ماہی چہرے پہ پسینے کی بوندیں صاف کرتا بولا جس پہ ماہی بنا کچھ کہے اُس کے سینے پہ سر رکھ گئی۔ اُس کی حرکت پہ شازل نے پورے باورچی خانے میں نظریں گھمائی جہاں سب ملازمین کی نظریں نیچے زمین پہ تھی۔

اندر چلو۔ شازل نے اُس کے کان کے پاس چہرہ کیے کہا تو وہ جلدی سے دور ہو کر باورچی خانے سے باہر چلی گئی۔

سامان پیک کر لوں۔ شازل کمرے میں آتا اُس سے بولا

Posted On Kitab Nagri

سامان کیوں؟ ماہی جو ابھی پر سکون ہوتی ڈوپٹہ اُتار کر بیڈ پہ سونے کا ارادہ کیے ہوئی تھی شازل کی بات سن کر حیران ہوئی۔

ایک منٹ۔ شازل کی نظر اُس کی گردن پہ موجود نشان پہ پڑی تو خاموش ہونے کا اشارہ کرتا اُس کے قریب ہوا۔

یہ نشان کیسا ہے؟ شازل نے سنجیدگی سے پوچھا

وہ کچھ نہیں۔ ماہی کو سمجھ نہیں آیا کیا جواب دے۔

ماہی سچ بتاؤ مجھے جھوٹ سے سخت نفرت ہے۔ شازل اُس کا بازو دبو چتا سخت لہجے میں پوچھنے لگا شازل کی حرکت پہ ماہی کے چہرے پہ تکلیف کے آثار نمایاں ہوئے۔

مجھے درد ہو رہا ہے۔ ماہی کی آنکھوں سے آنسو نکلے تو شازل غور سے اُس کو دیکھنے کے بعد اُس کا بازو چھوڑ کر اُس کی گردن پھر بازو دیکھنے لگا جہاں نیل پڑے ہوئے تھے۔ شازل نے زور سے ہونٹوں کو بھیج لیا۔

www.kitabnagri.com

بھابھی ماں نے کیا ہے؟ شازل اُس کے بازو پہ لگے نیل کے نشان پہ آہستہ سے انگلیاں پھیر کر پوچھنے لگا۔

ہمم۔ ماہی اتنا کہتی سر جھکا گی۔

سوری مجھے تمہاری بات ماننی چاہیے تھی۔ شازل کو افسوس ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

کوئی بات نہیں۔ ماہی نے بس اتنا کہا

تم یہاں بیٹھو میں مرہم لگاتا ہوں۔ شازل اُس کو بیٹھاتا خود اُس کے قدموں کے پاس بیٹھ گیا۔
آپ پلینز اپر بیٹھے مجھے اچھا نہیں لگ رہا۔ ماہی کو عجیب لگا شازل کا یوں بیٹھنا وہ خود کو شازل کے قابل نہیں سمجھتی تھی وہ جانتی تھی سامنے بیٹھا شاندار پرسنالٹی کا مالک شازل اُس کا نہیں تھا اور نہ ہو سکتا تھا وہ یہ سب اُس کے پیار میں نہیں کر رہا تھا وہ اس لیے کر رہا تھا کیونکہ وہ اُس کے نکاح میں تھی اُس کی بیوی تھی اور وہ اپنی زمینداری پوری کر رہا تھا۔

خاموش رہو اور مجھے اپنا کام کرنے دو آج ہم ویسے بھی شہر کے لیے روانہ ہو گے میں کوئی رسک نہیں لے سکتا۔ شازل اُس کے بازو پہ مرہم لگاتا بتانے لگا۔
آپ میری وجہ سے حویلی سے مت جائے۔ ماہی نے کہا

جانا تو پڑے گا مجھے ویسے بھی اسلام آباد جانا ہے میں یہاں پہلے تمہاری وجہ سے تھا اب یہاں کے حالات دیکھ کر میں تمہیں اکیلا نہیں چھوڑ سکتا اس لیے تم ساتھ چلنا جب تک سب کچھ ٹھیک نہیں ہو جاتا۔ شازل نے نرم لہجے میں کہا

آپ اور آروش الگ ہے ان سب حویلی والوں سے۔ ماہی کسی ٹرانس کی کیفیت میں بولی
میں دُرید لالہ آروش اور حریم ہم چاروں سب سے الگ ہیں۔ شازل مسکرا کر بولا
حریم بھی آپ کی بہن ہے۔ ماہی نے پوچھا

Posted On Kitab Nagri

ایسا ہی سمجھو وہ میری پھپھو کی بیٹی ہے میری زیادہ تر اُس سے بات نہیں ہوتی وہ دُرید لالہ کے قریب ہے۔ شازل نے بتایا

آپ کیوں نہیں کرتے اُس سے بات؟ ماہی کو تجسس ہوا۔

میں کیا کروں گا اُس سے بات میں یہاں کم عرصہ رہاں ہوں پہلے پڑھائی کی وجہ سے ملک سے باہر تھا پھر اسلام آباد میں رہنے لگا ایسے میں میری کم بات ہوتی ہے ہر ایک سے سوائے آروش کے۔ شازل نے عام لہجے میں بتایا۔

حریم کے بات کرنے کا انداز الگ ہے بہت۔ ماہی نے بتایا۔

جانتا ہوں۔ شازل اتنا کہتا اُٹھ کھڑا ہوا کیونکہ اُس کا کام ہو گیا تھا۔

یہ مرہم تم لگاتی رہنا۔ شازل مرہم کو سائیڈ ٹیبل پہ رکھتا اُس سے بولا

جی۔ ماہی نے سر کو جنبش دی۔

کیا سامان پیک نہیں کرنا میں کسی ملازمہ سے کہوں؟ شازل نے اُس کو سوتا دیکھا تو کہا

شازل میری نیند پوری نہیں ہوئی آج وہ پوری کرو شہر کل چلے جائے گے۔ ماہی اپنا ہاتھ بڑھا کر اُس کا ہاتھ تھام کر بولی۔

ضرور۔ شازل جھک کر اُس کے ماتھے پہ بوسہ دیتا بولا تو ماہی کا دل زور سے دھڑک اُٹھا اُس نے نظر اٹھا کر

شازل کو دیکھو جو نارمل تاثرات کے ساتھ صوفے پہ بیٹھتا موبائیل میں مصروف ہو گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بے شرم۔ ماہی اُس کو نیا لقب دیتی چادر تان کر سوگی۔



آروش کمرے میں آئی تو اپنا سیل فون چار جنگ پہ لگانے کے لیے جیسے ہی رکھنے لگی حریم کی کال آنے لگی۔ فون چارج کرنے کا ارادہ ترک کیے اُس نے کال ریسیو کی۔

السلام علیکم آروش آپ کیسی ہیں۔ حریم نے سلام کرنے میں پہل کی۔

وعلیکم السلام میں ٹھیک تم بتاؤ کیسی ہو امتحان کیسے گزرے؟ آروش نے پوچھا

اچھے گزرے کل ہم حویلی بھی آجائے گے۔ حریم نے مزید بتایا

اچھا ماشاء اللہ لالہ سے بات ہوئی ہے؟ آروش نے کچھ سوچ کر پوچھا

اُن کو کال کی تھی پر شاید وہ مصروف تھے اس لیے کال پک نہیں کی۔ حریم کا لہجہ اچانک مایوس ہو گیا۔

زمینوں پہ ہو گے تم اُداس مت ہو فری ہو کر خود ہی کال کر لینگے۔ آروش نے تسلی کروائی۔

وہ تو کر لے گے آپ بتائے آپ شہر کی تھی کچھ پتا چلا؟ حریم نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔

www.kitabnagri.com

کیا پتا چلنا تھا؟ آروش کو سمجھ نہیں آیا

یمان مستقیم اسلام آباد موو ہو گئے ہیں نہ اور ہر چینل پہ یہ خبر نشر ہوئی تھی کے اُن کو ہرٹ اٹیک آیا

تھا۔ حریم کی بات سن کر آروش کی گرفت اپنے سیل پہ ڈھیلی ہوئی

مجھے نہیں پتا ایسا کچھ اور تم بھی ان فضول خبروں سے دور رہا کرو یہ سیلیبرٹیز اٹیشن سیکر ہوتے ہیں اس

لیے روز خود کو ہارٹ اٹیک دلواتے ہیں۔ آروش کا لہجہ تلخ ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

ایسی بھی کوئی بات نہیں سچ میں اُن کو ہوا تھا پھر یہ خبر بند ہو گئی تھی۔ حریم منہ بنا کر بولی۔

مجھے ایک کام ہے بعد میں بات ہوگی۔ آروش نے کہا

ٹھیک ہے۔ حریم اتنا بولتی کال کاٹ گئی۔

حریم کیوں تم انجانے میں میرے زخم تازہ کر دیتی ہو۔ آروش اپنے ہاتھ بالوں میں پھنسائے پریشانی سے بڑبڑاتی۔



ان کارڈ میں سے کوئی ایک سلیکٹ کرو۔ نور نے کارڈز میان کی طرف بڑھا کر کہا جو اُس کے بچوں کے ساتھ مصروف تھا۔

کارڈ کس لیے؟ میان نے سوال کیا۔

کوئی ہوش ہے تمہیں میان تمہاری سالگرہ قریب ہے تمہیں تو پتا ہے اُس دن کیا اناؤسمنٹ ہوگا۔ نور اُس کو آنکھیں دیکھا کر بولی تو میان نے مسز دلاور کی جانب دیکھا جو بہت خوش نظر آرہی تھی۔

www.kitabnagri.com

تو کیا یہ برتھ کارڈ ہے میں کوئی بچہ تو نہیں۔ میان نے کہا

اففف میان تم بھی حد کرتے ہو یہ تمہاری۔ سنگیجمنٹ کا ہو گا جو تمہارے برتھ کے کچھ دن بعد ہوگا۔ نور نے جیسے اُس کی عقل پہ ماتم کیا

آپ ان میں سے کوئی پسند کریں۔ میان نے کہا

تم کیوں نہیں کر رہے؟ نور نے پوچھا

Posted On Kitab Nagri

ایسے ہی میرا انٹرسٹ نہیں۔ ایمان نے کندھے اُچکا کر کہا
ماموں باہر چلے نہ کر کیٹ کھیلتے ہیں۔ نور کا سات سالہ بیٹا اسجد ایمان کے پاس آتا بولا تو ایمان کے چہرے پہ
سچی مسکراہٹ آئی۔

چلو چلتے ہیں۔ ایمان اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑا ہوا

یا ہو دو دو دو۔ انہوں نے خوشی کا نعرہ لگایا

شکر ہے بچوں کی وجہ سے مسکراتا تو ہے۔ مسز دلاور گلاس وال سے لان کا منظر دیکھتی نور سے بولی

ایمان کو بچے پسند ہیں۔ نور نے مسکرا کر کہا

تبھی تو میں چاہتی ہوں وہ شادی کریں پھر اپنا ماضی سب کچھ بھول کرنی زندگی کی شروعات کرے آگے
بھرے۔ مسز دلاور نے کہا

اب راضی تو ہو گیا ہے وہ آپ دعا کرے جیسا آپ سوچ رہی ہیں ویسا ہی ہو۔ نور نے کہا

ایسا ہی ہو گا۔ مسز دلاور کا لہجہ مضبوط تھا۔
www.kitabnagri.com



تم یہاں میں نے منع کیا تھا نہ یہاں آنے کو۔ دروازہ نوک ہونے پہ فجر باہر آئی تو ارمان کو دیکھ کر اُس نے
کہا

مجھے سرنے نہیں بھیجا۔ ارمان نے بتانا ضروری سمجھا۔

پھر کیوں آئے ہو۔ فجر نے نا سمجھی سے اُس کو دیکھا

Posted On Kitab Nagri

یامین ہے میں اُس سے ملنے آیا ہوں۔ ارمان ایک نظر اُس کو دیکھ کر بتانے لگا۔
یامین سے کیوں ملنا ہے وہ نہیں ملے گا کسی سے تم جاؤ یہاں سے۔ فجر نے سہولت سے انکار کیا۔
میں اتنی دور یامین سے ملنے آیا ہوں آپ پلیز ایسے انکار مت کریں میں بس اُس کو آج پارک لے جاؤں
گا پھر واپس آ جاؤں گا یامین کو لیکر۔ ارمان نے معصوم شکل بنائے کہا
یامین باہر آؤ تمہارے ماموں تم سے ملنے آئے ہیں۔ فجر ایک تیز نظر ارمان پہ ڈالتی یامین کو آواز دیتی خود
اندر چلی گئی۔

ماموں لا حول ولاقوة۔ ارمان جھر جھری لیکر بڑبڑایا۔
انکل آپ۔ یامین بھاگتا ہوں ارمان کے پاس آیا
ہائے پر نس کیسے ہو۔ ارمان اُس کو گود میں اٹھاتا چہرے پہ پیار کرتا پوچھنے لگا
میں ٹھیک پر آپ نے کیوں اتنی دیر کی آنے میں۔ یامین اُس کے چہرے پہ اپنے ننھے ہاتھ پھیرتا پوچھنے
لگا۔

www.kitabnagri.com

کیونکہ آپ کی ماما ہٹلر ہے مجھے آپ سے ملنے نہیں دیتی۔ ارمان اُس کا ننھا ہاتھ پکڑ کر چومتا معصوم شکل
بنائے بولا۔

میں کہوں گا ممی سے وہ آپ کو مت ٹو کے۔ یامین کی بات پہ وہ بے اختیار مسکرایا۔
باہر چلیں۔ ارمان آہستہ آواز میں پوچھنے لگا

Posted On Kitab Nagri

ہم تو ہمیشہ خوش ہوتے ہیں اور اب زیادہ ہیں کیونکہ ہم یونیورسٹی جایا کریں گے۔ حریم نے اپنی خوشی کا راز بتایا تو دُرید شاہ کے چہرے پہ مسکراہٹ غائب ہوئی۔

یونیورسٹی جانا ضروری ہے؟ دُرید شاہ نے پوچھا

ہاں نہ ظاہر ہے جاؤں گی نہیں تو پڑھوں گی کیسے ویسے بھی مجھے تو بہت شوق تھا یونیورسٹی جانے کا کتنی بڑی ہوتی ہے نہ اور کتنے لوگ ہوتے ہیں۔ حریم پر جوش لہجے میں بتانے لگی۔

ویسے تم آگے پرائیویٹ کلاس بھی لے سکتی ہو۔ دُرید نے کہا
پرائیویٹ کیوں؟ کیا آپ کو اعتراض ہے ہمارے یونیورسٹی جانے سے؟ حریم کا دل اُداس ہوا تبھی پوچھنے لگی۔

بات اعتراض کی نہیں میں نہیں چاہتا تم یونیورسٹی جاؤ آجکل کا ماحول بھی اچھا نہیں اور میں نہیں چاہتا تم اُس ماحول کا حصہ بنو۔ دُرید نے اپنے اندر موجود خدشے کو ظاہر کیا
کیا آپ کو ہم پہ اعتبار نہیں۔ حریم نے پوچھا

مجھے لوگوں پہ اعتبار نہیں تم بہت معصوم ہو اور میں چاہتا ہوں یہ معصومیت برقرار رہے۔ دُرید شاہ نے اُس کی طرف دیکھ کر مسکرا کر کہا

آپ ہم پہ اعتبار کریں ہم وہاں کسی سے دوستی نہیں کریں گے بس آپ یونیورسٹی جانے کی اجازت خوشی خوشی اور دل سے دے۔ حریم نے منت بھرے لہجے میں کہا

Posted On Kitab Nagri

تمہارا زلٹ آجائے اُس کے بعد اس موضوع پہ بات ہوگی۔ دُرید نے کہا
ٹھیک ہے۔ حریم نے اثبات میں سر ہلایا اُس کو پتا تھا دُرید کبھی اُس کی خواہش کو نظر انداز نہیں کرے گا۔

-----●●-----

یہ سب کیا ہو رہا ہے؟ وہ دونوں حویلی پہنچے تو سب کو ہال میں جمع دیکھ کر دُرید شاہ نے پوچھا
شازل شہر جانے کی ضد کر رہا ہے ساتھ میں اس لڑکی کو بھی ساتھ لیکر جانا چاہتا ہے۔ فردوس بیگم نخوت
سے سر جھٹک کر بولی

آپ لوگوں نے جیسا سلوک میری بیوی کے ساتھ رکھا ہوا تھا اُس کے بعد ہمارا یہاں رہنا بنتا
نہیں۔ شازل جتانے والے انداز میں بولا

شازل تمہارا دماغ سچ میں خراب ہو گیا ہے تم اس ونی میں آئی ہوئی لڑکی کے لیے اپنے خونی رشتے چھوڑ کر
جار ہے ہو کیا تمہاری نظر میں دلدار شاہ کے خون کی یہ اہمیت تھی۔ فردوس بیگم نے حیرت سے پوچھا
میں پہلے یہ بات کلیئر کر چکا ہوں قتل جس نے کیا ہے اُس کا گریبان پکڑے آپ لوگوں کی نظر میں یہ
لڑکی ونی میں آئی ہوئی ہے پر میرے نزدیک یہ میری بیوی ہے اور میں اُس کے ساتھ نا انصافی بالکل پسند
نہیں کروں گا۔ شازل کا انداز اٹل تھا۔

دُرید تم ہی شازل کو سمجھاؤ۔ کلثوم بیگم نے دُرید سے کہا جو خاموش کھڑا تھا

حریم تم اپنے کمرے میں جاؤ۔ دُرید نے حریم سے کہا

Posted On Kitab Nagri

جی۔ حریم سب پہ ایک نظر ڈال کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔
اماں سائیں شازل اپنی زندگی کا فیصلہ خود کر سکتا ہے وہ خود مختار ہے میں کیا کہوں۔ دُرید نے کلثوم بیگم سے کہا تبھی وہاں شہباز شاہ آئے
السلام علیکم بابا سائیں۔ آروش نے شہباز شاہ کو آتادیکھا تو سلام کیا۔
وعلیکم السلام میرا بچہ۔ شہباز شاہ نے محبت سے اُس کے سلام کا جواب دیا۔
یہ سب کیا ڈرامہ ہے شازل؟ شہباز شاہ نے کرخت آواز میں شازل سے کہا
یہ کوئی ڈرامہ نہیں بابا سائیں بلکل ڈرامہ تو وہ ہے جو اس حویلی میں لوگ کر رہے ہیں ماہی پہ تشدد کرنے کا حق کس نے دیا ہے بھابھی ماں کو اور یہاں موجود ملازموں کو۔ شازل اپنے پیچھے چھپی ماہی کو آگے کرتا اُن سے بولا
ایک مرتبہ اپنے فیصلے پہ نظر ثانی کرو۔ شہباز شاہ نے کہا
میں نے سوچ لیا ہے بابا سائیں جب تک اصل قاتل سامنے نہیں آجاتا ماہی شہر رہے گی۔ شازل نے کہا
قاتل کیا سامنے آئے گا وہ سامنے آچکا ہے قتل ذہن سالک نے کیا تھا۔ فردوس بیگم نے کہا
آپ کیا وہاں تھی۔ شازل نے سنجیدگی سے پوچھا
شازل اپنے لہجے پہ قابو پاؤ تم بڑوں سے بات کر رہے ہو اخلاق کے دائرے میں رہو ہماری تربیت ایسی نہیں ہے۔ شہباز شاہ کو شازل کا انداز ناگوار گنہرا۔

Posted On Kitab Nagri

معافی چاہتا ہوں پر بابا سائیں ذین سالک خود کہتا ہے اُس نے بس ایک گولی ماری تھی دلدار لالہ کو جو غلطی سے لگ گئی تھی اپنی جان بچانے کے چکر میں۔ شازل نے کہا

چور کبھی یہ بات نہیں مانتا کہ اُس نے چوری کی ہے۔ فردوس بیگم نے کہا

میں آپ کی تکلیف کا اندازہ لگا سکتا ہوں تائی جان آپ کی بیٹی بیوہ ہوئی ہے آپ کے لیے صدمہ گہرا ہے پر آپ فاریہ تائی کا سوچے انہوں نے تو اپنا جوان بیٹا کھویا ہے کیا آپ اُن کی تکلیف کا اندازہ لگا سکتی ہیں ہم سب کو دلدار لالہ کی موت کا دکھ ہے پر ہمیں کسی کو سزا دینے سے پہلے اس واقعے کے بارے میں چھان بین کرنا چاہیے کہ کیا واقعہ ہم جس کو سزا دے رہے ہیں وہ واقعہ مجرم ہے بھی نہیں۔ شازل نے گہری بات کی جس پہ سب سوچنے پہ مجبور ہو گئے۔

تم اتنے پُر یقین کیسے ہو کہ قتل ذین سالک نے نہیں کیا ضرور ایسا تمہیں اس لڑکی نے کہا ہو گا۔ شہباز شاہ نے کہا

ماہی نے مجھے کچھ نہیں کہا حق ولہ خاندان سے ہماری کوئی ذاتی دشمنی نہیں جب کی ہمارے دشمن اور بھی بہت ہیں اُن میں سے کسی نے کیا ہو گا موقع دیکھ کر اور الزام کسی اور پہ آگیا۔ شازل نے دو ٹوک انداز اپنایا جو بھی پر تم حویلی سے کہیں نہیں جا رہے۔ شہباز شاہ نے کہا

گستاخی معاف بابا سائیں پر میں یہاں رہوں گا تو پاگل ہو جاؤں گا۔ شازل نے کہا
مرضی ہے تمہاری۔ شہباز شاہ نے مزید بحث نہیں کی۔

Posted On Kitab Nagri

آروش تم چلوں گی ہمارے ساتھ؟ شازل نے اچانک آروش کو مخاطب کیا تو اُس نے شہباز کو دیکھا جو اب شازل کو گھور رہے تھے۔

آروش میری بیٹی ہے تمہاری نہیں۔ شہباز شاہ نے طنز یہ کیا۔

میں بھی آپ کا بیٹا ہوں اور آروش صرف آپ کی بیٹی نہیں ہماری بہن بھی ہے مجھے فیل ہو رہا ہے جب سے آیا ہوں آروش پہلے سے بدل گئی ہے اتنا خاموش تو وہ کبھی نہیں رہتی تھی جتنا اب رہنے لگی ہے۔ شازل کی بات پہ شہباز شاہ خاموش ہو گئے جب کی آروش پہلو بدل کے رہ گئی۔

آروش یہاں خوش ہے تمہیں جانا ہے تو اپنی بیوی کو ساتھ لیکر جاؤ۔ شہباز شاہ نے کہا ٹھیک ہے۔ شازل ایک نظر آروش پہ ڈال کر بولا تو سب باری باری ہال سے نکلتے چلے گئے سوائے شازل ماہی اور آروش کے۔

آروش بی بی۔ آروش وہی کھڑی تھی جب ایک ملازمہ نے اُس کو شاپر دیا۔

شکر یہ اب تم جاؤ۔ آروش شاپر اپنے ہاتھ میں لیتی اُس سے بولی

یہ تمہارے لیے۔ آروش نے ماہی کی جانب وہ شاپر بڑھایا۔ ماہی ایک نظر شازل پہ ڈال کر وہ شاپر تھام لیا۔

یہ۔ ماہی نے شاپر میں عباد دیکھا تو حیرت سے آروش کو دیکھنے لگی جب کی شازل کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

تم یہاں کیسے بھی آئی پر تم اب شاہ خاندان کا حصہ بن گئی ہو تمہارا نام شازل شاہ سے جڑ گیا ہے اور حویلی میں رہنے والی عورتیں بنا اس کے حویلی کے باہر قدم رکھنے کا سوچتی بھی نہیں۔ آروش نے عبائے کی جانب اشارہ کیے بتایا

شازل نے کبھی نہیں کہا۔ ماہی افسردگی سے بولی۔

لالہ زبردستی کے قائل نہیں پر جب تک تم لالہ کے نکاح میں ہو پردہ کروں گی۔ آروش نے کہا جزاک اللہ میں اب ضرور پہنا کروں گی۔ ماہی نے کہا تو آروش نے سر ہلانے پہ اکتفا کیا۔

ماہی نے گاڑی کو جانے پہچانے راستوں پہ چلتا دیکھا تو اُس کا دل خوش فہم ہوا مگر اپنا وہم قرار دیکر دل کو ڈپٹ دیا مگر شدید حیرانی کا جھٹکاتب لگا جب شازل نے اُس کے گھر کے بڑے گیٹ کے سامنے گاڑی کو بریک لگائی۔

شازل یہ

ماہی اتنا کہتی خاموشی سے چہرہ موڑ کر شازل کو دیکھنے لگی جو اُس کی حیرانگی پہ مسکرا رہا تھا۔

ایک گھنٹہ ہے تمہارے پاس جا کر مل آؤ اپنے گھر والوں سے پھر ہمیں شہر کے لیے نکلنا ہے پھر اللہ جانے کب واپسی ہو۔ شازل ہاتھ میں پہنی گھڑی پہ وقت دیکھتا مصروف انداز میں بتانے لگا پر شازل کی بات سن کر ماہی کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو آنے لگے وہ جو سمجھ رہی تھی اب کبھی اپنے ماں باپ اور باقی

Posted On Kitab Nagri

گھر والوں سے نہیں مل پائے گی مگر آج اتنے ماہ بعد اپنے گھر جانے کا سوچ کر اُس کا دل تیزی سے دھڑکا رہا تھا اُس کو یقین نہیں آ رہا تھا جو وہ سن رہی ہے سچ ہے بھی یا نہیں آپ سچ بول رہے ہیں؟ ماہی نے کنفرم کرنا چاہا

نہیں آج میرا دل جھوٹ بولنے کو چاہ رہا تھا پاگل جب گاڑی تمہارے گھر کے پاس روکی ہے تو یہ سوال کرنے کی کیا ٹنگ بنتی ہے۔ شازل اُس کے سر پہ چپت لگاتا بولا

میں جاتی ہوں۔ ماہی اتنا کہتا جلدی سے گاڑی کا دروازہ کھولنے لگی اُس کا وجود خوشی کے مارے کپکپا رہا تھا۔ شازل کو اپنے گھر والوں پہ افسوس ہوا جنہوں نے ایک بیٹی کو اپنے ماں باپ اور ایک ماں باپ کو اپنی اولاد سے دور رکھا تھا۔

ایک گھنٹہ یاد سے۔ شازل نے اُس کو جاتا دیکھا تو یاد دہائی کروائی۔

جی جی۔ ماہی تیز قدموں کے ساتھ اپنے گھر کی جانب جاتی بنا پلٹے بولی تو شازل اپنے سیل فون میں بڑی ہو گیا۔

www.kitabnagri.com

امی

آمنہ

اباجان

بھائی

Posted On Kitab Nagri

علی

آپ سب کہاں ہیں؟ ماہی گھر کے اندر داخل ہوتی سب کو آوازیں دینے لگی۔
ماہی۔ آمنہ جو کچن میں موجود تھی ماہی کی آواز سن کر جلدی سے باہر آئی سامنے عبایا پہنے ماہی کو دیکھ کر
آمنہ کو اپنی آنکھوں پہ یقین نہیں آیا
آمنہ۔ ماہی بھاگتی اُس کے گلے لگی۔
ماہی تم یہاں کیسے۔ آمنہ نے حیرت سے پوچھا
میں یہاں کیسے کیوں یہ چھوڑو یہ بتاؤ امی اور تائی کہاں ہیں؟ ماہی نے مسکرا کر پوچھا
تم مسکرا رہی ہو ماہی؟ آمنہ اُس کے چہرے پہ ہاتھ پھیرتی جیسے خود کو یقین دلانے لگی۔
امی کہاں ہیں؟ ماہی نے ایک بار پھر اپنی ماں کا پوچھا
وہ اپنے کمرے میں مقید ہو کر رہ گئی ہے جب سے تم گئی ہو۔ آمنہ ابھی اُس کو بتا رہی تھی جب ماہی بختاور
بیگم کے کمرے کی طرف بڑھی۔
امی دیکھے میں آگئی۔ ماہی بختاور بیگم کے کمرے میں آتی سیدھا اُن کے سینے سے لگی۔
ماہی میری بچی تم یہاں تمہیں یہاں انہوں نے آنے دیا۔ بختاور بیگم نے اتنے وقت بعد کو دیکھا تو اُن کو
سکون محسوس ہونے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

شازل لے آیا مجھے آپ لوگوں سے ملانے کے لیے ایک گھنٹہ ہے میرے پاس ماہی اُن کے ہاتھ چومتی
بتانے لگی۔

شازل؟ بختاور بیگم سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھنے لگی۔

شازل میرے شوہر۔ ماہی کے چہرے پہ چمک آئی تھی جس کو دیکھ کر بختاور بیگم نے بے اختیار دل میں
ماشاء اللہ کہا۔

شہباز شاہ کا بیٹا اتنا رحم دل۔ بختاور بیگم کو جیسے یقین نہیں آیا۔

جی امی جان ظالم بے رحم شہباز شاہ کی اولادیں اُن کے جیسی نہیں ہے شازل تو بہت اچھے ہیں۔ ماہی نے
خوشی خوشی سے بتایا۔

میں تمہیں اب جانے نہیں دوں گی تم کیوں بے قصور ہو کر اُن کے ساتھ رہوں گی شازل جیسا بھی ہو پر
تمہارے چہرے پہ موجود یہ نیل اس بات کے گواہ ہیں کہ حویلی والوں کا رویہ تمہارے ساتھ اچھا
نہیں۔ بختاور بیگم ضدی لہجے میں بولی

www.kitabnagri.com

میری پیاری امی میں اب حویلی نہیں جاؤں گی شازل مجھے اپنے ساتھ شہر اسلام آباد لے جا رہے
ہیں۔ ماہی نے کہا جو اندر آتی آمنہ نے بے خوبی سن لیا تھا۔

حویلی والوں نے اعتراض نہیں اٹھایا؟ آمنہ نے سوال داغا

Posted On Kitab Nagri

اٹھایا بہت اٹھایا پر شازل نے کسی کی بات نہیں سنی انہوں نے کہا جب تک اصل قاتل سامنے نہیں آتا وہ گاؤں واپس نہیں آئے گے۔ ماہی نے جواب دیا۔

تو کیا شازل کو بھی لگتا ہے میرے بیٹے نے قتل نہیں کیا؟ بختاور بیگم کو گونا سکون میسر ہوا۔

اُن کو شک ہے بھائی کی گولی سے دلدار شاہ کا قتل نہیں ہوا۔ ماہی نے بتایا۔

تم بہت کمزور ہو گئی ہو ماہی۔ آمنہ کی بات پہ وہ مسکرائی۔

میری چھوڑو یہ بتاؤ تم میری ماں کا خیال نہیں رکھتی کیا۔ ماہی بختاور بیگم کو دیکھتی روعب بھرے لہجے میں آمنہ سے پوچھنے لگی۔

یہ تو میرا بہت خیال رکھتی ہے پر مجھے بس تیری فکر لگی رہتی ہے۔ بختاور بیگم نے آمنہ کی طرف داری کی۔

میری فکر سے آپ آزاد ہو جائے کیونکہ میں بالکل ٹھیک ہوں۔ ماہی نے تسلی آمیز لہجے میں کہا۔

کچھ کھاؤں گی؟ آمنہ کو اچانک خیال آیا تو پوچھا

چائے پیوں گی۔ ماہی نے کہا تو آمنہ کمرے سے باہر چلی گئی۔

www.kitabnagri.com

امی باقی سب کہاں ہیں اباجان تایاجان تائی اور بھائی۔ ماہی نے سب افراد کے بارے میں پوچھا

تیرے ابائی بھائی یہ سب زمینوں کے کام سے گاؤں سے باہر ہیں جب کی تیری تائی رشتیدار کے یہاں

گی ہے۔ بختاور بیگم نے بتایا تو وہ مایوس ہوئی۔

مجھے لگا تھا میں آج سب سے مل پاؤں گی۔ ماہی نے اُداس بھرے لہجے میں کہا

Posted On Kitab Nagri

پھر آجانا شازل سے کہنا۔ بختاور بیگم نے مسکرا کر کہا تو اُس نے گہری سانس خارج کی۔
آج پتا نہیں کیسے میرے کہے بنایہاں لے آئے آپ کو پتا ہے میں نے کبھی آپ میں سے کسی کا ذکر اُن
کے سامنے نہیں کیا کیونکہ مجھے ڈر لگتا تھا کہیں اُن کو غصہ نہ آجائے میں نے آپ لوگوں سے ملنے کی اُمید
چھوڑ دی تھی پر شازل نے آج مجھ پہ بہت احسان کیا ہے۔ ماہی کسی ٹرانس کی کیفیت میں اُن کو سب بتاتی
گی۔

اگر وہ اتنا اچھا ہے تو میری دعا ہے تم دونوں ہمیشہ خوش رہو۔ بختاور صدق دل کے ساتھ دعا دینے لگی۔
ہمیشہ۔ ماہی اُداس ہوئی۔

ہاں کیوں؟ بختاور بیگم نے نا سمجھی سے پوچھا
کچھ نہیں میں آتی ہوں۔ ماہی نفی میں سر کو جنبش دیتی اُٹھ کھڑی ہوئی۔

یاد ہے تم یہاں چھپ کر ناؤ لڑ پڑھا کرتی تھی۔ وہ دونوں چھت پہ آئی تو آمنہ نے مسکرا کر کہا
بلکل یاد ہے اپنی زندگی کے یہ خوبصورت لمحات میں کیسے بھول سکتی ہوں۔ ماہی اپنی آنکھیں بند کر کے
بولی

تم خوش ہو؟ آمنہ نے غور سے اُس کا چہرہ دیکھا
میں مطمئن ہوں۔ ماہی نے بنانا خیر کیے جواب دیا

Posted On Kitab Nagri

جب میں تمہیں شاہ خاندان کے بارے میں بتاتی تھی تو تمہیں شازل شاہ اور آروش شاہ سے بہت چڑ لگتی تھی جب کی تم اُن سے کبھی ملی بھی نہیں تھی اور آج دیکھو شازل شاہ تمہیں اپنے قریبی رشتوں سے ملوانے لایا ہے۔ آمنہ نے چائے کا گھونٹ بھر کر کہا۔

تب مجھے پتا نہیں تھا وہ دونوں میری زندگی کا اہم کردار ہو گے۔ ماہی نے آہستہ سے کہا
کیا مطلب؟ آمنہ کو سمجھ نہیں آیا

مطلب وہ شازل شاہ جو مجھے عیاش قسم کا لگتا تھا وہ آج میرا شوہر ہے جس سے مل کر مجھے پتا چلا جیسا میں اُس کے بارے میں سوچتی تھی وہ اُس کے برعکس ہو وہ بہت اچھا ہے آروش شاہ جو مجھے شہر سے پڑھی آئی مغرور سید زادی لگتی تھی جس سے ملے بنا مجھے اُس سے چڑھتی تھی اُس نے میرے زخموں پہ مرہم رکھا تھا اُس کا رویہ میرے ساتھ باقیوں کی طرح نہیں تھا وہ مغرور نہیں بلکہ ایک پراسرار قسم کی لگتی ہے جو بس اپنی دُنیا میں رہتی ہے آس پاس کیا ہو رہا ہے اُس میں آروش کا کوئی انٹرسٹ نہیں ہوتا ایسا لگتا ہے جیسے وہ اپنے اندر بہت کچھ چھپائے ہوئے ہے وہ مجھے اب ایک راز اور پہیلی لگتی ہے آروش شاہ سچ میں بہت پیاری ہے جتنا تم نے بتایا اُس سے کی زیادہ خوبصورت اور خوب سیرت۔ ماہی نے جو محسوس کیا وہ سب بتاتی گی۔

کم عرصے میں بہت جان گی ہو اُن کے بارے میں۔ آمنہ کہے بنانہ رہ پائی

Posted On Kitab Nagri

ہاں شاید تمہیں پتا ہے شازل ایک آئیڈیل پرسن ہے اُس کی خواہش ہر لڑکی کرے گی وہ ایک بہت اچھا بھائی ہے عورت کی عزت کرنا اُس کو خوب آتا خاص طور پہ زمینداری کو اچھے طریقے سے کیسے نبھایا جاتا ہے وہ بھی جانتا ہے مجھے تو آروش اور شازل دونوں شاہ خاندان کے نہیں لگتی آروش تو بالکل بھی نہیں تم نے بس یہ سنا ہے وہ بہت خوبصورت ہے پر تم نے خود اُس کو نہیں دیکھا میں نے دیکھا ہے وہ واقع خوبصورت ہے پر اُس نے نین نقش شاہ خاندان کے نہیں بلکہ کسی پھٹانوں جیسے ہیں۔ ماہی کی آخری بات پہ آمنہ زور سے ہنسی۔

پاگل آروش شاہ پھٹانوں جیسی ہے اگر تم نے یہ بات شہباز شاہ کے سامنے کی تو وہ تمہاری جان لینے میں ایک منٹ نہیں لگائے گے۔ آمنہ نے ہنسی کے درمیان کہا شازل بھی یہی کہتے ہیں۔ ماہی نے بتایا

تو کیا یہ بات تم نے اُس سے بھی کی۔ آمنہ آج پل پل حیران ہو رہی تھی۔

ہاں کی تھی شازل کو بہت بُرا لگا تھا۔ ماہی جھرجھری لیکر بولی۔

کیا وہ تم سے پیار کرتا ہے؟ آمنہ نے بغور اُس کے تاثرات جانچے۔

وہ میری عزت کرتا ہے اور ایک لڑکی ہمیشہ مرد سے محبت سے زیادہ عزت کی خواہشمند ہوتی ہے مجھے محبت کا تو نہیں پتا مگر ہمارے دل میں ایک دوسرے کے لیے عزت احترام بہت ہے شازل مجھے سمجھتا

Posted On Kitab Nagri

ہے مجھے سپورٹ کرتا ہے میری پرواہ کرتا ہے مجھ اُس کے علاوہ اور کچھ نہیں چاہیے۔ ماہی نے ہلکی مسکراہٹ سے کہا

اگر ان سب کے درمیان محبت آجائے تو؟ آمنہ نے پوچھا

تو پتا نہیں پر ہمارا ساتھ تا عمر کا نہیں میں شازل کو ڈیزرو نہیں کرتی وہ ایک شاندار پرسنالٹی کا مالک ہے جس نے زیادہ تر اپنا وقت شہر میں گزارا ہے وہ کبھی گاؤں کی بی اے پاس لڑکی میں دلچسپی نہیں لے گا۔ ماہی نے حقیقت پسندانہ انداز رکھا۔

یہ تمہاری سوچ ہے کیا پتا شازل ایسا کچھ نہیں سوچتا نہیں ہو۔ آمنہ نے اُس کو اُمید کے جگنو تھمانے چاہے۔

مجھے ایسے خواب مت دیکھاؤ جس کی تعبیر بھیانک ہو میرے لیے۔ ماہی نے نفی میں سر کو جنبش دیکر کہا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

یہ عبا یا تمہیں شازل نے دیا؟ آمنہ نے بات کا بدلی
آروش نے دیا اُس نے کہا جیسے بھی پر اب میں شاہ خاندان کا حصہ بن گئی ہو اور شاہ خاندان کی عورتیں
عبائے کے بنا حویلی سے باہر جانے کا سوچ بھی نہیں سکتی اُس کی باتوں نے مجھے احساس کروایا میں اب ماہی
بخت نہیں بلکہ ماہی شازل شاہ ہوں۔ ماہی نے بتایا

تو کیا میں یہ سمجھو تم نے پردہ کرنا شروع کیا ہے۔ آمنہ کو انجانی خوشی محسوس ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

جب تک میرا نام شازل شاہ سے جڑا ہے تب تک میں اپنے پردے کا بہت خیال رکھوں گی اُس کے بعد کیا ہو گا مجھے نہیں پتا۔ ماہی نے کندھے اُچکا کر کہا۔

ماہی آپ۔ آمنہ کا بھائی علی چھت پہ آیا

ارے علی کہاں تھے تم؟ ماہی علی کو دیکھ کر خوش ہوئی

میں باہر کھیل رہا تھا پر ہماری گیٹ کے پاس بڑی گاڑی کھڑی ہے اُس میں ایک گورامرد تھا اُس نے مجھے کہا میں آپ کو بلا لاؤں۔ علی کی بات پہ ماہی نے اپنے سر پہ ہاتھ مارا

یا اللہ شازل نے ایک گھنٹہ دیا تھا اور میں کب سے یہاں ہوں۔ ماہی کو پریشانی ہوئی

یہ بڑی گاڑی میں گور اچٹا مرد شازل ہے؟ آمنہ نے شرارت سے اُس کو دیکھ کر پوچھا
بکومت۔ ماہی کا چہرہ ہل بھر میں سرخ ہوا۔

اوہو ہماری ماہی تو اب شرمانے بھی لگی ہے۔ آمنہ اپنا کندھا اُس کے کندھے سے ملانے لگی۔

میں جاتی ہوں شازل غصہ ہو رہا ہو گا پتا نہیں کب سے گاڑی میں میرا انتظار کر رہا ہے۔ ماہی نقاب کرتی
عجلت سے باہر کو لپکی۔

اتنی دیر۔ ماہی جیسے ہی گاڑی میں بیٹھی شازل نے کہا

سوری وہ اتنے وقت سب سے ملی تو وقت کا پتا ہی نہیں چلا۔ ماہی شرمندگی سے بولی

Posted On Kitab Nagri

میں سمجھتا ہوں پر مجھے حیرت ہے میں نے ایک گھنٹے کا کہا تھا تم نے تین گھنٹے لگائے اب ہم شہر جانے کب پہنچے رات کے وقت سفر کرنا سیو نہیں ہوتا تمہیں پتا ہے گاؤں میں راستے کتنے کچے ہیں۔ شازل نے سنجیدگی سے کہا اور ساتھ میں ہیٹنگ سسٹم آن کرنے لگا دسمبر کا مہینہ تھا شام کے سائے چاروں طرف چھا گئے تھے ماحول میں ہڈیوں میں اتر جانے والی ٹھنڈ سب کو اپنے پلیٹ میں لے لیا تھا

گھر والوں سے ملنے وقت کون وقت دیکھتا یا کس کو احساس ہوتا ہے۔ ماہی نے سر جھکائے کہا پہاڑی علاقہ ہے راستہ ناہموار ہے احتیاط سے گاڑی ڈرائیو کروں گا تو گاؤں کی حدوں سے نکلتے ہوئے ڈھائی گھنٹے لگ جانے ہیں میں اکیلا ہوتا تو مجھے کوئی پرواہ نہیں تھی پر تم میرے ساتھ ہو گاڑی بار بار سلیپ ہوگی تو مجھے کچھ مت کہنا۔ شازل گاڑی سٹارٹ کرتا اُس کو بولنے لگا۔

میں نہیں کہوں گی کچھ پر کیا گاڑی اب بس اسلام آباد میں رُکے گی؟ ماہی اب رلیکس ہوتی پوچھنے لگی۔ نہیں گاڑی مین روڈ پہنچنے کے بعد دریائے جہلم کے عین کنارے پہ واقع ریسٹورنٹ ٹیولپ میں رُکے گی وہاں کھانا کھانے کے بعد ہم کہی اور جائے گے۔ شازل نے یہ بات عام انداز میں کہی تھی یا طنزیہ ماہی سمجھ نہیں پائی پر خیر اُس نے مزید کوئی اور سوال نہیں کیا کیونکہ اُس کو لگا شازل نے طنزیہ کیا تھا وہ اسلام آباد جا رہے تھے تو جہلم جانے کا تو سوال پیدا نہیں ہوتا تھا اگر وہ لاہور جا رہے ہوتے تو اُس کے بارے میں سوچا جاسکتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

میں بھی کتنی پاگل ہوں۔ ماہی خود کو کوستی کھڑی کی طرف اپنا چہرہ کیا سازل ایک نظر اُس پہ ڈالتا سی ڈی
آن کر گیا جس میں انجانے میں ہی صحیح ماہی کا فیورٹ گانا گاڑی میں گونج اُٹھا

وہ ہم سفر تھا مگر اس سے ہم نوائی نہ تھی
کہ دھوپ چھاؤں کا عالم رہا جدائی نہ تھی

عداوتیں تھیں، تغافل تھا، رنجشیں تھیں مگر
بچھڑنے والے میں سب کچھ تھا، بے وفائی نہ تھی

بچھڑتے وقت ان آنکھوں میں تھی ہماری غزل
غزل بھی وہ جو کسی کو ابھی سنائی نہ تھی

ماہی کے چہرے پہ مسکراہٹ آگئی تھی اُس کو سب کچھ اب خوبصورت لگ رہا تھا۔ وہ ہمسفر تھا گانا ماہی کا
موسٹ فیورٹ گانا تھا پر آج اپنے ہمسفر کے ساتھ سن کر اور زیادہ پسند آ رہا تھا۔



Posted On Kitab Nagri

تم نے بات کی حریم سے؟ کلثوم بیگم دُرید شاہ کے کمرے میں آتی اُس سے پوچھنے لگی جو زمینوں کے کاغذات دیکھ رہا تھا

کونسی بات؟ دُرید شاہ کا سارا دھیان کاغذوں پہ تھا۔

شادی کے بارے میں۔ کلثوم بیگم نے یا کروایا

میں نے اُس کا جواب دیا تھا آپ کو اُسی وقت حریم کی شادی کا خیال آپ اپنے دماغ سے نکال دے۔ دُرید نے سنجیدگی سے جواب دیا

دیکھو دُرید بلاوجہ کی ضد مت کرو وہ اٹھارہ سال کی ہونے والی ہے یہی عمر ٹھیک ہے۔ کلثوم بیگم نے سنجیدگی سے ٹوکا

حریم کی پڑھائی پوری نہیں ہوئی آپ خالہ جان سے آروش کی بات کریں ویسے بھی تابش اور آروش ہم عمر ہے۔ دُرید شاہ کا جواب وہی تھا۔

میں یہاں تم سے حریم کی بات کرنے آئی ہوں اور تم ہو کے بات کو آروش کی طرف لے جا رہے ہو۔ کلثوم بیگم ناگوار لہجے میں بولی

پہلے آپ مجھے یہ بات بتائے آروش کی شادی کا آپ سب کیوں نہیں سوچ رہے ماشاء اللہ سے اُس کی عمر تو شادی کی ہو گئی ہے نہ پھر کیوں اُس کو گھر میں بیٹھایا ہوا ہے تائی جان حویلی والے سب باتیں بناتے ہیں۔ دُرید پوری طرح سے کلثوم بیگم کی جانب متوجہ ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آروش تم پہ بوجھ ہے۔ کلثوم بیگم افسوس سے دُرید شاہ کا چہرہ دیکھ کر بولی یہ آپ کیسی بات کر رہی ہیں اماں سائیں آروش میری بہن ہے مجھے جان سے زیادہ عزیز ہے آپ نے یہ سوچ بھی کیسے لیا میں اُس کے بارے میں ایسا کچھ سوچ بھی سکتا ہوں میں بس یہ چاہتا ہوں ہمیں اُس کی شادی کر دینی چاہیے مجھے اُس کا یوں مایوس رہنا اچھا نہیں لگتا فردوس تائی نورنازلین یہ سب پتا نہیں آروش کے بارے میں کیا کیا باتیں پھیلا رہی ہیں جس سے آروش ہرٹ ہوتی ہے میں بس اُن سب کے منہ بند کرنا چاہتا ہوں۔ دُرید کلثوم بیگم کی بات سن کر تڑپ اُٹھتا تبھی ایک سانس میں بولتا چلا گیا۔ پہلے جو ہوا اُس کے بعد آروش شادی نہیں کرنا چاہتی تین سے چار بار اُس نے دولہن کا جوڑا پہنا مگر وہ کبھی سہاگن نہیں بنی آروش نے شاہ صاحب کو قسم دی ہے وہ اب کبھی اُس کی شادی کا نہ سوچے۔ کلثوم بیگم دُرید سے نظریں چُرا کر بتانے لگی۔

آرو نے قسم کیوں دی کیا کوئی ایسی بات ہے جس سے میں لاعلم ہوں؟ دُرید کو حیرت سے کلثوم بیگم کا چہرہ دیکھ کر بولا

www.kitabnagri.com

مجھے نہیں پتا دُرید اور اتنے سوالات مت پوچھا کرو میں بس یہ کہنا چاہتی ہو آج تم حریم سے خود بات کرو یا میں کروں گی۔ کلثوم بیگم گھوم پھر کر پھر سے حریم کی طرف آئی۔

میں موقع دیکھ کر بات کر لوں گا اُس سے ابھی اُس کا رزلٹ آنا ہے اور حریم یونیورسٹی پڑھنا چاہتی ہے۔ دُرید نے بالآخر ہار مان لی۔

Posted On Kitab Nagri

یونیورسٹی وہ شادی کے بعد بھی پڑھ سکتی ہے تم بس اُس کو رشتے کے لیے راضی کرو۔ کلثوم بیگم کی بات پہ دُرید اُن کا چہرہ دیکھنے لگا جیسے کچھ کھوجنا چاہتا ہو۔

اُس دن آپ نے بس نکاح کا کہا تھا اور آج ڈائریکٹ شادی کی بات کر رہی ہیں۔ دُرید نے سنجیدگی کہا تم نے اپنی بے جا ضد پہ پہلے ہی وقت برباد کر دیا ہے اب مزید نہیں بہت مناسب رشتہ ہاتھ آیا ہے میں تاخیر نہیں کرنا چاہتی۔ کلثوم بیگم نے کہا

حریم کہی بھاگ تھوڑی جارہی ہے جو آپ اتنی جلدی مچا رہی ہیں۔ دُرید کو اُن کی بات پسند نہیں آئی۔ لڑکیوں کے معاملے میں دیر نہیں کرنی چاہیے میں چلتی ہوں تم حریم سے بات کر کے مجھے بتانا۔ کلثوم بیگم اپنی بات کہہ کر چلی گئی پیچھے دُرید اُن کے رویے کے بارے میں سوچتا رہ گیا اُس کا دل فلحال حریم کی شادی کے لیے مان نہیں رہا تھا پر کلثوم بیگم کے بار بار اسرار پہ وہ مجبور ہو گیا تھا۔



اتنی دیر کر دی۔ فجر جو کب سے یامین کا انتظار کر رہی تھی پر ارمان جانے کہاں اُس کو لیکر غائب ہو گیا تھا شام کے وقت وہ جب واپس آئے تو فجر چھیننے والے انداز میں اُس سے یامین کو لیتی بولی بس گھومنے پھرنے میں وقت کا پتا نہیں چلا پت دیکھے ہم رات سے پہلے واپس آگئے۔ ارمان آسمان کی جانب دیکھ کر بتانے لگا

بڑا احسان کیا۔ فجر نے طنزیہ کیا

نہیں احسان والی تو کوئی بات نہیں اب میں چلتا ہوں۔ ارمان مسکرا کر بول کر یامین کے سر پہ پیار کیا۔

Posted On Kitab Nagri

اگر بچے اتنے پسند ہیں تو شادی کیوں نہیں کر لیتے۔ فجر نے جانے کیا سوچ کر پوچھا
کر لیں شادی؟ ارمان دانتوں کی نمائش کرتا اُٹا اُس سے پوچھنے لگا۔
کیا مطلب؟ فجر نے گھورا

میرا مطلب کر لوں گا شادی۔ ارمان گڑ بڑا کر جلدی سے بولا
ہمم مجھے تم سے ایک کام تھا۔ فجر نے سنجیدگی سے پوچھا
جی بتائے۔ ارمان جی جان سے متوجہ ہوا۔

مجھے یمان کا پر سنل نمبر چاہیے۔ فجر کی بات پہ ارمان بُری طرح سے پھسا۔
انہوں نے منع کیا ہے کسی کو بھی نمبر دینے سے۔ ارمان سر جھکائے بولا
میں کسی نے اُس کی بہن ہوں وہ بھی بڑی۔ فجر نے جتایا

میں جانتا ہوں پر سر ناراض ہو گے۔ ارمان نے اپنی مجبوری بتائی۔
نمبر دے رہے ہو یا نہیں؟ فجر نے دو ٹوک انداز میں پوچھا تو ارمان سر اٹھا کر اُس کو دیکھا جس کے چہرے
پہ اُمید بھرے تاثرات تھے اور یہی ارمان کی ہار ہوئی تھی بنا یمان کے ری ایکشن کا سوچتے اُس نے نمبر
دے دیا۔

شکر یہ۔ فجر کے چہرے پہ چمک آئی تھی جو ارمان نے آج سے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔
میں چلتا ہوں پھر۔ ارمان اتنا کہتا واپسی کے راستے چلا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

امی آج ہم نے بہت انجوائے کیا جھولے پہ بھی بیٹھا اور پارک میں ہم نے فٹ بال گیم بھی کھیلی۔ فجر باہر کا دروازہ بند کر کے یامین کو لیتی اندر آئی تو وہ کسی ریڈیو کی طرح شروع ہو گیا۔

اچھا پر میری جان اگلی بار آپ ان انکل کے ساتھ نہیں جائے گے۔ فجر نے پیار سے سمجھایا
پر کیوں وہ ارمان انکل تو بہت پیارے ہیں مجھے آئسکریم بھی کھلائی۔ یامین کی آخری بات پہ فجر آنکھیں
چھوٹی کیے اُس کو گھورا

اتنی سردی میں اُس نے تمہیں آئسکریم کھلائی اگر تمہاری طبیعت خراب ہوئی تو آدھی رات ہسپتال
ہمیں وہ لیں جائے گا۔ فجر کو ارمان پہ انتہا کا غصہ آیا۔
وہ۔ یامین اپنی بے اختیاری پہ لب دانتوں تلے دبا گیا۔

چلو تم اندر اپنے اس ارمان انکل کو تو بھول جاؤ۔ فجر اُس کو گود میں اٹھائے بولی تو یامین کا منہ بن گیا۔
کافی۔ یمان ٹیرس پہ کھڑا تھا جب نور نے کافی کا کپ اُس کی طرف بڑھایا

www.kitabnagri.com

شکریہ۔ یمان نے کپ تھام کر کہا

سوئے نہیں ابھی تک؟ نور نے پوچھا

کافی پی کر چلا جاؤں گا سونے کے لیے۔ یمان نے ہلکی مسکراہٹ سے کہا

تمہاری مسکراہٹ بہت پیاری ہے اس کو چہرے سے علیحدہ مت کیا کرو۔ نور نے مسکرا کر کہا

چہرے سے مسکراہٹ خود علیحدہ ہو جائے تو؟ یمان نے سوال کیا

Posted On Kitab Nagri

تو انسان کو چاہیے وہ خوش ہونے کی وجہ تلاش کرے اپنا ماضی اپنا کل بھلانے کی ہر ممکن کوشش کرے۔ نور نے کہا تو یمان کی گرفت کپ پہ مضبوط ہوئی۔

آپ کو پتا ہے بات کرنا اور اُس پہ عمل کرنا یہ دونوں الگ الگ چیزیں ہیں بات تو ہر کوئی کر سکتا ہے مگر اُس پہ عمل کوئی کوئی کرتا ہے کیونکہ یہ ایک مشکل کام ہے کچھ چیزیں ہمارے اختیار میں نہیں ہوتی۔ یمان نے سنجیدگی سے کہا

یہ بتاؤ کیا تم شروع سے اتنے سنجیدہ مزاج ہو؟ نور نے پوچھا
حالات نے بنا دیا ہے۔ یمان نے صاف گوئی کا مظاہرہ کیا۔

تمہاری بات روزی سے پکی ہو گئی ہے اگر ایسے میں وہ لڑکی تمہارے سامنے آئے تو تم کیا کرو گے؟ نور نے متجسس لہجے میں کہا

میں خوشی سے مر جاؤں گا۔ یمان کسی ٹرانس کی کیفیت میں بولا

یمان۔ نور نے تنبیہ کی

www.kitabnagri.com

میرے اندر اُن کے ملنے کی اُمید سالوں پہلے دم توڑ گئی تھی اور آپ کو پتا ہے میں نے کبھی اُن کا چہرہ نہیں دیکھا آٹھ سال ہو گئے ہیں پر میرے اندر صرف ایک بار ملنے کی خواہش ہے اُن کا چہرہ دیکھنے کی نہیں وہ جو بھی ہیں جیسی بھی ہو گی مجھے وہ جی جان سے قبول ہے مجھے اُن کی خوبصورتی سے کوئی غرض نہیں مجھے عشق ہے اُن کی پاکیزگی سے مجھے عشق ہے اُن کی حیا سے اُن کا ہر وقت احتیاط سے رہنا مجھے لگتا ہے میں

Posted On Kitab Nagri

پاگل ہو گیا ہوں کبھی سوچتا ہوں اُن کو بھولنے کی کوشش کرو مگر جب یہ خیال آتا ہے تو دل چاہتا ہے خود کو ختم کر ڈالوں۔ یمان کھوئے ہوئے انداز میں اپنی کیفیت بتانے لگا۔

خود پہ کنٹرول کرنا سیکھو یمان خود کو ایسا بناؤ کہ تم کسی کے اشارے پہ نہ چلو تمہیں کسی کی خواہش نہ ہو بلکہ ہر ایک کو تمہاری خواہش ہو اپنی ذات کو کسی قلعے کی طرح مضبوط کرو تم چوبیس سال کے مضبوط جسامت کے مرد ہو ایسی کمزور کرنے والی باتیں تمہیں زیب نہیں دیتی۔ نور اُس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتی سمجھانے لگی۔

یہ باتیں سترہ سال کا یمان کر رہا ہے آپ سے جس کی ساری خواہشات ایک خواہش پہ بھاری پڑ گئی تھی اور وہ تھی آروش شاہ کی محبت۔ یمان نے جانے کتنے سال بعد اُس کا نام لیا تھا جس کو سن کر نور حیران ہوئی تھی۔

کالج لائف والا یمان چاہتا تھا اُس کو آروش شاہ کی توجہ ملے جب اُن کے ہاتھ میں کتابیں دیکھتا تھا تو مجھے حد سے زیادہ جلن ہوتی تھی کیونکہ جب وہ کوئی کتاب پڑھتی تھی تو اُن کو اُس پاس کے کسی چیز کا ہوش نہیں رہتا تھا اور ایسی توجہ میں اپنے لیے چاہتا تھا چاہتا ہوں چاہتا ہوں گا پر کبھی انہوں نے مجھے ایسی توجہ نہیں تھی اُن کا تعلق سید گھرانے سے تھا میرا نہیں تو اس میں میری تو کوئی غلطی نہیں تھی نہ محبت اوقات دیکھ کر تو نہ کی جاتی نہ پھر میرے ساتھ ایسا کیوں ہوا یہ سوال مجھے ایک پل کے لیے بھی چین لینے نہیں دیتا اگر میرے نصیب میں اُن کی محبت نہیں تھی تو پھر میرے دل میں محبت کا انوکھا احساس کیوں

Posted On Kitab Nagri

پیدا ہوا میں تو انجان تھا مجھے کیا خبر تھی ایسی محبتوں کی میرے لیے تو میری بہنیں اور والدین ہی سب کچھ تھے میری دُنیا اور میرا جنون تھا پاکستان کا مشہور سنگت بننا بس یہی تھا اور میں اس میں مگن تھا پھر میری زندگی میں وہ آئی تو سب کچھ بدل گیا جہاں ہر وقت میرے چہرے پہ مسکراہٹ کا بسیرا ہوتا تھا وہ مسکراہٹ بس ان کے لیے مخصوص ہو گئی جب اُن پہ نظر نہیں پڑتی تھی تو بے سکونی سی محسوس ہوتی تھی میں مریضِ عشق بن گیا تھا جس کی دوا بہت مہنگی تھی اور میں ایک لاعلاج بیماری کا مریض بن گیا۔ یمان جیسے اپنی باتوں سے خود کا مذاق اڑا رہا تھا نور کافی پینا بھول کر یک ٹک یمان کا چہرہ دیکھنے لگی اُس کو بے اختیار یمان پہ ترس آیا جو مضبوط نظر آنے والا شخص مضبوط نہیں تھا۔ میں چلتا ہوں کافی تو ٹھنڈی ہو گئی۔ یمان کافی کا کپ نور کے ہاتھ میں دیتا بولا

گڈنائٹ۔ نور نے کہا

گڈنائٹ۔ یمان اتنا کہتا اپنے کمرے میں آیا۔

میڈیسن کہاں گی؟ یمان کمرے میں داخل ہوتا سائیڈ ٹیبل کے ڈرار کھول کر وہاں سے اپنی میڈیسن لینی چاہی مگر وہ نہیں تھی تبھی وہ اپنی پیشانی مسلتا ارمان کا نمبر ڈائل کرنے لگا۔

السلام علیکم سر۔ ارمان نے پہلی ہی بار میں بار کال ریسیو کرتا سلام کرنے لگا۔

میری میڈیسن کہاں ہیں جو تمہیں کہا تھا میرے کمرے کی سائیڈ ٹیبل کی ڈرار میں رکھنا۔ یمان سلام کا جواب دیئے بنا کمرے میں یہاں سے وہاں ٹہلتا بے چینی سے پوچھنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

سر وہ تو

کیا وہ تو جلدی بتاؤ مجھے ضرورت ہے اُس کی۔ یمان اُس کی بات کا ٹاپریشانی سے بولا
وہ سر دلاور نے کہا تھا آپ کو نہیں دینی۔ ارمان نے ہچکچاہٹ میں بتایا
کیا مطلب نہیں دینی اُن کو بتایا کس نے تھا۔ یمان غصے سے پوچھنے لگا۔
مجھ سے پوچھا تھا۔ ارمان نے ڈر کر بتایا

تم سے پوچھا اور تم نے بتا دیا کیا کہنے ہے تمہارے جب میں نے ایک بار منع کر دیا تھا اُن کو میری پرسنل
ایکٹیویٹی کے بارے میں نہیں بتانا تو کیوں بتایا؟ یمان اُس پہ گرجا
سوری سر اُن کو آپ کی فکر رہتی ہے اور جو آپ میڈیسن لیتے ہیں وہ آپ کی صحت کے لیے ٹھیک نہیں
آپ ہر رات ایک کے بجائے دو تین ایک ساتھ نگل لیتے تھے تبھی سر دلاور نے اُس کو اٹھو الیا آپ کے
کمرے سے۔ ارمان نے وضاحت دیتے کہا

کسی کام کے نہیں تم پتا نہیں میں نے کیوں تمہیں اپنے کام کے لیے ہائیر کیا ہے۔ یمان سخت لہجے میں اُس
کو سُنا تا کال بند کر گیا۔ دوسری طرف ارمان اپنے سیل فون کی اسکرین تکتا رہ گیا۔

یمان اپنا موبائل بیڈ پہ پھینکتا اپنے کمرے سے نکلتا دلاور خان کے کمرے کے پاس آ کر دروازہ نوک کیا۔
یمان تم اس وقت خیریت؟ دلاور خان دروازے کے پاس آ کر حیرت سے یمان سے پوچھنے لگے پھر ایک
نظر پلٹ کر بیڈ پہ سوئی زوبیہ بیگم پہ ڈال کر وہ خود دروازہ بند کر کے باہر آئے۔

Posted On Kitab Nagri

مجھے میری میڈیسن چاہیے جو آپ نے میرے روم سے اُٹھوائی تھی۔ یمان نے اپنے آنے کا مقصد بتایا وہ تمہیں نہیں مل سکتی۔ دلاور خان نے سہولت سے انکار کیا

کیوں نہیں مل سکتی مجھے وہ چاہیے۔ یمان بضد ہوا

دیکھو یمان تمہیں پتا ہے وہ میں تمہیں کیوں نہیں دے رہا جانے کیوں تم اپنی جان کے دشمن بنے ہوئے ہو میں تم سے اتنا غافل جانے کیسے ہو گیا جو تم یہ میڈیسن پانچ سالوں سے یوز کر رہے ہو مجھے پتا ہی نہیں تھا وہ تو شکر ہے جو اُس دن ڈاکٹر نے مجھے بتایا میں نے ارمان کی خوب کلاس لی تبھی اُس نے مجھے بتایا۔ دلاور خان نے سنجیدگی سے کہا

ارمان کو میں نے منع کیا ہوا تھا میری ایسی کسی پرسنل ایکٹویٹی کا نہ بتائے وہ آپ کو مجھے پتا تھا آپ نے ایسا سلوک کرنا ہے پھر۔ یمان ناراض لہجے میں بولا

ارمان تمہارا اسسٹنٹ بعد میں ہے پہلے تمہارا ایک اچھا دوست ہے اس لیے ہماری طرح اُس کو بھی تمہاری پریشانی ہوتی ہے میں جانتا ہوں تم نے اُس کی کلاس لی ہوگی ذرہ خیال کیا کرو دو سے تین سال بڑا ہے وہ تم سے۔ دلاور خان نے اُس کو جھڑکا۔

کوئی بڑا نہیں مجھ سے سیم اتج ہے۔ یمان فورن سے بولا

بیٹا جی خود کو تم نے جو اتنا پہلوان بنالیا ہے نہ اُس سے تمہاری عمر نہیں چھپ سکتی اس لیے کوششیں بیکار ہیں۔ دلاور خان نے بھگور کر تیر مارا

Posted On Kitab Nagri

مجھے آپ سے بحث نہیں کرنی مجھے میڈیسن چاہیے مجھے اُس کے بنانیند نہیں آتی۔ یمان نے زچ ہو کر کہا وہ اس لیے کیونکہ تم نے خود کو اُس کا عادی بنالیا ہے ایک دودن نہیں کرو گے استعمال تو خود ہی نیند آجائے گی۔ دلاور خان نے ہری جھنڈی دیکھائی۔

آپ نہیں دیں گے تو موم کے پاس جاؤں گا یا پھر اسٹور سے بھی لے سکتا ہوں۔ یمان کا لہجہ دھمکی آمیز ہو گیا۔

رات کے دو بجے کونسا اسٹور اوپن ہوگا؟ دلاور خان اُس کو تنگ کرنے لگے۔

ہوگا کوئی نہ کوئی۔ یمان نے کہا

چپ چاپ اپنے کمرے میں جاؤ چوکیدار دروازہ نہیں کھول رہا تمہارے لیے رات کا وقت ہے مجھے بھی سونے دو خود بھی سو جاؤ۔ دلاور خان جمائی لیتے بولے

میرے ساتھ زیادتی ہے۔ یمان نے احتجاج کیا۔

یہاں سے رائٹ جا کر فرسٹ نمبر پہ جو کمرہ ہے وہ تمہارا ہے وہاں جاؤ۔ دلاور خان اُس کی بات نظر انداز کر کے ہاتھ سے اشارے سے اُس کو اُس کا کمرہ بتانے لگے تو یمان ایک نظر اُن پہ ڈالتا جانے لگا جب دلاور خان نے اُس کو آواز دی۔

سنو یمان

جی۔ یمان رک گیا۔

Posted On Kitab Nagri

یہ جو تم بوڈی وغیرہ کے چکر میں ڈوز لیتے ہو نہ اُس کو بھی ختم کرو ایسا نہ ہو پھر ہمیں تمہارے کمرہ کا دروازہ ہٹا کر بڑا سا گیٹ لگوانا پڑے۔ دلاور خان نے بڑے سنجیدگی سے کہا البتہ اُن کی آنکھیں مسکرا رہی تھیں۔

میں کوئی ڈوز نہیں لیتا دوسری بات میں یہاں آپ سے اپنی نیند کی دوائی لینے آیا تھا نہ کے آپ کے طعنے سُننے آپ نے تو حد ہی کر دی۔ یمان جھنجھلا کر کہتا چلا گیا۔ دلاور خان بھی ہنس کر اپنے کمرے میں آئے۔ کیا کہہ رہا تھا یمان؟ دلاور خان بیڈ پہ بیٹھے تو زوبیہ بیگم نے پوچھا جو جانے کب جاگ گی تھی۔ کچھ خاص نہیں تم سو جاؤ۔ دلاور خان نے ٹالا

مجھے آپ سے بات کرنی تھی۔ زوبیہ بیگم اُٹھ کر بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔

اس وقت کونسی بات کرنی ہے؟ دلاور نے گھڑی میں وقت دیکھ کر کہا

مجھے بہت عجیب خواب آیا تھا اس لیے بات کرنا چاہتی ہوں ابھی۔ زوبیہ بیگم نے کہا

کہو میں سن رہا ہوں۔ دلاور خان نے کہا

www.kitabnagri.com

تیس سال ہو گئے ہیں کیا آپ اپنا وعدہ بھول چکے ہیں۔ زوبیہ بیگم نے بس اتنا کہا تھا پر دلاور خان ساری بات سمجھ چکے تھے۔

تیس سال سات ماہ پندرہ دن ہو چکے ہیں اور میں کچھ نہیں بھولا جہاں تم نے اتنا صبر کیا ہے وہاں کچھ اور کر لوں۔ دلاور خان نے کالجہ یکدم سنجیدہ ہو گیا تھا پہلے والی شوخی یکدم غائب ہو گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ایمان اپنے کمرے میں آیا اُس نے سونے کی بہت کوشش کی پر نیند نہیں آئی تو وہ اٹھا وار ڈروب کی جانب آیا وہاں اپنے پرستل ڈرار کالاک اوپن کیے اُس نے وہاں سے ایک ڈبہ نکالا جو ربن میں بند تھا۔ ایمان اُس کو لیتا بیڈ پہ بیٹھ کر ربن کھول کر ڈبے کو کھولا تو اُس کی نظر اپنی مطلوبہ چیز پہ پڑی جو ریڈ کلر کی چٹ تھی۔ اُس کو دیکھ کر ایمان کی آنکھوں کے سامنے وہ پیل لہر آیا جب اُس نے پہلی بار اس چٹ کو ہاتھ میں پکڑا تھا جب اُس نے وہ چٹ پہ لکھی تحریر پڑھی تھی۔

تمہاری آواز بہت خوبصورت ہے سُننے والا مسمرائز ہو جاتا ہے۔
پھر وہ دن یاد آیا جب اُس نے دوبارہ سے اس چٹ کو حاصل کیا تھا۔

ماضی !

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ایمان۔ فجر کی آواز پہ وہ یکدم پلٹا تھا

جی۔ ایمان اپنی حالت پہ قابو پائے بولا

تم جارہے ہو پر جلدی آنا ہمیں تمہاری ضرورت ہے میرے بیٹے کو بھی تمہاری ضرورت ہے بہت۔ فجر نے نم لہجے میں اپنی گود میں موجود ایک سالہ یا مین کو دیکھ کر اُس سے کہا

Posted On Kitab Nagri

آپ اپنا اور یامین کا بہت خیال رکھیے گا پر میں اپنے آنے کی اُمید نہیں دلا سکتا آپ اور یامین میرے ساتھ چلے مجھے یہاں وحشت ہوتی ہے۔ یمان بے بسی سے بولا

غلط کر رہے ہو۔ فجر نے اُس کو سمجھانا چاہا

کیا صحیح ہے اور کیا غلط ان سب سے اب میں بہت دور چلا آیا ہوں۔ یمان کہتا اُس کی گود سے یامین کو لیکر اُس پہ پیار کرنے لگا۔

تم پہ گیا ہے پورا تمہاری طرح اس کے گالوں پہ بھی ڈمپلز ہیں۔ فجر نے دونوں ماموں بھانجے کو دیکھ کر کہا۔

دعا کیجیے گا قسمت میرے جیسی نہ ہو۔ یمان یامین کا ماتھا چوم کر بولا تو فجر کو لگا جیسے اُس کا دل کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا ہو۔

کیوں ایسی باتیں کر کے تپا رہے ہو۔ فجر نے افسوس سے کہا
میں چلتا ہوں دیر ہو رہی ہے۔ یمان یامین کو فجر کی طرف بڑھا کر بولا
ایک چیز لینا بھول رہے ہو۔ فجر کی بات پہ یمان کے قدم تھمے تھے۔

کونسی چیز؟ یمان سوالیہ نظروں سے فجر کو دیکھنے لگا جواب میں فجر نے اپنی بند مٹھی یمان کی طرف بڑھا کر اُس کو کھولا۔

Posted On Kitab Nagri

فجر کے ہاتھ میں وہ چٹ دیکھ کر یمان تیر کی تیزی سے اُس کے پاس آکر وہ چٹ اپنے ہاتھ میں لے گیا تھا۔

آپ کو کہاں سے ملی؟ یمان کا لہجہ اتنا اچانک خوشگوار محسوس کر کے فجر کا دل کٹ کے رہ گیا تھا۔ مجھے لگا تھا تم کوئی خاص ری ایکشن نہیں دو گے مگر اب معلوم ہوا تمہیں ابھی تک وہ یاد ہے بھول کیوں نہیں جاتے اس کو۔ فجر نے کہا

شکر یہ آپ مجھے یہ دینے کے لیے۔ یمان اُس کی بات سرے سے نظر انداز کر گیا تھا۔ کیا تھا اُس لڑکی میں کیا ہے اس معمولی کاغذ کے ٹکڑے میں جو تمہارے چہرے پہ اچانک رونق آگئی ہے مت بھولوں اُس نے تمہاری ہنستی بستی زندگی کو اُجاڑا تھا۔ فجر نے اُس کو حقیقت سے آگاہ کرنا چاہا جس کو آپ معمولی سا کاغذ کا ٹکڑا بول رہی ہیں آپ کو نہیں پتا یہ میرے لیے کیا ہے کبھی کبھی معمولی نظر آنے والی چیز انسان کے جینے کی وجہ بن جاتی ہے میری زندگی انہوں نے نہیں اُجاری یہ سب میری قسمت میں تھا۔ یمان نے سنجیدگی سے کہا

پتا ہے یمان جب میں نے اس چٹ کو تمہارے کمرے کی الماری میں دیکھا اس میں موجود تحریر کو پڑھا تو میرا دل چاہا اس کو آگ لگا دوں پر پھر پتا نہیں کیوں نہیں جلایا۔ فجر کی بات پہ یمان کے چہرے پہ اُداس مسکراہٹ نے بسیرا کیا۔

میرے پاس بس یہ ایک چیز ہے نشانی کے طور پہ۔ یمان نے کہا

Posted On Kitab Nagri

فریم کروا کر دیوار پہ چسپاں کر دوں۔ فجر نے طنزیہ کیا۔
ضرورت پڑی تو ضرور۔ ایمان نے جواب کہا۔

حال!

ایک آنسو ایمان کی آنکھ سے نکل کر اُس چٹ پہ پڑا تو ایمان نے فوراً سے آہستہ سے اُس کو صاف کیا اُس کو
ڈر لگنے لگا کہیں تحریر مٹ نہ جائے۔

آپ چاہے میری قسمت میں نہیں تھی مگر میرے دل میں آپ کے علاوہ نہ کوئی ہے اور نہ کوئی کبھی
آئے گا میں نے بس ایک لڑکی سے عشق کیا ہے اور وہ آپ ہیں آپ کے علاوہ کسی اور چاہنا کسی اور کو
سوچنا میں حرام سمجھتا ہوں۔ چٹ پہ موجود آروش نام پہ اپنا ہاتھ پھیرتا ایمان تصور میں اُس سے مخاطب
ہوا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

رات کے پہر آروش کی آنکھ کھلی تو اُس نے اپنے کمرے کی لائٹ آن کر کے وقت دیکھا جہاں رات کے
تین بج رہے تھے وقت دیکھ کر اُس نے گہری سانس بھر کر بیڈ سے اُٹھ کر واشروم کی طرف بڑھی وضو
کرنے کی نیت سے۔ وضو کرنے کے بعد وہ جائے نماز لیتی تہجد نماز کی نیت کر کے مُسلے پہ کھڑی ہو گئی۔
دعا کا وقت آیا تو اُس نے اپنے ہاتھ کھڑے کیے اُس کی آنکھوں سے آنسو زار و قطار بہنے لگے تھے جس
سے لاپرواہ وہ اپنے ہاتھوں کو بس دیکھے جارہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

یا اللہ مجھے معاف کر دے۔ پانچ منٹ بعد اُس کے ہونٹ پھڑپھڑائے۔

میں بہت گنہگار ہوں پلیز یا اللہ مجھے معاف کر دے میری سوچوں کو میرے اختیار میں کر دے میں کسی نامحرم کے بارے میں سوچنا نہیں چاہتی میرے اللہ مجھے اس گناہ سے بچالے آپ جانتے ہیں سب جانتے ہیں میرے اندر ایک چھتاوا تھا اُس کی موت کا جواب ختم ہو گیا ہے کیونکہ وہ زندہ ہے مجھے اُس سے نفرت سے آپ پلیز اُس کو میرے خیالوں سے باہر کر دے میں نفرت میں بھی اُس کے بارے میں نہیں سوچنا چاہتی آپ پلیز مجھے ایسا بنادے جیسا آپ چاہتے ہیں میری سوچ کو پاک کر دے تاکہ کسی نامحرم کا خیال میرے دماغ میں نہ آئے میں اپنا مقام جانتی ہوں میں یہ بھی جانتی ہوں میرا تعلق کس خاندان سے ہے یا اللہ جس طرح آپ نے مجھے نماز پڑھنے کی قرآن پڑھنے کی توفیق دی ہے ٹھیک اُسی طرح مجھ میں اتنی ہمت پیدا کرے جو میں کوئی غلط خیال اپنے دماغ میں نہ لاؤں بیشک آپ ہر چیز پہ قادر ہے۔ آروش روتے ہوئے دعا مانگنے کے بعد اُٹھ کر واپس اپنے بیڈ پہ آکر لیٹ گئی تھی اُس کو پتا تھا اب ساری رات جاگ کے گزاری ہے کیونکہ نیند کو تو اُس کے پاس آنا نہیں۔

ایک طرف دور اسلام آباد میں یمان مستقیم رات کے وقت اپنے کمرے کی کھڑکی کے پاس کھڑا آسمان میں موجود چاند کو دیکھ رہا تھا تو دوسری طرف اپنے گاؤں کی حویلی میں موجود آروش جاگ کر رات گزار رہی تھی۔



Posted On Kitab Nagri

شازل اور ماہی کو شہر پہنچتے وقت کافی دیر ہو چکی تھی شازل اُس کو گھر چھوڑتا خود کسی کام سے باہر چلا گیا تھا جس پہ ماہی پورے گھر کا جائزہ لینے لگی جو تین کمروں پہ مشتمل ایک خوبصورت سا اپارٹمنٹ تھا بڑا ساٹی وی لاؤنج تھا عین پاس شاید بیٹھک کی جگہ تھی جس کو ڈرائینگ روم کا نام دیا ہوا تھا ماہی نے پورا گھر چیک کر لیا تھا تینوں کمرے لاکڈ تھے ڈرائینگ روم تک کا دروازہ بھی بند تھا طویل سفر کرنے کے بعد اُس کو تھکاوٹ محسوس ہو رہی تھی تبھی لاؤنج میں موجود صوفے پہ بیٹھ کر شازل کے آنے کا انتظار کرنے لگی عبا یا اُس نے کب کا اُتار دیا تھا اب وہ سادہ سے گلابی کلر کے شلوار قمیض میں ملبوس تھی پتا نہیں کب آئے گے اتنی رات ہو گئی ہے یہ بھی نہیں سوچا ایک عدد بیوی کو گھر میں اکیلا چھوڑ آیا ہوں جو یہاں پہلی بار آئی ہے۔ کافی دیر تک شازل کو نہ آتا دیکھ کر ماہی نروٹھے پن سے بڑبڑائی ایک تو اب اُس کی کمر تک اکڑ گئی تھی۔

صوفے پہ سو جاتی ہوں۔ ماہی اپنے پیرسیدھے کرتی صوفے کو اپنا بیڈ بنا لیا تھکن کی وجہ سے جلدی ہی نیند نے اُس کو اپنی آغوش میں لے لیا۔

www.kitabnagri.com

ماہی

ماہی

Posted On Kitab Nagri

اُٹھو شاباش یہاں کیوں سو رہی ہوں۔ شازل کھانے پینے کا سامان لایا تھا تو اُس کی نظر بے آرامی سے صوفے پہ سوئی ماہی پہ پڑی تبھی وہ شاپرز ٹیبل پہ رکھتا ماہی کو جگانے لگا۔
آپ۔ ماہی نے اپنی آنکھیں کھولی تو شازل کو خود پہ جھکا پایا تو فورن سے اُٹھ بیٹھی۔
ہاں میں کھانا لایا تھا تمہیں بھوک لگی ہوگی۔ شازل نے بتایا
آپ نے بہت دیر کر دی۔ ماہی ڈوپٹہ اچھے سے کندھوں پہ ڈالتی شازل سے پوچھنے لگی۔
ہاں یار بس دیر ہوگی تم بیٹھو یہاں میں کچن سے پلیٹس لاتا ہوں۔ شازل نے کہا
مجھے بتائے میں لیکر آتی ہوں۔ ماہی نے اُٹھتے ہوئے کہا۔
تم بیٹھو میں لاتا ہوں۔ شازل اُس کو بیٹھنے کا اشارہ کرتا خود کچن کی جانب گیا۔
میں نے اپنے ایک دوست سے کہا ہے کچھ دن تک ملازمہ کا بندوبست ہو جائے گا۔ شازل واپس آتا ماہی کو
بتانے لگا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ملازمہ کیوں؟ ماہی نے حیرت سے پوچھا

میں تو دن میں زیادہ تر باہر ہوتا ہوں تمہیں اگر کوئی کام ہو تو اُس سے کہنا اور وہ ساتھ ہوگی تو تمہیں یوں اکیلے رہنے میں بوریت بھی نہیں ہوگی پہلے سوچا حویلی میں سے کسی ملازمہ کو لاؤں پھر اپنا خیال جھٹک دیا۔ شازل پلیٹس لگاتا بتانے لگا۔

نہیں مجھے کسی ملازمہ کی ضرورت نہیں۔ ماہی نے انکار کیا۔

Posted On Kitab Nagri

کیوں ضرورت نہیں تمہارے سارے کام وہ کیا کر دیا کرے گی تمہیں پتا ہے حریم کے پاس بھی ایک کام والی ہے جو اُس کے سارے کام کر دیتی ہے نور ناز لین کے پاس بھی ہے آروش کے پاس تو بچپن سے ہوتی تھی ایک پر پتا نہیں کیوں وہ ملازمہ غائب ہو گی پھر اُس کے بعد میں نے آروش کے پاس کسی ملازمہ کو نہیں دیکھا۔ شازل تفصیل سے سب کچھ اُس کو بتانے لگا اور ساتھ کھانا کھانے کی شروعات بھی کرنے لگا۔

آپ کے یہاں حویلی میں تو ملازموں کی فوج ہے پر مجھے اپنا کام خود کرنے کی عادت ہے یہاں میں آپ کا اور اپنا کام کر لوں گی مجھے اچھا لگے گا۔ ماہی نے مسکرا کر کہا
مرضی ہے تمہاری۔ شازل نے زیادہ فورس نہیں کیا
آپ ویسے کیا کام کرتے ہیں؟ ماہی کو اچانک خیال آیا تو پوچھا
میں مونا ل ریستورنٹ میں ویٹر کی جاب کرتا ہوں۔ شازل نے سنجیدہ لہجے میں بتایا تو ماہی کھانا بھول کر حیرت سے شازل کو دیکھنے لگی جو سکون سے پانی پی رہا تھا
واقع؟ ماہی کو یقین نہیں آیا

ہاں کیوں کیا ویٹر کی جاب کرنے میں کوئی قباحت ہے؟ شازل نے پوچھا
نہیں پر وہ جاب آپ کرتے ہیں؟ ماہی کو اب بھی یقین نہیں آ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں تمہیں میرا گھر دیکھ کر لگ نہیں رہا میں کتنا غریب بندہ ہوں۔ شازل کو ماہی کا حیرانگی سے بھرا چہرہ دیکھ کر ہنسی آرہی تھی۔

آپ کا یہ اپارٹمنٹ بہت خوبصورت ہے آپ غریب تو نہیں بلکہ آپ کا تعلق بہت اونچے خاندان سے ہیں آپ شہباز شاہ کے بیٹے ہیں جو گاؤں کے سرینچ ہیں۔ ماہی نے جلدی سے کہا بلکل میں شہباز شاہ کا بیٹا ہوں مگر مجھے اپنی زندگی اپنے طریقے سے گزارنا پسند ہے مجھے کسی کا پابند ہونا اچھا نہیں لگتا میں یہاں رہتا ہوں کیوں رہتا ہوں اس لیے کیونکہ یہاں کوئی مجھے روک ٹوک نہیں کرتا یہاں ایسے کوئی اصول نہیں جن کو دیکھ کر میرا دل خراب ہو مجھے ایڈوینچر سے بھری زندگی پسند ہے جو مجھے چاہیے اور وہ گاؤں میں نہیں یہاں میسر ہے میں اگر گاؤں میں رہوں گا تو لالہ کی طرح زمینے کی دیکھ بھال کرنے ہوگی ڈیرے پہ جانا ہوگا لوگوں کے مسائل سننا پڑے گے کیونکہ میں شہباز شاہ کا بیٹا ہوں پھر فیصلہ مجھے وہ کرنا پڑے گا جو بڑا آدمی ہوگا کوئی غریب آدمی کا ہوگا تو ہم اُسے غلط قرار دینگے سیدھی بات یہ ہے مجھے زمینوں کی دیکھ بھال کرنا پسند نہیں کچھ سال بعد نئے سرینچ کا فیصلہ ہوگا لالہ نے انکار کر دیا ہے میں نہیں چاہتا وہاں کوئی میرا نام لے تبھی میں گاؤں سے دور رہتا ہوں کیونکہ جب وقت آئے گا کوئی بھی سرینچ پہ میرا نام نہیں لے گا میں نے گاؤں والوں کے لیے کیا ہی کیا ہے مجھے اپنی اس زندگی سے پیار ہے جو میں جی رہا ہوں یہاں سکون ہے۔ شازل کھانے سے ہاتھ اٹھاتا سنجیدگی سے بتانے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

آپ کی ہر بات ٹھیک مگر آپ ویٹر کی جاب کیسے آپ تو بہت پڑھے لکھے ہیں میں نے تو سنا تھا آپ اور آپ کے بھائی آکسفورڈ یونیورسٹی میں پڑھے ہیں۔ ماہی نے کہا تو شازل کا مقصد نکل گیا۔

ہاہاہاہاہاہاہاہیو آر سو کیوٹ مطلب تم کیا واقع اتنی معصوم ہو میں نے تو ایسے ہی جسٹ مزاق تم سے کہا۔ شازل اپنی جگہ سے اٹھ کر اُس کے گال کھینچ کر بولا تو ماہی اپنی جگہ چورسی ہو گئی کمرے سب لو کڈ ہیں اور مجھے سونا ہے۔ کھانے سے فارغ ہو کر ماہی نے شازل سے کہا

میں کھولتا ہوں آج ہم روم شیئر کرتے ہیں کیونکہ باقی کے جو دو کمرے ہیں اُن کی صفائی نہیں ہوئی اور سامان بھی کوئی نہیں کل میں فرنیچر کا بندوبست کر لوں گا۔ شازل نے کہا تو کیا ہم الگ الگ رومز میں رہے گے۔ ماہی نے پوچھا

ہاں کیونکہ حویلی میں تو مجبوری تھی یہاں تو ایسا کچھ نہیں۔ شازل نے عام انداز میں کہا اور ایک کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

اچھا۔ ماہی کا دل اُداس ہو گیا تھا اُس کا دل اچانک سے ہر چیز سے اچاٹ ہو گیا تھا اُس کو یہ بات تکلیف پہنچا رہی تھی کہ شازل اُس کو ایک موقع تک نہیں دے رہا تھا چاہے جیسے بھی جن بھی حالات میں اُن کی شادی ہوئی تھی پر شادی تو ہوئی تھی نہ شریعت کے حساب سے وہ میاں بیوی تھے پر یہ بات شاید شازل جان کر بھی نظر انداز کر رہا تھا۔

ماہی۔ شازل نے کمرے سے آواز دی تو وہ اپنی سوچو کی دُنیا سے باہر آئی۔

Posted On Kitab Nagri

جی آتی ہوں۔ ماہی خود کو کمپوز کرتی کمرے میں داخل ہوئی جہاں بیڈ پہ شازل بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھا موبائل میں مصروف تھا۔ ماہی خاموشی سے چلتی بیڈ کی ایک سائیڈ پہ آتی کروٹ بدل کر لیٹ گی پھر کچھ سوچ کر اُس نے اپنا رخ شازل کی طرف کیا جو موبائل میں جانے کیا کر رہا تھا۔

آپ کو لائف پارٹنر کیسی پسند ہیں؟ ماہی کے چانک سوال پہ شازل چونک کر اُس کو دیکھنے لگا۔ یہ کیسا سوال ہے۔ شازل اپنا سیل فون سائیڈ ٹیبل پہ رکھتا اُس کی جانب متوجہ ہوا۔ ماہی نے شازل کو سیل فون رکھتے دیکھا تو اُس کو خوشی ہوئی کہ وہ اُس کی بات عدم دلچسپی سے نہیں بلکہ دلچسپی سے سن رہا ہے۔ مطلب آپ نے شادی کے حساب سے کسی لڑکی کو آئیڈیلایز کیا ہو گا نہ۔ ماہی نے سمجھنا چاہا نہیں میں نے ایسا کچھ نہیں سوچا۔ شازل اتنا بتا کر اُس کی طرف کروٹ لیکر لیٹ گیا۔ کیوں؟ ماہی کو حیرت ہوئی۔

تم حیران بہت ہوتی ہو۔ شازل نے شرارت سے اُس کی ناک دبائی۔ بتائے نہ کیوں نہیں سوچا۔ ماہی نے بے چینی سے پوچھا۔

کیونکہ میں نہیں چاہتا تھا شادی کرنا میری زندگی کی ڈکشنری میں شادی کرنا نہیں تھا۔ شازل نے بتایا یہ کیا بات ہوئی شادی تو ہر کوئی کرتا ہے۔ ماہی کو سمجھ نہیں آیا مجھے نہیں تھا پسند شادی کرنا۔ شازل بیزار شکل بنائے بولا

Posted On Kitab Nagri

کیا آپ کو کوئی پسند تھی جو آپ کو نہیں ملی تو آپ نے شادی کا خیال اپنے ذہن سے نکال دیا؟ ماہی نے غور سے شازل کا چہرہ دیکھا

مجھے کبھی کوئی لڑکی پسند نہیں آئی اگر آتی تو میں ڈنکے کی چوٹ پہ اُس سے شادی کرتا۔ شازل مضبوط لہجے میں بولا

کیسے مطلب خاندان کی لڑکیاں تو آپ نے دیکھی نہیں ہوتی پردہ جو ہوتا ہے اور اگر آپ کو خاندان سے باہر کی لڑکی پسند آتی تو وہ کیسے آپ سے ملتی آپ کے یہاں تو خاندان سے یا ذات سے باہر شادیاں نہیں ہوتی نہ؟ ماہی متجسس لہجے میں بولی

ہاں پراگر پسند آتی تو میں اُس کو پالیتا کسی اور کے لیے چھوڑتا نہیں۔ شازل سکون سے کہتا سیدھا لیٹ گیا۔
اچھ

اب سو جاؤ رات بہت ہو گئی ہے باقی کی باتیں پھر کبھی ہو گی۔ ماہی کچھ کہنے والی تھی جب شازل نے بیچ میں اُس کو خاموش کر دیا جس پہ ماہی نے منہ بنا لیا۔
www.kitabnagri.com



حریم بی بی آپ کو دُرید شاہ ہال میں بلارہے ہیں۔ حریم کتاب کی ورق گردانی کرنے میں مصروف تھی جب ملازمہ نے کمرے میں آکر اطلاع دی

ٹھیک ہے آپ جائے ہم آتے ہیں۔ حریم کتاب سائیڈ پہ کرتی اچھے سے ڈوپٹہ پہن کر بولی۔
جی ٹھیک ہے۔ ملازمہ اتنا کہتی واپس چلی گئی

Posted On Kitab Nagri

السلام علیکم۔ دُرا۔ حریم ہال میں آتی مسکرا کر سلام کرنے لگی
وعلیکم السلام آؤ بیٹھو۔ دُرید نے کہا تو وہ اُس کے ساتھ والے صوفے پہ براجمان ہوئی۔

آپ کو کوئی کام تھا؟ حریم نے پوچھا

بناکام کے بات نہیں ہو سکتی کیا؟ دُرید نے شرارت سے پوچھا

ہو سکتی ہے بلکل یہاں ہم آپ سے ہی تو بات کرتے ہیں۔ حریم نے مسکرا کر کہا

تمہاری رزلٹ کے آنے کی ڈیٹ انا تو س ہوئی ہے؟ دُرید نے پوچھا۔

ابھی تک تو نہیں ہوئی شاید ایک دو دن تک آجائے۔ حریم نے بتایا

ہممم ٹھیک میں نے کچھ یونیورسٹیز دیکھی ہے تم بتانا

سچ دُرا ہمیں تو پنجاب یونیورسٹی میں ایڈمیشن کروانا ہے لاہور میں کتنا پیارا شہر ہے نہ۔ دُرید ابھی بتا ہی رہا

تھاجب حریم پر جوش ہوتی اُس کی بات کاٹ کر بولی

لاہور یہاں سے بہت دور حریم اور میں تمہیں اتنا دور نہیں بھیج سکتا سنازل اسلام آباد میں ہے اور اب تو

اُس کے ساتھ اُس کی بیوی بھی ہے اس لیے میں تمہیں وہاں بھیجوں گا تاکہ مجھے بھی تسلی ہو۔ دُرید نے

سنجیدگی سے کہا

Posted On Kitab Nagri

اچھا ٹھیک ہے ہمیں کوئی اعتراض نہیں اسلام آباد میں پھر ہمیں مری بھی جائے گے سنا ہے وہاں بہت ٹھنڈ ہوتی ہے۔ حریم نے فورن سے فرمانبرداری کا مظاہرہ کیا کیونکہ اسلام آباد جانے میں اُس کو کوئی مسئلہ نہیں ہوا ہاسٹل سے اچھا تھا وہ گھر میں رہتی وارڈن کی کوئی روک ٹوک بھی نہ ہوتی۔

تمہارا رزلٹ آجائے پر مجھے کوئی اور بات بھی کرنی تھی۔ دُرید اصل بات یہ آیا جی کہے۔ حریم فورن متوجہ ہوئی۔

تابلش کو جانتی ہو؟ دُرید نے پوچھا
آپ کے کزن؟ حریم نے جیسے ٹکا لگایا۔

ہاں وہی۔ دُرید نے پوچھا

ہم انہیں کیسے جان سکتے ہیں۔ حریم کی بات پہ دُرید نے اُس کو گھورا

آپ کے کزن تو ایسے کہا جیسے بہت اچھے سے جانتی ہو اُسے۔ دُرید نے سر جھٹک کر کہا
ہمیں بس اُن کا نام معلوم ہے کیونکہ وہ آپ کے کزن ہیں۔ حریم نے کندھے اُچکا کر کہا

اماں سائیں سے خالہ جان نے تمہارا رشتہ مانگا ہے انہیں تم پسند ہو اور وہ تمہیں تابلش کی دولہن بنانا چاہتے ہیں۔ دُرید کی بات کسی بم کی طرح اُس کے سر پہ گری تھی حریم کی مسکراہٹ یکدم غائب ہوئی تھی وہ بے یقین اور حیرت کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ دُرید کا چہرہ دیکھنے لگی اُس کے تاثرات نوٹ کرتا دُرید سختی سے اپنے ہونٹوں کو بھیجنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

کیا تمہیں اعتراض ہے۔ دُرید نے اندازہ لگایا

جی بلکل ہمیں اعتراض ہے۔ حریم اپنی جگہ سے اُٹھتی دُرید سے بولی اُس کا دل خوف سے دھڑک رہا تھا دُرید کی بات اُسے پریشانی میں مبتلا کر گئی تھی۔

پر کیوں تابلش بہت اچھا لڑکا ہے۔ دُرید نے سمجھنا چاہا

ہمیں کوئی غرض نہیں کسی کے اچھے ہونے سے ہمیں ابھی شادی نہیں کرنی۔ حریم کی آواز بھر آئی تھی جس کو محسوس کر کے دُرید پریشان ہوا۔

تمہاری پڑھائی پہ کوئی اثر نہیں پڑے گا اس لیے اُس کے لیے تم پریشان نہ ہو۔ دُرید کو لگا شاید وہ ابھی پڑھنا چاہتی ہے تبھی اُس کو تسلی کروانے لگا۔

ہمیں اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنی۔ حریم اتنا کہتی اپنے کمرے کی طرف بھاگی پیچھے دُرید پریشانی سے اُس کے رد عمل کے بارے میں سوچنے لگا اُس کو اندازہ نہیں تھا حریم اتنا شدید قسم کا رد عمل دے گی۔

www.kitabnagri.com

اپنے کمرے میں آکر حریم اوندھے منہ بیڈ پہ لیٹ کر رو پڑی۔

ہمیں نہیں کرنی کسی سے شادی وہ ہم سے ایسی بات کیسے کر سکتے ہیں۔ حریم ہچکی کے درمیان بڑبڑائی۔



تم آج پھر آگئے۔ فجر نے دوسرے دن ارمان کو دیکھا تو اُس کو حیرت ہوئی کیونکہ وہ جب بھی آتا تھا ایک یا دو ماہ بعد آتا تھا وہ بھی یمان کے کام سے اور آج اتنی جلدی اُس کا آنا سمجھ نہیں آیا۔

Posted On Kitab Nagri

یامین سے ملنے آیا تھا وہ اُس کے اسکول کی چھٹیاں ہیں نہ۔ ارمان نے کہا

یا میں گھر پہ نہیں۔ فجر نے بتایا

کہاں گیا ہے وہ؟ ارمان نے جاننا چاہا

تم سے مطلب۔ فجر نے اُس کو گھورا

جی ظاہر ہے مطلب ہے ملنے جو آیا ہوں اتنی دور سے۔ ارمان نے معصوم شکل بنائی

لگتا ہے یمان نے تمہیں کام سے نکال دیا ہے ویلے ہو اب تبھی یہاں وہاں گھومتے رہتے ہو۔ فجر نے ٹکا لگایا۔

ایسی کوئی بات نہیں میری جاب ہے۔ ارمان نے فخر یہ بتایا

تو وہاں جاؤ یہاں تمہاری کوئی ضرورت نہیں۔ فجر نے اتنا کہہ کر دروازہ بند کرنا چاہا

میں یامین سے ملنے آیا ہوں آپ پلیز اُس کو تو بلوائے۔ ارمان نے جلدی سے دروازے کے درمیان اپنا پیر رکھا

www.kitabnagri.com

یہ کیا بد تمیزی ہے۔ فجر ناگواری سے بولی

بد تمیزی کہاں میں تو بس یامین کا پوچھ رہا تھا وہ مجھے مس کر رہا ہو گا۔ ارمان نے دروازے کے درمیان اپنا

پیر ہٹایا۔

وہ اجنبی لوگوں کو یاد نہیں کرتا اس لیے تم جاؤ دوبارہ یہاں مت آنا۔ فجر نے دو ٹوک انداز میں کہا

Posted On Kitab Nagri

چلا جاؤں گا پر اتنا تو بتادے یا مین ہے کہاں؟ ارمان کی سوئی ایک ہی جگہ پہ اٹکی ہوئی تھی۔

عیشا کے پاس گیا ہے۔ فجر نے زچ ہوتے بتایا

عیشا کون؟ ارمان نا سمجھی سے پوچھنے لگا

میری بہن۔ فجر نے دانت پیس کر بتایا

او اچھا میرے ذہن سے نکل گیا آپ اُن کا ایڈریس بتادے میں لیکر آتا ہوں یا مین کو۔ ارمان اپنے سر پہ ہاتھ مار کر بولا

میں یمان سے کہوں گی تم بہت تنگ کرتے ہو۔ فجر نے اُس کو دھمکی دی تو ارمان کا منہ کھلا کھلا رہ گیا۔

میں نے کب آپ کو تنگ کیا۔ ارمان نے احتجاجاً کہا

ابھی کیا کر رہے ہو؟ فجر نے جتایا

میں تو بس یا مین کا پوچھ رہا تھا۔ ارمان نے کہا

یا مین عیشا کی طرح رہے گا دو دن تک سُن لیا اب جاؤ۔ فجر نے جان چھڑوانی چاہی

تو کیا آپ یہاں اکیلی ہوتی ہیں۔ ارمان نے دوسرا سوال کیا۔

اب اگر تم یہاں سے نہیں گئے تو میں تمہارا اپنا سر دیوار پہ مار دوں گی۔ فجر نے وارن کیا

میں جاتا ہوں پھر آؤں گا۔ ارمان اُس کی دھمکی پہ سٹیٹایا۔



آروش تم سے بات ہو سکتی ہے؟ دُرید آروش کے کمرے کا دروازہ نوک کر کے اُس سے بولا

Posted On Kitab Nagri

جی لالہ ضرور آپ بتائے۔ آروش نے مسکرا کر اندر آنے کی اجازت دی۔

کیا تمہیں پتا ہے تابلش کا رشتہ حریم کے لیے آیا ہے؟ دُرید نے پوچھا

جی اماں سائیں سے سرسری سے بات ہوئی تھی اس موضوع پہ۔ آروش نے بتایا

میں نے حریم سے بات کی وہ کافی ڈسٹرب ہو گئی تھی کل سے اپنے کمرے سے نہیں نکلی تم اُس سے بات

کرو جا کر اُس کو سمجھاؤ۔ دُرید نے کہا

لالہ آپ کو نہیں لگتا حریم ابھی بہت چھوٹی ہے وہ شادی جیسی بڑی ذمہ داری پوری نہیں کر سکتی۔ آروش

نے اُس کی بات سن کر کہا

اماں سائیں بضد ہے اور میں اُن کی ضد کے آگے مجبور ہوں۔ دُرید اپنی پیشانی مسلتا پریشان کن لہجے میں

بولا

آپ بھی اس رشتے سے مطمئن نظر نہیں آرہے۔ آروش غور سے دُرید کے تاثرات جانچتے کہا

میں چاہتا ہوں حریم اپنی پڑھائی پوری کرے وہ بہت معصوم ہے ابھی اُس کا بچپنا نہیں گیا ایسے میں شادی

کروانا سراسر بے وقوفی اور اُس کے ساتھ نا انصافی ہے۔ دُرید نے کہا

میں حریم سے بات کروں گی وہ ضرور میری بات کو سمجھے گی۔ آروش نے کچھ سوچ کر کہا

ٹھیک ہے تم ضرور اُس سے بات کرنا ہم اُس کا بھلا چاہتے ہیں۔ دُرید نے کہا

Posted On Kitab Nagri

حریم۔ آروش حریم کے کمرے میں آئی تو اُس کو کھڑکی کے پاس اُداس کھڑا پایا۔
جی۔ حریم نے اُس کی طرف اپنا رخ کیا۔

تم روئی ہو؟ آروش نے اُس کی سرخ آنکھیں دیکھی تو فکر مند ہوئی۔

آپی ہمیں شادی نہیں کرنی آپ پلیز سب کو بتائے۔ حریم آروش کے گلے لگتی روتے ہوئے اُس سے بولی
پر کیوں میں تو یہاں تمہیں بتانے آئی ہوتا بش بہت اچھا ہے تمہیں بہت خوش رکھے گا سب سے بڑی
بات اُس کو لالہ نے تمہارے لیے پسند کیا ہے تو وہ کیسے غلط ہو سکتا ہے۔ آروش نے نرمی سے کہا تو حریم
فورن سے اُس سے الگ ہوئی۔

ہمیں نہیں کرنی شادی آپ سب زبردستی کیوں کر رہے ہیں اگر ہم آپ پہ بوجھ ہیں تو بتادے ہم چلے
جائے گے اپنے بابا کے یہاں۔ حریم اپنے آنسو صاف کرتی آروش سے بولی
یہ بات تم نے سوچ بھی کیسے لی تم ہم پہ بوجھ ہو۔ آروش کے کچھ کہنے سے پہلے دُرید شاہ کا دروازے کے
پاس کھڑا حریم سے بولا

www.kitabnagri.com

تو ہم اور کیا سوچے یہ اچانک آپ سب کو ہماری شادی کا خیال کیسے آگیا۔ حریم نے رخ موڑ کر کہا آروش
نے دُرید کو دیکھ کر باہر جانا بہتر سمجھا اس لیے وہ چلی گئی۔

شادی تو ایک نہ ایک ہر لڑکی کی ہوتی ہے نہ اب جب تمہاری کرنا چاہتے ہیں تو تم اتنا ادوری ایکٹ کیوں
کر رہی ہو۔ دُرید نے کہا

Posted On Kitab Nagri

ہم اوورری ایکٹ نہیں کر رہے۔ حریم نے فورن سے کہا
دیکھو حریم تم ہم سب کو عزیز ہو تمہیں نہیں پتا میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں شاید آروش سے بھی زیادہ
میں نے تمہارے لیے اگر شادی کا فیصلہ لیا ہے تو سوچ سمجھ کر دیا ہے۔ دُرید اُس کا رخ اپنی جانب کیے
بولا

اگر آپ ہم سے اتنی محبت کرتے ہیں تو خود کیوں شادی نہیں کر لیتے ہم سے۔ حریم کی بات سن کر دُرید
پھٹی پھٹی نظروں سے اُس کا چہرہ دیکھنے لگا جو آنکھوں میں اُمید کے جگنوؤں لیے اُس کے وجیہ چہرے پہ
نظر جمائے ہوئے تھی۔



آپ ناراض ہیں مجھ سے؟ ارمان اسٹوڈیو آتا ایمان سے بولا جو آج اپنا نیو سوئنگ رکارڈ کروانے والا تھا۔
کیا مجھے نہیں ہونا چاہیے۔ ایمان اپنے گٹار کا جائزہ لیتا اُس سے پوچھنے لگا۔
مجھے دلاور سرنے حکم دیا تھا۔ ارمان نے وضاحت دی۔
www.kitabnagri.com
کل تم کہاں تھے؟ ایمان کے اچانک ایسے سوال پہ ارمان چونک پڑا۔
میں یہی تھا۔ ارمان نے گڑ بڑا کر کہا۔

اسلام آباد میں تو نہیں تھے دو دن سے۔ ایمان نے سرسری لہجہ اپنایا
مجھے کہاں جانا ہے یہی ہوتا ہوں۔ ارمان نے جلدی سے کہا

Posted On Kitab Nagri

تم بتانا نہیں چاہتے تو وہ الگ بات ہے ورنہ میں جانتا ہوں تم دو دن سے کراچی تھے کل رات اسلام آباد پہنچے ہو۔ ایمان کی بات پہ ارمان نے اپنا سر جھکا لیا۔

سر وہ

سب تیاریاں ہو گئی ہے میں چلتا ہوں رکارڈنگ کے بعد مجھے ضروری کام ہے بہت۔ ایمان اُس کی بات ان سنی کرتا چلا گیا تو ارمان اُس کے پیچھے گیا۔

سر یہ لائنز کچھ ایکسٹرا ہے۔ ایمان گٹار لیکر بیٹھا تو ایک لڑکی اُس کے پاس آئی۔ ہم۔ ایمان اُس کے ہاتھ سے پیپر لیکر بس اتنا بولا

اور گانا گانے کی جگہ پہ کھڑا ہو گیا تو اُس کے ایک ساتھ نے گٹار اُس کی جانب بڑھایا تو ایمان گہری سانسیں اندر کھینچتا گٹار کی تاروں کو چھیرتا گانا گانے کی شروعات کرنے لگا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

یاروں سب دعا کرو۔

یاروں سب دعا کروں

مل کر فریاد کروں

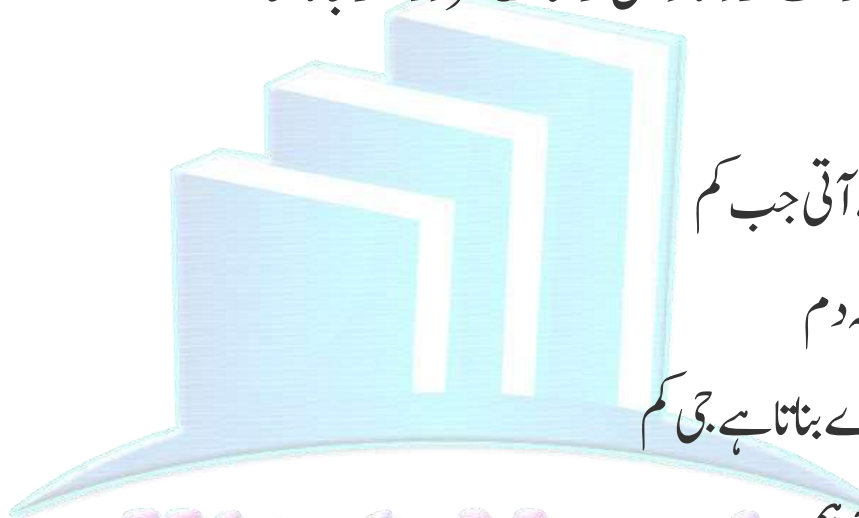
دل جو چلا گیا ہے

اُسے آباد کروں

Posted On Kitab Nagri

یاروں تم میرا ساتھ دو ذرہ

ارمان جو یمان کے پیچھے آتا اُس سے بات کرنے والا تھا مگر یہاں یمان کو مصروف دیکھتا اپنا سامنہ لیکر رہ گیا وہ جانتا تھا یمان اُس سے ناراض ہے بہت زیادہ تبھی اُس کی بات سُنے بنا یہاں آ گیا تھا ورنہ جب بھی اپنے کسی گانے کی رکارڈنگ کرواتا تو اُس کو ساتھ ضرور لیکر جاتا تھا۔



تجھے دیکھا سانسیں مجھے آتی جب کم
دھڑکن رُک گئی نکلے نہ دم

خدا بے سوڑے گھرے بناتا ہے جی کم
مر مٹے تجھ پر بھول گئے ہم

دل گیا دل گیا لے گیا صنم

اُسے دیکھا سانسیں مجھے آتی جب کم

دھڑکن رُک گئی نکلے نہ دم

دل گیا دل گیا لے گیا صنم

اُسے دیکھا سانسیں مجھے آتی جاتی جب کم

Posted On Kitab Nagri

دھڑکن رُک گئی نکلے نہ دم
دل گیا دل گیا لے گیا صنم
تجھے دیکھا سانسیں مجھے آتی جب کم
دھڑکن رُک گئی نکلے نہ دم

گانا گانے کے وقت ہمیشہ کی طرح اُس کے سامنے آروش کی آنکھوں کا سایہ لہرایا تھا جس سے وہ چاہ کر
بھی خود کو آزاد نہیں کر سکتا تھا۔



درِ جدائی میرے دل وچ بھر دیا
ہائے۔

درِ جدائی میرے دل وچ بھر دیا
میٹھی میٹھی نظروں نے جادوں کیسا کر دیا
میٹھی میٹھی نظروں نے جادوں کیسا کر دیا

Posted On Kitab Nagri

یمن کو وہیل یاد آیا جب اچانک سے اُس کی ٹکڑا روش سے ہوتے ہوتے رہ گئی تھی اور اُس نے جب پہلی بار آ روش کی شہد آنکھوں کو دیکھا تھا تب سے اُس کو ایک نئے جذبے کا احساس شدت سے ہوا تھا۔

تھوڑا تھوڑا ہنس کر قہر کیسا ڈھار دیا

تھوڑا تھوڑا ہنس کر قہر کیسا ڈھار دیا

اُس کی اداؤں نے دیوانہ مجھے کر دیا

دل گیا دل گیا لے گیا صنم

اُسے دیکھا سانس میں مجھے آتی جب کم

دھڑکن رُک گئی نکلے نہ دم

اُسے دیکھا سانس میں مجھے آتی جاتی جب کم

دھڑکن رُک گئی نکلے نہ دم



گانا ختم ہونے کے بعد یمن نے گٹار سائیڈ پہ کر کے جانے والا تھا جب ارمان اُس کے سامنے آگیا۔

Posted On Kitab Nagri

میں کراچی گیا تھا یمن کی وجہ سے اُس کی چھٹیاں ہیں تو سوچا تھا اُس کو گھمانے پھرانے لے جاؤں گا تو اُس کا دل بہل جائے گا۔ ارمان نے ایک سانس میں سب کچھ بتا دیا۔

میرے کراچی جانے کی سیٹ بک کرواؤ۔ یمن اُس کی بات کے جواب میں جو بولا ارمان کے لیے وہ ناقابل یقین تھا۔

سوری سر میں کچھ سمجھا نہیں۔ ارمان کو لگا شاید اُس کو سننے میں غلطی ہو گئی ہے تبھی پوچھا۔
کراچی جاؤں گا میں اور یہ ویکنڈ میں اپنی بہنوں کے ساتھ گنواروں گا۔ یمن اُس کی حیرانگی بھانپتا بتانے لگا۔

اوکے ٹھیک ہے میں ابھی پہلی فلائٹ دیکھتا ہوں کب کی ہے۔ ارمان مسکراتا بولا تو یمن نے سر کو جنبش دینے میں اکتفا کیا۔



شازل صبح اُٹھا تو بیڈ پہ ماہی کو نہ پایا وہ اُٹھا اور فریش ہو کر باہر آیا تو ماہی ٹیبل پہ ناشتہ لگا رہی تھی جس کو دیکھ کر شازل کو خوشگوار حیرت ہوئی

واہ تم اتنی جلدی اُٹھ گئی اور ناشتے کا اتمام بھی کر لیا زبردست۔ شازل کرسی گھسیٹتا بیڈھ کر اُس سے بولا
آپ کو اچھا لگا؟ ماہی نے خوشی سے پوچھا

بلکل میں تو سوچ رہا تھا مجھے باہر سے کچھ لانا پڑے گا۔ شازل نے بتایا۔

Posted On Kitab Nagri

میں فجر کے وقت اُٹھی تھی سارا گھر تو کل دیکھ لیا تھا پھر کچن میں گئی وہاں بس کچھ بریڈ انڈے اور جوس کے ڈبے تھے تو میں نے آملیٹ بنالیا آپ کو جانے کیسے لگے وہاں حویلی میں تو سب ہیوی ناشتہ کرتے ہیں نہ سب۔ ماہی خود بھی بیٹھ کر بتانے لگی۔

وہاں تو دیسی گیہ والے پراٹھے کھا کر مجھے اپنے وزن کی ٹینش ہو گئی تھی اُپر سے مکھن لسی اپس مجھے یہ سب کھانا ہضم نہیں ہوتا۔ شازل جھر جھری لیکر بولا اچھا پر یہ سب تو انسان کے لیے اچھی ہوتی ہیں۔ ماہی کو تعجب ہوا

ہاں ہوتی ہے پر مجھے عادت نہیں یہ سب کھانے کی سات سال کا تھا جب شہر میں بورڈن اسکول میں مجھے بھیج دیا گیا اُس کے بعد آمریکا گیا شاید میں تب سولہ یا سترہ برس کا ہو گا اُس کے بعد پھر جب پڑھائی کرنے کے بعد میں پاکستان آیا تو گاؤں میں ہونے والی چیز مجھے پریشان کرنے لگی حویلی میں رہنے سے مجھے وحشت سی ہوتی تھی ایسا لگتا تھا جیسے میں یہاں رہا تو مر جاؤں گا تبھی میں نے اسلام آباد رہنے کو ترجیح دی اب دو سے تین سال سے میں یہاں ہوں میری اپنی پہچان ہے یہاں مجھے ہر کوئی میرے نام سے جانتا ہے کوئی سردار شہباز شاہ کا بیٹا سمجھ کر مجھے جھک کر سلام نہیں کرتا نہ کوئی اپنے مطلب کے لیے میری چاپلوسی کرتا ہے۔ شازل آملیٹ کھاتا آرام سے اپنی زندگی کے بارے میں بتانے لگا جیسے اپنے بارے میں نہیں کسی اور کا ذکر ہو رہا ہو۔ ماہی تو بس حیرانگی والے تاثرات چہرے پہ سجائے شازل کا لا پر واہی والا انداز دیکھ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

آپ سات سال کی عمر سے اپنے ماں باپ سے اتنا دور رہے؟ ماہی حیرانگی سے نکل کر پوچھنے لگی۔
ہاں کیونکہ ہم بچپن میں آروش سے بہت لڑائی کرتے تھے ایک دفع میری وجہ سے آروش بیڈ سے گری
تب آروش چار یا پانچ سال کی ہوگی تو بابا سائیں نے مجھے بورڈن بھیج دیا انہیں شک تھا کہیں میں دوبارہ یہ
حرکت نہ کر لوں۔ شازل ہنس کر بتانے لگا

تو آپ کو کبھی آروش سے جیلیسی نہیں ہوتی تھی؟ ماہی متحس ہوئی۔
کون بھائی اپنی بہنوں سے جلتا ہے آروش میں سب حویلی والوں کی جان تھی کیونکہ وہ شہباز شاہ کی اکلوتی
بیٹی تھی بورڈن اسکول مجھے ویسے بھی جانا تھا میں بس کچھ جلدی ہی چلا گیا۔ شازل نے بتایا
کافی عجیب اسٹوری ہے مطلب آپ نے اپنے گھر سے شہر سے دور زندگی گزاری ہے۔ ماہی کو جیسے یقین
نہیں آرہا تھا۔

بابا سائیں کسی سے ڈرتے نہیں تھے مگر اولاد کے سامنے ہر شخص کمزور ہو جاتا ہے بابا سائیں کو بھی کچھ ایسا
خدا تھا کہ اُن کے دشمن کہی ہمیں نقصان نہ پہنچا دے اس وجہ سے انہوں ہمیں دور رکھا آروش
ڈرائیور کے ساتھ یا کسی ملازمہ کے ساتھ اسکول یا کہی اور نہیں جاتی تھی بابا سائیں خود اُس کو اسکول چھوڑ
آتے تھے پھر چھٹی کے دس منٹ پہلے وہ وہاں پہنچ جاتے چاہے انہیں کتنی مصروفیات کیوں نہ ہو آروش
کے لیے وہ سب کچھ نظر انداز کر جاتے تھے۔ شازل نے مزید بتایا

Posted On Kitab Nagri

بیٹیاں سب کو پیاری ہوتی ہیں پر شہباز شاہ جس شخصیت کے مالک ہے اتنے سخت گیر قسم کے اُن کا برتاؤ اپنی بیٹی کے لیے اتنا نرم دیکھ کر مجھے حیرت ہوتی ہے کیونکہ زیادہ تر ایسے مرد کو بیٹوں کی خواہش ہوتی ہے۔ ماہی نے اپنے دل میں موجود بات کو بیان کیا۔

میرے بابا سائیں جیسے بھی ہے انہیں چاہ شروع سے ہی بیٹی کی تھی اماں سائیں بتاتی ہیں بابا سائیں میری اور لالہ کی پیدائش کے وقت اتنا خوش نہیں تھے جتنے آروش کی پیدائش پہ ہوئے تھے۔ شازل ماہی کو بتاتا جو س کا گلاس پینے لگا۔

انہیں آروش سے اتنا پیار ہے تبھی وہ اُس کی شادی نہیں کرواتے۔ ماہی کی بات پہ شازل کا گرفت گلاس پہ مضبوط ہوئی تھی۔

ماہی تمہیں کچھ نہیں پتا اس لیے ایسی باتیں مت کیا کروں میرے سامنے۔ شازل خود پہ ضبط کیے بولا میں نے بس ایک بات کہی سوری اگر آپ کو بُرا لگا ہو تو۔ ماہی نے شرمندگی سے کہا آئندہ احتیاط کیا کرو اور پلیر ایسی بات آروش کے سامنے مت کرنا۔ شازل نے کہا۔ جی۔ ماہی نے سر کو جنبش دیتے کہا

تم ریڈی ہو جاؤ پھر مارکیٹ چلتے ہیں تم گروسری خود کر لینا۔ شازل بات بدل کر بولا میں عبا یا پہن کر آتی ہوں۔ ماہی جلدی سے اپنی جگہ سے اٹھی۔

عبا یا پہننا نہ پہننا تمہاری اپنی مرضی ہے یہ مت سمجھنا ہم تم پہ زبردستی کر رہے ہیں۔ شازل نے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

میں اپنی مرضی سے پہن رہی ہوں۔ ماہی نے جواب دیا۔



حریم پاگل مت بنو۔ دُرید اپنے غصے پہ قابو پاتا اُس سے بولا ورنہ دل تو چاہ رہا تھا تھپڑوں سے اُس کا منہ لال کر دیتا۔

ہم نے کچھ غلط تو نہیں کہا۔ حریم نے سر جھکائے کہا
حریم میرے صبر کا امتحان مت لو۔ دُرید نے سخت لہجے میں کہا
آپ ہمارے ساتھ ایسا کیوں کر رہے ہیں ہمیں آپ سے محبت ہیں اور ہم آپ کے علاوہ
چٹاخ

حریم کی بات بیچ میں رہ گئی جب دُرید نے زوردار تھپڑ اُس کے گال پہ مارا جس سے وہ اوندھے منہ بیڈ پہ
گری
تم۔

دُرید کچھ سخت کہتا کہتارک گیا ایک غصے بھری نظر وہ زار و قطار روتی حریم پہ ڈالتا ٹھاہ کی آواز سے دروازہ
بند کرتا باہر نکل گیا۔

ہم آپ کے بنا مر جائے گے۔ حریم نم لہجے میں کہتی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

لالہ کیا ہوا آپ اتنے غصے میں کیوں ہیں؟ آروش نے دُرید کو غصے سے باہر جاتا دیکھا تو اُس کے پاس آئی۔

Posted On Kitab Nagri

اگر میں یہاں رہا تو مجھ سے کچھ بُرا ہو جائے گا۔ دُرید ہاتھوں کی مٹھیاں بھیج کر بولا
ہوا کیا ہے آپ تو حریم کے پاس تھے نہ۔ آروش نے اُس کو اتنا غصے میں دیکھا تو فکر مند ہوئی۔
حریم کو سمجھاؤ آروش ورنہ میں اُسے جان سے مار دوں گا۔ دُرید دانت پہ دانت جمائے بولا
لالہ یہ آپ کیا بول رہے ہیں۔ آروش کو دُرید کی بات پسند نہیں آئی۔
شادی کرنا چاہتی ہے وہ مجھ سے سمجھ نہیں آ رہا یہ خرافات اُس کے دماغ میں لایا کون ہے۔ دُرید کی بات
پہ آروش کا ہاتھ بے ساختہ اپنے منہ پہ پڑا۔
حریم نے ایسا خود کہا۔ آروش بے یقینی نظروں سے دُرید کو دیکھ کر بولی
ہاں نہ اُس نے میری عمر کا لحاظ کیا اور نہ ہمارے درمیان موجود رشتے کا۔ دُرید سخت خائف معلوم ہو رہا
تھا۔

حویلی میں یہ بات کسی کو پتا چل گئی تو لوگ بہت باتیں بنائے گے۔ آروش نے کہا
جانتا ہوں اس لیے میں اماں سائیں کو کہتا ہوں وہ اسی جمعے حریم کا نکاح کروائے۔ دُرید پتھر یلے لہجے میں
اپنا منصوبہ بتانے لگا آروش کو بے اختیار حریم پہ ترس آیا۔



ماضی !

آج شہباز شاہ آروش کو لیکر یمان کے گھر آئے تھے۔ اُن کا دل تو نہیں چاہ رہا تھا آروش کو ایسی جگہ لانے
پہ مگر وہ مجبور تھے۔

Posted On Kitab Nagri

یہ اُس کا گھر ہے۔ آروش کی آواز پہ وہ اپنی سوچو سے باہر آئے۔
ہتممم یہی ہے تمہاری ضد پہ میں یہاں آیا ہوں۔ شہباز شاہ نے ہنکارہ بھر کر کہا
میں اندر جاتی ہوں۔ آروش نے بے چینی سے کہا
میں ساتھ چلتا ہوں۔ شہباز شاہ اُس کا ہاتھ پکڑ کر بولے۔
آپ لوگ کون اور یہاں کیوں آئے ہیں؟ مستقیم صاحب نے شہباز شاہ اور آروش کو اپنے گھر میں داخل
ہوتا دیکھا تو پوچھا۔ صحن میں موجود چار پائی پہ بیٹھی فجر اور عیسا بھی اُن کو دیکھ کر کھڑی ہو گئی۔
فجر کہیں یہ؟ عیسا فجر سے بولی تو اُس کو ساری بات سمجھ آئی فجر کے تاثرات یکدم سخت ہوئے تھے۔
تم ہونہ وہ لڑکی جس نے میرے معصوم بھائی کو اپنی جال میں پھنسا یا تھا۔ فجر دندنا تی آروش کے پاس آئی
تو آروش ڈر کر شہباز شاہ کا بازو تھام گئی۔
تھمیز سے بات کرو جانتی نہیں تم کس کے ساتھ کیا بات کر رہی ہو۔ شہباز شاہ کرخت آواز میں بولے
سب جانتی ہوں میں کس سے اور کیا بات کر رہی ہوں آپ مجھے بس اتنا بتائے یمان میرا بھائی کہاں
ہے؟ فجر نے طنز یہ لہجے میں کہا
میرے بابا سائیں سے ایسے بات مت کرو انہوں نے کچھ نہیں کیا۔ آروش کو فجر کا شہباز شاہ سے ایسے
بات پسند نہیں آیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

تم تو مجھ سے بات مت کرو تمہیں دیکھے بنا ہی مجھے اتنی نفرت ہو گئی ہے جو میں بتا نہیں سکتی سید گھرانے سے تعلق ہے نہ تمہارا تو اُس کا تھوڑا لحاظ کرتی پردہ تو کر لیا مگر اپنی حدود بھول گئی تم۔ فجر کی آواز تیز سے تیز ہوتی جا رہی تھی فائزہ بیگم کی شور کی آواز پہ باہر آئی تھی۔ فجر کی باتوں کو سن کر آروش کا سر نفی میں ملنے لگا۔

میں ایسی نہیں ہوں۔ آروش کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے جو اُس کے نقاب میں جذب ہوئے فجر ہمیں بات کرنے دو۔ مستقیم صاحب جواب تک خاموش تھے وہ بولے میں بس آپ سے پوچھنے آیا تھا اپنے بیٹے کی جان کے بدلے کیا لو گے۔ شہباز شاہ سپاٹ لہجے میں پوچھنے لگے اُن کی بات پہ فائزہ بیگم ہاتھ اپنے سینے پہ پڑا تھا۔ فجر اور عیشا کو کچھ غلط ہونے کا احساس شدت سے ہوا تھا۔

ک ک کیا مطلب؟ فجر نے اٹک اٹک کر پوچھا وہ لڑکا اب زندہ نہیں رہا میرے بندوں نے اُس کا قتل کر دیا۔ شہباز شاہ عام انداز میں بولے جیسے کوئی بڑی بات نہ ہو اُن کے لیے مگر وہ اپنی بات سے سب کا دل چیر چکے تھے۔

نہیں میرا ایمان۔

فائزہ بیگم اتنا کہتی زمین پہ ڈھے گی تھی۔

امی۔

Posted On Kitab Nagri

امی

فجر اور عیشا بھاگ کر اُن تک پہنچی تھی۔

بابا سائیں انہیں ہسپتال لے جائے۔ آروش نے خوف بھری نظروں سے فائزہ بیگم کو دیکھ کر کہا تم دفع ہو جاؤ یہاں سے تمہاری وجہ سے ہم نے اپنا اکلوتا بھائی کھویا ہے میری بددعا ہے تمہیں کوئی خوشی نصیب نہ ہو خوشیوں کے دروازے تم پہ بند ہو جائے تم لوگوں نے جو میرے بھائی کے ساتھ کیا ہے نہ اُس کا حساب اللہ تم سب سے لے گا تم سب تڑپوں گے یہ میری آہ ہے۔ فجر روتے ہوئے چیخ کر بددعائیں دینے لگی۔ آروش کو اپنا سر درد سے پھٹتا محسوس ہوا۔

شہباز شاہ کو غصہ تو بہت آ رہا تھا مگر وہ آروش کی وجہ سے خاموش تھے وہ آروش کو خود سے بدزن نہیں کرنا چاہتے تھے۔

فجر چھوڑوا انہیں امی کو ہسپتال لے جانا ہے۔ عیشا نے روتے ہوئے کہا جب کی مستقیم صاحب ٹیکسی کا بندوبست کرنے گئے تھے

www.kitabnagri.com

میں ارسم کو کال کرتی ہوں۔ فجر اندر کی طرف بھاگی۔

آروش چلو۔ شہباز شاہ ایک نظر اُن پہ ڈال کر آروش کا بازو تھام کر بولے انہیں ہماری ضرورت ہے۔ آروش نے فورن سے کہا بیٹا ضد مت کرو چلو یہاں سے۔ شہباز شاہ اُس کی سُنے بنا اپنے ساتھ لیکر چلے گئے۔



Posted On Kitab Nagri

باباسائیں مجھے گاؤں نہیں جانا آپ پلیز مجھے ایک دفع اُن سب سے ملنے دے مجھے بتانا ہے میں ایسی لڑکی نہیں ہوں انہیں یہ بھی بتانا ہے کہ شاید اُن کا بیٹا زندہ ہو پلیز باباسائیں مجھے گاؤں نہ لیکر جائے پتا نہیں وہ خاتون کیسی ہوگی۔ آروش منت بھرے لہجے میں شہباز شاہ سے بولی جو اُس کو آج واپس گاؤں لے جا رہا تھا

خاموش رہو آروش۔ گاڑی ڈرائیو کرتا دیدار شاہ نے سخت نظروں سے بیک مرر سے اُس کو دیکھ کر کہا میں ساری زندگی کے لیے خاموش رہنے کو تیار ہوں پر آپ لوگ میری یہ التجاسن لے۔ آروش نے روتے ہوئے شہباز شاہ سے کہا جو بے تاثر بیٹھے تھے۔

باباسائیں۔ آروش نے اُن کو جھنجھورا تمہیں کسی کی باتوں سے کوئی فرق نہیں پڑنا چاہیے تم شہباز شاہ کی بیٹی ہو اُن دو ٹکے کے لوگوں کے بارے میں نہ سوچو۔ شہباز شاہ اُس کو اپنے ساتھ لگائے بولا۔

www.kitabnagri.com

آروش نے کچھ کہنا چاہا پر شہباز شاہ نے بیچ میں ٹوک دیا۔
ڈاکٹر نے تمہیں ٹینشن لینے سے منع کیا ہے اس لیے فضول کی باتوں میں دھیان نہیں دو۔



میری ماں کیسی ہے؟ فجر نے ڈاکٹر کو ایمر جنسی وارڈ سے باہر نکلتا دیکھا تو بھاگ کر اُس کے پاس آئی۔

Posted On Kitab Nagri

آئے ایم سوری شی از نو مور۔ ڈاکٹر نے افسوس سے بھرے لہجے میں کہا تو عیثا اور فجر اپنی جگہ ساکت سی ہو گئی۔ جب کی مستقیم صاحب نے زور سے اپنی آنکھوں کو میچ لیا
نہیں نہیں ایسا نہیں ہو سکتا ہے آپ دوبارہ چیک کرے وہ بالکل ٹھیک ہو گئی۔ فجر اپنا سر نفی میں ہلاتی
تڑپ کے بولی۔

اللہ آپ کو صبر دے۔ ڈاکٹر اُس کو حوصلہ دیتی چلی گئی۔
فجر۔ عیثا روتی ہوئی فجر کے گلے لگی۔

ہے عیثا رو کیوں رہی ہو ہماری ماں بالکل ٹھیک ہے وہ بس مذاق کر رہی ہیں تاکہ یمان آجائے جیسے بچپن
میں کرتی تھی یمان کہی چلا جاتا تھا تو۔ فجر اپنے ساتھ لگی عیثا کے بالوں کو سہلا کر بولی۔
میں جاتی ہوں اُن کے پاس۔ عیثا اپنی آنسو صاف کرتی ایمر جنسی وارڈ کی جانب بھاگی فجر اُس کے پیچھے
جانے والی تھی جب ارسم نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر روک لیا۔

ارسم امی ہمارا انتظار کر رہی ہیں۔ فجر نے اپنا ہاتھ آزاد کروانا چاہا
فجر حقیقت کو تسلیم کرو۔ ارسم اُس کو اپنے ساتھ لگاتا تسلی آمیز لہجے میں بولا تو اُس کا سہارا پا کر فجر پھوٹ
پھوٹ کر رو پڑی اتنا کہ ارسم کو سنبھالنا مشکل ہو گیا۔



Posted On Kitab Nagri

اپنے کمرے میں جاؤ۔ حویلی پہنچ کر شہباز شاہ نے آروش سے کہا تو وہ بنا کوئی بات کیے خاموشی سے اپنے کمرے کے راستے چلی گی اُس کے جانے کا یقین کرتے شہباز شاہ نے اپنے قدم مہتاب بیگم کے کمرے کی جانب کیے۔

السلام علیکم اماں سائیں۔ شہباز شاہ نے ادب سے سلام کیا۔

میرے منع کرنے کے باوجود تم اُس کے بدزات کو لیکر آئے۔ مہتاب بیگم نے نفرت سے آروش کا ذکر کیا۔

اماں سائیں پلیز آروش میری بیٹی میرے جگر کا ٹکرا ہے اُس کے خلاف میں ایک لفظ نہیں سُنوں گا۔ شہباز شاہ نے حد درجہ سنجیدگی سے بولے

تم اپنی بیٹی کی وجہ سے ماں سے بد اخلاقی کر رہے ہو۔ مہتاب بیگم نے نخوت بھرے لہجے میں کہا گستاخی معاف اماں سائیں پر وہ میری بیٹی ہے اور بے قصور ہے اس لیے کوئی بھی اُس پہ الزام نہ ٹھیرائے۔ شہباز شاہ نے کہا

www.kitabnagri.com

ہم نے تو دلدار شاہ سے کہا تھا اُس لڑکے کو بعد میں پہلے آروش کا گلابا کر مار دینا تھا۔ مہتاب بیگم کی بات پہ شہباز شاہ نے بمشکل خود پہ ضبط کیا۔

Posted On Kitab Nagri

آروش لاوارث نہیں ہے اُس کا باپ زندہ ہے میں اُس سے ایک پل کے لیے بھی غافل نہیں ہوتا شکر کرے آپ کے پوتوں کو بخش دیا ہے مگر جو اُن کی وجہ سے آروش کی حالت ہوئی تھی نہ میں اپنے پستول کی گولیاں اُن کے سینے پہ برساتا۔ شہباز شاہ کا لہجہ برف کی مانند ٹھنڈا تھا۔

تم مانوں یا نا مانوں تمہاری بیٹی بد کردار ثابت ہوئی ہے ہماری خاندان کی بے عزتی کروانے میں اُس نے کوئی کثر نہیں چھوڑی۔ مہتاب بیگم نے دو ٹوک کہا

میری آپ سے گزارش ہے یہ بات بس ہم چاروں کے درمیان رہے گی کسی اور کو اس بات کی بھنک تک نہیں پڑنی چاہیے حویلی کے کسی بھی فرد کو بھی نہیں شازل اور دُرید کو تو بالکل بھی نہیں۔ شہباز شاہ نے جیسے اپنا فیصلہ سنایا

کیوں نہ بتاؤں تمہاری لاڈلی کے کرتوت اُن دونوں کو غیرت کا معاملہ ہے۔ مہتاب بیگم ناگواری سے بولی

اماں سائیں اول تو میرے بیٹے ایسے نہیں دوسرے بات مجھے جو کہنا تھا وہ میں نے کہہ دیا۔ شہباز شاہ کو جیسے کوئی فرق نہیں پڑا

ہم تو یہ بات چھپا بھی لے تو یہ بات یاد رکھو وہاں حویلی کے چودہ پندرہ ملازم تھے جو آروش کے اس عمل سے واقف ہے اب تک تو انہوں نے سب کو بتا بھی دیا ہو گا اس لیے میری مانوں قتل کر دو اُس کا۔ مہتاب بیگم شیطانی مسکراہٹ سے بولی

Posted On Kitab Nagri

آپ کو کیا لگتا ہے اُن کو میں نے شہر میں آزاد چھوڑ دیا ہو گا کیا مجھے اپنی بیٹی کا تماشا بنوانا تھا۔ شہباز شاہ بھی انہی کے بیٹے تھے مگر ان کی بات سن کر مہتاب بیگم کی مسکراہٹ پل بھر میں غائب ہوئی تھی۔ کیا مطلب؟ مہتاب بیگم کو کسی انہونی کا احساس ہوا۔ مطلب۔ شہباز شاہ اتنا کہہ کر اُس کچھ دن پہلے والا واقعہ یاد کرنے لگے۔

سائیں پلیز ہمیں بخش دے ہم کسی کو کونسا کچھ بتائے گے۔ دلدار شاہ کے بندے منت بھرے لہجے میں شہباز شاہ سے بولے جو اپنی بندوق میں گولیاں بھر رہے تھے۔ میں اپنی بیٹی کی عزت کے معاملے میں رسک نہیں لے سکتا تم لوگوں نے وہاں ہو کر بہت بڑی غلطی کر دی ہے تم لوگوں کو کوئی بھی میری بیٹی کے خلاف جانے پہ استعمال کر سکتا ہے اس لیے میں سب کو ختم ہی کر دوں گا تاکہ ایک ہی جھٹکے میں سارا قصہ تمام ہو۔ شہباز شاہ سرد لہجے میں بولے سائیں پلیز رحم۔ ان کا خون خشک ہوا تھا شہباز شاہ کے ارادے جان کر۔ شہباز شاہ کی زندگی میں رحم نام کی کوئی چیز نہیں۔ شہباز شاہ اپنی بات کہتا اُن کے سامنے بندوق تان لی۔

س سا

ٹھاہ

ٹھاہ

Posted On Kitab Nagri

ٹھاہ

اُس سے پہلے کوئی کچھ کہتا اور بات کرتا شہباز شاہ نے اندھا دھند اُن سب پہ فائرنگ کر دی کچھ ہی سیکنڈز میں ہر جگہ خون پھیل گیا تھا شہباز شاہ ایک اچٹنی نظر اُن پہ ڈال کر اُس کو ٹھڑی سے باہر چلے آئے جہاں اُس کا خاص آدمی کھڑا تھا۔

ان سب لاشوں کو ٹھکانے لگا دینا۔ شہباز شاہ نے حکم صادر کیا جس پہ اُس کے خاص آدمی نے جلدی سے سرکواشات میں ہلایا۔

تم نے سب کا قتل کر دیا؟ مہتاب بیگم اپنے منہ پہ ہاتھ رکھ کر بولی
میری بیٹی کا معاملہ تھا آپ نے بہت غلط کیا آروش کے پیچھے بندے لگا کر وہ میری بیٹی ہے ہمیں اپنی تربیت پہ پورا یقین ہے آپ کو ایسا کرنے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا آروش ہے کون۔ شہباز شاہ نے سنجیدگی سے کہا

www.kitabnagri.com

ہم آروش کا وجود یہاں برداشت نہیں کر سکتے اُس سے پہلے ہم کوئی غلط قدم اٹھالے تم اُس کا بندوبست کہی اور کرو۔ مہتاب بیگم نے حتمی لہجے میں کہا
اگر آپ ایسا کرے گی تو ہم یہ پوری حویلی آروش کے نام کر دیں گے۔ شہباز شاہ نے گویا دھماکا کیا۔

Posted On Kitab Nagri

شہباز ہوش میں رہو سردار بننے کے بعد تم میں بہت گھمنڈ آگیا ہے ہم نے یہ حویلی تمہارے نام اس لیے نہیں کی تھی اس حویلی پہ آروش کا حق نہیں آنے والا جو سردار ہوگا اُس کا حق ہے۔ مہتاب بیگم کا لہجہ خاصا جتایا ہوا تھا

ہم آپ سے بحث میں نہیں پڑنا چاہتے آپ کوئی بھی نقصان آروش کو نہیں پہنچائے گی۔ شہباز شاہ اتنا کہہ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

ایک سید زادی ہونے کے ناطے آروش جو قدم اٹھایا ہے اُس کے بعد آروش کو کاری کرنا پڑے گا یا میں اپنے ہاتھوں سے اُس کا قتل کردوں گی مگر اُس گند کو یہاں رہنے نہیں دوں گی۔ مہتاب بیگم کو شہباز شاہ کی بات آگ لگا گئی تھی تبھی وہ غصے میں منصوبے بنانے لگی۔



شہباز شاہ آروش کے کمرے میں آئے تو اُس کو کونے میں گھٹنوں میں سر جھپائے بیٹھا پایا اُس کو اتنا ڈرا سہا دیکھ کر انہوں نے گہری سانس خارج کی۔

www.kitabnagri.com

آروش۔ شہباز شاہ اُس کے سامنے بیٹھ کر پیار سے اُس کو پکارا تو آروش نے اپنا سر اٹھایا۔
آپ یہاں فرش پہ کیوں بیٹھے ہیں بیڈ پہ آئے۔ آروش نے اُن کو ایسے بیٹھایا پایا تو جلدی سے اُٹھ کر بولی۔
تم پہلے یہاں بیٹھو اور مجھے بتاؤ کیا بات ہے جو تمہیں پریشان کر رہی ہے؟ شہباز شاہ نے اُس کو اپنے روبرو کیا۔

Posted On Kitab Nagri

میرے کانوں میں بار بار گولیوں کو آوازیں آرہی ہیں بابا سائیں ایسا لگتا ہے جیسے میرا سر درد سے پھٹ جائے گا اُن آوازوں سے جان چھڑواتی ہوں تو پھر اُس لڑکی کی بددعائیں یاد آ جاتی ہیں۔ آروش نے بے بسی سے بتایا۔

دیکھو میرا بیٹا اُس بات کو چار ماہ ہو چکے ہیں تم بھول جاؤ سب کچھ۔ شہباز شاہ نے سنجیدگی سے کہا کیسے بھول جاؤ ایک معصوم کی جان میری وجہ سے گئی ہے یہ گلٹ مجھے جینے نہیں دے رہا میں کیا کروں۔ آروش اپنے بال نوچتے ہوئے بولی۔

آروش میرا بچہ سنبھالوں خود کو جو کچھ بھی ہوا اُس میں تمہارا کوئی قصور نہیں۔ شہباز شاہ اُس کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیکر بولے۔

میری وجہ سے ہوا مجھے پتا ہے سب۔ آروش زور سے اپنا سر نفی میں ہلا کر چیخ کر بولی تو شہباز شاہ نے اُس کو اپنے سینے سے لگایا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تمہیں میں نے ایک کام کہا تھا؟ مہتاب بیگم نے پاس کھڑی ملازمہ سے کہا جو آروش کے سارے کام کیا کرتی تھی۔

مہتاب بیگم کی بات اُس سے اُن کے پاس بیٹھی چھوٹی حریم کو دیکھا جو چاکلیٹ کھانے میں مصروف تھی پھر اپنا ہاتھ جو اُس نے چادر میں چھپایا ہوا تھا اُس کو باہر کر کے ایک شیشے مہتاب بیگم کے سامنے کی جس کو دیکھ کر مہتاب بیگم کی آنکھوں میں چمک در آئی۔

Posted On Kitab Nagri

یہ کیا ہے؟ چاکلیٹ کھاتی حریم نے پوچھا تو مہتاب بیگم نے اُس کو اپنی گود میں بیٹھایا
میں اب بڑی ہو گئی ہو۔ حریم نے منہ بسور کر کہا

پتا ہے میرے چندہ پر میرے لیے تو آپ بچی رہے گی کیونکہ میری بیٹی کی نشانی جو ہیں۔ مہتاب بیگم اُس کا
ماتھا چوم کر بولی۔

میں جاؤں؟ ملازمہ نے اپنے ماتھے سے پسینا صاف کر کے ڈر کر اجازت چاہی
نہیں ابھی تم اس زہر کو آروش کے دودھ میں ملا کر اُس کو پلاؤ گی۔ مہتاب بیگم نے تیکھی نظروں سے اُس
کو دیکھ کر کہا تو زہر کے نام پہ حریم نے اپنی آنکھیں بڑی کیے دونوں ہاتھ منہ پہ رکھ کر حیرانگی والا تاثر دیا
شاہ سائیں مجھے زندہ قبر میں دفنادیں گے۔ اُس نے ڈر کر کہا

اگر تم نے میرا کام نہیں کیا تو میں ضرور تمہیں عبرت کا نشانہ بناؤں گی مت بھولو تمہارے سامنے کون
بیٹھی ہے جو ایسا کہنے کے لیے بول رہی ہے میرے پاس ملازموں کی کمی نہیں تمہیں اس لیے بول رہی
ہوں کیونکہ آروش کے کام تم کیا کرتی ہو۔ مہتاب بیگم نے سخت نظروں سے اُس کو دیکھ کر سخت لہجے
میں کہا

وہ سب تو ٹھیک پران کو یہ پلانا کیوں ہے۔ ملازمہ نے ڈر کر کہا

Posted On Kitab Nagri

کیونکہ جو اُس نے عمل کیا ہے اُس کی سزا صرف موت ہے اگر وہ زندہ رہی تو باقی بچیوں پہ اثر پڑے گا۔ مہتاب بیگم حقارت بھرے لہجے میں بولی اُن کی گود میں بیٹھی حریم فورن سے باہر کو بھاگی تھی جس پہ دھیان کسی کا نہیں گیا تھا۔

آپ ان کی شادی کروادے اگر آروش بی بی کو کچھ ہوا تو شاہ سائیں کے قہر سے ہمیں کون بچائے گا۔ ملازمہ کو بس اپنی پڑی تھی۔

جاتی ہو یا تمہارا کام ابھی تمام کروں۔ مہتاب بیگم نے اپنے پیچھے رکھی بندوق کو ہاتھ میں لیے کہا تو وہ تیر کی تیزی سے وہاں سے رنچکر ہو گئی۔

کیا کام ہے؟ شہباز شاہ نے ملازمہ کو آروش کے کمرے میں آتا دیکھا تو پوچھا وہ جو پہلے سے خوفزدہ تھی آروش کے بلکل پاس شہباز شاہ کو دیکھ کر اُس کی روح فنا ہوئی تھی اُس کا وجود تھر تھر کانپنے لگا تھا جو شہباز شاہ نے بغور نوٹ کیا تھا پر اُن کے بازوؤں پہ سر رکھے آروش ہر بات سے سرے سے ہی انجان تھی۔

www.kitabnagri.com

آروش بی بی کے لیے دودھ لائے ہیں۔ اُس نے ڈر کر اپنے آنے کا مقصد بتایا۔
آروش دودھ پینا ہے۔ شہباز شاہ ایک نظر اُس پہ ڈال کر نرمی سے آروش سے پوچھنے لگا۔
نہیں بابا سائیں۔ آروش نے انکار کیا۔

Posted On Kitab Nagri

آپ کو پینا چاہیے آپ کی صحت کے لیے اچھا ہے اور شاہ سائیں آپ یہاں ہیں آپ کو بڑی شاہ صاحبہ یاد کر رہی تھی۔ ملازمہ نے جلدی سے کہا

آروش کو یہ نہیں پینا اس لیے یہ تم پیو۔ شہباز شاہ اُس کی بات نظر انداز کر کے بولے

ہم ہم کیسے پی سکتے ہیں۔ وہ ہکلا کر بولی

جیسے پیا جاتا ہے یہی پیو ہمارے سامنے۔ شہباز شاہ نے اپنی بات پہ زور دیئے کہا

ہم نہیں پی سکتے۔ ملازمہ نے انکار کیا

کیوں؟ شہباز شاہ کڑی نظروں سے اُس کو دیکھا

یہ ہم آروش بی بی کے لیے لائے ہیں اور ان کو ہی پلائے گے۔ وہ اپنی حالت پہ قابو پا کر بولی۔

جو میں نے کہا ہے وہ کرو۔ شہباز شاہ نے وارن کرتی نظروں سے اُس کو گھورا

بابا سائیں یہ آپ اس کو کیا کرنے کا کہہ رہے ہیں؟ آروش کو شہباز شاہ کے رویے پہ حیرانگی ہوئی کہاں وہ اُن کو اپنے پاس کھڑا ہونا پسند نہیں کرتے تھے اور اب یہ سب

تم بیٹھو یہی۔ شہباز شاہ اُس کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے خود اُٹھ کھڑے ہوئے۔

شاہ سائیں

Posted On Kitab Nagri

خاموشی سے یہ پورا گلاس خالی کرو۔ شہباز شاہ نے اُس کی بات بیچ میں کاٹ کر کہا تو وہ اپنا سر نفی میں ہلا کر باہر جانے لگی مگر عین دروازے کے پاس دو اور ملازم کھڑی تھیں جنہوں نے اُس کو پکڑ وہ دودھ اُس کو زبردستی پلایا۔

بابا سائیں۔ آروش حیرت سے اپنی جگہ کھڑی ہوئی۔

زہر پلانا چاہتی تھی یہ تمہیں۔ شہباز شاہ اُس کو اپنے حصار لیکر کہا تو آروش کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی اُس نے بے یقین نظروں سے اُس کو ملازمہ کو دیکھا جس کے منہ سے جھاگ نکل رہا تھا۔



ایک سال بعد!

دوسری تیسری دفع بارات نہیں آئی لگتا ہے اس کی قسمت میں شادی کرنا لکھا ہی نہیں۔ آروش خاموش سی دولہن کے جوڑے میں ملبوس بیڈ پہ بیٹھی عورتوں کی باتیں سن رہی تھی آج اُس کی شادی تھی مگر جس کے ساتھ تھی اُس کا روڈ ایکسیڈنٹ ہو چکا تھا جس سے وہ اپنی جان کی بازی ہار چکا تھا۔

www.kitabnagri.com

اُس سے پہلے بھی دولہن بنی تھی پہلی بار میں لڑکے والوں کی طرف سے جانے کس بات پہ انکار ہوا اور پھر دوسری دفع میں لڑکا معذور ہو گیا جس وجہ سے شادی نہیں ہو پائی اُس نے اپنے لیے فیصلہ لینا چھوڑ دیا تھا سب کچھ شہباز شاہ اور کلثوم بیگم کے حوالے کر دیا تھا وہ جو اُس کے لیے فیصلہ لیتے وہ اپنا سر جھکا دیتی ایمان کی موت پھر فجر کی بد دعا سے وہ نہیں سنبھلی تھی کے اپنی دادی کے حقارت بھرے الفاظ اُس کے مارنے کے منصوبے جان کر وہ اندر سے ٹوٹ سی گئی تھی آج اُن کی موت کو پانچ ماہ گزر چکے تھے

Posted On Kitab Nagri

اُن کی موت پلین کریش ہونے کی وجہ سے ہوئی تھی جب وہ حج کرنے جا رہی تھی مگر شاید اُن کی قسمت میں حج کرنا نہیں تھا۔ آروش سے جب اُن عورتوں کی باتیں برداشت نہ ہوئی تو بیڈ سے اُٹھ کھڑی ہوئی۔ ارے کہاں جا رہی ہوں حویلی پوری مہمانوں سے بھری پڑی ہے ایسے میں تم جاؤں گی تو وہ باتیں بنائے گے لوگ۔ فار یہ بیگم جو خود افسردہ تھی آروش کو بیڈ سے اُٹھتا پایا تو فکر مندی سے گویا ہوئی پر آروش بنا کوئی جواب دیئے کمرے سے نکل کر بھاگ کر شہباز شاہ کے کمرے میں آئی۔

آرو۔ شازل جو شہباز شاہ کے کمرے میں تھا آروش کو عروسی جوڑے میں ایسے آتادیکھا تو اُس کو اپنے سینے میں ٹیس سی اُٹھتی محسوس ہوئی جب کسی کو کال کرنے میں مصروف شہباز شاہ نے اپنی بیٹی کی حالت دیکھی تو ہونٹ سختی سے بھیج لیے۔

لالہ ہمیں بابا سائیں سے بات کرنی ہیں۔ آروش شہباز شاہ کو دیکھ کر شازل سے بولی تو شازل خاموشی سے کمرے سے باہر چلا گیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

آروش

بس بابا سائیں۔

شہباز شاہ نے کچھ کہنا چاہا مگر آروش نے ہاتھ کے اشارے سے کچھ کہنے سے روک لیا۔

Posted On Kitab Nagri

اور کتنا بابا سائیں اور کتنا میں لوگوں کے آگے یوں رسوا اور زلیل ہوگی مجھے نہیں کرنی کوئی شادی میں وہ ہوں جو بد دعاؤں کے زیر اثر ہے آپ کو کیا لگتا ہے ایک ایسی لڑکی کا گھر بس سکتا ہے جو جانے کتنوں کی زندگی برباد کر چکی ہے۔ آروش اپنے آنسو بے دردی سے صاف کیے بولی

ایسی بات نہیں میرے بچے۔ شہباز شاہ نے اُس کو سمجھانا چاہا

ایسا ہے ایسا ہی ہے میں ایک بد کردار لڑکی ہوں جس نے پہلے ایک لڑکے کو اپنے پیچھے لگایا پھر جب دل نہیں لگا تو اُس کو قتل کروا دیا۔ آروش اپنے چہرے پہ زور سے تھپڑ مارتی ہڈیاتی انداز میں چیخی۔

آروش

آروش

آہستہ میری جان تمہاری آواز باہر بھی جاسکتی ہے۔ شہباز شاہ اُس کے پاس آکر بیڈ پہ بیٹھا کر بولے
ان دو سالوں میں میرے ساتھ بہت بُرا ہوا ہے میں اب یہاں نہیں رہنا چاہتی کچھ عرصے کے لیے یہاں سے دور جانا چاہتی ہوں۔ آروش نے سپاٹ انداز میں کہا

جیسا تم کہو گی ویسا ہی ہو گا بس تم خود کو تکلیف مت دو۔ شہباز شاہ اُس کا چہرہ صاف کیے نرمی سے بولے
آپ کو قسم ہے میری آج کے بعد آپ میری شادی کروانے کا سوچے گے بھی نہیں۔ آروش نے اپنا دوسرا مدعا بیان کیا۔

ٹھیک ہے کوئی اور بات؟ شہباز شاہ نے کہا

Posted On Kitab Nagri

آپ سب کو یہ کہے گے میں اپنی پڑھائی کی وجہ سے جارہی ہوں۔ آروش نے مزید کہا
ٹھیک ہے۔ شہباز شاہ نے اُس کی یہ بات بھی مان لی۔



یمان کی آنکھوں میں ہلکی سی جنبش ہونے لگی اُس نے بامشکل آہستہ اپنی آنکھوں کو کھولا تو اُس کو سب
کچھ دھندلا دھندلا سا نظر آنے لگا۔

آپ کو ہوش آگیا میں ابھی ڈاکٹر کو بلاتی ہوں۔ پاس کھڑی نرس نے اُس کو ہوش میں آتا دیکھا تو فوراً
سے کہتی باہر کو بھاگی۔ جب کی یمان بے مقصد چھت کو گھورنے لگا۔

میں زندہ ہوں میں بچ کیسے گیا۔ یمان کو چھت کو گھورتا خود سے سوال کرنے لگا۔

ہیلوینگ میں۔ ڈاکٹر اُس کے روم میں آتا پر جوش انداز میں سلام کرنے لگا۔

میں یہاں کب سے ہوں؟ یمان نے بہت ہلکی آواز میں پوچھا گلا خشک ہونے کی وجہ سے اُس کے گلے
سے آواز نہیں نکل رہی تھی۔

www.kitabnagri.com

پورے دو سالوں سے۔ ڈاکٹر کی بات سن کر یمان کو شدید قسم کا حیرت کا جھٹکا لگا

کیا۔ یمان چیخ کر کہتا اُٹھنے کی کوشش کرنے لگا مگر اس طرح اچانک اُٹھنے کی وجہ سے اُس کے سر سے
ٹیسس اُٹھنے لگے

رلیکس آپ کو ابھی آرام کی ضرورت ہے میں دلاور خان سے بات کرتا ہوں وہ بہت خوش ہو گے آپ

کے کومہ سے باہر آنے کی خبر سن کر۔ ڈاکٹر اُس کو بیڈ پہ لیٹاتا ہوا بولا

Posted On Kitab Nagri

دلاور خان کون؟ یمان اپنے سر پہ ہاتھ رکھتا نا سمجھی سے پوچھنے لگا
ڈاکٹر لگتا ہے ان کی یاداشت چلی گئی ہے۔ پاس کھڑی نرس نے افسوس بھری نظروں سے یمان کو دیکھ کر
کہا اُس کی بات پہ سن کر یمان کو پہلا خیال آروش کا آیا۔

کاش ایسا ہوتا۔ یمان نے بے ساختہ سوچا

مجھے سب یاد ہے۔ یمان نے جلدی سے کہا

ہم دلاور خان کو کال کر کے آپ کا بتاتے ہیں ابھی آپ ریسٹ کرے۔ ڈاکٹر پروفیشنل انداز میں بولا
مجھے میرے گھر جانا ہے میری ماں اور بہنیں میرے لیے پریشان ہوگی۔ یمان نے سنجیدگی سے کہا تو ڈاکٹر
کے ماتھے پہ نا سمجھی کے بل نمایاں ہوئے

تمہارا نام کیا ہے؟ دلاور خان مسکراتی نظروں سے یمان کو دیکھ کر پوچھنے لگے۔

یمان مستقیم۔ یمان نے مختصر جواب دیا
www.kitabnagri.com

ماشاء اللہ نام اور شخصیت دونوں بہت خوبصورت ہیں۔ زوبیہ بیگم یمان کے واری صدقے ہوئی۔

آپ لوگ کون ہیں اور میں کہاں ہوں میرے گھر والے میرے پاس کیوں نہیں؟ یمان نے اپنے اندر
آتے سوالات کے جوابات چاہے۔

Posted On Kitab Nagri

میں مشہور فلم انڈسٹری کا مالک دلاور خان ہوں یہ میری زوجہ ہیں زوبیہ دلاور خان دوسری بات یہ کہ تم کہاں ہو تو تم اسلام آباد میں ہو ہم کراچی سے تمہیں یہاں لائے کیونکہ ہم وہاں زیادہ وقت رُک نہیں سکتے تھے اور نہ تمہیں اکیلا چھوڑ سکتے تھے باقی تمہاری فیملی تو ہمیں اُن کا سیل نمبر دے دو میں ان تک اطلاع پہنچا دوں گا۔ دلاور خان نے سنجیدگی سے سب کچھ بتایا۔

میں خود جاؤں گا کراچی واپس جانے وہ کیا سمجھ بیٹھے ہو۔ یمان پریشانی سے بولا
تمہارا جانا ضروری ہے کیا؟ زوبیہ بیگم اُداس سی ہو گئی تھی اُن کو یمان سے عجیب قسم سی انسیت ہو گئی تھی۔

زوبیہ۔ دلاور خان نے اُن کو ٹوکا تو وہ خاموش ہو گئی۔
میرا گھر ہے وہاں میرا جانا تو ضروری ہے نہ۔ یمان نے کہا۔
جب تم مکمل ٹھیک ہو جاؤ گے تو میں خود تمہیں تمہارے گھر چھوڑ آؤں گا۔ دلاور خان کے من میں سوالات تو بہت تھے مگر وہ اپنے اندر دباتے بس یہی بولے۔



یہ ہے میرا چھوٹا سا گھر اُمید ہے تمہیں پسند آیا ہو گا۔ شازل آروش کو اپنے چھوٹے سے فلیٹ لانا ضرورت سے بولا

سوری لالہ ہمیں پتا ہے آپ کو یہاں سے امریکا جانا تھا آپ کی پڑھائی کا حرج ہو رہا ہے ہو گا میں نے تو بابا سائیں سے اکیلے رہنے کا کہا تھا خواہ مخواہ آپ کو بھی اب پریشانی ہو گی۔ آروش شرمندگی سے بولی

Posted On Kitab Nagri

آر و تم شرمندہ مت ہو تمہیں یاد ہو تو میں بتا دوں میں چھٹیوں پہ ہوں مطلب دو ماہ یہاں تمہارے پاس رہوں گا اُس کے بعد تم کسی اور کو ہائیر کرنا ویسے بھی لالہ کی سخت وارنگ کے تم دو ماہ گاؤں کے باہر قدم بھی نہیں رکھو گے اِس نے مجھے بڑا پریشان کیا تھا مگر تمہاری وجہ سے میرا بھی بھلا ہو گیا۔ شازل نے مسکرا کر کہا

جزاک اللہ خیر! پر اماں سائیں آپ کو بہت یاد کرتی ہیں اِس لیے اپنا وقت آپ سے جتنا ہو سکے حویلی میں گزارا کرے۔ آروش نے اتنا کہا۔

جب میں چھوٹا تھا اور مجھے بورڈن اسکول بھیج دیا تھا تو یقین جانوں مجھے بھی وہ بہت یاد آیا کرتی تھیں میرا دل نہیں لگتا تھا راتوں کو نیند بھی نہیں آتی تھی پھر مجھے عادت سی ہو گئی اِس لیے اب حویلی میں اگر کوئی پیار سے بات کر بھی لے تو مجھے ایسا لگتا ہے جیسے وہ چاچلو سی کر رہا ہو یا خوشامدی۔ شازل ہلکی مسکراہٹ سے بولا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تو کیا آپ بدلا لے رہے ہیں اُن سے؟ آروش نے پوچھا
ارے نہیں میں کیوں بدلا لینے لگا میں تو جسٹ ایسے بتا رہا تھا تمہیں خیر تم فریش ہو جاؤ تب تک میں تمہارے لیے کچھ کھانے کا پکاتا ہوں۔ شازل نے رلیکس انداز میں کہا
آپ پکائے گے؟ آروش کو تعجب ہوا

ہاں کیوں کیا تم نے مجھے اپنی طرح پھوہڑ سمجھا ہے۔ شازل نے مصنوعی روعب سے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں مطلب آپ گُنگ کیسے۔ آروش کو سمجھ نہیں آیا کیا کہے۔

تمہیں پتا ہے باہر اکیلے رہنے میں انسان کو یہ فائدہ ہوتا ہے کہ وہ سب کچھ سیکھ جاتا ہے اب دیکھو کیا حویلی میں ایسا کوئی مرد ہو گا جس نے باورچی خانے میں قدم بھی رکھا ہو گا یقیناً نہیں پر ایک میں ہوں جس کے دن کی شروعات اور رات کا اختتام کچن میں ہوتا ہے یعنی صبح کا ناشتہ دوپہر کا لچ رات کا ڈنر مجھے خود کرنا پڑتا تھا پھر جب اسٹڈی کے چکر میں رات بھر جاگنا ہو تو بار بار اُٹھ کر کافی الگ سے بنانا پڑتی ہے۔ شازل نے مظلومیت سے کہا

آپ کتنے باتونی ہو گئے ہیں۔ آروش نے شازل کو بناسانس لیے بس بولتا دیکھا تو کہا ہاں کیونکہ میرے تین سے چار دوست ہیں وہاں اور مزے کی بات بتاؤ وہ سب ایک سے بڑھ کر ایک باتونی قسم کے ہیں تو بس مجھ پہ اُن کی۔ صحبت کا اثر پڑ گیا ہے۔ شازل اُس کی بات پہ ہنس کر کہتا کچن میں داخل ہوا تو آروش بھی اُس کے پیچھے کچن میں آئی۔

لالہ آپ وہاں، ہیلپر رکھنا تو فورڈ کر سکتے ہیں نہ۔ آروش نے کہا وہاں، ہیلپر نہیں کرتا۔ شازل نے گول مٹول سا جواب دیا۔

آپ کی بیوی کے مزے ہو گے۔ آروش نے شازل کو مہارت سے کام کرتا دیکھا تو ستائش بھرے لہجے میں بولی

نہیں یہ مزے بس تمہارے ہیں۔ شازل فریج سے انڈے نکال کر اُس سے بولا

Posted On Kitab Nagri

وہ کیسے؟ آروش کو اُس کی بات سمجھ نہیں آئی۔

پہلے مجھے فریج سے آٹا نکال کر دوں پھر بتانا ہوں۔ شازل لب دانتوں تلے دبائے کہا

یہ لے۔ آروش نے فریج سے آٹا نکال کر اُس کو پیش کیا

ڈیز سسٹروہ ایسے کے میں کبھی شادی نہیں کروں گا۔ شازل نے سکون سے بتایا

کیوں نہیں کریں گے؟ آروش نے جاننا چاہا

شادی کے علاوہ بھی بہت سے کام ہیں اور میں اس شادی وغیرہ کے جھنجھٹ میں نہیں پڑنا چاہتا۔ شازل نے بیزار شکل بنائی۔

آپ کو آمریکا میں کوئی گوری پسند نہیں آئی۔ آروش جانے کیوں متجسس ہوئی۔

نہیں کیونکہ وہاں لڑکیاں کالی ہوتی ہیں۔ شازل شرارت سے کہا تو آروش نے گھورا

اچھا اگر تصور کریں کوئی لڑکی آپ کو اچھی لگتی ہے تو کیا پھر بھی نہیں کرے گے شادی؟ آروش نے

پوچھا

www.kitabnagri.com

نہیں۔ شازل نے صاف چٹا انکار کیا۔



کچھ عرصے بعد!

Posted On Kitab Nagri

تم اندر جاؤ میں یہی ہوں۔ دلاور خان نے یمان سے کہا جو اپنے گھر کے پاس کھڑا بس اُس کو دیکھے جا رہا تھا جانے کیوں وہ اپنے اندر ہمت پیدا نہیں کر پارہا تھا کے گھر میں داخل ہوتا اُس کا دل انجانے خوف سے دھڑک رہا تھا ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے اُس نے اپنی قیمتی چیز کھودی ہو۔

آپ اندر چلیں آپ غیر ہو کر میرے لیے بہت کچھ کیا ہے۔ یمان دلاور خان کی بات پہ بولا آریو شیور میں چلوں ساتھ۔ دلاور خان نے کنفرم کرنا چاہا۔

جی بلکل۔ یمان نے کہا تو دلاور خان نے سر اثبات میں ہلایا جیسے اپنی رضامندی ظاہر کی ہو۔ وہ دونوں جب گھر میں داخل ہوئے تو خاموشی نے استقبال کیا یمان نے پورے ہال میں نظر گھمائی پھر نیچے بچھے قالین کو دیکھا جس پہ بیٹھ کر فائزہ بیگم کپڑے سلا کرتی تھی آج وہ جگہ پوری خالی تھی نافرزہ بیگم تھی اور نہ اُن کی کپڑے سلنے والی مشین۔

لگتا ہے گھر خالی ہے۔ دلاور خان نے اندازہ لگایا
میں امی کے کمرے میں جاتا ہوں۔ یمان اپنے ڈر کو قابو پا تا فائزہ اور مستقیم صاحب کے مشترکہ کمرے کی طرف بھاگا تو چونک پڑا کیونکہ مستقیم صاحب نڈھال حالت میں بیڈ پہ پڑے ہوئے تو اور پاس عیشا ہاتھ میں سوپ کا باؤل پکڑے مسلسل اُن سے کچھ کہہ رہی تھی۔

ابا۔ یمان جلدی سے اُن کے پاس آیا

یمان !!!!!!!!!!!!!

Posted On Kitab Nagri

عیشا کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی یمان کو اپنے پاس بلکل زندہ صحیح سلامت دیکھ کر۔
آپی ابا کو کیا ہوا ہے؟ یمان اُس کے تاثرات نوٹ کیے بنا عیشا سے بولا دلا اور خان بھی پریشان ہو گئے تھے۔
ج جاؤی یہ یہاں س سے۔ مستقیم صاحب نے یمان کو دیکھا تو منہ مور کر بولے تو یمان کو تکلیف
ہوئی۔

مجھے معاف کر دے پر پلیر ایسے نہ کہے میں آپ لوگوں کو چھوڑ کر نہیں جاؤں گا۔ یمان کی آنکھیں نم
ہوئی۔

یمان تم کہا تھا اتنے وقت سے تمہیں پتا ہے ہم سب کتنے پریشان تھے ہماری ماں تمہاری جھوٹی موت کا
سن کر ہمیں چھوڑ کر چلی گئی پھر اُن کے بعد ابا کی یہ حالت۔ عیشا اپنی آنکھوں کو صاف کیے یمان سے
پوچھنے لگی

اماں

اماں کہاں ہے آپی۔ یمان مستقیم صاحب کے پاس سے اٹھتا عیشا سے فائزہ بیگم کا پوچھنے لگا اُس کو یقین
نہیں آ رہا تھا اُس کے پیچھے یہ سب ہو گیا ہے۔

وہ اب اس دنیا میں نہیں۔ عیشا اتنا کہتی رو پڑی آج پھر اُس کا غم تازہ ہو گیا تھا جب کی یمان پتھر کا بن گیا یہ
خبر سن کر اُس کو آج اپنا آپ بد نصیب لوگوں میں سے لگا جس نے آخری وقت پہ اپنی ماں کا چہرہ بھی
نہیں دیکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آپ جھوٹ بول رہی ہیں نہ؟ یمان عیشا کو کندھوں سے پکڑتا اُمید بھری نظروں سے دیکھنے لگا۔
نہیں۔ عیشا اُس کے سینے پہ سر ٹکاتی بس اتنا بولی۔

میر میرا کوئی ب بیٹا نہیں میں ب بس دو بٹ بیوں ک کا باپ ہوں تم یہاں سے چلے جاؤ اور دوبارہ اپنی
شکل مت دیکھانا۔ مستقیم صاحب نے اٹک اٹک کر اپنے الفاظ کہے۔

آپ اپنے بیٹے سے ایسے بات کیوں کر رہے ہیں آپ کو تو شکر گزار ہونا چاہیے اللہ نے آپ کو بیٹے کی نعمت
سے نوازہ ہے اُس پہ بجائے آپ شکر گزار ہونے کے اُس سے ایسے بات کر رہے ہیں ناراضگی اپنی جگہ مگر
یوں بیٹے سے منہ موڑنا اچھی بات نہیں۔ دلاور خان نے پہلی مرتبہ باتوں میں حصہ لیا۔

ابا یمان کہاں جائے گا۔ عیشا نے یمان کا ہاتھ زور سے پکڑ کر کہا
جہاں دو سال پہلے تھا۔ مستقیم صاحب کے جواب پہ یمان کا دل کٹ کے رہ گیا۔

اگر میرے اتنے کہنے کے باوجود بھی آپ اپنی بات پہ قائم ہے تو ٹھیک ہے یمان میں تمہارا باہر گاڑی میں
انتظار کر رہا ہوں۔ دلاور خان افسوس بھرے لہجے میں مستقیم صاحب سے بول کر یمان کو بولے جو خالی
خالی نظروں سے اپنا باپ کا ایسا بے رحمی والا سلوک دیکھ رہا تھا۔

یمان اب کہی نہیں جائے گا۔ عیشا نے نفی میں سر کو جنبش دے کر کہا
ابا۔ یمان نے مستقیم صاحب کا ہاتھ پکڑ کر کچھ کہنا چاہا مگر مستقیم صاحب نے اپنا ہاتھ جھٹک دیا۔
تم اپنے کمرے میں جاؤ ابا ابھی ناراض ہے۔ عیشا یمان کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر دلاسا دینے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

اگر یہ یہاں رہا تو میرا مرا ہوا منہ دیکھو گی۔ مستقیم صاحب کو اپنی بات پہ بضد دیکھ کر یمان اپنے آنسو پیتا کمرے سے باہر پھر گھر سے باہر نکلتا چلا گیا۔

یمان

یمان

رُ کو میری بات سنو پلیز اب کہی مت جاؤ اب ناراض ہیں کچھ وقت تک مان جائے گے۔ عیشا باہر کی جانب آتی یمان کو روک کر بولی۔

میری لیے یہاں اتنا رہنا ضروری نہیں جتنا ابا کی زندگی ضروری ہے میں نے ماں تو کھودی ہے اپنی وجہ سے مگر باپ کو نہیں کھو سکتا۔ یمان کی بات پہ عیشا جیسے کچھ کہنے کے قابل ہی نہ رہی۔

میں آپ سب سے بہت پیار کرتا ہوں میری وجہ سے آپ سب نے بہت تکلیف دیکھی ہیں مگر اب دوبارہ میری وجہ سے ایسا کچھ نہیں ہوگا۔ یمان نے شرمندگی سے سر جھکا کر کہا

ایسی بات نہیں ہے یمان۔ عیشا نے اُس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرا۔

مجھے ابھی جانے دے آپی میں نہیں چاہتا میری یہاں موجودگی سے اب مزید مجھ سے خفا ہو۔ یمان نے اُس کے ہاتھوں پہ اپنے ہاتھ رکھے۔

فجر کو آنے دو وہ تمہیں دیکھے گی تو خوش ہو جائے گی تمہیں پتا ہے وہ اُمید سے ہے جلد تمہارا بھانجا اس دُنیا میں آئے گا۔ عیشا نے ایک اور کوشش کی۔

Posted On Kitab Nagri

آپی مجھے کمزور مت کرے۔ یمان اپنے قدم پیچھے کرتا گاڑی میں بیٹھ گیا تو دلاور خان نے ڈرائیور کو گاڑی چلانے کا اشارہ دیا۔ پیچھے عیشادیر تک گاڑی کو دور جاتا دیکھنے لگی۔

آپ نے ایسا کیوں کیا؟ عیشا اندر کمرے میں آکر مستقیم صاحب سے جواب طلب ہوئی۔ وہ اس کا مستحق تھا۔ مستقیم صاحب نے جواب دیا۔

آپ نے ایسا کیوں کیا وہ اس کے مستحق نہیں تھا جو آپ نے اُس کو گھر سے بے دخل کیا۔ عیشا نے روتے ہوئے کہا

یہاں اُس کی زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں تھا۔ مستقیم صاحب کی اس بات نے عیشا کو چونکنے پہ مجبور کر دیا۔

کیا مطلب؟ عیشا اُن کے پاس بیٹھ کر بولی

یہاں اگر رہتا تو کیا پتا جو اس کو مرا ہوا سمجھ بیٹھے ہوئے وہ یمان کو دوبارہ سے نقصان پہنچائے۔ مستقیم صاحب نے کمزور آواز میں کہا

www.kitabnagri.com

اُس بات کو تو اب بہت عرصہ ہو چکا ہے۔ عیشا نے کہا۔

میں یمان کو دوبارہ خطرے میں نہیں ڈال سکتا تھا ایک بار غلطی کر دی بار بار نہیں وہ اگر دور رہے گا تو اُس کو سمجھ آئے گی پیار محبت کچھ نہیں ہوتا وہ اب اپنے بارے میں سوچے گا اپنی زندگی کے بارے میں سوچے گا۔ مستقیم صاحب نے گہری سانس بھر کر کہا

Posted On Kitab Nagri

آپ ایک دفع اُس کو اپنے سینے سے تو لگا لیتے آپ کے رویے کی وجہ سے وہ اپنی ماں کے لیے رو بھی نہیں پایا آپ کو پتا ہے وہ کیا محسوس کر رہا ہو گا اُس نے اپنی ماں کا آخری دیدار نہیں کیا اپنی ماں کے جنازے کو کندھا تک نہیں دیا ایسے میں آپ کی باتوں نے اُس کو بہت توڑا ہو گا اب ہمارا بھائی ان چیزوں کا مستحق نہیں وہ ابھی اتنا بڑا نہیں ہوا جو اُس کو اتنی تکلیفیں اٹھانی پڑ رہی ہیں۔ عیشا نے تکلیف بھرے لہجے میں اُس کی نظروں کے سامنے بار بار ایمان کا سہا ہوا چہرہ آرہا تھا۔

میں اگر اُس کو سینے سے لگاتا یا شفقت سے پیش آتا تو وہ کیا یہاں سے جاتا بلکل نہیں جاتا میرے رویے نے اُس کو جانے پہ مجبور کر دیا تھا رہی بات تکلیفوں کی تو تکلیف انسان کے حالات یا عمر دیکھ کر نہیں آتی تم دیکھنا اب ہمارا ایمان بدل جائے گا جو اُس نے اپنے لیے سوچا تھا اُس کو پورا کرے گا۔ مستقیم صاحب اپنے عمل پہ مطمئن تھے۔

ہماری سپورٹ کے بغیر؟ عیشا نے سوالیہ نظروں سے اُن کو دیکھا۔

ہاں ہماری سپورٹ کے بغیر۔ مستقیم صاحب ہلکے سا مسکرائے۔



اچھا ہوا جو تم واپس آگئے یہ اب تمہارا ہی گھر ہے۔ زوبیہ بیگم نے محبت سے ایمان کا چہرہ تکتے ہوئے کہا کیا آپ دونوں اکیلے رہتے ہیں یہاں؟ ایمان نے اُن دونوں کے علاوہ گھر میں کسی کو نہیں پایا تو پوچھا ہاں میرا کوئی بیٹا نہیں پانچ بیٹیاں ہیں جن کی شادی ہو گئی ہیں تو اپنے اپنے شوہروں کے گھر میں ہیں۔ دلاور خان نے مسکرا کر بتایا۔

Posted On Kitab Nagri

سب بیٹیوں کی شادیاں ہو گئی ہیں؟ یمان کو جانے کیوں حیرت ہوئی۔
چار بیٹیوں کی شادیاں ہو گئی ہیں دو جڑواں تھی اُن کی ساتھ میں ہو گئی تھی تیسری کی بھی ہو گئی جب کی جو
چوتھی بیٹی تھی زر نور اُس کی شادی کو ابھی ایک سال ہوا ہے۔ دلاور خان سے پہلے زوبیہ بیگم بول پڑی
اُن کے چار بیٹیوں کے زکر پہ یمان کا دل چاہا پانچویں بیٹی کا پوچھے کے وہ کہاں ہیں مگر خاموش رہا۔
میں تمہیں تمہارا کمرہ دکھاتا ہوں۔ دلاور خان ایک نظر زوبیہ بیگم پہ ڈال کر بولے۔
مجھے یہاں رہنا ٹھیک نہیں لگ رہا۔ یمان کشمش میں مبتلا اُن سے بولا وہ یہاں آ تو گیا تھا مگر اب اُس کو
پچھتاوا سا ہو رہا تھا۔

یمان تم مجھے اپنی ماں اور خان کو اپنا باپ ہی سمجھو اس لیے اتنا فارمل مت ہو یہاں تم ہمیشہ کے لیے رہ
سکتے ہو ہمارا بیٹا بن کر۔ زوبیہ بیگم محبت سے کہا
میں یہاں کیسے رہ سکتا ہوں میں اپنے گھر جاؤں گا جب میرے والد کی ناراضگی دور ہو جائے گی۔ یمان
نے کہا

www.kitabnagri.com

ٹھیک ہے مگر تب تک تو اس گھر کو اپنا گھر سمجھو۔ دلاور خان نے بے تکلف لہجے میں کہا تو یمان محض
مسکرا دیا بھلا وہ کیسے کسی اور کے گھر کو اپنا سمجھتا۔



کاش میں اُس دن یہاں ہوتی۔ فجر نے عیشا کی ساری بات سنی تو حسرت سے بولی

Posted On Kitab Nagri

یمان ٹھیک ہے صحیح سلامت ہے ہمارے لیے یہی بڑی بات ہونی چاہیے اور تم اب پریشان مت ہوا کرو تمہارے بچے کے لیے اچھا نہیں۔ عیشا نے پرسکون لہجے میں اُس کا بھرا ہوا وجود دیکھ کر کہا تم نے پوچھا نہیں تھا وہ کہاں تھا اتنے وقت تک؟ فجر نے کہا

ان باتوں کا موقع ہی نہیں ملا تم یہ بتاؤں ارسم جیل سے کب رہا ہو گا۔ عیشا نے گہری سانس بھر کر پوچھا پتا نہیں میں خود بہت پریشان ہوں میری ڈیلیوری کے دن بہت قریب آرہے ہیں اور ارسم کی رہائی کا کچھ پتا ہی نہیں۔ فجر فکر مند لہجے میں بولی۔

ارسم اتنا بے وقوف تو نہیں جو اُس نے ایک فراڈیہ لوگوں کے ساتھ ملا یا اور اُن کی کمپنی میں انویسٹمنٹ کی۔ عیشا افسوس بھرے لہجے میں بولی۔

مجھے اُس کا کچھ نہیں پتا میں بس یہ چاہتی ہوں ارسم خیر سے رہا ہو جائے۔ فجر نے کہا

ان شاء اللہ تمہاری ڈیلیوری سے پہلے وہ آجائے گا۔ عیشا نے دعائیہ انداز میں کہا

ان شاء اللہ اور تم یہ بتاؤ کم سے کم تمہیں یمان سے یہ تو پوچھنا چاہیے تھا نہ وہ دوبارہ کب آئے گا۔ فجر گھوم پھر کر یمان کے ذکر پہ آئی۔

وہ آجائے گا خود ہی اب مجھے تمہیں ایک چیز دیکھانی ہے۔۔ عیشا نے کہا اور اُٹھ کھڑی ہوئی۔

کونسی چیز؟ فجر نا سمجھی سے اُس کو دیکھ کر بولی

یہ مجھے یمان کے کمرے کی صفائی کرتے وقت ملی۔ عیشا نے ایک چٹ اُس کی طرف بڑھا کر بتایا۔

Posted On Kitab Nagri

یہ۔ فجر نے چٹ کو دیکھا تو اُس میں موجود تحریر پڑھ کر بس یہی بول پائی۔

اُس لڑکی نے دی تھی شادی یمان کو۔ عیشا نے بتایا تو فجر نے اُس چٹ کو پھاڑنا چاہا پر عیشا نے فوراً سے اُس کو روکا۔

نہیں فجر۔ عیشا نے نفی میں سر ہلایا

کیوں نہیں اُس لڑکی کی وجہ سے ہم سب کی پرسکون زندگی میں اتنا کچھ ہو گیا۔ فجر نے چیخ کر کہا آہستہ فجر تمہارے لیے اتنا ہائپر ہونا ٹھیک نہیں ہمارے ساتھ جو ہوا وہ سب ہماری قسمت تھی یہ چٹ یمان کے لیے بہت معنی رکھتی ہے تبھی تو اتنا سنبھال کر اُس نے اپنے پاس رکھی ہے میں نہیں چاہوں گی کے اس چٹ کے ٹکڑے کر کے ہم کسی ڈسٹر بن میں پھینکے یہ یمان کی امانت ہے ہم اُس کو دینگے پھر اُس کی مرضی۔ عیشا نے سنجیدگی سے اُس کو ٹوکا۔

تمہیں کیا لگتا ہے یمان کو اب تک وہ یاد ہونی چاہیے۔ فجر نے پوچھا کچی عمر کی محبت بہت پکی ہوتی ہے میں اور تم جتنا بھی کر لے یمان کے دل سے اُس لڑکی کی محبت ختم نہیں کر سکتے۔ عیشا نے کہا تو فجر خاموش سی ہو گی اُس کے پاس کچھ کہنے کو بچا ہی نہیں تھا جیسے۔



یمان کو دلا اور خان اور زوبیہ کے ساتھ رہتے ہوئے ایک مہینے سے زیادہ وقت ہو گیا تھا دلا اور خان اور زوبیہ کو اُس کو اپنے بیٹے کی طرح ٹریٹ کرتے تھے جس سے یمان بھی تھوڑا بہت اُن سے مانوس ہو گیا تھا اور اُن کے بے حد اصرار پہ وہ دلا اور خان کو ڈیڈ اور زوبیہ بیگم کو موم کہہ کر پکارتا تھا۔ دلا اور خان نے اُس

Posted On Kitab Nagri

کو اپنی پڑھائی جاری کرنے کا بھی کہا تھا مگر ایمان نے سہولت سے انکار کر دیا تھا اور بنا اُن کے علم میں کوئی بات ڈالے وہ کسی جاب کی تلاش میں تھا پر آج صبح صبح ہی دلاور خان اُس کو اپنے ساتھ سیٹ پہ لائے تھے جہاں اُن کی نئی آنے والی فلم کی شوٹنگ کی بات وغیرہ ہونی تھی۔

یہ گانے کے لیے کس کو اُٹھالائے ہو۔ دلاور خان غصے سے پاس کھڑے اپنے اسٹنٹ سے بولا اُن کو اپنے فلم کے سونگ کے لیے کسی اچھے سنگر کی ضرورت تھی جو اُن کو مل نہیں رہا تھا مگر اب جب کوئی ملا تھا وہ ٹھیک سے گانا گا نہیں پارہا تھا جس سے دلاور خان کو اُس پہ غصہ آرہا تھا اُن کے عین پاس بیٹھا ایمان خاموشی سے آس پاس کا جائزہ لے رہا تھا۔

سر میں دوبارہ اچھا گانے کی کوشش کرتا ہوں۔ گٹار پکڑے لڑکے نے فورن سے کہا کوشش نہیں کرنی اچھا گانا ہے یہ مووی دلاور خان کی ہے اور میں اُس میں کوئی کمی نہیں چاہتا میں سہیل سے گانا کہنے والا تھا مگر وہ جانے کہاں غائب ہے۔۔ دلاور خان نے سنجیدگی اور پریشانی کے ملے جلے انداز سے کہا۔

میں ایک بار کوشش کروں؟ آس پاس نظر ڈورتا ایمان سر سری لہجے میں بولا تو دلاور خان نے چونک کر اُس کو دیکھا۔

تمہیں سنگنگ آتی ہے؟ دلاور خان کو خوشگوار حیرت ہوئی۔

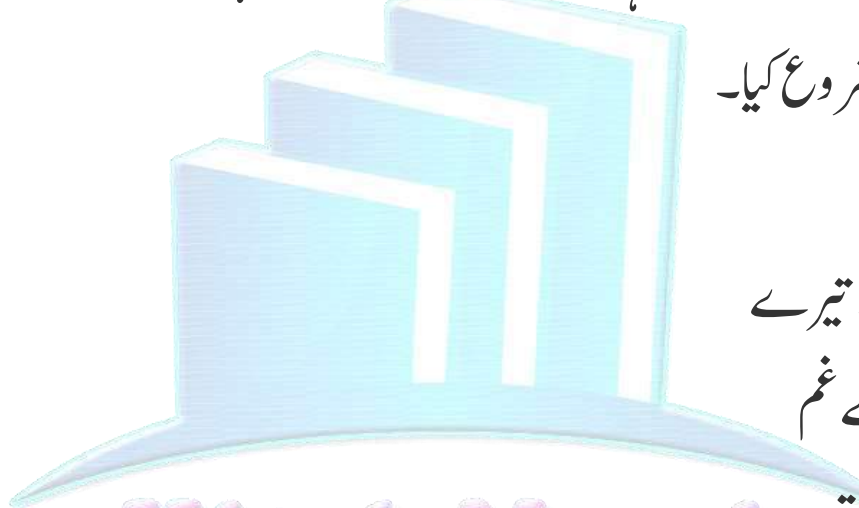
Posted On Kitab Nagri

ایک بار ٹرائے کرتا ہوں پھر آپ بتانا۔ یمان نے ہلکی مسکراہٹ سے کہا تو اُس کے دونوں گالوں پہ گڑھے نمایاں ہوئے جو آج دلاور خان نے شاید پہلی بار دیکھے تھے۔

شیور۔ دلاور خان خوش ہوئے تو دلاور خان کے اسسٹنٹ نے گٹار اُس کی جانب بڑھایا۔

کونسا گائوں؟ یمان نے پوچھا

کوئی بھی ابھی تمہاری آواز کی ٹیسٹ ہے۔ دلاور خان نے مسکرا کر کہا تو یمان سوچ میں پڑ گیا پھر کسی خیال کے تحت اُس نے گانا شروع کیا۔



آرام آتا ہے دیدار سے تیرے

مٹ جاتے ہیں سارے غم

ہے یہ دعا کے تجھے دیکھتے

دیکھتے ہی نکل جائے دم

شکرانہ چاہے جتنا بھی کر لوں

میں پھر بھی رہے گا وہ کم

تیرا تصور مجھے دے کر

مولانے مجھ پہ کیا ہے کرم

Posted On Kitab Nagri

یمان اتنا گا کر خاموش ہو کر دلاور خان کو دیکھنے لگا جو حیرت کا مجسمہ بنے ہوئے تھے اُن کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا یمان کی آواز گانا گاتے وقت اتنی خوبصورت ہو گی۔

زبردست۔ دلاور خان حیرت سے باہر آ کر بس یہی بول پائے۔

شکریہ۔ یمان نے اتنا کہہ کر گٹار واپس رکھ دیا۔

تم میرے کیبن میں آنا۔ دلاور خان اتنا کہہ کر اٹھ گئے تو یمان اُن کے پیچھے گیا۔

جی۔ یمان اُن کے کیبن میں آتا بولا

تم نے بتایا نہیں تمہاری آواز اتنی اچھی ہے۔ دلاور خان نے شکایت بھرے لہجے میں کہا

کبھی بتانے کا موقع نہیں ملا۔ یمان نے کندھے اُچکائے

تمہیں پتا ہے تم ایک بہت مشہور اور سنگر بن سکتے ہو تو اس فیلڈ میں کیوں نہیں آ جاتے میں تمہاری ہر

لحاظ سے مدد کروں گا۔ دلاور خان نے کہا

آپ کا مجھ پہ پہلے سے بہت احسان ہے اب مزید نہیں۔ یمان نے کہا۔

احسان کیسا تم لیے میرے بیٹے ہو تم اپنا پہلا گانا میری فلم کے لیے گاؤ میں تم اُس کے لیے بہت اچھی پے

دو گانے کے بعد دیکھنا پھر تمہارے پاس آفرز آتی جائے گے مگر اُس کے ساتھ تمہیں اپنی پڑھائی

جاری رکھنی پڑے گی یہ موسٹ امپورٹنٹ ہے۔ دلاور خان نے مسکرا کر کہا

Posted On Kitab Nagri

اگر میری آواز آپ کو واقع میں پسند آئی ہے تو میں ضرور آپ کے لیے گانوں گا مگر اُس کی میں پے نہیں لوں گا جو آپ نے مجھ پہ خرچ کیا ہے میں اُس کی قیمت چکانا چاہتا ہوں۔ یمان نے سنجیدگی سے کہا میں نے جو کچھ کیا وہ تمہیں اپنا بیٹا سمجھ کر کیا تھا۔ دلاور خان نے کہا میں جو کر رہا ہوں وہ آپ کو اپنا باپ سمجھ کر کر رہا ہوں باپ بیٹے میں حساب نہیں ہوتا۔ یمان کے جواب پہ دلاور خان لا جواب ہوئے جس نے بڑی خوبصورت طریقے سے اپنی بات منوالی تھی۔



کچھ عرصے بعد!

لاہور!

آج یمان کا پہلا گانا تھا جو آن ایئر ہونے والا تھا اس دن کے لیے اُس نے بہت سارے خواب سجائے تھے ہزاروں لوگوں کے سامنے کھڑا ہو کر گانا اُس کا جنون بن گیا تھا جو آج پورا ہونے والا تھا مگر جو خوشی اُس کو محسوس ہونی چاہیے تھی وہ جانے کہاں غائب تھی اُس کو اپنا آپ کھوکھلا سا معلوم ہو رہا تھا اُس نے اپنے دماغ کو ساری سوچو سے آزاد کروا کر ایک طائرانہ نظر سب لوگوں پہ ڈالی جو اُس کے گانے کے منتظر تھے یمان نے اپنی آنکھوں کو بند کیا اور گٹار کی تاروں کو چھیڑا۔

کیا تھی وجہ جو کی بے وفائی

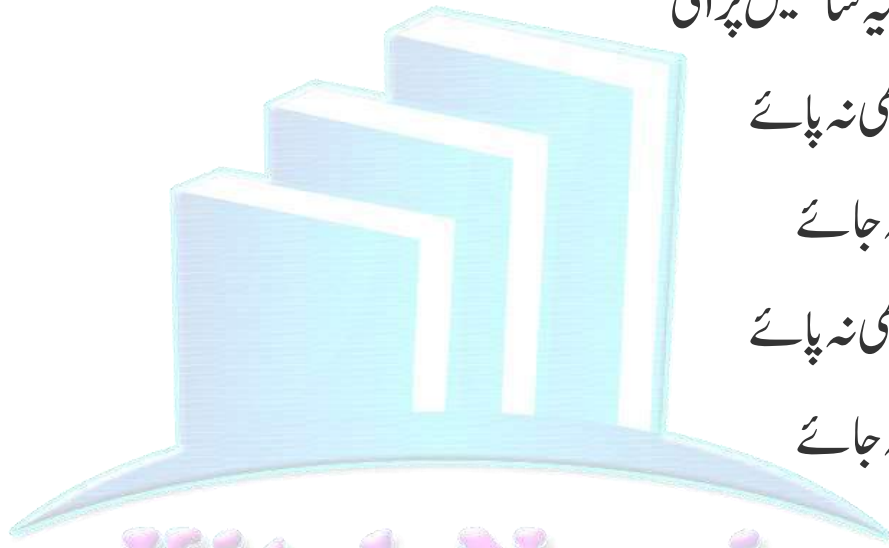
یاد جلا کے راکھ اڑائی

Posted On Kitab Nagri

کیا تھی وجہ جو کی بے وفائی
یاد جلا کے راکھ اُڑائی

جانے ضروری کیوں تھا دردِ جدائی
ہونے لگی ہے کیوں یہ سانسیں پرانی

یہ حالِ دل ہم کہہ بھی نہ پائے
تنہا ایسے کہی مر ہی نہ جائے
یہ حالِ دل ہم کہہ بھی نہ پائے
تنہا ایسے کہی مر ہی نہ جائے



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

یہ حالِ دل جو ہم کہہ بھی نہ پائے
کیسی خطا کی وہ کیسی صدائیں
سُننا نہیں کوئی دل کی صدا
کہہ بھی نہ پائے

Posted On Kitab Nagri

یہ حالِ دل جو ہم کہہ بھی نہ پائے
کیسی خطا کی وہ کیسی صدا میں
سُننا نہیں کوئی دل کی صدا
کہہ بھی نہ پائے

یمان نے گانا شروع کیا تو ہال میں موجود سب لوگ اُس کی آواز کے سحر میں جکڑ چکے تھے۔
دوسری طرف اسلام آباد کے ایک فلیٹ میں موجود آروش جو لاؤنج میں بیٹھی چینل سرچنگ کر رہی
تھی چینل بدلتے بدلتے اُس کے ہاتھ تھام سے گئے تھے اُس نے ایک نظر ٹی وی پہ نظر آتے یمان پہ پڑی
تو پہلے اُس نے اپنا وہم جانا تھا جس کو یقین دلانے کے لیے اُس نے وہ چینل دوبارہ سے لگایا جہاں کوئی گانا
چل رہا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

جینے کی دعائیں ہم نے مانگی ہی نہ تھی
ایسا نہیں تھا آنکھیں بھیگی نہ تھی
ہاتھوں کی لکیریں جیسے کھینچی ہی نہ تھی
پوری وفائیں کیسے ہوتی

Posted On Kitab Nagri

ستم ہی ایسا ٹوٹا

نصیباًں میرا روٹھاں

ملا تھا کوئی جھوٹا

کوئی ہی جھوٹا!!!!!!

جانے ضروری کیوں تھا دردِ جدائی

ہونے لگی ہے کیوں یہ سانسیں پرانی

یہ حالِ دل ہم کہہ بھی نہ پائے

تنہا ایسے کہی مر ہی نہ جائے

یہ حالِ دل ہم کہہ بھی نہ پائے

تنہا ایسے کہی مر ہی نہ جائے



www.kitabnagri.com

یہ حالِ دل جو ہم کہہ بھی نہ پائے

کیسی خطا کی وہ کیسی صدائیں

سُننا نہیں کوئی دل کی صدا

کہہ بھی نہ پائے

Posted On Kitab Nagri

یہ حالِ دل جو ہم کہہ بھی نہ پائے
کیسی خطا کی وہ کیسی صدا میں
سُننا نہیں کوئی دل کی صدا
کہہ بھی نہ پائے



مولانا !!!!!!!!!!!!!!!!!!!!!!!
کہہ بھی نہ پائے !!!!!!!!!!!!!!!
مولانا !!!!!!!!!!!!!!!!!!!!!!!
یہ حالِ دل ہم کہہ بھی نہ پائے
تنہا ایسے کہی مر ہی نہ جائے
یہ حالِ دل ہم کہہ بھی نہ پائے
تنہا ایسے کہی مر ہی نہ جائے

یمان جیسے ہی خاموش ہوا پورا ہال تالیوں کی آواز سے گونج اٹھا یمان اپنی آنکھوں کو کھول کر گہری سانس
بھر کر سب کو سامنے دیکھنے لگا آج اُس کا خواب حقیقت بن کر اُس کے سامنے کھڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آروش حیرت کا بُت بنی بیٹھی سامنے اسکرین پہ چلتے مناظر کو دیکھ رہی تھی وہ جو اُس کو وہم لگا تھا وہ وہم نہیں بلکہ ایک جیتی جاگتی حقیقت تھی سامنے گانا گانے والا کوئی اور نہیں یمان مستقیم تھا وائٹ شرٹ کے اپر بلیک لیڈر کی جیکٹ کے ساتھ جینز پیٹ پہنے ہاتھوں میں مختلف قسم کے بینڈز موجود تھے آج آروش نے اُس کو پورے چار سال بعد دیکھا تھا بالکل مختلف انداز میں اُس کی آنکھوں میں جہاں پہلے بے یقینی تھی وہاں آہستہ آہستہ نفرت نے جگہ لی وہ جو اتنے سال خود کو اُس کی موت کا زمیدار سمجھتی آرہی تھی ایک گِلٹ کے ساتھ زندگی گزار رہی تھی مگر اُس کو یوں زندہ سلامت دیکھ کر اُس کو جانے کیوں یمان سے نفرت ہونے لگی اپنے اندر ایک لاوا پھٹتا محسوس ہوا اُس کو یمان کا یوں اپنی زندگی میں آگے بھرنا یوں مکمل دیکھنا عجیب کے احساس میں گھیر رہا تھا جس کو وہ کوئی نام نہیں دے پارہی تھی پھر اچانک جانے اُس کو کیا ہوا وہ اُٹھی اور پاس پڑا گلدان اُٹھا کر ٹی وی کی جانب پھینکا جس سے چھناک کی آواز کے ساتھ ٹی وی کی اسکرین چمکنا چور ہوگی ہوگی مگر اُس کو پھر بھی سکون نہیں مل رہا تھا۔

آروش کیا ہوا یہ کیا کر دیا۔ دُرید جو ابھی اندر داخل ہوا تیز آواز کانوں پہ پڑی تو لاؤنج میں آیا جہاں ہر طرف کانچ کے ٹکڑے پڑے بکھرے پڑے تھے خود آروش ساکت سی کھڑی تھی۔

آروش۔ دُرید اُس پاس کھڑا ہوتا جھنجھوڑنے لگا تو وہ اپنے ہوش و حواسوں سے بیگانہ ہوتی اُس کے بازوؤں میں جھول گئی۔

Posted On Kitab Nagri

آروش

آروش۔

دُرید پریشانی سے اُس کا گال تھتھپاتا ہوش میں لانے کی ناکام کوشش کرنے لگا۔



میرا نام ارمان ہے۔ یمان گانے سے فارغ ہوتا کمرے میں آیا تھا جہاں زوبیہ بیگم دلاور خان پہلے سے موجود تھے اور ایک لڑکا بھی تھا جس سے وہ آج پہلی بار ملا تھا۔

تو؟ یمان نے آبرو سیکڑے

تو کچھ نہیں۔ ارمان خجل ہوتا بولا

برخودار آج تو تم نے کمال کر دیا۔ دلاور خان اُس سے بغلگیر ہوتا بولا

شکریہ سب آپ کی مہربانی ہے۔ یمان نے کہا

میرا کچھ نہیں تھا اس سے ملو یہ ارمان صدیقی ہے۔ دلاور خان نے پاس بیٹھے ارمان کا تعارف کروایا تو یمان نے اُس کی طرف چہرہ کیا جواب اُس کے دیکھنے پہ اپنے بتیس دانتوں کی نمائش کر رہا تھا۔

سر آپ کے لیے کال ہے۔ وہ سب باتوں میں مگن تھے جب ایک لڑکا یمان کے پاس آتا بولا۔

ہیلو۔ یمان نے کال ریسیو کر کے جیسے ہی ہیلو کہا دوسری طرف سے آنی والی خبر نے اُس کے پیروں سے جیسے زمین کھینچ لی۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ میں آتا ہوں۔ یمان دھڑکتے دل کے ساتھ بول کر کال کٹ کر گیا۔

Posted On Kitab Nagri

کیا ہوا ایمان بیٹا؟ زوبیہ بیگم اُس کی اڑی رنگت دیکھ کر پریشان بھرے لہجے میں بولی۔
کل میرے بہنوئی کی ڈیٹھ ہوگی تھی میری بہن کے بیوہ ہونے کا سن کے ابا جو پہلے ہی بیمار تھے وہ بھی
گزر گئے۔ ایمان یہ سب کس ضبط سے بتا رہا تھا بس وہ جانتا تھا۔
یا اللہ خیر۔ زوبیہ بیگم پریشان ہوئی

میں کراچی جا رہا ہوں۔ ایمان نے عجلت میں بتایا۔

رُ کو ایمان ارمان کو ساتھ لے جاؤ۔ دلاور خان نے اُس کو اکیلا جاتا دیکھا تو کہا۔
اُسے کہے آجائے۔ ایمان بنا پلٹے جواب دینے لگا تو دلاور خان نے ارمان کو اشارہ کرنے لگا جو فوراً سے سر
اثبات میں ہلاتا ایمان کے پیچھے گیا۔



کیا ہوا تھا آروش کو؟ دُرید نے پریشان کن لہجے میں ڈاکٹر روشن آرا سے پوچھنے لگا۔
کسی بات کا گہرا اثر لیا ہے آپ کو شش کرے اُن کو خوش رکھنے کی۔ روشن آرا نے بتایا تو دُرید نے سر کو
جنبش دے کر آروش کو دیکھا جو ابھی ہوش میں آئی تھی۔
www.kitabnagri.com

کیا بات ہے آروش تم اتنی گم سم کیوں رہنے لگی ہوں ایسی کونسی بات ہے جو تمہیں پریشان کر رہی
ہے؟ دُرید آروش کے پاس بیٹھتا نرمی سے استفسار کرنے لگا۔

لالہ مجھے گاؤں واپس جانا ہے۔ آروش نے اُس کی بات کے جواب میں بس یہ کہا

Posted On Kitab Nagri

ٹھیک ہے۔ دُرید ایک نظر اُس کے چہرے پہ ڈال کر بولا اُس کو اب آروش اُلجھی اُلجھی ہوئی سی لگتی تھی۔
اُس نے بہت بار اُس سے پوچھنے کی کوشش کی مگر کچھ خاص جواب نہ ملتا۔

یمان اپنے گھر آیا تو اُس وقت مستقیم صاحب کا جنازہ اٹھایا جا رہا تھا جس کو دیکھ کر یمان کے قدم چلنے سے
انکاری ہوئی تھے پہلے ماں اور باپ بھی۔ یمان نے زور سے اپنی آنکھوں کو میچا
کندھا دے وہ آپ کے باپ ہیں۔ یمان جو بُت بن کر ایک جگہ کھڑا ہو گیا تھا ارمان کی بات پہ وہ ہوش
میں آتا آگے کی جانب بڑھا۔

یا اللہ اور کتنی آزمائشیں باقی ہیں۔ یمان نے پہلی بار بے ساختہ اپنے رب سے سوال کیا اُس کا دل چاہ رہا تھا
دھاڑے مار مار کر روئے مگر وہ مرد تھا اگر روتا تو لوگ اُس پہ ہنستے۔



دُر آپ آگئے۔ حریم نے آروش اور دُرید کو حویلی میں آتا دیکھا گیا تیر کی تیزی سے اُس کی طرف بڑھی۔
کتنی بار کہا ہے لالہ بولا کرو یہ دُر لا کیا ہوتا ہے۔ فار یہ بیگم نے گھور کر اُس سے کہا
ہم تو دُر لا ہی کہے گے۔ حریم نے اُن کو چڑایا تو وہ محض اُس کو گھور کر رہ گئی۔

آج تمہارا زلٹ ڈے تھا کیا بنا اُس کا؟ دُرید نے زلٹ کا پوچھا
اففف اللہ میاں دُر لا آپ دو ماہ بعد یہاں آئے ہیں بجائے آپ ہماری خیریت پوچھنے کے ہم سے زلٹ
کا پوچھ رہے ہیں۔ حریم نے بڑی چلاکی سے بات کا رخ دوسری طرف کیا

Posted On Kitab Nagri

فون پہ بار بار خیریت کا پوچھتا تو تھا میں۔ دُرید نے مسکرا کر کہا

ہاں تو نماز کا پوچھے۔ حریم نے ناک منہ چڑھا کر کہا

اس لڑکی سے نماز کا پوچھو کھانے پینے کا پوچھو ساری شرارتوں کا بھی پوچھ لوں مگر آج کے زلٹ کا نہ پوچھو کیونکہ محترمہ انڈے لائی ہیں۔ فار یہ بیگم نے اُس کا راز فاش کیا تو دُرید حیرت سے حریم کو دیکھنے لگا جو سٹیٹا کر یہاں وہاں دیکھ رہی تھی۔

یہ چچی جان کیا سچ بول رہی ہیں؟ دُرید نے سنجیدگی سے پوچھا

جھوٹ بول رہی ہیں انڈے نہیں بس ایک انڈہ تھا وہ بھی بڑا والا۔ حریم نے فورن سے کہا تو دُرید اُس کی ذہانت پہ عیش عیش کر اُٹھا۔

اگر کچھ پڑھا ہوتا تو یہ بڑے والا انڈہ بھی نہ ملتا۔ دُرید کو افسوس ہوا اُس کا زلٹ جان کر

آپ کو تو پتا ہے ہمیں انڈے کتنے پسند ہیں حریم ہونٹوں پہ زبان پھیر کر بولی تو دُرید کو وہ بہت کیوٹ لگی۔

میں سیریس ہوں حریم تم نے امتحان کی پڑھائی کیوں نہیں کی؟ دُرید نے سنجیدگی کا مظاہرہ کیا

دُرلا آپ نہیں تھے۔ حریم نے سر جھکا کر کہا

تو؟ دُرید کو اُس کی بات سمجھ میں نہیں آئی

تو ہمارا دل پڑھائی میں نہیں لگ رہا تھا آپ جو بھی اسکا پ پہ ہمیں سمجھاتے ہمیں بھول جاتے۔ حریم نے

اعتراف کیا

Posted On Kitab Nagri

میں نہیں تھا یہاں تو اس کا مطلب یہ تو نہیں نہ کے آپ رزلٹ کارڈ میں انڈے لگائے
انڈے نہیں انڈہ۔ دُرید جو بہت سنجیدگی سے اُس کو سمجھا رہا تھا انڈے نام پہ فورن سے حریم نے اُس کی
بات کو ٹوکا۔

جو بھی انڈا یا انڈے مار کس تو نہیں تھے نہ اگر ایسا رہا تو سب یہ کہے گے کہ حریم نالائق بچی ہے دُرید شاہ
اُس پہ دھیان نہیں دیتا پھر سب حویلی والوں کی بات سچ ثابت ہوگی کہ دُرید شاہ کے لاڈ پیار نے حریم
فردین علی شاہ کو بگاڑ دیا ہے۔ دُرید نے اُس کا پورا نام لیا تو حریم کے چہرے پہ مسکرائٹ آئی۔

دُرا ہمیں آپ کا نام بہت پسند ہوتا ہے اس لیے میرے نام کے ساتھ آپ اپنا نام لگا لیا کریں حریم دُرید
شاہ۔ حریم کے پر جوش لہجے میں کہا

توبہ توبہ اتنی بے حیائی۔ حریم کی بات پاس گزرتی فردوس بیگم نے سُن لی تھی تبھی وہی رُک کر دُرید کے
کچھ کہنے سے پہلے خود کانوں کو ہاتھ لگا کر بولی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

بے حیائی کیسی؟ حریم کا چہرہ تاریک ہوا تھا۔

تم کمرے میں جاؤ ٹیسٹ کی تیاری ورنہ کسی اچھے کالج میں تمہارا ایڈمیشن نہیں ہو پائے گا۔ دُرید فردوس
بیگم کی موجودگی کو نظر انداز کرتا نرم لہجے میں حریم سے بولا تو وہ اُس کی بات سن کر فورن اُٹھ کر کمرے
میں چلی گئی۔

Posted On Kitab Nagri

چچی جان حریم کے سامنے ایسی بات مت کیا کریں۔ حریم کے جانے کے بعد دُرید شاہ سخت لہجے میں اُن سے بولا۔

ہو نہہ کیوں نہ بولوں چودہ پندرہ سال کے قریب کی عمر ہے اور حرکتیں دیکھو کیسے بڑی ڈھٹائی سے اپنا نام تمہارے نام سے جوڑنا چاہ رہی تھی۔ فردوس بیگم نخوت سے سر جھٹک کر بولی تو دُرید نے اپنے ہاتھوں کی مٹھیوں کو زور سے بھینچا۔

وہ بچی ہے چچی جان اُس نے جو بات کہی اُس کا مطلب وہ خود بھی نہیں جانتی تھی۔ دُرید نے ضبط سے کہا جو بھی پر تمہیں اب چاہیے حریم سے فاصلہ رکھو جیسے حویلی کی باقی عورتوں کے ساتھ رکھتے ہو حریم اب بڑی ہو گئی ہے اُس کا یوں تمہارے سامنے آنا ٹھیک نہیں اُس کو چاہیے تم سے پردہ کرے۔ فردوس بیگم نے نیا شوشہ چھوڑا

بارہ سال بڑا ہوں میں اُس سے چچی جان بچوں کی طرح اُس کو پالا ہے ہر چیز کا خیال میں نے اُس کا رکھا ہے اور آپ ہمارے درمیان ایسی بات کہہ رہی ہیں افسوس ہوا مجھے آپ کی بات سن کر۔ دُرید تاسف بھری نظروں سے اُن کو دیکھ کر بولا

بھی میری بات تمہیں کڑوی ضرور لگے گی مگر ہے سچ حریم تمہاری بہن یا تمہاری اولاد نہیں ہے تو تمہاری پھپھوزاد کزن نہ تو تم اُس کے لیے نامحرم ہو اور نامحرم مردوں سے پردہ کیا جاتا ہے۔ فردوس بیگم نے ہاتھ جھاڑ کر کہا۔

Posted On Kitab Nagri

شکریہ آپ کے بتانے کا۔ دُرید اتنا کہہ کر وہاں سے اُٹھ کر چلا گیا۔



کچھ دن بعد!

فجر نیچے بیٹھی ارسم کے ساتھ گنہارے ہوئے وقت اور خوبصورت لمحو کو یاد کر رہی تھی اُس نے سوچا نہیں تھا اُس کو ارسم سے اس قدر محبت ہو جائے گی بھلے وہ اُس سے عمر میں بڑا تھا و شادیاں بھی کر چکا تھا مگر جتنا پیار اور جتنی اپنائیت اُس نے کچھ لمحو بھی دی تھی اُس سے وہ ارسم کی گمیدہ ہو گئی تھی ارسم کی موت اُس کے لیے کسی قیامت سے کم نہیں تھی وہ لمحہ بار بار یاد آرہا تھا جب اُس کو کال پہ بتایا گیا جیل سے بھاگنے کی وجہ سے ارسم کو گولی ماری گئی تھی جس سے ارسم اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتا تب سے لیکر اب تک وہ قرب سے گزر رہی تھی ہوش تب آیا جب کانوں میں کیس بچے کی آواز پڑی تو وہ اپنے خیالوں سے چونک پڑی مگر نظر جیسے ہی نظر بے بی کاٹ پہ پڑی تو وہ فوراً اپنی جگہ سے اُٹھی۔

یامین میرا بچہ کیا ہوا ماما آرہی ہے آپ کے پاس۔ یامین کو کاٹ سے اُٹھا کر وہ پیار سے اُس کو بہلانے لگی جس کو بامشکل تین ماہ ہوئے تھے اس دنیا میں آئے۔

آپ کو کیا ضرورت تھی جیل سے فرار ہونے کی۔ یامین کی معصوم شکل دیکھ کر اُس نے ارسم سے شکوہ کیا۔

اوے لڑکی۔ ارسم کی سوتیلی ماں زکیہ اور بھائی دھڑام سے دروازہ کھول کر اُس کے کمرے میں آئی تو فجر نا سمجھی سے اُن کو دیکھنے لگی

Posted On Kitab Nagri

جی آنٹی۔ فجر نے بس یہ کہا

بچہ ہمیں دے اور نکل یہاں سے۔ زکیہ نے گھور کر اُس سے کہا
یہ میرے شوہر کا گھر ہے میں کیوں جاؤں یہاں سے۔ فجر کے چہرے کا رنگ اڑا تھا اُن کی بات سن کر۔
امتیاز یامین اس سے لے۔ زکیہ نے اپنے بیٹے سے کہا جو ایکسرے کرتی نظروں سے فجر کو دیکھ رہا تھا۔
یہ میرا بچہ ہے میں کسی کو نہیں دوں گی اور آپ میرے عدت کے ہونے کا تو لحاظ کرے۔ فجر نے تڑپ کر کہا

دو ماہ لحاظ کیا ہے وہ ہی کافی ہے اب بچہ ہمیں دے توں اپنا ٹھکانہ کہی اور تلاش کر۔ زکیہ خود آگے بھر کر
اُس سے یامین لیا تو فجر نے اُن سے لینے چاہا پر وہ باہر کی طرف بڑھی۔
دیکھے میں چلی جاؤں گی پر مجھے میرا بیٹا دے۔ فجر اُن کے پیچھے بھاگ کر آتی ڈری ہوئی آواز میں بولی ایک
یامین ہی تو تھا اُس کا اگر وہ بھی اُس سے لے لیا جاتا تو اُس کا کیا ہوتا۔
یہ ہم اپنے پاس رکھ لینگے پر تجھے نہیں رکھ سکتے۔ زکیہ آرام سے صوفے پہ بیٹھ کر بولی۔
امتیاز تم آنٹی سے کہو نہ وہ یامین مجھے دے۔ فجر نے روتے ہوئے امتیاز سے کہا

چھوڑے ہم آپس میں شادی کر کے دوسرا یامین پیدا کر لے گے۔ امتیاز خباثت سے اُس کا ہاتھ پکڑ کر بولا
تو اُس کی گھٹیاں بات پہ فجر نے ایک زناٹے دار تھپڑ اُس کے منہ پہ مارا
پاگل ہو گئی ہے کیا۔ زکیہ نے غصے سے اُس کو دیکھ کر کہا جو نفرت سے امتیاز کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

تیری تو۔ امتیاز اُس کے بالوں کو مٹھیوں میں جکڑتا تھپڑ مارنے والا تھا جب کسی نے اُس کا ہاتھ ہوا میں ہی معلق رہنے دیا۔

یم یمان۔ فجر نے یمان کو دیکھا تو جذباتی ہو گئی

تم کون ہو؟ امتیاز اپنا ہاتھ اُس کی گرفت سے نکالنے کی کوشش کرتا پوچھنے لگا۔ جس کے جواب میں یمان نے ایک نگہ اُس کے منہ پہ مارا تو امتیاز کو اپنا جبر اٹوٹا محسوس ہوا۔

واہ۔ ارمان داد دیتی نظروں سے یمان کو دیکھنے لگا۔

کون ہو اور کیوں میرے بیٹے پہ تشدد کر رہے ہو؟ زکیہ بیگم زور سے یامین کو صوفی پہ پٹخ کر یمان سے بولی

یامین۔ فجر نے یامین کو روتا دیکھا تو تڑپ کر اُس کی جانب بھاگی جس پہ ارمان کا دھیان یمان سے ہٹ فجر کی طرف گیا۔

آج چھوڑ رہا ہوں مگر آئندہ میری بہن کے آس پاس بھی بھٹکے تو وہ حال کروں جو اپنی ماں بھی پہچاننے سے انکار کر دے گی۔ یمان ایک زوردار لات اُس کے پیٹ پہ مار کر وار ننگ بھرے لہجے میں اُس سے

بولا

جاؤ یہاں سے ہمیں تو معاف ہی کرو۔ زکیہ نے امتیاز کے پاس جا کر یمان سے کہا

چلے آپی۔ یمان ایک اچٹنی نظر اُن دونوں پہ ڈال کر فجر سے بولا

Posted On Kitab Nagri

آپی۔ ارمان جو مسلسل فجر کو دیکھے جا رہا تھا آپی لفظ پہ چونک کر یمان کو دیکھنے لگا جو فجر کے ساتھ کھڑا ہوتا اُس سے یامین لے رہا تھا ارمان کبھی اُسے تو کبھی فجر کو دیکھتا اُس کو سمجھ نہیں آیا دونوں میں سے بڑا کون ہے۔



تم دو ماہ سے یہاں ہو تو میرے پاس کیوں نہیں آئے؟ فجر یامین کو کمرے میں سُلاتی یمان سے باز پرس ہوئی۔

آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں تھا اتنا سب کچھ ہو گیا آپ کیسے اتنے گھٹیاں لوگوں کے درمیان رہی۔ یمان نے جواب دینا ضروری نہیں سمجھا

وہ سب اچھے تھے مگر آج

فجر اتنا کہتی خاموش ہو گئی۔

آپ میرے ساتھ چلے۔ یمان نے سنجیدگی سے کہا

میں تمہارے ساتھ کہاں چلوں گی اور تم اب کہی نہیں جا رہے۔ فجر نے دو ٹوک انداز اپناتے کہا

میں اب یہاں نہیں رہ سکتا میں نے سنگنگ کرنا شروع کر دیا ہے۔ یمان نے کہا تو فجر کو اتنے وقت بعد چہرے پہ مسکراہٹ آئی تھی۔

سچ میں مبارک ہو تمہیں آخر کو تم نے اپنا خواب سچ کر دیکھا یا۔ فجر نے خوشی سے کہا

پھر آپ چل رہی ہیں میرے ساتھ؟ یمان نے کہا

Posted On Kitab Nagri

میں نہیں چل سکتی یمان میرا گھر یہاں ہیں۔ فجر نے انکار کیا
آپنی ضد نہیں کرے عیشا آپنی اپنے سُسرال ہیں آپ یہاں یا مین کے ساتھ اکیلے کیسے رہے گی۔ یمان کے
لہجے میں فکر مندی تھی۔

اگر میرا اتنا خیال ہے تو یہاں رُک جاؤ۔ فجر نے اُس کو امتحان میں ڈالا۔
میرے واپسی کے راستے بند ہو چکے ہیں۔ یمان نے نظریں چُرا کر کہا
میری عدت ختم ہونے تک یہاں رہو یا تب تک جب یا مین ایک سال کا نہیں ہو جاتا۔ فجر نے سنجیدگی
سے کہا

میں آپ کی بات مان لوں گا بدلے میں آپ کو بھی میری بات ماننی پڑے گی۔ یمان نے کچھ سوچ کر کہا
کونسی بات؟ فجر نے سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھا۔

میں یہاں کراچی میں کوئی اچھا سافلیٹ خریدوں گا آپ کو یا مین کے ساتھ وہاں رہنا ہو گا۔ یمان نے کہا
اُس کی کوئی ضرورت نہیں۔ فجر کو یہ بات پسند نہیں آئی۔
www.kitabnagri.com

ضرورت ہے آپنی تبھی میں یہ بول رہا ہوں اور آپ کو میری بات یہ ماننے ہو گی۔ یمان نے دو ٹوک کہا تو
فجر نے گہری سانس خارج ہوا کے سپرد کی۔



دس ماہ بعد!

تم یہ سب سامان گاڑی میں رکھو میں آتا ہوں۔ یمان نے ارمان سے کہا

Posted On Kitab Nagri

جی ٹھیک ہے۔ ارمان نے فورن سے اُس کی بات پہ سر ہلاتا باہر کی جانب گیا۔ یمان کے پلٹ کر ایک نظر اُس فلیٹ پہ ڈالی جہاں وہ اتنے ماہ رہا تھا پھر اپنے قدم واپسی کی جانب بڑھائے۔

یمان۔ فجر کی آواز پہ وہ یکدم پلٹا تھا

جی۔ یمان اپنی حالت پہ قابو پائے بولا

تم جارہے ہو پر جلدی آنا ہمیں تمہاری ضرورت ہے میرے بیٹے کو بھی تمہاری ضرورت ہے بہت۔ فجر نے نم لہجے میں اپنی گود میں موجود ایک سالہ یامین کو دیکھ کر اُس سے کہا

آپ اپنا اور یامین کا بہت خیال رکھیے گا پر میں اپنے آنے کی اُمید نہیں دلا سکتا آپ اور یامین میرے ساتھ چلے مجھے یہاں وحشت ہوتی ہے۔ یمان بے بسی سے بولا

غلط کر رہے ہو۔ فجر نے اُس کو سمجھانا چاہا

کیا صحیح ہے اور کیا غلط ان سب سے اب میں بہت دور چلا آیا ہوں۔ یمان کہتا اُس کی گود سے یامین کو لیکر اُس پہ پیار کرنے لگا۔

www.kitabnagri.com

تم پہ گیا ہے پورا تمہاری طرح اس کے گالوں پہ بھی ڈمپلز ہیں۔ فجر نے دونوں ماموں بھانجے کو دیکھ کر کہا۔

دعا کیجیے گا قسمت میرے جیسی نہ ہو۔ یمان یامین کا ماتھا چوم کر بولا تو فجر کو لگا جیسے اُس کا دل کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا ہو۔

Posted On Kitab Nagri

کیوں ایسی باتیں کر کے تیار ہے ہو۔ فجر نے افسوس سے کہا
میں چلتا ہوں دیر ہو رہی ہے۔ یمان یا مین کو فجر کی طرف بڑھا کر بولا
ایک چیز لینا بھول رہے ہو۔ فجر کی بات پہ یمان کے قدم تھمے تھے۔
کونسی چیز؟ یمان سوالیہ نظروں سے فجر کو دیکھنے لگا جواب میں فجر نے اپنی بند مٹھی یمان کی طرف بڑھا
کر اُس کو کھولا۔

فجر کے ہاتھ میں وہ چٹ دیکھ کر یمان تیر کی تیزی سے اُس کے پاس آکر وہ چٹ اپنے ہاتھ میں لے گیا
تھا۔

آپ کو کہاں سے ملی؟ یمان کا لہجہ اتنا اچانک خوشگوار محسوس کر کے فجر کا دل کٹ کے رہ گیا تھا۔
مجھے لگا تھا تم کوئی خاص ری ایکشن نہیں دو گے مگر اب معلوم ہوا تمہیں ابھی تک وہ یاد ہے بھول کیوں
نہیں جاتے اس کو۔ فجر نے کہا

شکر یہ آپ نے مجھے یہ دینے کے لیے۔ یمان اُس کی بات سرے سے نظر انداز کر گیا تھا۔

کیا تھا اُس لڑکی میں کیا ہے اس معمولی کاغذ کے ٹکڑے میں جو تمہارے چہرے پہ اچانک رونق آگئی ہے
مت بھولوں اُس نے تمہاری ہنستی بستی زندگی کو اُجاڑا تھا۔ فجر نے اُس کو حقیقت سے آگاہ کرنا چاہا

Posted On Kitab Nagri

جس کو آپ معمولی سا کاغذ کا ٹکڑا بول رہی ہیں آپ کو نہیں پتا یہ میرے لیے کیا ہے کبھی کبھی معمولی نظر آنے والی چیز انسان کے جینے کی وجہ بن جاتی ہے میری زندگی انہوں نے نہیں اُجاری یہ سب میری قسمت میں تھا۔ یمان نے سنجیدگی سے کہا

پتا ہے یمان جب میں نے اس چٹ کو تمہارے کمرے کی الماری میں دیکھا اس میں موجود تحریر کو پڑھا تو میرا دل چاہا اس کو آگ لگا دوں پر پھر پتا نہیں کیوں نہیں جلایا۔ فجر کی بات پہ یمان کے چہرے پہ اُداس مسکراہٹ نے بسیرا کیا۔

میرے پاس بس یہ ایک چیز ہے نشانی کے طور پہ۔ یمان نے کہا
فریم کروا کر دیوار پہ چسپاں کر دوں۔ فجر نے طنز یہ کیا۔
ضرورت پڑی تو ضرور۔ یمان نے جواب بے کہا۔

یمان۔ فجر اُس کو بس دیکھتی رہ گئی۔
آپی پلیر وہ بات مت کرے جو میرے بس میں نہیں۔ یمان نے بے بسی سے کہا تو فجر نے ہمیشہ کی طرح خاموشی اختیار کی۔

سر چلے؟ ارمان نے دیر تک یمان کو آتا نہیں دیکھا تو گاڑی سے اترتا باہر آیا۔

ٹھیک ہے آپی چلتا ہوں۔ یمان نے آخری نظر فجر پہ ڈال کر کہا

پھر کب آؤ گے؟ فجر نے اُس کو جاتا دیکھا تو پوچھا

Posted On Kitab Nagri

پتا نہیں۔ ایمان اتنا کہتا باہر کی جانب اپنے قدم بڑھائے۔
ایک نظر مجھ پہ بھی ڈال لیا کریں کبھی۔ ارمان نے فجر کو ایمان کی پشت پہ نظر جمائے دیکھا تو شرارت سے
بولا

کیا مطلب تمہارا؟ فجر ماتھے پہ بل ڈالے ارمان کو دیکھ کر بولی
میرا مطلب ہم جارہے ہیں آپ کو مجھ سے کوئی کام تو نہیں؟ ارمان نے بڑی صفائی سے پتھر ابدلا
مجھے تم سے کوئی کام نہیں۔ فجر نے کہا
سوچ لے کیا پتا کام نکل آئے۔ ارمان نے چھیڑنے والا انداز اپنایا۔
نہیں ہے کہا جو۔ فجر نے اب کی گھور کر کہا تو ارمان گڑ بڑا سا گیا۔
یہ آپ کا بچہ ہے؟ ارمان نے اُس کی گود میں یا مین کو دیکھ کر بے تگہ سوال کیا۔
نہیں تو تمہارا ہے۔ فجر زچ ہوتی جانے کیا بول گی اُس کو خود پتا نہیں چلا۔
لاحول ولا قوۃ میری تو ابھی شادی ہی نہیں ہوئی بچہ کہاں سے ہو گا یہ یقیناً آپ کا ہی بچہ ہے۔ ارمان
کانوں کا ہاتھ لگاتا اُس کی بات کو اپنا رخ دے گیا تو فجر اُس کو ایک گھوری سے نوازتی اندر کی طرف
بڑھی۔ ارمان بھی ایک مسکراتی نظر اُس کی پشت پہ ڈالتا اپنے قدم واپسی کی جانب بڑھا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

فجر اندر آئی تو لینڈ لائن پہ کسی کی کال آرہی تھی اُس نے کمرے میں جا کر آرام سے یامین کو بیڈ پہ لیٹا کر اُس کے دونوں سائیڈز میں تکیے رکھے تاکہ وہ گرنا پائے پھر باہر آئی جہاں مسلسل جانے کون کال پہ کال کیے جارہا تھا۔

ہیلو کون؟ فجر نے کال اٹھا کر سب سے پہلے یہی پوچھا
عیشا بول رہی ہوں۔ دوسری طرف سے سنجیدگی سے جواب دیا گیا۔
عیشا کیسی ہو آج یمان لاہور کے لیے نکل گیا تم اُس سے ملنے کیوں نہیں آئی؟ فجر نے ایک ہی سانس میں اُس سے سب پوچھ لیا۔

یمان کو ہمارے گھر کے حالات کا کیسے پتا چلا؟ عیشا نے اُس کی بات نظر انداز کر کے اپنی بات کہی۔
میں سمجھی نہیں؟ فجر نا سمجھی سے بولی
کل یمان آیا تھا میری ساس کو بہت بھاری رقم پکڑائی ہے اور مجھ سے پوچھنا گوارا تک نہیں کیا۔ عیشا نے بتایا

یمان نے تمہاری ساس کو پیسے کیوں دیئے تمہیں کیوں نہیں دیئے۔ فجر ابھی بھی اُس کی بات مطلب سمجھ نہیں پارہی تھی مگر اُس کی بات سن کر عیشا نے اپنے موبائل کو کان سے ہٹا کر اسکرین کو گھورا جیسے سامنے فجر ہو۔

Posted On Kitab Nagri

تم عقل سے اتنی پیدل کب سے ہونے لگی ہو یمان مجھے پُسے کیوں دیتا میری ساس کیوں دیے ہر وقت پُسو کی پیاس انہیں ہوتی ہے اور تمہیں پتا ہے یمان اُن کو دھمکا کر گیا ہے کے آج کے بعد وہ کبھی مجھ سے سخت انداز میں بات نہ کرے نا ہی مجھے کسی بات کا طعنہ دیا کریں اگر اُن کو کچھ چاہیے ہو تو وہ اُسے کال کرے پورا غنڈا بن کر آیا ہے یمان اور ایک اہم بات یمان کے پاس اتنے پُسے کہاں سے آئے کیا وہ کوئی غیر قانونی کام تو نہیں کرنے لگا۔ عیشا اچانک بات کرتے کرتے یکدم چونک کر بولی

تمہاری عقل شادی کے بعد لگتا ہے گھاس کھانے کی ہے ایسا کچھ نہیں جب یمان یہاں تھا تو اسلام آباد گیا تھا دو تین دن کے لیے اُس کو ایک سونگ کی آفر ہوئی تھی شاید وہ پُسے اُس نے تمہاری ساس کو دیئے ہو مجھ سے تو ایسا کوئی ذکر نہیں کیا تھا۔ فجر نے اپنی معلومات کے مطابق بتایا۔

میری ساس نے مجھ سے پُسے مانگے تھے یہ بات میں نے تمہیں بتائی تھی یمان کو کیسے پتا چلی؟ عیشا نے پوچھا

مجھے نہیں پتا کچھ یمان اتنا چپ رہتا تھا مجھے میں ہمت نہیں ہوتی تھی اُس سے کوئی بھی بات کرنے کی اور میں پُسوں کی بات کیسے کر سکتی تھی وہ ہمارا چھوٹا بھائی ہے ہمارا باپ نہیں۔ فجر نے جلدی سے اپنی صفائی دی۔

اب یہ تم اُس کو چھوٹا کہنا چھوڑ دو اپنی عمر سے دو گنا لگتا ہے جانے کیا کھاتا ہے۔ عیشا نے بے زاری سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

ماشاء اللہ کہنے سے زبان میں درد ہوتا ہے کیا؟ فجر نے طنزیہ کیا

ماشاء اللہ سے ہمارا بھائی بڑا ہو گیا ہے اب میری بات سنو یمان سے تمہاری اگر بات ہو تو اُس سے کہنا وہ میرے سسرال کے لیے اتنا کچھ نہ کرے خوا مخواہ پھر وہ اُس کے پیچھے پڑ جائے گے گھر کے حالات تمہارے سامنے ہیں یمان کب تک اُن کے لیے کرے گا کل کو اُس نے بھی شادی کرنی ہے اور صبح ایک لڑکا آیا تھا جانے کیا نام ہے اُس کا جو یمان کے ساتھ ہوتا ہے؟ عیشا پر سوچ انداز میں کہتی سوچنے لگی۔

ارمان؟ فجر نے تکتہ لگایا

ہاں وہی ارمان صبح کو آیا تھا ارشد کو ایک لیٹر دے کر گیا تھا کہا کے کل سے اس آفس میں جایا کرے اُس کی جاب پکی ہے۔ عیشا نے منہ بگاڑ کر بتایا

شکر ہے تمہارے شوہر کی جاب لگ گئی مگر یہ تم اتنے ناشکرے پن کا مظاہرہ کیوں کر رہی ہو یمان نے تمہارے لیے اتنا کیا بجائے تم خوش ہونے کے اُس سے اتنا ناراض ہو رہی ہو اگر یمان چاہتا تو ہمیں ہمارے حال پہ چھوڑ سکتا ہے اپنی زندگی میں مگن ہو سکتا تھا مگر اُس نے ایسا کچھ نہیں اُس کو ہم سے پیار ہے ہماری فکر ہے تبھی تو ہمارے لیے سوچ رہا ہے۔ فجر نے اُس کو شرمندہ کرنا چاہا۔

واقع یمان نے میرے لیے بہت کیا جیسے بڑے بھائی اپنی بہنوں کے لیے کرتے ہیں میں ناشکری نہیں ہو رہی نا اس بات سے انکاری ہوں مگر فجر وہ جو کر رہا ہے یہ سب صحیح نہیں میرے گھر والے اُس کی

Posted On Kitab Nagri

زمیداری نہیں بابا نے لوگوں کے ڈر سے میری شادی میں بہت جلد بازی کی میں اپنی قسمت سمجھ کر خاموش رہی پر یہ یمان کی مہربانیاں اُس کے لیے مشکل بن سکتی ہیں۔ عیشا نے کہا کیا تمہارے ساتھ اُن کا رویہ ٹھیک نہیں ہے؟ فجر فکر مند ہوئی۔ ایسی بات نہیں سب اچھے ہیں۔ عیشا نے کہا تو وہ پر سکون ہوئی۔ تم یمان کی فکر نہیں کرو وہ سب دیکھ لے گا دوسری بات یمان کوئی غنڈہ نہیں بس تمہارا مستقبل سیکور کر رہا ہے اب ہم چاروں کا ایک دوسرے کے علاوہ ہے کون۔ فجر نے افسردگی سے کہا چوتھا کون؟ عیشا کو سمجھ نہیں آیا۔ یا مین۔ فجر نے تیز آواز میں بتایا اوہاں میں یہ تمہارا گولوں مولوں پیٹا تو بھول ہی گئی تھی۔ عیشا ہنس کر بولی۔ میرا پیٹا کوئی گولوں مولوں نہیں اور نہ بھولنے والی کوئی چیز۔ فجر نے فورن سے کہا ہے تمہارا پیٹا گولوں مولوں اور جو تم اُس کے گالوں پہ پڑتے ڈمپلز دیکھ کر اتراتی ہوں نہ بتادوں بڑا ہو کر موٹا ہو گا بہت پھر اُس کے یہ ڈمپلز نظر نہیں آئے گے۔ عیشا نے اُس کو چڑایا۔ تم جلتی رہنا میرے بیٹے کی خوبصورتی سے بس۔ فجر بُرا ماننے والے انداز میں کہہ کر کال کٹ کر گئی۔



حال!

آپ یہاں میں سب سیٹ کردوں گی۔ ماہی نے شازل کو کچن میں سامان لاتا دیکھا تو کہا

Posted On Kitab Nagri

میں تمہاری ہیلپ کر دواؤں کے بعد مجھے کسی ضروری کام سے جانا ہے۔ شازل نے کہا

اچھا تو آپ بتادے رات میں کیا کھانا بناؤں؟ ماہی نے پوچھا

کچھ بھی نہیں کھانا میں باہر سے کھا کر آؤں گا میرے جانے کے بعد تم باہر کا دروازہ لاک کر کے سونا

میرے پاس ڈوپلیکیٹ کی ہے۔ شازل شاپرز سے سامان نکالتا مصروف انداز میں بتانے لگا۔

آپ وقت بتادے میں انتظار کر لوں گی۔ ماہی نے کہا

دونج جائے گے مجھے اپنے کلائنٹ سے ملنا ہے پھر ایک فرینڈ سے کیس ڈسکس کرنا ہے بہت مصروف

آدمی ہوں میں۔ شازل نے اپنی اہمیت بڑھانی چاہی۔

کلائنٹ سے ملنا ہے کیس ڈسکس کرنا ہے آپ کیا کرتے ہیں مطلب کیا یہاں کی کوئی جاب ہے؟ ماہی

پاس پڑے اسٹول پہ بیٹھ کر شازل سے پوچھنے لگی وہ چاہتی تھی شازل کے بارے میں اُس کو سب معلوم

ہو مگر ایک شازل تھا جو اُس کے لیے بہت موڈی انسان ثابت ہو گیا تھا جب دل کرتا تو اپنا آپ اُس پہ

کھولتا موڈ نہ ہوتا تو نہ کرتا۔

www.kitabnagri.com

تمہاری مجازی خدا نے لاء پڑھا ہے۔ شازل نے گویا اُس پہ دھماکا کیا۔

لاء پڑھا ہے تو کیا آپ وکیل ہیں؟ ماہی نے حیرت میں آکر ہمیشہ کی طرح اپنے بے وقوف ہونے کا ثبوت

دیا۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں میں چہر اسی ہوں۔ شازل تو اُس کے سوال پہ جل ہی اُٹھا مگر اُس کا جواب سن کر ماہی نجل سی ہوئی تھی۔

آپ اپنے بارے میں سب کچھ بتادے ایک ہی بار میں ہر روزنی خبر معلوم ہوتی ہے اچھا ہے ایک دفع میں معلومات ہو جائے آپ کے بارے میں پوری طرح سے ہمیں اتنے ماہ ہو گئے ہیں ساتھ رہتے ہوئے مگر مجھے آج پتا چلا ہے کہ میرا شوہر وکیل ہے۔ ماہی نے منہ بسور کر کہا۔

پھر کبھی بتاؤں گا ابھی مجھے نکلنا ہے۔ شازل ہاتھ میں پہنی گھڑی پہ وقت دیکھ کر بولا۔



دُرید ڈیرے میں بیٹھا مسلسل اپنے ہاتھ کو دیکھ رہا تھا جس سے اُس نے حریم پہ ہاتھ اُٹھایا وہ حریم کو تھپڑ مارنا نہیں چاہتا تھا وہ تو اُس پہ ہاتھ اُٹھانے کا سوچ بھی نہیں سکتا نہ حریم پہ ایک خراش بھی برداشت کر سکتا تھا مگر اُس نے جو بات کہی تھی اُس پہ بے ساختہ اُس کا ہاتھ اُٹھ گیا جس پہ اب اُس کو پچھتاوا ہو رہا تھا خود پہ غصہ بھی وہ حریم کو پیار سے سمجھا بھی تو سکتا تھا ہاتھ اُٹھانے کا کیا جواز بنتا تھا۔

www.kitabnagri.com

رور ہی ہو گی وہ۔ دُرید کو اچانک حریم کی فکر ہوئی۔

مجھے ایک بار اُس سے بات کرنی چاہیے کیا پتا وہ سمجھ جائے ہمارے درمیان موجود فرق اُس کو نظر آجائے۔ ایک خیال کے تحت دُرید اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑا ہوا۔



Posted On Kitab Nagri

آپ میرے ساتھ ایسے نہیں کر سکتے میں آپ کے علاوہ کسی سے شادی نہیں کروں گی۔ حریم چھت پہ کھڑی ہو کر دور خلاؤ میں دیکھتی نم لہجے میں تصور میں دُرید شاہ سے بولی اُس کی آنکھوں سے گرم سیال بہتے جارہے تھے جس سے وہ سرے سے بے نیاز تھی۔

حریم۔ آروش کی آواز پہ حریم نے کوئی رسپانس نہیں دیا۔

مجھ سے بھی ناراض ہو؟ آروش اُس کے سامنے کھڑی ہوتی بولی

ضرور آپ ہم سے یہ کہنے آئی ہو گی کے ہم اپنا بچپنا چھوڑ دے۔ حریم کا لہجہ ناراضگی سے بھرپور تھا۔

دُر لا کبھی تم سے شادی نہیں کریں گے حریم وہ تم سے پیار کرتے ہیں بہت پیار کرتے ہیں مگر اُس کا یہ مطلب ہر گز نہیں کے وہ تم سے شادی کرنے کا سوچے گے۔ آروش نے نرمی سے اُس کو سمجھایا۔

آج انہوں نے پہلی بار ہم پہ ہاتھ اٹھایا ہمیں غصے بھری نظروں سے دیکھا ہم سے سخت انداز میں بات کی۔ حریم نے ٹوٹے لہجے میں بتایا

تمہاری بات پہ اُن کا عمل فطری تھا۔ آروش نے کہا تو حریم نے ناراض نظروں سے اُس کو دیکھا

ہم نے محبت کی ہے کوئی گناہ تو نہیں کیا۔ حریم نے دُکھ بھرے لہجے میں کہا

کبھی کبھار ہم سے کی ہوئی محبتیں ہمارا گناہ بن جاتی ہیں۔ آروش کسی ٹرانس کی کیفیت میں بولی۔

ہم نے سوچ لیا ہے ہمیں اب کیا کرنا چاہیے۔ حریم کو آروش کی بات سمجھ تو نہیں آئی تھی تبھی کچھ یاد

آنے پہ اُس نے کہا

Posted On Kitab Nagri

کیا کرنے والی ہو تم؟ آروش نے سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھا
اپنی محبت کو پانے کی ایک کوشش۔ حریم کے چہرے پہ پہلی بار مسکرائٹ آئی تھی۔



تم ایک بار پھر آگئے۔ فجر دروازہ نوک ہونے پہ باہر آئی تو ارمان کو دیکھ کر سختی سے بولی
میں بھی آیا ہوں۔ ارمان کے کچھ کہنے سے پہلے یمان نے سامنے آتے کہا تو فجر کی آنکھوں میں خوشی سے
آنسو آگئے۔

یمان۔ فجر فورن سے اُس کے سینے سے لگی ارمان کو اپنا آپ اضافہ لگا تو وہ وہاں سے چلا گیا۔
کیسی ہیں آپ؟ یمان نے مسکرا کر پوچھا

ٹھیک پر تمہیں پتا ہے کتنے وقت بعد آئے ہو۔ فجر نے اپنی آنکھیں صاف کیے اُس سے شکوہ کیا
آ تو گیانہ اور آپ نے ارمان سے میرا نمبر لیا پھر کال کیوں نہیں کی؟ یمان اندر داخل ہوتا بولا
کرنے والی تھی پر تم آگئے بتا کر آتے تو میں تمہارے تمہاری پسند کا کچھ بناتی۔ فجر نے کہا

www.kitabnagri.com

کچھ بھی کھالوں گا میں آپ یہ بتائے یا مین کہاں ہے؟ یمان نے آس پاس یا مین کو نہیں دیکھا تو پوچھ لیا۔
عیشا کے پاس ہے اسکول کی چھٹیاں ہیں نہ تو میں نے اُس کو وہاں بھیجا ہے عیشا کے بچوں سے کھیلے گا تو اُس
کا دل بہل جائے گا یہاں ہوتا تو بس مجھے تنگ کرتا۔ فجر نے بتایا
میرے پاس بھیج دیتی ارمان آتا تو ہے یہاں۔ یمان نے کہا

Posted On Kitab Nagri

تم جب گئے تھے رابطہ ہی نہیں کیا اس لیے میں نے ماموں کے پاس نہیں خالہ کے پاس بھیج دیا۔ فجر نے کہا

میں ویسے یہاں آپ اور عیشا آپی کو لینے آیا تھا۔ یمان نے کہا
کہاں کیوں؟ فجر نے پوچھا۔

اسلام آباد دودن بعد میری منگنی ہیں آپ دونوں کا ہونا تو لازمی ہے۔ یمان نے بے تاثر لہجے میں بتایا تو فجر کے چہرے پہ خوشگوار تاثر نے احاطہ کیا۔

سچ میں یمان مطلب اتنے سالوں بعد تمہیں عقل آگئی۔ فجر خوش ہو کر بولی۔
موم نے کہا۔ یمان نے جیسے بتایا کہ اُس کی کوئی مرضی نہیں۔

عیشا بہت خوش ہوگی یہ بات سن کر اور دودن بعد تمہاری سالگرہ بھی تو ہے۔ فجر پر جوش سی ہوگی تھی۔
♥♥♥♥♥♥♥♥

یہ اس وقت دروازے پہ کون ہے۔ شہباز شاہ جو سونے والے تھے دروازے نوک ہونے پہ بولے
www.kitabnagri.com
آروش ہوگی بے وقت آپ کے پاس وہ ہی آتی ہے۔ کلثوم بیگم نے اندازہ لگایا۔

میں دیکھتا ہوں۔ شہباز شاہ آروش کا نام سن کر جلدی سے دروازے کے پاس جانے لگے۔

حریم تم اس وقت یہاں؟ شہباز شاہ نے حریم کو رات کے وقت اپنے کمرے کے دروازے کے پاس
کھڑا پایا تو کچھ حیران ہوئے۔

ہمیں آپ سے بات کرنی ہے ماما سائیں۔ حریم نے سپاٹ انداز میں کہا

Posted On Kitab Nagri

اندر آؤ۔ شہباز شاہ بغور اُس کے تاثرات جانچ کر اندر آنے کا کہنے لگے تو حریم اُن کی بات پہ عمل کرتی کمرے میں داخل ہوئی۔

حریم خیریت تم اس وقت یہاں۔ کلثوم بیگم نے بھی حریم کو دیکھا تو خاصا حیران ہوئی۔
ہممم بیٹھو اب تم اور بتاؤ کیا بات ہے؟ شہباز شاہ کلثوم بیگم کو خاموش ہونے کا اشارہ کرتے حریم سے بولے جو نیچے بچھے قالین کو دیکھے جارہی تھی۔

آپ کو یاد ہے ماما سائیں کچھ عرصہ پہلے آپ نے ہم سے کہا تھا ہم نے آپ پہ بہت بڑا احسان کیا ہے جس کے مشکور آپ ساری عمر رہے گے کیونکہ ہم جو کیا تھا وہ آپ کو احسان لگ رہا تھا جس کو آپ کبھی اُتارنا چاہے بھی تو نہیں اُتار سکتے پھر آپ نے ہم سے وعدہ کیا تھا زندگی میں اگر ہمیں کچھ چاہیے تو آپ ہمیں وہ دلا دیں گے۔ حریم اپنے آنسو پیتی ضبط کرتی شہباز شاہ کو اُن کے کہے جملے یاد کروانے لگی۔

ہاں یاد ہے تم بتاؤ کیا چاہیے تمہیں۔ شہباز شاہ نے سنجیدگی سے کہا
ہمیں آپ کا بڑا بیٹا چاہیے۔ حریم کی بات پہ کلثوم بیگم گنگ سی حریم کی جرسٹ دیکھنے لگی جس نے بڑے آرام سے شہباز شاہ سے اپنی بات کہی تھی جو آج تک آروش نے بھی نہ کی ہوگی جب کے اُن کے برعکس شہباز شاہ خاموشی سے حریم کو دیکھ رہے تھے جو اُن کی اکلوتی بہن کی نشانی تھی اور شاید زندگی میں پہلی بار اُن سے کچھ مانگنے آئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

حریم ہوش ہو میں ہو تم جانتی بھی ہو کیا بات اور کس سے کر رہی ہو۔ کلثوم بیگم بیڈ سے اٹھتی سخت لہجے میں حریم سے بولی

ماما سائیں ہم آپ کے جواب کے منتظر ہیں۔ حریم نے خود کو ایسے ظاہر کیا جیسے کلثوم بیگم کی بات سنی ہی نہ ہو۔

تم جو چاہتی ہو وہ ہو گا۔ شہباز شاہ اُس کے سر پہ ہاتھ رکھ کر بولے تو حریم کے چہرے پہ چمک در آئی تھی مگر کلثوم بیگم خاصا پریشان ہوئی



یہ صبح کون ہے؟ ماہی جو ابھی ناشتہ کر کے بیٹھی تھی دروازہ نوک ہونے پہ بڑبڑاتی اٹھ کھڑی ہوئی مگر جیسے ہی اُس نے دروازہ کھولا تو سب سے پہلے اُس کی کسی لڑکیوں کے خوبصورت پیروں پہ پڑی تو ماتھے پہ بل آئے اُس نے سر اٹھایا تو چار سے پانچ لڑکیاں جینز پینٹ شرٹ پہنے فل میک اپ کھلے بالوں کھڑی تھیں۔

www.kitabnagri.com

تم کون؟ اُن میں سے ایک لڑکی نے بغور اُس کا جائزہ لیکر کہا

یہ سوال مجھے آپ لوگوں سے کرنا چاہیے آپ سب کون؟ ماہی کو اُن سے عجیب قسم کی جلن ہونے لگی۔ میں عائشہ ہوں اور ہم سب شازل سے ملنے آئی ہیں اُس کی فرینڈز ہیں۔ ایک لڑکی جو فل ریڈ کلر کی شرٹ اور پینٹ میں ملبوس تھی اُس نے مغرور انداز میں بتایا تو ماہی نے باقی سب کو دیکھا جنہوں نے اپنا تعارف کروانا شروع کیا تھا

Posted On Kitab Nagri

میں نیہا
میں دلکش
میں صبور
میں ماہین

سبھی لڑکیوں نے باری باری اپنا نام بتایا تو عائشہ نام پہ اُس کے دماغ میں کچھ کلک ہوا۔

اندر آنے کا نہیں کہو گی کیا؟ عائشہ نے طنزیہ کیا

مجھے لگا آپ سب میں سے کوئی رہ گیا ہو وہ بھی آجاتا۔ ماہی نے بھی طنزیہ کا جواب طنزیہ سے دیا۔

ارے تم سب یہاں۔ ماہی نے ابھی اُن کو اندر آنے کا راستہ نہیں دیا تھا مگر شازل کی آواز سن کر وہ جلدی سے سائیڈ پہ کھڑی ہو گئی تھی۔

شازل کیسے ہو ڈار لنگ؟ عائشہ نے شازل کو دیکھا تو جلدی سے اُس کو ہگ کر بے تکلف انداز میں اُس کا حال احوال دریافت کرنے لگی۔ ماہی جو ابھی ڈار لنگ لفظ پہ سنبھل نہیں پائی تھی اُس انجان لڑکی کو اپنے شوہر کے گلے لگتا دیکھ کر اُس کی آنکھیں اور منہ دونوں کو کھلا کھلا رہ گیا باقی چار لڑکیوں نے بھی شازل کو اپنے گھیرے میں لیے رکھا تھا۔ ماہی نے غور سے شازل کو دیکھا جو نارمل انداز میں اُن سے بات کر رہا تھا۔

بے شرم انسان شاہ خاندان سے اور حرکتیں دیکھیں ذرہ۔ ماہی اُن سب کو گھور کر کرہ کر سوچنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

شازل تم تو ہمیں بھول ہی گئے تھے کلب میں کیوں نہیں آتے اب۔ ماہین صوفی نے پہ بیٹھتی شکایت بھرے لہجے میں شازل سے بولی تو باقی چاروں بھی سوالیہ نظروں سے شازل کو دیکھنے لگی۔

یہ کیا بات ہوئی کہنے کی بہنیں بھی کوئی بھولنے والی چیز ہوتی ہیں بس اب شازل شادی ہونے کے بعد کچھ مصروف سے ہو گئے ہیں۔ شازل کے جواب دینے سے پہلے ماہی بول پڑی۔

واٹ شادی؟ عائشہ کے چہرے پہ حیرانگی سے بھرے تاثرات نمایاں ہوئے۔

شازل تم نے شادی کر دی؟ دلکش اپنے دل پہ ہاتھ رکھ کر بولی

کب ہمیں بتانا تو دور بلایا تک نہیں۔ ماہین نے شکوہ کیا

مجھے تم سے یہ اُمید نہیں تھی شازل۔ یہاں بے یقین لہجے میں بولی۔

میرا تو دل ہی ٹوٹ گیا۔ صبور رونے کے قریب تھی۔

شازل کی سوئی جو بہن لفظ پہ اٹکی ہوئی تھی اُس سوئی سے اُس کا دھیان اُن پانچوں نے ہٹایا جو سب ایک

ساتھ میں اپنے اپنے دل کا حال بیان کر رہی تھی۔ ماہی نے بیزارگی سے اُن کا چہرہ دیکھا۔

ایسا بھی کیا ہوا جو تم سب اتنا حیران ہو رہی بس شادی کی تو کی ہے مجھے لگا رہا میں سے کسی نے بتایا

ہوگا۔ شازل عام لہجے میں بولا۔

واہ جی واہ لڑکوں میں بس دو فرینڈز کا نام جب کی لڑکیوں سے دوستی کی تو قطار ہے۔ ماہی جلے کٹے انداز

میں سوچنے لگی

Posted On Kitab Nagri

اُن سے ہماری بات نہیں ہوتی۔ ماہین نے بتایا

اچھا پھر اگلی بار آپ سب اُن کے گھر جائے گی۔ ماہی نے میٹھا سا طنز یہ کیا۔

ماہی تم یہاں بیٹھی کیوں ہو ان کے لیے ریفریشمنٹ کا بندوبست کرو نہ۔ شازل نے ماہی کو دیکھ کر کہا

شیور۔ ماہی زبردستی مسکراہٹ چہرے پہ سجا کر اُس سے بولی

شکریہ۔ شازل نے مسکرا کر اُس سے کہا تو ماہی تیز نظر اُن سب پہ ڈال کر کچن کی طرف بڑھی۔

تم تو بڑا دعوہ کرتے تھے کبھی نہ شادی کرنے کے پھر اس لڑکی میں کیا نظر آگیا جو ڈائریکٹ شادی

کر دی۔ عائشہ نے حسد بھرے لہجے میں شازل سے کہا

ہماری کوئی لومیر تاج نہیں۔ شازل نے اُن کی غلط فہمی دور کی۔

وہ لڑکی پریٹین تو ایسے کر رہی تھی جیسے تم دونوں کے درمیان دھواں دار عشق ہو۔ ماہین نے منہ کے

زاویے بنا بنا کر کہا

ہاں اور نہیں تو کیا کیسے ہمیں شازل کی بہن بنا ڈالا۔ یہاں نے بھی اُن کی ہاں میں ہاں ملائی۔

یہ سب چھوڑو تم سب مجھے یہ بتاؤ آج یہاں کیسے آنا ہوا؟ شازل نے اُن کا دھیان اپنی شادی کے ٹاپک

سے ہٹایا۔

ماہی تم یہاں کیوں بیٹھی ہو ریفریشمنٹ کا بندوبست کرو ہو نہ میں جیسے اُن چڑیلوں کی نوکرانی ہوں۔ کچن

میں سامان یہاں سے وہاں پٹھختی ماہی جل کٹے انداز میں بتانے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

ریفریشمنٹ میں اُن کے سامنے زہر نہ پیش کروں چڑیلے بھوتنی کہی کی تیار شیار ہو کر بھن ڈھن کر میرے شوہر کو اپنے جال میں پھسانے آئی ہیں۔ چولہے کی آنچ تیز کر کے وہ مسلسل بڑبڑا رہی تھی۔ ویسے بنانا کیا ہے ان چڑیلوں کے لیے۔ ماہی کو اچانک خیال آیا تو چونک پڑی۔ ایک خون کا پیالہ دوسرا دوسرے میں کتے کا گوشت؟ ماہی کمر پہ ہاتھ رکھ کر گہرے انداز میں سوچنے لگی۔

کتا اور خون کہاں سے آئے گا۔ ماہی نے افسوس سے کہا۔ کل رات والا کباب گرم کر کے اُن کے سامنے پیش کرتی ہوں چائے کے ساتھ۔ ماہی کے دماغ میں اچانک خیال آیا تو چہرے پہ شیطانی مسکراہٹ آئی۔ نہیں نہیں مہمان تو اللہ کی طرف سے رحمت ہوتے ہیں وہ جب جاتے ہیں تو بلائے اپنے ساتھ لے جاتے ہیں تو یہ ٹھیک نہیں رہے گا ایسا کرتی ہوں بریانی بناتی ہوں۔ بریانی؟ ماہی اپنے خیالات کی نفی کرتی کچھ اور سوچنے لگی جب بریانی لفظ پہ اُس کو تعجب ہوا۔

کونسا ان کی دعوت ہے جو میں ان چڑیلوں بھوتنیوں کے سامنے بریانی پیش کروں گی بریانی بنانے میں وقت بھی بہت لگتا ہے تب تک کیا یہ لوگ یہاں بیٹھی رہے گی ہر گز نہیں اور اگر میں اپنے قیمتی وقت سے کچھ وقت نکال کر بریانی بھی نہ لو پھر جو ان کو پسند آجائے تو ایسے تو یہ روز میرے گھر آئے گی مجھے کچھ ایسا کرنا ہے جیسے یہ پھر کبھی یہاں نہ آئے۔ ماہی کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کرے تو کرے کیا۔

Posted On Kitab Nagri

یا اللہ اس بار ایسا کرے ہوں اگلی بار اگر کوئی اور مہمان آیا تو اُن کی خدمت بہت زیادہ کروں گی پر ان کی میں نہیں کر سکتی میرا اتنا بڑا ظرف نہیں۔ ماہی اُپر کی جانب دیکھتی فریج سے کباب نکال کر اُس کو گرم کرنے لگی ساتھ میں چولہے پہ گرم پانی بھی چڑھا دیا چائے کے لیے۔

سینکس بنادیتی ہوں کیا پتا شازل وہ کھائے۔ کباب گرم کرنے کے بعد اُس کو نیا خیال آیا۔

سب کچھ بنانے کے بعد اُس نے سب اچھے سے ٹرے میں سیٹ کیا پھر باہر کی جانب آئی تو اُس کا خون کھول اُٹھا کیونکہ شازل کے ایک طرف نہایت دوسری طرف عائشہ بیٹھی شازل کے کان میں جانے کیا باتیں کر رہی تھی۔

بے شرم کیسے اپنے اگل بگل میں لڑکیوں کو بیٹھایا ہوا ہے۔ ماہی ٹرے ٹیبل پہ رکھتی بیزارى سے بڑبڑاتی۔

غالباً تمہیں یہی بنانا آتا ہے۔ عائشہ نے ایک نظر ٹرے پہ ڈال کر ماہی سے کہا یقیناً آپ کو یہ بھی بنانا نہیں آتا ہو گا۔ ماہی ترکی پہ ترکی بولی تو عائشہ کا چہرہ زلت کے احساس سے سرخ ہوا شازل حیرت سے ماہی کے یہ روپ دیکھ رہا تھا جو اُس کی فرینڈز کو کچا چبا جانے والی نظروں سے بس دیکھے جا رہی تھی۔

ہاؤ روڈ۔ ماہین کو ماہی کا ایسا کہنا بالکل پسند نہیں آیا تھا تبھی کہا مگر ماہی اُن سب کو نظر انداز کرتی کپوں میں چائے ڈالنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

پہلے مجھے پانی کا گلاس دو۔ عائشہ نے روعب بھرے انداز میں اُس سے کہا تو ماہی نے شازل کو دیکھا جو خود کو لڑکیوں کے درمیان پھنستا محسوس کر رہا تھا ماہی شازل نے نظر ہٹا کر اُس کے لیے پانی لینے کچن میں چلی گئی۔

یہ لو پانی۔ ماہی نے پانی کا گلاس اُس کی طرف بڑھا کر دانت پہ دانت جمائے کہا
تھن

آآ آ یہ کیا کر دیا۔ عائشہ نے ابھی گلاس میں ہاتھ ڈالا ہی نہیں تھا جب ماہی کے گلاس سے اپنی گرفت نکالی تو سارا پانی عائشہ پہ گسر پڑا جس سے وہ پریشانی سے اُٹھتی تقریباً چیخ پڑی
آہستہ کیا ہو گیا ہے صرف پانی ہی تو ہے۔ شازل نے اُس کو اتنا اور ری ایکٹ کرتا دیکھا تو کوفت بھرے لہجے میں بولا

تمہاری بیوی نے مجھ پہ جان بوجھ کر پانی گرایا۔ عائشہ ماہی کو گھور کر بولی جو معصوم شکل بنائے کھڑی تھی۔
www.kitabnagri.com

مجھے کتنے نفلوں کا ثواب ملے گا ایسا کر کے۔ ماہی نے اپنا دفاع کیا۔

عائشہ کوئی بات نہیں تم یہاں بیٹھ جاؤ۔ دلکش نے اُس کو اپنے پاس آنے کا اشارہ دیا
چائے۔ ماہی نے شازل کی طرف چائے کا کپ بڑھایا۔

Posted On Kitab Nagri

میں چائے اس وقت نہیں پیتا پلیز میرے لیے کافی بنا دو۔ شازل نے مسکرا کر کہا تو ماہی کے چہرے کی ہوائیاں اڑ گئیں۔

کافی۔ ماہی نے کنفرم کرنا چاہا کیونکہ اُس نے کبھی کافی نہیں بنائی بنانا تو دور اُس نے کبھی کافی شکل تک نہیں دیکھی تھی کیوں اُن کے گاؤں میں زیادہ تر چائے یا کہ وہ پیا جاتا یا نزلہ زکام کے لیے جو شانداہ اب اگر وہ یہ شازل کو بتاتی تو اُس نے اور اُس کی گریفرینڈز نے یقیناً اُس کا مذاق بنانا تھا۔

ہاں کافی۔ شازل نے جیسے مہر لگائی۔

ضرور۔ ماہی نے زبردستی مسکراہٹ چہرے پہ سجا کر کہا۔

شازل تمہارے کیس کا کیا بنا؟ نیہانے چائے کا سپ لیتے شازل سے پوچھا

کل ہیئرنگ ہیں پتا چل جائے گا ویسے بھی میرا کیس اسٹرونک ہیں۔ شازل پر سکون لہجے میں بتایا۔

ہاں بھی کیوں نہیں ہوگا آپ صاحب تو کیس لینے سے پہلے جانچ پڑتال کرتے ہیں کہ جو کیس آپ لینے والے ہیں اُس میں صداقت ہے بھی یا نہیں۔ ماہین نے شرارت سے کہا تو سب ہنس پڑے۔

کافی میں پتی ڈالنی ہوتی ہے یا نہیں اور کیا کیا کس کرنا پڑتا ہوگا۔ کچن میں آتی ماہی پریشان سی ہوگی اُس کو سمجھ نہیں آ رہا تھا اب کرے تو کیا کرے۔

میرے پاس تو موبائیل بھی ورنہ یوٹیوب سے ہی دیکھ لیتی۔ ماہی کو آج اپنا شمار جاہل لوگوں میں شمار ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

شازل کے پاس تو ہو گی؟ اُن کا لے لیتی ہوں ویسے بھی اُن کا فون کمرے میں چار جنگ پہ لگا ہوا ہے اُن کو پتا بھی نہیں چلے گا۔ ماہی کے دماغ کی بتی گل ہوئی تو جلدی سے شازل کے کمرے میں گی جہاں عین اُس کی سوچ مطابق فون چار جنگ پہ تھا ماہی نے لپک کر فون ہاتھوں ہاتھ لیا تو خوش قسمتی سے کوئی پاسورڈ بھی نہیں تھا۔

ہائے اللہ شازل آپ کتنے اچھے ہیں۔ وال پیپر پہ شازل کی تصور دیکھ کر اور کوئی پاسورڈ نہ دیکھ کر ماہی کی باچھیں کھل گئی۔ وہ جلدی سے کچن میں جا کر موبائل میں یوٹیوب آن کیا پھر کافی بنانے کا طریقہ دیکھا تو اُس کو معلوم ہوا کافی میں پتی کا استعمال نہیں ہوتا ماہی کو بے ساختہ اپنے خیالات پہ ہنسی آرہی تھی۔

لوجی کافی تیار اب میں شازل کو بھی ایسا مزہ چکھاؤں گی کے کبھی اپنے کسی دوست کو گھر آنے کی دعوت نہیں دینگے اسپیشلی ان چڑیلوں کو تو بالکل بھی نہیں۔ ماہی ایک نیا منصوبہ تیار کرتی باہر کی جانب بڑھی۔

کافی۔ شازل عائشہ کے کسی بات کا جواب دے رہا تھا جب ماہی نے کافی کا کپ اُس کی طرف بڑھایا۔

تھینکس۔ شازل کپ تھام کر اُس سے بولا تو ماہی بالکل اُس کے ساتھ جڑ کر بیٹھ گئی۔ شازل جو کافی پینے والا تھا ماہی کی اس حرکت پہ اُس نے اپنی دوستوں کی جانب دیکھا جن کی نظریں اُس پہ تھی شازل اُن سب کو دیکھتا کچھ فاصلے پہ بیٹھا ماہی نے اُس کو کھسکتا دیکھا تو خود بھی تھوڑا کھسک کر دوبارہ سے اُس کے ساتھ جڑ کر بیٹھی۔ شازل نے گردن موڑ کر اُس کی جانب دیکھا تو اپنی آنکھوں پہ یقین نہیں آیا کیونکہ ماہی میٹھی میٹھی نظروں سے اُس کو ہی دیکھ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

کیا ہوا کافی پسند نہیں آرہی کیا میں اپنے ہاتھوں سے آپ کو کافی پلاتی ہوں۔ ماہی سب کی موجودگی کو فراموش کیے چاشنی بھرے لہجے میں شازل کو دیکھ کت بولی تو حیرت سے شازل کی آنکھیں اُبلنے کے قریب تھی۔

نہیں پسند ہے میں خود پی لوں گا۔ شازل زبردستی مسکراہٹ سے بول کر کافی کا گھونٹ بھرنے لگا۔ آپ کی ڈارھی بہت بڑھ گئی ہے شازل۔ ماہی اُس کی بیئرڈ پہ ہاتھ پھیر کر بولی تو شازل کے چہرے کی رنگت پل بھر میں اڑی تھی۔

ماہی یار نہیں کرو مجھے گدگدی ہو رہی ہے۔ شازل فورن سے اپنی جگہ سے اُٹھ کر اُس سے بولا تو ماہی اُس کی اڑی رنگت دیکھ کر با مشکل اپنی ہنسی کا گلا گھونٹا۔

نامحرم لڑکیوں سے تو بڑا ہنس ہنس کر بات کر رہے تھے گلے بھی ملا جا رہا تھا مگر اپنی بیوی کے ساتھ بیٹھنے میں شرم آرہی ہے واہ کیا کہنے ہیں موصوف کے۔ شازل کی سرخ پڑتی رنگت دیکھ کر ماہی چسکا لیکر سوچنے لگی دوسری طرف شازل کو ماہی سے اتنی بے باکی کی اُمید بالکل نہیں تھی وہ سمجھ نہیں پارہا تھا آج ماہی ایسا ہی ہو کیوں کر رہی تھی۔

میرے خیال سے اب ہمیں جانا چاہیے۔ صبور کباب کی پلیٹ ٹیبل پہ رکھ کر بولی۔
یوٹر رائٹ لیٹس گو۔ نیہا کو بھی مزید رُکنا ٹھیک نہیں لگا جب کی ماہی کو ذرہ توقع نہیں تھی اُس کا پلین اتنی جلدی کام کر جائے گا۔

Posted On Kitab Nagri

او کے شازل بائے۔ وہ سب اُٹھ کر کھڑی ہو کر بولی تو شازل نے صرف سر ہلانے پہ اکتفا کیا۔
مجھے کچھ کام ہے میں آتا ہوں۔ شازل بنا ماہی کی جانب دیکھتا اپنے کمرے کی طرف بھاگا تو اُس کی حرکت پہ
ماہی کا ہنس ہنس کر بُرا حال ہو گیا
او واللہ یہ وکیل صاحب تو بڑے شائے نکلے۔ ماہی شازل کا رد عمل سوچتی پھر سے ہنس پڑی۔



آپ نے حریم کو جھوٹی اُمید کیوں دلائی تھی وہ معصوم ہے اُس کا دل ٹوٹ جائے گا آپ اچھے سے جانتے
ہیں دُرید کبھی حریم سے شادی کرنے پہ رضامند نہیں ہوا۔ دوسرے دن کلثوم بیگم پریشانی کے عالم میں
شہباز شاہ سے بولی جو باہر جانے والے تھے۔

تم سے کس نے کہا میں نے حریم کو جھوٹی اُمید دلائی ہے میں شہباز شاہ ہوں جو کہتا ہوں وہ کر کے بھی
دیکھتا ہوں۔ شہباز شاہ مغرور لہجے میں بول کر ڈریسنگ ٹیبل سے اپنی گھڑی اُٹھا کر پہننے لگے۔

حریم کس احسان کی بات کر رہی تھی؟ کلثوم بیگم کے اچانک خیال آیا تو پوچھ بیٹھی مگر اُن کے سوال پہ
شہباز شاہ کے ہاتھ گھڑی پہنتے ہوئے تھے وہ جیسے ماضی میں کھوسے گئے تھے۔

اما جان۔ حریم بھاگتی ہوئی شہباز شاہ کے کمرے میں آ کر پُھولی ہوئی سانسوں کے درمیان اُن کو آواز
دی۔

Posted On Kitab Nagri

حریم آپ سے کتنی بار کہا ہے ڈوپٹہ اچھے سے پہنا کرے اب آپ بڑی ہو گئی ہیں۔ شہباز شاہ نے اُس کا ڈوپٹہ سر کے بجائے کندھے پہ جھولتا دیکھا تو ڈپٹ کرے بولے
معذرت ماما جان مگر ہمیں آپ کو کچھ بتانا ہے وہ آروش آپ۔ حریم اتنا کہتی خاموش ہوئی۔
کیا ہوا آروش کو؟ شہباز شاہ آروش کے نام پہ پریشان ہوئے۔
نانون جان انہیں زہر پلانے کا حکم دے رہی ہم نے ڈرامے میں دیکھا تھا وہاں کہہ رہے تھے زہر پینے سے
انسان مر جاتا ہے۔ حریم کی بات پہ شہباز شاہ کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ ہو رہا تھا وہ اُٹھے اور آروش
کے کمرے کی طرف بڑھے۔

شہباز شاہ سائیں۔ کلثوم بیگم نے اُن کو آواز دی تو وہ جیسے ہوش میں آئے۔
جب اُس نے بتایا تھا تب میں نے کہا تھا اُس سے حریم کی معصومیت میں بتائی ہوئی وہ بات بہت ضروری
تھی ورنہ ہماری آرو کو نقصان بھی ہو سکتا تھا۔ شہباز شاہ نے سنجیدگی سے کہہ کر اپنے کمرے سے باہر
جانے لگے

کیا اب آپ دُرید سے بات کرنے والے ہیں؟ کلثوم بیگم نے پیچھے سے آواز دی۔
ہمممم۔ شہباز شاہ نے مختصر جواب دیا۔



رات کا وقت تھا شازل گھر واپس لوٹا تو ماہی کوئی وی لاؤنج میں بیٹھا پایا۔

Posted On Kitab Nagri

ماہی میرے لیے ایک کپ کافی بنا کر کمرے میں لاؤ۔ شازل اُس سے کہتا اپنے کمرے کی جانب چل گیا اُس کے جانے کے بعد ماہی نے وال کلاک پہ وقت دیکھا جہاں رات کے گیارہ بج رہے تھے صبح تو اُس نے بڑی دلیری سے شازل کے ہوش اڑا دیئے تھے مگر اب اُس کو شازل کا سامنا کرنے میں ہچکچاہٹ سی محسوس ہو رہی تھی۔

اللہ کرے صبح کے مطلق وہ کوئی بات نہ کرے۔ ماہی دعائیہ انداز میں کہتی کچن میں چلی گی کافی بنانے کے لیے۔

یا اللہ خیر۔ شازل کے کمرے کے پاس کھڑی ہو کر اُس نے گہری سانس بھر کر خود کو ہمت دلائی پھر دروازے کے ہینڈل پہ ہاتھ رکھ کر دروازہ کھول کر وہ کمر میں داخل ہوئی جہاں شازل سنجیدگی سے بیڈ پہ لیپ ٹاپ لیے کسی کام میں مصروف تھا ماہی نے شکر کا سانس خارج کیا اور کافی کا کپ سائیڈ ٹیبل پہ رکھ کر وہ جانے کے لیے جیسے ہی پلٹی اُس کی کلائی شازل کی آہنی گرفت میں آگئی جس کو محسوس کر کے اُس نے اپنی آنکھوں کو زور سے میچا۔

www.kitabnagri.com



دُرید کمرے میں آیا تو بیڈ پہ بیٹھے وجود کو دیکھ کر اُس کے زخم پھر سے تازہ ہوئے وہ دندنا تا اُس کے قریب آتا بازوؤں سے پکڑ بیڈ سے نیچے اُتارہ جس سے وہ اُس کی اتنی سخت گرفت میں حریم کراہ اُٹھی۔

کیا کہہ رہی ہو یہاں۔ دُرید شاہ دھاڑا

Posted On Kitab Nagri

وہ ہم۔ حریم کو سمجھ نہیں آیا وہ کیا بولے اُس کے لیے دُرید کا یہ رویہ پہلی بار دیکھنے کو ملا تھا جس سے اُس کی آنکھیں نم ہو گئی تھی ہمیشہ پیار سے بات کرنے والا شخص کیسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ کیا وہ ہاں کیا وہ یہ مگر مجھ کے آنسو میرے سامنے نہیں چلے گے کیا سمجھتا آ رہا تھا میں تمہیں اور کیا نکلی تم۔ دُرید اُس کا بازو اپنی سخت آہنی گرفت میں لیتا غصے سے پھنکارا اُس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ حریم کو شوٹ کر دیتا۔

ہم آپ سے محبت کرتے ہیں۔ حریم اُس کی بات پہ تڑپ کے بولی شٹ اپ جسٹ شٹ اپ بہت شوق تھا نہ تمہیں مجھ سے شادی رچانے کا تو خوش ہو جاؤ ہو گیا شوق پورا تمہارا پر میری بات ذہین نشین کر لوں میں نہ کل تمہارا تھا اور نہ کبھی ہو گا بیٹھی رہو یہاں میرے نام پہ ہمیشہ۔ دُرید اُس کو پیچھے دھکیلتا بولا جس سے وہ بیڈ پہ اونڈھے منہ گری۔ آپ ہمارے ساتھ ایسے نہیں کر سکتے۔ حریم نے التجائیہ انداز میں کہا مگر وہ بے حس بن کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

www.kitabnagri.com

دُرید کمرے میں آیا تو بیڈ پہ بیٹھے وجود کو دیکھ کر اُس کے زخم پھر سے تازہ ہوئے وہ دندنا تا اُس کے قریب آتا بازو سے پکڑ بیڈ سے نیچے اتار دیا جس سے وہ اُس کی اتنی سخت گرفت میں حریم کراہ اُٹھی۔ کیا کہہ رہی ہو یہاں۔ دُرید شاہ دھاڑا

Posted On Kitab Nagri

وہ ہم۔ حریم کو سمجھ نہیں آیا وہ کیا بولے اُس کے لیے دُرید کا یہ رویہ پہلی بار دیکھنے کو ملا تھا جس سے اُس کی آنکھیں نم ہو گئی تھی ہمیشہ پیار سے بات کرنے والا شخص کیسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ کیا وہ ہاں کیا وہ یہ مگر مجھ کے آنسو میرے سامنے نہیں چلے گے کیا سمجھتا آ رہا تھا میں تمہیں اور کیا نکلی تم۔ دُرید اُس کا بازو اپنی سخت آہنی گرفت میں لیتا غصے سے پھنکارا اُس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ حریم کو شوٹ کر دیتا۔

ہم آپ سے محبت کرتے ہیں۔ حریم اُس کی بات پہ تڑپ کے بولی شٹ اپ جسٹ شٹ اپ بہت شوق تھا نہ تمہیں مجھ سے شادی رچانے کا تو خوش ہو جاؤ ہو گیا شوق پورا تمہارا پر میری بات ذہین نشین کر لوں میں نہ کل تمہارا تھا اور نہ کبھی ہو گا بیٹھی رہو یہاں میرے نام پہ ہمیشہ۔ دُرید اُس کو پیچھے دھکیلتا بولا جس سے وہ بیڈ پہ اونڈھے منہ گری۔ آپ ہمارے ساتھ ایسے نہیں کر سکتے۔ حریم نے التجائیہ انداز میں کہا مگر وہ بے حس بن کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

www.kitabnagri.com

آپ ہمارے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے پلیز ہمیں چھوڑ کر نہ جائے۔

حریم

پلیز مت جائے ہمیں چھوڑ کر

حریم ہوش میں آؤ کیا ہو گیا ہے تمہیں۔ کلثوم بیگم حریم کو جھنجھوڑ کر بولی تو وہ ہڑبڑا کر اُٹھی۔

Posted On Kitab Nagri

کیا ہوا ہے۔ کلثوم بیگم نے پریشانی سے اُس کے چہرے پہ ہاتھ پھیر کر کہا تو حریم نے سہمی نظروں سے اُس پاس دیکھا جہاں وہ اپنے کمرے میں تھی دُرید شاہ کے کمرے میں نہیں۔
تو کیا وہ خواب تھا؟ حریم اپنے سوکھے ہونٹوں پہ زبان پھیر کر بے ساختہ بڑبڑائی۔
تمہاری طبیعت مجھے ٹھیک نہیں لگ رہی۔ کلثوم بیگم پریشانی سے اُس کا ماتھا چھو کر بولی
آپ اس وقت یہاں ہمارے کمرے میں کوئی کام تھا۔ حریم اُن کی بات نظر انداز کیے بولی
ہاں بس ہم دیکھنے آئے تھے تمہیں رات کا ڈنر بھی نہیں کیا تو مجھے فکر ہو رہی تھی۔ کلثوم بیگم نے بتایا
ہمیں بھوک نہیں تھی اس لیے۔ حریم نے جواب دیا
ٹھیک ہے آیۃ الکرسی پڑھ کر سو جاؤ پھر کوئی بُرا خواب نہیں آئے گا۔ کلثوم بیگم نے کہا تو اُس نے بس
سر ہلانے پہ اکتفا کیا۔



میرا ہاتھ چھوڑے۔ ماہی نے بنا اُس کی جانب پلٹے آنکھیں میچ کر کہا
اگر میں نہ چھوڑوں تو؟ شازل نے مسکراہٹ دبا کر کہا

کیوں نہیں چھوڑے گے؟ ماہی نے سوال کے بدلے سوال کیا۔

میں نے شیو کروائی ہے وہ دیکھ لو پہلے صبح کہہ رہی تھی نہ بڑھ گی ہے تو میں نے سوچا کلین شیو ہو جاؤں
اب دیکھو اور بتاؤ کیسا لگ رہا ہوں۔ شازل کے لہجے میں شرارت صاف عیاں تھی۔

اچھے لگ رہے ہیں اب میرا ہاتھ چھوڑے مجھے اپنے کمرے میں جانا ہے۔ ماہی نے جیسے جان چھڑائی۔

Posted On Kitab Nagri

ادھر دیکھو میری طرف بنا دیکھے کیوں بول رہی ہو۔ شازل تھوڑا سائیڈ پہ ہو کر اُس کے لیے جگہ بنائی تو وہ بیڈ پہ بیٹھی۔

اچھے لگ رہے ہیں اب تو میں نے دیکھ بھی لیا۔ ماہی نے نظریں اٹھا کر کہا
آج ناشتے میں کیا لیا تھا۔ شازل نے اس سوال پہ ماہی حیران ہوئی۔
کیوں؟ ماہی نے نا سمجھی سے اُس کو دیکھا۔

تم بتاؤ۔ شازل نے زور دیا
انڈا پراٹھا کھایا تھا آپ کے سامنے ہی۔ ماہی نے جیسے یاد کروانا چاہا
کھایا تو نارمل تھا پھر ہو کیا گیا تھا تمہیں ایسا برتاؤ کیوں کیا؟ شازل نے آخر وہ سوال کر لیا جس سے وہ بچنا چاہ
رہی تھی۔

تاکہ وہ یہ نا سمجھے کے ہمارے درمیان کچھ نارمل نہیں۔ ماہی نے سر جھکا کر بتایا
کیا ہمارے درمیان اب نارمل چیزیں ہیں۔ شازل کو جانے کیوں آج بات پہ بات ہنسی آرہی تھی۔
آپ مجھے تنگ کرنے بند کرے ورنہ میں ناراض ہو جاؤں گی۔ ماہی چڑ کر بولی تو شازل کا قہقہہ بے ساختہ
تھا ماہی نے غور سے اُس کی مسکراہٹ کو دیکھا تھا۔
آپ مسکراہٹ بہت پیاری ہے۔ ماہی تعریف کیے بنانہ رہ پائی۔

Posted On Kitab Nagri

عائشہ بھی یہی بولتی ہے۔ شازل نے اس بار جان بوجھ کر عائشہ کا نام لیا تو ماہی کے تاثرات یوں ہو گئے جیسے کڑوا بادام نگل لیا ہو۔

آپ کی مسکراہٹ مجھے اس لیے اچھی لگی کیونکہ آپ جب ہنس رہے تھے تو آپ کی آنکھیں بھی مسکرا رہی تھی تو ان کی چمک بہت خوبصورت ہے۔ ماہی نے کسی ٹرانس کیفیت میں کہا تو شازل کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔

میں نے تمہیں زیادہ ہنستے نہیں دیکھا مسکراتی رہا کرو مجھے یقین ہے تمہاری مسکراہٹ میری مسکراہٹ سے زیادہ پیاری ہوگی۔ شازل اُس کے ماتھے پہ چپت لگا کر بولا تو ماہی کے چہرہ پہ حیا کے رنگ بکھرے تھے جو شازل سمجھ نہیں پایا۔



دُرید مجھے تم سے بات کرنی ہے۔ شہباز شاہ نے دُرید شاہ کو دُرید سے باہر جاتا دیکھا تو سنجیدگی سے کہا۔
کونسی بات؟ دُرید اپنا اجرک ٹھیک کرتا سوالیہ نظروں سے اُن کو دیکھ کر بولا۔

www.kitabnagri.com

میں نے تمہاری شادی حریم سے کرنے کا سوچا ہے۔ شہباز شاہ نے جیسے اُن پہ بم گرایا

میری شادی کے فیصلے کا حق صرف میرے پاس ہے۔ دُرید گھمبیر لہجے میں بولا

میں تمہارا باپ ہوں اور تمہاری زندگی کے بارے میں فیصلہ لینے کا پورا اختیار ہے میرے پاس۔ شہباز

شاہ نے حکمیہ انداز میں کہا

Posted On Kitab Nagri

جانتا ہوں کہ آپ میرے باپ ہیں یہ بھی یاد ہے جو سالوں پہلے آپ نے میرے ساتھ کیا اُس کے بعد میں اپنے زندگی کے کسی بھی فیصلے کا اختیار نہیں دیتا حریم کی شادی تابش سے ہوگی وہ بھی اسی جعمہ مبارک کے دن۔ دُرید اپنی بات کہتا اُٹھ کھڑا ہوا۔

میں نے حریم کو زبان دی ہے تم مجھے اُس کے سامنے شرمندہ نہیں کر سکتے۔ شہباز شاہ نے روعب بھرے انداز میں کہا۔

اگر آپ چاہتے ہیں میں سالوں پہلے کی طرح حویلی چھوڑ کر نہ جاؤں تو مجھے فورس نہیں کرینگے آپ۔ دُرید اُن کے روعب میں آئے بنا بولا

میں نے اُس بچی سے وعدہ کیا ہے۔ شہباز شاہ نے دو ٹوک کہا

وہ بچی آپ کی نہیں میری زمindari ہے اُس کی زندگی کا فیصلہ کل بھی میں کرتا تھا اور آگے بھی میں کیا کروں گا اُس کے لیے آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ دُرید اپنی بات سامنے کرتا وہاں سے چلا گیا۔

www.kitabnagri.com



آج یمان کی سالگرہ اور منگنی کی تیاریاں خانِ ولا میں بہت زور سے شور ہو رہی تھی پہلے تو الگ الگ کرنے کا سوچا تھا پھر دونوں تقریبات ایک ہی دن میں کرنے کا فیصلہ کیا "یمان ٹیرس پہ کھڑا خاموشی سے سب دیکھ رہا تھا کیونکہ یہ سارے انتظامات بڑے سے لان میں ہو رہے تھے۔

کیا ہوا اتنے خاموش کیوں ہو؟ عیشا نے یمان کو اکیلا کھڑا پایا تو اُس کے ساتھ کھڑی ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

میں منگنی کے حق میں نہیں تھا۔ یمان نے جواب دیا۔

راضی تو تھے اس لیے یہ سب ہو رہا ہے ماننا پڑے گا دلاور خان نے سچ میں تمہیں اپنا بیٹا ماننا تبھی تو آج پُسا پانی کی طرح بہا رہے ہیں۔ عیشا نے ستائش لہجے میں کہا انہوں نے میرے لیے بہت کیا ہے آپنی اگر وہ اب مجھ سے کچھ چاہتے ہیں تو میں انکار نہیں کر سکتا۔ یمان نے کہا

یمان تم یہاں کیا کر رہے ہو مہمانوں کی آمد رفت جارہی ہے جاؤ جا کر جلدی سے تیار ہو جاؤ۔ وہ ابھی آپس میں محو گفتگو کر رہے تھے جب نور عجلت بھرے انداز میں اُس سے بولی جی میں بس جا رہا تھا۔ یمان نے جواب دیا

تم بھی تیار ہو جاؤ۔ نور نے یمان کے جانے کے بعد مسکرا کر عیشا سے کہا پہلے بچوں کو کر دوں اُس کے بعد۔ عیشا نے جواب مسکرا کر کہا۔

www.kitabnagri.com

حریم مجھے تم سے بات کرنی ہے۔ دُرید حریم کے کمرے کے دروازے کے پاس کھڑا اُس سے بولا

ہم سن رہے ہیں۔ حریم رخ موڑ کر بولی تو دُرید نے گہری سانس ہوا میں خارج کی۔

تمہیں پتا ہے میں تم سے عمر میں بارہ سال بڑا ہوں تم عمر کے جس حصے میں ہوں یہ سب پچکانہ بات ہے

ہماری محبت کی کی تزیل نہ کرے۔ حریم دُرید کی بات درمیان میں کاٹ کر بولی

Posted On Kitab Nagri

یہ محبت کا بھوت اپنے دماغ سے اُتار دو حریم میں بس یہ کہنا چاہ رہا ہوں جمعہ کو تمہارا نکاح ہے تابش سے اپنا مائنڈ سیٹ کر لینا اگر تم یہ سمجھی ہوں بابا سائیں کی باتوں میں آکر میں تم سے شادی کرنے پہ رضا مندی ظاہر کر لوں گا تو ایسا کچھ نہیں ہونے والا۔ دُرید نے سنجیدگی سے کہا

آپ ہمیں جان سے مار کیوں نہیں دیتے۔ حریم نے چیخ کر کہا

حریم۔ دُرید نے تنبیہ کی۔

پلیز ایسا نہیں کرے کیوں زبردستی ہماری شادی کسی اور سے کروا رہے ہیں اگر یہی سب کرنا تھا تو ہمیں آپ نے خود کے قریب کیوں کیا کیوں ہم سے اتنا پیار کیوں ہمارا کہا مانتے تھے۔ حریم دُرید کا گریبان پکڑ کر چیخ کر اُس سے جواب طلب ہوئی تو دُرید سپاٹ انداز میں کبھی اُس کا رویا چہرہ دیکھتا تو کبھی اُس کے ہاتھ جو اُس کے گریبان تک پہنچے تھے اگر یہ حرکت کوئی اور کرتا تو یقیناً دُرید نے اُس کے ہاتھ کاٹ دینے تھے مگر سامنے والی شخصیت اُس کو عزیز تھی۔

عقل سے کام لو میرا ساتھ تمہیں محرومیوں کے سوا کچھ نہیں دے سکتا تم ایک بہت اچھی خوبصورت لائیف ڈیزرو کرتی ہوں اور وہ لائیف میں تمہیں نہیں دے سکتا۔ دُرید اُس کا ہاتھ اپنے گریبان سے ہٹاتا

بولا

Posted On Kitab Nagri

ہمیں محرومیاں منظور ہے پر آپ سے جدائی نہیں۔ حریم اُس کے سینے پہ سرٹکاتی بولی تو دُرید نے فوراً
سے اُس کو خود سے دور کیے اپنے قدم باہر کی جانب بڑھائے پیچھے وہ اپنی قسمت پہ پھوٹ پھوٹ کر رو
پڑی۔



یمان تم یہاں ہو میں کب سے تمہیں تلاش کر رہی تھی۔ یمان یامین کے شوز لیس باندھ رہا تھا جب
روزی بلیک کلر کی بیک لیس ساڑھی میں ملبوس یمان کے پاس آتی بولی خود یمان سنجیدہ تاثرات سجائے
بلیک ڈنر سوٹ میں بہت ڈیشنگ لگ رہا تھا۔

کوئی کام تھا۔ یمان بنا اُس پہ ایک نظر ڈالے بولا

آج ہماری انگیجمنٹ ہے تم کیک کٹ کر لوں گے تبھی تو رنگ ایکسچینج ہوگی۔ روزی اپنا ہاتھ اُس بازو
میں حائل کرتی بولی۔

فجر یہ لڑکی مجھے یمان کے لیے بالکل اچھی نہیں لگ رہی ڈریس دیکھو کتنا واحیات ہے اس کا اُپر سے
میڈیاں والے بھی موجود ہیں تصاویر کھینچنے کے لیے۔ عیشا نے ایک نظر روزی اور یمان پہ ڈال کر فجر
سے بولی

کوئی تو بات ہوگی جو یمان مان گیا ہے۔ فجر نے جواب کہا۔

مجھے کام ہے فلحال تم پارٹی انجوائے کرو۔ یمان فاصلہ قائم کرتا اُس سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

سر پکچر پلیز۔ ایمان روزی کو جواب دیتا یامین کو لیتا جانے والا تھا جب فوٹو گرافر نے کہا تو مجبوراً ایمان کو روزی کے ساتھ کھڑا ہونا پڑا جس سے روزی کا دل باغ باغ ہو گیا۔

سر شو یوٹر ڈمپلز پلیز۔ فوٹو گرافر نے پکچر کلک کرنے کے درمیان بولا تو ایمان کے چہرے پہ کوفت بھرے تاثرات نمایاں ہوئے



کیا تم رور ہی ہو؟ نازنین کی آواز پہ آروش نے چونک کر اُس کو دیکھا جو مشکوک نظروں سے اُس کو دیکھ رہی تھی۔

ن نہیں تو میں کیوں روؤں گی۔ آروش جو نیوز پہ ایمان کی سالگرہ اور انگیجمنٹ کی خبر سُننے میں محو ہو گئی تھی اُس کو پتا ہی نہیں چلا کب اُس کی آنکھ سے آنسو نکل کر گال پہ پھسلا یہ دیکھو۔ نازنین نے اُس کے گال پہ ہاتھ رکھ کر اپنا اُس کے سامنے کیا تو آروش حیران ہوئی کیا وہ اتنی بے خبر ہو گئی تھی۔

چینل تو کمال کا لگا ہوا ہے پھر تمہارا یوں ایمو شنل ہونا سمجھ نہیں آتا دیکھنا اب یہ سنگراپنی فیانسی کے لیے گانا بھی گائے گا وہ بھی رومانٹک کیل ڈانس کے ساتھ۔ نازنین کندھے اچکا کر مزے سے اُس کو بتانے لگی تو آروش نے چبھتی نظروں سے ٹی وی اسکرین کو دیکھا جہاں ایمان اور روزی کی تصاویریں منظرِ عام پہ تھی۔

میرے پاس اتنا فالو وقت نہیں۔ آروش ناگواری سے کہہ کر وہاں سے اُٹھ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

دو گھنٹے سے نیوز چینل کے سامنے بیٹھی ہے اور بول رہی فالتو وقت نہیں۔ آروش کے جانے کے بعد نازنین طنزیہ بڑ بڑائی۔

یہ مجھے کیا ہوتا جا رہا ہے۔ کمرے میں آکر آروش پریشانی کا شکار ہوئی۔

مجھے شیطان کے بہکاوے میں نہیں آنا میں بابا سائیں سے کہہ دوں گی اگر وہ میری شادی کروانا چاہتے ہیں تو کروادے اب مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ آروش کسی نتیجے پہ آکر پہنچی مگر بار بار عجیب خیالات آئے تو وہ اپنے وارڈروب کی جانب بڑھی وہاں سے اپنی ڈائری نکال کر بیڈ پہ بیٹھ گئی کافی دیر تک بیٹھنے کے بعد اُس کو سمجھ نہیں آیا وہ آخر لکھے تو کیا لکھے یہ ڈائری دو سالوں سے اُس کے پاس تھی جب جب وہ پریشان ہوتی تو اس میں کچھ نہ کچھ لکھتی رہتی ابھی بھی دماغ میں کچھ کوندہ تو پین پکڑ کر اُس نے لکھا شروع کیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

یہ غم کیا دل کی عادت ہے؟ نہیں تو
کسی سے مجھے شکایت ہے؟ نہیں تو

کسی کے بن کسی کی یاد کے بن
جینے جانے کی ہمت ہے؟ نہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ہے وہ ایک خواب ہے تعبیر اُس کو
بھلا دینے کی نیت ہے کیا؟ نہیں تو

کسی صورت میں دل لگتا نہیں؟ ہاں
تو کچھ دن سے یہ حالت ہے؟ نہیں تو

تیرے اس حال پہ سب کو حیرت
تجھے بھی اس پہ حیرت ہے؟ نہیں تو



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ہم آہنگی نہیں دنیا سے تیری
تجھے اُس پہ ندامت ہے کیا؟ نہیں تو

ہو اجویہ ہی مقسوم تھا کیا
یہ ہی ساری حکایت ہے؟ نہیں تو

Posted On Kitab Nagri

افیت ناک اُمیدوں سے تجھ کو
اماں پانے کی حسرت ہے؟ نہیں تو

تو رہتا ہے خیال و خواب میں گم
تو اُس وجہ فرصت ہے؟ نہیں تو

سبب جو اس جدائی کا بنا ہے
وہ مجھ سے خوبصورت ہے کیا؟ نہیں تو
جون ایلیا۔

لکھنے کے بعد اُس نے گہری سانس لی اور اپنا سر بیڈ کراؤن سے اٹکالیا۔



کیک کٹ کرنے کے بعد میمان نے سب سے پہلے دلاور خان کے پاس آیا پھر زوبیہ بیگم کے بعد اُس کے
بعد فجر اور عیشا کی جانب آگیا۔

میرے خیال سے اب منگنی کی رسم بھی ہو جائے۔ زوبیہ بیگم نے کچھ دیر بعد کہا تو روزی کی والدہ نے
روزی کو ایک انگھوٹی بڑھائی

Posted On Kitab Nagri

یمان ہاتھ آگے کرو۔ یمان کو اپنا ہاتھ آگے نہ کرتا دیکھ کر روزی نے کہا تو یمان نے زوبیہ بیگم کو دیکھا جن کے چہرے پہ گہری مسکراہٹ تھی یہ دیکھ کر یمان نے اپنا ہاتھ آگے کیا تھا روزی نے اُس کو انگھوٹی پہنائی تو سب تالیاں بجانے میں لگ گئے۔

اب تمہاری باری۔ نور نے ایک خوبصورت انگھوٹی یمان کی طرف بڑھائی تو یمان کے دماغ میں بے ساختہ آروش کا خیال آیا۔

میں ایسا کیسے کر سکتا ہوں۔ یمان نے بے بسی سے سوچا

یمان کیا سوچ رہے ہو رنگ پہناؤ۔ نور نے جیسے اُس کو ہوش میں لانا چاہا۔

جی۔ یمان کہتا جیسے ہی رنگ پہنانے والا تھا اُس کی کانوں میں یہ الفاظ پڑے تو اُس کے ہاتھ تھم سے گئے۔
فجر یامین سیڑھیوں سے گر گیا ہے۔ عیشا کی پریشان بھری آواز سن کر یمان انگھوٹی وہی پھینکتا سب کو سائیڈ پہ کرتا یامین کی جانب بھاگنے والے انداز میں گیا باقی سب پریشانی سے سارا معاملہ سمجھنے کی کوشش کرنے لگے۔

www.kitabnagri.com

یامین۔ فجر کا دل دھل سے گیا بے ہوش یامین کے سر سے خ*ون نکلتا دیکھ کر

آپی آپ پریشان نہ ہو یامین کو کچھ نہیں ہوگا۔ یمان روتی ہوئی فجر کو تسلی دیتا خود یامین کو گود میں اٹھاتا باہر کی جانب جانے لگا۔

فجر رلیکس۔ عیشا نے اُس کو اپنے ساتھ لگایا۔

Posted On Kitab Nagri

عیشا وہ یامین کے سر سے بہت ساراخ* ون بہہ رہا تھا۔ فجر نے روتے ہوئے ہچکیوں کے درمیان کہا۔
فجر بیٹے پریشان نہ ہو ہم چلتے ہیں ہسپتال دیکھنا کچھ نہیں ہوا۔ زوبیہ بیگم نے کہا تو اُس نے محض سر ہلایا۔



آج آپ باہر نہیں گئے۔ ماہی نے صبح سے شازل کو اپنے کمرے میں دیکھا تو اُس کے پاس آکر پوچھنے لگی جو
لیپ ٹاپ میں بزی تھا۔

ہاں ضروری کام ہے کچھ اس وجہ سے باہر نہیں گیا سو چاکام ختم کر لوں۔ شازل نے جواب دیا۔
اچھا میں کچھ پوچھو آپ سے؟ ماہی نے اجازت چاہی۔

ہاں ضرور پوچھو۔ شازل اپنی بیئر ڈپہ ہاتھ پھیرتا اُس سے جواب جب کی اُس کی پرسوج نظریں لیپ ٹاپ
کی اسکرین پہ تھی۔

آپ کافیورٹ کلر کونسا ہے؟ ماہی نے مسلسل لیپ ٹاپ میں مصروف شازل سے پوچھا
ریڈ۔ شازل نے مصروف انداز میں بتایا۔

www.kitabnagri.com

اچھا۔ ماہی کو اُس کا یوں لیپ ٹاپ پہ دھیان دینا ایک آنکھ نہ بھایا۔
تمہارا فیورٹ کلر کونسا ہے۔ شازل نے اُس کو خاموش دیکھا تو پوچھ لیا۔

میرا؟؟؟؟ ماہی سوچ میں پڑ گئی۔

نہیں پڑوس کی سیما کا۔ شازل نے طنزیہ کیا تو ماہی اُس کو دیکھتی رہ گئی جو طنز کرنے کا کوئی بھی موقع ہاتھ
سے جانے نہیں دیتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بڑا معلوم ہے پڑوس کی لڑکیوں کا۔ ماہی بڑ بڑائی پھر بولی۔
میرا بھی موسٹ فیورٹ کلر ریڈ ہے آمنہ کہتی ہے لال کلر تو بنا ہی تمہارے لیے ہے۔ ماہی نے بڑھا چڑھا
کر بتایا

اچھا۔ شازل کو جانے کیوں ہنسی آئی۔

ہاں نہ۔ ماہی نے فورن سے کہا
کبھی پہننا ریڈ کلر پھر میں دیکھ کر بتاؤں گا یہ کلر تم پہ کیسا لگتا ہے۔ شازل لیپ ٹاپ بند کرتا بولا تو ماہی بلش
کرنے لگی۔

جی ضرور آپ یہ بتائے آپ کو چائے زیادہ پسند ہے یا کافی۔ ماہی نے دوسرا سوال داغا۔
کافی اور تمہیں؟ شازل نے بتانے کے بعد پوچھا

مجھے بھی کافی بہت پسند ہے۔ یہ بتاتے وقت ماہی کو یاد نہیں آیا اُس نے کب کافی پی ہو۔ اُس کے اس
جواب پہ شازل سمجھ گیا وہ جھوٹ موٹ کا بتا رہی ہے۔

نائیس۔ شازل غور سے اُس کو دیکھ کر بولا

اور آپ یہ بتائے کھانے میں کیا چیز آپ کو زیادہ پسند ہے۔ ماہی نے آرام سے نیا سوال داغا

Posted On Kitab Nagri

کریلے اور بھنڈیاں مجھے بہت پسند ہیں یقیناً تمہیں بھی یہ پسند ہوگا کیونکہ غالباً ہماری پسند آپس میں بہت ملتی جلتی ہے۔ شازل اپنی مسکراہٹ ضبط کرتا ماہی سے بولا جس کے شکل کریلوں کے نام پہ کریلے جیسی بن گئی تھی۔

جی بہت پسند ہے۔ ماہی نے زبردستی مسکراہٹ چہرے پہ سجا کر کہا
واہ دیٹس گریٹ چلو پھر ہم کچن میں چلتے ہیں کریلے اور بھنڈیاں پکائے گے اور کھانے کے وقت دیکھے
گے کس نے زیادہ کھایا۔ شازل پر جوش آواز میں بولا تو ماہی کے چہرے کی رنگت پل بھر میں اڑی تھی
خدا گواہ تھا اُس کو کبھی کریلے اور بھنڈی کی سبزی پسند نہیں آئی تھی اور اب اُس کا شوہر مقابلے کی بات
کر رہا تھا وہ بہت بُرا پھنسی تھی مگر اب تیر کمان سے نکل چکا تھا۔
کیا ہوا؟ چلو۔ شازل نے اُس کو ہلتا جلتا نہ دیکھا تو کہا

وہ میں سوچ رہی تھی سبزیاں پسند ہے تو پسند ہیں اس وقت کھانے کی یا مقابلے کی کیا ضرورت ہے۔ ماہی
نے بات سنبھالنا چاہی۔
www.kitabnagri.com

بلکل ضرورت ہے آؤ۔ شازل اُس کا ہاتھ اپنی گرفت میں لیتا اپنے ساتھ لیکر جانے لگا۔
گھر میں بھنڈیاں اور کریلے نہیں ہے۔ ماہی اُس کی تلقین میں چلتی بتانے لگی
ہیں فرج میں۔ شازل نے مزے سے بتایا

Posted On Kitab Nagri

یہ لو تم ترتیب سے کر لے اور بھنڈیاں کٹ کر و میں تب تک آتا گوند لیتا ہوں۔ کہنیوں کے کف فولڈ کر کے شازل نے جان بوجھ کر ماہی کو یہ کام دیا۔

آٹا میں گوندہ لوں گی آپ اپنا ضروری کام کریں۔ ماہی نے گہری سانس بھر کر اُس سے کہا وہ سمجھ گئی تھی اب راہِ فرار ممکن نہیں

تم نے کیا مجھے ظالم شوہر سمجھا ہوا ہے جو خود آرام سے بیٹھ کر بیوی سے کام کروائے گا۔ شازل نے مصنوعی افسوس سے کہا۔

ایسی بات نہیں۔ ماہی نے فوراً سے کہا

ایسی بات نہیں تو وہ کرو جو کہا ہے۔ شازل نے بنانا خیر کیے بولا تو ماہی بے دلی سے سبزیاں کاٹنے لگی۔ اور بنو شوہر کی فرمانبرداری بیوی اور ملاؤ شوہر کی ہاں میں ہاں۔ سبزیاں کاٹنے کے درمیان وہ دانت کچکچا کر سوچنے لگی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

حریم یہ تمہارے نکاح کا جوڑا اور کچھ دیگر سامان ہیں۔ فار یہ بیگم حریم کے کمرے میں آتی اُس کی جانب ایک بیگ بڑھا کر بولی

مامی جان ہمیں یہ شادی نہیں کرنی۔ حریم نے نم آنکھوں سے اُن کو دیکھ کر کہا
بچے مانا تم یہ شادی نہیں کرنا چاہتی مگر ایک نہ ایک دن تو شادی ہونی ہے نہ اس لیے دل چھوٹا نہ کرو۔ فار یہ بیگم اُس کی اندر کی کیفیت سے بے نیاز سمجھانے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

ہمیں تابشِ لالہ سے نہیں دُرا لہ سے شادی کرنی ہے۔ حریم کی بات پہ فاریہ بیگم کا ہاتھ منہ پہ پڑا
حریم کیا پاگل ہو گی ہو یہ کیا بات کہی تم نے خبردار جو دوبارہ ایسا کچھ کہا بھی۔ فاریہ بیگم نے اُس کو جھڑکا۔
کیوں مامی جان آخر کیوں اس میں قباحت کیا ہے ہمیں دُرا لہ سے محبت اور سب ہماری محبت کو گناہ کیوں
بنارہے ہیں۔ حریم نے روتے ہوئے کہا

حریم روؤ مت بیٹا یہ سب قسمت کا کھیل ہے دُرید شاہ کبھی تمہیں نہیں اپنائے گا وہ سینے میں دل کے
بجائے پتھر لیکر گھومتا ہے اگر وہ تم سے شازل سے آروش سے ہنس کر بات کر لیتا ہے تو اُس کا یہ مطلب
بلکل نہیں کے وہ خوش مزاج شخصیت کا مالک ہے دُرید نے ایک بار محبت کی ہے جس کا نتیجہ اُس کے لیے
اچھا ثابت نہیں ہوا تھا وہ تمہیں کچھ نہیں دے سکتا اُس کا ساتھ بس تمہیں تڑپائے گا بہتر ہے ابھی سے تم
سنجھل جاؤ اور خوشی خوشی اس شادی کے لیے تیاریاں کرو۔ فاریہ بیگم اُس کو اپنے ساتھ لگا کر سمجھانے
والے انداز میں بولی جب کی حریم کی سانسیں ایک بات پہ رُک سی گئی تھی۔ (دُرید نے ایک بار محبت کی
ہے جس کا نتیجہ اُس کے لیے اچھا ثابت نہیں ہوا تھا)

کس سے محبت کی تھی انہوں نے؟ حریم کو لگا اُس کا دل بند ہو جائے گا وہ اتنی بے خبر کیسے ہو سکتی تھی آخر
دُرید شاہ کے معاملے میں

کو مل نام تھا۔ فاریہ بیگم افسوس بھرے لہجے میں بتانے لگی۔

تھا مطلب؟ حریم نا سمجھی سے اُن کو دیکھنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اب اس دنیا میں نہیں مر گئی بے چاری۔ فار یہ بیگم کی بات نے جیسے اُس کے جسم میں جان پھوک دی ہو۔

شکر ہے مر گئی ورنہ ہم اپنے ہاتھوں سے اُن کا قتل کر دیتے۔ حریم جنونیت سے بولی تو فار یہ بیگم اُس کو دیکھتی رہ گئی۔

بُری بات حریم ایسا نہیں بولتے۔ فار یہ بیگم نے اُس کو ٹوکا
کیوں نہ بولے ہم دُرا اور اُن کی محبت پہ صرف اور صرف ہمارا حق ہے۔ حریم بے خوف سی بولی۔
دُرید نے بہت بڑی غلطی کر دی تمہیں اتنا لاڈ پیار دے کر وہ یہ تو سوچتا ایک دن تمہیں اپنے گھر بھی جانا
ہے ایک دن تمہاری شادی بھی ہونی ہے۔ فار یہ بیگم کو افسوس ہوا حریم کی باتیں سن کر۔



ماتھے پہ ہم نے بینڈ تاج کر لی ہے بس خ*وف کی وجہ سے وہ بیہوش ہوئے تھے۔ ڈاکٹر نے مسکرا کر یمان
سے کہا تو فجر کی انکی سانس بحال ہوئی۔

www.kitabnagri.com

میں مل سکتی ہوں اپنے بیٹے سے؟ فجر نے بے چینی سے پوچھا

شیور صبح ڈسچارج بھی مل جائے گا۔ ڈاکٹر نے بتایا تو فجر فورن سے یا مین کے کمرے میں گئی۔
تمہیں انگھوٹی یوں پھینکنی نہیں چاہیے تھی۔ روزی نے دیوار سے پشت ٹکائے یمان سے کہا

پریشانی میں مجھے کچھ سمجھ نہیں آیا تھا۔ یمان نے جواب کہا
یہ لو اور پہناؤ مجھے۔ روزی نے انگھوٹی اُس کے سامنے کی۔

Posted On Kitab Nagri

یہاں تک لائی ہو تو پہن بھی لو مجھے کچھ ضروری کام ہے۔ ایمان ایک نظر اُس کے ہاتھ میں موجود انگھوٹی پہ ڈال کر کہتا سائیڈ سے گزر گیا پیچھے روزی کی شعلہ باری نظروں نے دور تک اُس کا پیچھا کیا تھا۔ ہسپتال سے باہر نکلتے ہی ایمان نے ایک نمبر ڈائل کیا۔

السلام علیکم سر۔ دوسری طرف ارمان نے کال اٹھاتے ہی سلام کیا۔

وعلیکم السلام کہاں ہو؟ ایمان نے سلام کا جواب دینے بعد پوچھا

آپ نے لاہور بھیجا تھا بھول گئے ورنہ میں تو آپ کی سالگرہ کے دن ساتھ رہنا چاہتا تھا۔ ارمان شکایت بھرے انداز میں بتانے لگا۔

اچھا اگر کام ختم ہو گیا ہے تو واپس آ جانا کل۔ ایمان نے سنجیدگی سے کہا

خیریت میرا مطلب سب ٹھیک ہے؟ ارمان نے اُس کا سنجیدہ انداز نوٹ کیا تو پوچھا

آ جاؤ پھر بات ہوگی۔ ایمان اتنا کہہ کر کال کٹ کر لی اُس کے بعد گاڑی میں بیٹھتا بے مقصد گاڑی یہاں سے وہاں چلاتا رہا تھا۔

www.kitabnagri.com



ماہی نے اپنے سامنے سالن سے بھری پلیٹ دیکھ کر بے ساختہ تھوک نگلا جس میں سوائے بھنڈیوں اور کریلے کچھ نہیں تھا شازل نے چن چن اُس کی پلیٹ میں سبزی ڈالی تھی ماہی کو سمجھ نہیں آ رہا تھا آخر آج شازل اُس سے کس بات سے بدلا لے رہا تھا اگر وہ اُس کی گئی شرارت کا بدلہ لے رہا تھا تو ماہی نے توبہ کر لی تھی اُس سے پنگا لینے سے۔

Posted On Kitab Nagri

کیا ہوا کھانا شروع کرو۔ شازل روٹی کا نوالہ لیتا اُس کی حالت سے لطف اندر روز ہوا۔
جی کھاتی ہوں۔ ماہی نے اتنا کہہ کر روٹی میں تھوڑی سی بھنڈی میکس کی پھر چبانے کے بجائے سیدھا نگل
گی۔

تمہیں پتا ہے یہ سبزی میری اور آروش کی موسٹ فیورٹ ہے ہمارے درمیان اکثر بہت لڑائی ہوتی کے
کون زیادہ کھاتا ہے اور کون کم۔ شازل نے کھانے کے درمیان اُس کی معلومات میں اضافہ کیا۔
تبھی تو وہ اتنا کڑوا بولتی ہے۔ شازل کی بات پہ اُس نے بے ساختہ سوچا۔

یہ آروش کھاتی ہے؟ ماہی نے جیسے کنفرم کرنا چاہا
شوق سے بتایا جو لڑائی ہوتی ہے ہم مقابلہ بازی کرتے تھے کے کون زیادہ اور جلدی کھا لیتا ہے مزے کی
بات یہ ہم دونوں جیت جاتے تھے۔ شازل نے مزے سے بتایا۔

آپ دونوں کی کیمسٹری بہت اچھی ہے۔ ماہی نے بس یہ کہا
ہممم مجھے پتا ہے میری اور آروش کی بہت بنتی ہے ہم بھائی بہن سے زیادہ اور پہلے آپس میں بیسٹ فرینڈز ہیں
ہر بات ہم ایک دوسرے کے ساتھ شیر کرتے ہیں پر اہم بات یہ کہ لڑائی بھی بہت ہوتی ہے۔ شازل
کے لہجے میں آروش کے لیے بے انتہا محبت تھی جس کو محسوس کر کے ماہی کو بے اختیار آروش پہ رشک
سا آیا۔

Posted On Kitab Nagri

کیا کبھی شازل مجھ سے بھی اتنی محبت کرے گا کیا کبھی میرے ذکر میں بھی اُس کے لہجے میں اتنی میٹھاس اور محبت ہوگی۔ شازل کا خوبصورت چہرہ دیکھتی وہ خود سے سوال کرنے لگی جس کا جواب فلوقت اُس کے پاس موجود نہیں تھا۔

تم سُست کیوں ہوگی ہو کھانے میں رُکو میں کھیلاتا ہوں جیسے تم نے مجھے کافی پلانے کی آفر کی تھی مگر میں آفر نہیں دے رہا کر کے بھی دیکھاؤں گا۔ شازل اپنا کھانا چھوڑتا بلکل اُس کے پاس والی چیئر پہ بیٹھا تو ماہی چہرے کی ہوائیاں اُڑنے لگی۔

آپ زحمت نہیں کرے میں کھالوں گی خود ہی۔ ماہی نے اُس کو نوالہ بناتے دیکھا تو فورن سے کہا خاموش میں کھیلا رہا ہوں نہ ویسے بھی محرم ہوں تمہارا۔ شازل عام لہجے میں بولا تو ماہی کو چپ لگ گئی۔ منہ کھولوں یا وہ بھی میں کھولوں۔ شازل نوالہ اُس کے سامنے کرتا مزاحیہ لہجے میں بولا تو ماہی کو جھجک سی ہونے لگی شازل سے۔

کیا صبح برش نہیں کیا تم نے؟ جو منہ کھولنے سے کتر رہی ہو۔ شازل شوخ نظروں سے اُس کو دیکھ کر پوچھنے لگا۔

کیا ہے۔ ماہی فٹ سے بولی

تو شاباش اچھے بچوں کی طرح منہ کھولوں۔ شازل نے بچوں کی طرح اُس کو پچکارنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

آپ کے ہاتھ سے تو زہر بھی خوشی خوشی کھالوں گی یہ کرلیے اور بینڈی کیا چیز ہیں آپ نے جو میرے لیے کیا ہے وہ شاید ہی کوئی کسی کے لیے کرتا ہو۔ بلکہ سامنہ کھول کر ماہی نے بے ساختہ سوچا۔
آپ بھی کھائے نہ۔ ماہی نے شازل کو دیکھ کر کہا

ہاں ایک منٹ؟ شازل کا موبائل رینگ کرنے لگا تو اُس نے خاموش رہنے کا اشارہ دیا۔
ہیلوار حم اس وقت کال خیریت۔ شازل نے کال اٹینڈ کرتے کہا

اوکے میں آتا ہوں سیریل سیلی میں بھول گیا تھا۔ دوسری جانب جانے کیا کہا گیا تھا جب شازل اپنی آنکھوں کو زور سے میچ کر بولا ماہی غور سے اُس کا چہرہ دیکھنے لگی جو بات بات پہ الگ سے ایکسپریشن دے رہا تھا
کیا ہوا کس کا فون تھا؟ ماہی نے شازل کے کال ڈراب کرنے بعد شازل کو اٹھتا دیکھا تو پوچھا
میرے فرینڈ کی برتھ ڈے ہے میں وہاں جا رہا ہوں تم سو جانا اوکے کافی میں کل تمہیں پلا دوں گا۔ بات کرتے کرتے آخر میں شازل کا لہجہ شوخ ہوا۔

ابھی تو بہت رات ہو گی ہے۔ ماہی کو یوں شازل کا جانا اچھا نہیں لگا۔
www.kitabnagri.com

جانا بہت ضروری ہے تم میرا انتظار مت کرنا سو جانا۔ شازل اُس کو ہدایت دیتا باہر کی جانب بڑھ گیا۔
تو بہ کتنے چلاک ہیں شازل مجھے لگا میرے پہ پیار آیا ہے مگر نہیں انہوں نے بڑی چلاکی سے خود کچھ نہیں کہا بلکہ کڑوا کر دیا اور بینڈیاں مجھے کھلائی۔ ماہی کی نظریں جیسے ہی شازل کی پلیٹ پہ پڑی تو اُس کا منہ حیرت سے کھل گیا اُس کو شازل ایسی عقلمندی کی توقع نہیں۔

Posted On Kitab Nagri

میرے منہ کا زائقہ ہی خراب ہو گیا ہے لگتا ہے اگین برش کرنا پڑے گا۔ ماہی کو اب اپنے منہ کا زائقہ خراب محسوس ہوا جب اپنی پلیٹ پہ نظر پڑی تو جہاں شازل نے اپنی میٹھی میٹھی باتوں کے جال میں پھنسا کر اُس کو ساری سبزی کھلا دی تھی۔



تم نے لگتا ہے ہم سے پردہ شروع کر لیا ہے۔ شازل کلب پہنچا تو راضا اُس سے ملتا بولا ایسی بات نہیں بس مصروف تھا کچھ۔ شازل نے مسکرا کر بتایا۔
شکر ہے تم آئے تو ورنہ مجھے اُمید نہیں تھی۔ ارحم اُس کی جانب وائٹ کا گلاس بڑھا کر بولا میں آج ڈرنک نہیں کروں گا۔ شازل نے انکار کیا۔
کیوں بھی یہ کیا بات ہوئی تم ہمیشہ ڈرنک کرتے آئے ہو تو آج کیوں نہیں۔ ارحم کو شازل کے انکار پہ حیرت ہوئی۔

بیوی اپنے ساتھ لایا ہے شاید اُس نے منع کیا ہو۔ راضا ارحم کے ہاتھ پہ تالی مارتا بولا تو ارحم ہنس پڑا۔
ایسی بات نہیں۔ اپنے گلے موجود چین کو گھماتا لاہرواہ انداز میں بولا

تو پی نہ یار آج میرا دن ہے۔ ارحم نے زبردستی اُس کے ہاتھ میں وائٹ کا گلاس تھمایا
ہیوی تو نہیں نہ؟ شازل نے پینے سے پہلے کنفرم کرنا چاہا
تو آج ڈرنک کرنے سے ڈر کیوں رہا ہے؟ ارحم اُس کے جواب پہ چڑ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

ڈرور نہیں رہا بس ایسے ہی پوچھا۔ شازل ایک ہی گھونٹ میں سارا گلاس خالی کرتا اُس سے بولا تو شازل کو احساس ہوا کہ جو اُس نے ڈرنک کی ہے وہ ہیوی تھی۔

سناٹا کتنا ہے یار میوزک وغیرہ لگاؤ۔ رضانے پر جوش آواز میں کہا تو ارحم نے ڈی جے کو اشارہ کیا۔

دوسرا گلاس دوں؟ ارحم نے شازل کو بار بار آنکھیں جھپکتا دیکھا تو کہا

نہیں ایکچو نلی مجھے گھر جانا چاہیے اس سے پہلے مجھے یہ ڈرنک کا نشہ پوری طرح سے حاوی ہو۔ شازل اپنے قدم پیچھے کی جانب بڑھتا اُس سے بولا

یار شازل کیا ہو گیا ہے کیوں ایسے بیہوش کر رہے ہو کوئی پہلی بار تو تم نے پی نہیں۔ ارحم کو شازل کا انداز سمجھ نہیں آ رہا تھا۔

پہلے کی بات اور تھی۔ شازل اتنا کہتا باہر کی جانب گیا آج اُس کو کلب میں رہنا اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

یہ شازل واپس کیوں چلا گیا؟ رضانے حیرت سے ارحم سے کہا
پتا نہیں۔ ارحم نے لاعلمی کا اظہار کیا۔
www.kitabnagri.com

کلب سے باہر نکلنے کے بعد شازل فورن سے اپنی گاڑی میں بیٹھا اُس کو بس گھر جانے کی جلدی اس لیے گاڑی کو فل اسپید میں چھوڑ دیا یہ جانتے ہوئے بھی اُس کی یہ حرکت نقصان بھی دے سکتی ہے۔



Posted On Kitab Nagri

یمان رات کے پہر بیچ سڑک پہ اپنی گاڑی رکتا کھڑا تھا اُس کی سپاٹ نظریں آسمان میں موجود چاند پہ تھی وہ ابھی یہ دیکھنے میں لگا ہوا تھا جب ٹ*ہاہ کی آواز سے اُس کی گاڑی سے کسی اپنی گاڑی ٹھوکی تھی یمان اگر اپنی گاڑی سے کچھ دور کھڑا نہ ہوتا تو یقیناً وہ اپنا بیلنس برقرار نہیں رکھ پاتا۔

آپ ٹھیک ہیں؟ یمان نے گاڑی سے کسی کو اُترتا نہیں دیکھا تو پاس جاتا ونڈو پہ نوک کرتا پوچھنے لگا۔
ہاں میں ٹھیک ہوں۔ دوسری طرف شازل جو سامنے کھڑی گاڑی دیکھ نہیں پایا تھا تبھی اُس گاڑی ٹکراؤ ہو گیا تھا اُس نے بچانے کی کوشش کی مگر تب تک دیر ہو چکی تھی اُس نے اپنے پاس کسی کی بھاری آواز سنی تو ونڈو کھولتا اُس کو جواب دینے لگا اُس کا سر بُری طرح سے چکرا رہا تھا واٹن آہستہ آہستہ اُس پہ اثر کر رہی تھی۔

آپ نے ڈرنک کی ہے؟ یمان کی نظروں میں ناگواریت بھرے تاثرات نمایاں ہوئے اُس کو یہ چہرہ دیکھا دیکھا سا لگا مگر اُس نے زیادہ توجہ نہ دی۔

ہاں کیا تم نے کبھی نہیں کی؟ شازل کی آواز لڑکھڑاسی گئی۔
الحمد للہ نہیں خیر آئے میں آپ کو ڈراپ کر دیتا ہوں اس حالت میں آپ کا ڈرائیو کرنا سیو نہیں۔ یمان نے کہا

میں کونسا تمہارے چچا کا پُتر ہوں جو میری مدد کر رہے ہو۔ شازل نے ہنس کر کہا
انسانیت بھی کسی چیز کا نام ہے۔ یمان نے بتایا

Posted On Kitab Nagri

او کے اگر تم اتنا انسٹ کر رہے ہو تو چھوڑ آؤ میری بیگم گھر میں اکیلی ہے۔ شازل سیٹ بیلٹ کھولتا جیسے اُس پہ احسان کرنے لگا۔

جی بڑی مہربانی آپ نے مجھے شرف بخشا۔ ایمان نے میٹھا سا طنزیہ کیا (اگر اُس کو معلوم ہوتا وہ آروش کا بھائی ہے تو ایسے بات کرنے کا سوچتا بھی نہ)

آرام سے۔ ایمان نے اُس کو گرتا دیکھا تو جلدی سے اُس کے پاس آیا اپنے گھر کا ایڈریس بتائے؟ ایمان نے اُس کو فرنٹ سیٹ پہ بیٹھانے کے بعد خود ڈرائیونگ سیٹ پہ آیا گاڑی اسٹارٹ کرنے سے پہلے اُس نے ایڈریس پوچھنا لازمی سمجھا بلوورلڈ سٹی۔ شازل ٹھوڑی پہ انگلی رکھتا پر سوچ لہجے میں بولا

بلوورلڈ سٹی میں بس آپ کا گھر تو نہیں ہو گا نہ۔ ایمان نے گہری سانس بھر کر کہا

تم گاڑی تو چلاؤ سو سائٹی بتائی ہے تو گھر بھی بتادوں گا پریشان کیوں ہوتے ہو۔ شازل مکمل طور پہ اپنے حواس کھو رہا تھا ایمان نے اُس کی بات سن کر غور سے اُس کی جانب دیکھا دیکھنے میں وہ اُس کو بہت میچیور اور پڑھا لکھا لگا مگر جب وہ بات کر رہا تھا تو کہی سے بھی میچیورٹی نظر نہیں آئی شاید اُس کی وجہ نشے میں ہونا تھا شازل نے ٹھیک سے اپنے گھر کا پتا بھی دے دیا تھا مگر جانے کیوں ایمان کو شازل جانا پہچانا سا لگ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ایسے غور سے مت دیکھو میں یقین سے کہہ سکتا ہوں میری چمڑی چاہے جتنی بھی گوری ہو پر خوبصورتی میں تم مجھ سے زیادہ پیارے ہو۔ شازل نے اُس کی نظریں خود پہ محسوس کی تو شریر لہجے میں بولا مجھے ایسی کوئی خوشگفتہ نہیں اور نہ میں ایسا کچھ سوچ رہا تھا۔ یمان سر جھٹک کر بولا اُس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کوئی اتنا سیلف کونشنس بھی ہو سکتا ہے کم سے کم اُس کو کسی لڑکے سے ایسی اُمید نہیں تھی کہ وہ اپنے سمارٹنس کی بات کرے گا اُس کے خیال میں رنگت اور خوبصورتی کی بات صرف لڑکیاں ہی کیا کرتی ہوگی۔

خوشگفتہ کہاں میں تو تمہاری تعریف کر رہا ہوں تمہیں خوش ہونا چاہیے ورنہ آج تک میں نے اپنی بیوی کی بھی تعریف نہیں کی۔ شازل نے بتایا۔

تمہارا گھر آگیا۔ یمان نے گاڑی کو بریک لگاتا بولا

شکریہ شکریہ ویسے تمہارا نام کیا ہے؟ شازل کو اچانک نام پوچھنے کا خیال آیا۔

یمان مستقیم۔ یمان نے بتایا

www.kitabnagri.com

بہت اچھا ہے نام تمہاری شخصیت سے میل کھاتا ہے ویسے میرا نام سید شازل شاہ ہے۔ شازل سیٹ بیلٹ کھول کر بولا۔

نائیس نیم۔ یمان نے مروت کہا

Posted On Kitab Nagri

او کے میں چلتا ہوں پھر ملے گے۔ شازل گاڑی سے باہر نکلتا ہاتھ ہلاتا اُس سے بولا تو یمان نے گاڑی ریورس کی۔

آپ اتنی جلدی واپس آگئے۔ ماہی نے شازل کو سیڑھیاں چڑھتا دیکھا تو تعجب سے پوچھا اُس کے خیال میں شازل جیسی باتیں کر کے گیا تھا اب اُس نے دیر واپس آنا ہو گا۔

ہممم۔ شازل اتنا کہتا سیڑھیاں چڑھنے لگا جب اُس کے قدم لڑکھڑا سے گئے جس کو دیکھ کر ماہی بھاگ کر اُس کے پاس جانے لگی

آپ ٹھیک ہیں۔ ماہی نے پریشانی سے پوچھا

ہاں میں ٹھیک ہوں۔ شازل اُس سے کچھ فاصلہ کیے بولا تو ماہی کو شازل کے منہ سے عجیب قسم کی بو محسوس ہوئی۔

شازل آپ نے ش "راب پی ہے؟ ماہی کے لہجے میں افسوس تھا وہ بھی سوچ بھی نہیں سکتی شازل کسی حرام چیز کو منہ بھی لگا سکتا ہے۔

www.kitabnagri.com

ہاں مجھے تو عادت ہے پینے کی پر تمہیں پتا ہے آج میرے کینے دوست نے زبردستی مجھے پلائی ورنہ میرا پینے کا دل نہیں تھا۔ شازل کمرے میں داخل ہوتا اُس کو بتانے لگا۔

میں آپ کے لیے لیموں پانی لاتی ہوں پھر سب ٹھیک ہو جائے گا۔ ماہی کو اچانک خیال آیا تو وہ اُس کو بتا کر جانے لگی جب شازل نے اُس کی کلائی پکڑ کر اپنی جانب کھینچا۔

Posted On Kitab Nagri

کہاں جا رہی ہو مجھے چھوڑ کر۔ شازل اُس کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتا معصوم شکل بنائے بولا مگر اُس کے لہجے میں بے قراری صاف عیاں تھی جو اُس کے اتنے پاس آنے کی وجہ سے گھبراہٹ کا شکار ہوتی ماہی محسوس نہیں کر پائی۔

آپ کے لیے لیموں پانی لینے۔ ماہی نے سوکھے لبوں پہ زبان پھیر کر بتایا اُس کو شازل کی حالت جاننے کے بعد باوجود بھی کمرے داخل ہونا اپنا بے وقوفانہ عمل لگا تھا۔

مجھے نہیں چاہیے پلیز تم مجھے چھوڑ کر مت جاؤ مجھے کسی لیموں کی ضرورت نہیں ہے۔ شازل اُس کو اپنے سینے سے لگاتا التجائیہ انداز میں بولا تو ماہی کا دل زور سے دھڑکا اُس نے شازل کو خود سے دور کرنا چاہا مگر اُس کی گرفت مضبوط تھی جس کو محسوس کر کے تھک ہار کر ماہی نے اپنا آپ شازل کے حوالے کر دیا

یمان

یمان

تم ٹھیک ہوں؟ یمان صبح فجر کے وقت گھر آیا تھا ابھی وہ سونے کا ارادہ کیے ہوئے تھا جب دلاور خان پریشانی سے اُس کو آواز دیتے کمرے میں داخل ہوئے۔

میں ٹھیک ہوں مگر آپ کچھ ٹھیک نہیں لگ رہے سب خیریت؟ یمان بیڈ سے اٹھتا اُن کے پاس آیا

تمہاری گاڑی دیکھی میں نے کیا تمہارا ایکسیڈنٹ ہوا تھا؟ دلاور خان نے پوچھا

نہیں ایکسیڈنٹ تو نہیں ہوا بس کسی نے غلطی سے گاڑی کو پیچھے سے ہٹ کر لیا تھا۔ یمان نے جواب دیا۔

Posted On Kitab Nagri

تمہیں چوٹ وغیرہ تو نہیں آئی؟ دلاور خان نے ایک بار پوچھا
جی کوئی چوٹ نہیں میں بالکل ٹھیک ہوں آپ پریشان مت ہو۔ ایمان نے ہلکے سا مسکرا کر کہا تو دلاور خان
کچھ پر سکون ہوئے۔

تمہیں ایک بات بتانا چاہ رہا تھا۔ دلاور خان جانے والے تھے پھر ایک خیال کے تحت وہ اُس کی طرف
پلٹے جی بتائے۔

میں شہر سے کچھ دن دور جا رہا تھا ایک بہت ضروری کام سے دعا کرنا ہو جائے گا۔ دلاور خان نے سنجیدگی
سے کہا

کونسا کام آپ کہے تو میں چلوں ساتھ؟ ایمان نے بغور اُن کے تاثرات جانچے۔
نہیں میں اکیلے چلا جاؤں گا تمہیں تو لاہور جانا ہے نہ تم وہاں جانا بس یوں سمجھ لوں میری قیمتی چیز کسی اور
کے پاس ہے اُس کو لینے جا رہا ہوں دعا کرنا وہ محفوظ ہوں۔ دلاور خان نے کہا تو ایمان نے محض سر کو
جنبش دی آج اُس کو دلاور خان کا انداز بے حد مختلف لگا تھا۔

جیسا آپ کو مناسب لگے میں ویسے بھی ایک گھنٹے بعد ہسپتال جاؤں گا آپ اکیلی ہے یا مین کے ساتھ جب
کی لاہور کی فلائٹ تو میری دو تین دن بعد ہے۔ ایمان نے بتایا



Posted On Kitab Nagri

مما آپ کا بلکل خیال نہیں رکھتی تبھی آپ کو چوٹ آئی نہ۔ ارمان صبح ہی اسلام آباد پہنچا تھا اُس کو جیسے ہی یامین کی چوٹ کا پتا چلا تھا وہ فوراً اپنے گھر کے بجائے ہسپتال آیا تھا یامین کے سر پہ پٹی بندھی دیکھ کر اُس کو بہت افسوس ہوا۔

میں خیال رکھتی ہوں بس کل جانے کیسے لا پرواہی ہو گئی۔ فجر یامین کا ہاتھ چومتی فکر مندی سے گویا ہوئی آج اُس کو ارمان کی بات سے چڑ نہیں ہوئی تھی وہ یامین کے لیے پریشان تھی۔ جانتا ہوں میں بس یامین کو ہنسنا چاہ رہا تھا۔ ارمان نے ایک نظر چاکلیٹ کھاتے یامین کو دیکھ کر اُس سے کہا

آپ کل کہاں تھے؟ یامین نے ارمان سے پوچھا

میں کل شہر سے باہر تھا آپ کے جو ماموں ہیں نہ انہوں نے کام سے بھیجا تھا۔ ارمان نے مسکرا کر کہا۔ فجر رہ بات سننا۔ عیشا ایک نظر مسکرا کر یامین سے بات کرتے ارمان کو دیکھ کر فجر سے بولی تو فجر اسٹول سے اُٹھ کر باہر کی جانب گئی۔

www.kitabnagri.com

یہ ایمان کا اسسٹنٹ یہاں کیا کر رہا ہے؟ فجر باہر آئی تو عیشا نے پہلا سوال یہی داغا

ایمان نے شاید بھیجا ہو۔ فجر نے کہا

شاید پر تمہیں نہیں لگتا یامین کو اُس کے ساتھ اتنا اٹیچ ہونا چاہیے؟ عیشا نے سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا

Posted On Kitab Nagri

تمہارے کہنے کا مطلب کیا ہے وہ ایمان کی عمر کا ہے تم اگر کچھ اُلٹا سوچ رہو تو اُس خیال کو اپنے ذہن سے نکال دو۔ فجر نے سختی سے اُس کو جھڑکا۔

غصہ مت ہو میں نے جسٹ ایک جنرل بات کہی وہ ایمان سے چھوٹا نہیں دوسری بات یہ کہ یا مین کو کسی اجنبی کے ساتھ اتنا کلوز ہونا نہیں چاہیے۔ عیشا نے اُس کو غصہ کرتا دیکھا تو اپنی بات کا مطلب سنبھالیا میں خیال کروں گی۔ فجر نے بس یہ کہا۔



صبح شازل کی آنکھ مسلسل اپنے فون پہ آتی کال پہ کھلی اُس نے ہاتھ بڑھا کر دیکھا تو دُرید شاہ کی کال تھی اُس کو اپنا سر درد سے پٹھتا محسوس ہو رہا تھا اُس نے سائیڈ ٹیبل پہ دیکھا تو لیموں پانی کا گلاس بھی پڑا تھا۔ لالہ کی کال وہ بھی اتنی صبح صبح۔ شازل بیٹھنے کی کوشش کرتا پریشان ہوا دُرید کی کال دیکھ کر۔ السلام علیکم لالہ خیریت؟ شازل کال ریسیو کرتا دُرید سے بولا جب کے دوسرے ہاتھ سے اُس نے لیموں پانی کا گلاس اٹھایا

www.kitabnagri.com

تم کل رات پھر کلب گئے تھے؟ دوسری جانب دُرید شاہ نے سخت لہجے میں استفسار کیا۔ آپ کو کس نے بتایا؟ شازل نے سنجیدگی سے پوچھا

مجھے سوال کے بدلے سوال نہیں بلکہ تم سے جواب چاہیے۔ دُرید نے دو ٹوک کہا جی گیا تھا رحم کی برتھ ڈے تھی اور آپ پلینز میری جاسوسی نہ کروایا کرے میں کوئی بچہ نہیں۔ شازل بیزار ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

تم نے ہیوی ڈوز لی تھی کسی اور کی گاڑی بھی ہٹ کر لی تھی تمہیں پتا ہے اگر اُس کو نقصان ہوتا تو تم کتنے مسئلے میں پڑ سکتے تھے جس کی گاڑی تم نے ٹھوکی تھی وہ کوئی معمولی شخصیت نہیں تھی۔ دُرید نے غصے سے کہا

آپ یہ مت پوچھنا مجھے کہی چوٹ تو نہیں آئی بس یہ فکر ہے کہی اُس شخصیت کو نقصان پہنچ جاتا تو یہ ہوتا کون تھا وہ پرائم منسٹر تھا۔ شازل چڑ گیا۔

گلوکار تھا یمان مستقیم۔ دُرید نے بتایا تو شازل کو یاد آیا۔

وہ جس کو کچھ ماہ پہلے ہارٹ اٹیک بھی آیا تھا؟ شازل نے کان کی لو کھجا کر پوچھا

میں نے تمہیں اس لیے کال نہیں کی کہ تم مجھ سے یمان مستقیم کا بائیو ڈیٹا لو میں نے اس لیے کال کی ہے کہ اب تم شادی شدہ ہو اس لیے خود میں بدلاؤ لاؤ۔ دُرید نے سختی سے کہا جب کی اُس کے کمرے میں آتی آروش یمان مستقیم نام سن کر ایک پل کو ساکت ہوئی تھی۔

جی اور کوئی حکم۔ شازل نے کہا

www.kitabnagri.com

یہی کر لوں بڑی بات ہے۔ دُرید طنزیہ انداز میں کہتا کال کٹ کر گیا جی اُس کی نظر دروازے کے پاس گم سم کھڑی آروش پہ پڑی

آروہاں کیوں کھڑی ہو اندر آؤ کوئی کام تھا؟ دُرید نے آروش کو دیکھ کر مسکرا کر کہا

جی بات کرنی تھی ویسے آپ کس سے بات کر رہے تھے؟ آروش نے اپنا لہجہ نارمل کیے پوچھا

Posted On Kitab Nagri

تمہارے نالائق لالہ شازل سے۔ دُرید نے بتایا

ایسے تو بولے وہ بہت اچھے ہیں۔ آروش فورن شازل کے دفع میں بولی۔

چھوڑو شازل کو تم بتاؤ کیا بات کرنے آئی تھی۔ دُرید نے کہا

میں حریم کے سلسلے میں آپ سے بات کرنے آئی تھی کیا آپ کو نہیں لگتا یہ سب بہت جلدی ہو رہا ہے

اگر آپ اُس کو اپنی زندگی میں شامل نہیں کرنا چاہتے تو حریم کی شادی بھی نہ کروائے۔ آروش نے اپنے

آنے کا مقصد بیان کیا

وہ تو بچی ہے کم سے کم تم تو بچی ہونے کا مظاہرہ نہ کرو یہی وقت ہے حریم کی شادی کا وہ آہستہ آہستہ سمجھ

بھی جائے گی۔ دُرید نے کہا

آپ اُس سے شادی کیوں نہیں کر لیتے مانا کے عمروں کا فرق ہے مگر وہ آپ سے بہت پیار کرتی ہے آپ

کے علاوہ اُس کو کوئی خوش نہیں رکھ سکتا آپ جانتے ہیں محبت کے کھونے کا دکھ تو آپ کیوں چاہتے

آروش خاموش۔ آروش جو اُس کو سمجھانے کی خاطر بول رہی تھی دُرید نے سختی سے اُس کو ٹوک دیا۔

میں بس

میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتا اُس معاملے میں مجھے تم سب سے زیادہ حریم کی فکر ہے میں کوئی بھی فیصلہ

اُس کے لیے غلط نہیں لے سکتا اور جو میں لے رہا ہوں وہ ہی بہتر فیصلہ ہے۔ دُرید دوبارہ سے اُس کی بات

Posted On Kitab Nagri

کاٹی تو آروش خاموشی سے اُس کے کمرے سے جانی لگی تو دُرید کو احساس ہوا وہ بہت سخت ہو گیا تھا تبھی اُس کو آواز دی

آرو ایک منٹ میری بات سنو۔

آج کے لیے اتنا کافی ہے یہ آپ لوگوں کا آپسی معاملہ ہے مجھے درمیان میں نہیں آنا چاہیے تھا۔ آروش بنا مڑے بولی

ایسی بات نہیں۔ دُرید شرمندہ ہوا۔

چلتی ہوں۔ آروش سنجیدگی سے کہتی کمرے سے نکل گئی۔

شٹریار۔ دُرید کو خود پہ غصہ آنے لگا۔



دُرید سے بات کرنے کے بعد شازل فریش ہو کر کمرے سے باہر آیا تو ماہی اُس کو کہی نظر نہیں آئی اُس نے چاروں اطراف نظر گھما کر اپنا رخ کچن میں کیا تو ماہی کو کچن میں پایا۔

گڈ مارنگ۔ شازل اُس کو مارنگ وِش کرتا فریج سے پانی کی بوتل نکالنے لگا دوسری طرف ماہی شازل کی موجودگی محسوس کر کے کانپ سی گئی تھی۔

کیا ہوا؟ شازل نے اُس کو جواب دیتا نہیں پایا تو پوچھا

ک کچھ نہ نہیں۔ ماہی نے لڑکھڑاہٹ بھرے لہجے میں کہا

Posted On Kitab Nagri

تمہاری زبان لڑکھڑاکیوں رہی ہے طبیعت تو ٹھیک ہے؟ شازل نے ہاتھ بڑھا کر اُس کی پیشانی چھونا چاہی پر ماہی بدک کر اُس سے دوری ہوئی۔

میں ٹھیک ہوں بالکل۔ ماتھے پہ آیا پسینا صاف کرتے ماہی نے جواب دیا کل رات کے بعد اُس میں ہمت نہیں تھی شازل سے نظریں ملانے کی جب کی دل میں کہی نہ کہی اُس کو یہ ڈر بھی لگ رہا تھا کہ شازل سب کچھ بھول تو نہیں گیا اکثر اُس نے ناولوں میں پڑھا تھا شراب پینے کے بعد انسان کو کچھ یاد نہیں رہتا اور شازل کا اتنا نارمل ری ایکشن اُس کو الگ الگ و سوسو سے روشناس کروا رہا تھا۔

لگ تو نہیں رہی خیر بریک فاسٹ تیار ہے تو دے دو مجھے باہر جانا ہے۔ شازل نے کندھے اُچکا کر بولا آپ جائے میں لاتی ہوں۔ ماہی نے کہا اُس کو شازل کی موجودگی ڈسٹرب کر رہی تھی جب کی اُس کی بات سن کر شازل کچن سے نکلتا ڈائینگ ٹیبل پہ جا کر بیٹھ گیا اُس کے جانے کے بعد ماہی خود میں ہمت جمع کرتی اُس کے لیے ناشتہ لیتی باہر آئی ٹیبل پہ وہ اُس کا ناشتہ سجاتی خود جانے لگی تو شازل نے ہاتھ پکڑ کر اُس کو روکا

www.kitabnagri.com

کیا آج تم میرے ساتھ نہیں کروں گی ناشتہ؟ شازل نے اُس کو یوں جاتا دیکھا تو پوچھا مجھے بھوک نہیں۔ ماہی نے زور سے آنکھوں کو میچ کر جواب دیا یہ کیا بات ہوئی روز ساتھ کرتی ہو تو آج بھی کرو۔ شازل کو اُس کی بات نامعقول لگی۔

آپ کر لے میں بعد میں کر لوں گی۔ ماہی نے بہانا تراشا

Posted On Kitab Nagri

میرے ساتھ کرنے میں کیا مسئلہ ہے اور آج تمہیں ہو کیا گیا ہے؟ شازل نے بالآخر پوچھ لیا۔
کچھ نہیں ہوا۔ ماہی جواب دیتی خود بھی کُرسی گھسیٹ کر بیٹھ گی اُس نے منٹ میں فیصلہ کر لیا تھا اگر شازل
نارمل انداز میں اُس سے بات کر رہا تھا تو وہ بھی نارمل رہنے کی کوشش کرے گی۔

تمہاری اسکن کو کیا ہوا ہے؟ سلائس کھاتے شازل کی نظریں اُس کے چہرے پہ پڑی تو پوچھا
میری اسکن کچھ بھی تو نہیں۔ ماہی گال پہ ہاتھ رکھتی بولی
تمہارا چہرہ لال ہوا پڑا ہے تبھی پوچھا۔ شازل نے جیسے وجہ بتائی جب کی اُس کی بات سن کر ماہی اُس کا منہ
تکلی رہ گئی

اففف اللہ کیا بے نیازی ہے ان موصوف کو یہ بھی نہیں پتا کہ مجھے ان سے شرمناک محسوس ہو رہی
ہے۔ ماہی نے شازل کو رغبت سے ناشتہ کرتا دیکھا تو بے ساختہ سوچا۔



ماموں مجھے آئس کریم میں کھانی ہے۔ یمان یا مین کے ڈسچارج ہونے کے بعد اُس کو پارک لیکر گیا تھا اب
وہ اُس کو لیکر گھر جانے والا تھا جب اُس نے فرمائشی انداز میں کہا

اوکے چلتے ہیں آئس کریم پارلر۔ یمان اُس کی بات سن کر مسکرا کر بولا اور گاڑی آئس کریم پارلر کی جانب
موڑی۔

Posted On Kitab Nagri

شازل کسی کام سے کورٹ جانے والا تھا جب اُس کی نظر آنسکریم پارلر میں موجود کسی بچے کے ساتھ کھڑے یمان پہ پڑی جہاں بس اکادکا ہی لوگ تھے وہ کچھ سوچتا اپنی گاڑی سے اترتا یمان کے پاس گیا۔

ہائے۔ شازل نے اُس کو اپنی جانب متوجہ کرنا چاہا

السلام علیکم۔ یمان ایک نظر اُس کو دیکھتا سلام کرنے لگا

وعلیکم السلام میں کل ہوش میں نہیں تھا پھر بھی تمہیں پہچان لیا مگر لگتا ہے تم نے نہیں پہچانا مجھے۔ شازل مسکرا کر کہتا پاس والی چیئر پہ بیٹھا۔

آپ کو ایسا کیوں لگا میں نے آپ کو پہچانا نہیں ہوگا۔ یمان اپنا دھیان یامین سے ہٹاتا اُس کی جانب کیے بولا کیونکہ آپ کا اٹیٹیوڈ یہی بتا رہا ہے۔ شازل نے غور سے یامین کو دیکھ کر اُس سے کہا

ایسی بات نہیں میں نے آپ کو پہچان لیا تھا شازل شاہ نام ہے نہ آپ کا۔ یمان نے کہا

بلکل اچھی بات ہے آپ کو میں یاد ہوں دراصل مجھے تمہارا شکریہ ادا کرنا تھا تبھی یہاں آیا مجھے لگتا ہے کل میں نے نہیں کیا ہوگا۔ شازل نے کہا

www.kitabnagri.com

اُس اوکے کوئی بڑی بات نہیں تھی۔ یمان نے عام انداز میں کہا

میں نے تمہیں کل تنگ تو نہیں کیا تھا مطلب کل غلطی سے میں ہیوی ڈوز لیکر گیا تھا اس لیے پوچھ رہا

ہوں۔ شازل نے جاننا چاہا

Posted On Kitab Nagri

میں کونسا لڑکی تھا جو نشے میں ہونے کی وجہ سے آپ مجھے تنگ کرتے۔ ایمان اُس کی بات کے جواب میں بولا تو شازل ہنس پڑا

کافی اچھی باتیں کر لیتے ہو خیر یہ بتاؤ تمہارا بیٹا ہے یہ اور اس کے سر پہ کیا ہوا ہے؟ شازل نے آسکریم کھاتے یا مین کو دیکھا کر ایمان سے پوچھا

بھانجا ہے میرا سیڑھیوں سے گرنے کی وجہ سے چوٹ آئی ہے۔ ایمان نے بتایا سیر سیلی تمہارا بھانجا ہے سیم تمہاری کاپی ہے مگر اس پاس ڈمپلز ہیں شاید تمہارے پاس نہیں۔ شازل نے غور سے یا مین کو دیکھا تو کہا کیونکہ آسکریم کھانے کی وجہ سے یا مین کے گالوں پہ ڈمپلز کے نشان نمایاں ہوئے رہے تھے۔

بھانجے اپنے ماموں پہ ہی جاتے ہیں۔ ایمان محبت سے یا مین کو دیکھتا بولا مگر اُس نے یہ بتانا ضروری نہیں سمجھا گھرے ڈمپلز تو اُس کے گالوں میں پڑتے ہیں۔

تم سنگر ہو رائٹ؟ شازل نے جاننے کے باوجود بھی اُس سے پوچھا جانے کیوں اُس کو ایمان سے بات کرنا اچھا لگ رہا تھا۔

رائٹ۔ ایمان نے مختصر جواب دیا۔

اکیلے رہتے ہو یا فیملی کے ساتھ؟ شازل اُس سے ایسے سوالات کر رہا تھا جیسے جانے کتنے برس کی جان پہچان ہو

Posted On Kitab Nagri

فیملی کے ساتھ۔ یمان نے بتایا

اچھانا ئیس میں یہاں پہلے اکیلا رہتا تھا مگر اب اپنی بیوی کے ساتھ رہتا ہوں۔ شازل نے خود ہی بتایا
لگتا ہے آپ اپنی بیوی سے بہت پیار کرتے ہیں تبھی کل رات بھی اُس ذکر اب بھی۔ بیوی لفظ پہ یمان
کے دماغ میں کل والا واقعہ تازہ ہوا تو کہا۔

اچھا میں بار بار کر رہا تھا۔ شازل کو ہنسی آئی تھی۔

ہمم۔ یمان نے ہنکارہ بھرا

ویسے تم مجھے آپ نہیں تم کہہ کر پکار سکتے ہو آپ سے عجیب بڑھاپے والی فیملنگز آتی ہیں۔ شازل نے کہا تو
یمان نے محض سر کو جنبش دی

اوکے پھر میں چلتا ہوں مجھے کسی ضروری کام سے جانا تھا اور یہاں میں تم سے باتوں میں لگ گیا۔ شازل کو
وقت کا احساس ہوا تو اُٹھ کھڑا ہوا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ٹھیک ہے۔ یمان نے کہا

ویسے تم معروف گلوکار ہو مگر حیرت کی بات مجھے یہ لگی کہ تم میں غرور نہیں۔ شازل ایک مسکراتی نظر
اُس پہ ڈال کر چلا گیا۔

خاک ہوں خاک میں مل جاؤں گا پھر غرور کس چیز پہ کروں؟ اپنے خاک ہونے پہ۔ یمان شازل کی
پشت کو تکتا سوچنے لگا۔



Posted On Kitab Nagri

پڑ سو حریم کا نکاح ہے تم شازل کو حویلی آنے کا کہو۔ شہباز شاہ نے دُرید شاہ سے کہا
جی میں کال کر کے اُس سے کہوں گی۔ دُرید نے جواب کہا۔

ہممم تمہاری بھابی ماں کی عدت بھی پوری ہو چکی ہے کل لگے ہاتھ اُس کا نکاح بھی دیدار شاہ سے
ہو گا۔ شہباز شاہ نے بتایا

آپ نے اُن سے پوچھا ہے؟ دُرید نے جاننا چاہا

پوچھنا کیا ہے بس یہ طے پایا گیا ہے تو ہو کر رہے گا۔ شہباز شاہ نے کہا

آپ آروش کے بارے میں کوئی فیصلہ کیوں نہیں لیتے۔ دُرید نے کہا

آروش کے لیے کیا کونسا فیصلہ؟ شہباز شاہ نے سنجیدگی سے اُس کو دیکھا

اگلے ماہ وہ ماشا اللہ سے پچیس سال کی ہو جائے گی آپ کو نہیں اب اُس کی شادی کر دینی چاہیے حریم کی

شادی ہو جائے گی شازل بھی شہر میں اپنی زندگی بسا بیٹھا ہے بھابی ماں کا نکاح دوبارہ ہونے جا رہا ہے کچھ

ماہ بعد نازنین اور نور بھی اپنے گھر کی ہو جائے گی ایسے میں آروش تو تنہا ہو جائے گی۔ دُرید کے لہجے میں

آروش کے لیے فکر تھی۔

اگر میں یہی بات تمہیں کہوں تو وہ تو خیر سے پچیس کی ہے مگر تم تو بتیس سال کے ہو تمہارے کیا ارادے

ہیں؟ شہباز شاہ نے بڑے خوبصورت طریقے سے بات کا رخ آروش کے بجائے اُس کی جانب موڑا

مجھے اب چلنا چاہیے۔ دُرید اُن کی بات نظر انداز کیے اُٹھ کھڑا ہوا

Posted On Kitab Nagri

کہاں؟ شہباز شاہ کا اُس کا یوں جواب نہ دینا بُرا لگا۔

حریم کو شاپنگ کروانا چاہتا ہوں۔ دُرید کی بات سن کر اُن کے چہرے پہ استہزائیہ مسکراہٹ آئی۔

اب تم اُس پہ اتنے مہربانیاں کرنے کی ضروری نہیں جب شادی سے انکار کر دیا ہے تو اب بس چھوڑ دو اُس کی فکر کرنا۔ شہباز شاہ نے طنزیہ انداز میں کہا۔

میرا فیصلہ دُرست ہے اس بات کا اندازہ آپ سب کو ایک دن ہو جائے گا۔ دُرید سنجیدگی سے بولا
تمہارا فیصلہ بہت غلط ہے اور بہت جلد اچھے سے تمہیں پتا چل جائے گا۔ شہباز شاہ نے کہا تو دُرید وہاں سے چلا گیا۔

شاہ سائیں آپ سے کوئی ملنے آیا ہے۔ شہباز شاہ دُرید کے جانے کے بعد زمینوں کا حساب چیک کر رہے
تھے جب ایک آدمی نے آکر بتایا
کون؟ شہباز شاہ نے پوچھا

نام نہیں بتایا مگر میں نے مہمان خانے میں اُن کو بیٹھایا ہے خود کو آپ کا دوست بتا رہے تھے گاؤں کے
لگتے نہیں شاید کسی شہر سے آئے ہیں۔ آدمی نے بتایا تو شہباز شاہ پر سوچ ہوئے۔

ٹھیک ہے اُس کی مہمان نوازی کا انتظام کرو میں آتا ہوں۔ شہباز شاہ نے کہا تو وہ سر ہلاتا چلا گیا تھوڑی دیر
گزرنے کے بعد شہباز شاہ بھی اُٹھ کر اپنا رخ مہمان خانے کی جانب کیا۔

Posted On Kitab Nagri

السلام علیکم۔ شہباز شاہ نے اندر آکر کسی کو پشت کیے کھڑا پایا تو سلام کیا جواب میں سامنے جو بھی تھا اُس نے اپنا رخ شہباز شاہ کی طرف کیا تو شہباز شاہ کو اپنا وجود سناٹوں کی زد میں آتا محسوس ہوا کیونکہ وہ جس شخصیت سے آج اُن کا سامنا ہوا تھا انہوں نے کبھی نہ ملنے کی خواہش کی تھی۔

وعلیکم السلام میرے یار کیسے ہو۔ وہ چلتا ہوا بڑے گرمجوشی سے اُن سے ملنے لگا مگر شہباز شاہ کو ابھی بھی سب خواب سالگ رہا تھا اُن کے اندر گرمجوشی کی تو دور کی بات ہلکی سی خوشی بھی نہیں تھی۔



ماہی پورے گھر کی صفائی کرنے کے بعد ٹی وی دیکھنے بیٹھی تھی جب شازل اُس کے پاس آتا بیٹھ گیا۔ آپ نے لیٹ کر دی آنے میں۔ ماہی نے ٹی وی کی آواز کم کر کے پوچھا ہمم کام تھا خیر تمہیں شاپنگ کروادوں اُس کے بعد ہمیں گاؤں کے لیے نکلنا ہے۔ شازل کی بات پہ پہلے تو ماہی نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگی مگر گاؤں جانے والی بات پہ اُس کے چہرے کی رنگت پل بھر میں متغیر ہو گئی تھی۔

www.kitabnagri.com

گاؤں کیوں؟ ماہی نے اپنی گھبراہٹ چھپا کر پوچھا

حریم کی شادی ہے لالہ کافون آیا گاؤں آنے کا حکم دیا ہے۔ شازل نے بتایا
حریم تو ابھی چھوٹی ہے نہ؟ ماہی حریم کی شادی کا سن کر کچھ حیران ہوئی۔

ہاں چھوٹی ہے پر ہمارے یہاں زیادہ تر اسی عمر میں لڑکیوں کی شادی ہوتی ہے مطلب اگر پہلا رشتہ آئے تو ہم فوراً انکار نہیں کرتے سوچتے ہیں کچھ پھر جب مناسب لگتا ہے تو ہاں کر دیتے ہیں ہمارے یہاں

Posted On Kitab Nagri

منگنیوں کا جھنجھٹ نہیں ہوتا اور ڈائریکٹ نکاح ہوتا ہے پھر رخصتی کرنے میں ہم تاخیر نہیں کرتے۔ شازل نے بتایا

میرا جانا کیا ضروری ہے آپ کے ساتھ؟ ماہی نے جھجک کر پوچھا
بلکل ضروری ہے تم میری بیوی ہوں۔ شازل نے فورن سے جواب دیا
میں ونی میں آئی ہوئی لڑکی ہوں۔ ماہی نے جیسے یاد کروایا
اگر تمہارے بھائی نے قتل نہیں کیا تو پریشان مت ہو سچ جلد سب کے سامنے آجائے گا۔ شازل پُر یقین
لہجے میں بولا۔

پھر کیا ہو گا آپ مجھے میرے گھر چھوڑ دیں گے؟ ماہی کے اندر ایک ڈر سا بیٹھ گیا شازل کی بات پہ۔
تیار ہو جاؤ ہمیں شاپنگ کے بعد گاؤں کے لیے نکلنا ہے وقت بہت کم ہے۔ شازل اُس کی بات نظر انداز
کرتا اٹھ کھڑا ہوا تو ماہی نے افسوس بھری نظروں سے اُس کو دیکھا
اماں جان حریم کہاں ہیں؟ دُرید کلثوم بیگم کے پاس آتا حریم کا پوچھنے لگا۔
صدف آئی تھی اُس کو اپنے ساتھ لیکر گی ہے۔ کلثوم بیگم نے بتایا

خالہ جان آئی تھی پر حریم کو اپنے ساتھ کیوں لیکر گی اور کہاں گئے ہیں وہ؟ دُرید نے سنجیدگی سے پوچھا
نکاح کا جوڑا تو اُس نے اپنی پسند کا لیا تھا پر ولیمے کا جوڑا وہ حریم کو اُس کی پسند کا دلانا چاہتی تھی تبھی ساتھ
لیکر گی ہے۔ کلثوم بیگم نے وضاحت دی۔

Posted On Kitab Nagri

ہمارے یہاں ایسا نہیں ہوتا کیا آپ نے خالہ جان کو بتایا نہیں اور حریم پانی تک تو میری اجازت سے پیتی نہیں خالہ جان کے ساتھ حویلی سے باہر چلی گی مجھ سے پوچھنا تو دور بتانا تک گوارا نہیں کیا۔ دُرید کو حریم کا اس طرح جانا ہضم نہیں ہو رہا تھا۔

پہلے کی بات اور ہوتی اب بات اور ہے حریم کا اور تمہارا رشتہ پہلے جیسا نہیں ہو سکتا نہیں نہ وہ اب بنا تمہاری اجازت کے تمہاری کمرے میں آسکتی ہے نہ تم سے لاڈاٹھوانا چاہے گی وہ اب تم سے فاصلہ کرے گی تم نے اُس کو ریجیکٹ کیا اور کوئی بھی لڑکی اپنا ریجیکشن برداشت نہیں کر سکتی خاص طور پہ اُس انسان سے جس سے وہ سب سے زیادہ محبت کرتی ہوں۔ کلثوم بیگم سپاٹ انداز میں بولی تو دُرید کو اپنا زمین میں دھنستا محسوس ہوا۔



تم نے ٹکٹ خرید لی؟ فجر نے ارمان کو دیکھا تو پوچھا
آپ یہاں کیوں نہیں رہ لیتی یہاں سب ہیں سب سے بڑی بات یا مین یہاں بہت خوش ہے۔ ارمان نے
اُس کے جانے کی بات سُنی تو بولا

مجھے یہاں رہنا پسند نہیں تم بس وہ بتاؤ جو پوچھا ہے۔ فجر نے سنجیدگی سے کہا
جی آج شام کی ہے آپ تیار ہو جانا میں خود آپ کو چھوڑ آؤں گا۔ ارمان نے گہری سانس بھر کر بتایا
تم کیوں ہم خود چلے جائے گا۔ فجر نے کہا
سر کا حکم ہے۔ ارمان نے بتایا

Posted On Kitab Nagri

میں یمان سے خود بات کر لوں گی تمہیں زحمت دینے کی ضرورت نہیں۔ فجر کچھ سوچ کر بولی
اس میں زحمت والی تو کوئی بات نہیں آپ کو اگر مجھ سے مسئلہ ہے تو وہ الگ بات ہے۔ ارمان نے کہا
مجھے تم سے کیا مسئلہ ہونا ہے؟ فجر نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگی۔

آپ کو مجھ سے کیا مسئلہ ہے یہ تو آپ کو پتا ہو گا۔ ارمان نے کندھے اُچکا کر کہا تو فجر نے گھور کر اُس کو دیکھا
تمہارا اتنا فضول بولنا ضروری ہوتا ہے کیا؟ فجر نے طنز یہ کیا
آپ کا ہر بات میں گھورنا ضروری ہوتا ہے کیا انسان نارمل لہجے میں بات بھی کر سکتا ہے۔ ارمان ترکی پہ
ترکی بولا

تم سے بات ہی کیوں کر رہی ہوں میں۔ فجر اپنی عقل پہ ماتم کرتی جانے لگی۔
کیونکہ آپ کو مجھ سے بات کرنا اچھا لگ رہا ہے۔ ارمان نے پیچھے سے ہانک لگائی جو فجر سرے سے
نظر انداز کر گئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سر آپ کچھ سُنادیں۔ یمان اپنے اسٹوڈیو جا رہا تھا جب راستے میں اُس کے فینز نے آگھیرا۔
گانا نہیں سُنا سکتا میرا گلا خراب ہے۔ یمان نے کچھ اس انداز سے کہا کہ سب کی ہنسی نکل گئی۔
کوئی شعر کوئی غزل ہی سُنادے محبت پہ یا جُدائی پہ آپ بہت اچھے سُنا تے ہیں۔ ایک فین نے اصرار کیا تو
یمان کی پیشانی پہ سوچ کی پر چھائیاں چھائی۔
ٹھیک ہے۔ یمان اتنا کہتا اپنا گلا کھنکارنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

اتنے بے جان سہارے تو نہیں ہوتے ناں
درد دریا کہ کنارے تو نہیں ہوتے ناں

رنجشیں ہجر کا معیار گٹھا دیتی ہیں
روٹھ جانے سے گزارے تو نہیں ہوتے ناں

راس رہتی ہے محبت بھی کئی لوگوں کو
وہ بھی عرشوں سے اتارے تو نہیں ہوتے ناں



ہونٹ سینے سے کہاں بات چھپی رہتی ہے
بند آنکھوں سے اشارے تو نہیں ہوتے ناں

ہجر تو اور محبت کو بڑھا دیتا ہے
اب محبت میں خسارے تو نہیں ہوتے ناں

Posted On Kitab Nagri

اک شخص ہی ہوتا ہے متاعِ جاں بھی
دل میں اب لوگ بھی سارے تو نہیں ہوتے ناں

یمان کہتا خاموش ہوا تو سب نے خوش ہو کر یا ہو کا نعرہ لگایا



کس سے پوچھ کر تم خالہ جان کے ساتھ گی تھی؟ حریم گھر واپس آئی تو دُرید نے سخت لہجے میں اُس سے
پوچھا

ہم آپ کے جوابدہ نہیں۔ حریم نے بے رخی سے کہا

حریم بد تمیزی مت کرو۔ دُرید نے ٹوکا

ہمیں آپ سے بات ہی نہیں کرنی۔ حریم اپنے لہجے میں ناگواری سموئے بولی تو دُرید دنگ سا اُس کو دیکھتا
رہا جو بالکل اجنبیوں سے زیادہ رُونِے لہجے میں اُس سے بات کر رہی تھی یہ اُس کی حریم تو نہیں تھی جو
چنچل سی ہوتی تھی جو ایک ایک لفظ تک سوچ سمجھ کر اُس کے سامنے ادا کیا کرتی تھی۔

تم ایسی تو نہیں تھی اتنی جلدی بدل گی ہو تم۔ دُرید کے لہجے میں افسوس تھا اُس کو حریم کا ایسا بات کرنا
تکلیف پہنچا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آپ کو پتا ہے جب آپ نے ہمارے چہرے پہ تھپڑ مارا تھا تو ٹیس ہمارے دل میں اٹھی تھی ہم اُس ٹیس اُس کو تکلیف کو نظر انداز کیے اپنی عزت نفس کو مجروح کیے اپنی انا کو مار کر ایک بار پھر خود کو آپ کے سامنے بے مول کیا تھا اور آپ نے کیا کیا تھا ہمیں خالی ہاتھ لوٹا دیا ہم نے کیا چاہا تھا بس آپ سے آپ کا نام چاہا تھا ہماری ڈیمانڈ کوئی بڑی تو نہیں تھی ہم آپ کے کمرے کے کسی کونے میں پڑے رہتے آپ سے اف تک نہ کہتے آپ کا ہر ظلم مسکرا کر سہہ جاتے ہم نے کوئی آپ سے یہ تو نہیں کہا تھا ہمیں آپ کی محبت چاہیے ہمیں آپ کی توجہ چاہیے ہم نے بس یہ کہا تھا ہمیں اپنے نکاح میں لے اُس کے بعد چاہے آپ ہم پہ ایک نظر نہ ڈال لیتے کوئی حقیر چیز سمجھ لیتے مگر ہمیں تب ایک چیز کا افسوس تو نہ ہوتا کہ ہم نے جس کو دل دیا ہے وہ ہمارا نام محرم نہیں بلکہ محرم ہے اس جہاں میں اُس کا ساتھ نہ بھی ملا تو خیر تو اُس جہاں میں ضرور ملے گا جو کی دائمی ہے مگر افسوس اب ہماری زندگی میں بس پچھتاوار ہے گا کہ ہم نے خیانت کی ہے اُس انسان کے ساتھ جس کو اللہ نے ہمارے لیے چُنا تھا اور ہم شیطان کے بہکاوے میں آکر کسی نامحرم سے عشق کر بیٹھے جو کبھی ہمارا تھا ہی نہیں یہ تو بس ہمارا خود کا وہم تھا۔ حریم ایک کے بعد ایک وار دُرید کے دل پہ کرتی چلی گی وہ تو بس شد سا اُس کی دیوانگی دیکھ رہا تھا حریم کی آنکھوں سے نکلتے آنسو اُس کو کس تکلیف سے دوچار کر رہے تھے وہ کوئی اُس سے پوچھتا۔

میں نے بس تمہیں ہمیشہ سے بچی سمجھا۔ دُرید نے کمزور سی دلیل دی۔

Posted On Kitab Nagri

کاش آپ ہمیں جذبات رکھنے والا انسان بھی سمجھتے آپ کو پتا ہے وقت آنے پہ جب آپ کو آپ کی زیادتی کا احساس ہوگا اور آپ ہمارے پاس آکر شادی کی پیش کش رکھے گئیں تو خدا کی قسم ہم انکار کر دیں گے کیونکہ ہم اُن میں سے نہیں جو ایک ہی پتھر سے بار بار ٹھوکر کھاتے ہیں۔ حریم بے دردی سے اپنے آنسو صاف کرتی وہاں رُکی نہیں تھی پیچھے دُرید شاہ کو ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ زوردار تماچا مار کر اپنے تھپڑ کا حساب برابر کر گئی ہو۔

اپنے کمرے میں آکر اُس نے کھینچ کر اپنا حجاب اُتارا اور عبایا اُتار کر نیچے پھینک دیا دُرید کے سامنے تو وہ اپنے اندر کا غبار نکال آئی تھی مگر اب اُس کو خود پہ انتہا کا غصہ آرہا تھا وہ پاگلوں کی طرح در پہ در خود کو تھپڑ مارنے لگی۔

کیوں اتنی باتیں سنائی ہم نے اُنہیں کیا ہماری محبت ایسی ہے زلیل کرنے والی آخر کیوں ہمارے دل نے ہم رسوا کر دیا کیوں ہم نے اُس کی سُنی کیوں۔ حریم زور سے اپنا گال پہ تھپڑ مار کر خود پہ غصہ اُتارنے لگی۔ ہمیں آپ سے محبت کبھی نہ ہوتی اگر آپ ہمیں اتنی محبت نہ دیتے۔ حریم تصور میں اُس کو مخاطب ہوتی رو پڑی۔

سوچوں تو ساری عمر محبت میں گزر گئی
دیکھوں تو ایک شخص بھی میرا نہیں ہوا۔



Posted On Kitab Nagri

دلاور۔ شہباز شاہ کی آواز میں لڑکھڑاہٹ واضح تھی اُن کو یقین نہیں آرہا تھا اتنے سالوں بعد وہ دلاور خان سے مل پائے گے۔

بہت سال گزر گئے تمہاری تلاش میں ہم آپس میں جگری یار تھے مگر تم نے کبھی مجھے اپنے گاؤں کا نام تک نہیں بتایا نہ ہی رابطہ جس سے تمہارا پوچھتا سب لاعلمی کا اظہار کرتے۔ دلاور خان اُن کے گلے ملتے پر جوش آواز میں بولے اُن کی آواز میں کھنک سی تھی چہرہ خوشی کے مارے چمک رہا تھا اُن کے برعکس شہباز شاہ کا جیسے سارا خون چہرے پہ سمٹ سا گیا ہو۔

شاہ تمہیں مجھے دیکھ کر خوشی نہیں ہوئی کیا؟ دلاور خان نے اُن کی خاموشی نوٹ کیے پوچھا ای ایسی بات نہیں بس اتنے سالوں بعد یوں اچانک تمہیں دیکھ کر بس حیران سا ہو گیا ہوں۔ شہباز شاہ اپنی حالت پہ قابو کیے بولے۔

بس دیکھ لو میں نے تمہیں تلاش کر لیا۔ دلاور خان شرارت سے کہا بیٹھو۔ شہباز شاہ نے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔
www.kitabnagri.com

تم بالکل نہیں بدلے۔ دلاور خان نے غور سے اُن کی جانب دیکھ کر کہا کیسے آنا ہوا؟ شہباز شاہ نے کسی فالتو بات کو طویل نہ دی سیدھا اصل بات پہ آئے۔ تم سے ملنے آیا تھا اور اپنی امانت لینے آیا ہوں۔ دلاور خان پر سکون لہجے میں کہا۔ کونسی امانت؟ شہباز شاہ نے بے خبری کا مظاہرہ کیا۔

Posted On Kitab Nagri

اپنی بیٹی حور کو لینے آیا ہوں جو تمہیں دی تھی چوبیس سال پہلے امانت کے طور پہ۔ دلاور خان کو اُن کے ایسے پوچھنے کی سمجھ نہیں آئی تھی اُن کا دل انجانے خوف سے دھڑک اُٹھا تھا۔ وہ چوبیس سال پرانی بات تھی جو چوبیس سال پہلے ختم ہو چکی ہے۔ شہباز شاہ کے لہجے میں بلا کا اعتماد آچکا تھا۔

شاہ بات ختم نہیں ہوئی تھی مت بھولوں میں نے اپنی بیٹی اپنا خون تمہیں سونپا تھا اعتبار کیا تھا اگر تمہیں یاد نہ ہو تو کروادوں تم نے وعدہ کیا تھا امانت میں خیانت نہیں کروں گے۔ دلاور خان کو غصہ آ گیا تھا۔ پٹھان کا خون جوش مار رہا ہے۔ شہباز شاہ اتنے کہہ کر ہنس پڑے خان تمہارے پاس چار سیٹیاں ہیں نہ اُن کے ساتھ خوش رہو بھلا اولاد بھی کوئی امانت میں دینے والی چیز ہے۔ شہباز شاہ نے کہا

میری بیٹی کہاں ہے؟ دلاور خان نے سرد انداز میں پوچھا اپنے گھر میں ہے تمہیں یہ تو یاد ہے میں نے کیا کہا تھا تو یہ بھی یاد ہو گا تم نے کیا کہا تھا میری بیٹی کو اپنا نام دو تو میں نے اُس کو اپنا نام دے دیا اب تم جس کو لینے آئے ہو بطور امانت تو وہ شہباز شاہ کی بیٹی ہے تین یا چار کی نہیں ماشاء اللہ سے چوبیس سال کی ہے وہ کبھی تمہیں اپنا باپ تسلیم نہیں کرے گے کیونکہ اُس کی نظر میں اُس کا باپ شہباز شاہ ہے اور وہ شہباز شاہ سے پیار کرتی ہے اُس کے ہر ڈاکیومنٹس میں کوئی حور دلاور خان نہیں بلکہ سیدہ آروش شہباز شاہ ملے گی بچہ جب بولنے لگتا ہے تو ماں لفظ نکالتا ہے جب کی

Posted On Kitab Nagri

جس کو تم اپنی بیٹی بول رہے ہو اُس نے پہلا لفظ مجھے دیکھ کر بابا بولا تھارات کے وقت سونے کے لیے بچے کو زیادہ ترماں کی ضرورت ہے مگر آروش کو جب تک رات میں گود میں نہ اٹھاتا اُس کو نیند نہیں آتی تھی اُس کا آئیڈیل باپ فلم انڈسٹری میں کام کرنے والا دلاور خان نہیں وہ کسی دلاور خان کو نہیں جانتی اگر جانتی بھی ہوگی تو بس اس حیثیت سے کہ فلاں فلم کا ڈائریکٹر دلاور خان تھا فلاں فلم کا رائٹر دلاور خان تھا آروش شاہ کی زندگی تین مردوں کے گرد گھومتی ہے پہلا شہباز شاہ جو اُس کا باپ ہے دوسرا اُرید شاہ جو اُس کا بھائی جس کو لالہ لالہ کہتے وہ نہیں تھکتی اور تیسرا شازل شاہ جس میں اُس کی جان بستی ہے تم خود سوچو کیا وہ تمہارے پاس آئے گی بس یہ سن کر کے تم اُس کے حقیقی باپ ہو یہ سن کر کیا وہ اپنی زندگی کے وہ چوبیس سال بھول جائے گی جہاں اُس نے اپنی آنکھ کھولی جہاں اُس نے چلنا سیکھا۔ شہباز شاہ نے مغرور لہجے میں کہا اُن کے ہر ایک لفظ پہ غرور اور حقیقت کی جھلک تھی۔

تو میں یہ سمجھو میرا دوست غدار نکلا کیونکہ اسلام ہمیں یہ اجازت نہیں دیتا کہ کسی بچے کے نام پہ اُس کے اصل باپ کے علاوہ کسی اور کا نام لگایا جائے مجھے افسوس ہوا جان کر تم نے کبھی حور کو یہ نہیں بتایا اُس کا باپ کون ہے۔ دلاور خان کو تکلیف ہوئی اپنے جگری دوست سے ایسی باتیں سن کر

حور نہیں آروش شاہ کہو دوسری بات شہباز شاہ اپنے قول کا پکا ہے میں تم سے غداری نہیں کروں گا۔ شہباز شاہ سنجیدگی سے بولے

Posted On Kitab Nagri

مجھے میری بیٹی چاہیے اُس کے لیے میں تمہیں منہ مانگی قیمتی دوں گا۔ دلاور خان کا یقین شہباز سے اٹھ گیا تھا۔

میں تم اپنا سب کچھ دیتا ہوں زمینے کار و بار روپیہ سب تم جس خاموشی سے آئے ہو اُس خاموشی سے چلے جاؤ کہ تمہاری کوئی پانچویں بیٹی بھی ہے۔ شہباز شاہ نے کہا میں اپنی بیٹی کا سودا نہیں کروں گا۔ دلاور خان ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

غصہ آیا نہ سن کر اُس بیٹی کے لیے جس کو تم نے بس چند گھنٹے اپنی بانہوں میں اٹھایا تھا تو سوچو مجھے کتنا غصہ آیا ہو گا تمہاری بات سن کر میں نے چوبیس سال سے اُس کو بیٹی بنا کر رکھا اپنے سگے بیٹوں سے زیادہ اُس کو محبت دی کیا میں اُس کا سودا کروں گا۔ شہباز شاہ بھی اٹھ کر طنز کیا۔

دیکھو شاہ وہ میری بیٹی ہے یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کو تم جھٹلا نہیں سکتے پیار دینے سے وہ تمہاری بیٹی نہیں ہو سکتی۔ دلاور خان نے کہا

ٹھیک کہا میں نہیں چاہوں گا ہماری دوستی میں کوئی رکاوٹ آئے میں نے تم سے امانت لی تھی امانت واپس بھی کروں گا پر اُس کے لیے مجھے وقت چاہیے۔ شہباز شاہ نے کچھ سوچ کر کہا

وقت کیوں؟ دلاور خان نے پوچھا دل کے کسی کونے میں سکون کی لہر ڈور گی تھی۔

میں نے کہا نہ وہ کوئی چار یا پانچ سال کی بچی نہیں جس کو تم بتاؤ گے میں تمہارا باپ ہوں تو وہ تمہارے ساتھ لپٹ جائے گی چوبیس سال اُس نے جس کو اپنا باپ سمجھا وہ اُس باپ نہیں اُس کو حقیقت بتانے

Posted On Kitab Nagri

کے لیے وقت چاہیے حویلی میں کسی کو نہیں پتا آروش کا سوائے میرے اور میری بیوی کے بہت لوگوں کو سمجھانا ہے اُس کے بھائی ہیں جو کبھی اُس کو جانے نہیں دیں گے اُن کو سنبھالنے کے لیے وقت چاہیے۔ شہباز شاہ نے کہا پہلے جو اُن کی نیت بدل گئی تھی اب اچانک سے انہوں نے اپنے دل کو ڈپٹ دیا تھا۔

ایک دفع میں اپنی بیٹی کو دیکھ لوں اُس کی کوئی تصویر وغیرہ بھی مل جاتی تو اچھا ہوتا اُس کی ماں دیکھ لیتی تو چین آجاتا۔ دلاور خان نے کہا

ہمارے یہاں فلحال شادی کا ماحول ہے وہ گزر جائے خیریت سے اُس کے بعد تم اپنی امانت لیکر جاسکتے ہو مگر ہم جب چاہے آروش سے مل سکتے ہیں اُس پہ کوئی پابندی نہیں ہوگی۔ شہباز شاہ نے ابھی سے دو ٹوک کہا۔

اُس کے لیے تم پریشان مت ہونا کیونکہ مجھے پتا ہے میری بیٹی پر میرے سے زیادہ تمہارا حق ہے۔ دلاور خان نے پہلی بار مسکرا کر کہا۔

www.kitabnagri.com

ہممم کچھ ماہ پھر صبر کرو۔ شہباز شاہ نے کہا

دو ماہ بعد حور کی سالگرہ ہے اُس سے پہلے اگر چلتی تو۔ دلاور خان اتنا کہتے چپ ہو گئے۔

میں پھر بتاؤں گا سوچ کر تم اپنا نمبر دیتے جاؤ۔ شہباز شاہ نے کہا

Posted On Kitab Nagri

میرا نمبر وہی ہے جو آج سے چوبیس سال پہلے تھا میں نے چیلنج نہیں کیا کیونکہ مجھے لگتا تھا شاید تم کوئی رابطہ کرو۔ دلاور خان نے مسکرا کر کہا

ٹھیک ہے پھر میں تمہیں کال پہ بتا دوں گا۔ شہباز شاہ نے گہری سانس بھر کر کہا تو انہوں سر کو خم دیا شہباز شاہ کے سینے میں اُداسی سی پھیل گئی تھی۔

ویسے میری بیٹی دیکھنے میں کسی ہے؟ دلاور خان کو اچانک خیال آیا تو اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا تمہاری کاپی ہے بس آنکھوں کا رنگ مختلف ہے پٹھانوں کا منہ بولتا ثبوت ہے مگر پٹھانوں والا غصہ اُس کو نہیں آتا۔ شہباز شاہ نے بتایا تو ان کے چہرے پہ گہری مسکراہٹ نے احاطہ کیا۔



اُداس کیوں ہو؟ شازل گاڑی ڈرائیو کرتا خاموش بیٹھی ماہی سے بولا وہ دونوں گاؤں جانے کے لیے نکل گئے تھے۔

Kitab Nagri

اُداس نہیں ہوں۔ ماہی نے گہری سانس بھر کر کہا

www.kitabnagri.com

پھر کیا بات ہے جو تمہیں پریشان کر رہی ہے ورنہ تو ایسے تم خاموش نہیں بیٹھا کرتی۔ شازل نے ماحول میں چھائی خاموشی کو ختم کرنے کے غرض سے مزاحیہ انداز اپنایا

بس اپنی زندگی کے بارے میں سوچ رہی تھی کیا سے کیا ہوگی ہے میں نے ایسا سوچا بھی نہیں تھا جیسا میرا ساتھ ہو گیا ہے۔ ماہی نے کھوئے انداز میں کہا تو شازل نے گردن موڑ کر اُس کو دیکھا آج اُس کو ماہی بہت

Posted On Kitab Nagri

سنبیدہ لگی ورنہ جب پہلی بار وہ اُس سے ملا تھا تھوڑا ڈری سہمی ضرور تھی مگر وہ ایسی باتیں نہیں کیا کرتی تھی۔

کیا ہوا ہے تمہارے ساتھ اچھی خاصی زندگی تو گزر رہی ہے تمہاری۔ شازل نے ایسا کہا جیسے کچھ جانتا ہی نہ ہو۔

آپ کو کیا نہیں پتا میں کس بارے میں بات کر رہی ہو؟ ماہی نے پوچھا دیکھو ماہی۔ شازل نے اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا تو اُس کے دل نے ایک بیٹ مس کی۔ مانا کے تمہاری شادی عام حالات میں نہیں ہوئی اپنے مستقبل کے لیے تم نے بھی کچھ سوچا ہو گا مگر میں ایک بات کلیئر کر دینا چاہتا ہوں میری وجہ سے تمہیں کبھی کوئی پریشانی نہیں ہوگی میں کبھی تمہاری خواہشات میں رکاوٹ نہیں بنوں گا۔ شازل نے مان بھرے لہجے میں کہا تو اُس کے چہرے پہ اطمینان بکھرا تبھی بنا کچھ کہے اُس نے اپنا شازل کے بازو پہ رکھ دیا اُس کی حرکت پہ شازل محض مسکرا دیا گانا سُننا چاہوں گی؟ شازل نے پوچھا ضرور۔ ماہی نے جھٹ سے کہا تو شازل نے سونگ آن کیا۔

دل مانگ رہا ہے مہلت
تیرے ساتھ دھڑکنے کی

Posted On Kitab Nagri

تیرے نام سے جینے کی
تیرے نام سے مرنے کی

گانا چلنے کی وجہ سے ماحول اچانک سے ماہی کو رومانٹک ہوتا محسوس ہوا تو وہ شازل کو گانا سننے کی حامی پہ جی
بھر کر پچھتائی تھی اُس نے اپنا سر آہستہ سے شازل کے بازوؤں سے ہٹا دیا پھر اپنا دھیان گانے کے بجائے
کھڑکی سے باہر چلتے مناظر پہ جمادی۔



دل مانگ رہا ہے مہلت
تیرے ساتھ دھڑکنے کی
تیرے نام سے جینے کی
تیرے نام سے مرنے کی
تیرے سنگ چلوں ہر پل
بن کر کے پر چھائی
ایک بار اجازت دے
مجھے خود میں ڈھلنے کی

Posted On Kitab Nagri

گانا سٹاپ کر دے یا کوئی اور لگا دے۔ ماہی کی اچانک کی گئی بات پہ شازل نے چونک کر اُس کو دیکھا
کیوں؟ شازل نے تعجب سے پوچھا اُس کا سارا دھیان گانے کے بجائے ڈرائیونگ پہ تھا جس وجہ سے وہ
سمجھ نہیں پایا ماہی آخر کس چیز پہ خفت کا شکار ہو رہی ہے۔
بس ایسے۔ ماہی اُس کی جانب دیکھے بنا بولی



دیکھا ہے جب سے تجھ کو
میں نے یہ جانا ہے میرے
خواہش کے شہر میں
بس تیرا ٹھکانا ہے
میں بھول گیا خود کو بھی
بس یاد رہا ہے توں آتیری ہتھیلی
پہ اس دل کو میں رکھ لوں
دل بول رہا ہے حسرت
ہر حد سے گنہ گار کی

Posted On Kitab Nagri

تیرے نام سے جینے کی
تیرے نام سے مرنے کی

شازل نے اب گانے پہ غور کیا تو جیسے وہ ساری بات کی تہہ تک پہنچ گیا اُس کے چہرے پہ اچانک معنی خیز مسکراہٹ نے احاطہ کیا۔

میں نہیں کرنے والا بند لمبا سفر ہے میں بور ہو جاؤں گا تم تو کچھ منٹس میں آرام سے سو جاؤں گی میرے کندھے پہ سر رکھ کر میں کس کے کندھے پہ سر رکھوں گا۔ شازل نے مزے سے کہا تو ماہی نے دانت کچکچائے اُس کے بعد شازل نے سوائے اِس گانے کے کوئی اور گانا نہیں سنا تھا ماہی سوائے ضبط کے کچھ نہیں کر پائی وہ سمجھ گئی تھی شازل جان بوجھ کر اُسے زچ کر رہا ہے اور واللہ وہ زچ کرنے میں انتہا کر دیتا ہے۔

جانے کیا سکون ملتا ہے مجھے بے سکون کرنے پہ۔ ٹیڑھی نظروں سے شازل کو دیکھ کر وہ بس سوچ سکی۔

کاش آپ ہمیں جذبات رکھنے والا انسان بھی سمجھتے آپ کو پتا ہے وقت آنے پہ جب آپ کو آپ کی زیادتی کا احساس ہو گا اور آپ ہمارے پاس آکر شادی کی پیش کش رکھے گیں تو خدا کی قسم ہم انکار کر دیں گے کیونکہ ہم اُن میں سے نہیں جو ایک ہی پتھر سے بار بار ٹھوکر کھاتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

رات کا وقت تھا دُرید سونے کی کوشش کرنے میں تھا مگر نیند اُس کی آنکھوں سے کو سودور تھی اُس کے کانوں میں بار بار حریم کے جملے گونج رہے تھے جو اُس کو پریشان کر رہا تھا وہ کروٹ پہ کروٹ بدلتا پریشان ہوا تو تھک ہار بیڈ سے اُٹھ کھڑا ہوا۔

کیسے کہوں حریم تم مجھے عزیز ہو مگر میں تمہیں وہ پیار نہیں دے سکتا جو تم ڈیزور کرتی ہوں مجھے تم سے محبت ہے مگر وہ نہیں جو تمہیں مجھ سے ہے جو تم مجھ سے چاہتی ہو۔ دُرید اپنا سر ہاتھوں میں گراتا تصور میں حریم سے مخاطب ہوا اُس کی آنکھوں کے سامنے بار بار حریم کی روئی روئی آنکھیں آرہی تھی جو اُس کو بے چین کر رہی تھی۔

میری دعا ہے تم ہمیشہ خوش رہو تالش کے ساتھ وہ تمہیں ہر وہ چیز دے جو تم ڈیزور کرتی ہو۔ دُرید کے چہرے پہ بھولی بُسری مسکراہٹ آئی اُس نے سائیڈ ٹیبل پہ پڑا اپنا والٹ اُٹھا کر کھولا جہاں کوئل کی تصویر آج بھی موجود تھی تصویر دیکھ کر اُس نے گہری سانس خارج۔

میں تمہارا مجرم ہوں مجھے معاف کر دینا میں تمہیں گاؤں آنے کا کہتا اور نہ تمہاری جان جاتی۔ تصویر کو دیکھ کر دُرید نے بے ساختہ سوچا

اے میری گلِ زر میں تجھے چاہ تھی کتاب کی
اہل کتاب نے مگر۔ کیا حال تیرا کر دیا

Posted On Kitab Nagri

مکنہ فیصلوں میں اک حجر کا فیصلہ بھی تھا
ہم نے تو ایک بات کی اُس نے کمال کر دیا

میرے لبوں پہ مہر تھی؛ پر مہرے شیشہ رونے تو
شہر کے شہر کو میرا واقف حال کر دیا

چہرہ نام ایک ساتھ آج نہ یاد آ سکے
وقت نے کس شبیہ کو خواب و خیال کر دیا



یمان آج اپنے سیکریٹ روم آیا تھا جو اُس نے دلاور خان کے گھر میں ہی تھا مگر یمان نے کبھی کسی کو وہاں
آنے کی اجازت نہیں دی تھی جبھی دلاور خان نے اُس کو سیکریٹ روم کا نام دیا تھا اور بہت بار یمان کو
چڑایا بھی تھا یمان کمرے میں داخل ہوتا دروازے کو بند کیے آس پاس دیکھنے لگا جہاں سوائے ایک
پینٹنگ کے کچھ نہیں تھا یمان چلتا ہوا پینٹنگ کے پاس آیا اور اُس کے اُپر سے پردہ ہٹایا تو شہد آنکھوں کا
اسکچ اُس کے سامنے تھا دلاور خان کو شک ہوا تھا کہ یمان نے اِس کمرے میں شاید اُس لڑکی کی کوئی

Posted On Kitab Nagri

تصویر رکھی ہے تبھی یمان نے پینٹنگ کے نام پہ وہ اسکیج یہاں محفوظ کیا تھا وہ نہیں چاہتا تھا اس بات کی کسی کو بھنک پڑے۔

سب کہتے ہیں آپ کو بھول جاؤں پر میرے دل سے آپ جاتی ہی نہیں میں آپ کا اسیر بن گیا تھا سالوں پہلے اور آج بھی آپ اسیر ہوں۔ یمان سامنے کی جانب دیکھتا ایسے بولا جیسے وہ سچ میں اُس کے سامنے کھڑی اُس کی باتیں سن رہی ہوں۔

میں نے کہی پڑھا تھا۔

وہ جو چاہے تو کیا نہیں ممکن

وہ جو نہ چاہے تو کیا کرے کوئی۔

اگر ایسا ہے تو مجھے لگتا ہے آپ کا اور میرا سا منا ضرور ہو گا ورنہ کسی کے لیے محبت بے وجہ تو نہیں ہوتی۔ یمان کی آنکھوں میں اُمید کے جگنو آج بھی تازہ تھے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

حدود عشق کی جانچ کے پیمانے نہیں ہوتے

وہ جو مخلص ہوں ہر ایک کے دیوانے نہیں ہوتے



شاہ سائیں خیریت آج آپ نے آنے میں دیر کردی رات کے دو بج رہے ہیں۔ شہباز شاہ حویلی میں داخل ہوئے تو کلثوم بیگم پریشانی سے پوچھنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

میں کچھ دیر اکیلارہنا چاہتا ہوں۔ شہباز شاہ اُن کی جانب دیکھے بغیر بول کر اپنے کمرے میں جانے کے بجائے اسٹڈی روم میں داخل ہوئے جہاں ڈھیر ساری کتابوں کا مجموعہ تو تھا ہی مگر دیوار پہ بچپن سے لیکر مختلف جگہوں پہ کھینچی گئی آروش کی تصاویر بھی تھی جس میں کہی وہ چلنا سیکھ رہی تھی تو کسی تصویر میں دُرید شاہ اور شازل شاہ کو گھوڑا بنایا ہوا تھا اور خود اُن کے اُپر بیٹھی ہوئی تھی کہی وہ کھیل رہی تھی تو کہی رونے والی شکل بنائی ہوئی تھی اور کچھ تصویر اُس کے اسکول میں لی گئی تھی شہباز شاہ اُن سب تصاویر پہ نظر ڈالنے کے بعد وہ وقت یاد کرنے لگے جب انہوں نے بیٹی جیسی رحمت کو پایا تھا۔



ماضی!

ہسپتال کے کوریڈور میں تیس سالہ نوجوان یہاں سے وہاں چکر لگانے میں مصروف تھا اُن کا دل تیز رفتار سے دھڑک تھا اُن کی بیوی حاملہ تھا اور آج وہ اُن کی خواہش کو پورا کرنے والی تھی اُن کو بیٹی کی صورت میں شہباز شاہ جن کو گاؤں کا سر پنچ بنے ابھی کچھ عرصہ ہی ہوا تھا اُن کو کسی وارث کی خواہش نہیں بلکہ پھول جیسی بیٹی کی تمنا تھی جو آج دس سال بعد دو بیٹے کے پیدا ہونے کے بعد اُن کو ایک بیٹی بھی مل رہی تھی جن کے لیے انہوں نے بہت ساری دعائیں بھی کی تھی اپنی بیوی کلثوم کے حاملہ ہونے کے وقت وہ ان کا خیال تو بہت رکھتے تھے مگر جب سے ان کو پتا چلا تھا اس بار اللہ کے حکم سے بیٹی ہے تو انہوں نے اپنے گاؤں میں کسی دائی سے رجوع نہیں کیا تھا بلکہ اُن کو لیکر شہر آگئے تھے تاکہ اُن کو کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ ہو اُن کے اس طرح شہر آجانے سے اُن کی باپ اسد اللہ نے اور ماں مہتاب بیگم نے

Posted On Kitab Nagri

اعتراض تو بہت اُٹھایا تھا مگر شہباز شاہ سب کو راضی کیے شہر آگئے تھے اس وقت اُن کا ہر عضو دعائیں مشغول تھا کہ اُن کی بیٹی صحیح سلامت ہو کیونکہ ڈاکٹر نے اُن کو کوئی تسلی بخش جواب نہیں دیا تھا مگر اُن کے اندر ایک اُمید تھی کہ اُن کی بیٹی صحیح سلامت ہی ہوگی مگر اللہ کو شاید کچھ اور ہی منظور تھا۔

شاہ سائیں۔ ایک فیمل ڈاکٹر نے اُن کو آواز دی تو شہباز سے تیر کی تیزی سے اُن کی جانب پہنچے تھے۔ کیسی ہے ہماری بیٹی؟ ان کی آواز میں بلاکار عب تھا جس کو محسوس کرتی ڈاکٹر کے وجود میں سنسنی سی ڈور گئی تھی۔

آپ کی بیوی نے مردہ بیٹی کو جنم دیا ہے۔ ڈاکٹر نے ڈر ڈر کے بتایا تو شہباز شاہ کو لگا جیسے کسی نے اُن پہ پہاڑ گرا دیا ہو اُن کے خواب اُن کی خواہشات جو بیٹی کے روپ میں انہوں نے سوچے ہوئی تھی وہ کرچی کرچی ہو گئی تھی۔

یہ جھوٹ ہے ایسا کیسا ہو سکتا ہے۔ شہباز شاہ بے یقین لہجے میں بولے۔
یہ سچ ہے شاہ سائیں ہم نے آپ کو پہلے سے بتا دیا تھا بچہ ٹھیک کنڈیشن نہیں اُس کو گرا دے ماں کے پیٹ سے کیونکہ ایسے میں ماں اور بچہ دونوں خطرے میں مگر آپ نے بات نہیں مانی آپ کی بیوی تو اللہ کے حکم سے ٹھیک ہے مگر بچی نہیں۔ ڈاکٹر نے بتایا تو شہباز شاہ نے زور سے اپنی آنکھوں کو میچ کر باہر آتی نمی کو اندر دھکیلا وہ تھکے ہوئے قدموں کے ساتھ کمرے میں گئے جہاں کلثوم بیگم کو رکھا گیا تھا وہ جیسے ہی

Posted On Kitab Nagri

اندر آئے نرس نے مردہ بیٹی اُن کے سامنے کی جس کو دیکھ کر اُن کا دل تڑپ اُٹھا تھا انہوں نرس کو باہر جانے کا اشارہ کیا اور خود کلثوم بیگم کی جانب آئے جنہوں نے رو رو کر اپنا حال بے حال کر دیا تھا۔ مجھے معاف کر دے شاہ سائیں میں آپ کو بیٹی جیسی رحمت نہیں دے سکی۔ کلثوم بیگم نے اُن کے سامنے ہاتھ جوڑ کر رو کر بولی ضبط سے شہباز شاہ کی آنکھوں میں سرخ ڈورے نمایاں ہو رہے تھے جن کو دیکھ کر کلثوم بیگم کا دل خوفزدہ ہو رہا تھا۔

یہ دیکھو۔ شہباز شاہ نے اپنی جیب کی پاکٹ سے ایک چھوٹی سی خوبصورت چین نکال کر اُن کے سامنے کی جو ہارٹ شیپ پہ بنی ہوئی تھی کلثوم بیگم کانپتے ہاتھوں سے وہ چین اپنے ہاتھ میں لیکر اُس کو کھولا تو ہارٹ کی ایک سائیڈ پہ بڑے خوبصورت طریقے سے آروش شاہ نام کندہ ہوا تھا جن کو دیکھ کر ان کے رونے میں روانگی آئی تھی۔

میں نے اپنی بیٹی کا نام بھی سوچ لیا تھا۔ شہباز شاہ گھمبیر لہجے میں بولے اللہ کو یہی منظور تھا۔ کلثوم بیگم نے کہا جی شہباز شاہ کا موبائل رنگ کرنے لگا پہلے تو انہوں نے خاص توجہ نہ دی مگر بار بار کالز آنے پہ وہ موبائل کو بند کرنے والے تھے مگر اسکرین پہ خان کالنگ دیکھ کر انہوں نے کال اٹینڈ کر لی کیونکہ کال کرنے والا اُن کا جگری دوست تھا جس کو وہ نظر انداز نہیں کر سکتے تھے

السلام علیکم۔ شہباز شاہ اپنا لہجہ نارمل کیے سلام کیا۔

Posted On Kitab Nagri

وعلیکم السلام۔ کیا تم اسلام آباد آ سکتے ہو؟ دوسری طرف بڑی سنجیدگی سے کہا گیا تھا۔
میں اسلام آباد میں ہوں تم بتاؤ کیا بات ہے خان؟ پریشان لگ رہے ہو۔ شہباز شاہ اٹھ کر کمرے سے باہر
آ کر اُن سے بولے۔

میں پریشان ہوں بس تم جلدی سے میرے بتائے ہوئے ہسپتال پہنچ جاؤ۔ خان جن کا پورا نام دلاور خان
تھا وہ بولے

میں آتا ہوں۔ شہباز شاہ نے مثبت جواب دے کر کال کٹ کر دی۔ پھر واپس کمرے میں کلثوم بیگم کے
پاس آئے۔

میں کسی کام سے باہر جا رہا ہوں جلدی واپس آ جاؤں گا تب تک تم آرام کرو۔ شہباز شاہ نے سنجیدہ
بھرے لہجے میں اُن سے کہا

آپ نے حویلی میں کسی کو خبر دی۔ کلثوم بیگم اُن کی بات پہ بس یہ بولی۔
میری ہمت نہیں جب واپس جائے گا تب خود بتا دینا کل سے اُن کی کال پہ کال آرہی ہے مگر میں ریسیدو
نہیں کر رہا تھا۔ شہباز شاہ کے لہجے میں ایک دکھ تھا۔

مع

تم معافی مت مانگوں میں کام سے جا رہا ہوں جلدی واپس آؤں گا۔ کلثوم بیگم کی بات درمیان کاٹ کر وہ
سپاٹ انداز میں اُن سے بول کر باہر نکل گئے۔

Posted On Kitab Nagri

خان کیا بات ہے اتنی ایمر جنسی میں مجھے کیوں بلایا؟ شہباز شاہ دلاور خان کے بتائے ہوئے ہسپتال پہنچ کر پریشان کن لہجے میں اُن سے بولے تو دلاور خان اُن کا ہاتھ پکڑ کر دوسری طرف لے گئے جہاں فلوقت کوئی نہیں تھا۔

تمہیں پتا ہے میں اپنے سب دوستوں سے زیادہ تم پہ اعتبار کرتا ہوں اور اسی اعتبار کی وجہ سے میں نے تمہیں یہاں آنے کا کہا اُمید ہے تم میری لاج رکھو گے۔ ہسپتال کے کوریڈور میں دلاور خان جس کی بانہوں میں نو مولوں بچہ تھا اُس نے اپنے سامنے کھڑے شہباز شاہ سے کہا جو اُن کا ہم عمر تھا اور ایک اچھا مخلص دوست تھا

بلکل میرے یار تم حکم کرو۔ شہباز شاہ اپنا غم بھول کر اُن کا حوصلہ بڑھایا

تمہیں پتا ہے میری چاریٹیاں ہیں ہمارے یہاں بچیوں کو ناپسند کیا جاتا ہے میری اماں حضور ان کو جانے کیسے برداشت کر رہی ہیں پر اس بار ان کی سخت تاکید تھی بیٹے کی ورنہ بیٹی اگر ہوئی تو جان سے مارنے کی دھمکی دی ہے۔ دلاور خان نے بے بسی سے بتایا

یسیاں تو رحمت ہوتی ہے تمہیں اپنی اولاد کے لیے اسٹینڈ لینا چاہیے۔ شہباز شاہ افسوس کا اظہار کیا بیٹی کی قدر اہمیت کوئی اُن سے پوچھتا

Posted On Kitab Nagri

سب میرے خلاف ہے میرے کام کی وجہ سے اُس کے بعد پسند کی شادی پھر اب سیٹیاں۔ اتنا کہتے دلاور خان خاموش ہو گیا

اب مجھ سے کیا چاہتے ہو تم۔ گہری سانس ہوا کے سپرد کرتے ہوئے شہباز شاہ نے پوچھا
میں چاہتا ہوں میری بچی کی پرورش تم کرو اُس کو اپنا نام دوں پر یہ میری امانت ہوگی جو وقت آنے پہ میں
واپس لوں گا۔ اپنے دوست کی بات پہ شہباز شاہ کی نظر اُن کی گود میں خوبصورت بچی پہ پڑی جس کی
آنکھیں بند تھیں انہوں نے بے اختیار اُس کو اپنی بانہوں میں بھر کر ماتھا چوما جس سے بچی کسمسا کر اپنی
آنکھیں کھول کر کبھی اُن کو دیکھتی تو کبھی اپنے اصل باپ کو۔

تمہاری بچی تو بہت پیاری ہے ماشاء اللہ۔ شہباز شاہ نے محبت سے اُس بچی کو دیکھ کر کہا تو اُن کے چہرے پہ
تلخ مسکراہٹ آئی

تم لیکر جاؤ گے پیار دو گے اُس کو باپ کا۔ دلاور خان نے آس بھرے لہجے میں پوچھا
ہاں اور میرا وعدہ ہے تمہاری بیٹی کو اپنے بچوں سے زیادہ پیار دوں گا۔ شہباز شاہ نے بچی کا چھوٹا سا ہاتھ
چوم کر کہا اُن کی تو جیسے آج مراد پوری ہوگی تھی اپنی بیٹی کے مردہ پیدا ہونے کا غم وہ یکسر بھول سے گئے
تھے۔

میری بچی کا بہت خیال رکھنا اُس کی ہر فرمائش پوری کرنا۔ اب کی دلاور خان نے پر سکون لہجے میں کہا

Posted On Kitab Nagri

کہا نہ پریشان مت ہو آج سے یہ میری بیٹی تمہیں نہیں پتا مجھے بیٹی کی کتنی چاہ تھی جو آج پوری ہو گئی۔ شہباز شاہ پر جوش آواز میں بولے

امانت ہے میری بیٹی۔ دلاور خان کا دل کسی خدشے کے تحت دھڑکا تبھی بولے

اور میں امانت میں خیانت نہیں کروں گا تم میرے جگری یار ہو تو کیسے میں تمہارے خون کو تکلیف دوں گا۔ شہباز شاہ نے دل موہ لینے والا جواب دیا

میں تمہارا انا عمر شکر گزار رہوں گا اور اس کا نام حور رکھنا۔ دلاور خان نے سکون بھری سانس کھینچ کر کہا تو انہوں نے محض سر کو جنبش دی۔

تین یا چار سال بعد میں آؤں گا واپس لینے بس تب تک تم خیال رکھنا میں اپنے بیوی بچوں سمیت باہر سیٹل ہونے کا سوچ رہا ہوں۔ دلاور خان نے بتایا۔

ٹھیک ہے پھر میں چلتا ہوں میری بیوی ہسپتال میں اکیلی ہے۔ شہباز شاہ نے کہا

کیوں ویسے خیریت تو ہے؟ دلاور خان نے پوچھا

ہاں بس اللہ کا شکر ہے۔ شہباز شاہ نے مسکرا کر کہا



کلثوم۔ شہباز شاہ نے ہسپتال پہنچ کر کلثوم بیگم کو آواز دی جو ابھی سوئی تھی۔

شاہ یہ کون۔ کلثوم بیگم نے آنکھیں کھولی تو ان کی گود میں بچی دیکھ کر حیران ہوئی

Posted On Kitab Nagri

دلاور خان کی بیٹی تھی مگر اب یہ ہماری بیٹی ہے دیکھو ماشاء اللہ سے کتنی پیاری ہے۔ شہباز شاہ کا چہرہ خوشی کے مارے چمک رہا تھا۔

کیا انہوں نے اپنی بیٹی ہمیں دے دی۔ کلثوم بیگم بے یقین لہجے میں اُن سے استفسار ہوئی۔ وہ سب چھوڑو بس یہ بات یاد رکھو ہماری بیٹی مردہ پیدا نہیں ہوئی یہ ہے ہماری بیٹی آروش شہباز شاہ۔ شہباز شاہ اُن کی بات نظر انداز کیے بولی۔

شاہ سائیں مجھے سب سچ سچ بتائے۔ کلثوم بیگم نے ساری حقیقت سے آگاہ ہونا چاہا۔ دلاور خان نے اپنی بیٹی مجھے امانت کے طور پہ دی ہے ان کے یہاں بیٹیوں کو منحوس کہا جاتا ہے اُس کے پاس چار بیٹیاں پہلے سے ہیں مگر پانچویں بیٹی کو خطرہ ہے اس وجہ سے اُن نے مجھے دی ہے۔ شہباز شاہ نے مختصر بتایا

اگر یہ امانت ہے تو ہماری بیٹی کیسے ہوئی آج نہیں تو کل انہوں نے واپس لینی ہے اپنی امانت۔ کلثوم بیگم ساری بات سننے کے بعد بولی۔

کل کا سوچ کر آج کی خوشی برباد مت کرو بتایا نہ اُس کے پاس چار بیٹیاں پہلے سے موجود ہے تو اُس کو کہاں آروش یاد ہوگی۔ شہباز شاہ نے سنجیدگی سے کہا اولاد کیا بھولنے والی چیز ہے؟ کلثوم بیگم نے سوال اٹھایا۔

اُس کو نہیں پتا کچھ ویسے بھی میں اُس سے رابطہ ختم کر لوں گا۔ شہباز شاہ کی نیت بدل گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

امانت میں خیانت کریں گے؟ کلثوم بیگم کو افسوس ہوا۔

تمہیں بات بتائی ہے اب میری بات غور سے سُنو یہ آج سے ہماری بیٹی ہے حویلی میں سب کو یہی بتانا ہے

ٹھیک ہے؟ شہباز شاہ نے تائید کرتی نظروں سے اُن کو دیکھا تو کلثوم بیگم نے اپنا سر اثبات میں ہلایا

گڈ کوشش کرنا دیدار اور دلدار میری بیٹی کے دودھ شریک بھائی بن جائے کیونکہ میں نہیں چاہتا میری

بیٹی حویلی میں قید رہے حویلی میں سب اُس کے اپنے ہو گے تو یہ تتلی کی طرح ہر جگہ اڑا کرے گی کوئی

روک ٹوک نہیں ہوگی۔ شہباز شاہ بچی کا ماتھا چوم کر بولے تو کلثوم بیگم بس اُن کی بیٹی کے لیے دیوانگی

دیکھتی رہ گئی اگر اپنے دوست کی بیٹی سے اتنا پیار ہے تو خود کی بیٹی کے لیے تو جانے کیا کر گزرتے۔ کلثوم

بیگم جھر جھری لیکر بس سوچ سکی۔

مجھے دے۔ کلثوم بیگم نے اُن کی گود میں بچی کو دیکھ کر کہا تو شہباز شاہ نے احتیاط سے اُن کی گود میں بچی کو

ڈالا۔

پٹھانوں کی اولاد لوگ دور سے پہچان لیتے ہیں کیا حویلی میں کسی کو شک نہیں ہوگا کہ اس بچی کے نین

نقش شاہوں خاندان کے بجائے پٹھانوں جیسے ہیں آپ غور سے اس کا چہرہ دیکھے جو ابھی سے اس کے

پٹھان ہونے کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ کلثوم بیگم اُس بچی کا ماتھا چوم کر بولی

منہوسیت پھیلانے کی ضرورت نہیں لوگ وہ دیکھے گے جو میں اُن کو دیکھاؤں گا یہ ہمارے ساتھ رہے

گی تو ہمارے جیسی بن جائے گی۔ شہباز شاہ سخت لہجے میں بولے تو وہ خاموش ہو گئی۔

Posted On Kitab Nagri

تو کیا اس بچی پہ وہ اصول لاگو ہو گے جو ایک سید زادی پہ ہوتے ہیں جبکہ اس بات سے آپ واقف ہیں یہ سید زادی نہیں ہوگی۔ کلثوم بیگم زیادہ دیر تک خاموش نہ رہ سکی۔

سید شہباز شاہ کی بیٹی ہے اب سے یہ تو سید زادی ہوگی نہ اور اصول آروش شاہ پہ بھی لاگو ہو گے۔ شہباز شاہ تکبر بھرے لہجے میں بولا



تیری بیٹی اتنی الگ کیوں ہے مطلب دُرید جیسے تھوڑا تجھ پہ اور کلثوم پہ ملتا جلتا ہے شازل تیری کاپی ہے اُس طرح یہ تجھ پہ کیوں نہیں گی۔ مہتاب بیگم تنقید بھری نظروں سے بچی کا جائزہ لیتی بولی۔ ابھی چھوٹی ہے آپ کیسے بول سکتی ہیں ایسے ویسے بھی ہم پہ جائے یا نہیں جائے اُس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ شہباز شاہ پُر اعتماد لہجے میں بولے۔

ٹھیک بات ہے مگر مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے جیسے اس کے نین پٹھان سے میل جول رکھتے ہیں۔ مہتاب بیگم کے لہجے میں شک کا عنصر نمایاں تھا۔

www.kitabnagri.com

میری بیٹی کو پیار دینے کے بجائے آپ بہت خراب باتیں کر رہی ہیں یہ میری بیٹی ہے پھر آپ کی کیا تک بنتی ہے جو پٹھانوں سے ملارہی ہے۔ شہباز شاہ نے اپنا لہجہ سخت کیے بولے۔

غصہ کیوں ہو رہے ہو میں نے جو سمجھا وہ بتایا۔ مہتاب بیگم نے کہا

اچھا مجھے آروش دے اس کے سونے کا وقت ہو گیا ہے۔ شہباز شاہ نے اُن کی گود سے آروش کو لیا۔

Posted On Kitab Nagri

ہممم لو ویسے تمہاری بیٹی بڑی ہو کر بہت خوبصورت بنے گی آنکھیں دیکھو کتنی پیاری ہے۔ مہتاب بیگم
اُس کی شہد آنکھوں کو دیکھ کف شہباز شاہ سے بولی۔
میری بچی تو ابھی سے بہت پیاری ہے۔ شہباز شاہ محبت سے اُس کا چہرہ دیکھ کر اُس کی آنکھوں پہ بوسہ
دینے لگے۔

حال!

شہباز شاہ ماضی کی یادوں میں اس قدر کھوئے ہوئے تھے کہ ان کو احساس ہی نہیں ہوا کہ کوئی اُن کے
بلکل پاس بیٹھ کر اُن کی جانب مسلسل دیکھ رہا تھا جیسے جاننا چاہ رہا ہوں کہ اتنی گہری سوچ میں ڈوب کر
آخر ایسا بھی وہ کیا سوچ رہے ہیں جو اُن کو اپنی آنکھوں میں اُتر آتی نہی تک کا احساس نہیں ہوا۔
بابا سائیں۔ آروش نے اُن کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھ کر جیسے اُن کو اپنی موجودگی کا احساس کروانا چاہا
آرو تم یہاں کب آئی؟ شہباز شاہ جیسے گہری نیند سے جاگے۔
صبح سے یہی ہوں آپ کو دیکھ رہی ہوں کیا ہوا یہ آپ کی آنکھوں میں نہی کیوں ہے؟ آروش ہاتھ بڑھا کر
اُن کی آنکھوں میں موجود نہی صاف کیے پوچھنے لگی۔
صبح ہو گئی ہے؟ شہباز شاہ حیران ہوئے۔

Posted On Kitab Nagri

جی بابا سائیں صبح ہو گئی ہے اور آج آپ نے فجر کی نماز بھی نہیں پڑھی لگتا ہے ساری رات آپ سوئے بھی نہیں۔ آروش نے گہری سانس بھر کر بتایا۔

میں قضا پڑھ لوں۔ شہباز شاہ اٹھ کر بولے تو آروش نے اُن کا ہاتھ تھاما
کیا ہوا ہے آپ کو کیا کوئی بات ہے جو آپ کو پریشان کر رہی ہے مجھے بتائے۔ آروش کے لہجے میں
فکر مندی کا عنصر نمایاں تھا۔

کوئی بات نہیں ہے تم پریشان مت ہو۔ شہباز شاہ زبردستی مسکراہٹ چہرے پہ سجا کر بولے۔
اچھا۔ آروش کو یقین تو نہیں آیا مگر زیادہ اصرار بھی نہیں کیا۔



شازل اور ماہی حویلی پہنچے تو شازل سے سب گر مجوشی سے ملے مگر اُس کے ساتھ کھڑی ماہی کو شعلہ
برساتی نظروں سے دیکھا تو ماہی شازل کے پیچھے کھڑی ہو گئی تھی۔

اِس کو ساتھ لائے ہو تو اب یہ یہی رہے گی ونی بن کر تاکہ اپنی اوقات یاد رکھے۔ فردوس بیگم حقارت
بھرے لہجے میں ماہی کو دیکھ کر کہا تو ماہی نے زور سے شازل کا بازو دبوچے جس پہ شازل نے اُس کے
ہاتھ پہ اپنا ہاتھ دے کر اپنے ہونے کا اعتماد بخشا۔

میری بیوی ہے یہ اور اِس کی اوقات کیا ہے وہ آپ لوگوں میں سے کسی کو بتانے کی ضرورت نہیں۔
شازل بے تاثر نظروں سے اُن کو دیکھ کر کہا

شازل

Posted On Kitab Nagri

سفر لمبا تھا ہم تھک گئے آرام کرنا چاہتے ہیں۔ فردوس بیگم کچھ کہنا چاہ رہی تھی مگر وہ اُن کی ان سنی کرتا ماہی کو اپنے حصار میں لیتا اندر کی جانب بڑھ گیا۔
ایسی بے حیائی تو پہلے کسی نے حویلی میں نہیں کی۔ فردوس بیگم کو شازل کا ایسا بے باک انداز ایک آنکھ نہیں بھایا تھا۔

تم یہی بیٹھو میں آروش سے مل آؤں۔ شازل ماہی کو کمرے میں چھوڑتا اُس سے بولا۔
مجھے ڈر لگ رہا ہے۔ ماہی نے کہا۔

ڈر کیوں۔ شازل اُس کی جانب دیکھتا سنجیدگی سے پوچھنے لگا۔
بس لگ رہا ہے۔ ماہی نے کہا تو شازل نے گہری سانس لی۔

یہاں بیٹھو۔ شازل نے اُس کو بیڈ پہ بیٹھنے کا اشارہ کرنے لگا اور خود اُس کے ساتھ بیٹھا۔

تمہیں اگر میرے گھر والوں سے ڈر لگ رہا ہے تو ڈرنا چھوڑ دو میں تمہارے ساتھ ہوں اور آج نہیں تو کل تمہارے بھائی کی بے گناہی سب کے سامنے لا کر رہوں گا۔ شازل اُس کے گال پہ ہاتھ رکھتا یقین دلانے کی کوشش کرنے لگا۔

اُس سے کیا ہو گا میرے گھر والے مجھے اپنے ساتھ لیکر چلے جائے گے کیا میرے جانے سے آپ کو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ ماہی نے اُس بھری نظروں سے اُس کو دیکھ کر پوچھا جیسے اُس کو یقین ہو شازل کہے گا تمہیں میں جانے نہیں دوں گا اپنے پاس رکھوں گا ہمیشہ کے لیے

Posted On Kitab Nagri

جو وقت آیا نہیں اُس کے بارے میں ابھی سے کیا سوچنا وہ تمہارا گھر ہے اگر تم وہاں جاؤں گی تو مجھے کیا اعتراض ہوگا۔ شازل کے جواب نے چھناک سے اُس کے خوابوں کا محل توڑا تھا، ہمہمم ٹھیک کہا آپ نے۔ ماہی نے شازل کا ہاتھ اپنے گال سے ہٹا کر کہا
ماہی۔ شازل کو بُرا لگا۔

آپ کو آروش کے پاس جانا تھا نہ جائے پھر۔ ماہی اٹھ کھڑی بولی تو شازل بس اُس کو دیکھتا رہ گیا۔

آروش تم فری ہو؟ شازل آروش کے کمرے کا دروازہ نوک کرتا بولا
السلام علیکم لالہ جی میں فری ہوں آپ آئے۔ آروش نے مسکرا کر کہا
وعلیکم السلام تم سے پوچھنا تھا یہ حریم کی شادی اتنی جلدی کیوں اُس نے تو ابھی پڑھنا تھا نہ۔ شازل بیڈ پہ بیٹھتا اُس سے پوچھنے لگا۔

بس خالہ جان نے حریم کا رشتہ مانگا تو اماں سائیں نے انکار نہیں کیا ورنہ لالہ کو بھی اعتراض نہیں۔ آروش نے کندھے اُچکائے۔

اور حریم کیا وہ راضی ہے اہم تو اُس کی رضامندی ہے نہ؟ شازل نے کہا۔
درید لالہ نے اُس کو راضی کر لیا ہے آپ اُس کی ٹینشن نہ لے یہ بتائے آپ کی زندگی کیسی چل رہی ہے؟
آروش نے بات کا رخ اُس کی جانب موڑا

Posted On Kitab Nagri

اچھی چل رہی ہے۔ شازل نے بس یہ کہا
کیا آپ پریشان ہیں؟ آروش نے اندازہ لگایا

نہیں پریشان تو کوئی نہیں بس میں چلتا ہوں بابا سائیں اور اماں جان سے ملنا ہے۔ شازل اٹھ کر بولا تو
آروش نے سر اثبات میں ہلایا۔



مطلب اب فائنلی ہم اپنی بہن سے ملے گے میں زر گل زرفشاں زر نور کو پاکستان بلواتی ہوں۔ نور
پر جوش آواز میں اپنی سب بہنوں کو نام لیتی دلاور خان اور زوبیہ بیگم سے بولی
نہیں ابھی نہیں حور آجائے ایک بار اُس کے بعد۔ زوبیہ بیگم اُس کی خوشی دیکھ کر مسکرا کر بولی۔
ڈیڈ ویسے وہ تھی کیسی مطلب ہم بہنوں پہ گی ہیں یا موم پہ؟ نور نے اشتیاق بھرے لہجے میں اُن سے
پوچھا

بھی میری بیٹی تو مجھے پہ گی ہے۔ دلاور خان اپنے ہاتھ اُپر کیے فخر یہ انداز میں بولے
www.kitabnagri.com
ہیں واقع؟ نور کا منہ بن گیا۔

آنکھیں تو پوری مجھ پہ گی ہو گی پھر؟ زوبیہ بیگم نے جاننا چاہا
لگتا ہے جب وہ پیدا ہوئی تھی تم نے غور نہیں کیا تھا پر میں نے اپنی بچی پہ غور کیا تھا اُس کی آنکھوں کا
رنگ ہم سب سے مختلف تھا۔ دلاور خان نے مسکرا کر بتایا۔
السلام علیکم۔ ایمان نے سب کو ایک ساتھ بیٹھایا تو خود بھی وہاں آگیا۔

Posted On Kitab Nagri

وعلیکم السلام کیسے ہو؟ لاہور کی فلائٹ کب ہے تمہاری؟ زوبیہ بیگم نے سلام جا جواب دینے کے ساتھ پوچھا

پڑسو کی فلائٹ ہے۔ ایمان نے بتایا پھر اپنے سیل فون میں بزی ہو گیا
اچھا ڈیڈ یہ بتائے پھر کونسا کلر ہے اُس کی آنکھوں کا ہمیں تو بتایا ہی نہیں کبھی اُس کے بارے میں؟ نور نے
سلسلہ کلام وہی سے جوڑا

شہد رنگ کی آنکھیں ہیں۔ دلاور خان نے مسکرا کر بتایا تو اپنے سیل فون پہ کچھ ٹائپنگ کرتے ایمان کے
ہاتھ کچھ پل کے لیے تھمے تھے۔

کس کی آنکھوں کا رنگ شہد ہے؟ ایمان کے لہجے میں بے قراری صاف عیاں تھی جو اپنی خوشی میں مگن
وہ تینوں محسوس نہیں کر پائے۔

ہماری پانچویں بیٹی حور کی آنکھوں کا رنگ شہد ہے۔ زوبیہ بیگم نے مسکرا کر بتایا
اچھا۔ ایمان زبردستی مسکراہٹ چہرے پہ سجا کر بولا
www.kitabnagri.com



شاہ سائیں آخر ایسی کیا بات ہے جو آپ کو پریشان کر رہی ہیں پلیز مجھے بتائے۔ کلثوم بیگم فکر مند لہجے میں
شہباز شاہ سے بولی جو اُن کو بہت کھوئے کھوئے سے لگ رہے تھے

مجھے بد دعا لگ گئی کلثوم۔ شہباز شاہ غیر معی نقطے کو گھور کر اُن سے بولے

بد دعا کس کی؟ یہ آج آپ کیا بول رہے ہیں؟ کلثوم بیگم اُن کے ساتھ بیٹھ کر بولی۔

Posted On Kitab Nagri

فراز احمد کی۔ شہباز شاہ کی بات پہ کلثوم بیگم ساکت ہوئی تھی۔
فراز احمد کو مل کا باپ؟ کلثوم بیگم اپنے خوف کو قابو میں کیے پوچھنے لگی تو شہباز شاہ نے گردن موڑ کر
کلثوم بیگم کو دیکھا جن کے چہرے کی رنگت اڑی ہوئی تھی

ماضی!

آروٹھیک سے کھاؤ سارا عبا یا اپنا خراب کر دیا۔ شہباز شاہ ڈیڑے پہ بیٹھے تھے جہاں اس وقت اُن کے
ساتھ کوئی تھا کیونکہ آج وہ اپنے ساتھ چودہ پندرہ سالہ آروش کو لیکر آئے تھے جو عبا یا اور حجاب پہنے اُن
کے ساتھ بیٹھی آسکریم کھاکم گرا زیادہ رہی تھی اور شہباز شاہ اپنی شال سے اُس کی آسکریم صاف
کرنے کے ساتھ ساتھ اُس کو سمجھا بھی رہے تھے۔

میں نے تو ایسے ہی کھانی ہے۔ آروش شرارت سے کہتی اس بار آسکریم شہباز شاہ کی ناک پہ لگائی تو وہ
غصہ کرنے کے بجائے ہنس پڑے۔

www.kitabnagri.com

تمہاری ماں ٹھیک کہتی ہے پوری شیطان کی اماں بن گئی ہو۔ شہباز شاہ اپنی ناک صاف کیے مصنوعی
گھوری سے نواز کر بولے۔

ہممم اماں جان یہ بھی ٹھیک کہتی ہے یہ سب شاہ سائیں (کلثوم بیگم کی نقل اُتارتے ہوئے) آپ کا کیا دھڑا
ہے۔ آروش کے انداز پہ شہباز شاہ کا قہقہہ بلند ہوا تھا بھی وہ کچھ کہتے اُس سے کہ کوئی غصے میں اُن کے

Posted On Kitab Nagri

ڈیڑے میں اندر داخل ہوئے تھے جب کی کچھ لوگ جو اُس کو روک رہت تھے وہ دروازے کے پاس ہی کھڑے ہو گئے

شہباز شاہ۔ سامنے والے آدمی نے غصے سے اُن کا نام لیا تو آروش کانپ کر شہباز شاہ کے پیچھے چھپ گئی۔ کون ہو تم اور اس گستاخی کا نتیجہ جانتے ہو۔ شہباز شاہ نے کڑک آواز میں کہا بہت اچھے سے جانتا ہوں نتیجہ تم کر ہی کیا سکتے ہو سوائے معصوم لوگوں کو قتل کروانے کے علاوہ۔ آدمی کا لہجہ حد درجہ گستاخ تھا۔

اپنے آنے کا مقصد بیان کرو اور جاؤ ورنہ تمہاری لاش کتوں کو بھی نہیں ملے گی۔ شہباز شاہ آروش کی موجودگی کا لحاظ کیے اُس سے بولے تمہیں پتا ہے میں کون ہوں؟ اُس نے پوچھا

نہ جانتا ہوں اور نہ جاننا چاہتا ہوں۔ شہباز شاہ کا لہجہ غرور سے بھرا ہوا تھا فراز احمد ہوں میں کو مل کا باپ جس کا تم نے بے رحمی سے قتل کیا تھا۔ فراز آدمی شخص نے کہا تو شہباز شاہ کے دماغ میں کچھ کلک ہوا

میں نے کوئی قتل نہیں کیا۔ شہباز شاہ انجانے بنے۔

تم نے نہ کیا ہوا اپنے بھتیجے سے تو کروایا نہ میری بات ہمیشہ یاد رکھنا میں اپنی بیٹی کے قتل کا بدلہ ایک دن ضرور تم سے لوں گا وہ کوئی لاوارث نہیں تھی۔ فراز نے چیخ کر کہا

Posted On Kitab Nagri

جس کے سامنے تم کھڑے ہو کر دھمکی دے رہے ہو اگر وہ چاہے تو ابھی تمہارا سینہ گولیوں سے چھلنی کر سکتا ہے۔ شہباز شاہ اپنی بندوق اٹھا کر اُس سے بولے

بابا۔ آروش سسک پڑی اُس کی آواز پہ فراز کی نظر آروش پہ پڑی

آرومیری جان ڈرو نہیں بابا ہیں تمہارے پاس۔ شہباز شاہ جھک کر اُس سے بولے

لگت ہے بیٹی بہت عزیز ہے۔ فراز کی بات پہ شہباز شاہ نے شعلہ برساتی نظروں سے اُس کو گھورا

ایک دن ایسا آئے گا جب تمہاری بیٹی تمہاری آنکھوں کے سامنے کوئی لیکر جائے گا اور تم خاموش تماشائی بننے کے علاوہ کچھ نہیں کر پاؤ گے اُس دن تمہیں احساس ہوگا کہ جوان بیٹی کے مرنے کا دکھ کیا ہوتا ہے۔ فراز کی بات سن شہباز شاہ آروش سے الگ ہوتے اپنی بندوق اٹھا کر اُس پہ فائر کیا تھا

حال !

کون ہماری بچی کو لیکر جائے گا؟ کلثوم بیگم نے پوچھا

دلاور خان اپنی امانت واپس لینے آیا ہے۔ شہباز شاہ کی بات سن کر کلثوم بیگم جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی

امانت؟ کونسی امانت وہ امانت جو چوبیس سال پہلے انہوں نے دی تھی اُن کو اب خیال آیا ہے کہ ان کی کوئی امانت آپ کے پاس رہتی ہے ان سالوں میں وہ کہاں تھے اُن کو پہلے خیال کیوں نہیں آیا یہ اچانک

Posted On Kitab Nagri

اتنے سالوں بعد آیا اُس سے پہلے کبھی ملنے تک تو نہیں آئے خیر و خبر تک نہیں لی اپنی بیٹی اور اب آگئے ہیں اپنی امانت لینے۔ کلثوم بیگم چیخ کر بولی تو شہباز شاہ نے زور سے اپنی آنکھوں کو میچا یہ دن تو آنا تھا۔ شہباز شاہ اپنے دل پہ پتھر رکھ کر بولے۔

آروش کہی نہیں جائے گی وہ ہماری بیٹی ہے۔ کلثوم بیگم جذباتی ہوئی۔

خود کو تیار کرو کلثوم مجھے کسی مشکل امتحان میں مت ڈالو کیونکہ میں پہلے سے پریشان ہوں کے ساری حقیقت سے سب کو کیسے واقف کرنا ہے۔ شہباز شاہ نے سنجیدگی سے کہا

شاہ سائیں

کلثوم بیگم نے کچھ کہنا چاہا

بس کلثوم شہباز شاہ نے اُن کو آگے بولنے سے باز رکھا جب کی کلثوم بیگم اپنے آنسو پہ بندھ باندھنے لگی۔



آپ حریم علی ولد فردین علی متابش ولد محمد خان کو دس لاکھ روپے حق مہر سکہ رائج الوقت میں اپنے نکاح میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ قبول ہے۔

دولہن کے جوڑے میں ملبوس لال چنڑی خود پہ اوڑھے وہ نکاح کے لیے خود کو تیار کیے بیٹھی اُس کے کمرے میں آج عورتوں کا مجموعہ اکٹھا تھا جن کا چہرہ بھی اپنے اپنے ڈوپٹوں میں چھپا ہوا تھا وجہ وہاں کمرے میں دیدار شاہ دُرید شاہ اور شازل شاہ کا ہونا تھا آج کے دن کے لیے کچھ خواب اُس نے بھی

Posted On Kitab Nagri

سجائے تھے اور وہ بس یہ تھا دُرید شاہ کی دو لہن ہونا مگر آج جو خود پہ لال چٹڑی اوڑھی تھی اُس بڑے حروف میں تابش کی دو لہن لکھا ہوا تھا دوسرا ستم اُس پہ یہ تھا نکاح کی رضامندی جاننے کے لیے مولوی صاحب نہیں بلکہ وہ ستمگر خود تھا جو اُس کی خواہشات کا گلابانے کے بعد اُس سے اُس کی رضامندی مانگنے آیا تھا اس وقت اُس کا دل خون کے آنسو رو رہا تھا مگر آنکھیں بخر تھی اور لبوں پہ جیسے خاموشی کا قفل لگ گیا تھا۔

حریم۔ فار یہ بیگم نے آہستہ سے اُس کا نام لیا تاکہ وہ ہوش کی دُنیا میں آئے۔

یہ محبت کا بھوت اپنے دماغ سے اُتار دو حریم میں بس یہ کہنا چاہ رہا ہوں جمعہ کو تمہارا نکاح ہے تابش سے اپنا مائنڈ سیٹ کر لینا اگر تم یہ سمجھی ہوں بابا سائیں کی باتوں میں آکر میں تم سے شادی کرنے پہ رضامندی ظاہر کر لوں گا تو ایسا کچھ نہیں ہونے والا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

قبول ہے!

دُرید کے الفاظ کانوں میں ابھی بھی گونج رہے تھے اپنے دل پہ پتھر رکھ کر اُس نے بھرائی ہوئی آواز میں قبول ہے کہا جس کو سن کر ہاتھ میں تھا مے نکاح نامے سے نظریں ہٹا کر دُرید شاہ نے اُس کو دیکھا جو عورتوں کے درمیان چھپ سی گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

آپ حریم علی ولد فردین علی متابش ولد محمد خان کو دس لاکھ روپے حق مہر سکہ رائج الوقت میں اپنے نکاح میں۔۔۔۔۔ قبول ہے۔

عقل سے کام لو میرا ساتھ تمہیں محرومیوں کے سوا کچھ نہیں دے سکتا تم ایک بہت اچھی خوبصورت لائیف ڈیزرو کرتی ہوں اور وہ لائیف میں تمہیں نہیں دے سکتا

قبول ہے!

اُس نے دُرید شاہ کی آواز سے جان چھڑوانا چاہی۔

آپ حریم علی ولد فردین علی متابش ولد محمد خان کو دس لاکھ روپے حق مہر سکہ رائج الوقت میں اپنے نکاح میں۔۔۔۔۔ قبول ہے۔

تیسرے بار جب دُرید شاہ نے اُس سے پوچھا تو اُس کا دل چاہا انکار کر دے مگر اُس دن اپنی کہی باتیں یاد آئی تو اپنی تمام خواہشات کے ساتھ اس خواہش کو بھی ختم کر دیا۔

Posted On Kitab Nagri

قبول ہے!

حریم کے تیسری بار قبول ہے کہنے پہ مبارک باد کا شور اُٹھا۔

مبارک ہو میری بچی۔ کلثوم بیگم اُس کا ماتھا چومتی بولی۔

مبارک ہو لالہ۔ شازل دُرید شاہ کے گلے ملتا بولا تو دُرید اُس سے ملتا نکاح نامہ لیکر حریم کی جانب آیا تاکہ اُس کے دستخط لے سکے۔

حریم۔ دُرید نے اُس کے سامنے نکاح نامہ رکھا پھر پین بڑھائی تو حریم نے اُس کے ہاتھ سے پین پکڑ کر نکاح نامے پہ دستخط کرنے لگی تو اُس کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر نکاح نامے والی جگہ پہ گرا تو دُرید نے اُس کے سر پہ ہاتھ رکھا

مجھے حریم سے کچھ بات کرنی ہے۔ دُرید نے گھمبیر آواز میں وہاں کھڑے سب لوگوں سے کہا تو سب باری باری کمرے سے باہر چلے گئے تو حریم نے چُنڑی اتار کر دوری کی اُس کو اپنا سانس رکتا محسوس ہو رہا تھا۔

حریم۔ دُرید اُس کے خوبصورت سراپے سے نظریں چُراتا اُس کو آواز دینے لگا مگر حریم کی طرف سے مکمل طور پہ خاموشی تھی اُس نے کوئی جواب نہیں دیا ایسے بنی رہی جیسے کچھ سُنا ہی نہ ہو اُس کا ایسا رویہ دیکھ کر دُرید نے گہری سانس ہوا کے سپرد کی۔

Posted On Kitab Nagri

تم ہمیشہ خوش رہوں گی دیکھنا کچھ وقت بعد تمہیں یہ سب یاد نہیں رہے گا۔ دُرید شاہ نے دو لہن بنی حریم سے کہا جس نے ایک لفظ تک نہیں بولا تھا بالکل خاموش تھی جیسے بولنا ہی بھول چکی ہو۔

تم خاموش کیوں ہو کچھ بول کیوں نہیں رہی۔ دُرید نے کہا تو حریم نے زخمی نظروں سے اُس کو دیکھا جس سے دُرید نظریں چڑا گیا۔

آپ نے ہمارے ساتھ جو کیا ہے نہ وہ ہم کبھی نہیں بھولے گے ہم آپ کو کبھی معاف نہیں کرے گے ہم بہت دور چلے جائے گی آپ کی زندگی سے اتنا کہ آپ ہماری پر چھائی دیکھنے کے لیے بھی ترس جائے گے مگر حریم نام کی کسی چیز لڑکی کا آپ کا سامنا نہیں ہو گا آپ نے ہمارے دل پہ وار کیا ہے ہمیں لہو لہان کیا ہے آپ نے جو ہمارے ساتھ کیا ہے نہ اُس کا احساس آپ کو ان شاء اللہ ایک دن ہو جائے گا مگر تب بہت دور ہو چکی ہو گی اُس وقت آپ کے پاس سوائے پچھتاوے کے کچھ نہیں ہو گا۔ حریم بنا دُرید کی جانب دیکھ کر پتھر یلے لہجے میں گویا ہوئی تو دُرید کو وہ کہی سے بھی وہ نارمل نہیں لگی یہ وہ حریم نہیں تھی جس کو وہ جانتا تھا یہ تو جانے کون تھی جس کے لہجے میں نہ شوخ پن تھا نہ شرارت تھی۔

تمہاری یہ باتیں مجھے تکلیف پہنچا رہی ہیں۔ دُرید نے کہا

وہ تکلیف آپ محسوس نہیں کر سکتے جو ہم پچھلے ایک ماہ سے برداشت کرتے آئے ہیں اور جواب ساری زندگی سہے گی آپ ہمیں زندہ قبر میں دفن دیتے مگر یہ شادی نہ ہونے دیتے۔ حریم پوری قوت سے چیخ کر اُس کا گریبان پکڑ کر بولی تو اُس کی کلائیوں میں موجود چوڑیوں کا شور برپا ہوا اور شاید دُرید شاہ کے دل

Posted On Kitab Nagri

میں بھی وہ آج حشر برپا کر چکی تھی دُرید اپنی حالت سے گہرا ہٹ کا شکار ہوتا اُس کے ہاتھ اپنے گریبان سے ہٹاتا فاصلے پہ کھڑا ہوا۔

آپ نے ماما جان کا بدلا ہم سے لیا ہے اگر آپ کو آپ کی محبت نہیں ملی تو آپ نے ہم سے بھی ہماری محبت چھین لی ماما جان سے انتقام لینے کے چکر میں آپ نے ہمیں کہی کا نہیں چھوڑا ہمارے دل میں ہمارے دماغ میں ہمارے جسم میں آپ خون کی مانند ڈورتے ہیں یہ جانتے ہوئے بھی آپ نے ہمارا نکاح کسی اور سے کر دیا ہمیں گنہگار بنا دیا۔ حریم اپنے خالی ہاتھوں کو دیکھتی اُس سے بول کر نیچے فرش پہ بیٹھتی چلی گی دل میں موجود سارا غبار اب نکل پڑا تھا دوسری طرف دُرید جو اپنی حالت سے پریشان تھا حریم کو یوں پھوٹ پھوٹ کر روتا دیکھا تو گھٹنوں کے بل آتا اُس کے پاس بیٹھا

حریم۔ دُرید نے اُس کو سہارا دینا چاہا

مرگی حریم آپ نے مار دیا حریم کو اگر ہمارے ساتھ یہی سب کرنا تھا تو اپنے بہت پاس کر کے یوں اجنبی کیوں کر دیا؟ ہمیں آپ کا یہ وقتی سہارا نہیں چاہیے بلکہ ہمیں آپ کی شکل تک نہیں دیکھنی خدا را یہاں سے چلے جائے کبھی ہمیں اپنی یہ شکل مت دیکھائیے گا کیونکہ ہم جب جب آپ کا یہ چہرہ دیکھے گے ہمیں ہمارا خسار ایا د آئے گا۔ حریم ہذیاتی انداز میں چیخ کر بولی تو دُرید کی آنکھوں میں ہلکی سی نمی اُتری تھی وہ حریم کو اس حال میں چھوڑنا نہیں چاہتا تھا مگر اُس کا رونا اُس سے دیکھا نہیں جا رہا تھا تبھی ایک جھٹکے سے اُٹھ کر اُس کے کمرے سے چلا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

یا اللہ یہ ہم سے کیا کروادیا کیوں ہمارے دل میں دُر لا کی محبت ڈالی جب قسمت میں کسی اور کا ساتھ دیا تھا ہم کیسے اس بوجھ کے ساتھ زندگی جیئے گے کے ہم نے اتنا بڑا گناہ کر دیا کسی غیر کی محبت اپنے سینے میں ڈال کر۔ حریم اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپاتی زار و قطار رونے لگی آج اُس کی حالت آروش سے زیادہ بدتر تھی۔ جہاں کچھ سال پہلے آروش شاہ تھی وہاں آج حریم علی تھی تاریخ جیسے دوبارہ سے پلٹ آئی تھی۔

حریم کو ہمیشہ خوش رکھنا اُس کی آنکھوں میں کبھی کوئی آنسو مت آنے دینا۔ دُرید نے خود کو اور اپنی حالت کو سنبھال لیا تھا رخصتی کا وقت جب قریب ہوا تو اُس نے گھرے سنجیدہ لہجے میں تابش سے کہا

جی لالہ۔ تابش نظریں نیچے کرتا اُس سے بولا

وہ جو کہے اُس کی بات فوراً سے مان لیا کرنا اُس کو کوئی کام کرنے بھول کر بھی مت کہنا اُس کو ان سب کی عادت نہیں۔ دُرید نے مزید کہا تو تابش نے سر اٹھا کر اُس کو دیکھا جس کا چہرہ ہر احساس سے عاری تھا۔

میں جانتا ہوں آپ نے اُس کو بہت لاڈ پیار سے پالا ہے مگر ایک بات کہنا چاہوں گا لڑکی کی زندگی شادی سے پہلے الگ ہوتی ہے اور شادی کے بعد بہت مختلف ہو جایا کرتی ہے۔ تابش کا لہجہ خاصا جتنا ہوا تھا

کیا تم میری باتوں سے انحراف کر رہے ہو؟ دُرید نے تیکھی نظروں سے اُس کو دیکھا تو تابش ہڑبڑا سا گیا۔

بلکل بھی نہیں لالہ میں جسٹ ایک بات کر رہا تھا حریم جیسے پہلے تھی ویسے ہی میرے گھر رہ لیا کرے گی

آپ کو کسی شکایت کا موقع نہیں ملے گا۔ تابش نے کہا

Posted On Kitab Nagri

اچھی بات ہے اور جب کبھی تمہیں غصہ آئے تو اُس وقت اپنے گھر مت آیا کرنا یونو کچھ ہوتے ہیں جاہل لوگ جو اپنی فرسٹریشن معصوم بیویوں پہ اُتارتے ہیں تو میں ایسا بالکل نہیں چاہوں گا کہ تم غصے میں آکر حریم کو ایک حروف بھی کہو۔ دُرید نے وارن کرتی نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا تو تابش تپ اُٹھا تھا اُس کو لگتا تھا لڑکیوں کے خاندان والے اُس کے سسرالیوں کے سامنے جھک کر رہتے ہیں مگر دُرید کی باتوں میں چھپی دھمکیوں سے اُس کو غصہ آگیا تھا جو اُس نے بڑی مشکل سے دبایا تھا وہ جانتا اگر کچھ بھی ایسا ویسا کہا تھا تو دُرید ایک لمحہ نہیں لگائے گا اُس کا منہ توڑنے میں۔

لالہ اگر حریم اتنی نازوں کی پلی اور آپ کو عزیز ہے تو میرے ساتھ اُس کی شادی کیوں کروانی چاہی ایسی لڑکیوں کو بس نخرے کرنے آتے ہیں گھر بسانا نہیں آتا۔ تابش کی زبان نے دغا بازی کر دی۔
حریم کے شوہر نہ ہوتے تو اچھے سے اس بات کا جواب دیتا۔ دُرید اُس کے ہاتھ پہ دباؤ دیتا سپاٹ انداز میں بولا تو تابش کو اپنا ہاتھ ٹوٹا محسوس ہوا۔

Kitab Nagri



www.kitabnagri.com

آج بہت پیاری لگ رہی تھی تم۔ شازل نے ڈریسنگ ٹیبل کے پاس کھڑی جیولری اتارتی ماہی کے پیچھے کھڑے ہو کر مر میں اُس کا عکس دیکھ کر کہا تو ماہی نے نظر اُٹھا آئینے سے نظر آتا اُس کا عکس دیکھا جو ان دونوں کو بہت مکمل کر رہا تھا آج اتفاق سے دونوں کی سیم ڈریسنگ ہو گئی تھی جس سے حویلی میں موجود بہت لوگ جلن کا شکار ہوئے تھے اور شازل کے تو کیا ہی کہنے تھے حویلی میں آئے سب لوگوں سے اُس کا تعارف ایسے کروا رہا تھا جیسے دونوں کی لومیر تاج ہو ماہی کو اپنی قسمت پہ کبھی کبھی رشک آتا تو کبھی کبھی

Posted On Kitab Nagri

رونا آتا وہ یہ بات سمجھ گئی تھی حویلی کا ہر فرد اُس کے لیے ایک مسٹری کے سوا کچھ نہیں ان کے بارے میں وہ جتنا سوچے گی اتنا الجھ جائے گی اس لیے اُس نے سوچنا ہی ختم کر دیا تھا اگر اُس کی سمجھ میں اپنا شوہر شازل جس کے ساتھ اب وہ دن کے چوبیس گھنٹے ہوتی ہے اگر اُس کو سمجھ نہیں پارہی تھی تو کسی اور کو کیا خاک سمجھنا تھا اُس نے۔

دل سے تعریف کر رہے ہیں؟ آج جانے کیوں ماہی کو اُس کی بات سے حیا نہ آئی تھی نہ اُس کے چہرے پہ سرخ رنگ بکھرا تھا کیونکہ وہ ابھی تک اُس دن کہی شازل کی باتوں کو بھولی نہیں تھی جو اُس کے دل پہ گہرا اثر چھوڑ چکی تھی۔

تم ان ڈائریکٹری مجھے جھوٹا بول رہی ہو۔ شازل کو جیسے افسوس ہوا۔
میں بس خود کو مزید غلط فہمیوں کا شکار ہونے سے بچا رہی ہوں۔ ماہی سنجیدگی سے جواب دیتی واثروم میں جانے لگی جب شازل اُس کی کلائی تھامتا اپنے روبرو کر گیا۔

ناراض ہو؟ شازل نے پوچھا

میں کیوں ناراض ہوگی آپ سے کیا ہمارے درمیان ایسا رشتہ ہے جو ایک روٹھے اور دوسرا منائے۔ ماہی اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولی

تم کیا چاہتی ہو میں تمہیں ہر بار ڈیفینڈ کرتا ہوں مگر تم پھر بھی مجھ سے خوش نہیں ہوتی اب بھی روٹھی روٹھی سی ہو۔ شازل اُس کے گال پہ ہاتھ رکھ کر بولا وہ جیسے تھک سا گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کیا آپ کو میرے روٹھنے سے فرق پڑتا ہے؟ ماہی نے جاننا چاہا

اکلورس پڑتا ہے۔ شازل بنانا خیر کیے بولا

کیوں پڑتا ہے؟ ماہی ایک قدم اُس کے پاس بڑھا کر بولی تو شازل کو سمجھ نہیں آیا کیا جواب دے۔

جواب نہیں نہ آپ کے پاس؟ ماہی کے چہرے پہ استہزائیہ مسکراہٹ آئی۔

جب میری اس بات کا جواب ہو تب آپ پوچھ لینا کہ میں ناراض ہوں یا نہیں۔ ماہی اُس کے ہاتھ سے

اپنی کلائی آزاد کرواتی واشروم چلی گی پیچھے شازل گہری سوچ میں ڈوب گیا۔



حریم کو تابش کے کمرے میں بیٹھایا گیا تھا فارہ بیگم اور کلثوم بیگم نے بہت سمجھا کر اُس کو رخصت کیا تھا

مگر اب بیڈ پہ اپنا لہنگا پھیلانے بیٹھی حریم کو سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیسے اپنی زندگی ایک ان چاہے جیون

ساتھی کے ساتھ گزارے گی؟ اُس کا دل بہت وسوسہ کا شکار تھا ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے آج اُس کا آخری

دن ہے۔

www.kitabnagri.com

جانے وہ کونسے لوگ ہوتے ہیں جن کو محبت نہیں ملتی تو یا اُن کو ہارٹ اٹیک آجاتا ہے یا دماغ کی نسیں

پھٹ جاتی ہیں مجھ کو تو ایسا کچھ بھی نہیں ہوا نہ دماغ کی نس پھٹی اور نہ ہی دل کی والز پہ کوئی اثر پڑا۔ حریم

تلخ انداز میں سوچنے لگی۔

اپنا یہ بھاری لہنگا ہٹاؤ مجھے سونا ہے۔ حریم اپنی سوچوں میں گم تھی جب کسی مردانہ آواز پہ اُس نے چونک

کر سر اٹھایا

Posted On Kitab Nagri

اگر تمہیں لگتا ہے میں تمہارا گھونگھٹ اٹھا کر تمہاری تعریفوں میں زمین آسمان ایک کردوں گا تو اس غلط فہمی سے باہر آ جاؤ۔ تابش نے طنز کیا تو حریم نے اُس کی بات کا کوئی جواب دینا ضروری نہیں سمجھا خاموشی سے اپنا لہنگا سنبھالتی وہ چینیج کرنے کے غرض سے واشروم جانے والی تھی جب تابش نے اُس کا بازو دو بوجھا۔

یہ کیا کر رہے ہیں چھوڑے ہمیں۔ حریم اپنا بازو اُس کی سخت گرفت سے آزاد کروانی کی جدوجہد کرتی ہوئی بولی

یہ نخر اُکس کو دیکھا رہی ہو سُنو میں تمہارا ڈر لا نہیں جو تمہارے ایسے رویے پہ فدا ہو جاؤں گا۔ تابش کے اِس قدر ہتک آمیز لہجے میں حریم دنگ رہ گئی۔

ہوش میں رہے ہم آپ کی بیوی ہیں۔ حریم نے اُس کو شرم دلانی چاہی۔

یہ تم خود کو اتنی عزت کیوں دے رہی ہو سُنو حریم دوبارہ میں لفظ استعمال کرنا ہم کیا تو اچھا نہیں ہو گا۔ تابش نے جیسے وارن کیا۔

www.kitabnagri.com

آپ ہم سے اِس طرح بات کیوں کر رہے ہیں؟ حریم کو اندازہ نہیں تھا شادی کی پہلی رات ہی اُس کوئی آزمائش سے گزرنا ہو گا۔

میری بات ایک دفع میں سمجھ جایا کرو دوبارہ ہم ورڈ استعمال مت کرنا۔ تابش نے گھور کر کہا تو حریم کو سمجھ نہیں آیا اُس کے ہم کہنے سے تابش کو کیا اور کیوں اعتراض تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ہمیں کیوں نہ کرے استعمال بچپن سے عادت ہے۔ حریم نے بڑی مشکل سے خود کو رونے سے باز رکھا۔ دیکھو حریم میں اس وقت بہت تھکا ہوا ہوں تم سے کوئی بحث نہیں کرنا چاہتا اس لیے سامنے سے ہٹو۔ تابش بیزار لہجے میں کہتا بیڈ پہ آ بیٹھا حریم بے تاثر نظروں سے تابش کو دیکھنے لگی جس کے ساتھ نکاح کیے ابھی چند گھنٹے ہوئے تھے اور وہ کیسا رویہ اختیار کر رہا تھا۔

تو یہ تھا آپ کا انتخاب میرے لیے جس کو پانے کے بعد ہم سب کچھ بھول کر اپنی زندگی میں مگن ہونے والے تھے۔ تابش کو دیکھ کر وہ تصور میں دُرید شاہ سے مخاطب ہوئی۔

کیا آپ اس شادی سے خوش نہیں تھے؟ حریم نے ابھی سے جاننا ضروری سمجھا بلکل بھی نہیں۔ تابش نے صاف لفظوں میں کہا

پھر شادی کیوں کی؟ دوسرا سوال

تم بہت امیر ہو اس لیے اب سب جان لیا تو سو جاؤ۔ تابش نے کوفت کا مظاہرہ کیا

www.kitabnagri.com

وہ اگر تمہاری ماں تھی تو یہ بات بھی جان لو ان کی ہر چیز پہ صرف تمہارا حق ہے یہ حویلی اس میں تمہارا حصہ بھی اتنا ہی نکلتا ہے جتنا کہ بابا سائیں چچا جان والوں کا نکلتا ہے کیونکہ پھوپھو جان کا جو حصہ تھا وہ تمہیں ہی ملے گا نہ آخر کو تم ان کی اکلوتی اولاد ہو اس لیے دوبارہ یہ مت کہنا تم اس گھر کی ملکین نہیں یا تمہاری یہاں کوئی جگہ نہیں کیونکہ جتنی جائیداد تمہاری ہے نہ اتنی تو دُرید لالہ یا شازل لالہ کی بھی نہیں

Posted On Kitab Nagri

وجہ یہ کہ تمہارے باپ کی جو جائیداد تھی اُس میں بھی اُن کے مرنے کے بعد تمہارے ہی حصے میں آئی تھی وہ تمہیں تب ملے گی جب تم اٹھارہ سال کی ہو جاؤ گی۔

تابش کی بات سن کر حریم کو آروش کے کہے جملے یاد آئے تو دل میں ایک ٹیس اُٹھی۔

تو کیا خالہ جان نے اس لیے شادی کا شور مچایا ہوا کیونکہ کچھ ماہ بعد ہم اٹھارہ سال کے ہو جائے گے پر ان کو کیا ضرورت ہے ایسی واحیات حرکت کرنے کی۔ حریم الجھ سی گئی تھی انسان اتنا لچی اور مطلب پرست ہوتا ہے یہ بات اُس کو آج معلوم ہوئی تھی۔

نا جانے اب اور کیا کیا دیکھنا باقی رہ گیا ہے۔ حریم افسوس سے سوچتی واشروم میں گھس گئی اُس کو اب ہر حال میں خود کو آنے والے حالات کے لیے تیار کرنا وہ اتنا سمجھ گئی تھی دُنیا بہت ظالم ہے اگر وہ کمزور پڑی تو اُس کو چیر پھاڑ دیں گے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شازل چینج کر کے واشروم سے باہر آیا تو ماہی کو گہری نیند میں سوتا پایا اُس کو دیکھ کر شازل گہری سانس بھرتا چل کر اُس کے پاس آیا جو کروٹ کے بل لیٹی ہوئی تھی اُس کا چہرہ دیکھ کر شازل بے ساختہ مسکرایا کیونکہ نیند میں بھی ماہی کے تاثرات ناراضگی سے بھرے ہوئے تھے۔

تعریف تمہاری دل سے کی تھی آج تم واقع بہت پیاری لگ رہی تھی۔ شازل تھوڑا جھک کر اُس کے چہرے سے آئی آوارہ لٹوں کو ہٹاتا ہوا آہستہ سے بولا

Posted On Kitab Nagri

تمہاری ناراضگی ناجانے کیوں میرے دل پہ گہرا اثر چھوڑنے لگی ہے مجھے عادت نہیں تمہاری ناراضگی کی مجھے بس تمہاری بے تکی باتوں اور بے تگے سوالوں کی عادت ہے۔ شازل آہستہ سے سرگوشی نما آواز میں کہہ کر اُس کے ماتھے پہ اپنا لمس چھوڑا۔



آروش کو کب بتانا ہے؟ کلثوم بیگم نے سنجیدگی سے پوچھا
میں اُس کو اسلام آباد بھیج رہا ہوں۔ شہباز شاہ کی بات پہ وہ چونک پڑی۔
اسلام آباد کیوں؟ کلثوم بیگم کو سمجھ نہیں آیا۔

شازل کے پاس بھیجوں گا میں ساری حقیقت اُس کو وہاں بتانا چاہوں گا۔ شہباز شاہ نے گہری سانس بھر کر بتایا

جیسے آپ کی مرضی مگر آپ کو اس حقیقت سے سب کو آگاہ پہلے سے کرنا چاہیے تھا اب سب کو پتا چلے گا
کتنے مسائل ہو گے گاؤں والے حویلی والے یہ سب کیا باتیں بنائے گے۔ کلثوم بیگم پریشانی سے بولی۔
مجھے اس وقت بس آروش کی ٹینشن ہے جانے وہ کیساری ایکٹ کرے مجھے یہ ڈر ہے کہیں وہ ساری بات
جان کر مجھ سے نفرت نہ کرنے لگے۔ شہباز شاہ کسی خدشے کے تحت بولے

وہ کیوں کرے گی آپ سے نفرت کونسا ہم نے اُس کو اُس کے باپ سے چوری کیا تھا یا لیا تھا اُس کے باپ
نے خود ہمیں سوپنی تھی۔ کلثوم بیگم کو اُن کی بات پسند نہیں آئی۔

Posted On Kitab Nagri

جو بھی دُرید اور شازل یہ دونوں میرے سر کا درد ہے آروش سے بہت پیار کرتے ہیں ساری حقیقت جاننے کے بعد اصل تماشا تو انہوں نے کرنا ہے۔ شہباز شاہ اپنا ماتھا مسل کر بولے۔

آپ اپنے جگر کا ٹکرا انہیں سوئپ رہے ہیں تو وہ دونوں بھی خاموش رہے گے ہاں شازل شاید اوورری ایکٹ کرے کیونکہ وہ آروش سے بہت اٹیچ ہے۔ کلثوم بیگم نے اپنی رائے کا اظہار کیا۔



ماہی سامان پیک کر لینا ہمیں جلدی نکلنا ہے۔ شازل کمرے میں آتا ماہی سے بولا
پیکنگ میں نے کر لی ہے اپنی بھی اور آپ کی بھی۔ ماہی نے اُس کو دیکھ کر بتایا
اچھا اوکے گڈ پھر تیار ہو جاؤ میں جب تک سب سے مل لوں۔ شازل نے کہا تو ماہی نے سر اثبات میں
ہلایا۔



حویلی میں کام کرتی مول میری سہیلی ہے وہ بتا رہی تھی ماہی بی بی بڑی خوش ہے اپنے شوہر کے
ساتھ۔ ستارہ بیگم اور آمنہ باورچی خانے میں ملازمہ کے ساتھ مل کر کھانے کی تیاریوں میں تھی جب ان
کی ملازمہ نے بتایا

ونی میں گئی ہوئی لڑکیوں کو شوہر نہیں ہوتا۔ ستارہ بیگم نے سر جھٹک کر کہا جب کی آمنہ کی نظریں ملازمہ
پہ تھی۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں جی وہ بتا رہی تھی جب حویلی میں شادی کا ماحول تھا تب شازل شاہ نے بڑی عزت سے ماہی بی بی کو سب سے ملوایا اور ماہی بی بی بڑی خوش تھی مہنگا ڈریس اور جیولری پہنی ہوئی تھی کسی کو لگ ہی نہیں رہا تھا وہ ونی میں گئی ہوئی ہیں۔ ملازمہ نے کہا تو آمنہ نے آسودگی بھری سانس خارج کی۔

اچھا اب باتیں نہ بگاڑو جاؤ جا کر چھت سے لال مرچیں اٹھالاؤ۔ ستارہ بیگم نے اُس کو باہر بھیجا۔ امی یہ ٹھیک بول رہی ہیں جب ماہی یہاں آئی تھی تو بہت خوش تھی۔ آمنہ نے ستارہ بیگم سے کہا تمہیں نہیں پتا شازل کا بہت عیاش پرست قسم کا ہے شہر میں بھی بس عیاشی کرنے کے لیے رہتا ہے پتا نہیں شاہ خاندان میں کیسے پیدا ہو گیا۔ ستارہ بیگم نے نخوت سے کہا آپ ایسی باتیں کیوں کر رہی ہیں ماہی نے جیسا بتایا شازل اُس سے بہت مختلف ہے شازل شہر میں رہتا ہے تبھی سب نے اُس کے لیے یہ خود ساختہ سوچ سوچی ہوئی ہے۔ آمنہ نے ان کی بات کی نفی کی۔ اچھا تو بتا پھر وہ شہر میں کیوں رہتا ہے جب اُس کے ماں باپ سب یہاں رہتے ہیں تو۔ ستارہ بیگم نے سوال اٹھایا۔

www.kitabnagri.com

سنا ہے اُس نے اور دُرید شاہ نے وکالت کی ہوئی ہے دُرید شاہ نے اپنی ڈگری ردی میں پھینک دی پر شازل شاہ شہر اپنے کام کی وجہ سے رہتا ہے۔ آمنہ نے سرسری لہجے میں بتایا

Posted On Kitab Nagri

پتا نہیں کب کی انہوں نے وکالت میں نے تو کبھی نہیں سنا پتا نہیں تمہیں کون ایسی خبریں دیتا ہے خیر شازل نے کیا کرنا ہے وکالت کا سرینچ کا بیٹا ہے آگے چل کر اس نے بھی یہی کرنا ہے جو اُس کا باپ کر رہا ہے۔ ستارہ بیگم نے کہا

وہ تو درید شاہ بنے گا کیونکہ بڑا وہ ہے ویسے بھی سرینچ شازل شاہ کبھی نہیں ہونا چاہے گا وہ جانتا ہے اگر وہ ایک بار سرینچ بن گیا تو دوبارہ وہ شہر نہیں جا پائے گا۔ آمنہ نے اپنے علم مطابق بات کہی۔

ذین کے اُپر سے قتل کا داغ اُتر جائے اور ماہی گھر واپس آجائے یہی بڑی بات ہے۔ ستارہ بیگم نے کہا ماہی کے آنے کا امکان تو نہیں مگر ہاں شاید کوئی خوشخبری آجائے اُس کی جانب سے ایک سال ہونے والا ہے۔ آمنہ اپنی بات کہتی فورن سے کچن سے باہر نکل گئی جبکہ ستارہ بیگم نے جاتی ہوئی آمنہ کی پشت کو گھورا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کچھ دن بعد!
آروا اگر تمہیں اسلام آباد آنا تھا تو پہلے کیوں نہیں آئی جب میں اور ماہی آرہے تھے۔ شازل نے ڈرائیونگ کرتے آروش سے کہا جو جانے کن سوچو میں گم تھی۔

میں نہیں آنا چاہ رہی تھی پر بابا سائیں نے کہا اسلام آباد گھوم پھر آؤ حویلی میں رہ کر بور ہو جاتی ہوگی۔ آروش نے جواب دیا

شکر ہے انہیں احساس ہوا۔ شازل مزاحیہ انداز میں بولا

Posted On Kitab Nagri

بُری بات لالہ۔ آروش نے ٹوکا

سوری بابا سائیں چمچی۔ شازل نے کہا تو آروش ہنسی

میں نے ماہی سے کہا تھا تمہیں لینے جا رہا ہوں تو اچھا سا کچھ بنائے۔ شازل نے بتایا

اُس کی کیا ضرورت تھی۔ آروش نے کہا

بلکل ضرورت تھی

شازل مزید کچھ کہتا جب اُس کی گاڑی کو بریک لگ گی۔

کیا ہوا لالہ؟ اچانک گاڑی رکنے پہ آروش نے شازل سے پوچھا

پتا نہیں شاید گاڑی کا انجن خراب ہو گیا ہے۔ شازل اُس کو جواب دیتا گاڑی سے باہر نکلا

میں باہر آ جاؤں؟ آروش نے ونڈو سے چہرہ باہر نکال کر اجازت چاہی۔

آ جاؤ پوچھنے والی کیا بات ہے تم نے ویسے بھی عبایا پہنا ہوا ہے۔ شازل اُس کی بات سنتا مسکرا کر بولا تو

آروش بھی گاڑی سے اتر آئی۔

www.kitabnagri.com

اب کیا کریں گے؟ آروش نے آس پاس دیکھ کر پوچھا

کیب منگو اتا ہوں پانی پتا نہیں یہاں ہو گا بھی کے نہیں۔ شازل نے بتایا

کسی مکنیک کو فون کرے۔ آروش نے مشورہ دیا

ہممم

Posted On Kitab Nagri

شازل ابھی کچھ کہتا کے کسی گاڑی کے رکنے کی چرچر نے خاموش ہونے پہ مجبور کیا۔
کوئی ہیلپ چاہیے؟ یمان جو اپنے کسی کام سے لاہور جانے والا تھا کسی کو ایسے کھڑا پایا تو اپنی گاڑی کو بریک لگاتا پوچھنے لگا۔

یمان کی آواز پہ آروش نے جھٹکے سے اپنا سراٹھایا تھا عین وقت یمان کی نظر بھی اُس پہ پڑی تھی یمان اُس کو دیکھ کر اپنی جگہ جم گیا تھا جبکہ آروش اپنی نظریں نیچے کرتی شازل کے پیچھے چھپ گئی تھی۔
یمان تم اچھا ہوا آگئے دراصل میری گاڑی خراب ہو گئی ہے۔ شازل بنا اُس کے چہرے کے ایکسپریشن دیکھتا بتانے لگا مگر دوسری جانب یمان نے تو جیسے اُس کی بات سُنی ہی نہیں تھی اُس کی آنکھیں تو اُس کے پیچھے چھپنے والے وجود پہ جمی تھی۔

کیا یہ میرا وہم ہے؟ یمان کے اندر سے اچانک آواز آئی

یمان

یمان

کہاں کھوئے ہو؟ شازل نے اُس کو خاموش دیکھا تو اُس کے پاس آتا چٹکی بجا کر بولا

کہیں نہیں یہاں تم بتاؤ۔ یمان ہوش میں آتا بولا

ڈراب کر دو گے؟ اگر تمہیں مسئلہ نہ ہو تو میں اکیلا ہوتا تو کوئی مسئلہ نہیں تھا مگر۔ شازل اتنا بتاتا خاموش

ہوا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

میں یہاں پہلے اکیلے رہتا تھا مگر اب اپنی بیوی کے ساتھ رہتا ہوں۔ ایمان کے کانوں پہ کچھ وقت کہے پہلے شازل کے جملے آئے تو اُس کو لگا جیسے اُس کا دل کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا ہو۔



ایمان کیا ہو گیا ہے؟ لگتا ہے تمہاری آج طبیعت ٹھیک نہیں۔ شازل نے اُس کو کھویا کھویا سادیکھا تو باقاعدہ اُس کا ماتھا چھو کر بولا

م میں ٹھہری ٹھیک ہوں آئے آپ دونوں کو ڈراپ کر دیتا ہوں۔ ایمان اپنے ٹوٹے دل کی کرچیاں سمیٹتا اُس سے بولا

تھینکس یار آرو تم بیک سیٹ پہ بیٹھ جاؤ۔ شازل ایمان کا شکریہ ادا کرتا آروش سے بول کر خود فرنٹ سیٹ کی جانب بڑھا تھا جب کی آروش کے قدم جیسے زمین میں جکڑ سے گئے تھے ایک بار من میں خیال آیا شازل کو منع کر دے لفٹ لینے سے مگر پھر دوسرا خیال آیا کیا پتا ایمان نے اُس کو نہ پہچانا ہو مگر کوئی اُس کو بتاتا ایمان نے اُس کی آنکھوں سے عشق کیا تھا اُس کے پردہ کرنے کی اداسے عشق کیا تھا اُس کی آواز سے عشق کیا تھا تو کیسے ممکن تھا وہ آج اُس کو نہ پہچان پاتا اپنی طرف سے اُس نے تو اپنے خواب و خیال میں بھی نہیں سوچا تھا کہ اُس کا سامنا کبھی دوبارہ ایمان سے ہو گا وہ بھی اس طرح سے وہ نظریں چراتی آگے بھر کر بیک سیٹ پہ بیٹھنے لگی وہ ایمان پہ خود پہ جمی نظروں سے خوب واقف تھی اُس کو اُلجھن ہو رہی تھی۔ "ایمان ساکت نظروں سے اُس کو دیکھ رہا تھا جیسے بول رہا ہوں ایک ہی دل ہے کتنی بار توڑے گی؟

Posted On Kitab Nagri

یمان پلیز آجاؤ اب۔ شازل کی آواز پہ وہ ہوش میں آیا اُس کا دل اس وقت شدت سے رونے کو چاہ رہا تھا ایک اُمید تھی اُس کے پاس کے وہ اپنی محبت کو پالے گا مگر آہستہ آہستہ اُس کو احساس ہو رہا تھا یہ زندگی ہے یہاں ہر کسی کو سب کچھ نہیں ملتا خواہشات کبھی سب پوری نہیں ہوا کرتی کچھ ادھوری بن کر حسرتیں بن جاتی ہے۔ "اپنی آنکھوں میں اتر آتی نمی کو بار بار اندر کی جانب دھکیلتا وہ ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھا اسٹمرنگ پہ اُس کی گرفت سخت سے سخت ہوتی جا رہی تھی جس سے اُس کے ہاتھ کی رگیں تک نمایاں ہو رہی تھی اُس کو اپنے ساتھ بیٹھے شازل سے نفرت محسوس ہو رہی تھی رُقابت کا احساس شدت سے ہوا تھا۔

"لالہ اس کو کیسے پہچانتے ہیں اگر لالہ کو سالوں پرانہ واقع معلوم ہوا تو وہ مجھ سے نفرت کرنے لگے گیں اُن کی نظروں میں بھی میرے لیے حقارت ہوگی جیسے دلدار لالہ اور دیدار لالہ کی نظروں میں میرے لیے تھی یا اللہ میں کیا کروں گی تب مجھے برداشت نہیں ہوگا اگر دُرید لالہ یا شازل لالہ مجھ سے نفرت کرنے لگے گے تو۔ دوسری طرف آروش کو اپنی پریشانیوں نے آگھیرا تھا اُس کو یمان کی نہیں بس اس بات کی پرواہ تھی اگر شازل کو ساری حقیقت کا پتا چل گیا تو کیا ہوگا۔

تھینکس اگین۔ گاڑی رکنے پہ شازل نے یمان سے کہا جس نے کوئی جواب دینا ضروری نہیں سمجھا جب کی آروش تیر کی تیزی سے گاڑی سے اتر کر گھر کے اندر بڑھی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

شازل کے اُترنے کے بعد ایمان ریش ڈرائیونگ کرتا لاہور جانے کے بجائے اپنے گھر کے راستے جانے لگا۔



ماشاء اللہ بہت پیاری لگ رہی ہو۔ حریم لاؤنج میں آئی تو صدف بیگم نے مسکرا کر اُس کی تعریف کی حریم نے تاسف سے اُن کے دو غلے پن کو دیکھا تھا اُس کو یقین نہیں آ رہا تھا کلثوم بیگم جو خود سُلجھی ہوئی صلحہ مزاج کی تھی اُن کی بہن ایسی بھی ہو سکتی ہے اُس کی شادی کو آج ایک ہفتہ ہو گیا تھا اور اس بیچ وہ صدف بیگم کا یہ پیار بھر انداز دیکھ رہی تھی اُس کو بس انتظار تھا کب وہ اپنے چہرے پہ لگان قاب اُتارتی ہیں۔ شکر یہ۔ حریم نے جواب کہا تبھی وہاں تابش بھی آ کر بیٹھا۔

آج زمینوں سے جلدی واپس آگئے؟ صدف بیگم نے اُس کو دیکھ کر پوچھا جی بس۔ تابش بس یہ بولا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

آپ کے لیے پانی لاؤ؟ حریم نے پوچھا

"اُس کو کوئی کام کرنے کا بھول کر بھی مت کہنا اُس کو ان سب کی عادت نہیں۔"

حریم کی بات پہ تابش کے کانوں میں دُرید شاہ کی جملے گونجے۔

مجھے ضرورت نہیں۔ تابش اپنا سر جھٹک کر بولا

Posted On Kitab Nagri

حریم تم حویلی جاؤ نہ بار بار وہاں سے فون آرہا ہے کہ تم کیوں نہیں چکر لگا رہی جاؤ اور اپنا سامان بھی لیکر آؤ۔ صدف بیگم نے کہا

ہم فلحال وہاں نہیں جانا چاہتے دوسری بات میرا وہاں کوئی سامان نہیں۔ حریم نے سنجیدگی سے کہا تو تابش نے اپنی ماں کو دیکھا

پپر ز وغیرہ تو ہو گے نہ؟ صدف بیگم نے ڈھکے چھپے لفظوں میں کہا
کون سے پپر ز؟ حریم جان کر انجان بنی۔

تمہاری ماں کی جائداد اور تمہارے باپ کی جائداد کے پپر ز وہ تمہیں ملنے والی تھی نہ جب تم نے اٹھارہ سال کا ہو جانا تھا۔ تابش ڈائریکٹ مدعے کی بات پہ آیا تو صدف بیگم نے گھور کر اُس کو دیکھا مگر تابش نظر انداز کر گیا۔

ہماری کوئی جائداد نہیں دُر لانے ہمارا بہت خیال کیا تھا ہمیں اچھے اسکول کالجز میں پڑھی وہاں حویلی میں کھایا پیلا اس لیے ہمارا جو کچھ بھی تھا وہ ہم نے دُر لا کے نام کر دیا تھا کیونکہ ہمیں ان سب کی ضرورت نہیں تھی۔ حریم نے اُن دونوں کے سروں پہ دھماکا کیا۔

ایسے کیسے ہو سکتا ہے تم ابھی اٹھارہ کی نہیں ہوئی تو کیسے ممکن ہے تم اپنی مرضی سے کسی کے نام کرو۔ تابش غصے سے پاگل ہوا

Posted On Kitab Nagri

آپ کیوں اتنا غصہ ہو رہے ہو ہماری چیز تھی ہماری مرضی ہم جس کو بھی دے اور آپ کو ایک بات بتادوں دُر لانے وکالت کی ہوئی ہے کاغذات بنانا اور بنوانا اُن کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے ہم نے اپنے سائن دے دیئے بس قانونی کارروائی رہتی ہے وہ بھی ہو جائے گی جلد۔ حریم پر سکون لہجے میں بولی اُس نے سوچ لیا تھا اپنے باپ کی حلال کی کمائی وہ ان لالچی لوگوں کو نہیں دے گی بلکہ کسی دارالامان میں دے گی کم سے کم اُس کو ثواب تو ملے گا۔

حریم تمہاری کسی بھی چیز پہ درید شاہ کا کوئی حق نہیں اور کس وکالت کی بات کر رہی ہو تمہیں نہیں پتا دُرید کے پاس کوئی ڈگری نہیں اُس نے جانے کس ردی کے سامان میں پھینک دی تھی۔ اس بار صدف بیگم نے کہا تو حریم کے چہرے پہ زخمی مسکراہٹ نے احاطہ کیا اب وہ اُن کو کیا بتاتی وہ دُرید شاہ کے قدموں کی دھول تک کو سنبھالتی تھی پھر کیسے ممکن تھا وہ دُرید شاہ کی اتنی قیمتی چیز کو کسی ردی کے سامان کے نظر کرتی۔

ہم نے تو اپنا سب کچھ اُن کے نام کر دیا نہ پھر چاہے اُن کا حق تھا یا نہیں۔ حریم کسی ٹرانس کی کیفیت میں بولی

اس کو کسی سائیکالوسٹ کو دیکھائے زیادہ نہیں تو اس کا ہم کہنا تو بند ہو۔ تابش طیش کے عالم میں اُٹھ کر کہتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا گھر سے باہر چلا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

حریم تم حویلی جاؤ گی اور درید سے کہو گی تم اپنا سب کچھ تابش کے نام کرنا چاہتی ہو کیونکہ وہ تمہارا شوہر ہے تمہاری ہر چیز پہ بس اُس کا حق ہے۔ صدف بیگم نے کچھ سخت لہجہ اختیار کیا۔

پھر تو تابش کو بھی اپنا سب کچھ ہمارے نام کر دینا چاہیے کیونکہ ہم اُنکی بیوی ہیں ان کی ہر چیز پہ ہمارا برابر کا حق ہے۔ حریم دو بد و بولی

حریم تمہیں کسی نے سیکھا یا نہیں سسرال میں کیسے رہا کرتے ہیں اس قدر زبان درازی کرنے کا مطلب سمجھتی ہو تم کیسے سمجھتی ماں ہوتی تو اخلاقیات کا درس بھی دیتی۔ صدف بیگم کے لفظوں نے اُس کے دل پہ وار کیا تھا۔

ہماری ماں چاہے نہیں پر تابش کی تو ہیں اُن کو کونسا اخلاقیات کا درس حاصل ہے

حریم

چٹاخ

حریم کی اس قدر بد تمیزی پہ صدف بیگم اپنی جگہ سے اُٹھ کر اُس کے گال پہ تھپڑ دے مارا تو "حریم کو اپنے کان سائیں سائیں کرتے محسوس ہوئے اُس نے ساکت نظروں سے صدف بیگم کو دیکھا جو خونخوار نظروں سے اُس کو دیکھ رہی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اللّٰهَ معاف کرے اتنی بد اخلاق ہو تم اگر مجھے پہلے پتا ہوتا تو میں کبھی تمہیں اپنے گھر کی بہونہ بناتی تابش کو کہتی ہوں تمہیں لگام دے کر رکھے ورنہ کل کو تو تم ہمارے سروں پہ ناچوں گی۔ صدف بیگم کانوں کو ہاتھ لگاتی ہوئی بولی۔

ہم کوئی گائے بھینس بکری نہیں جس کو آپ لگام دینے کی بات کر رہی ہیں ایک جیتی جاگتی انسان ہیں اور آپ ہم سے اخلاق کی اُمید کیسے لگا سکتی ہیں جس کا شوہر اُس کی شادی کی پہلی رات سے اُس کو باور کروادیتا ہے کہ اُس نے شادی محض جائداد کی وجہ سے کی ہے۔ حریم اُن کی بات سن کر چیخ پڑی۔ مزاق کیا ہو گا۔ اب کی صدف سٹپٹاتی نظریں چرا کر بولی۔

بے وقوف نہیں جو مزاق اور حقیقت کو سمجھ نہ پائے۔ حریم طنزیہ لہجے میں بولی۔ اچھا اب بس اپنے کمرے میں جاؤ سسرال کے طور طریقے میں تمہیں اچھے سے سکھایا کروں گی لڑکیوں کو ایسے نہیں برتاؤ کرنا ہوتا سسرال میں ہر قدم پھونک پھونک کر اٹھایا جاتا ہے اگر تم اپنا گھر بچانا چاہتی ہو تو جیسا میں کہو گی ویسا کرنا ہو گا تمہیں۔ صدف بیگم حکیمہ لہجے میں بولی تو حریم بنا کچھ کہے اپنے کمرے میں چلی گئی۔

ضرورت کیا تھی تابش کو ابھی سے سب بتانے کی پیار کا نائک کر کے سب کچھ اپنے نام کروادیتا۔ حریم کے جانے کے بعد وہ پریشانی سے بڑبڑائی۔



Posted On Kitab Nagri

حریم سے بات ہوتی ہے آپ کی؟ دُرید کلثوم بیگم کے کمرے میں آتا اُن سے بولا جو قرآن پاک کی تلاوت کرنے میں مصروف تھی۔

ایک ہفتے سے زیادہ وقت ہو گیا ہے حریم تو جیسے ہم سب کو بھول چکی ہے یہاں آنا تو دور کال پہ بات تک نہیں کرتی۔ کلثوم بیگم قرآن پاک کو سینے سے لگاتی اُٹھ کر اپنی جگہ پہ رکھ کر بولی۔ "کلثو بیگم کی بات سن کر دُرید کے ماتھے پہ پریشانی کی لکیریں نمایاں ہوئی۔

آپ وہاں جائے حریم کے پاس جانے وہ کیسی ہوگی۔ دُرید کے لہجے میں فکر مندی تھی۔
یہاں حویلی میں بہت کام ہوتے ہیں فرصت نہیں ملتی میں صدف سے کہوں گی حریم کو یہاں لے آئے۔ کلثوم بیگم نے سنجیدگی سے کہا
میں جاؤں اُس سے ملنے؟ دُرید کچھ سوچ کر بولا

تمہارا جانا معیوب سمجھا جائے گا مانا کے تم نے اُس کا بچپن سے بہت خیال کیا مگر اب وہ شادی شدہ ہے تمہارا اُس کے لیے یوں فکر مند ہونا ملنا وغیرہ سب کو مشکوک لگے گا ویسے میں بھی نہیں چاہتی تم حریم سے ملو۔ کلثوم بیگم نے سنجیدگی سے بولی

معیوب کسی کو سمجھنا چاہیے نہیں اور آپ ایسا کیوں چاہتی ہیں کے میں اُس سے نہ ملو؟ دُرید نے سوالیہ نظروں سے اُن کو دیکھ کر پوچھا

Posted On Kitab Nagri

وجہ تو اچھے سے جانتے ہو تم حریم کو اُس کے سسرال میں قدم جمانے دو اگر تم ایسے ہی اُس سے ملتے رہے تو اُس کے قدم ڈگمگائے گیں اچھا اسی میں ہے وہ تمہیں بھول جائے۔ کلثوم بیگم بنا لگی لپٹی کے بولی تو دُرید کی زبان کو جیسے قفل لگ گیا۔

حریم کی شادی ہو گئی ہے اس کا یہ مطلب تو نہیں نہ کے میرا اُس پہ کوئی حق نہ رہا۔ دُرید کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد بولا

تمہارا کونسا حق حریم پہ نکلتا ہے؟ کلثوم بیگم نے سوال اٹھایا تو دُرید سمجھ نہیں پایا وہ اس بات کا کیا جواب دے۔

کوئی نہیں نکلتا۔ دُرید کو خوا مخواہ چڑھونے لگی تو وہ اُن کے کمرے سے باہر چلا گیا۔



یمان گھر داخل ہوتا سیدھا اپنے کمرے میں گیا تھا اُس نے اپنے کمرے کی ساری چیزوں کو تنہا تنہا نہس کر دیا تھا۔

www.kitabnagri.com

کیوں؟

کیوں؟

آخر میرے ساتھ ہی کیوں؟ ڈریسنگ ٹیبل سے سارا سامان وہ نیچے پھینکتا خود سے جواب طلب ہوا آنکھیں خون چھلکانے کی حد تک لال ہو گئی تھی ہاتھ تک زخمی ہو گئی تھے مگر ایک یمان تھا جس کو کسی چیز سے کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا اُس کے سینے میں آگ لگی ہوئی تھی جو بجھنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

گھر میں موجود ملازموں نے جب یمان کے کمرے سے شور سنا تو دلاور خان کا فون کرنے لگے۔
میں مریکوں نہیں جاتا آخر کیوں مجھے اُن سے محبت ہوئی کیا اُن کی نظر میں میری محبت کی ذرہ قدر و قیمت
نہیں۔ کمرے کا حشر نشر کرنے کے بعد وہ نیچھے بیٹھ کر گٹھنے فولڈ کیے بیٹھ گیا اُس کو اپنا دل درد سے پھٹتا
محسوس ہو رہا تھا۔ ہاتھ میں لگے زخم سے خ*ون رس کر فرش کو رنگین کر رہا تھا یمان بے تاثر نظروں
سے اپنے ہاتھ کو دیکھنے لگا جہاں کانچ چھبایا ہوا تھا اُس کے دل میں جانے کیا سمائی جو اپنے دوسرے ہاتھ اُس
کانچ کو بے دردی سے اپنے ہاتھ سے نکالا جس سے جہاں اُس کو تکلیف محسوس ہونے کے بجائے عجیب سا
سکون محسوس ہونے لگا وہ پاگل ہوتا جا رہا تھا خود کو تکلیف میں دیکھ کر اُس کو تو سکون مل رہا تھا مگر دل کو
بے سکونی نے ہر طرف سے گھیر رکھا تھا۔ کچھ دیر بعد دلاور خان بھی گھر پہنچ گئے تھے اُنہوں نے جب
یمان کی حالت اور کمرے کا حال دیکھا تو ایسا لگا جیسے وہ کسی کبار خانے میں آگئے ہو جہاں ہر طرف کانچ کی
کرچیاں تھیں ڈر سینگ ٹیبل کا سارا سامان نیچے اپنی حالت پہ ماتم کنڈاں تھا مگر جو بات ان کو تکلیف پہنچا رہی
تھی وہ یمان کی حالت تھی جو بکھرے بال سرخ آنکھیں سمیت ٹوٹا سا بیٹھا تھا وہ جب شو میں گانا گاتا تو
سب اُس کی فیم دیکھ کر اُس کو دُنیا کا خوش قسمت انسان کا نام دیتے جس کے پاس سب کچھ تھا پُسا دولت نام
اپنی خود کی پہچان مگر کوئی یمان کی آج والی حالت دیکھتا تو انہیں پتا چلا کہ اس منزل تک پہنچنے کے لیے
اُس نے کیا کچھ نہیں جھیلا تھا کس کس کو نہیں کھویا تھا باہر سے جتنا وہ مضبوط نظر آتا تھا اندر سے وہ اتنا ٹوٹا
ہوا بکھرا سا تھا کہنے کو تو اُس کے پاس سب کچھ تھا مگر سچ بات تو یہ تھی اُس کے پاس کچھ بھی نہیں

Posted On Kitab Nagri

تھا۔ ہمیشہ وہ نہیں ہوتا جو نظر آتا ہے ہم انسان دوسرے انسان کی ظاہری شخصیت دیکھ کر اُن سے ایمپریس ہو جاتے ہیں ان کو خوش قسمت قرار دیتے ہیں مگر ہم اُن کی اندرونی کیفیت سے یکسر انجان ہوتے ہیں۔

یمان میرے بیٹے یہ کیا حال اپنا بنا لیا ہے اور تمہارا ہاتھ او مائی گوڈ یمان کیا تم پاگل ہو گئے ہو۔ دلاور خان پریشانی سے اُس کی جانب آتے بولے مگر جب اُن کی نظر یمان کے ہاتھ پہ پڑی تو اُن کی فکر میں اضافہ ہوا انہوں تیز آواز میں ملازم سے فرسٹ ایڈ بوکس لانے کا کہا۔

کیا بات ہے یمان تمہیں تو دوبارہ سے آج لاہور جانا تھا نہ پھر یہ سب؟ دلاور خان اُس کے بکھرے بالوں میں ہاتھ پھیرتے پوچھنے لگی۔

آج میں نے ان کو دیکھا جن کو دیکھنے کی دعا میری ہر سانس کرتی تھی۔ یمان خالی خالی نظروں سے اُن کو دیکھ کر بولا

کس کی بات کر رہے ہو؟ دلاور خان کو سمجھ نہیں آیا "جب کمرے میں ملازم داخل ہوا تو انہوں نے جلدی سے اُس کے ہاتھ سے فرسٹ ایڈ بوکس لیکر یمان کے زخم پہ مرہم لگانے لگے۔

جن سے میں پیار کرتا ہوں آپ کو پتا ہے انہوں نے شادی کر لی کیا میری یاد ان کو کبھی نہیں آئی میری محبت کی زرہ پرواہ نہیں انہیں۔ یمان کی آنکھوں میں نمی اُتر آئی تھی جس کو اس بار اُس نے اندر کی جانب دھکیلنا ضروری نہیں سمجھا۔

Posted On Kitab Nagri

یہ تو ہونا تھا نہ ایمان تم کیوں خود کو ایک سیراب کے پیچھے بھگا کر اذیت میں مبتلا کر رہے ہو گنہگارے واقعے کو سات سال سے زیادہ عرصہ ہونے والا ہے محبت تم نے اُس لڑکی سے کی تھی اُس نے نہیں پھر تمہیں کیوں ایسا لگا وہ تمہارے انتظار میں بیٹھی جو گن بن گئی ہوگی۔ دلاور خان اُس کی ساری بات سمجھ کر گہری سانس بھر کر بولے۔

انہوں نے کیوں کیا ایسا؟ ایمان کی ایک ہی رٹ۔

تم نے جب مجھے اپنے ماضی سے آگاہ کیا تھا تو بتایا تھا نہ وہ شاہ خاندان سے ہے جہاں شادی اُن کے اپنوں میں ہوتی ہے خاندان سے باہر نہیں تو جب سارا کچھ تمہیں پتا ہے تو ان سب کا کیا فائدہ۔ دلاور خان نے کہا مجھے ایک اُمید تھی ان کے ملنے کی مگر آج مجھے یہاں بہت تکلیف ہو رہی ہے۔ ایمان نے اپنے دل کے مقام پہ ہاتھ رکھ کر بے بسی سے بتایا تو دلاور خان کو اُس پہ ترس آنے لگا جس نے خود پہ خوشیاں حرام کی ہوئی تھی۔

وہ مجھے کیوں نہیں مل سکتی؟ ایمان اپنی سرخ آنکھوں سے ان کو دیکھ کر بولا

کچھ چیزیں ہمارے اختیار میں نہیں ہوتی۔ دلاور خان سمجھانے والے انداز میں بولے

محبت کو پانا ہی اختیار سے باہر کیوں ہوتا ہے؟ میرا دل آج چاہ رہا تھا میں اُس انسان کا قتل کر دوں اُس کے خوبصورت چہرے کا نقشہ بگاڑ دوں میں ایسا کر بھی دیتا اگر گاڑی میں وہ نہ بیٹھی ہوتی تو میں گاڑی کہی ٹھوک دیتا۔ ایمان کی نظروں کے سامنے شازل کا عکس لہرایا تو اُس کو نئے سرے سے تکلیف ہونے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

ایسا نہیں بولتے خود کو سنبھالوں ایمان اور اُس کو بھول جاؤ۔ دلاور خان اُس کے ارادے جان کر اُس کو اپنے ساتھ لگائے بولے انہیں لگ رہا تھا ایمان اپنے ہوش میں نہیں تبھی تبھی ایسی بہکی بہکی باتیں کر رہا ہے مگر اُن کو شاید پتا نہیں تھا ایمان کی نظر میں اب مارپیٹ عام سی بات تھی۔

میرے بس میں نہیں میرا سانس رکنے لگتا ہے اگر ایسا سوچتا بھی ہوں تو۔ ایمان اُن کے سینے لگتا اپنی دل کی حالت بتانے لگا۔

تمہیں اُس کی آنکھوں سے عشق تھا نہ تو بس میں اُس آنکھوں والی کوئی لڑکی تمہارے لیے تلاش کرتا ہوں۔ دلاور خان نے اُس کا دھیان بٹانے کے غرض سے مزاحیہ انداز میں بولے مجھے بس وہ چاہیے۔ ایمان زخمی انداز اپناتا بولا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اور کوئی نہیں آئے گا ہمارے دل پہ
ختم کر دی محبت ہم نے ایک پہ



آروش نماز پڑھ کر اللہ سے اپنے لیے بہتری کی دعا مانگنے کے بعد ابھی بیٹھی ہی تھی جب ماہی دروازہ نوک کرتی اُس کے کمرے میں آئی۔

ڈنرتیار ہے آجاؤ میں نے سب تمہاری پسند کا بنایا ہے۔ ماہی نے مسکرا کر پر جوش آواز میں بتایا میری پسند کا؟ تمہیں کیسے معلوم؟ آروش کو شازل سے ہوئی بات یاد نہیں تھی۔

Posted On Kitab Nagri

شازل نے بتایا تھا ایک دن تو مجھے یاد تھا اس لیے سوچا آج بنا دوں۔ ماہی نے بتایا تو آروش سر اثبات میں ہلاتی اُس کے ساتھ نیچے آئی۔

تم بیٹھو کھانا شروع کرو میں تب پانی کا جگ لاتی ہوں شازل بھی تب تک آجائے گے۔ ماہی اُس سے کہتی خود کچن کی طرف بڑھ گئی۔

آروش نے گہری سانس بھر کر ایک ڈونگے کا ڈھکن اٹھایا تو اُس کو حیرت ہوئی کیونکہ ڈھکن ہٹانے سے اُس کو نظر آئی گرم گرم بھنڈیا جو ڈونگے میں رکھی ہوئی تھی اُس کو لگا شاید ماہی کو پسند ہو یہ سبزی تبھی اُس نے اپنا ہاتھ دوسرے ڈونگے کی جانب کیا تو وہاں کریلے پڑے ہوئے تھے جس کو دیکھ کر کھائے بنا اُس کی زبان کڑوی ہو گئی تبھی وہاں ماہی بھی آگئی۔

کیا ہوا تم نے کھانا شروع نہیں کیا ابھی تک؟ ماہی نے اُس کے سامنے کوئی پلیٹ نہ دیکھی تو تعجب سے پوچھا

یہ سب؟ آروش نے تیل پہ موجود لوازمات کی جانب اشارہ کیا جیسے کہنا چاہ رہی ہو تم نے تو کہا تھا سب تمہاری پسند کا ہے۔

بھنڈیاں اور کریلے تمہارے موسٹ فیورٹ ہیں نہ شازل نے بتایا تھا بچپن میں تم دونوں کی بہت لڑائی ہوا کرتی تھی کے کون زیادہ کھاتا ہے اور کون کم کبھی کبھی تو آپ دونوں مقابلہ کرتے تھے رائٹ اور

Posted On Kitab Nagri

دونوں جیت بھی جاتے تھے۔ ماہی کو آروش کا ایسے پوچھنا سمجھ نہیں آیا تبھی پر جوش آواز میں بتایا اُس کی بات پہ آروش یاد کرنے لگی اُس نے کب یہ دونوں سبزیاں کھائی تھی۔

ارے واہ میرے بغیر کھانا شروع کر دیا۔ شازل وہاں آتا مصنوعی افسوس سے بولا مگر نظر جیسے ہی سامنے پڑی تو آنکھوں میں حیرت در آئی اُس نے بے ساختہ تھوک نگلا۔

ابھی کہا میں آپ کا ویٹ کر رہی تھی سوچا بچپن کی یادیں تازہ کر دی جائے ایک ساتھ بھنڈیاں کھا کر۔ آروش بھنڈیوں کی پلیٹ شازل کے سامنے کرتی ہوئی بولی تو شازل نے ماہی کو دیکھا جو مسکراتی نظروں سے اُس کو دیکھ رہی تھی پھر آروش کو دیکھا جو اپنی ایک آنسو روپڑ کرتی اُس کو دیکھ کر ایسے جتا رہی تھی جیسے کہنا چاہ رہی ہو میری پسند کا تو مجھ سے زیادہ آپ کو پتا ہے۔ دونوں کو ایسے تاثرات دیکھ کر شازل کو اپنا آپ بیوی اور بہن کے درمیان بُری طرح سے پھنستا محسوس ہو رہا تھا۔

میں پیزا آرڈر کرتا ہوں۔ شازل زبردستی مسکراہٹ چہرے پہ سجا کر بولا

پیزا کیوں؟ ماہی نے جلدی سے پوچھا

www.kitabnagri.com

ماہی یار مجھے سمجھ نہیں آیا میں تم کیا کہوں معصوم یا پھر بے وقوف میں نے مزاق کیا تھا تم سے اور تم نے اُس کو سیریللی لے لیا۔ شازل اپنی جیب سے موبائل نکالتا اُس سے بولا تو ماہی کا منہ بن گیا بلا وجہ شرمندگی کا احساس الگ سے ہونے لگا۔

لالہ باہر سے کچھ منگوانے کی ضرورت نہیں۔ آروش نے دونوں کو ایک نظر دیکھ کر کہا

Posted On Kitab Nagri

کیوں؟ شازل نے سے سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھا۔

ہم سب یہی کھائے گے۔ آروش پر سکون بھرے لہجے میں کہتی خود کے لیے روٹیاں نکالنے لگی۔

مجھے یہ پسند نہیں تمہیں پتا ہے۔ شازل نے احتجاجا کہا

مجھے بھی نہیں پسند۔ ماہی نے بھی بولنا ضروری سمجھا۔

تم نے تو کہا تھا تمہارا موسٹ فیورٹ ہے۔ شازل نے اُس کو گھور کر کہا

اور اگر یہی سوال میں آپ سے کروں تو۔ ماہی دوبدو بولی۔ "جب کی آروش خاموش نظروں سے اُن کو ایک دوسرے سے لڑتا دیکھ رہی تھی۔

پسند تو مجھے بھی نہیں پراگر بنایا ہے تو کھانا پڑے گا ورنہ رزق کا ضائع ہو جائے گا اور رزق کی بے حرمتی نہیں کرنی چاہیے اس لیے پسند ہے یا نہیں کھانا لازمی ہے۔ آروش نے سنجیدگی سے کہا تو وہ دونوں خاموش ہوئے کیونکہ دونوں کو آروش کی بات درست لگی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com



میں...!!

اُسکی زندگی کی کتاب کا...!!

لاسٹ پیج ہوں...!!

جس پر وہ ایکسٹرا لکھتی ہے...!!

رف، بے دھیانی میں...!!

Posted On Kitab Nagri

اور بے ڈھنگ...

ایمان یہ تمہارے ہاتھ پہ کیا ہوا ہے؟ زوبیہ بیگم نے رات کے ڈنر کے وقت ایمان کا زخمی ہاتھ دیکھا تو فکر مندی سے پوچھنے لگی اُن کو ساری بات کا علم نہیں تھا دلاور خان نے ایمان کے کمرے کا حال بہتر کروالیا تھا اور زوبیہ بیگم کو نہیں بتایا وہ جانتے تھے اگر وہ زوبیہ بیگم کو بتائے گے تو وہ پریشان ہو جائے گی اور زوبیہ بیگم اُس وقت گھر پہ نہیں تھیں تو اُن کو پتا بھی نہیں چلا۔
کچھ نہیں بس زرہ سی چوٹ لگ گئی تھی۔ ایمان سپاٹ لہجے میں بولا
زرہ سی چوٹ تو نہیں لگ رہی تمہاری آنکھیں بھی بہت سرخ ہے۔ نور نے اُس کا جائزہ لیکر کہا
میں ٹھیک ہوں۔ ایمان نے جیسے بات ختم کی۔

لاہور کیوں نہیں گئے؟ زوبیہ بیگم کو اچانک خیال آیا تو پوچھ لیا۔
پھر کبھی جاؤں گی۔ ایمان کو اتنے سوالوں سے کوفت ہونے لگی۔



ہمیں صوفے پہ نیند آتی۔ حریم تابش کے سر پہ کھڑی ہوتی ہوئی بولی

تو؟ تابش نے بیزاری سے اُس کو دیکھا

تو یہ کے یا آپ ہمارے لیے الگ روم کھلوائے یا خود صوفے پہ سو جائے۔ حریم نے اپنی بات اُس کے سامنے کی۔

Posted On Kitab Nagri

میں تمہارے دُر لاکانو کر نہیں جو تمہاری ہر بات پہ لبیک پڑھوں گا۔ تابش نے اُس کو گھورا
آپ بات پہ بات دُر لاز کر مت چھیڑا کرے۔ حریم کو اُس کا یوں بار بار دُرید کے نام پہ طعنہ دینا بُرا لگ رہا
ہے وہ دُرید کے بارے میں اب سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی مگر ایک اُس کا شوہر تھا جو اپنے جاہل ہونے کا
ثبوت دے رہا تھا۔

حریم پہلی اور آخری بات میں تمہیں بہت بار کہہ چکا ہوں مجھے تمہارا یہ ہم لفظ کوفت میں مبتلا کرتا ہے
اِس لیے اچھا یہی ہے تمہاری لیے کہ یہ لفظ استعمال نہ کرو۔ تابش اُس کی بات نظر انداز کرتا بولا
کوشش کریں گے۔ حریم نے ہر بار بحث کرنا ضروری نہیں سمجھا
ہممم گڈ دوسری سائیڈ پہ سو جاؤ الگ کمرے میں جاؤں گی تو یہ بات پورے گاؤں میں پھیل جائے گی
یہاں ملازم بھی رہتے ہیں۔ تابش سنجیدگی سے کہتا خود لیٹ گیا۔
حویلی میں جو ملازم ہوتے ہیں وہ تو حویلی کی باتیں باہر نہیں کرتے۔ حریم بیڈ کی دوسری سائیڈ پہ آکر بولی
یہاں شہباز شاہ نہیں رہتا نہ۔ تابش نے طنز یہ کیا۔
ایک بات پوچھو؟ حریم نے کچھ سوچ کر اُس کو مخاطب کیا۔
پوچھو۔ تابش نے اجازت دی۔
کیا آپ کسی اور کو پسند کرتے تھے؟ حریم نے کچھ جھجھک کر پوچھا

Posted On Kitab Nagri

میرا مزاج تمہارے دُر لا اور شازل کی طرح عاشق مزاج نہیں ایک تمہارا دُر لا تھا جو اپنی محبت کے پیچھے خوار ہوا تو دوسرا شازل لالہ تمہارا جو ایک ونی میں آئی ہوئی لڑکی کو اپنے سر پہ بیٹھا رہا ہے جب کی اُس کو چاہیے تھا اپنی جُستی کے نوک پہ رکھتا۔ تابش تبکیر سے بولا

حویلی کے مردوں کو عورت کی عزت کرنا آتی ہے۔ حریم کا لہجہ خاصا جتنا ہوا تھا۔

تم کیا کہنا چاہتی ہو مجھے عورت کی عزت کرنا نہیں آتی۔ تابش اُٹھ کر اُس کا بازو دبوچ کر بولا تو تکلیف کے احساس سے حریم نے اپنی آنکھوں کو زور سے میچا

جو مرد اپنی بیوی کی عزت نہیں کر سکتا وہ کسی اور لڑکی کو عزت کیا خاک دے گا۔ حریم اپنی تکلیف نظر انداز کرتی ہوئی بولی تو تابش کی مردانہ انا کو ٹھیس پہنچی۔ اُس نے حریم کو بالوں سے پکڑ کر در پہ در اُس کے چہرے پہ تھپڑ رسید کیے اُس کی یہاں بس نہیں ہوئی تھی زہنی اور جسمانی تکلیف وہ اُس کو ساری رات دیتا رہا جس پہ حریم نے بے ساختہ اپنے مرنے کی دعا کی۔

حریم کی زندگی کی یہ رات بہت بھیانک تھی جس نے اُس کے ہر احساسات کو چھین لیا تھا آج کی رات نے حریم پہ بہت بھاری تھی اور وہ اندر سے پوری طرح سے مرچکی تھی جس کا زمیڈار وہ بس دُرید شاہ کو سمجھتی تھی



Posted On Kitab Nagri

دُرید کافی وقت سے سونے کی کوشش کر رہا تھا مگر نیند تھی جو شاید اُس سے روٹھی ہوئی تھی جو آنے کا نام تک نہیں لے رہی تھی اُس کو اپنے اندر آج عجیب سے بے چینی محسوس ہو رہی تھی جس کو وہ کوئی نام نہیں دے پا رہا تھا۔

مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے جیسے حریم تکلیف میں ہے۔ دُرید بیڈ سے اٹھتا اپنے کمرے کی کھڑکی کے پاس کھڑا ہوتا بڑبڑایا۔

میں کچھ زیادہ سوچ رہا ہوں اُس کے بارے میں۔ دُرید نے اپنے دل کو ڈپٹا۔
تابش کو کال کرتا ہوں۔ کسی خیال کے تحت وہ اپنے فون کی جانب بڑھتا تو موبائل کی اسکرین آن کی تو اُس کو احساس ہوا۔

ایک بج رہا ہے اس وقت کال کرنا ٹھیک نہیں وہ سب سوچکے ہو گے۔ دُرید نے اپنی بات کی نفی اور اپنا سر پکڑتا بیڈ پہ بیٹھ گیا اُس کا دل کسی انہونی کے احساس سے دھڑک رہا تھا جیسے کچھ بُرا نہیں بہت بُرا ہونے والا ہو اور اُس کے سامنے بار بار حریم کا چہرہ آ رہا تھا جو اُس کو بے چین کر رہا تھا۔



تم سوئی نہیں ابھی تک؟ ماہی جو کچن سے پانی لینے کے غرض سے جا رہی تھی اُس نے جب لاؤنج میں آروش کو بیٹھا پایا تو اُس کے پاس آکر بولی۔

میں نے حریم کے مطلق بہت بُرا خواب دیکھا ہے اس لیے مجھے نیند نہیں آرہی گھبراہٹ ہو رہی ہے اور یہ گھبراہٹ تب تک رہے گی جب تک میں حریم کی آواز نہ سن لوں۔ آروش اُس کو دیکھ کر بولی۔

Posted On Kitab Nagri

سب ٹھیک ہو گا ایک خواب کے بارے میں اتنا مت سوچو۔ ماہی نے اُس کو تسلی کروائی۔
میں کسی خواب کو اتنا سنجیدگی سے خود بھی نہیں لیتی مگر حریم رو رو ہی تھی اور تم نہیں پتا ہماری حریم بہت
بہادر ہے وہ بلا وجہ روتی نہیں ہے۔ آروش نے اُس کی بات سن کر کہا
تم بہت پیار کرتی ہو حریم سے؟ ماہی نے اُس کی فکر مندی دیکھ کر اندازہ لگایا۔

حریم مجھے عزیز ہے میری کوئی چھوٹی بہن نہیں جس طرح میں لالہ والوں سے چھوٹی ہوں تو وہ میری
ٹانگ کھینچا کرتے تھے بچپن میں میری چیزیں غائب کیا کرتے تھے ٹھیک اُسی طرح یہ سب میں حریم
کے ساتھ کیا کرتی تھی وہ تب چھوٹی تھی بہت تو ایک بار رونے پہ آ جاتی تو بس پھر روتی چلی جاتی اگر کوئی
اُس کو خاموش کروانا چاہتا تو اُس کے رونے میں مزید روانگی آ جاتی تب میں اُس کو اسٹیشن سیکر کہا کرتی
تھی سارا وقت درید لالہ کے پیچھے ہوا کرتی تھی کھانا تک اُن کے ہاتھ سے کھایا کرتی تھی مگر جب وہ
پڑھائی کے سلسلے میں باہر گئے تو میں نے تھوڑا بہت اُس کا خیال رکھنا شروع کیا وہ بہت حساس تھی اُس
کے پاس نہ ماں تھی نہ باپ کا پیار ہم جب اپنی ماؤں کے ساتھ ہوتی تو سب کو وہ حسرت کی نگاہوں سے
دیکھتی تھی مگر جب درید لالہ ہوتے تو اُس محترمہ کے مزاج ہی نہیں ملتے تھے کے ہم سب سے بڑے
دُرید لالہ تھے دلدار لالہ تو حویلی میں کم پائے جاتے تھے تو ہم سب بچوں کا خیال دُرید لالہ رکھتے اور حریم
چھوٹی چھوٹی بات لالہ کو بتاتی میری تو جانے کتنی چغلیاں وہ اُن کو دیتی تھی چاہے دُرید لالہ مجھ سے کتنا پیار
کیوں نہ کرے مگر جب حریم اُن کے سامنے ہوتی تو میرے بجائے وہ اُن کی سنتے کیونکہ پھپھو جان نے

Posted On Kitab Nagri

حریم کی زمینداری لالہ کو دی تھی اس لیے وہ حریم کا کام سب خود کیا کرتے تھے اماں سائیں یا گھر کے ملازموں سے نہیں۔ ماہی کے ایک سوال پہ آروش اُس کو سب کچھ بتاتی چلی گی اور ماہی کچھ حیرت سے اُس کو دیکھ رہی تھی اتنے وقت میں آروش کو اُس نے اتنا زیادہ بولتا نہیں دیکھا تھا کیونکہ وہ اُس کی بات کا ہمیشہ مختصر جواب دیا کرتی تھی مگر آج وہ بہت اچھے سے اُس کو جواب دے رہی تھی ماہی کو آروش آج بہت مختلف لگی۔

مجھے ایسا لگتا ہے جیسے تم نظر آتی ہو ویسی ہو نہیں۔ ماہی سے رہا نہیں گیا تو کہا۔
آروش جو حریم کے مطلق سوچ رہی تھی ماہی کی اس بات پہ وہ چونک پڑی
میں سمجھی نہیں۔ آروش نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگی۔

میری بات کا مطلب یہ ہے تم دیکھنے میں بہت سخت مزاج کی لگتی ہو اور تم بولتی بھی بہت سخت قسم کا ہو
مگر آج مجھے ایسا بالکل نہیں لگا آج تم مجھے حساس مزاج کی پیار کرنے والی سب کا خیال کرنے والی لگی
ہو۔ ماہی اُس کو دیکھ کر مسکرا کر بولی
www.kitabnagri.com

رات بہت ہو گئی ہے تمہیں اپنے کمرے میں جانا چاہیے لالہ انتظار کر رہے ہو گے۔ آروش نے اُس کی
بات پہ یہ کہا تو ماہی نے اُس کو گھورا
کھڑوس۔ ماہی اُس کو دیکھتی نئے لقب سے نوازنے لگی۔



ہے یمان۔

Posted On Kitab Nagri

شازل اپنے کلائنٹ سے ملنے مونال ریسٹورنٹ آیا تھا جہاں اُس کو یمان فینز کے درمیان کھڑا پایا تو اُس کو آواز دی۔

یمان نے اپنے نام کی پُکار پہ سامنے دیکھا تو شازل اُس کو آواز دے رہا تھا شازل کو دیکھ کر یمان کو اپنے زخم تازہ ہوتے محسوس ہوئے اُس نے اپنے ساتھ کھڑے لوگوں سے ایک سیوز کیا اور ناچاہنے کے باوجود بھی شازل کے پاس آیا

السلام علیکم۔ یمان اُس کے پاس والی چیئر پہ بیٹھ کر سلام کرنے لگا۔
وعلیکم السلام کیسے ہو؟ شازل نے مسکرا کر اُس کو دیکھا جو آج معمول سے زیادہ سنجیدہ نظر آ رہا تھا۔
تمہارے سامنے ہوں۔ یمان تیکھی نظروں سے اُس کو دیکھ کر آپ جناب کا تکلف چھوڑ کر بولا "شازل اُس کو ہینڈ سم ڈیشنگ پر سناٹلی کا مالک لگا مگر اپنے مقابلے میں کم لگا"

ان سے زیادہ تو میں اچھا ہوا پھر انہیں اس میں کیا نظر آ گیا۔ یمان اپنا چہرہ دوسری جانب کیے سوچنے لگا مجھے تمہارا شکریہ ادا کرنا تھا اگر کل تم نہ ہوتے تو پریشانی کا سامنا کرنا کیسے جانے کب آتی اور میری بہن مجھ پہ غصہ ہوتی۔ شازل کے بہن لفظ پہ یمان کو حیرت کا شدید قسم کا جھٹکا لگا وہ آنکھیں پھاڑ کر اُس کو دیکھنے لگا اُس کو اپنے کانوں پہ یقین نہیں آیا۔

بہن؟ یمان دھڑکتے دل کے ساتھ اُس کو دیکھنے لگا اُس کا رواں رواں شازل کے جواب کا منتظر تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں بہن بھول گئے کیا کل جو میرے ساتھ تھی وہ۔ شازل نے کہا تو یمان کو اپنے کم عقل ہونے پہ جی بھر کر غصہ آیا اور دل کے کسی کونے میں سکون ملا پھر اچانک اپناری ایکشن یاد آیا تو اُس کے چہرے پہ ہنسی آئی۔

از ایوری تھنگ فائن؟ شازل نے اُس کو مسکراتا دیکھا تو کچھ تعجب سے پوچھا اُس کو سب سے زیادہ حیرانی یمان کے ڈمپلز دیکھ کر ہوئی تھی اُس کے حساب سے یمان کے گالوں پہ ڈمپلز نہیں تھے مگر اس وقت اُس کے اتنے گہرے گڑھے دیکھ کر وہ حیران بھی ہوا تھا اور اُس کو وہ ڈمپلز خوبصورت بھی لگے تھے۔

ہاں فائن۔ یمان نے خوشگوار لہجے میں کہا اُس کا موڈ اچانک سے فریش ہو گیا تھا ساری رات جو اُس نے کانٹوں پہ گزاری تھی اب جیسے بھڑکتے دل کو قرار سا آیا تھا۔
یہ چوٹ کب آئی؟ شازل کی نظر اب اُس کے ہاتھ پہ گئی۔

یہ چوٹ میرے بے وقوف ہونے کا ثبوت ہے۔ یمان اپنا ہاتھ دیکھ کر بولا

سیریلی۔ شازل اُس کے جواب پہ مسکرایا۔
www.kitabnagri.com

ہاں تم بتاؤ کچھ کھاؤ گے! یمان نے سخاوت کا مظاہرہ کیا

بل تم پے کرو گے؟ شازل نے شرارت سے اُس کو دیکھا

بلکل میں کروں گا اور تم بتاؤ کیا کرتے ہو؟ یمان نے مسکرا کر پوچھا

Posted On Kitab Nagri

آج تم مجھے کافی خوش دیکھائی دے رہے ہو میں اتنی بار تم سے ملا ہوں اور مجھے اب پتا چلا ہے تمہارے پاس اتنے پیارے پیارے ڈمپلز ہیں سچی بتاؤ تو مجھے پہلے لگتا تھا یہ ڈمپلز بس لڑکیوں پہ سوٹ کرتے ہیں مگر تمہیں دیکھا تو میری سوچ بدل گئی۔ شازل اُس کی بات کا جواب دینے کے بجائے یہ بولا

میں خود اپنے ڈمپلز کم دیکھتا ہوں۔ یمان اپنی بیئر ڈپہ ہاتھ پھیر کر گول مٹول سا جواب دینے لگا تو شازل قہقہہ لگانے لگا۔

کبھی کبھی تم مجھے بہت فنی لگتے ہو۔ شازل نے اپنی رائے کا اظہار کیا جس پہ یمان محض مسکرایا۔



تم تیار ہو تو چلے ہم نے شہر جانا ہے۔ شہباز شاہ سوچو میں گم کلثوم بیگم سے بولے

ایک مرتبہ سوچ لے شاہ صاحب آروش کارڈ عمل شدید ہو گا۔ کلثوم بیگم نے انہیں باز رکھنا چاہا

میں جانتا ہوں مگر بتانا تو ہے آخر کو ایک دن اُس کو اپنوں کے پاس جانا تھا۔ شہباز شاہ نے یہ بات کس دل سے کہی تھی یہ بس وہ جانتے تھے

www.kitabnagri.com

حویلی کتنی سونی ہو جائے گی نہ اُس کے بنا۔ کلثوم بیگم افسردگی سے بولی

حویلی کا پتا نہیں دل ضرور سُونا سُونا ہو جائے گا۔ شہباز شاہ کے کہا تو انہوں نے ضبط سے اپنی آنکھوں کو میچا۔



Posted On Kitab Nagri

یہ حریم ابھی تک اُٹھی نہیں کیا اور تابش وہ کہاں ہے نظر نہیں آ رہا کیا وہ بھی ابھی تک سو رہا ہے؟ صدف بیگم نے ٹیبل پہ ناشتہ سجاتی ملازمہ سے پوچھا

جی وہ حریم بی بی تو شاید ابھی تک سو رہی ہیں مگر تابش بابا صبح سویرے کے گئے ہیں اور ابھی تک واپس نہیں آئے۔ ملازمہ نے بتایا

اچھا تابش چلا گیا پر یہ حریم کیوں نہیں آئی اُس کو تو صبح سویرے اُٹھنے کی عادت ہے۔ صدف بیگم پر سوچ لہجے میں بولی

میں دیکھ آؤں؟ ملازمہ نے اجازت چاہی۔

السلام علیکم۔ ابھی صدف بیگم اُس کو کوئی جواب دیتی اُس سے پہلے درید شاہ کی بھاری آواز سن کر صدف بیگم اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑی ہوئی۔

وعلیکم السلام دُرید بیٹا خیریت تم اتنی صبح صبح یہاں؟ صدف بیگم نے سوالیہ نظروں سے اُن کو دیکھا جی میں بس حریم سے ملنے آیا تھا۔ دُرید نے سنجیدگی سے بتا کر آس پاس نظر ڈرانے لگا کل پوری رات اُس کی کروٹیں بدل بدل کر گزری تھی تبھی وہ صبح ہوتے ہی یہاں چلا آیا تھا۔

حریم سو رہی ہے تم بیٹھو میں اُس کو جگاتی ہوں۔ صدف بیگم نے اُس کو بیٹھنے کا اشارہ کیا

میں بھی چلتا ہوں دروازے کے پاس رُک جاؤں گا۔ دُرید نے کہا

آؤں۔ صدف بیگم اُس کی بات پہ سر کو جنبش دیتی اُپر کی جانب بڑھی تو دُرید بھی اُن کے پیچھے جانے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

حری

صدف بیگم کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے جب انہوں نے بیڈ پہ کافی بکھرے انداز میں حریم کو بے سود لیٹا پایا اُن کے چہرے کی ہوائیاں اُڑ گئی تھیں۔

دُرید کو نظریں نیچے کرتا آ رہا تھا صدف بیگم کے اَدھورے جُملے پہ بے اختیار اُس نے اپنا سراٹھایا تو نظر حریم کی ایسی لٹی ہوئی حالت پہ پڑی تو اُس نے ڈھرتے کے دل کے ساتھ اپنی نظروں کا رخ موڑا جب کی صدف بیگم بھاگ کر اُس کے پاس پہنچتی چادر سے اُس کا وجود ڈھانپنے لگی۔
حریم۔

صدف بیگم کے منہ سے الفاظ نکل ہی نہیں پارہے تھے حریم کی ایسی حالت دیکھ کر جس کا پورا وجود اُس کے ساتھ ہوئی دردندگی کا ثبوت دے رہا تھا
ہٹے آپ۔ درید کپکپاہٹ بھری آواز سے کہتا صدف بیگم کو حریم سے دور کرتا ہوا بولا

در

www.kitabnagri.com

مجھے کچھ نہیں سُننا بس اپنے بیٹے کے لیے کفن کا بندوبست کرے۔ دُرید اُن کی بات سُنچ میں کاٹا دھاڑنے والی انداز میں بول کر اپنی پہنی شال اُتار کر حریم کو اچھے طریقے سے پہنائی جس سے اُس کا پورا وجود چھپ گیا پھر اپنے بازوؤں میں اُٹھانے لگا حریم کا ایسے ڈھیلا ڈھلا سا وجود پھر اُس کا زخموں سے چور چہرہ دیکھ کر

Posted On Kitab Nagri

دُرید کو اپنا دل پھٹتا محسوس ہو رہا تھا آنکھوں سے وہ منظر ہٹ نہیں رہا تھا جو اُس نے کمرے میں داخل ہوتے حریم کو ایسی حالت میں دیکھا تھا۔

دُرید میری بات تو سنو۔ صدف بیگم نے اُس سے کچھ کہنا چاہا مگر دُرید اُن سنی کرتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر جانے لگا۔

اپنی موت کو دعوت دے دی تابش توں نے۔ صدف بیگم گرنے والے انداز میں بیڈ پہ بیٹھ کر بولی دُرید کا اتنا شدت بھر د عمل دیکھ وہ جان گی تھی تابش کو دُرید کے ارتکاب سے سوائے ایک ذات کے کوئی بچا نہیں سکتی۔

شہباز شاہ کی گاڑی ابھی گاؤں کی حدود سے گزرنے والی تھی جب اُن کا سیل فون رینگ کرنے لگا۔ السلام علیکم۔ شہباز شاہ نے کال اٹینڈ کر کے سلام کیا کیونکہ کال اُن کے خاص آدمی کی تھی۔ وعلیکم السلام شاہ سائیں غضب ہو گیا۔ دوسری طرف سے بتانے والی بات پہ شہباز شاہ کے ماتھے پہ ان گنت بلوں کا جال بیٹھ گیا۔

گاڑی واپس موڑو۔ شہباز شاہ موبائیل بند کر کے ڈرائیور سے بولے۔

شاہ سائیں کیا ہوا؟ کلثوم بیگم نے بہت ہلکی آواز میں پوچھا۔

حویلی چلو پتا چل جائے گا۔ شہباز شاہ نے تاثر لہجے میں بولے تو کلثوم بیگم نے پھر کوئی اور بات نہیں کی۔



Posted On Kitab Nagri

ہمیں پولیس کو انوالو کرنا ہو گا۔ دُرید حریم کو لیکر ہسپتال آیا تھا جہاں سب حریم کی حالت دیکھ کر پہلے اُس کو مشکوک نظروں سے دیکھ رہے تھے مگر دُرید کو جاننے کے بعد انہوں نے کوئی سوال نہیں کیا تھا مگر اب ڈاکٹر کی اس بات پہ دُرید جو وٹینگ ایریا میں بیٹھا تھا چونک پڑا تھا۔

پولیس کو کیوں؟ دُرید جس کی آنکھیں شدتِ ضبط کی وجہ سے سرخ ہو گئی تھی وہ اپنے سامنے کھڑی لیڈی ڈاکٹر سے پوچھنے لگی۔

دیکھے پیشنٹ کاریپ کیا گیا ہے اور ایسے کس میں پولیس کا ہونے لازمی ہے۔ ڈاکٹر نے پروفیشنل انداز میں کہا

ریپ؟ درید کا دل کیا زمین چھٹے اور وہ اُس میں سما جائے۔

جی ریپ بہت برے طریقے سے کسی نے اُن کو اپنی دردندگی کا نشانہ بنایا ہے اب جب تک پولیس نہیں آجاتی میں ٹریمنٹ شروع نہیں کر سکتے۔ ڈاکٹر کی بات دُرید کو تپانے کے لیے کافی تھی۔

اُس کے شوہر نے کیا ہے ریپ سن لیا جان لیا اب جلدی سے علاج شروع کرے ورنہ مجھے ایک منٹ نہیں لگے گا اس پورے ہسپتال کو آگ لگانے میں۔ دُرید شیر کی مانند دھاڑا تو ڈاکٹر ڈر کر اُس سے کچھ قدم دور کھڑی ہوئی۔

جی۔ وہ جلدی سے جواب دیتی وہاں سے بھاگنے والے انداز میں گئی۔ جب کی دُرید کا دل حریم کی حالت جان کر پھٹنے کے قریب تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آپ نے ہمارے ساتھ جو کیا ہے نہ وہ ہم کبھی نہیں بھولے گے ہم آپ کو کبھی معاف نہیں کرے گے ہم بہت دور چلے جائے گی آپ کی زندگی سے اتنا کہ آپ ہماری پر چھائی دیکھنے کے لیے بھی ترس جائے گے مگر حریم نام کی کسی چیز لڑکی کا آپ کا سامنا نہیں ہوگا آپ نے ہمارے دل پہ وار کیا ہے ہمیں لہو لہان کیا ہے آپ نے جو ہمارے ساتھ کیا ہے نہ اُس کا احساس آپ کو ان شاء اللہ ایک دن ہو جائے گا مگر تب بہت دور ہو چکی ہوگی اُس وقت آپ کے پاس سوائے پچھتاوے کے کچھ نہیں ہوگا۔

مجھے معاف کر دو حریم مجھ سے بہت بڑی غلطی ہوگی تم نے ٹھیک کہا تھا میں پچھتا رہا ہوں مگر پلیز تم کہی دور مت جانا مجھے سچ میں بہت تکلیف ہو رہی ہے یا یوں سمجھو جو میں اس وقت محسوس کر رہا ہوں اُس کے لیے تکلیف لفظ بہت چھوٹا ہے۔ دُرید کے کانوں میں حریم کے الفاظ گونجے تو وہ بے بسی کی انتہا کو چھوتا تصور میں اُس سے مخاطب ہوا اُس کے جسم کا ہر ایک عضو حریم کی سلامتی کی دعا مانگ رہا تھا۔

وہ تکلیف آپ محسوس نہیں کر سکتے جو ہم پچھلے ایک ماہ سے برداشت کرتے آئے ہیں اور جواب ساری زندگی سہے گی آپ ہمیں زندہ قبر میں دفن دیتے مگر یہ شادی نہ ہونے دیتے۔

Posted On Kitab Nagri

دُرید کو ایسا لگ رہا تھا جیسے حریم اُس کے سامنے کھڑی اُس پہ دوبارہ سے گرج رہی ہو مگر ایسا نہیں تھا حریم اُس کے پاس نہیں تھی وہ اپنا کہا سچ ثابت کر رہی تھی اُس کو پچھتاوے کے احساس میں ڈال کر سکون سے ہوش و حواس سے بیگانا تھی۔

آپ نے ماما جان کا بدلا ہم سے لیا ہے اگر آپ کو آپ کی محبت نہیں ملی تو آپ نے ہم سے بھی ہماری محبت چھین لی ماما جان سے انتقام لینے کے چکر میں آپ نے ہمیں کہی کا نہیں چھوڑا ہمارے دل میں ہمارے دماغ میں ہمارے جسم میں آپ خون کی مانند ڈورتے ہیں یہ جانتے ہوئے بھی آپ نے ہمارا نکاح کسی اور سے کروادیا ہمیں گنہگار بنا دیا۔

میری زندگی کی بہت بڑی غلطی تھی یہ جو میں نے تمہیں اُس حیوان کے ہاتھ سونپا تم تو شروع سے میری زمیرداری تھی میں کیوں اپنی زمیرداری سے سستہ رہا ہوا کیوں تمہاری ایک نہ سنی مگر یہ سچ ہے میں نے کبھی تم سے بدلا نہیں لیا بھلا میں کیوں بابا سائیں کا بدلا تم سے لوں گا تم میرے لیے بہت اہم تھی حریم میں نے تمہارے لیے اچھا سوچا تھا میں چاہتا تھا تم ہمیشہ خوش رہو اگر مجھے زرہ بھی شک ہوتا میرے ایک ایسے فیصلے پہ تمہارا یہ حال ہو گا تو میں کبھی میں ایسا نہ کرتا۔ دُرید بے بسی اپنی آنکھوں کو زور سے میچ کر

بولا

Posted On Kitab Nagri

پلیز حریم مجھے معاف کر دینا۔ دُرید کی آنکھ سے ایک آنسو نکلا جس کو دُرید خود بھی محسوس نہیں کر پایا تھا۔



پریشان ہو؟ شازل نے آروش کو بار بار یہاں سے وہاں ٹہلتا پایا تو پوچھا

لالہ مجھے گاؤں جانا ہے۔ آروش نے شازل کی بات سن کر کہا

پر کیوں تم تو یہاں اُسے کرنے والی تھی۔ شازل اُس کی بات پہ حیران ہوا

مجھے اچھا محسوس نہیں ہو رہا تھا صبح سے اماں سائیں بابا سائیں دُرید لالہ کو کال کر رہی ہو مگر کوئی بھی کال

ریسیو نہیں کر رہا پتا نہیں حریم کیسی ہو گی۔ آروش پریشانی کے عالم میں بولی

حریم اُس کا کیا زکر؟ شازل نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگا۔

کل خواب دیکھا تو آروش نے تب سے پریشان ہے۔ ماہی شازل کی جانب کافی کاگ بڑھا کر بولی۔

ایک خواب

شازل کی بات اپنے سیل فون پہ آتی کال کی وجہ سے آدھی رہ گئی

www.kitabnagri.com

کس کا فون ہے؟ آروش نے بے چینی سے پوچھا

حویلی سے ہے۔ شازل اُس کو جواب دیتا کال ریسیو کرنے لگا۔

ہیلو دیدار لالہ سب خیریت؟ شازل نے کال اٹھا کر کہا

کچھ خیریت نہیں شہر رہتے ہو تم سے یہ نہیں ہوتا گاؤں میں کیا ہو رہا ہے اور کیا نہیں۔ دوسری طرف

دیدار شاہ نے اُس پہ طنز کیا۔

Posted On Kitab Nagri

طنز کرنے کے لیے کال کی ہے؟ شازل ایک نظر آروش پہ ڈال کر بولا
نہیں بلکہ یہ بتانے کے لیے کال کی ہے کے شام میں حریم کا جنازہ ہے بیوی کے قدموں سے اُٹھنے سے اگر
فرصت مل جائے تو جنازے میں شرکت کر لینا۔ دیدار شاہ دوبارہ سے طنز یہ کرتا کال ڈراپ کر گیا جب
کی اُس کی بات سن کر شازل سمجھ نہیں پایا وہ کیا کہے۔

کیا ہوا لالہ سب ٹھیک ہے؟ آروش نے اُس کے نامفہم تاثرات دیکھے تو پوچھا
تیار کر لوں گاؤں کے لیے نکلنا ہے۔ شازل سنجیدگی سے دونوں سے کہتا اُٹھ کھڑا ہوا۔



مجھے معاف کر دو مجھے نہیں تھا پتا تابش ایسا کچھ کرے گا۔ صدف بیگم حویلی آتی کلثوم بیگم کے قدموں
میں بیٹھ کر بولی جو ساری حقیقت جاننے کے بعد پتھر سی ہو گئی تھی۔

غیروں کا وحشیانہ انداز دیکھا تو مگر اپنے بھی ایسے ڈستے ہیں جان کر بڑا افسوس ہوا ہم نے کتنے چاہے
اپنے آنکھن کا پھول تمہارے حوالے کیا تھا اور تم جاہل لوگوں نے کیا کر دیا اُس کو پھول سمجھ کر توڑ ہی
دیا۔ فاریہ بیگم سخت نظروں سے اُن کو دیکھ کر بولی اتنی تکلیف تو ان کو اپنے بیٹے کی موت پہ بھی نہیں
ہوئی تھی جتنی حریم کی حالت جاننے کے بعد ہو رہی تھی۔

میں شرمندہ ہوں۔ صدف بیگم نادام ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

تمہارا اثر مندہ ہونا ہماری حریم کو پہلے جیسا نہیں بنا سکتا آخری وقت تک وہ بے چاری کہتی رہی مامی جان ہمیں شادی نہیں کرنی ہماری شادی نہ کروائے مگر ہم سب جیسے بہرے بن گئے تھے اُس کی آہ پکار کو سنا ہی نہیں تھا۔ کلثوم بیگم کے لہجے میں ندامت تھی کیونکہ حریم کی شادی میں اُن کا بڑا ہاتھ تھا۔ تابش معافی مانگ لے گا دوبارہ ایسا نہیں ہوگا۔ صدف بیگم کی بات پہ سب کے چہرے پہ طنزیہ مسکراہٹ نے بسیرا کیا۔

حریم کیا اتنی گی گنہری ہے یا اُس کا کوئی ولی وارث نہیں جو تم لوگوں کے ایسے رویے کے بعد ہم دوبارہ سے اُس کو تمہارے حوالے کرے گے حیرت ہے ایسی سوچ آئی بھی کیسے تمہارے دماغ میں۔ فردوس بیگم جواب تک خاموش تھی صدف بیگم کی بات پہ بولی۔

مجھے تو دُرید پہ حیرت ہو رہی ہے اور غصہ بھی آرہا ہے کہاں وہ اُس کے کپڑوں سے لیکر جوتوں تک میں احتیاط کرتا ہے پھر جب اتنا بڑا معاملہ ہوا تو دُرید نے کیا تابش کی نیچر جاننے کی کوشش نہیں کی وہ انسان بھی ہے یا انسان کے روپ میں درندہ۔ شبانا کلثوم بیگم کے سامنے پانی کا گلاس رکھتی بولی۔

بس اللہ کرے حریم جلدی ٹھیک ہو جائے ابھی تک تو کوئی تسلی بخش جواب بھی نہیں ملا۔ فاریہ بیگم پریشانی سے بولی۔

دُرید ہسپتال میں ہو گا اگر کہی اور ہوتا تو اب تک تابش کے قتل کی خبر آ پہنچی ہوتی۔ شبانا ٹیرھی نظروں سے صدف بیگم کو دیکھ کر بولی

Posted On Kitab Nagri

اچھی اچھی باتیں کرو۔ فردوس بیگم نے اُس کو ٹوکا

آپ شاید وہ واقعہ بھول چکی ہے پر مجھے اچھے سے یاد ہے جب دُرید پندرہ اور حریم تین سال کی تھی تو لان میں کھیلنے وقت جب حریم کے پاؤں میں صرف ایک کانٹا جھبٹا تھا تو کیسے دُرید نے مالی کی جان عذاب کر دی تھی کہ وہ لان کی صفائی ٹھیک سے کیوں نہیں کرتا۔ شبانہ نے ہاتھ نچانچا کر بتایا

یاد ہے مجھے اُس دن کے بعد نہ مالی حویلی کے لان میں نظر آیا اور نہ کوئی خبر ملی اُس کی۔ فردوس بیگم اور شبانہ کی باتیں صدف بیگم کا دل دھڑکا رہی تھی اُن کو اب حریم کے بجائے اپنے بیٹے کی فکر لاحق ہوئی تھی جو جانے کس کونے میں جھپ کر بیٹھ گیا تھا۔



آج آپ کو اپنے دوست کے پاس جانا چاہیے ہماری بیٹی کو اب واپس آ جانا چاہیے ہمارے پاس۔ زوبیہ بیگم ٹی وی دیکھنے میں مشغول دلاور خان سے بولی

ہمممم میں بھی یہی سوچ رہا تھا اُس نے کال کر کے کوئی رابطہ بھی نہیں کیا اب تو اتنا وقت بیت چکا ہے شادی کا ماحول بھی ختم ہو گیا ہو گا۔ دلاور خان اُن کی بات سے متفق ہوئے

پھر آپ آج ہی جائے اور ایسا کرے ایمان کو بھی ساتھ لیکر جائے اور ہماری بچی کو واپس لائے۔ زوبیہ بیگم نے عجلت دیکھائی۔

کل جاؤں گا ابھی نکلوں گا تو رات ہو جائے گی۔ دلاور خان نے گہری سانس بھر کر کہا میں نے ایمان کا بھی کہا۔ زوبیہ پھر سے بولی

Posted On Kitab Nagri

کل دیکھتے ہیں۔ دلاور خان کو اُس دن والی ایمان کی حالت کا خیال آیا تو کہا۔



شازل ماہی اور آروش کو حویلی چھوڑتا خود ہسپتال آیا تھا جہاں شہباز شاہ دُرید اور دیدار موجود تھے۔

یہ سب کیا ہو رہا ہے؟ شازل اُن تک پہنچ کر بولا

حریم کو تابش نے تشدد کا نشانہ بنایا ہے اور پھر روپوش ہو گیا ہے۔ جواب دیدار شاہ نے دیا "دُرید کی ایسی حالت نہیں تھی کہ وہ کچھ بولتا۔

اُس نے ایسا کیوں کیا۔ شازل کو حیرانی ہوئی۔

موت کا شوق چڑھا تھا اس لیے۔ کاٹ دار لہجے میں اس بار دُرید نے بتایا۔

جوش میں آکر ہوش نہ گنوا بیٹھنا اس وقت بس ہمیں حریم کی سوچنی چاہیے تابش کا فیصلہ بعد میں ہوگا۔ دیدار اُس کے ارادے بھانپتا بولا۔

جو ہو چکا ہے اُس کے بعد سوچنے کی گنجائش نہیں نکلتی۔ دُرید اتنا کہتا اٹھ کھڑا ہوا۔

www.kitabnagri.com

آپ کہاں حریم کو جب ہوش آئے گا وہ سب سے پہلے آپ کا نام لے گی۔ شازل نے اُس کو اٹھتا دیکھا تو جلدی سے کہا۔

وہ میرا نام نہیں لے گی۔ دُرید کے چہرے پہ عجیب قسم کی مسکراہٹ آئی۔

پر لالہ آپ کا یہاں ہونا ضروری ہے۔ شازل نے کہا

Posted On Kitab Nagri

میں ایک بہت ضروری کام سے جا رہا ہوں وہ نیٹالوں اُس کے بعد یہی رہوں گا مگر جب تک میں نہیں آجاتا تم یہاں سے کہیں اور مت جانا۔ دُرید اُس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتا سنجیدگی سے بولا تو شازل نے سر اثبات میں ہلایا۔



حریم ٹھیک تو ہے نہ کوئی خطرے والی بات تو نہیں؟ آروش نے کلثوم بیگم سے پوچھا۔
سانسیں چل رہی ہیں بس۔ کلثوم بیگم نے گہری سانس خارج کی۔
وہ بچی تھی آپ لوگوں نے اچھا نہیں کیا تھا اُس کی شادی کروا کر۔ آروش تلخ ہوئی۔
ہمیں تھوڑی پتا تھا میرا بھانجا ایسا نکلے گا۔ کلثوم بیگم کے لہجے میں ملال تھا۔
کیا ہم نہیں جاسکتے ہسپتال؟ آروش نے آس بھری نظروں سے اُن کو دیکھا
اپنے بابا سائیں سے کہو کیا پتا وہ تمہیں آنے کی اجازت دے وہاں کسی عورت کا ہونا بھی ضروری
ہے۔ کلثوم بیگم نے کہا
www.kitabnagri.com
میں شازل لالہ سے کہتی ہوں مجھے لینے آئے۔ آروش فورن سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

آرو میں ابھی نہیں آسکتا تم تھوڑا انتظار کرو تھوڑی دیر تک میں آجاؤں گا تمہیں لینے ابھی دُرید لالہ نے
کہا ہے میں ہسپتال سے باہر نہ جاؤں جب تک وہ نہیں آجاتے۔ آروش نے شازل کو کال کی تو شازل نے
کہا

Posted On Kitab Nagri

لالہ ہسپتال نہیں؟ آروش کو حیرانی ہوئی۔

وہ کسی کام کا کہہ کر گئے ہیں۔ شازل نے بتایا۔

آپ کو نہیں جانے دینا چاہیے تھا۔ آروش فکر مندی سے بولی

کیوں جانے نہیں دیتا؟ شازل کو ریڈور میں آتا پوچھنے لگا۔

دُرید لالہ حریم کی وجہ سے ٹینس ہو گے وہ جانے اب کہاں اور کیا کریں گے اگر تابش لالہ اُن کے ہاتھ آگئے

تو دُرید لالہ تو ان کی بوٹی بوٹی کر کے کتوں کے سامنے کریں گے۔ آروش نے کہا

وہ اسی قابل ہے پانچ گھنٹے سے کسی ڈاکٹر نے حریم کی طرف سے کوئی تسلی بخش جواب نہیں دیا اُس نے

حیوان نے بہت بُرا کیا ہے اُس کو جینے کا کوئی حق نہیں۔ شازل سر جھٹک کر بولا



کوئی ہے؟

پلیز مجھے باہر نکالو۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اندھیرے کمرے میں کُرسی پہ بندھتا تابش زور زور سے جانے کتنے وقت سے چلا رہا تھا مگر کوئی اُس کی

فریاد سُننے والا نہیں تھا وہ شہر بھاگنے کے چکر میں تھا مگر کچھ لوگوں نے اُس کو یہاں قید کر لیا تھا۔

تمہیں کیا تمہارے جسم سے روح تک آج نکل جائے گی۔ کسی کی بھاری سرد آواز سن کر تابش کا گلا خشک

ہوا۔

دُرید لالہ؟ تابش نے اٹک اٹک کر اُس کا نام لینے لگا اُس کا پورا وجود کانپ اُٹھا تھا دُرید کی آواز سن کر۔

Posted On Kitab Nagri

خبردار جو مجھے لالہ کہا بھی تو۔ دُرید ایک جست میں اُس تک پہنچتا اُس کا گلاب بوچ کر بولا۔
م م معاف کک کر دے۔ تابش کے گلے سے بمشکل آواز نکلی۔

چٹاخ

چٹاخ

معافی تمہیں لگتا ہے میں تمہیں معافی دوں گا کمینے انسان میں آج تمہیں جان سے مار دوں گا۔ دُرید اُس کا
گلاب چھوڑ کر اُس کا چہرہ تھپڑوں سے لال کرتا ہوا غرایا۔

غصہ آگیا تھا پر میں دوبارہ ایسے نہیں کروں گا بس ایک موقع دے۔ تابش منت پہ اُتر آیا
وارنگ دی تھی میں نے تمہیں پر تم سمجھنے والی ہڈی نہیں ہو خود تم نے اپنی موت کو دعوت دی
ہے۔ دُرید اُس کو بالوں سے پکڑتا نفرت سے اُس کو دیکھ کر بولا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

چٹاخ

حریم کا نام بھی اپنی گندی زبان سے لیا تو زبان کاٹ کے ہاتھ میں دے دوں گا۔ دُرید پھر سے اُس کے
چہرے پہ تھپڑوں اور مکوں کی برسات کرتا ہوا بولا۔

میں کل بہک گیا تھا۔ تابش کو اپنے کان سائیں سائیں کرتے محسوس ہو رہے تھے دُرید کی مار کی وجہ سے
مگر اپنی سی کوشش کے شاید وہ اُس پہ رحم کھا جائے۔

Posted On Kitab Nagri

پانی لاؤ۔ دُرید اُس کی بات نظر انداز کرتا تیز آواز میں بولا تو دو سے تین آدمی گرم پانی کی بڑی بالٹی لائے جس کو دیکھ کر تابش کا رنق فق ہونے لگا اُس کو دُرید کے ارادے ٹھیک نہیں لگ رہے تھے۔

نہیں نہیں۔ گرم پانی کی بالٹی دیکھ کر تابش اپنا سر نفی میں ہلانے لگا۔

اِس کے اُپر گراؤ پانی کی ساری بالٹی۔ دُرید نے حکم صادر کیا تو تابش اُٹھنے کی کوشش کرنا لگا مگر رسیوں میں بندھے ہاتھوں کی وجہ سے وہ کچھ کر نہیں پایا۔

آآہ آہ

ر ر ر ح م م م کرے

آآہ

ان آدمیوں نے جیسے ہی تابش کے اُپر گرم پانی گرایا تو تابش کی دلخراش چیخے گونج اُٹھی اُس کو اپنا سارا جسم گرم پانی سے جھلستا محسوس ہو رہا تھا مگر دُرید کو جیسے سکون مل رہا تھا اُس کی آہوں پکار سن کر۔

لڑکیوں پہ تو بڑی اپنی مردانگی دیکھاتے ہو اور اب یہی پہ تمہاری بس ہوگی۔ وہ آدمی اپنا کام کر کے چلے گئے تو دُرید مصنوعی افسوس سے اُس سے بولا پر تابش میں اتنی سکت نہیں تھی کہ وہ کچھ بولتا۔

تمہیں پتا ہے تابش اتنی سی تھی حریم۔ دُرید نے اپنے دونوں ہاتھوں کے اشارے سے اُس کو بتایا۔ تابش مندی مندی آنکھوں سے اُس کو دیکھ رہا تھا مگر سوچنے سمجھنے کی صلاحیت اُس کی مفلوج ہو چکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

پھپھو مریم نے اپنے کمرے میں مجھے بلایا تھا اور کہا تھا دُرید یہ میری پھول جیسی بچی اب تمہاری زمینداری ہے اُس کی آنکھوں میں کبھی آنسو آنے نہ دینا تب سے میں اُس کو ہر سرد دھوپ چھاؤں سے بچاتا آ رہا تھا اُس پہ ایک خراش مجھے برداشت نہیں ہوتی تھی پر میرے ایک غلط فیصلے سے وہ پھول پوری طرح سے مَر جھایا گیا ہے جہاں میں ایک خراش برداشت نہیں کر سکتا تھا وہاں تم نے اُس کا پورا وجود زخموں سے چور کر دیا ہے تمہیں کیا لگتا ہے میں تمہیں معاف کروں گا تم نے اُس کو بس جسمانی تکلیف نہیں دی تابش اُس کو اندر سے بھی پوری طرح سے توڑ دیا ہے میں کیسے اُس کو سمیٹوں گا اور تمہیں کس کس غلطیوں کی معافی دوں گا میں نے ہمیشہ اُس کو خوش دیکھنا چاہا دنیا کی ہر خوشی اُس کے قدموں میں رکھنا چاہا اور تم نے کیا کیا؟ اُس کے سامنے تکلیفوں کا پہاڑ سامنے کیا میرا دل پھٹنے کے قریب ہو رہا ہے جب جب دماغ میں یہ خیال آ رہا ہے کہ وہ رات کو کتنا تڑپی ہوگی کتنا احتجاج کیا ہوگا کتنی چیخی ماری ہوگی پر تم نے اُس معصوم پہ رحم نہیں کھایا تو مجھ سے کیسے رحم کی اُمیدیں لگا رہے ہو۔ دُرید بر فیلے لہجے میں کہتا اپنی جیب سے پستول نکالی۔

www.kitabnagri.com

نہیں نہی نہیں۔ تابش کی آنکھیں خوف کے مارے پھیل سی گئی تھی جب کی دُرید کی آنکھوں میں شیطانی چمک تھی اُس نے اپنے پستول کا ٹریگر دبایا۔

ٹھاہ

ٹھاہ

Posted On Kitab Nagri

ٹھاہ

ٹھاہ

دُرید بنا اُس کی حالت پہ رحم کھاتا چھ کی چھ گولیاں اُس کے سینے میں پیوست کی۔ جس سے تابش کا سر ایک طرف کو لڑھک سا گیا تھا۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

دُرید پستول دوبارہ اپنی جیب میں رکھتا حقارت بھری نظروں سے اُس کا مردہ وجود دیکھ کر بڑبڑایا

حریم کیا ہوا روکیوں رہی ہو؟ دُرید شاہ دس سالہ حریم سے پوچھنے لگا

دُرا آروش آپ نے امیں مالا۔ حریم نے روتے ہوئے دُرید سے آروش کی شکایت کی جو مٹی کے برتن بنانے میں مصروف تھی

امیں نہیں ہمیں ہوتا ہے اور مالا نہیں مارا ہوتا بولنا نہ آتا ہو تو بندے کو چاہیے خاموش رہے۔ سولہ سالہ آروش نے اُس کو گھور کر کہا تو حریم اور زور سے رونے لگی۔

آروش۔ دُرید نے مصنوعی گھوری سے اُس کو نواز کر حریم کو اپنے ساتھ لگایا

لالہ یہ ایک نمبر کی جھوٹی ہے خود اس نے میرے سارے محنت سے بنائے ہوئے برتن توڑے ہیں اور

اب میسنی بن کر آپ کو میری شکایت لگا رہی ہے اگر ایسا رہا تو میں نے سچ میں اس کے کان کے نیچے زور

سے تھپڑ لگانا ہے۔ آروش غصے سے اپنی ناک پھولا کر بولی

Posted On Kitab Nagri

ام جھوٹے نہیں۔ حریم نے احتجاج کیا۔

سو جھوٹے مرے ہو گے جب تمہارا جنم ہوا ہو گا۔ آروش نے پھر سے کہا
حریم علی جھوٹ نہیں بولتی۔ حریم ہونٹ لٹکا کر کیوٹ سی شکل بنائی تو دُرید کو بے ساختہ اُس پہ پیارا آیا
تبھی جھک کر اُس نے حریم پہ ماتھے پہ بوسہ دیا

حریم علی کا یہی سب سے بڑا جھوٹ ہے کہ وہ جھوٹ نہیں بولتی۔ آروش نے اُس کو تپایا
دُرا۔ حریم پھر سے روتی دُرید کے سینے میں چہرہ چھپانے لگی

میں تمہیں تھپڑ ماروں گا آرو کیوں تنگ کر رہی ہو حریم کو یہ تو بچی ہے تم تو بڑی ہونہ۔ دُرید حریم کے بال
سہلاتا ہوا اُس سے بولا

جی نہیں ہم بچی وہ بھی چھوٹی سی کاکی سی کل ہی تو جنم ہوا تھا میرا۔ آروش فورن بولی
کل کیوں تمہارا تو صبح جنم ہوا تھا بس صحت مند ہونے کی وجہ سے یہاں آگئی مٹی کے برتن بنانے۔ دُرید اُس کو
گھور کر بولا

لالہ مجھے یوں گھورے مت میں بتا رہی ہوں بابا سائیں کو آپ کی شکایت لگاؤں گی۔ آروش نے اپنی
طرف سے دُرید کو دھمکایا

ماما جان کی چچی۔ حریم منہ بسور کر بولی تو دُرید نے لب دانت تلے دبائے اپنی مسکراہٹ دبائی جب کی
آروش کا منہ کھلا کھلا رہ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

خود کیا ہو تم دُرید لالہ کی چمچی۔ آروش اُٹھ کر اپنے مٹی والے ہاتھ اُس کے گال پہ لگا کر بولی۔

دُر لالہ کی آرو جلیس ہو رہی ہے۔ حریم نے چڑایا

میں ابھی بابا سائیں سے کہتی ہوں کہ آپ دونوں کی کلاس لگائے ٹھنڈ میں آج کی رات آپ دونوں کو ننگے پاؤں لان میں کھڑا کرے تب پتا چلے گا آروش شاہ سے پنگا از نیور چنگا۔ آروش باہر کی جانب بڑھتی ہوئی بولی۔

او چھوٹا پیک بڑا دھماکا حریم کا نام مت لینا۔ دُرید نے اُس کو جاتا دیکھا تو کہا
سب سے پہلے تو اس میسنی کا نام لوں گی۔ آروش دُرید کی بات پہ پلٹ کر بولی۔
آگے جا کر تمہارا نام جھوٹوں لی لیسٹ میں سر فہرست ہو گا۔ دُرید تپ اٹھا۔
جی نہیں یہ اعزاز تو آپ چہیتی حریم کا ہے میں کیوں کسی کی جگہ لینے لگی آروش شاہ کسی کی جگہ لیتی نہیں
بلکہ خود کی جگہ بناتی ہے۔ آروش شانِ بے نیازی سے کہتی باہر کو بھاگی۔
باتوں میں تو اس کا کوئی ثانی نہیں۔ دُرید اُس کی اتنی ڈائلاگ بازی پہ حیران ہو رہا تھا۔
تھراوت تیوی دے کے گی تو ایشا ہوتا نا۔ (سارا وقت ٹی وی دیکھے گی تو ایسا ہو گا نہ) حریم نے دُرید کی
معلومات میں اُضافہ کیا۔
تمہیں بڑا پتا ہے۔ دُرید اُس کی ناک دبا کر بولا۔

Posted On Kitab Nagri

تیوں تی ام بی اُن تے سات ہوتے اے۔ (کیونکہ ہم بھی اُن کے ساتھ ہوتے ہیں) حریم اُس کے کان کے پاس آتی بتانے لگی۔

اچھا یہ بتاؤ آرونے کہاں مارا؟ جو تم اتنا روئی۔ دُرید کچھ سنجیدہ ہوا۔

وہ یہاں بازو پہ انہوں نے اپنا ناخن دبایا۔ حریم پھر سے رونے والی شکل بنائے بتانے لگی۔ تو دُرید عیش عیش کر اٹھا

سیر یسلی حریم آرونے کے ناخن تو بہت چھوٹے ہیں تم جو اتنا روئی میں نے سوچا خدا نخواستہ آرونے تمہارا سر تو نہیں پھاڑ دیا۔ دُرید اُس کے دونوں بازو چیک کرتا بولا جہاں کوئی چوٹ یا ناخن تک کا کوئی نشان نہیں تھا۔

آپ تو لگے تو پتا چلے۔ (آپ کو لگے تو پتا چلے) اتنی درد ہوتی ہے۔ حریم ناراض لہجے میں بولی۔ اچھا درد ہوا ہو گا مگر حریم بہادر بنو ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں میں رویا نہیں کرتے کہو اب حریم بڑی ہو کر بہادر بنے گی۔ دُرید نے نرمی سے اُس کو سمجھانے کی خاطر کہا تو حریم زور زور سے نفی میں سر کو جنبش دینے لگی۔

کیوں نہیں کہو گی بولو۔ دُرید نے تھوڑا سختی سے کہا

ام بادر نہیں آپ تی ٹیوی بنے گے۔ (ہم بہادر نہیں آپ کی بیوی بنے گی) حریم نے منہ بھلا کر کہا کیا کیا بنوں گی؟ دُرید کو سمجھ نہیں آیا

Posted On Kitab Nagri

ٹیوی وہی جو ماما جی تی ماما جی ہیں وہی ام آپ تی بنے گی۔ (بیوی وہی جو ماما جی کی ماما جی ہیں وہی ہم آپ کی بنے گی۔ دس سالہ حریم اب قدرے شرما کر بولی تو ساری بات سمجھ آنے کے بعد دُرید کا چھت پھاڑ قمقمہ گونجا

ٹی وی تم تیوی بولتی ہو اور بیوی کو تم ٹیوی بول رہی ہو حریم یار اب مجھے تمہاری فکر ہو رہی ہے ماشا اللہ سے دس کی ہو مگر تمہارا تو تلہ پن نہیں جا رہا اگر بیس سال کے ہونے کے بعد بھی تم ایسی رہی نہ تو آرونے سچ میں تمہارا مزاق اڑا اڑا کر جینا دشوار کرنا ہے لگتا ہے مجھے تمہارا چیک اپ کروانا پڑے گا۔ دُرید ہنس کر بولا

ام مجاق نہیں تر رہے۔ حریم بُرمان گی۔

مجھے پتا ہے آپ مذاق نہیں کرتی آپ بہت سیریس بندی ہے آپ مزاق کو بھی مذاق نہیں بلکہ سیریسلی لیتی ہیں مگر لگتا ہے تمہیں انار زیادہ کھلوانا پڑے گا اور چیک اپ بھی کروانا پڑے گا تاکہ تو تلہ پن تو ختم ہو۔ دُرید مسکرا ہٹ ضبط کرتا بولا

www.kitabnagri.com

چھوٹے سائیں شاہ سائیں آپ کو بلارہے ہیں۔ حریم کچھ کہنے والی تھی جب وہاں ملازمہ سر جھکا کر دُرید سے بولی۔

حریم لگتا ہے تمہارے ماما جی چچی نے ہماری چغلی دی ہے اب ہمیں واقع ساری رات لان میں گزرنی ہوگی۔ دُرید افسوس بھری شکل بنانا حریم سے بولا تو وہ کھی کھی کر کے ہنسنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

....._.....
ہسپتال سے کال آئی تھی شازل سائیں آپ کو ہسپتال آنے کا بول رہے۔ دُرید ماضی کی یادوں میں کھویا
ہوا تھا جب ایک آدمی نے اُس کو بتایا تو ہوش حقیقت کی دُنیا میں پہنچا۔
ہمممم تم جاؤ۔ دُرید سنجیدگی سے اُس کو بولا تو وہ سر کو جنبش دیتا چلا گیا۔
ایک ناخن لگنے پہ اتنا روتی تھی اتنی ساری تکلیف کیسے برداشت کی ہوگی تم نے۔ دُرید آج خود کو بہت
بے بس پارہا تھا۔



چٹاخ

خاموش کوریڈور میں تھپڑ کی آواز زور سے گونجی تھی جو شہباز شاہ نے دُرید کے آتے ہی اُس کے گال پہ
رسید کیا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

بابا سائیں۔ شازل نے اُن کو روکنا چاہا
چپ کوئی نہیں بولے گا۔ شہباز شاہ نے ہاتھ کے اشارے سے اُس کو خاموش رہنے کا کہا۔
تمہیں پتا ہے دُرید تم نے کیا حماقت کی ہے قتل کر دیا تم نے اس کا انجام جانتے ہو۔ شہباز شاہ کی بات پہ
دیدار اور شازل کو شدید قسم کا حیرت سے جھٹکا تھا۔
قتل وہ بھی لالہ نے۔ شازل کو یقین نہیں آرہا تھا۔

پہلا قتل نہیں کیا تمہارے لالہ جو اتنا حیران ہو رہے ہو۔ دیدار شاہ نے اُس کی بڑ بڑاہٹ سنی تو کہا۔

Posted On Kitab Nagri

تو میں اور کیا کرتا اُس کو زندہ زمین پہ چلنے پھرتے دیکھتا اُسے انسان کا انجام ایسا ہی ہونا چاہیے جو عورتوں کو کمزور لاچار بے بس سمجھتے ہیں ان کو جینے کا کوئی حق نہیں عورت کی پیٹ سے پیدا ہو کر عورت کو ہی اپنے پیروں کی جوتی سمجھنے لگتے ہیں میری نظر میں اُن کا کام تمام کرنا ہی عقلمندی ہے۔ دُرید آہستہ مگر سخت لہجے میں بولا اُس کو اپنے عمل پہ کوئی پچھتاوا نہیں تھا۔

مگر لالہ قتل کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ شازل افسوس بھری نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولا
تم اب دین کا درس دینے نہ لگ جانا۔ دیدار شاہ نے اُس کو ٹوکا۔

قتل کرنا گناہ ہے تو کسی معصوم کو اپنی دردندگی کا نشانہ بنانا کیا ثواب کا کام ہے ساری رات اُس کو تشدد کا نشانہ نیکی کا عمل ہے۔ دُرید اُس کی بات سن کر سرد لہجے میں بولا تو شازل خاموش ہو گیا۔

ٹھیک تمہاری بات دُرست ہے ایسے تو جانے کتنے مرد تمہیں ملے گے جو آتی جاتی لڑکیوں کو اپنی حوس کا نشانہ بناتے ہیں کوئی مرد اپنی بیوی کو مار تلپیٹتا ہے بہتان بازی کرتا ہے تو ان کا کیا کرو گے انہیں بھی جاؤ اور جا کر قتل کر دو ایک کے مرنے سے کیا ہو گا آج ایک مرا ہے کل دوسرا پھر تیسرا ایک کے مرنے سے بُرائیاں ختم نہیں ہو جاتی دُرید اور نہ لوگ پھر گناہ کرنا چھوڑ دیتے اگر کسی ایک کی موت دوسرے کے لیے عبرت کا نشان ہوتی نہ تو آج کبھی کوئی گناہ کوئی بُرائی تمہیں نظر نہ آتی اگر لوگوں کو عبرت لینا ہوتی تو قرآن سے لیتے توبہ کر لیتے۔ شہباز شاہ نے کرخ آواز میں کہا تو اُس نے اپنا سر جھٹکا

Posted On Kitab Nagri

میری نظر کے سامنے اگر اُن کو گنہر ہو گا تو میں وہ بھی کروں گا چاہے پھر مجھے پھانسی ہوتی یا عمر قید حریم کے ساتھ جو ہوا میں نے فلحال بس اُس کا حساب لیا ہے تاکہ کل دوسرا تابش پیدا نہ ہو تابش کو نہ اب غسل نصیب ہو گا اور نہ قبر نہ ہی اُس کا جنازہ ہو گا نہ کوئی اُس کے لیے جنازہ نماز ادا کرے گا۔ دُرید پھنکارا۔

ہمارے یہاں کوئی قانون نہیں ہوتا دُرید ہم اپنے گاؤں کے جج بھی خود ہوتے ہیں اور وکیل بھی ہمارا فیصلہ کوئی کورٹ یا پولیس والے نہیں کرتے یہ سب ہمارے گاؤں کے معزز لوگ کرتے ہیں اور تم نے چاہے جو کچھ کیا جس کے لیے بھی کیا اُس کا حساب تو الگ سے ہو گا۔ دیدار کی بات پہ شازل کے دماغ میں کچھ کلک ہوا۔

کیا ایک بار پھر سے جرگہ بیٹھا جائے گا۔ شازل جیسے دیدار شاہ کی ساری بات سمجھ گیا۔ ظاہر ہے دوسری پارٹی خاموش تو نہیں رہے گی۔ دیدار شاہ نے کہا۔

جرگہ بیٹھانے سے پہلے اُن کو ڈوب کر مر جانا چاہیے کیونکہ اُن کو جرگے سے کچھ حاصل نہیں ہو گا سوائے زلت کے۔ دُرید کو کوئی فرق نہیں پڑا۔

ایکسیوزمی پلیز شور مت کرے مریض ڈسٹرب ہو رہے ہیں۔ پاس سے گنہرتی نرس نے اُن کی آواز سنی تو کہا

حریم کیسی ہے؟ دُرید نے پوچھا

Posted On Kitab Nagri

کون حریم؟ نرس نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگی۔

جس کو ابھی آپ لوگوں نے روم نمبر ٹوٹی فائیو میں شفٹ کیا ہے۔ اس بارشازل نے سمجھایا جی وہ ابھی خطرے سے باہر نہیں وہ کوئی رسپانس نہیں کر رہی جیسے اُن کے اندر جینے کی تمنا نہ ہو وہ مزید جینا نہیں چاہتی۔ نرس نے بتایا

وہ کیا چاہتی ہے اور کیا نہیں اُس کی پرواہ کرنے کے بجائے ٹھیک سے علاج کرے آپ لوگ۔ دُرید نرس کی بات سن کر بھڑک اُٹھا۔

جی ہم وہ ہی کر رہے ہیں۔ نرس گڑ بڑا کر بول کر وہاں سے چلی گئی۔



جس طرح جھنگل میں آگ بھیلتی ہے ٹھیک اُسی طرح دُرید نے تابش کا قتل کر دیا یہ بات پورے گاؤں میں پھیل چکی تھی جس سے حویلی میں جہاں پہلے ہی غم کے بادل تھے اب مزید بڑھ گئے تھے۔ مجھے پتا تھا یہی ہوگا۔ شباناسب پہ ایک نظر ڈال کر بولی اُس کا لہجہ خاصا طنزیہ سے بھرپور تھا۔

نجمی جو ہیں۔ آروش کا اُس کا انداز پسند نہیں آیا۔

اپنے لیے دعا کرو اب جرگہ بیٹھے گا تو سب سے پہلے ونی مانگے گے۔ شبانانے شیطانی نظروں سے اُس کو دیکھ کر مصنوعی فکر مندی چہرے پہ سجا کر کہا

Posted On Kitab Nagri

سید زادیاں ونی میں نہیں جایا کرتی اگر مجھے اپنے لالہ کے لیے جانا بھی پڑا تو شوق سے جاؤں گی آپ کو میری فکر مندی میں گھلنے کی ضرورت نہیں۔ آروش نے بے تاثر لہجے میں کہا تو شبانا کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔

آروش کے پاس بیٹھی ماہی نے رشک سے اُس کا پر سکون چہرہ دیکھا تھا۔

اُن کا تعلق شاہ خاندان سے ان کو چاہیے ایسی رواج ایسے قانون ختم کریں اگر خدا نخواستہ کل کلاں اُن کی بیٹی قصاص کے نام پہ جائے وہ بھی غیر سید کے پاس تو وہ کیا کریں گے۔

ماہی کو ماضی میں کہے اپنے جملے یاد آئے تو اُس نے شرمندگی سے اپنا سر نیچے کر لیا اُس کو آج اپنے الفاظوں پہ پچھتاوا ہو رہا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کلتھوم آپا۔ وہ سب عورتیں ہال میں بیٹھی ہوئی تھی جب صدف بیگم اُجڑی ہوئی حالت میں حویلی داخل ہوئی۔

کیا ہوا؟ فردوس بیگم نے سپاٹ تاثرات سے پوچھا

Posted On Kitab Nagri

کیا ہوا یہ سوال ابھی بھی پوچھنا بنتا ہے میرا بڑا بیٹا تم حویلی والوں نے مارا ہے وہ کہاں ہیں مجھے اپنے بیٹے کا آخری دیدار کرنا ہے دُرید سے کہے مجھے اپنا بیٹا لا کر دے۔ صدف بیگم چیخ چیخ کر بولی۔

آپ خالہ جان اُس وقت کہاں تھی جب حریم پہ اتنا ظلم ہو رہا تھا ہمیں آپ حریم پہلے جیسی واپس کر دے پھر آپ جانے اور آپ کا بیٹا۔ آروش اپنی جگہ سے اٹھتی اُن کے سامنے آئی۔

دیکھو آروش اگر مجھے میرا بیٹا نہ ملا تو میں جرگہ بیٹھاؤں گی۔ صدف بیگم سب پہ نظر ڈال کر دھمکی آمیز لہجے میں بولی۔ ماہی پریشانی سے سب کو دیکھنے لگی اُس کو اپنی موجودگی مس فٹ لگ رہی تھی۔

جرگہ بیٹھانے کا کوئی فائدہ نہیں صدف جو تمہارے بیٹے نے کیا تھا اُس حساب سے جرگہ ہم لوگوں کو بیٹھانا تھا پُر دُرید نے خود ہی کام پورا کر دیا اس لیے تمہاری کوششیں رائیگان جاری گی۔ کلثوم بیگم نے سرد لہجے میں کہا

آپ تو میری بہن ہیں پھر بھی ایسی باتیں بول رہی ہیں۔ صدف بے یقین نظروں سے اُن کو دیکھنے لگی۔ میں تمہاری بہن ہوں اس بات کا افسوس مجھے تا عمر رہے گا ابھی یہاں سے چلی جاؤں ہم سب پہلے سے ہی پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ کلثوم بیگم نے سنجیدگی سے کہا۔

میرا بیٹا قتل ہوا ہے۔ وہ چیخ پڑی۔

ہمارے حریم اُس کا کیا جو آپ کے بیٹے نے اُس کے ساتھ کیا قصور کیا تھا اُس کا وہ تو معصوم تھی۔ آروش کو اُن کا میرا بیٹا میرا بیٹا کہنا پسند نہیں آیا۔

Posted On Kitab Nagri

تم نے اپنے بیٹے کی اچھی پرورش نہیں کی کم سے کم اُس کو عورت کی عزت کرنا تو سکھاتی تاکہ وہ اپنی عورت کی عصمت نہ لوٹا۔ فاریہ بیگم حد درجہ ٹھنڈے لہجے میں بولی۔



یمان تم کیا مصروف ہو؟ دلاور خان نے یمان کو موبائیل میں مصروف دیکھا تو پوچھا نہیں بس وہ آن لائن ٹکٹ بک کروا رہا تھا۔

آج رات میرا شو ہے لاہور میں۔ یمان نے بتایا۔

اچھا مطلب بڑی ہو۔ دلاور خان اُس کی بات سننے کے بعد بولے۔

ابھی ایک گھنٹہ فری ہوں آپ کو کوئی کام ہے تو بتادے۔ یمان نے کہا

میں گاؤں جا رہا تھا اپنی امانت لینے سوچا تمہیں ساتھ لے چلوں پر اگر تم لاہور جانے کی تیاری میں ہو تو

ٹھیک ہے پھر میں خود چلا جاتا ہوں۔ دلاور خان نے کہا

آپ ہمیشہ امانت لفظ یوز کرتے ہیں آپ کی امانت ہے کیا؟ یمان نے آج پوچھ لیا۔

www.kitabnagri.com

میری بیٹی۔ دلاور خان نے بتایا۔

بیٹی؟ یمان کے چہرے پہ نا سمجھی والے تاثرات نمایاں ہوئے۔

ہاں بیٹی جب یہاں آئے گی تو مل لینا۔ دلاور خان نے مسکراہٹ سے جواب دیا

اوکے۔ یمان نے کندھے اُچکائے۔



Posted On Kitab Nagri

آپ کے پیشٹ کو ہوش آگیا ہے۔ ڈاکٹر کی بات نے جیسے سب پہ خاص طور پہ دُرید کے جسم میں فی روح پھونک دی ہو۔

میں مل سکتا ہوں؟ دُرید نے پوچھا

جی مگر کوئی اسٹریس والی بات اُس کے سامنے مت کیجئے گا۔ ڈاکٹر نے ہدایت کی تو دُرید سر اثبات میں ہلاتا اُس سے ملنے جانے والا تھا مگر شہباز شاہ نے اُس کا بازو پکڑا۔

بابا سائیں؟ دُرید سوالیہ نظروں سے اُن کو دیکھنے لگا۔

بیوہ کر دیا ہے تم نے اُس کو عدت میں بیٹھے گی وہ اب تو تمہارا چار ماہ دس دن اُس سے کوئی ملنا نہیں ہوگا۔ شہباز شاہ کی بات کسی بم کی طرح اُس پہ گری وہ ساکت نظروں سے شہباز شاہ کو دیکھنے لگا جو بالکل سنجیدہ تھے۔

میں اتنا وقت اُس سے دور کیسے رہوں گا مجھے حریم کو سنبھالنا ہے۔ دُرید کی زبان لڑکھڑاہٹ کا شکار ہوئی۔

www.kitabnagri.com

تم نے حریم کا خیال کیا اُس کا یہ مطلب نہیں ہوتا تم اُس کے لیے محرم بن گئے ہو وہ تمہاری ہے تو کزن نہ اُس کا تم سے پردہ بنتا ہے میں نے پہلے کبھی حریم سے نہیں کہا وہ تم سے اپنا چہرہ چھپائے کیونکہ میں یہ نہیں چاہتا تھا وہ یہ سمجھے کہ ہم اُس سے پیار نہیں کرتے یا وہ کسی غلط فہمی کا شکار بنے تمہارا پہلے جو کوئی اُس پہ حق تھا وہ اُس دن ختم ہو گیا تھا جس دن تم نے اُس کو تابش کے ساتھ رخصت کیا تھا تم اُس کے لیے

Posted On Kitab Nagri

نامحرم ہو اور حریم کے عدت کے دن ہیں غلطی سے بھی اُس کے سامنے مت آنا۔ شہباز شاہ ایک کے بعد ایک جھٹکا دُرید کو دیتے رہے۔ دُرید بس بے بسی سے اُن کو دیکھنے لگا جب کی شازل اور دیدار خاموش تھے کیونکہ اُن کو پتا تھا شہباز شاہ درست بات کر رہے تھے۔

چار ماہ بہت بڑا عرصہ ہے حریم کو میری ضروری ہے۔ دُرید نے احتجاج کیا اُس کو تمہاری ضرورت تھی دُرید پر تب تم نے اپنا ہاتھ چھڑوا لیا میں اُس بچی کے سامنے پہلے سے ہی شرمندہ ہوں وہ بھی تمہاری وجہ سے اب جب تم اُس کے لیے فکر مندی دیکھا رہے ہو مجھے غصہ آرہا ہے۔ شہباز شاہ نے طنزیہ کیا۔

اُس کے اور میرے درمیان نامحرم والا فرق نہیں۔ دُرید سر جھکا کر بولا کیوں نہیں ہے فرق ہے فرق وہ تمہاری لگتی کیا ہے جب اُس کا نکاح ہو رہا تھا نہ تب اُس کے پانچ منٹ پہلے میں نے تم سے کہا تھا حریم سے خود نکاح کر لوں مگر تب نے میری بات نہیں سنی تو بس اب تمہارا کوئی تعلق نہیں حریم سے۔ شہباز شاہ سختی سے بولے

آپ میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے میرا آپ لوگوں سے زیادہ اُس پہ حق ہے میں نے بچپن سے اُس کو پالا ہے۔ دُرید کو سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا کرے۔

حریم جس حال میں ہے وہ خود تمہاری شکل دیکھنا نہیں چاہے گی حریم سے تم بے فکر ہو جائے آروش تم سے زیادہ اچھے طریقے سے خیال رکھے گی۔ شہباز شاہ نے دو ٹوک کہا

Posted On Kitab Nagri

حریم بس میرے قریب رہی ہے۔ دُرید پھر سے بولا

آروش حریم کی آئیڈیل رہی ہے وہ ہمیشہ سے اپنا وقت آروش کے ساتھ گزارنا چاہتی تھی اور اب وہی ہو گا جو حریم چاہے گی۔ شہباز شاہ نے جیسے پورا پلان ترتیب دے رکھا تھا۔

زیادتی ہے میرے ساتھ آپ دوبارہ میرے ساتھ کر رہے ہیں۔ دُرید نے کہا

زیادتی وہ ہے جو حریم کے ساتھ ہوئی ہے اور دُرید تم ضد کیوں کر رہے ہو چچا جان کے ساتھ کیا تم بھول گئے ہو ہمارے خاندان کے رسم و رواج کو حریم نے دس سال کی عمر میں مجھ سے شازل سے دلدار لالہ سے سب سے پردہ کرنا شروع کیا تھا مگر تمہارے کمرے میں وہ جب چاہے آجایا کرتی تھی جس حال میں بھی وہ ہو اُس بات پہ سب کو اعتراض تھا مگر پھر بھی کسی نے کچھ نہیں کہا کیونکہ تم نے بچپن سے لیکر اُس کا خیال رکھا تھا مگر اب حالات پہلے جیسے نہیں ہے تم زیادہ نہیں تو حریم کی عدت ختم ہونے تک کا صبر کرو۔ اس بار دیدار نے سنجیدگی سے کہا

تمہیں اگر لگتا ہے تمہیں دیکھ کر حریم تم سے لپٹ جائے گی اور پہلے کی طرح سب کی تمہارے ساتھ شکایت کرے گی تو یہ تمہاری خام خیالی ہے۔ شہباز شاہ نے جیسے اُس کے دل پہ وار کیا دُرید سے اُن سب کی باتیں برداشت سے باہر ہو رہی تھی تبھی بنا کچھ کہتا وہاں سے نکلتا ہسپتال سے باہر چلا گیا۔ اُن سب کی باتوں سے اُس کو اپنا دم گھٹتا محسوس ہو رہا تھا کتنا انتظار کیا تھا اُس نے کے حریم کو ہوش آئے اور جب اتنے وقت بعد ہوش آیا بھی تو کوئی اُس سے ملنے نہیں دے رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

شہباز شاہ حریم کے پاس آئے تو اُس کو آنکھیں موند کر لیٹا پایا انہوں نے حریم کو دیکھ کر گہری سانس خارج کی اور چلتے ہوئے اُس کے پاس آئے۔

حریم۔ شہباز شاہ نے آہستہ سے اُس کا نام لیا مگر حریم کے وجود میں کوئی جنبش نہ ہوئی۔
حریم بات کرو مجھ سے۔ شہباز شاہ نے اُس کے ڈرب لگے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھا۔
اما۔ حریم کے ہونٹ پھڑپھڑائے۔

میں یہی ہوں میرا بچہ۔ شہباز شاہ نے اُس کے ماتھے پہ ہاتھ رکھا تو حریم نے اپنی آنکھیں کھولی تو اُس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے
روتے نہیں میرا بچہ آپ تو بہادر ہونہ۔ شہباز شاہ نے اُس کے آنسو صاف کیے تو حریم نفی میں سر کو ہلانے لگی۔

آروش آرہی ہے آپ سے ملنے پریشان مت ہو۔ شہباز شاہ نے کہا
ہمارا کیا قصور تھا؟ حریم نے بہت آہستہ آواز میں پوچھا

کوئی قصور نہیں تھا خود کو ہلکان مت کرو جو ہوا بھول جاؤ اللہ اپنے پیاروں کو آزماتا ہے تم بھی آزمائش سمجھ کر بھول جاؤ۔ شہباز شاہ نے کہا

ہم مرنا چاہتے ہیں ہم مر کیوں نہیں جاتے ہم اتنے ڈھیٹ کیوں ہیں ہمارے دماغ کی نس کیوں نہیں پھٹتی۔ حریم کی آواز بلند ہوتی جا رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

حریم بیٹے سنبھالوں خود کو۔ شہباز شاہ فکر مند ہوئے۔

آپ ہمارا گلا دبا دے ہمیں مار دے ہمیں نہیں جینا پلیر آپ ہمیں مار دے آپ کا ہم پہ احسان ہو گا۔ حریم اپنے ہاتھوں سے ڈرپ نو چتی اُن کو منت کرنے لگی۔

حریم نہیں تکلیف ہو گی تمہیں بیٹے۔ شہباز شاہ نے جلدی سے اُس کے ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے۔

اسی تکلیف سے ہی تو چھٹکارا حاصل پانا چاہتے ہیں ہمیں مار دے ہم مزید برداشت نہیں کر سکتے یہ دُنیا اور اس کے لوگ بہت ظالم ہے یہاں بھیڑے رہتے ہیں ہمیں ان بھیڑیوں کی خوراک نہیں بننا۔ حریم ہذیاتی انداز میں چیخیں مارنے لگی تو کمرے میں نرس داخل ہوئی۔

آپ پلیر باہر جائے ہمیں پشنت کو آرام کا انجیکشن لگانا ہے۔ ایک نرس نے شہباز شاہ سے کہا تو وہ سر اثبات میں ہلاتے وہاں سے چلے گئے۔



تنہائی میں بیٹھا دُرید سوچ رہا تھا کب اُس نے اپنی زندگی میں خود کو اتنا بے بس پایا تھا؟ کبھی بھی تو نہیں مگر جس کیفیت سے وہ آج گنہ رہا تھا وہ بے حد مختلف تھی ایک الگ احساس تھا جس کو وہ چاہ کر بھی کوئی نام نہیں دے پارہا تھا اُس کو اپنے آپ پہ حیرت ہو رہی تھی کیسے ایک چھٹانگ بھر کی لڑکی نے اُس کے چاروں چھانے چت کر دیئے تھے جس کو ہمیشہ وہ بس ایک بچی سمجھتا آیا تھا کیسے وہ اُس کا سکون برباد کر کے خود آرام سے لیٹی ہوئی تھی۔

ہمیں آپ سے محبت ہے۔

Posted On Kitab Nagri

کانوں میں بے بسی سے کہا ہوا حریم کا جُملا گونجا تو اُس نے آنکھوں کو زور سے میچ لیا ایک باغی آنسو آنکھ سے بہہ کر ڈارھی میں جذب ہوا۔

مانا میں غلط تھا مگر یہ سزا بہت بڑی ملی ہے میں اس کا حقدار نہیں حریم میرے فیصلے نے اگر تمہاری زندگی خراب کی ہے تو مجھے کم سے کم ایک موقع تو دو میں اُن سب کا ازالہ کروں۔ دُرید تصویر میں حریم سے مخاطب ہوا وہ ہسپتال سے سیدھا حویلی آکر خود کو کمرے میں بند کر دیا تھا وہ جانتا تھا اُس کے والد کی بات اپنی جگہ ٹھیک تھی مگر یہ بھی سچ تھا وہ حریم سے ملنا چاہتا تھا ایک نظر اُس کو دیکھنا چاہتا تھا اس کو اپنے اندر کچھ خالی پن سا محسوس ہو رہا تھا ایک بے چینی تھی جس نے اُس کو اپنے گھیرے میں لے رکھا تھا۔



سُنا ہے دو دن بعد جرگہ بیٹھایا جائے گا۔ آمنہ نے زین سے کہا ہمم میں نے بھی سُنا ہے خون کے بدلے خون چاہتے ہیں تابش کا باپ نواب شاہ بہت پھرا بیٹھا ہے ان کو لاش بھی نہیں ملی تابش کی۔ زین نے بتایا اصولن جرگہ کرنا نہیں چاہیے کسی کو کیونکہ انہوں نے جو حویلی والوں کی بیٹی کے ساتھ کیا انہوں نے تو بس حساب لیا اپنا۔ آمنہ زین کو دیکھتی بولی۔

تابش نے جو کیا مگر اُس کا فیصلہ بھی جرگہ کرتا دُرید شاہ نے جوش میں آکر بہت غلط قدم اُٹھایا ہے۔ زین گہری سانس بھر کر بولا

Posted On Kitab Nagri

اللہ خیر کرے پر ماہی بھی شہر سے واپس آئی ہے تم نے پتا کیا دلدار شاہ کا قتل کس نے کیا تھا جب اُس کا اصل قاتل سامنے آئے گا تبھی ہمیں ماہی ملے گی۔ آمنہ نے فکر مندی ظاہر کی۔
کوشش کر رہا ہوں ان شاء اللہ پتا چل جائے گا۔ زین نے کہا تو آمنہ زیر لب آمین بولی



تم ہسپتال میں تھے خیریت؟ دلاور خان جو گاؤں پہنچ کر ڈیرے پہ آئے تھے شہباز شاہ سے بولے۔
بس کیا بتاؤں اللہ نے آزمائش میں ڈالا دعا کرنا سب ٹھیک ہو جائے۔ شہباز شاہ گہری سانس بھر کر بولے

ہوا کیا ہے مجھے بتاؤ۔ دلاور خان نے پوچھا تو شہباز شاہ نے سب کچھ اُن کے گوش گزار کیا جس کو سن کر دلاور خان سن کر کافی پریشان ہوئے۔

اللہ ہر بیٹی کے نصیب کرے واقع آج کل تو انسان کے روپ میں جانور پائے جاتے ہیں۔ دلاور خان افسوس سے بولے۔

ہممم تم سے ایک بات کہنا چاہ رہا تھا میں۔ شہباز شاہ نے اُن کو دیکھ کر کہا

کہو کیا بات ہے؟ دلاور خان اُن کی جانب متوجہ ہوا۔

میری بھانجی کی کنڈیشن تمہارے سامنے ہیں حویلی میں عجیب سو گواریت کا ماحول ہے ایسے میں اگر میں آروش تمہارے حوالے کروں گا تو پریشانیوں میں اضافہ ہو گا یہ وقت ایسا نہیں کے میں آروش کو حقیقت سے آگاہ کروں وہ اس وقت میری کسی بات کا یقین نہیں کرے گی وہ پریشان ہے حریم کے لیے

Posted On Kitab Nagri

میں چاہتا ہوں وہ کچھ عرصہ ہمارے پاس رہے دیکھو دلاور انکار مت کرنا جب تمہیں ضرورت تھی مدد کی میں نے تمہاری کی اب مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے اُمید ہے تم انکار نہیں کرو گے۔ شہباز شاہ نے سنجیدہ لہجے میں اپنی بات اُن کے سامنے کی۔

میری تمہاری بات سمجھ رہا ہوں پر شاہ کیا تمہیں نہیں لگتا میری بیٹی سے ساری سچائی چھپا کر تم نے مجھ سے اور اُس کے ساتھ دونوں کے ساتھ زیادتی کی ہے جہاں میں نے چوبیس سال صبر کیا ہے وہاں کچھ ماہ اور ٹھیک مگر اس سے کیا ہو گا کیا چوبیس سالہ لڑکی اچانک اپنے ماں باپ کے بدلنے پہ کیا اُس حقیقت کو تسلیم کرے گی تم نے مجھے بہت مشکل میں ڈال دیا ہے میں کیسے اُس کو فیس کروں گا؟ کیا وہ میرے ساتھ آنے پہ راضی ہو جائے گی؟ یقین جانوں یہ سوچے مجھے چین سے سونے نہیں دیتی۔ دلاور خان شہباز شاہ کی بات سن کر پریشانی کے بولے۔

مجھے نہیں لگتا میں نے کوئی زیادتی کی ہے ہم سید ہیں بنا کسی رشتے کے کسی بچی کی پرورش نہیں کر سکتے تھے میں نے جو کیا وہ بالکل ٹھیک تھا اگر ایسا نہ کرتا تو وہ مقام آروش کبھی حاصل نہ کر پاتی جو آج اُس کا ہے رہی بات فیس کرنے کی تو بُرا مت ماننا یہ تمہیں تب سوچنا چاہیے تھا جب تم نے اپنی بیٹی میری گود میں ڈالی تھی کوئی بھی باپ کوئی بھی باپ ہو خان جہاں بات اولاد پہ آئے وہ بے بس نہیں ہوتا مگر یہاں معاملہ تو بیٹی کا تھا جو خدا کی طرف سے رحمت ہوتی ہے پر اُس معاملے میں تم بے بس ہو گئے وہ بھی چوبیس سال تک کون اپنی بیٹی سے اتنا فاصلہ کرتا ہے اگر میں نے تم سے کوئی رابطہ نہیں کیا تو تم نے کونسا اُس کی

Posted On Kitab Nagri

خبر گیری لی بیٹی کا معاملہ بہت نازک ہوتا بیٹی بچی ہو یا بالغ باپ کو سوچنا چاہیے وہ جہاں اپنی بیٹی کو بھیج رہا ہے وہاں اُس کا رہنا سیف ہو گا تم نے دیکھے ہو گے وہ مرد جو اپنی بیٹی کو ایک دن کے لیے نہیں رہنے دیتے کیونکہ وہ بیٹی کے معاملے اپنے سگے رشتیداروں تک یقین نہیں کر پاتے میں تو پھر بھی تمہارا دوست تھا تمہیں پتا ہے تمہاری بیٹی بہت خوبصورت ہے اگر میں وہاں اُس کو اپنی بیٹی کے بجائے تمہاری بیٹی کی حیثیت سے رکھتا نہ تو چاہے میری حویلی میں سید مرد رہتے تھے مگر شیطان ہر ایک کو بہکاتا ہے بنا کسی رشتے کی رہتی تو ہو سکتا تھا میرے بھتیجے اُس کو حراس کرتے ٹارچر کرتے وہ جب حویلی سے باہر نکلتی ہے نہ تو گاؤں کا کوئی آوارہ لڑکا بھی اُس کو دیکھ کر نظریں نیچے کر لیتا ہے اس لیے نہیں کے وہ گاؤں کے سرینچ کی بیٹی ہے بھلا جن کو اپنے رب کا خوف نہ ہو ان کو میرا کیا ہو گا وہ پتا ہے کیوں کرتے ہیں ایسا کیونکہ اس لیے کے اُس کی آنکھوں میں حیا ہوتی ہے وہ پردہ کرتی ہے سب سے بڑی بات اُن کی نظر میں وہ ایک سیدزادی ہوتی ہے جس پہ غلط نگاہ ڈال کر وہ گناہ نہیں کر سکتے آروش کو میں نے ہر جگہ سے پروٹیکشن دی ہے ہماری حویلی میں جو میرے دو تین بھتیجے ہیں نہ اُن سے بھی اُس کا دودہ کا رشتہ ہے دودہ شریک بھائی ہیں اُن کے میں نہیں چاہتا تھا کل کو میرے بھائی اُس کا رشتہ مانگے کیونکہ مجھے یقین تو نہیں بس شک تھا کہ تم اُس کو لینے آؤ تو میں کیا جواب دوں گا اگر مجھے امانت میں خیانت کرنی ہوتی تو میں ایسا کرتا اُس کی شادی اپنے کسی بھتیجے سے کرتا یا اُس کو دودہ کسی اور کا دے کر اپنے کسی بیٹے سے شادی کروادیتا مگر اُس کو میں نے اپنی بیوی کی گود میں ڈالا تھا جس نے اپنی بیٹی کھوئی تھی جس کا نام ہم آروش رکھنے والے تھے

Posted On Kitab Nagri

تمہیں نہیں پتا اُس وقت ہم دونوں پہ کیا گزر رہی تھی میرا غم الگ تھا میری بیوی کو تھا پر بیٹی کھونے سے زیادہ اُن کو یہ تھا کہ وہ مجھے بیٹی کی رحمت سے نہیں نواز پائی میری بیٹی سے محبت دیکھ کر اُس کو شک ہوتا تھا کہ جس طرح بیٹوں کی لالچ میں مرد دوسری تیسری شادی کرتا ہے اُس طرح میں بیٹی کے لیے نہ کردوں مگر تمہیں میں دلچسپ بات بتانا چلوں میں کبھی ایسا نہ کرتا کیونکہ اولاد مرد کی قسمت سے ہوتی ہے اُس میں عورت کا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا جو مرد اولاد کے لیے کرتے دوسری تیسری وہ شادی نہیں بے وقوفی ہوتی ہے اگر اللہ نے ان کو اولاد کی نعمت اور رحمت سے نواز ہو گا تو وہ پہلی سے ہی عطا کر دے گا میری قسمت میں اپنی خود کی بیٹی نہیں تھی مگر بیٹی تھی جو تمہارے ذریعے مجھے ملی اگر میرے ایسا کرنے سے تم اُس کو زیادتی کا نام دیتے ہو تو یہ ہی ٹھیک مگر معاشرے میں مرد اگر عزت کرتا ہے نہ تو وہ بس اپنی ماں بہن کی دوسروں کی بہن اُن کے لیے بس لطف کا سامان ہوتی ہے کچھ مائیں ہوتی ہیں جو اپنے بیٹوں کو عورت کی عزت کرنا سیکھاتی ہے مگر کچھ عورتیں خود عورت بن کر بیٹے کو سمجھاتی ہیں یہ لڑکی ہے اس کو جستی کی نوک پہ رکھنا تمہاری بیٹی کو جب ہم نے اُس کی گود میں ڈالا تھا نہ تو وہ اپنی بیٹی بھول گئی ان سالوں میں اُس نے کبھی بھول کر بھی اپنی بیٹی کا ذکر نہیں کیا کیونکہ ہمارے پاس تو تھی نہ تمہاری بیٹی جس کو اپنی سمجھ رہے تھے۔ شہباز شاہ جو پہلے سے پریشان تھے اب دلاور خان کی بات نے اُن کو مزید پریشان کیا جس وجہ سے انہوں نے اپنے دل کا سارا غبار اُن پہ نکالا جس پہ دلاور خان کبھی آبدیدہ ہوئے تو کبھی شرمندہ۔

Posted On Kitab Nagri

مجھے آج کوئی ایسا دن بتاؤں کے میں جب آؤں تو تم میرے بنا کہے مجھے میری بیٹی دو کوئی بات کوئی بہانا کوئی پریشانی بتائے بنا۔ دلاور خان اُن کی باتوں کے جواب میں بس یہی بول پائے۔

آج سے پانچ ماہ بعد آنا کوئی بہانا نہیں ہوگا میں آروش کو تمہارے ساتھ رخصت کر دوں گا۔ شہباز شاہ نے سر جھٹک کر کہا

پانچ ماہ زیادہ عرصہ نہیں؟ دلاور خان نے پوچھا

اگر اُس سے پہلے ساری حقیقت جاننے کے بعد آروش تمہارے پاس آنا چاہے گی تو میں تمہیں کال کر دوں گا۔ شہباز شاہ کی بات پہ اُن کے چہرے پہ اطمینان بکھرا۔

میں تمہارا احسانمند رہوں گا تا عمر تم نے میری بیٹی کو عزت اور پیار بھری زندگی عطا کی ہے اُس کی ساری خواہشوں کو بھی پورا کیا ہوگا۔ دلاور خان مشکور نظروں سے اُن کو دیکھ کر بولے۔

میں نے اُس کی ہر بات مانی ہے مگر ایک بات نہیں مان پایا اُس کی خواہش کو حسرت میں بدل دیا ایسا کرنا میری مجبوری تھی میرے بس میں نہیں تھا۔ شہباز شاہ گہری سوچ میں ڈوب کر بولے۔

کونسی خواہش؟ مجھے بتاؤ کیا پتا وہ میرے بس میں ہو اور میں اُس کو پورا کر دوں مجھے اطمینان ہوگا چلو اپنی بیٹی کے لیے میں نے بھی کچھ کیا۔ دلاور خان متجسس بھری نظروں سے اُن کو دیکھ کر کہا۔

اب تو بہت دیر ہو گئی ہے۔ شہباز شاہ نے کہا تو دلاور خان کے چہرے پہ مایوسی بھرے تاثرات اترے



پریشان ہیں؟ ماہی شازل کے پاس بیٹھ کر اُس کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھ کر بولی۔

Posted On Kitab Nagri

ہممم بہت تمہیں پتا ہے پہلے جب جرگہ بیٹھایا گیا تھا میں تب بھی پریشان تھا کہ جانے کسی معصوم کے ساتھ اب کیا ہو گا اُس کو ونی کیا جائے گا مگر اس وقت میں پریشان ہوں حد سے زیادہ پریشان ہوں کیونکہ اس بار میری اپنی خود کی بہن خطرے میں ہے شاید میری وجہ سے۔ شازل پریشانی سے بتاتا اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا۔

آپ کی وجہ سے کیوں؟ ماہی کو سمجھ نہیں آیا

پہلے جب جرگہ ہو رہا تھا تو میں بابا سائیں کو سمجھانے آیا تھا تب غلطی سے میں یہ بول بیٹھا کہ اگر کل کلاں کو مجھ سے اگر قتل ہو جائے تو کیا آروش کو ونی میں دیا جائے گا تب بابا سائیں نے میری بات بیچ میں کاٹی تھی مگر دیکھو میں ایک بھائی ہو کر اپنی بہن کے لیے کیسے ایسی بات کر گیا اب مجھے وہ بات سمجھ آئی جو لوگ کہتے ہیں کہ ہمیشہ سوچ سمجھ کر بولا کرو کوئی وقت قبولیت کا بھی ہوتا ہے اور اب مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے وہ وقت قبولیت کا تھا۔ شازل کی بات سن کر ماہی نے اپنے ہونٹ سختی سے بھینچ لیے اب وہ کیا بتاتی تمہاری بات تو بیچ میں کاٹ دی گئی تھی مگر میں جلن اور غصے میں آ کر ایسی بات بول بیٹھی تھی جس کا پچھتاوا آج اُس کو بھی ہو رہا تھا کیا پتا تب وہ اُس کی قبولیت کا وقت ہو۔

آپ خود کو قصور وار کیوں سمجھ رہے ہیں ابھی جرگے میں وقت ہے اور اُس کا فیصلہ کیا ہو گا یہ بھی باقی ہے کیا پتا ایسا کچھ نہ ہو جیسا آپ سمجھ اور سوچ رہے ہیں آپ کے بابا کبھی آروش کو ونی میں ہونے نہیں دیں گے۔ ماہی نے اُس کو پرسکون کرنے کی خاطر کہا

Posted On Kitab Nagri

جانتا ہوں مگر آروش پاگل ہے وہ مان جائے گی وہ یہ نہیں چاہے گی کے کوئی لالہ کا نام لے۔ شازل نے کہا سب اچھا ہو گا اگر آپ اچھا سوچے گئیں تو میں آپ کے لیے کافی بنا کر آتی ہوں۔ ماہی نے مسکرا کر کہا۔ یہاں کافی شاید نہ ہو اگر کچھ بنانا چاہتی ہو تو بس قہوہ بنا دینا۔ شازل نے کہا تو وہ سر اثبات میں ہلاتی کمرے سے باہر نکلی وہ جب باورچی خانے میں آئی تو آروش کو پہلے سے وہاں موجود پایا جو جانے کن سوچو میں گم تھی۔

کیا تم جرگے کی وجہ سے پریشان ہو کے جانے کیا فیصلہ ہو گا اور شاید ڈر بھی ہو گا کہی وہ ونی نہ مانگے۔ ماہی نے اُس کو دیکھ کر اندازہ لگاتا تو آروش اُس کی بات پہ چونک پڑی۔ میں شہباز شاہ کی بیٹی ہوں اُن کے دل کا ٹکرا وہ تو مجھے کیا میرے بھائی تک مجھے ونی میں نہیں کرے گے اتنا مجھے یقین نہیں ہے اور میں بے فکر ہوں میں اگر پریشان ہوں تو اُس وجہ سے اپنے لیے پریشان نہیں ہوں حریم کی وجہ سے پریشان ہوں۔ آروش نے ایک منٹ میں ماہی کو لا جواب کیا۔ تمہیں بہت مان ہے اپنے باپ پہ؟ ماہی نے غور سے اُس کا چہرہ دیکھ کر پوچھا

ہر لڑکی کا مان پہلے اُس کا باپ پھر بھائی ہوتا ہے اور میرے بھی یہی ہیں میرے بھائی اور میرے بابا سائیں۔ آروش نے اُس کی بات کے جواب میں کہا ایک بات پوچھو اگر بُرا نہ مانو تو؟ ماہی نے ہچکچاہٹ سے کہا

Posted On Kitab Nagri

اگر تمہیں لگتا ہے تمہاری بات سے میں بُرا مان جاؤں گی تو کہہ کیوں رہی ہو مت کہو۔ آروش نے کندھے اُچکا کر کہا

تم بہت لڑکی ہو آروش تمہارے پاس جو بھی رشتے ہیں وہ سب تم سے بہت پیار کرتے ہیں ہمیشہ تمہارے ہمقدم ہو گے اور ایسا کم لوگوں کی قسمت ہوتا ہے کوئی تمہارا نام نہیں لے سکتا سب تمہارے اپنے تمہارے پاس ہیں جن سے تم محبت کرتی ہو جو تم سے محبت کرتے ہیں۔ ماہی سر جھٹک کر آروش سے بولی تو آروش کے کانوں میں کوئی اور جُملا گونجنے لگا دماغ میں پرانی بات تازہ ہوئی تھی۔

آپ ایک دفع مجھ ناچیز پہ اعتبار کر لیں دیکھیے گا یہ بندہ بشر آپ کو کبھی رسوا ہونے نہیں دے گا زندگی کے ہر سفر میں آپ مجھے اپنے ہمقدم پائے گی اگر کوئی آپ کے بارے میں کچھ غلط کہے گا تو گدی سے زبان کھینچ لوں گا پر آپ کی ذات پہ ایک حرف آنے نہیں دوں گا میں بہت محبت کرتا ہوں آپ سے۔

www.kitabnagri.com

ہاں واقع میں بہت لکی ہوں میرے سب اپنے میرے پاس ہیں جن سے میں پیار کرتی ہوں اور جو مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں میری لائف ایک آئیڈیل لائف اور پرفیکٹ لائف ہے جس میں سب کچھ ہے کسی چیز کی کمی نہیں۔ آروش اپنا سر جھٹک کر زبردستی مسکراہٹ چہرے پہ سجا کر بولی۔

Posted On Kitab Nagri

تمہاری آنکھیں تمہارا لہجہ تمہاری بات کا ساتھ نہیں دے رہا ہاں جو تم بول رہی ہو وہ سب ٹھیک ہے مگر مجھے ایسا لگتا ہے کچھ ہے جو تم چھپاتی پھرتی ہو سب سے شاید خود سے بھی مگر تمہارا چہرہ سب کچھ عیاں کر دیتا ہے تمہیں پتا ہے میں نے کہی پڑھا تھا آنکھیں دل کا آئینہ ہوتی ہے جہاں انسان کو سب پتا چل جاتا ہے دوسرا کیا سوچ رہا ہے اور کیا چاہتا ہے مگر تمہاری آنکھیں بے تاثر ہوتی ہے بے رونق سی مگر تمہارا چہرہ بہت ایکسپریسیو ہے تم جو جو بات کرتی ہوں تمہارے چہرے کے زاویے بھی ایسے بن جاتے ہیں تم بھلے سب کچھ چھپالو مگر تمہارے چہرے کے تاثرات تمہارا ساتھ نہیں دیتے۔ ماہی نے آج جیسے اُس کو اندر تک جھانک لیا تھا۔

تمہیں مجھ پہ ریسرچ کرنے کی ضرورت نہیں اپنے کام سے کام رکھا کرو اور پلیز میرے معاملات میں مت آیا کرو میں جو ہوں جیسی ہوں جیسے نظر آتی ہوں جیسے نظر آنا چاہتی ہوں اُس کے بارے میں تمہیں سوچنے کی ضرورت نہیں یہ صرف میرا معاملہ ہے تمہارا اُس سے کوئی لینا دینا نہیں مجھے بالکل پسند نہیں کوئی میرے معاملات میں دخل اندازی کرے مجھے سخت چڑھے اس بات سے۔ آروش کی جیسے کسی کے چوری پکڑ لی تھی تبھی ماہی کی بات سن کر حد درجہ سخت لہجہ اختیار کر گئی تھی جس سے ماہی کو شرمندگی کے احساس نے آگھیرا۔

سوری اگر تمہیں بُرا لگا ہو تو۔ ماہی نے معذرت خواہ لہجے میں کہا تو آروش بنا جواب دیئے وہاں سے چلی گئی۔

Posted On Kitab Nagri

آروش کے جانے کے بعد ماہی شازل کے لیے قہوہ بناتی کمرے میں داخل ہوئی۔

لیٹ کیوں کر دی۔ شازل نے پوچھا

آروش سے بات کر رہی تھی تو بس دیر ہو گئی۔ ماہی نے آہستہ آواز میں بتایا

کیا ہوا آرون نے کچھ کہا تم سے؟ شازل نے اُس کے تاثرات نوٹ کیے تو پوچھا۔

نہیں ویسے ہی نیند آرہی ہے۔ ماہی قہوہ اُس کی جانب بڑھاتی نظریں چرا کر بولی

اگر آرون نے کچھ کہا ہے تو بتادو ویسے تم آرو کی بات دل پہ مت لیا کرو وہ بہت اچھی ہے بس کبھی کبھی

زبان کی تیز ہو جایا کرتی ہے کیا ہے وہ دل میں کچھ نہیں چھپاتی جو ہوتا ہے سامنے والے کے منہ پہ مارتی

ہے۔ شازل نے مسکرا کر کہا تو ماہی کی آنکھوں میں شکوہ اُتر آیا۔

کیا ہوا؟ شازل نا سمجھی سے اُس کو دیکھ کر بولا

کچھ نہیں۔ ماہی اُس کو جواب دیتی بیڈ پہ کروٹ لیٹی سونے کی کوشش کرنے لگی۔

ماہی کچھ ہے تو شیئر کرو۔ شازل قہوہ کا کپ سائیڈ پہ کرتا اُس کی جانب پوری طرح سے متوجہ ہوا۔

کچھ نہیں بس انجانے میں آروش کے ساتھ پر سنل ہو گئی تو اُس نے ڈانٹ دیا۔ ماہی سیدھی ہوتی لیٹ کر

جس انداز میں اُس کو بتایا شازل کو وہ بہت پیاری لگی۔

تم سچ میں بہت معصوم ہو۔ شازل اُس کا گال کھینچ کر بولا۔

سیدھا سیدھا بے وقوف کیوں نہیں کہتے۔ ماہی نے بُرا مان کر کہا تو شازل قہقہہ لگانے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

یاراب مجھ کیوں ناراض ہو رہی ہو میں نے تھوڑی آروش سے کہا تمہیں ڈانٹیں مگر تم فکر نہیں کرو میں صبح اُس سے کہوں گا میری بیوی کو دوبارہ مت ڈانٹیں۔ شازل کہنیوں کے بل لیٹتا مسکراہٹ ضبط کیے اُس سے بولا

ڈانٹ ہی نہ لے آپ اُسے۔ ماہی کو زرہ برابر یقین نہیں آیا۔

اچھا سو جاؤ تمہیں نیند آرہی تھی نہ۔ شازل اُس کی جانب کھسک کر آتا اُس کا سر اپنے بازو پہ رکھ کر بولا میں جس کروٹ پہ لیٹتی ہوں تو جب جاگ ہوتی ہے پھر بھی وہی ہوتی ہوں۔ ماہی نے سر اٹھا کر شازل سے کہا جو اُس کے بال سہلارہا تھا

مجھے بتانے کا مقصد؟ شازل نے پوچھا

مقصد یہ کہ آپ کا بازو صبح تک سن اور ساکت ہو جائے گا۔ ماہی نے سکون سے کہا کچھ نہیں ہوتا تم آنکھیں موند لوں۔ شازل نے مسکراہٹ سے کہا۔

ٹھیک ہے میرا کام آپ کو خبردار کرنا تھا سو میں نے کر دیا اب آپ جانے اور آپ کا سُن سُناتا بازو۔ ماہی مزے سے کہتی اُس کے سینے پہ ہاتھ رکھتی آنکھیں بند کر گئی تو شازل بھی نفی میں سر ہلاتا خود بھی سونے کی کوشش کرنے لگا۔

آپ مانے یا نہیں مانے مگر سچ یہی ہے کہ آپ کے دوست کی نیت میں کھوٹ ہے وہ ہمیں اپنی بیٹی واپس کرنا ہی نہیں چاہتے کاش آپ اُس وقت میرے ساتھ مشورہ کر لیتے تو یہ دن نہیں دیکھنا پڑتا مگر عجیب

Posted On Kitab Nagri

بات ہے ہم اپنی بیٹی کے لیے اُن کے محتاج ہے۔ دلاور خان اگلے دن واپس آئے اور اُن کے ساتھ آروش کو ناپا کر زوبیہ بیگم نے پوچھا تو دلاور خان نے اُن کو ساری بات سے آگاہ کیا جن کو سن کر زوبیہ بیگم ناگواری سے بولی۔

وہ ایسا نہیں چاہتا وہ اس وقت پریشان ہے تبھی ایسا بول رہا ہے اور مجھے اُس کا ساتھ دینا ہے وہ ہماری بیٹی ہمیں واپس کرے گا تم پریشان مت ہو مجھے شاہ پہ پورا بھروسہ ہے اگر ایسا کچھ ہوتا تو اُس کے پاس بہت مواقع تھے۔ دلاور نے اُن کو تسلی کروائی۔

مجھے نہیں لگتا وہ کیوں تصویر تک تو آپ کو دیکھا نہیں رہا۔ زوبیہ بیگم اُن کی بات سے انکاری ہوئی۔



تمہاری طبیعت ٹھیک ہے؟ شازل نے ماہی کی زرد ہوتی رنگت دیکھی تو اُس کا ماتھا چھو کر پوچھنے لگا۔ جی میں ٹھیک ہوں۔ ماہی زبردستی مسکراہٹ چہرے پہ سجا کر بولی ورنہ حقیقت تو یہ تھی اُس کو صبح سے اپنی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی تھی عجیب بو جھل پن کا احساس ہو رہا تھا۔

www.kitabnagri.com

پکا؟ شازل نے کنفرم کرنا چاہا

جی پکا۔ ماہی نے جواب کہا

اوکے پھر چلو ناشتہ کرنے۔ شازل نے کہا

آپ کرے میرا دل نہیں۔ ماہی نے انکار کیا۔

Posted On Kitab Nagri

دل کیوں نہیں یہ کیا بات ہوئی ایسا کرو تم یہی بیٹھو آج میں تمہارے لیے بریک فاسٹ بنانا ہوں۔ شازل نے خود ہی پلان ترتیب دیا

نہیں شازل پلیز حویلی میں سب کیا سوچے گے۔ ماہی کو گھبراہٹ ہونے لگی۔

مجھ کسی کی پرواہ نہیں اس لیے تم بھی کسی کامت سوچو یہی بیٹھو میں آتا ہوں۔ شازل جلدی سے اُس کو کہتا خود باہر چلا گیا۔

ماہی اُس کے پیچھے جانے والی تھی مگر اُس کو اپنا سر چکراتا محسوس ہوا تو بیڈ پہ بیٹھ گئی۔

.....

شازل تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ فردوس بیگم باورچی خانے میں آئی تو شازل کو دیکھا تو حیرت سے بولی میں بریک فاسٹ بنا رہا ہوں۔ شازل نے مصروف انداز میں بتانے لگا۔

کیا؟؟؟ فردوس بیگم گرتے گرتے بچی۔

جی بریک فاسٹ مطلب ناشتہ۔ شازل کو لگا شاید اُن کو مطلب سمجھ نہیں آیا

پتا ہے بیٹا پانچویں تک تو ہم نے بھی اسکول کی شکل دیکھی ہے۔ فردوس بیگم نے طنزیہ کہا

اچھا۔ شازل جانے کیوں ہنس پڑا

تم یہاں کیا کر رہے ہو مرد باورچی خانے میں نہیں آتا۔ فردوس بیگم نے سنجیدگی سے کہا

ایسا کس کتاب میں لکھا ہے اور کونسے چیپٹر میں لکھا ہے ذرہ مجھے بھی بتائے تاکہ میں لکھاری کو اکیس

توپوں کی سلامی پیش کروں۔ شازل کہنیوں کے کف فولڈ کرتا پیرن پہن کر بولا

Posted On Kitab Nagri

شازل تم اپنی حیثیت مت بولوں اور تم ایک ہاتھ سے کیوں کام کر رہے ہو دوسرے ہاتھ کو کیا ہوا ہے تمہارے۔ فردوس بیگم زچ ہوئی۔

وہ میرا ایک بازو سن ہو گیا ہے۔ شازل اب اُن کی موجودگی ڈسٹرب کرنے لگی۔

سُن کیوں؟ فردوس بیگم نے مشکوک نظروں سے اُس کو دیکھا

یہ کچھ پرسنل سوال ہے میں نہیں بتاتا مجھے شرم آتی ہے۔ شازل نے ڈرامائی انداز میں کہا

تمہیں پتا ہے حویلی میں اگر کسی کو پتا چلا کہ تم یہاں کھڑے ہو کر بیوی کی غلامی کر رہے ہو وہ بھی اُس کی جوونی میں آئی ہوئی ہے تو کتنا خراب سمجھے گے وہ تمہاری کون عزت کرے گا۔ فردوس بیگم نے اُس کو گھور کر کہا

عزت وہ دیتا ہے جس کے پاس عزت ہوتی ہے اور یہ میری زندگی ہے میں اپنی بیوی کی غلامی کروں یا اُس سے غلامی کرواؤں کسی اور کو اُس میں سر درد نہیں ہونا چاہیے اینڈ پلینز ایکسکوز می میری بیوی کو بھوک لگی ہے میں اُس تک ناشتہ پہنچا دوں۔ شازل اپیرن اُتار کر ٹرے ہاتھ میں لیتا فردوس بیگم کے تن بدن میں آگ لگتا اُن کی سائیڈ سے گزر گیا۔

جانے اُس ڈائن نے کیا جادوؤں ٹوٹا کر دیا ہے۔ فردوس بیگم نخوت سے سوچنے لگی۔

.....

یہ لے میڈم آپ کا گرما گرم انڈیا پراٹھا۔ شازل کمرے میں آتا ہی سے بولا

Posted On Kitab Nagri

آپ نے تکلف کیوں کیا شازل جانے وہ اب میرے بارے میں سوچ رہے ہو گے۔ ماہی شرمندگی سے بولی

میں نے اُن کو بتا دیا اب آپ لوگوں نے میری اتنی کھڑوس لڑکی سے شادی کروائی تو مجھے بھگتنا تو پڑے گا نہ۔ شازل چہرے پہ مظلومیت طاری کیا بولا

ہاں شازل میں آپ کو کھڑوس لگتی ہوں اور آپ مجھے بھگتے ہیں۔ ماہی کا منہ کھلا کھلا رہ گیا۔
ہاں اور نہیں تو کیا تم خود کوئی مجھے ایک بیوی والی خوبی بتاؤ جو تمہارے اندر ہو اور میرے سامنے کی ہو۔ شازل شیطانی مسکراہٹ چہرے پہ سجائے بولا تو ماہی سوچ میں پڑ گئی۔

ایسی باتیں نہ کرے میں صبح سویرے آپ کے لیے ناشتہ تیار کرتی ہوں اگر آپ کو کبھی جانا ہو تو کپڑے پریس کرتی ہوں آپ کے لیے لپچ تیار کرتی ہوں رات دیر تک ڈنر کے لیے آپ کا انتظار کرتی ہوں جب تک آپ ڈنر نہیں کرتے میں بھی نہیں کرتی اور یہ سب ایک بیوی کر سکتی ہے جو میں کرتی ہوں پھر بھی آپ ایسا بول رہے کے مجھ میں بیویوں والی خوبی نہیں۔ ماہی بنا سانس لیے بولی تو شازل کا دل کیا قمقمہ لگائے مگر اپنی مسکرائٹ اُس نے ضبط کی۔

بیویوں کے اور بھی بہت فرائض ہوتے ہیں جن سے تم سرے سے انجان ہو یا انجان ظاہر کرتی ہو۔ شازل شانِ بے نیازی سے بولا

نہیں شازل مجھے نہیں پتا آپ بتائے میں انہیں بھی پورا کروں گی۔ ماہی روہانسی ہو گئی۔

Posted On Kitab Nagri

تم نے کیا کبھی ڈرامے فلمیں وغیرہ نہیں دیکھی کیا؟ شازل نے اُس کو دیکھ کر کہا دیکھے ہیں نہ ڈرامے بن روئے من مائل وہ ایک پل عشقیہ خانی دل کیا کرے گل رانا اے مشت خاک جس اور بھی بہت مگر یہ سب آپ کیوں پوچھ رہے ہیں۔ ماہی اُس کو سارے ڈراموں کے نام بتاتی آخر میں پوچھ بیٹھی شازل بس ہونک بنا اُس کو دیکھنے لگا۔

یہ اتنے سب دیکھے ہیں مگر ان سے سیکھا کیا ہے۔ شازل نے اب کی اُس کو گھورا آپ ڈراموں کی چھوڑے یہ بتائے بیوی کے اور کونسے فرائض ہوتے ہیں جو میں پورے نہیں کرتی۔ ماہی نے بے چینی سے پوچھا بیویاں اپنی شوہروں کو ساتھ اچھی اچھی باتیں کرتی ہیں اُن کے لیے خود کو سنوارتی ہیں اور بھی بہت کچھ کرتی ہیں مگر ایک تم ہو جو مجھ سے فرمائشیں تک نہیں کرتی۔ شازل نے انگلیوں کے اشارے سے بتانے لگا۔

فرمائشیں کیسی؟ شازل کی باتیں ماہی کے سر پہ سے گزری۔
www.kitabnagri.com
ماہی یار میں تمہیں کیا کہوں بے وقوف یا معصوم۔ شازل نے ہر بار کہا جُملا پھر سے دوہرا پلیر بتائے نہ۔ ماہی نے پوچھا

یہی کے شیمپو لادو تیل لادو۔ شازل جلے کٹے انداز میں بولا وہ سخت بیزار ہوا تھا ماہی کی اس قدر بے نیازی

Posted On Kitab Nagri

شیمپو وغیرہ تو ہر وقت موجود ہوتا ہے باقی تیل میں یوز نہیں کرتی۔ ماہی بہت دیر تک سوچنے کے بعد بولی تو شازل اُس کے جواب پہ عیش عیش کر اٹھا اُس کو حیرانی ہو رہی تھی ماہی اب تک اُس کی باتوں کا مطلب نہیں سمجھی تھی۔

چھوڑا ان سب کو ناشتہ کرو ٹھنڈا ہو رہا ہے۔ شازل سر جھٹک کر بولا پتا ہے شازل مجھے ایسا لگ رہا ہے اگر میں یہ کھاؤں گی تو مجھے قے آئے گی۔ ماہی چہرے کے عجیب تاثرات سجاتی شازل سے بولی

اتنا بُرا بھی ناشتہ نہیں بناتا جو تمہیں قے ہی آجائے گی۔ شازل اُس کی بات پہ جلدی سے بولا نہیں وہ بات نہیں ہے۔ ماہی نے وضاحت کرنا چاہی۔

چپ چاپ ناشتہ کرو۔ شازل خود ہی نوالہ بناتا اُس کے منہ کے پاس کرنے لگا تو ماہی نے ہار مانی۔



کچھ کھا کیوں نہیں رہی حریم پلیز میرے لیے کچھ کھالوں۔ آروش پریشانی سے حریم کو دیکھ کر بولی جو آج اُس کی جانب دیکھ تک نہیں رہی تھی۔

ہمیں بھوک نہیں۔ بہت دیر بعد حریم نے اپنوں ہونٹوں کو جنبش دی۔

کھانے سے منہ نہیں موڑتے اللہ ناراض ہوتا ہے اس لیے کچھ کھالوں۔ آروش نے اُس کو سمجھانا چاہا۔

اللہ میاں ہم سے ویسے بھی خوش نہیں ناراض ہیں اگر تھوڑا اور ہو جائے گے تو کیا فرق پڑتا ہے۔ حریم تلخ لہجے میں بولی۔

Posted On Kitab Nagri

بُری بات ہے حریم ایسے نہیں بولتے۔ آروش نے اُس کو ٹوکا

پتا ہے آروش آپنی ہم تین چار دنوں سے یہاں ہیں اور سوچ رہے ہیں ہم نے اپنی زندگی میں کب اور کس کے ساتھ اتنا بُرا کیا ہے جو اللہ نے ہمیں سزا دی ہے؟ مگر پتا ہے حیران کن بات کیا ہے کوئی ایک واقع بھی ہمارے ذہن میں نہیں آیا شاید ہم اپنے گناہوں سے اتنا غافل ہیں کہ کچھ یاد نہیں۔ حریم کی پلکیں بھیگ چکی تھی۔ اُس کو ایسے حال میں دیکھنا آروش کے لیے تکلیف دہ ثابت ہو رہا تھا۔

بعض دفع ہمارے ساتھ بُرا اس لیے نہیں ہوتا کہ ہم بُرے ہوتے ہیں کبھی کبھی اس لیے بُرا ہوتا ہے کہ ہمارا رب ہمیں آزماتا ہے ضروری نہیں کہ ہر دفع آپ غلط ہو تمہیں شاید پتا نہیں اللہ بس اپنے پیاروں کو آزماتا ہے تاکہ وہ اپنے رب سے غافل نہ ہو۔ آروش اُس کے گال پہ ہاتھ رکھتی نرم لہجے میں بولی۔

محبت خدا سے ہو یا اُس کے بندے سے محبت بس رُلّاتی ہے ایسا کیوں ہوتا ہے آپنی۔ حریم اتنا کہتی زار و زار رونے لگی۔

www.kitabnagri.com

ایسا نہیں ہے حریم خدا کی محبت سنو رتی ہے رُلّاتی نہیں رُلّاتی تو بس نامحرم کی محبت ہے۔ آروش اُس کو اپنے ساتھ لگاتی کھوئے ہوئے انداز میں بولی۔

ہمیں بہت تکلیف ہوتی ہے آپنی ہم نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ حریم نے روتے ہوئے کہا

Posted On Kitab Nagri

اللہ تمہیں صبر دے گا حرم جس نے تمہارے ساتھ بُرا کیا ہے نہ اللہ کبھی اُن کے ساتھ اچھا نہیں کرے گا۔ آروش اُس کے بال سہلاتی بولی۔

ہمارا دم گھٹتا ہے سانس رُک رُک کر آتی ہے۔ حرم نے بتایا
اللہ کا نام لیا کرو جو کچھ ہوا اُس کو بھولنے کی کوشش کرو دیکھنا اب تمہارے ساتھ کچھ بُرا نہیں ہوگا۔ آروش نے اُس کو دلا سہ دیا۔

اور کیا بُرا ہوگا آپ اپنا کچھ تو ہو گیا ہے۔ حرم نے کہا تو آروش کے سختی سے اپنے ہونٹ بھیج لیے اگر اُس کے بس میں ہوتا تو وہ کبھی حرم کو اتنی تکلیف میں رہنے نہیں دیتی مگر وہ خود بے بس تھی۔

تمہیں آگے بڑھنا ہے حرم فضول لوگوں کے لیے خود کی زندگی خراب مت کرو تمہارے سامنے ابھی بہت کچھ ہے ابھی بھی کچھ نہیں بگڑا تمہیں ٹھیک ہونا ہے حرم یہ رونا دھونا تم پہ سوٹ نہیں کرتا تم بہادر ہو اللہ نے عورت کو بہادر بنایا ہے اگر وہ ہمیں آزماتا ہے تو اُس کا اجر بھی دیتا ہے خود کو یوں کمزور مت کرو اگر اپنا نہیں تو ہمارا سوچو تمہیں اس حال میں دیکھ کر ہمیں بہت تکلیف ہوتی ہے اس لیے اپنے لیے نہیں تو ہمارے لیے دوبارہ مسکرا کر سیکھو زندگی میں کی مشکلات آتی ہے اُس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ انسان جینا چھوڑ دے یہ جو مشکلات ہماری زندگی میں اس لیے نہیں آتی کہ ہمیں کمزور کرے بلکہ ان مشکلات کا سامنا کرنے سے ہم بہادر بن جاتے ہیں ہر طرح کے حالات کا مقابلہ کرنے کے لیے۔ آروش اُس کو رخ اپنی جانب کرتی اُس کا ماتھا چوم کر بولی۔

Posted On Kitab Nagri

ہم بہادر نہیں ہے۔ حریم نے کسی مجرم کی طرح بتایا

کس نے کہا تم بہادر نہیں تم بہادر ہو اور اگر تم مجھ سے یا حویلی میں کسی سے بھی پیار کرتی ہوں ہمیں اپنا کچھ سمجھتی ہو تو موو آن کرو میں تمہارے ساتھ ہوں اور ہمیشہ رہوں گی اب وہ ہو گا جو تم چاہتی ہو تم

میری بات سمجھ رہی ہو نہ؟ آروش نے بات کرنے کے درمیان اُس سے پوچھا

جی آپ۔ حریم اتنا کہتی اُس کے گلے لگی۔

تم بہت معصوم ہو حریم بہت تمہیں سنبھالنا مشکل ضرور ہے مگر ناممکن نہیں میں جانتی ہوں تم پیار کی بھوک کی ہوں اور پیار توجہ یہ سب تمہاری کمزوری ہیں تم نے اپنے ماں باپ کو بچپن میں ہی کھویا ہے اُن کی محبت کی ترسی ہوئی ہو یہ وہ خلا ہے تمہاری زندگی کا جس کو کوئی پُر نہیں کر سکتا درید لالہ بھی نہیں وہ چاہے تم سے کتنی محبت کے دعوے دار تھے مگر انہوں نے کبھی تمہارے ماں باپ کی جگہ نہ لی کیونکہ ماں باپ کی جگہ کوئی نہیں لے سکتا پر ہاں اگر ماں سائیں یا چاچی جان والے تمہیں اپنی بیٹی سمجھتے تو شاید آج حالات کچھ مختلف ہوتے اب حریم سب کر رہے مگر جب حریم اُن کے سامنے ٹھیک صحیح سلامت تھی تو سب کی آنکھوں میں کھٹکتی تھی۔ حریم کے بالوں میں ہاتھ پھیرتی آروش بس یہ سب سوچ سکی آج حریم کی حالت دیکھ کر اُس کو اتنا توندازہ ہو گیا تھا اگر اُس کے ساتھ ہر کوئی نرمی سے پیش آئے گا اُس کو اعتماد کی ڈوری پکڑائے گا تو وہ جلدی اپنے کل سے نکل کر آنے والے کل کے بارے میں اچھا سوچے گی۔



Posted On Kitab Nagri

آج جرگہ تھا اور سب اُس جگہ پہ پہنچ چکے تھے تابش کے گھر سے اُس کا چھوٹا بھائی عاقب اور اُس کا باپ عاکف آیا تھا جب کی حویلی سے شہباز شاہ ار باز شاہ دیدار شاہ دُرید شاہ اور شازل شاہ یہ سب اور گاؤں کے معزز لوگ بھی آئے تھے جن میں حشمت اللہ اور حق اللہ کا بھی شمار ہوتا تھا۔

لالہ یہ سب مجھے ایسے کیوں گھور رہے ہیں جیسے میں ان کا قرض لیکر بھاگ گیا ہوں۔ شازل نے سب لوگوں کی نظریں خود پہ جمی دیکھی تو خاموش بیٹھے دُرید سے پوچھا

اپنی ڈرسنگ دیکھو جواب مل جائے گا۔ جواب دُرید کے بجائے دیدار شاہ نے دیا تھا جو اُس کے برابر بیٹھا تھا اور خود شازل اُن دونوں کے درمیان بیٹھا تھا

شازل نے ایک نظر اپنی ڈریس پہ ڈالی وہ اس وقت بلیک ٹی شرٹ کے ساتھ گھٹنوں سے پھٹی جینز پینٹ میں ملبوس تھا گلے میں بڑی سالا کیٹ پہنا ہوا تھا جس پہ ہمیشہ کی طرح آج بھی ہاتھ حرکت کر رہے تھے۔

شازل نے خود کو غور سے دیکھا پھر اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا جو جیل سے سیٹ ہوئے تھے پھر اپنی ڈارھی پہ ہاتھ پھیرا جو آتے وقت اُس نے شیو کی تھی۔

سب کچھ سیٹ تو ہے۔ شازل بڑبڑایا مگر تبھی اُس کی نظر اپنے گھٹنوں پہ پڑی جہاں سے جینز پھٹی ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

مطلب یہ میری گوری چٹی پنڈ لیاں دیکھ رہے ہیں شرم آنی چاہیے ان کو۔ شازل اپنے دونوں گھٹنوں پہ ہاتھ رکھ کر بولا تو دُرید اور دیدار نے زبردست قسم کی گھوری سے اُس کو نوازہ تو شازل گڑ بڑا گیا۔

گاؤں کے سب لوگوں نے شلوار قمیض پہنی ہوئی ہے بس ایک تم ہو جس نے اپنا یہ عجیب و حلیہ بقول تمہارے شہری کپڑے پہنے ہوئے ہیں تبھی سب تمہیں عجیب نظروں سے دیکھ رہے ہیں زیادہ نہیں تو جتنے وقت یہاں رہتے ہو تو شلوار قمیض پہنا کرو۔ دیدار شاہ نے اچھا خاصا اُس کو لتاڑا اُس سے پہلے شازل کچھ کہتا جرگہ شروع ہوا۔

جیسا کہ آپ سب کو پتا ہے یہاں ہم سب کیوں آئے ہیں۔ شہباز شاہ نے بات کا آغاز کیا

میرے جواب بیٹے کا قتل کیا ہے دُرید شاہ نے ہمیں اپنے بیٹے کے خون کے بدلے دُرید شاہ کا خون چاہیے۔ تابش کا باپ عاکف شاہ بولے

کتنی بوتلیں چاہیے خون کی ہمیں بتادے ہم مینج کر لے گے۔ شازل نے بڑی سنجیدگی سے کہا مگر آنکھوں میں تپانے والے تاثرات صاف عیاں تھے۔

یہاں کوئی مذاق نہیں ہو رہا شازل ہمیں دُرید کی جان چاہیے۔ عاقب ناگواری سے بولا

تمہیں جان کیوں چاہیے عزرائیل ہو کیا؟ شازل نے طنزیہ کیا

اپنی حد میں رہو اور ہم بڑوں کو بات کرنے دو۔ عاکف شاہ نے اُس کو ٹوکا

Posted On Kitab Nagri

بات ختم ہو چکی ہے آپ کے حیوان بیٹے نے جو کیا تھا ہم نے بس اُس کو اُس کا جواب دیا ہے ہم نے اپنا فیصلہ خود کر دیا اب کوئی جرگہ نہیں بنتا۔ شازل کا لہجہ ہر احساس سے عاری تھا۔

میرے بیٹے نے جو کیا وہ اُس کا حق تھا۔ عاکف شاہ کی بات پہ دُرید نے زور سے اپنے ہاتھوں کی مٹھیوں کو بھینچا

وہ اُس کی بیوی تھی کوئی گائے بکری نہیں جس کے ساتھ آپ لوگوں نے جانوروں جیسا سلوک کیا تھا جرگہ تو ہمارا آپ پہ بنتا ہے ہماری معصوم بہن کی زندگی کے ہر رنگ آپ لوگوں نے چھینے ہیں اُس کی معصومیت چھینی ہے۔ اس بات دیدار شاہ کاٹ دار لہجے میں کہا

اچھا ہو گا جو اس بات کا فیصلہ ہم بڑے کرے۔ گاؤں کے معزز آدمی نے مداخلت کی۔

ٹھیک ہے کرے آپ لوگ فیصلہ مگر دیدار کی بات ٹھیک ہے جرگہ بنتا نہیں تابش کے ساتھ جو میں نے کیا وہ اُس کے مستحق تھا اگر دوبارہ گاؤں کے کسی لڑکے نے ایسا کیا تو اُس کا انجام بھی تابش سے مختلف نہیں ہو گا۔ دُرید کے لہجے میں سختی تھی۔

www.kitabnagri.com

ہمیں دُرید کا خون یا اُس کی بہن چاہیے ونی میں۔ عاکف شاہ کی بات پہ اچانک ماحول میں سناٹا چھا گیا تھا شہباز شاہ کا ہاتھ بے ساختہ اپنے پستول پہ پڑا تھا

بھرے مجموعے میں سیدزادی کا نام لینا اچھی بات نہیں۔ حشمت اللہ جو خاموش تھے وہ سنجیدگی سے

بولے

Posted On Kitab Nagri

میری بہن کا اگر کسی نے نام بھی لیا تو میں اُس کا وہ حشر کروں گا اُن کی روح تک کانپ اُٹھے گی۔ دُرید
اچانک شیر کی مانند دھاڑا۔

لالہ رلیکس۔ شازل ایک نظر جرگہ میں بیٹھے لوگوں پہ ڈالتا دُرید سے بولا تو اُس نے سر جھٹکا۔
ٹھیک ہے اگر آرو

ہماری بیٹی کا نام یہاں کوئی نہیں لے گا۔ گاؤں کا معزز آدمی کچھ کہنے والا تھا جب سر بیچ کی جگہ بیٹھے شہباز
شاہ نے انہیں خبردار کیا۔

اصول سب پہ وہی ہیں دُرید اگر آپ کا بیٹا ہے تو اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ اُس کو سزا نہیں ملے
گی۔ دوسرے آدمی نے ناپسندیدہ نظروں سے دُرید کو دیکھ کر کہا
ہمیں سبز قدموں والی چاہیے بھی نہیں اگر حویلی سے کوئی لڑکی نہیں آسکتی کیونکہ وہ سیدزادیاں ہیں تو
ٹھیک ہیں ہمیں غیر سید لڑکی چاہیے ونی میں۔ تابش کا چھوٹا بھائی بولا تو سب نے نا سمجھی سے ایک
دوسرے کو دیکھنے لگے۔

www.kitabnagri.com

لگتا ہے یہ حویلی کی ملازماؤں کی بات کر رہا ہے حویلی میں آتے وقت کسی پہ دل آگیا ہوگا۔ شازل بڑبڑایا تو
دُرید نے کڑی نظروں سے اُس کو گھورا جس کو ایسی پیچیدہ حالات میں بھی لطیفے سو جھ رہے تھے
ہمیں وہ لڑکی چاہیے جو حویلی میں ونی کے طور پہ گی تھی حشمت اللہ کی بیٹی۔ تابش کے چھوٹے بھائی
عاقب نے کہا تو شازل کی آنکھوں میں خون اُتر آیا

Posted On Kitab Nagri

میں تمہاری زبان کاٹ دوں گا اگر میری بیوی کا نام بھی لیا تو۔ شازل کے چہرے کی رگیں غصے سے تن چُکی تھی۔

ہمیں ونی چاہیے وہ حشمت اللہ کی بیٹ

کمینے انسان میں تمہیں جہنم وصل کرنے میں ایک منٹ نہیں لگاؤں گا پھر مانگتے رہنا ونی وہ میری بیوی ہے میری عزت ہے کسی حشمت اللہ کی بیٹی نہیں۔ عاقب اُس سے پہلے مزید کچھ کہتا شازل ایک ہی جست میں اُس تک پہنچتا گلا پکڑ کر چہرے پہ لگے برسانے لگا۔ شازل کے رد عمل پہ سب لوگ فوراً سے اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے تھے۔

شازل چھوڑا اُسے۔ دُرید اُس کو عاقب سے دور کرنے کی کوشش کرنے لگا مگر شازل پہ جیسے جنون سوار ہو گیا تھا وہ جو کچھ پہلے دُرید کو پر سکون کرنا چاہ رہا تھا اب خود آپے سے باہر ہو گیا تھا۔ شہباز شاہ سنجیدہ نظروں سے اپنے بیٹے جو ہمیشہ کول ڈاؤن رہتا تھا اُس کو دیکھ رہے تھے اُس کا رد عمل اُنہیں بہت کچھ سمجھا گیا تھا۔

www.kitabnagri.com

شازل میں نے کہا ہٹو۔ دُرید نے زبردستی اُس کو عاقب سے ہٹایا مگر تب بھی شازل نے ایک زوردار لات عاقب کے پیٹ پہ ماری جس سے وہ کراہ اُٹھا۔

تو سیدھا کہو نہ تمہارے دل بہلانے کا کام وہ خوب اچھے سے کر رہی ہے تبھی تو تم اُس کو چھوڑنے کا نام نہیں لے رہے۔ عاقب اپنی ناک سے بہتا خون صاف کرتا فضول بولنے سے باز نہیں آیا۔

Posted On Kitab Nagri

شازل نے اُس کی بات پہ ہاتھوں کی مٹھیاں زور سے بھیجی تبھی اُس کی نظر لڑکے کے ہاتھ میں موجود بندوق پہ پڑی تو اُس سے بندوق چھیننے لگا۔

کلمہ پڑھ لو۔ شازل بندوق کا رخ اُس کی جانب کرتا پتھریلے لہجے میں بول کر اُس پہ فائر کھول دیا
ٹھاہ

یہ کیوں کیا کیا لالہ۔ شازل جیسے فائر کرنے والا تھا دُرید نے اُس کا ہاتھ اُپر کر لیا تھا جس وجہ سے نشانہ مس ہو گیا تھا تبھی شازل غصے بھری نظروں سے عاقب کو دیکھتا دُرید سے بولا جب کی وہاں موجود سب لوگوں کی اٹکی سانسیں بحال ہوئی تھی۔ عاکف شاہ نے جلدی سے عاقب کو اپنے پیچھا کھڑا کر لیا تھا۔
یہ میں بھی پوچھ سکتا ہوں کیا کرنے والے تھے تم جرم کے خلاف آواز اٹھاتے ہو اور اب خود جرم کرنے والے تھے مجھے بتاتے تھے کہ قتل گناہ ہے تو پھر کیوں خود قتل کرنے والے تھے۔ دُرید ایک ایک لفظ چبا کر بول کر اُس کے ہاتھ سے بندوق چھینی۔

یہ جرم نہیں تھا لالہ یہ کمینہ انسان میری بیوی کے بارے میں اتنا گھٹیاں بول رہا تھا اور میں خاموش تماثائی کارول ادا کرتا کیا اتنا بے غیرت سمجھ ہوا ہے۔ شازل غصے سے پھنکارا۔
شازل عقل سے کام لو۔ دُرید نے جھڑکا۔

میں آپ سے بات کیوں کر ہی کیوں رہا ہوں میں آج اس کمینے کو چھوڑوں گا نہیں۔ شازل ایک بار پھر عاقب کو مارنے کے لیے بڑھا مگر وہاں کھڑے لوگ درمیان میں آگئے۔

Posted On Kitab Nagri

جرگہ میں کیا تماشا بنایا ہوا ہے۔ وہاں موجود ایک آدمی نے کہا
تماشا تو یہ ہمارے گھر کی عورتوں کو لگا رہے ہیں اگر یہ سب ایک منٹ سے پہلے نہیں گئے تو خدا کی قسم
میں ان باپ بیٹے کو زندہ قبر میں دفناؤں گا۔ شازل غصے سے چیخا۔
جرگہ کل دوبارہ ہو گا ابھی سب جائے۔ شہباز شاہ اپنی جگہ سے اٹھ کر سنجیدہ بھرے لہجے میں بولے تو
سب ایک دوسرے کا چہرہ دیکھنے لگے۔

یہ کیا بات ہوئی آپ ایسا کیسے کر سکتے۔ ایک آدمی نے اعتراض اٹھایا
ٹھیک ہے فیصلہ کل ہو گا مگر آپ سب خود پہ کنٹرول کرنا ایسا نہ ہو کل بھی وہ تماشا ہو جو آج ہوا
ہے۔ حشمت اللہ نے شہباز شاہ کی بات پہ اتفاق کیا تو انہوں نے سر کو اثبات میں ہلایا تو باری باری سب
وہاں سے چلتے گئے۔

میں تو تمہیں ایویں کم ہمت ڈرپوک سمجھتا تھا مگر آج تو تم نے ثابت کر دیا کہ تمہاری رگوں میں بھی
شاہوں خاندان کا خون ہے۔ دیدار شاہ نے داد دیتی نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا جس پہ شازل نے
سر جھٹکا۔

ویسے تمہیں غصہ کچھ زیادہ آگیا ایسا ہی ہوتا ہے جو لوگ کبھی کبھی غصہ کرتے ہیں اُن کے غصے میں بلا کا
روعب ہوتا ہے کیونکہ وہ سردیوں کی شام کی طرح خاموش اور پُر اسرار نظر آتے ہیں مگر پھر بعد میں

Posted On Kitab Nagri

طوفان کھڑا کرتے ہیں جیسے کے تم نے کیا۔ دیدار نے مزید کہا تو شازل نے زچ کرتی نظروں سے اُس کو دیکھا

میں اگر چھوٹا ہوتا تم سے تو تمہاری یہ لال انگارہ ہوتی آنکھوں کو دیکھ کر ضرور ڈر جاتا مگر کیا ہے کے میں تم سے بڑا ہوں اس لیے مجھے ڈر بالکل بھی نہیں لگ رہا۔ دیدار شاہ اُس کا کندھا تھپتھپا کر بولا۔



جانے جرگہ میں کیا ہو رہا ہے۔ فار یہ بیگم فکر مندی سے بولی۔
اللہ خیر کرے گا دُرید اگر عقل سے کام لیتا تو اچھی بات تھی ہم یوں سب پریشان تو نہ ہوتے۔ فردوس بیگم نے کہا

دُرید نے جو کیا وہ بالکل ٹھیک کیا ایسے لوگ صرف زمین پہ بوجھ ہوتے ہیں۔ کلثوم بیگم فردوس بیگم کی بات کے جواب میں بولی۔

وہ سب آگئے ہیں جرگہ سے۔ ملازمہ نے آکر اُن کو اطلاع دی تو سب نے اچھے سے خود پہ چادر لی۔

www.kitabnagri.com

شازل

شازل کیا ہوا کیا بنا وہاں؟ کلثوم بیگم نے تیز قدموں سے چلتے شازل کو سیڑھیوں کی طرف جاتا دیکھا تو اُس سے پوچھنے لگی۔ مگر شازل اِن سنی کرتا وہاں سے چلا گیا۔

اس کو کیا ہوا؟ فردوس بیگم تعجب سے بولی

اب تو دیدار یا دُرید سے پتا چلے گا وہاں ہوا کیا۔ فار یہ بیگم گہری سانس بھر کر بولی۔

Posted On Kitab Nagri

.....

آپ آگئے کیا فیصلہ ہوا وہاں؟ ماہی نے کمرے میں شازل کو آتا دیکھا تو فوراً سے اُس کی جانب لپکی مگر شازل کی سرخ آنکھیں بکھرے بال دیکھ کر اُس کو ڈر بھی لگا۔

آپ کو کیا ہوا؟ ماہی نے شازل سے پوچھا جو بس خاموش نظروں سے اُس کو دیکھ رہا تھا۔
بتائے شازل

ابھی ماہی اپنی بات مکمل کرتی اُس سے پہلے شازل آگے بھرتا اُس کو اپنے سینے لگا گیا۔ ماہی کا دل زور سے دھڑکا اُس کو شازل سے ایسی کسی حرکت کی توقع نہیں تھی۔

شازل چھوڑے۔ ماہی نے شازل کی گرفت مضبوط ہوتی محسوس کی تو فوراً سے کہا اُس کو ایسا لگ رہا تھا جیسے شازل اُس کی ہڈیاں توڑ کر ہی دم لے گا۔

تم صرف میری ہوں۔ شازل اُس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتا بڑبڑایا

کیا بول رہے ہیں؟ ماہی کو سمجھ نہیں آیا۔

تم کس کی ہو؟ شازل اُس کا چہرہ اپنے روبرو کرتا پوچھنے لگا تو ماہی اُس سے پہلے شکر کا سانس ادا کرتی شازل کے بے قرار لہجے میں نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگی۔

یہ کیسا سوال ہے؟ ماہی کو سمجھ نہیں آیا

Posted On Kitab Nagri

تم کس کی ہوماہی آج میں تمہاری کوئی بے وقوفی برداشت کرنے والا نہیں جو پوچھا ہے اُس کا جواب دو تم یہاں ونی میں میرے نکاح میں آئی تھی تو بتاؤ کس کی ہو۔ شازل اُس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرتا پوچھنے لگا۔ ماہی کو تو آج شازل کا انداز دیکھ کر غش کھانے کے درپہ تھی جواب کیا خاک دینا تھا اُس نے۔ بہری ہوں میں کچھ پوچھ رہا ہوں سُنائی نہیں دے رہا۔ شازل اُس پہ دھاڑا تو ماہی کو اپنی جان جاتی محسوس ہوئی۔

آپ ک کی ہوں۔ ماہی نے اٹک اٹک کر بتایا۔

ہمممم گڈ تو کوئی تمہیں مجھ سے چھین نہیں سکتا سمجھ آرہی ہے نہ میری بات؟ شازل اُس کے چہرے پہ ہاتھ پھیرتا جنون بھرے لہجے میں بولا تو ماہی نے فورن سے سر اثبات میں ہلایا۔

کسی کی ہمت کیسے ہوئی تمہارے بارے میں کچھ کہنے کی۔ شازل اُس کو دوبارہ سے اپنے سینے سے لگاتا بڑبڑایا مگر اس بار ماہی نے خاموش رہنے میں ہی عافیت سمجھی۔

میں منہ توڑ دوں گا اُس سالے کا جس نے تمہارے بارے میں سوچا بھی۔ شازل اُس کے بالوں میں بوسہ دیتا طیش میں غرایا تو اپنے دل کے دھڑکنے کی آواز ماہی کو اپنے کانوں تک سُنائی دی اُس کو اب شازل سے جھجھک محسوس ہونے لگی۔



Posted On Kitab Nagri

میں نہ کہتی تھی آپ کی اولاد عاشق مزاج ہے اور یہ شازل مجھے اس سے تو عشق معشوقی کی اُمید خواب میں بھی نہ تھی کیسے شادی کے نام پہ پتنگے لگ جاتے تھے اور اب جرگہ میں اتنا بڑا تماشا لگایا اُس نے مجنوں کا سیکنڈ پارٹ نہ ہو تو۔ فار یہ بیگم ساری بات جاننے کے بعد سر جھٹک کر بولی۔

یہ وقت مذاق کا نہیں فار یہ۔ کلثوم بیگم نے اُن کو ڈپٹا

مذاق میں کونسا کر رہی ہوں میں تو بس بتا رہی ہوں شازل کو کیا ہو گیا ہے کہاں وہ نکاح کے بعد شہر بھاگ گیا تھا اور اب اُس لڑکی کے پیچھے اتنا پاگل ہوا پڑا ہے۔ فار یہ بیگم بُرا مان کر بولی۔

ہے بھی تو خوبصورت لڑکی پھنسا لیا ہو گا اپنی اداؤں میں۔ فردوس بیگم نے باتوں میں حصہ لیا۔

لگتی تو ایسی نہیں میں نے دیکھا بہت معصوم ہے بے چاری جب کوئی ملازمہ بھی اُس پہ ہاتھ اٹھاتی تو گونگی بہری بن جاتی مگر اففف تک نہیں کرتی تھی ورنہ اگر شازل یہاں آنے میں ایک دن دیر کرتا تو جیسا حشر شبانا نے اُس کا کیا تھا اُس نے تو تڑپ کر مر جانا تھا۔ فار یہ بیگم تاسف سے بولی۔

کوئی معصوم بے چاری نہیں سب ڈرامہ ہے اُس کا میں تو اب اس کو حویلی میں برداشت نہیں کروں گی ونی میں آئی تھی جس کی اوقات دو ٹکے کی نہیں تھی اور اب سالی شازل شاہ کے دل پہ راز کرے گی اپنی اوقات بھول گئی ہے جو میں اُس کو اچھے سے یاد کرواؤں گی۔ شبانا نفرت بھرے انداز میں بولی جب سے اُس نے سنا تھا اُس کے دل میں آگ کے شعلے بھڑک رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

شازل بڑی مشکل سے یہاں رُکا ہے اب تم کچھ ایسا نہ کر دینا کہ وہ پھر سے چلا جائے یہاں سے۔ کلثوم بیگم نے شبانا کی بات سن کر اُس کو باز رکھنا چاہا
اگر آپ لوگ کچھ نہیں کر رہے تھے تو مجھے کرنے دے ایسا نہ ہو پھر وہ کوئی وارث پیدا کر کے دے اگر ایسا ہوا تو اُس کے قدم یہاں مضبوط ہو جائے گے۔ شبانا نے فوراً سے کہا
سوچ سمجھ کر و بولوں اب کیا یہ ونی میں آئی ہوئی لڑکی شاہ خاندان کو وارث دے گی۔ فردوس بیگم ناگواری سے بولی۔

رنگ ڈھنگ نہیں دیکھے آپ نے اس کے تھی کیسی اور ہو کیسی گی ہے شہر کی ہوا خوب لگی ہے اُسے۔ شبانا نے غصے سے کہا
دس سال ہو گئے تھے تمہاری شادی کو مگر تم نے میرے بیٹے دلدار کو وارث نہیں دیا اب اگر یہ دے گی تو شاہ خاندان کے لیے کسی نعمت سے کم نہیں ہوگا۔ فاریہ بیگم کو دونوں ماں بیٹی کی باتیں پسند نہیں آئی تو مداخلت کی۔
www.kitabnagri.com

آپ مجھے بانجھ ہونے کا طعنہ دے رہی ہیں جب کی یہ بات اچھے سے جانتی ہیں کمی مجھ میں نہیں آپ کے بیٹے میں تھی۔ شبانا تپ اُٹھی۔

مانا کہ میرے بیٹے میں خامی تھی مگر اب کیا میرے دوسرے بیٹے میں بھی خامی ہے اتنا عرصہ تو ہو گیا ہے پھر بھی تمہاری طرف سے کوئی خوشخبری نہیں آئی۔ فاریہ بیگم کی اس بات سے شبانا شرم سے پانی

Posted On Kitab Nagri

پانی ہوگی اُس کو ذرہ برابر اُمید نہیں تھی اُس کی چچی جو رشتے میں ساس بھی یہ بات سب کے سامنے کرے گی۔

تمہاری بات کا مطلب اب یہ لڑکی حویلی کو وارث دے گی جس کا تعلق سید گھرانے سے نہیں اس کو تو ہم چلتا کرے گے شازل کی دوبارہ شادی ہوگی وہ بھی خاندان کی لڑکی سے۔ فردوس بیگم تیکھی نظروں سے فار یہ بیگم کو دیکھ کر بولی۔

آپ اُس لڑکی کا پتہ کاٹ سکتی ہیں مگر اُس کے بچے کا نہیں کیونکہ وہ بچہ شازل کا ہوگا یعنی سید زادہ ہوگا اور کون باپ اپنی اولاد سے بیگانی رہے گا۔ فار یہ بیگم نے کہا
تم لوگ بحث میں ایسے پڑی ہو جیسے سچ میں وہ آج ہمیں وارث دینے والی ہو ابھی ایسا کچھ نہیں ہوا تو بات کرنے کا مقصد۔ کلثوم بیگم کو اُن سب کی باتوں سے بیزاری ہوئی تو ٹوکا جس پہ وہ سب اپنا سامنہ لیکر رہ گئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com



کیسی ہے وہ؟ دُرید ہسپتال آتا آروش سے حریم کی خیریت معلوم کرنے لگا۔

زندہ ہے۔ آروش نے جواب دیا۔

ایسا کیوں کہہ رہی ہو؟ دُرید کو تکلیف ہوئی۔

جس ٹروما میں وہ ہے اُس کا زندہ رہنا بڑی بات ہے آپ کو نہیں پتا وہ راتوں کو ڈر جاتی ہے اُس کی طبیعت بگڑتی رہتی ہے۔ آروش نے پریشانی سے بتایا

Posted On Kitab Nagri

کاش میں اُس سے مل پاتا۔ دُرید کے لہجے میں حسرت تھی۔

حریم عدت میں ہے یہ بات وہ خود نہیں جانتی کیونکہ میں نے اُس کو نہیں بتایا کہ آپ نے اُس کے مجرم کا قتل کیا ہے۔ آروش نے سنجیدگی سے کہا

اچھا کیا جب وہ پوری طرح سے صحتیاب ہو جائے تو تب بتا دینا۔ دُرید نے کہا۔

اگر آپ حریم سے بات کرنا چاہتے ہیں تو میں کال پہ بات کروادوں کیا پتا وہ آپ سے اپنے دل کا بوجھ ہلکا کر لے اُس کو جب سے ہوش آیا ہے اُس نے ایک مرتبہ بھی مجھ سے خالہ یا تابش کا ذکر نہیں کیا۔ آروش دُرید کی حالت سمجھتی گہری سانس لیکر بولی۔

اُس نے میرا نام لیا ہے؟ میں اُس سے ملنے کیوں نہیں آیا اُس کی خیریت معلوم کیوں نہیں کی کیا اُس نے وجہ پوچھی ہے؟ دُرید نے آروش سے پوچھا تو اُس نے نفی میں سر کو جنبش دی جس پہ دُرید کے چہرے پہ زخمی مسکراہٹ آئی۔

پھر میں کیسے مان لوں وہ مجھ سے کال پہ بات کرنے کے لیے راضی ہو جائے گی۔ دُرید کے چہرے پہ اُداس مسکراہٹ آئی۔

جرگہ میں کیا ہوا؟ اور حریم کو ڈسچارج کب ملے گا وہ یہاں بے سکون ہے حویلی چلے گی تو اچھا محسوس کرے گی۔ آروش نے بات کا رخ بدلا۔

Posted On Kitab Nagri

فیصلہ کل ہوگا جرگے کا اور میں ڈاکٹر سے بات کرتا ہوں کے ڈسچارج پیپرز تیار کرے۔ دُرید نے کہا تو آروش نے سر اثبات میں ہلایا۔



کیا بات ہے جب سے آپ کی جرگہ سے واپسی ہوئی ہے آپ کے چہرے پہ عجیب سا سکون ہے اور اب یہ مسکراہٹ؟ بختاور بیگم نے حشمت اللہ صاحب کو پر سکون دیکھا تو پوچھ لیا

ہاں میں واقع بہت خوش ہوں کیونکہ آج میں نے شازل کو دیکھا جو ماہی کا شوہر ہے میرے اندر پہلے بہت وسوسے تھے ماہی کو لیکر جب تم نے بتایا تھا ماہی یہاں آئی تھی اور بہت خوش تھی تو مجھے اطمینان نہیں آیا تھا مگر آج جب اُس کا شوہر اُس کے لیے وہاں سب سے لڑا تو دل میں اطمینان اُتر ایک خلش تھی جو آج ختم ہوگی میری بیٹی واقع وہاں خوش ہوگی کیونکہ اُس کا شوہر شازل ہے اور مجھے شازل سب سے منفرد لگا عورتوں کی عزت کرنے والا اور کروانے والا۔ حشمت اللہ صاحب پر سکون لہجے میں ان کو بتانے لگے۔

ہماری بیٹی وہاں ونی کے طور پہ گئی تھی اگر اُس کا شوہر شازل نہ ہوتا تو اب تک ہماری بیٹی زندہ نہ ہوتی وہ تو اللہ کا شکر ہے اُس کا نکاح شازل سے ہوا اور سسرال میں لڑکی کی عزت تبھی ہوتی ہے جب اُس کا شوہر اُس کو اپنے ہونے کا احساس کرواتا ہے اُس کو اطمینان بخشتا ہے اور میرے رب کا شکر ہے شازل نے ماہی کو ونی کی حیثیت سے نہیں بلکہ اپنی بیوی اور اپنی عزت سمجھا۔ بختاور بیگم بھی اُن کی بات سے متفق ہوئی۔ بس اب ذین کا سچ ثابت ہو جائے اصل قاتل کون تھا پھر ہم اپنی بیٹی کو واپس لائے گے۔ حشمت اللہ صاحب نے گہری سانس بھر کر کہا۔

Posted On Kitab Nagri



رات کے اِس وقت تم یہاں کیا کر رہی ہو؟ ماہی جو باورچی خانے میں پانی لینے کے غرض سے آئی تھی اپنے پیچھے شبانا کی آواز سن کر وہ ڈر پلٹی۔

پانی لینے آئی تھی۔ ماہی نے اپنے ڈر پہ قابو پایا۔

شازل پہ کونسا جادو کیا ہے تم نے جو وہ تیری وجہ سے قتل کرنے چلا تھا۔ شبانا اُس کے بال مٹھی میں جکڑ کر بولی تو ماہی حیران کن نظروں سے اُس کو دیکھنے لگی۔

بال چھوڑے میرے۔ ماہی نے جلدی سے اُس کو خود سے دور کیا تو شبانا نے خونخوار نظروں سے اُس کو گھورا جو کندھوں سے اپنا ڈوپٹہ ٹھیک کر رہی تھی۔

تیری اتنی ہمت۔ شبانا نے زور سے ہاتھوں کی مٹھیوں کو بھینچا

میں نے شازل پہ کوئی جادو نہیں کیا اور میں نہیں جانتی آپ کس قتل کی بات کر رہی ہیں۔ ماہی اپنے قدم پیچھے لیتی ہمت کر کے بولی۔

www.kitabnagri.com

او اچھا اس میسنی شکل پہ شازل مرتا ہو گا میں نہیں آنے والی تیرے جھانسنے میں جتنا ہو سکے اُتنا دور رہ شازل سے ورنہ وہ حال کروں گی کے یاد رکھوں گی۔ شبانا نے دھمکی آمیز لہجے میں اُس کو وارن کیا۔

آپ مجھے ڈرا نہیں سکتی وہ میرے شوہر ہے میں اُن سے دور رہوں یا پاس اُس کا فیصلہ آپ نہیں میں خود

کروں گی۔ ماہی کی حاضر جوابی پہ شبانا حیرت سے گنگ ہوتی نظروں سے اُس کو گھورنے لگی جو پہلے آنکھیں اٹھا کر نہیں دیکھتی تھی اور آج اُس کو جواب دے رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

آگے نہ اپنی اصلیت پہ اور یہ کس کی شے پہ بہادری کا مظاہرہ کر رہی ہو؟ شبانا اُس کی ٹھوڑی پکڑ کر طنزیہ بولی۔

شازل کی شے پہ انہوں نے کہا مجھے کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں اور مجھے اب سمجھ آ رہا ہے واقع میں مجھے کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں میں کیوں ڈروں جب میرے بھائی بے قصور ہیں میں بے قصور ہوں تو کیوں آپ لوگوں کے بلا وجہ ظلم سہو میں کوئی گڑیا نہیں جس کو آپ اپنی مرضی سے چلائے گی۔ ماہی اُس کا ہاتھ جھٹک کر بولی ڈر پوک تو وہ پہلے بھی کبھی نہیں تھی مگر اُس پہ جو حالات آگئے تھے اُس نے اُس کی ہمت چھین لی تھی جو دوبارہ شازل کے اعتماد کی وجہ سے آئی تھی۔

میں تمہاری زبان کاٹ دوں گی۔ شبانا اُس پہ دھاڑی مگر آج پہلی بار ماہی کو اُس سے خوف نہیں آیا سوچ لے شازل آپ کے ہاتھ کاٹ دیں گے۔ ماہی ترکی پہ ترکی بولی۔

تیری تو

گالی مت دیجئے گا سنا ہے ایک گالی پہ قبر میں بہت کیڑے کاٹنے آتے ہیں تعداد فلحال میں بھول چکی ہوں مگر جب یاد آئے گی تو بتا دوں گی ناؤ ایکسکیوز می میرے شوہر میرا انتظار کر رہے ہیں اگر میں نہیں گی تو میری تلاش میں وہ خود یہاں آجائے گے۔ شبانا اُس سے کچھ کہنے والی تھی جب ماہی اُس کی بات درمیان میں کاٹ کر بول کر سائیڈ سے گزری۔

تمہارا تو پتہ میں کاٹ کر رہوں گی۔ شبانا نے غصے اُس سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

شبانا کی بات پہ ماہی رُک کر پلٹ کر اُس کو دیکھنے لگی۔

میں کوئی درخت نہیں ہوں انسان ہوں۔ ماہی اُس کو جواب دیتی وہاں سے چلتی بنی پیچھے شبانا بچ و تاب کھاتی رہ گئی۔

.....

لوجی میں وہاں بڑی بڑی چھوڑ کر آئی ہوں کے میرے شوہر میرے انتظار میں ہیں مگر ایک میرے شوہر محترم ہیں جن کو سونے سے فرصت نہیں۔ ماہی اپنے کمرے میں آئی تو شازل کو گہری نیند میں سوتا دیکھ کر بڑبڑائی۔

شازل۔ ماہی بیڈ پہ بیٹھتی شازل کو آواز دینی لگی کے شاید جاگ جائے۔

شازل اٹھے نہ باتیں کرتے ہیں۔ ماہی شازل کا بازو ہلاتی اُس سے بولی۔

یار ماہی آج مجھے معاف کرو میں اپنا دوسرا بازو تم پہ قربان نہیں کر سکتا پہلے والا ہی ابھی زخمی ہے۔ شازل کی نیند میں ڈوبی آواز سن کر ماہی نے اپنی آنکھیں چھوٹی کیے اُس کو گھورا۔

صبح تو بڑا پیار آرہا ہے تھا (نقل اُتارتے ہوئے) ماہی تم صرف میری ہوں ونی میں میرے نکاح میں آئی ہوں اور اب محترم کے مزاج ہی نہیں مل رہے۔ ماہی نے بلند آواز میں اُس کی نقل اُتارنے لگی۔

یار ماہی تمہیں باتیں رات کے وقت کیوں یاد آتی ہے سو جاؤ اچھے بچوں کی طرح۔ شازل اُس کی جانب کروٹ لیتا بولا

میں اچھی بچی نہیں ہوں۔ ماہی نے فورن سے کہا

Posted On Kitab Nagri

ادھر آؤ۔ شازل نے اپنا ہاتھ اُس کی جانب بڑھایا تو ماہی کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی اُس نے اپنا ہاتھ شازل کی چوڑی ہتھیلی پہ رکھا تو شازل سیدھا لیٹا اُس کا سر اپنے سینے پہ رکھا۔

مجھے پتا نہیں تھا تمہارا سرا تباہی ہو گا جو میرا معصوم بازو اتنا سُن ہو جائے گا۔ شازل نے شرارت سے کہا تو ماہی نے اُس کے سینے پہ مکہ برسایا

کوئی نہیں میرا سر بھاری بس آپ کے ڈرامے ہیں۔ ماہی خفگی سے بولی۔

اچھا جی میری غلطی پر اب تم سونے کی کرو۔ شازل نے ہنس کر کہا

ایسے نیند نہیں آئے گی۔ ماہی نے کہا

تو پھر کیسے آئے گی؟ شازل نے تعجب سے پوچھا

آپ اپنا ہاتھ میرے بالوں میں رکھ کر اُنہیں سہلائے پھر آئے گی۔ ماہی شرم سے سرخ ہوتی اُس سے

بولی تو شازل کا چھت پھاڑ قمقمہ گونجا۔

چلو شکر میری بیوی نے کوئی تو فرمائش کی۔ شازل اُس کے بال سہلاتا ہنس کر بولا تو ماہی پر سکون ہوتی اپنی

آنکھیں موند گئی۔



جرگہ پہ سب لوگ پہنچ گئے تھے اور آج اصل فیصلہ ہونا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آپ لوگوں نے مل بیٹھ کر فیصلہ کیا ہوگا تو بتائے پھر آپ کو چاہیے عاکف شاہ بیشک دُرید شاہ اپنی جگہ ٹھیک تھا مگر اُس کو تابش کا قتل نہیں کرنا چاہیے تھا بلکہ جرگہ بیٹھانا تھا پھر اُس کا فیصلہ ہوتا۔ گاؤں کے بزرگ نے سنجیدگی سے اپنی بات سب کے سامنے رکھی۔

سرنیچ شہباز شاہ ہے مہربانی ہوگی اگر آپ اُن کو فیصلہ کرنے دے۔ شازل نے سب پہ کڑی نظریں ڈال کر کہا

بیشک یہاں کے سرنیچ شہباز شاہ ہیں مگر جرگہ پہ سب کو اپنی رائے دینے کا حق ہے اور فیصلہ انصاف کا ہوگا شہباز شاہ کو اپنے بیٹے کے لیے بھی وہی فیصلہ لینا ہوگا جو باقی سب کے لیے کرتے ہیں۔ بزرگ نے جواب کہا

انصاف کی بات تو آپ نہ ہی کرے تو بہتر ہوگا کیونکہ جرگے کا مطلب میری ڈکشنری میں معصوموں کے ساتھ نا انصافی اور معصوم لڑکیوں کے ارمانوں کا قتل ہوتا ہے جو یہاں کسی اور کے گناہ کی بھینٹ چڑھتی ہے۔ شازل کا انداز خاصا طنزیہ تھا جس پہ وہ بزرگ اپنی جگہ چور سے ہو گئے۔

آج یقین ہو گیا کہ تم واقع میں وکیل ہو جس کے پاس ایک کے بعد ایک دلائل موجود ہوتی ہیں۔ دیدار شاہ اُس کے کان کے پاس آتا بولا تو شازل کے چہرے پہ پہلی بار مسکراہٹ آئی۔

فیصلہ ہونے سے پہلے میں ایک بات سے سب کو آگاہ کرتا چلوں۔ شہباز شاہ کی سپاٹ آواز پہ سب لوگ اُن کی جانب متوجہ ہوئے

Posted On Kitab Nagri

ونی میں کوئی نہیں جائے گی قتل کے بدلے کیونکہ میری کوئی بیٹی نہیں۔ شہباز شاہ کی بات پہ سب لوگ حیرانگی سے ایک دوسرے کا چہرہ تکتے لگے شازل کے چہرے کی مسکراہٹ یکدم غائب ہو گئی تھی دُرید کو شدید قسم کا حیرت کا جھٹکا لگا تھا۔

بابا سائیں آپ کو جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں۔ شازل بہت دیر بعد بولنے کے قابل ہوا۔ کوئی اپنی بیٹی کے ہوتے ہوئے ایسے کیسے انکاری ہو سکتا ہے۔

بس ونی میں نہ کرنے کے بہانے ہیں لاڈلی جو ہے۔ شہباز شاہ کی بات پہ سب لوگ آپس میں چہ مگوئیاں کرنے لگے۔

میں شہباز شاہ ہوں مجھے اپنی بات منوانے کے لیے نہ تو جھوٹ بولنے کی ضرورت ہے اور نہ بہانے کرنے کی میری کوئی بیٹی نہیں جو میری بیٹی حیثیت سے میرے پاس رہتی ہے وہ میرے دوست دلاور خان کی بیٹی ہے جو امانت کے طور پہ آج سے چوبیس سال پہلے اُس نے مجھے دی تھی اگر میری اتنی وضاحت کے باوجود بھی کسی کو یقین نہیں آیا تو ڈی این اے ٹیسٹ اگر کوئی کروانا چاہے تو بیشک کروا سکتا ہے۔ شہباز شاہ کی بات پہ اچانک خاموشی چھا گئی تھی جیسے کسی کے پاس بولنے کے لیے کچھ بچا ہی نہیں تھا دُرید شاہ اور شازل شاہ بے یقین نظروں سے شہباز شاہ کو دیکھ رہے تھے جن کا چہرہ ہر احساس سے عاری تھا درحقیقت شہباز شاہ خود بے یقین تھے انہوں نے آروش کی حقیقت ایسے کسی کو بتانا نہیں چاہی تھی وہ جو پہلے سوچتے تھے کس طرح وہ سب کو بتائے گے کس طرح آروش کا سامنا کرے گے؟

Posted On Kitab Nagri

آج زندگی نے اُن کو ایسے موڑ پہ لایا تھا جو وہ پورے گاؤں والوں کے سامنے آروش کی حقیقت بیان کرنے پہ مجبور ہو گئے تھے اس وقت اُن کی اندرونی کیفیت سے کوئی واقف نہیں تھا آج جو کچھ انہوں نے کہا تھا وہ کس دل سے کہا یہ بس وہ خود جانتے تھے۔

اگر یہ سچ ہے تو ہمیں پہلے کیوں نہیں پتا چلا؟ گاؤں کے کسی آدمی نے کہا کیونکہ یہ بات جاننا آپ کے لیے ضروری نہیں تھا۔ شہباز شاہ نے دو ٹوک انداز میں کہا ہمیں ونی نہیں چاہیے نہ دُرید شاہ کا خون ہمیں کچھ زمینیں چاہیے۔ عاکف شاہ کی بات پہ سب لوگ اُن کو دیکھنے لگے۔

زمینیں کیا تم اپنے بیٹے کے عیوض زمینوں کے خواہش مند ہو؟ لوگوں نے جیسے مذاق اڑایا۔ خاموش اگر عاکف کی یہی خواہش ہے تو ٹھیک ہے مگر اُس کے بعد ہمارا کوئی تعلق نہیں رہے گا۔ شہباز شاہ نے گھمبیر آواز میں کہا تو سب نے سر اثبات میں ہلایا

یہ کیا تھا بابا سائیں اتنا بڑا سچ آپ ہم سے کیسے چھپا سکتے ہیں۔ وہ لوگ ڈیرے پہ پہنچے تو دُرید شاہ نے خاموش بیٹھے شہباز شاہ سے پوچھا

تم لوگوں کا جاننا ضروری نہیں تھا۔ شہباز شاہ نے سپاٹ انداز میں کہا دلاور خان کیا وہ ہے جس کی فلم کو اس سال کی بیسٹ فلم ہونے کا ایوارڈ ملا تھا؟ شازل سنجیدہ بھرے لہجے میں بولا

Posted On Kitab Nagri

ہاں وہ دلاور خان جس نے مجبوری کے تحت اپنے بیٹی کی ذمہ داری مجھے سوپنی تھی مگر اب کچھ ماہ سے وہ چاہتا ہے میں اُس کو اُس کی امانت واپس لوٹاؤں۔ شہباز شاہ کے چہرے پہ مایوسی بھرے تاثرات نمایاں ہوئے

آروش کے نین نقش آنکھوں کو رنگ سب مختلف ہوتا ہے اُس کا رنگ گورا چٹا ہے پر وہ جیسے پٹھان خاندان کی لگتی ہے آپ نے کبھی اُس کے گال دیکھے ہیں کیسے سرخ و سپید

شہباز شاہ کے جواب پہ شازل کے کانوں میں ماہی کے الفاظ گونجے۔

آروکھی نہیں جائے گی

آروش کہی نہیں جائے گی۔

دُرید اور شازل یکدم ایک ساتھ بولے تو شہباز شاہ مسکرائے۔

بابا سائیں میں اس سچائی کو نہیں مانتا آروحویلی سے کہی نہیں جائے گی اگر کسی کو اعتراض ہوا تو میں اُس کو

اپنے ساتھ رکھوں گا مگر وہ کسی دلاور خان کے پاس نہیں جائے گی اُن کا لائیف اسٹائل بہت الگ ہے

جب کی ہماری آروالگ انداز میں اپنی زندگی گزاری ہے وہ وہاں ایڈجسٹ نہیں کرے پائے گی دوسری

بات کے وہ خود کہی نہیں جائے گی۔ شازل کا انداز حتمی تھا۔

Posted On Kitab Nagri

میں شازل کے ساتھ ہوں اگر آروش ہماری بہن نہیں اُن کی بیٹی ہے یہ خیال اُن کو اب کیوں آیا چوبیس سال پہلے کیوں نہیں آیا۔ دُرید بھی دو ٹوک انداز میں بولا
تم دونوں آروش سے مجھ سے زیادہ پیار نہیں کرتے اگر میں راضی ہو گیا ہوں تو تم دونوں کو بھی ہو جانا چاہیے اگر نہ بھی ہو تو میں تم دونوں کا اعتراض کسی خاٹے میں نہیں لانے والا۔ شہباز شاہ نے سر دلچے میں بولے

مانا کے آپ ہم سے زیادہ پیار کرتے ہیں مگر وہ بہن ہے ہماری ہمارا حق ہے اُس پہ ایسے کیسے آپ اُس کو جانے دے سکتے ہیں۔ شازل کو اُن کی بات پسند نہیں آئی۔
آپ ہماری بات کسی خاٹے میں چاہے نہ لائے پر آروش کا سوچے کبھی اُس کے بارے میں سوچا ہے حقیقت جاننے کے بعد اُس کا کیاری ایکشن ہوگا؟ کتنی تکلیف ہوگی اُس کو کتنا مشکل ہوگا اُس کے لیے اس حقیقت کو تسلیم کرنا اور اللہ جانے وہ کبھی تسلیم کر پائے گی بھی یا نہیں دُرید پریشانی سے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا۔

www.kitabnagri.com

وہ سمجھدار ہیں۔ شہباز شاہ بس یہی بول پائے۔

آپ کی سمجھدار بیٹی آپ کو کسی سے شیر نہیں کرتی تھی اگر بچپن میں آپ غلطی سے ہمیں دیکھ لیتے تو وہ رونے لگ جاتی تھی کے آپ نے اپنی نظریں اُس پہ کیسے اور کیوں ہٹائے گی تو آپ کیسے بول سکتے ہیں وہ

Posted On Kitab Nagri

یہ بات مانے گی کہ شہباز شاہ اُس کا آئیڈیل فادر اُس کا اپنا باپ نہیں بلکہ دلاور خان ہے جس کی زندگی بس فلمیں بنانے میں گزری ہے۔ شازل تو اُن کے جملے پہ بھڑک اٹھا۔

پیار سے سمجھاؤں گا تو سمجھ جائے گی جب تک حریم ٹھیک نہیں ہو جاتی یہ بات آروش کو پتا نہیں چلنی چاہیے کیونکہ حریم کو آروش کی ضرورت ہے ایسے میں اگر آروش یہاں سے چلی گی تو جو سُدھار حریم کی صحت پہ آرہا ہے وہ ختم ہو جائے گا۔ شہباز شاہ نے کہا

آرو کا سوچے رو کر خود کو نڈھال کر لے گی آپ سے ناراض ہو جائے گی میں بتا رہا ہوں۔ شازل نے اُن کو سمجھانا چاہا

میں جانتا ہوں تم آروش سے بہت پیار کرتے ہو مگر یقین کرو میں زیادہ اُس سے پیار کرتا ہوں اور مجھے پتا ہے اُس کو کیسے سنبھالنا ہے۔ شہباز شاہ کی بات پہ شازل کو چپ لگ گئی۔



آؤ کچن میں کام میری مدد کرو! مفت میں تو روٹیاں توڑنے نہیں دوں گی میں تمہیں۔ ماہی اپنے کمرے کی صفائی کر رہی تھی جب شبانا کمرے میں آکر طنزیہ لہجے میں بولی

آپ جائے میں آتی ہوں۔ ماہی نے جواب دیا

ہممم جلدی آنا۔ شبانا ایک تیکھی نظر اُس کے سر پہ پہ ڈال کر کمرے سے باہر چلی گئی۔

یا اللہ میری مدد کرنا ایک تو شازل بھی حویلی میں نہیں ضرورت کیا تھی مجھے ان لوگوں کے سامنے زبان چلانے کی۔ ماہی نے کل تو بہادر کا مظاہرہ کر لیا تھا مگر اب اُس کو ڈر لگ رہا تھا خود میں ہمت جما کرتی وہ

Posted On Kitab Nagri

باورچی خانے میں آئی تو وہاں فردوس بیگم شبانا اور ملازمائیں پہلے سے موجود تھیں جن کو دیکھ کر اُس نے اپنا خشک ہوتا گلا تر کیا۔

میں کیا بناؤں؟ ماہی اپنے ماتھے سے آتنا پسینا صاف کرتی پوچھنے لگی اُس کو اچانک سے گھبراہٹ کا احساس ہونے لگا تھا۔

پلاؤ اور گاجر کا حلوہ بنادو مہربانی ہوگی تمہاری۔ شبانا نے طنزیہ کہا تو ماہی نے ملازماؤ کو دیکھا جو چھ سے سات تھیں وہ سمجھ گئی تھیں وہ اپنی انا کی تسکین کے لیے اُس سے کام کروانا چاہتی ہیں ورنہ اُس کی یہاں ضرورت نہیں تھی۔

چاول میں نے بھگو دیئے ہیں وہ پڑے ہیں سامنے۔ ایک ملامہ نے اشارے سے اُس کو بتایا اندھی نہیں ہے وہ نظر آتا ہے تم اپنے کام پہ توجہ دو۔ شبانا نے ملازمہ کو لتاڑا۔
ماہی خاموشی سے اپنا کام کرنے لگی وہ جلدی سے ان سب سے دور جانا چاہتی تھی۔
تیرے کو اتنا پسینا کیوں آرہا ہے گرمی تو نہیں ہے۔ فردوس بیگم اُس کے ماتھے پہ پسینے کی بوندیں دیکھی تو تنقیدی نظروں سے اُس کو گھورا

طبیعت ٹھیک کچھ دنوں سے۔ ماہی نے بنا دیکھے جواب دیا اُس کے ہاتھ تیزی سے گاجر کاٹنے میں مصروف تھے۔

اماں۔ شبانا نے فردوس بیگم کا بازو پکڑا تو انہوں نے تنبیہ کرتی نظروں سے اُس کو وارن کیا۔

Posted On Kitab Nagri

اچھا کیا ہوا ہے کچھ دنوں سے تمہیں؟ فردوس بیگم نے باورچی خانے میں موجود سبھی ملازموں کو جانے کا اشارہ کیے ماہی سے پوچھا

طبیعت ٹھیک نہیں تو چکر آتے ہیں اور قے وغیرہ آجاتی ہر دس پندرہ منٹ بعد آج شازل سے دوائی وغیرہ کی بات کروں گی۔ ماہی کی بات سن کر اُن دونوں ماں بیٹی کی رنگت پل بھر اڑی تھی۔

ک ک کوئی کوئی ضرورت نہیں دوائی میں دوں گی کھالینا حویلی میں رہنے والی عورتیں تھوڑی تھوڑی سی بات اپنے شوہروں کو نہیں بتاتی۔ شبانہ نے بڑی مشکل سے اپنی حالت کو قابو پائے اُس سے کہا۔ تم جاؤ یہاں سے۔ فردوس بیگم نے اُس کے ہاتھ سے چھڑی کھینچ کر بولی تو ماہی کے ہاتھ میں کٹ لگ گیا۔ ج جی۔ ماہی اپنا ہاتھ دیکھتی فورن وہاں سے بھاگی۔

میرا شک ٹھیک نکلا یہ بد بخت سچ میں وارث دینے والی ہے۔ شبانہ پریشانی سے فردوس بیگم سے بولی۔ نجومی بننے کی ضرورت نہیں کرتے ہیں ابھی تو اس کو خود نہیں پتا اچھی بات ہے ہم خود ہی کر لیتے ہیں کچھ اور وارث ہی ہو ضروری نہیں کیا پتا بیٹی ہو۔ فردوس بیگم پر سوچ لہجے میں بولی۔

بیٹی ہو یا بیٹا مسئلہ وہ نہیں مسئلہ اولاد کا ہے جو وہ دینے والی ہوں میں بتا رہی ہوں اماں اس قاتل کی بہن کو میں یہاں برداشت نہیں کر پاتی تو بچہ کیسے کروں گی۔ شبانہ نے جلدی سے کہا

اس کو وہ ٹیبلٹ دیتے ہیں حمل روکنے والی اُس سے تو کسی کو شک بھی نہیں ہوگا۔ فردوس بیگم کی آنکھوں میں شیطانی چمک آئی۔

Posted On Kitab Nagri

حمل سے تو ہو گی ہے نہ۔ شبانا نے جیسے اُن کی عقل پہ ماتم کیا۔

میری اماں نہ بن دیکھنا میری دی ہوئی دوائی سے بچہ پیدا ہونے سے پہلے مر جائے گا۔ فردوس بیگم نے کہا تو شبانا بھی سمجھنے والے انداز میں سر ہلانے لگی۔

.....

ڈسچارج ملنے پہ آروش حریم کو لیکر حویلی آگئی تھی حریم زیادہ نہیں تو پہلے سے کچھ بہتر تھی۔

السلام علیکم۔ ماہی جو کمرے میں جانے والی تھی اُن دونوں کو دیکھا تو سلام کیا۔

وعلیکم السلام۔ آروش نے جواب دیا جب کی حریم اپنا نقاب اُتارنے لگی۔

کیسی ہو تم؟ ماہی نے مسکرا کر حریم سے پوچھا

ٹھیک۔ حریم نے مختصر جواب دیا۔

کچھ کھاؤ گی میں بنا دیتی ہوں ہسپتال میں تو پر ہیزی کھانا کھا کر اکتا گی ہو گی۔ ماہی نے اپنائیت بھرے لہجے میں پوچھا

ہمیں بھوک نہیں سونا چاہتے ہیں اگر کچھ کھانا ہو گا تو ہم بتا دیں گے۔ حریم نے آہستہ آواز میں کہا

مجھے تم سے سوری کرنا تھا۔ آروش نے سنجیدگی سے ماہی کو دیکھ کر کہا

سوری کیوں؟ ماہی نا سمجھی سے اُس کو دیکھ کر بولی

میں اُس رات تم سے روڈ ہو گی تھی مجھے بعد میں احساس ہوا اپنے رویے کا دراصل میں پریشان تھی ایسے

میں تمہاری باتوں سے مزید ڈسٹرب ہو رہی تھی۔ آروش کی بات پہ ماہی مسکرائی۔

Posted On Kitab Nagri

مجھے پتا ہے تم حریم کی وجہ سے پریشان تھی میں نے تمہارے رویے کا بُرا نہیں منایا تھا بس تھوڑا دکھ ہوا تھا۔ ماہی نے صاف گوئی سے کہا

شکریہ۔ آروش اُس کو جواب کہتی حریم کی جانب متوجہ ہوئی جو غور سے ماہی کو دیکھ رہی تھی۔ اپنے کمرے میں چلوں گی میرے ساتھ روم شیئر کرو گی؟ آروش نے سوچوں میں گم حریم سے پوچھا جس کی نظریں تو ماہی پہ تھی مگر دماغ جانے کہاں تھا

آپ کے کمرے میں رہنا چاہتی ہوں۔ حریم نے سر جھکائے کہا تو آروش نے سر اثبات میں ہلایا آپ کی رنگت کیوں پیلی ہو رہی ہے کیا پھر سے آپ کو کسی نے مارا ہے؟ حریم ناچاہتے ہوئے بھی پوچھ بیٹھی اُس کی بات سن کر آروش نے چونک کر ماہی کا جائزہ لیا مگر اُن دونوں کے برعکس ماہی کے چہرے پہ حریم کے سوال پہ گہری مسکراہٹ آئی جو خود تکلیف میں ہونے کے باوجود اُس کی فکر کر رہی تھی۔

مجھ کسی نے نہیں مارا میں ٹھیک ہو بس تم ٹھیک ہو جاؤ۔ ماہی نرمی سے اُس کا گال چھو کر بولی۔ اگر بخار وغیرہ ہے تو مجھے بتا دو میں میڈیسن دے دیتی ہوں۔ آروش کو بھی وہ ٹھیک نہیں لگی تو کہا۔ ہاں پلیز اگر میڈیسن ہے تو مجھے دے دو ایک ہفتے سے کمزوری محسوس ہو رہی ہے۔ ماہی نے اُس کی بات پہ فوراً سے کہا

ایک ہفتے سے بیمار ہو پہلے بتا دیتی خیر میں حریم کو کمرے میں چھوڑ آؤں اُس کے بعد تمہارے پاس آتی ہوں۔ آروش حریم کا ہاتھ تھام کر اُس سے بولی تو ماہی نے سر اثبات میں ہلایا۔

.....

Posted On Kitab Nagri

تم یہاں لیٹو کوئی فضول بات نہیں سوچنی بس آنکھیں موند کر سونے کی کوشش کرو تھوڑی دیر تک میں بھی آتی ہوں۔ کمرے میں آکر آروش حریم کے اُپر چادر ٹھیک کرتی اُس کو ہدایت دینے لگی۔ آپ کا شکریہ میرا بہت خیال رکھا ہے آپ نے۔ حریم مشکور نظروں سے آروش کو دیکھ کر بولی۔ تمہاری جگہ اگر میری اپنی چھوٹی بہن ہوتی تو شاید میں تب بھی یہی کرتی میں اگر تم سے کبھی روڈ ہو جایا کرتی تھی تو اس کا یہ مطلب نہیں مجھے تم عزیز نہیں تھی میں تمہارا خیال رکھ رہی ہوں اُس کے لیے تمہیں شکریہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں۔ آروش اُس کا ماتھا چوم کر نرمی سے بولی تو حریم نے گہری سانس لی۔

لائٹ آن رہنے دے۔ حریم نے آروش کو لائٹ بند کرتا دیکھا تو بولی۔ اچھا ٹھیک ہے۔ آروش اُس کو جواب دیتی خود کمرے سے باہر چلی گی۔

آروش کے جانے کے بعد حریم سونے والی تھی جب اُس کی نظر دوسری سائیڈ پہ تکیے کے نیچے کسی شے پہ پڑی جو تھوڑا نظر آ رہا تھا حریم نے ہاتھ بڑھا کر تکیہ دور کیا تھا ایک گلابی رنگ کی ڈائری تھی جس کو دیکھ کر حریم متحسّس ہوئی اُس نے ایک نظر دروازے پہ ڈالی جہاں سے آروش گی تھی پھر ڈائری لیتی ایسے ہی ورق الٹ پلٹ کرنے لگی تو اُس کی نظر ایک ورق پہ موجود شعر پہ تھم سی گی۔

دی - دارج - وہ - وا - - - - - ای - ک - ت - ی - ری - - - - - ن - گاہ - - - - - س - - - - -

Posted On Kitab Nagri

ق۔ دموم ن۔ے آگ۔ے۔۔۔چ۔لن۔ے س۔ے۔۔۔ان۔کارک۔ردی۔ا۔

آپی کو شاعری پسند ہے کیا؟ کیا میں اُن کی ڈائری پڑھوں مجھے پڑھنا چاہیے اُن کی اجازت کے بغیر؟ حرم ڈائری کو دیکھتی سوچنے لگی اُس کا بہت دل چاہ رہا تھا ڈائری کھول کر پڑھنے کا۔

ابھی رکھتی ہوں پھر کبھی پڑھوں گی۔ حریم ڈائری کو اپنے تکیے کے پیچھے رکھتی ہوئی بولی



سوچا نہیں تھا کہ میں کبھی یہ کہوں گا کہ آروش میری بیٹی نہیں۔ شہباز شاہ غیر معی نقطے پہ نظر جمائے ہوئے۔

میرادل بہت اُداس ہے شاہ سائیں وہ تو ہماری بچی تھی چاہے میں نے اُس کو جنم نہیں دیا تھا مگر وہ تھی تو چند گھنٹوں کی جب آپ اُس کو میرے پاس لائے تھے۔ کلثوم بیگم اُس کے پاس بیٹھ کر بولی۔

مجھے آروش کی فکر ہو رہی ہے۔ شہباز شاہ نے کہا

ٹوٹ جائے گی وہ گنہگارے واقع نے اُس پہ گہرا اثر چھوڑا تھا جس وجہ سے اُس کے لہجے میں کڑواہٹ گھل گئی تھی حویلی میں دندناتی سب کی ناک میں دم کرنے والی آروش ایک خاموش مزاج لڑکی بن گئی تھی جہاں پہلے حویلی میں اُس کے قہقہے گونجتے تھے وہاں ہم اُس کی مسکراہٹ کو ترس گئے تھے مگر جواب ہونے والا ہے وہ تو ہماری بچی سے سانسیں چھین لے گا پہلے محبت کا رشتہ نہیں تھا تو احساس حال ہو گیا میری بچی کا مگر اب تو اُس کو اپنے باپ سے اپنے بھائیوں سے اپنی ذات سے اپنے نام سے عشق ہے تو وہ

Posted On Kitab Nagri

کیسے ان سب کے الگ رہ پائے گی چوبیس سال بہت بڑا عرصہ ہے شاہ سائیں آروش سے ساری حقیقت چھپا دے اپنے دوست سے کہے جیسے چوبیس سال گزارے ویسے باقی کے سال بھی گزار لے۔ کلثوم بیگم کے لہجے میں ماں کی تڑپ تھی۔

بہت بار سوچا میں نے اس بارے میں پر یہی فیصلہ ہوا آروش امانت کے طور پہ ملی تھی جس پہ میں نے دیانتداری کی مگر اب خیانت نہیں کر سکتا مزید اس سے اس کی اصل پہچان نہیں چھپا سکتا۔ شہباز شاہ کرب سے بولے۔

کاش ہم نے اس کا کسی سے دودھ کا رشتہ نہ بنایا ہوتا تو وہ ہمیشہ یہاں رہ لیتی۔ کلثوم بیگم کے لہجے میں حسرت تھی۔

یہ سوچو کے ہم اپنی بیٹی کی شادی کروا رہے ہیں اور اب اس کی رخصتی کا وقت آ پہنچا ہے ہمیں چاہیے کہ خوشی خوشی اس کو رخصت کرے۔ شہباز شاہ نے کہا

ہم اپنے دل کو کوئی بھی دلا سہ دے کر سنبھال لے گے مگر آروش کیا وہ اس کے لیے کوئی دلا سہ کام آئے گا کاش آپ اس سے اتنی محبت نہ کرتے اس کو اپنے لاڈ پیار کا عادی نہ بناتے اس کی غلطیوں پہ اس کو پیار دینے کے بجائے اس کو سخت ڈانٹ دیتے تو شاید کچھ ٹھیک ہوتا۔ کلثوم بیگم کے لہجے میں افسوس بول رہا تھا مگر ان کی باتوں کا جواب شہباز شاہ کے پاس نہیں تھا۔



Posted On Kitab Nagri

پریشان ہو میں جانتا ہوں سچ کہوں تو مجھے بھی بڑا افسوس ہوا جان کر۔ دیدار شاہ نے حویلی کی پچھلی سائیڈ پہ شازل کو خاموش کھڑا پایا تو اُس کے پاس آتا کہنے لگا۔

آپ کو افسوس ہوا ہوگا لیکن جو میں محسوس کہہ رہا ہوں اُس کو میں الفاظوں میں بیان نہیں کر سکتا۔ شازل کی بات پہ وہ لا جواب ہوا۔

ہممم ٹھیک کہہ رہے ہو گے اب تو جانے کیوں ایک کے بعد پریشانیاں حویلی کا رخ احاطہ کیے ہوئے ہیں بہت بُری نظر لگی ہے حویلی کو تبھی تو خوشیاں رخ موڑ گئی ہیں۔ دیدار گہری سانس بھر کر بولا
میں آروش سے مل آؤں۔ شازل اُس کی بات سنتا اندر کی طرف جانے لگا۔

.....

آروش میڈیسن لیتی ماہی کے پاس جانے والی تھی جب اُس کو لگا پاس کھڑی دو ملازمین اُس کو دیکھ کر آپس میں بات کر رہی ہیں پہلے اُس کو اپنا وہم لگا مگر جب اُس نے واقع اپنا نام سُنا تو اُن کے روبرو کھڑی ہوتی بازوؤں فولڈ کیے اُن کو دیکھنے لگی جو اُس کو دیکھ کر گھبرا گئی تھی۔

خاموش کیوں ہوگی ہو مجھے بتاؤ تاکہ مجھے بھی پتا چلے میرے بارے میں کیا باتیں کر رہی ہو۔ آروش نے ناگوار نظروں سے دونوں کو دیکھ کر کہا

ایسی بات نہیں آپ کے بارے میں بات نہیں کر رہے ہم۔ ایک نے ہمت کر کے کہا

مجھے جھوٹا ثابت کرنے کی ضرورت نہیں جو پوچھا ہے اُس کا جواب دو۔ آروش نے سخت لہجہ اختیار کیا حویلی میں داخل ہوتے شازل نے گہری سانس بھر کر اُس کو دیکھا

Posted On Kitab Nagri

جی وہ میرے شوہر نے بتایا وہ جرگہ میں تھے اُس نے سنا کے شاہ سائیں نے کہا اُن کی کوئی بیٹی نہیں اگر کسی کو یقین نہیں تو ڈی این اے ٹیسٹ بھی ہو سکتا ہے۔ دوسری ملازمہ نے ڈر کر بتایا۔

کیا بکواس ہے یہ ہوش میں ہو تم جانتی بھی ہو کیا بات کر رہی ہو۔ آروش اُس کی ساری بات سن کر چیخی۔ شازل فورن سے اُس کے پاس آیا

آرو۔ شازل نے اُس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا۔

لالہ اچھا ہوا آپ آگئے انہیں دیکھے کیا بکواس کر رہی ہیں اگر بابا سائیں کو پتا چل گیا یہ اُن کے بارے میں اور میرے بارے میں کیا بول رہی ہیں وہ ان دونوں کو چھوڑے گئے نہیں۔ آروش شازل کی طرف رخ کرتی ایک سانس میں اُس کو بتانے لگی۔

تم دونوں جاؤ یہاں سے دوبارہ مجھے نظر نہ آؤ۔ شازل نے اُن دونوں کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھ کر کہا تو وہ فورن سے رفو چکر ہوئی۔

آپ تھے نہ وہاں بتائے مجھے کیا فیصلہ ہوا وہاں بابا سائیں نے کیا باتیں کی۔ آروش شازل کا چہرہ اپنی جانب کیے بے چینی سے کہا

آرو۔ شازل اُس کا ہاتھ تھام کر بے بسی سے اُس کو دیکھتا رہا اُس میں ہمت نہیں تھی آروش کو کچھ بھی بتانے کی۔

Posted On Kitab Nagri

کیا آرو لالہ بتائے مجھے جو میں پوچھ رہی ہوں یا میں جاؤں بابا سائیں کے پاس۔ آروش اپنا ہاتھ چھڑوا کر بولی۔

ادھر آؤ۔ شازل نے اُس کو اپنے ساتھ لگایا

لالہ مجھے سچ بتائے میں جانتی ہوں مگر پھر بھی آپ بتائے مجھے پتا ہے میرے بابا سائیں کبھی ایسا نہیں بول سکتے وہ مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں انہیں پتا ہے اگر وہ ایسا مذاق میں بھی بولے گے تو میں اُن سے ناراض ہو جاؤں گی۔ آروش شازل سے دور ہوتی اپنا سر نفی میں ہلانے لگی شازل اُس کو دیکھ کر اپنے لب سختی سے بھینچ گیا۔

میری بات سُنو پہلے۔ شازل نے کہا

مجھے نہیں سُننا مجھے بابا سائیں کے پاس جانا ہے آپ میرے پیچھے مت آئیے گا۔ آروش شازل کو دیکھتی اپنے قدم پیچھے لینے لگی ہمیشہ سر پہ رہنے والا اُس کا ڈوپٹہ کندھوں تک لڑھک آیا تھا جب کی کندھوں پہ پڑی شال کب کا نیچے گر پڑی تھی مگر اُس وقت آروش کو کسی چیز کا ہوش نہیں تھا وہ تیز قدم سے سیڑھیاں چلتی شہباز شاہ کے کمرے میں جانے لگی آج اُس کو یہ سیڑھیاں طویل سے طویل ہوتی محسوس ہو رہی تھی اُس کا پورا وجود کانپ رہا تھا اُس کے کانوں میں بار بار ملازمہ کی بات گونج رہی تھی جو اُس کو عجیب گھبراہٹ کا شکار کر رہی تھی سیڑھیاں ختم ہوئی تو اُس کی جان میں جیسے جان آئی وہ بھاگ کر شہباز شاہ کے کمرے کے پاس آئی مگر دروازے کے پاس اُس کے قدم انکاری ہوئے اُس نے گہرے سانس

Posted On Kitab Nagri

لیکر خود کو پر سکون کرنا چاہا مگر نہ پائی اُس نے دھڑام سے دروازہ کھولا تو سامنے بیڈ پہ شہباز شاہ اور کلثوم کو ایک ساتھ بیٹھ پایا جو اُس کے ایسے آنے پہ اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے تھے کلثوم بیگم اُس کے حلیے پہ حیران ہوئی تھی جب کی شہباز شاہ بہت کچھ سمجھ گئے تھے۔

یہ آپ نے سب گاؤں والوں کے سامنے کیا کہا کے میں آپ کی بیٹی نہیں؟ آروش شہباز شاہ کے کمرے میں آتی بے یقین نظروں سے اُن کو دیکھ کر بولی

آرو یہ کیا طریقہ ہے کمرے میں آنے کا اور اپنے باپ سے بات کرنے کا؟ کلثوم بیگم نے ناگواری سے کہا یہی تو میں آپ دونوں سے پوچھنے آئی ہوں کہ یہ کیا طریقہ ہے اپنی بیٹی کے ہوتے ہوئے انہوں نے ایسا کیوں کہا کے ان کی کوئی بے بیٹی نہیں ڈی این اے ٹیسٹ تک راضی ہو گئے۔ آروش اُن کی بات پہ چیخی۔

آرو میری جان

نہیں ہوں میں آپ کی جان نہ آپ کے دل کا ٹکڑا آپ جھوٹ بولتے ہیں مجھ سے کے آپ مجھ سے بیٹوں سے زیادہ پیار کرتے ہیں جھوٹ بولتی ہیں اماں سائیں جنہوں نے کہا تھا آپ میری پیدائش پہ بہت خوش ہوئے تھے آپ کے پیر زمین پہ نہیں ٹک رہے تھے مجھے دھوکے میں رکھا تھا آپ لوگوں نے۔ آروش کے گلے میں آنسوؤ کا گولہ اٹک گیا۔

ایسی بات نہیں ہے چندہ۔ کلثوم بیگم کو اُس کو ایسے دیکھ کر تکلیف ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

تو کیسی بات ہے بتائے مجھے آپ مجھے ونی کر دیتے خدا کی قسم بابا سائیں نہ مجھے کوئی تکلیف ہوتی اور نہ میں کبھی اففف کرتی میں اپنے لالہ کے لیے ہنسی خوشی یہ قربانی دے ڈالتی مگر جو آپ نے یہ کہا آروش ہماری بیٹی نہیں اس جملے نے مجھے بہت تکلیف پہنچائی ہے۔ آروش شہباز شاہ کے روبرو آتی نم نظروں سے دیکھتی نم لہجے میں بولی تو شہباز شاہ کو لگا جیسے کسی نے اُن کا دل چیر کے رکھ دیا ہو

یہ سچ ہے آروش تم ہماری بیٹی نہیں۔ شہباز شاہ نے ہمت کر کے کہا مگر وہ آروش کی آنکھوں میں نہ دیکھ پائے اپنا رخ بدل گئے جب کی اُن کے ایک جملے پہ آروش کو اپنا وجود سناٹوں کی زد میں آتا محسوس ہوا اُس نے بڑی مشکل سے اپنا گلہ تر کیا۔

مجھے ایسے مذاق نہیں پسند۔ آروش کو اپنی آواز کھائی سی آتی محسوس ہوئی جب کی کلثوم بیگم کا کلیجہ منہ کو آیا۔

یہ کڑوا سچ ہے تم میری بیٹی نہیں مگر مجھے خود کی بیٹی سے زیادہ عزیز ہو میری جان میرے دل کا ٹکڑا ہو اُس میں کوئی جھول نہیں میں نے ہمیشہ تمہیں اپنی بیٹی مانا ہے تم سے کوئی جھوٹ نہیں بولا مجھے سچ میں اپنے بیٹوں سے زیادہ عزیز اور پیاری ہو۔ شہباز شاہ نے اپنی آنکھوں کو زور سے میچ کر کہا اُن کے لیے بہت تکلیف دہ عمل تھا آروش کو ساری سچائی سے روشناس کروانے کا۔

اچھا پھر بتائے کس کچڑے کے ڈبے سے ملی تھی میں آپ کو۔ آروش اپنے آنسو بے دردی سے صاف کرتی اُن سے جواب طلب ہوئی تو شہباز شاہ تڑپ کر اُس کی جانب مڑے۔

Posted On Kitab Nagri

آروش ایسے نہیں کہو مجھے تکلیف ہو رہی ہے۔ شہباز شاہ اُس کے گال پہ ہاتھ رکھ کر بولے
تکلیف؟ آروش نے اُن کا الفاظ دُھرایا

اِس وقت آپ میری تکلیف کا اندازہ لگا سکتے ہیں آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جب ایک باپ اپنی بیٹی سے
یہ کہتا ہے کہ تم میری بیٹی نہیں تو اُس بیٹی پہ کیا گزرتی ہیں۔ آروش بے تاثر نظروں سے اُن کو دیکھ کر
بولی

مجھے اندازہ ہے میرے بچے۔ شہباز شاہ نے بے بسی سے کہا
اگر ہوتا تو یہ سب مجھ سے نہ کہتے۔ آروش اُن کی بات سے انکاری ہوئی
میں بے بس ہوں آروش تمہارا باپ دلاور خان اگر میرے پاس نہ آتا تو میں کبھی یہ راز فاش نہ کرتا وہ
تمہیں واپس اپنے ساتھ لے جانا چاہتا ہے تم بتاؤ میں کیا کروں اُس کی دی ہوئی امانت اپنے پاس رکھ لوں
اپنے دوست سے دغا بازی کرو تا کہ دوستی کے اُپر سے لوگوں کا اعتبار اُٹھ جائے میں لاکھ بُرا صحیح آروش پر
اپنے جڑے رشتوں کے ساتھ مخلص ہوں۔ شہباز شاہ اُس کو اپنے حصار میں لیکر آہستہ آواز میں بولے
آپ بے بس نہیں میرے مجرم ہیں میں آپ کو معاف نہیں کروں گی اور مجھے کسی دلاور خان کے پاس
نہیں جانا میرے باپ آپ ہیں شہباز شاہ میں آروش شہباز شاہ ہوں آپ میرے نام سے اپنا نام الگ
نہیں کر سکتے اتنی بڑی زیادتی کرنے کا حق میں آپ کو نہیں دوں گی آپ تو مجھ سے پیار کرتے ہیں پھر
کیسے مجھے کسی اور کے پاس بھیج سکتے ہیں آپ کو تو ایک منٹ کے لیے بھی میرا وجود حویلی سے باہر

Posted On Kitab Nagri

برداشت نہیں ہوتا تو پھر کیسے ہمیشہ کے لیے کسی اور در پہ چھوڑ سکتے ہیں بتائے مجھے کیا ہے جواب؟ آپ کے پاس میرے سوالوں کا۔ آروش نے اُن کو جھنجھوڑا۔

وہ کوئی اور نہیں تمہارا باپ ہے۔ شہباز شاہ نے اُس کو سمجھایا۔

وہ باپ جس کو میں نے کبھی دیکھا نہیں وہ باپ جس کی آواز تک میں نے نہیں سنی یا وہ باپ اگر میرے سامنے بھی آگیا تو میں پہچان نہ پاؤں وہ باپ جس کا لمس میں نے اپنی زندگی کے چوبیس سالوں سے محسوس نہیں کیا وہ باپ جس کے وجود سے میں سرے سے ناواقف تھی یا وہ باپ جس کا نام بھی آج جانی ہوں وہ بھی چوبیس سال بعد۔ آروش بولنے پہ آئی تو بولتی چلی گی شہباز شاہ کا چہرہ شرم سے جھک گیا تھا جب کی کلثوم بیگم بس آروش کو دیکھ رہی تھی۔

میں ہوں کیا آپ بتادے کیا ہوں میں؟ کٹھ پتلی گڑیا مطلب حد نہیں چوبیس سالوں سے میں اپنی زندگی ایک گمان کے تحت گزار رہی تھی میری ساری سچائی جھوٹی تھی میں خود کو ایک سید زادی سمجھ رہی تھی وہ زندگی جیتی آرہی تھی اپنے سید گھرانے پہ مجھے فخر تھا جہاں لڑکیاں بقول اُن کے ماڈل زمانے کی تھی جینز پینٹ پہنا کرتی تھی اور ایک میں تھی جو اس جدید دُور میں عبایا پہنتی تھی سادہ حلیہ اختیار کرتی ہے اپنے اللہ کو راضی کرتی ہے نامحرم کے سامنے اپنی نمائش نہیں کرتی تھی اُس کو اپنے باپ دادا پہ فخر تھا جنہوں نے ہمیں بچپن سے ایسا ماحول دیا جو ہمیں کبھی عبایا بوجھ نہیں لگا حجاب اولڈ فیشن نہیں لگانا تھا سے گھٹن نہیں ہوئی بلکہ ایک سکون محسوس ہوتا کے میں محفوظ ہوں بُری نظروں سے مگر آج آپ مجھے

Posted On Kitab Nagri

بتا رہے ہیں میرا تو اس خاندان سے دور دور تک کوئی تعلق ہی نہیں میں اس خاندان کی بیٹی نہیں کسی دلاور خان شخص نامی کی بیٹی ہوں جس کو چوبیس سال بعد یاد آیا ہے کہ اُس کی ایک بیٹی ہے جو اُس نے اپنے دوست کو ایک امانت پہ دی تھی چلو اب واپس کرتے ہیں بہت رکھ لیا اپنا بوجھ کسی اور در پہ۔ آروش کا لہجہ طنزیہ بے بسی افسوس دُکھ تکلیف سے بھرپور تھا وہ کبھی بولتے بولتے ہنس پڑتی تو کبھی اپنی حالت پہ آنسوؤ کو بے دردی سے صاف کرتی۔

تعلق ہے میرا بچہ خون کا نہیں تو کیا ہوا اپنائیت کا احساس کا رشتہ ہے جو خون سے زیادہ مضبوط ہے اور گہرا۔ کلثوم بیگم نے پہلی بات لب کشائی کی۔

میں کہیں نہیں جاؤں گی آپ لوگ پلیز مجھے جانے مت دینے اگر میں نہیں چاہتی تو بات ختم ہوئی نہ۔ آروش شہباز شاہ کے سینے سے لگتی روتے ہوئے بولی۔

وہ باپ ہے ایک بار مل تو لو تمہاری ایک ماں ہے اُس کی تڑپ کا اندازہ لگا لو۔ شہباز شاہ اُس کے بالوں میں بوسہ دے کر بولے۔

www.kitabnagri.com

ان کو میرا خیال تب نہیں آیا جب وہ مجھے آپ کے ہاتھ سونپ رہے تھے ایک ماں کو تو اپنی اولاد سے دوری ایک منٹ کے لیے بھی برداشت نہیں ہوتی وہ کیسی ماں تھی جو چوبیس سال رہ لی اُن کو اپنا وجود خالی محسوس نہیں ہوا تبھی تو مجھے کچھ احساس نہیں ہوا کہ میرا ایک حصہ یہاں ہے دوسرا کبھی

Posted On Kitab Nagri

اور۔ آروش کی باتوں میں صداقت تھی جس پہ شہباز شاہ نے فلوقت اُس پہ کوئی پریشتر نہیں ڈالانہ کسی بات کا زیادہ دباؤ دیا۔

ماہی اپنے کمرے میں بیٹھی آروش کا انتظار کر رہی تھی مگر بہت وقت گزر جانے کے بعد بھی آروش نہیں آئی تو اُس نے خود جانے کا سوچا وہ ابھی دروازہ کھول کر باہر جانے والی تھی جب سامنے شبانا بھی شاید اُس کے کمرے میں آنے والی تھی۔

جی؟ ماہی نے سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھو

یہ لو۔ شبانا نے اپنا ہاتھ اُس کے سامنے کیا جہاں کوئی ٹیبلٹ تھی۔

یہ کیا ہے؟ ماہی نے بے یگہ سوال کیا۔

سر درد کی گولی ہے نظر نہیں آرہا ہے؟ شبانا نے گھور کر کہا

کل تک تو مجھے بندوق کی گولی سے مارنے کے درپہ تھیں اور آج یہ سر درد کی گولی یا اللہ تیری کا یا۔ ماہی شبانا کا چہرہ دیکھتی بس یہ سوچ سکی۔

www.kitabnagri.com

کیا ہوا اور کھاؤ۔ شبانا نے اُس کو خاموش دیکھا تو کہا

میں نے آج سے پہلے تو کبھی کسی کو سر درد کے لیے یہ گولی لیتے نہیں دیکھا۔ ماہی کے سوال پہ وہ گڑبڑ اسی کی۔

Posted On Kitab Nagri

ہم یہی کھاتے ہیں اب لو جلدی سے میرے سامنے کھاؤ۔ شبانا اپنی حالت پہ قابو پائے اُس پہ سختی سے پیش آئی۔

میں نے صبح سے کچھ کھایا نہیں وہ کھالوں پہلے اُس کے بعد یہ کھاؤں گی۔ ماہی اُس کے ہاتھ سے ٹیبلٹ لیکر بولی

ہممم جلدی سے کھا لینا۔ شبانا اتنا کہتی وہاں سے چلی گئی۔

جو کل تک میری جانی دشمن بنی ہوئی تھی اور اب اگر میں اُن کے ہاتھ سے پانی کا گھونٹ بھی پیو تو لعنت ہے مجھ پہ میرے جسم سے تو ابھی ان کی مار کے نشان تک نہیں مٹے تو میں کیسے سوچ لوں یہ میرے لیے کچھ اچھا سوچ سکتے ہیں مرنے کے قریب بھی ہوگی تو ایک قطرہ ان سے پانی کا گھونٹ نہیں لوں گی یہ ٹیبلٹ کھانا تو بہت دور کی بات ہے۔ ماہی شبانا کی دی ہوئی ٹیبلٹ کو نیچے پھینکتی اُس کو پاؤں سے مسل کر بڑبڑائی۔

ایویں شازل کو میں بے وقوف لگتی ہوں ورنہ عقلمندی تو مجھ پہ شروع اور مجھ پہ ختم ہے۔ ماہی شوخی ہوئی۔ عین اُسی وقت شازل کمرے میں داخل ہوا۔

آپ کو کیا ہوا ہے؟ ماہی نے شازل کو اتنا خاموش دیکھا تو فکر مندی سے پوچھنے لگی۔

سر میں درد ہے تھوڑا۔ شازل سنجیدگی سے اُس کو جواب دیتا بیڈ پہ سر ہاتھوں میں گرائے بیٹھ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

اچھا ٹیبلٹ دوں کوئی پیناڈول یا بروفون یا جو آپ کہے؟ ماہی کی بات پہ شازل نے سر اٹھا کر اُس کو دیکھا جس کے چہرے پہ فکر مندی کا تاثرات صاف نمایاں تھے۔

تمہارے پاس اس وقت کوئی گولی ہے؟ شازل کے سوال پہ ماہی کو چپ لگ گئی۔
کوئی بھی نہیں۔ ماہی یہاں وہاں دیکھتی بولی۔

پوچھا تو ایسے جیسے اسٹور پہ کھڑی ہو۔ شازل سر جھٹک کر بولا

میں آروش سے مانگ کر دیتی ویسے سردرد زیادہ معلوم ہوتا ہے۔ ماہی اُس کی کشادہ پیشانی چھوتی بولی۔

ہاں بہت ہے۔ شازل اُس کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھ کر بولا

میں دبا دوں؟ ماہی نے پوچھا

دبا دو۔ شازل نے جواب دیا تو ماہی جلدی سے بیڈ پہ آتی آرام سے اُس کا سردبانے لگی تو شازل کو اپنے اندر

سکون اُترتا محسوس ہوا عین اُسی وقت شازل کے سیل پہ کال آنے لگی شازل نے ایسے ہی بیٹھے پینٹ کی

پاکٹ سے موبائیل نکالا تو عائشہ کالنگ لکھا آ رہا تھا جو ماہی نے بھی دیکھ لیا تھا۔

یہ چڑیل اس وقت کال کیوں کر رہی ہے۔ ماہی شازل کا سر زور سے دباتی دانت پیس کر بولی

ہیلو عائشہ۔ شازل کال اسپیکر پہ کرتا اُس سے بولا۔

سردرد سے پھٹا جا رہا ہے مگر موصوف کو عائشہ کی کال پھر بھی ریسو کرنی ہے۔ ماہی کے اندر آگ کا شعلہ

بھڑکنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

کہاں ہو میں تمہارے گھر آئی تھی پر تمہارا فلیٹ لاک ملا۔ دوسری طرف عائشہ نے کہا ہمیں پتا تھا تم آؤں گی بنا بلائے مہمان کی طرح تبھی ہم وہاں سے بھاگ گئے۔ ماہی کلس کر سوچنے لگی۔ میں اپنے گاؤں آیا ہوں۔ شازل نے بتایا او مجھے کیوں نہیں بتایا تمہیں پتا ہے نہ مجھے کتنا شوق ہے تمہارا گاؤں دیکھنے کا۔ عائشہ خفگی بھرے لہجے میں بولی۔

تمہیں شوق ہو گا گاؤں دیکھنے لگا مگر گاؤں کو شوق نہیں جو تمہارے بھاری قدموں کا بوجھ برداشت کرے۔ ماہی کے ہاتھوں کی حرکت تیز سے تیز ہوتی جا رہی تھی جس سے شازل کو اپنے سر کا درد کم ہونے کے بجائے مزید بڑھتا محسوس ہو رہا تھا تبھی اُس نے ماہی کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھ کر اُس کو روک لیا۔

نیکسٹ ٹائم تمہیں انفارم کروں گا ابھی میں مصروف ہوں پھر بات کرتا ہوں۔ شازل اُس کو جواب دیتا کال کٹ کر گیا۔

www.kitabnagri.com

کیا؟ شازل کال کٹ کر تا ماہی کو دیکھنے لگا تو اُس نے کہا وہی تو میں پوچھنا چاہ رہا ہوں کیا؟ میرے سر سے کونسی جنگ عظیم لڑنے کا ارادہ ہے۔ شازل کی بات پہ ماہی شرمندہ ہو گئی۔

اب ٹھیک سے دباؤں گی۔ ماہی نے کہا

Posted On Kitab Nagri

نہیں ضرورت کوئی۔ شازل نے سر جھٹک کر کہا

اچھا نہ ناراض تو نہ سچی میں پیار سے دباؤں گی۔ ماہی نے اصرار کیا تو شازل اُس کو دیکھتا خاموشی سے اُس کی گود میں سر رکھتا لیٹ گیا جس پہ ماہی جتنا حیران ہوتی اُتنا کم تھا۔

مجھے سکون چاہیے اس لیے خاموش رہتا کہ میں سو جاؤں۔ شازل اُس کے بالوں کی لٹ اپنے ہاتھ کی انگلی میں لپیٹتا بولا

شازل کیا کوئی بات ہے جو آپ کو پریشان کر رہی ہے آج جرگہ تھانہ کیا ہوا پھر وہاں؟ ماہی اُس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتی پوچھنے لگی۔

تمہارا اندازہ ٹھیک تھی ماہی۔ شازل بس اتنا بولا
کو نہ اندازہ؟ ماہی سمجھ نہیں پائی۔

یہی کے آروش کا تعلق پٹھان خاندان سے لگتا ہے وہ واقع پٹھان خاندان سے ہے۔ شازل کے چہرے پہ اُداسی سے بھرپور مسکراہٹ آئی۔

www.kitabnagri.com

یہ کیا بول رہے ہیں آپ؟ ماہی کے ہاتھ ساکت ہوئے تھے شازل کی بات سن کر۔

یہ سچ ہے پورے گاؤں کو یہ بات پتا چل گئی ہے حویلی میں بھی پھیل جائے گی۔ شازل گہری سانس لیکر بولا

وہ تو آپ کی بہن ہے نہ؟ ماہی پریشانی سے بولی

Posted On Kitab Nagri

وہ میری بہن ہے مگر شہباز شاہ کی بیٹی نہیں ہے۔ شازل کی بات پہ ماہی شازل کو بس دیکھتی رہ گئی جس کے چہرے کے تاثرات بہت افسردہ تھے۔

آپ آروش سے بہت پیار کرتے ہیں اگر جو آپ بول رہے ہیں وہ سچ ہے تو میں آپ کی تکلیف محسوس کر سکتی ہوں یہ نہیں کہوں گی بلکہ میں بس آپ کی تکلیف کا اندازہ لگا سکتی ہوں محسوس نہیں کر سکتی کیونکہ کوئی بھی انسان تب تک کسی کی تکلیف محسوس نہیں کر سکتا جب تک وہ خود اُس تکلیف سے نہ گنہرا ہو۔ ماہی آہستہ آواز میں بولی مگر تب تک شازل گہری نیند میں چلا گیا تھا۔

آپ کو میں نے ہمیشہ بولتے اور مسکراتے دیکھا ہے پلیز اب بھی پہلے جیسے بن جائے یہ سنجیدگی یہ خاموشی آپ پہ تھوڑی بھی سوٹ نہیں کر رہی۔ ماہی نے شازل کو سوتا پایا تو اُس کے ماتھے پہ بوسہ دیتی اُس کے کان کے پاس آکر سرگوشی نما آواز میں بولی۔



آروش مرے مرے قدموں کے ساتھ اپنے کمرے میں آئی تو حریم کو سونے کے بجائے نماز پڑھتا دیکھا تو وہ خاموشی سے آکر بیڈ کی پائینی پہ بیٹھ گئی۔

حریم نماز پڑھنے سے فارغ ہوئی تو خود بھی آروش کے پاس فاصلے پہ بیٹھ گئی اُس کی نظر آروش کے چہرے پہ ابھی نہیں پڑی تھی۔

آپ نے ٹھیک کہا تھا بعض دفع مشکلات اللہ اس لیے نہیں دیتا کہ وہ ناراض ہوتا ہے بلکہ وہ اپنے بندوں کو آزمائش میں ڈال کر اُس کو آزماتا ہے کہ اُس کا بندہ اُس کی دی ہوئی آزمائش سے کچھ سیکھتا ہے یا مزید

Posted On Kitab Nagri

اُس سے غافل ہو جاتا ہے وہ چاہتا ہے اُس کے بندے اُس کو یاد کرے آپ کو پتا ہے آپ پہلے ہم نماز وقت پہ نہیں پڑھتے تھے فجر والی نماز تو ہم نے کبھی پڑھی ہی نہیں نیند عزیز ہوتی تھی نماز سے مگر ایک دلچسپ بات بتاؤں کیا اُس حادثے سے ہم نے کچھ سیکھا ہو یا نہ ہو نماز پانچ وقت کی وقت پہ ادا کرنا ضرور سیکھا ہے پہلے ہم اللہ سے ناراض تھے کے اُنہوں نے ہمیں ایسی مشکل میں کیوں ڈالا پر ایک آیت ہمارے ذہن میں آئی جس میں لکھا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کبھی اپنے بندوں کو اُس کی برداشت سے زیادہ نہیں آزماتا پھر بہت سی خبریں جو کبھی ہم نے ایسے ہی دیکھی ہوں جس میں نیوز چینل والے بتاتے ہیں آج نو سال بچی کے ساتھ زیادتی کا حادثہ پیش آیا اُس کی لاش بیچ سڑک پہ برہنہ حالت میں ملی تو کبھی یہ سُننے کو ملتا ہے آج اس جھنگل میں لڑکی کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا جس کو اپنی دردندگی کے نشانہ بنانے کے بعد فلاں نے یہاں پھینک دی کبھی معلوم ہوتا ہے ناکام عاشق نے محبت نہ ملنے پہ ایک معصوم لڑکی کے چہرے پہ تیزاب پھینک دیا اگر ہم ان باتوں کو مدعے نظر کر اپنے بارے میں سوچے تو ہمارے ساتھ جو ہوا وہ کرنے والا ہمارا اپنا محرم انسان تھا ہمارا غم اگر بڑا ہے تو اُن کا پہاڑ جیسا ہے جن کے ساتھ زنا کرنے کے بعد بھی چین نہیں آتا تو بے دردی سے قتل کر دیتے ہیں اُن پہ کیا گزرتی ہوگی اُن کے ماں باپ پہ کیا گزرتی ہوگی جب اُن کو ایسی باتیں پتا چلتی ہوگی اپنی بیٹیوں کے معاملے پہ کاش ہمارا معاشرہ جتنی محنت بیٹیوں کی پرورش میں کرتا اُس کا آدھا حصہ بیٹیوں کی تربیت میں لگائے جیسے بیٹیوں کو تھکم دیتے ہیں سر سے ڈوپٹہ نہ اترے کسی غیر مرد کے سامنے ویسے ہی اپنے بیٹیوں سے بھی کہا اگر کوئی لڑکی سامنے سے گزرے تو بیٹا

Posted On Kitab Nagri

عزت سے اُس کو راستہ دینا اپنی نگاہیں نیچے رکھنا بیٹیوں پہ اکثر بہت پابندیاں ہوتی ہیں کاش کچھ پابندیاں بیٹیوں پہ بھی کرے تو زیادہ نہیں تو کم معصوم لڑکیوں اور بچیوں کی عصمت پامال ہونے سے بچ جائے ماں باپ کو چاہیے وہ اپنے بیٹے کی ہر ایک ٹھٹھی پہ نظر رکھے وہ کس سے ملتا جلتا ہے اُس کی دوستی کس قسم کے لڑکوں سے ہے بیٹیوں کو کیوں اتنی چھوٹ دیتے ہیں؟ کیوں اُن کو آزادی دیتے ہیں اتنی؟ کہتے ہیں یہ معاشرہ مردوں کا ہے تو کوئی اُن سے پوچھے اگر سب کچھ مردوں کو ہے تو اللہ نے عورت جیسی رحمت کیوں پیدا کی؟ "حریم بہت سنجیدہ انداز میں اپنے دل کا حال کھولتی بہت گہری باتیں کر گی۔" آروش گردن موڑ کر اُس کو دیکھنے لگی جس کا چہرہ بے رونق سا تھا ہمیشہ والی شوخی چنچلا پن کا نام و نشان تک نہیں تھا۔ "حریم کو دیکھ کر آروش کو اپنا غم چھوٹا لگنے لگا اور ایک حریم تھی جس کو اپنا غم دوسروں کے سامنے چھوٹا لگ رہا تھا وہ سمجھ نہیں پار ہی تھی اصل زیادتی ہوئی کس کے ساتھ ہے؟ حریم کے ساتھ؟ جس کو جب زندگی کے خوبصورت رنگوں سے روشناس ہونا تھا تو قسمت نے دُنیا کا بھیانک روپ اُس کے سامنے کر کے اُس کے خود کے رنگ چھین لیے تھے یا اُس کے ساتھ جس کی چوبیس سال زندگی اپنی اصل شناخت کے بغیر گزری تھی۔

کہاں سے سیکھی ہیں یہ باتیں؟ آروش غور سے اُس کا چہرہ دیکھ کر بولی بہت پہلے سیکھی تھی مگر جب خود پہ آئی ہے تو غور بھی کرنے لگی ہوں پہلے سُننتی تھی کسی کی بھی زندگی پرفیکٹ مکمل نہیں ہوتی مگر اب واقع یقین تک آ گیا ہے کہ ہاں زندگی میں کچھ بھی پرفیکٹ مکمل نہیں

Posted On Kitab Nagri

ہوتا سب کچھ مل بھی جائے تو کسی نہ کسی چیز کی حسرت رہ جاتی ہے۔ حریم کے چہرے پہ اتنے وقت بعد مسکراہٹ آئی تھی مگر اُسی سے بھرپور تھی۔

سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا بس اچھے کی اُمید رکھو۔ آروش اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتی بولی۔
اُمیدیں رکھنا چھوڑ دیا ہے ہم نے کیونکہ جب اُمیدیں ٹوٹی ہیں تو اُن کے ٹوٹنے کی آواز روح تک گھائل کر دیتی ہیں۔ حریم نے آج آروش کو اپنی باتوں سے لا جواب کر دیا تھا۔



تجھے پکا یقین ہے یہی وہ شخص ہے جس نے میرے جانے کے بعد دلدار شاہ کا قتل کیا تھا؟ ذہن اپنے ہاتھ میں موجود موبائل پہ ایک تصویر دیکھتا اپنے دوست ساجد سے بولا

سو فیصد یقین ہے پر معاف کرنا یا میں نے اتنا وقت برباد کر دیا پر میں بھی کیا کرتا مجبور تھا اپنے باپ اور بیوی کے سامنے۔ ساجد نے تھوڑا اثر مندہ ہو کر کہا

کوئی بات نہیں بس یہ شخص ہے کون اور اس نے کیوں قتل کیا دلدار شاہ کا یہ بات معلوم ہو جائے گا مگر مسئلہ یہ ہے کہ پہلے اس شخص کو ڈھونڈنا پڑے گا۔ ذین پر سوچ نگاہوں سے اُس تصویر کو دیکھتا ہوا بولا

اُس کے لیے توں کیوں فکر مند ہو رہا ہے شازل شاہ سے بول آخر کو اُس کے چچا زاد بھائی کا اصل قاتل یہی ہے اُپر سے وہ خود وکیل ہے اچھے سے سب سنبھال لے گا اُس کو پتا ہو گا کیسے مجرم کو سامنے لانا ہے۔ ساجد نے پر جوش آواز میں کہا

Posted On Kitab Nagri

وہ شازل شاہ وکیل ہے پر کافی نان سیریس آدمی ہے وہ کیسے مجرم کو پکڑے گا وکیل ہے پولیس یا ایجنٹ نہیں مجھے خود کچھ کرنا پڑے گا۔ ذین کو ساجد کی بات ٹھیک نہیں لگی۔

توں پھر کونسا پولیس یا ایجنسی کا بندہ ہے دیکھ شازل کی پہلی ملاقات کا اثر نہ لے وہ بہت کام کا انسان ہے ہر کیس وہ جیتا ہے جس میں بھی ہاتھ ڈالتا ہے سب سے دلچسپ کام وہ غریبوں کے کیس لیتا ہے کیونکہ اُن کے پاس پئے نہیں ہوتے کوئی اچھا سا وکیل ہائیر کرنے کے لیے تو وہ ایسے اُن لوگوں کی مدد کر لیتا ہے ورنہ خود سوچ اُس کو کیا ضروری ہے وکیل بننے کی زمیندار کا بیٹا ہے جو گاؤں کا سرینچ ہے وہ اگر نان سیریس رہتا ہے تو اپنی عادت سے مجبور ہے ورنہ اپنے پیشے سے وہ بہت سیریس مخلص انسان ہے بہت نام ہے اُس کا شہر میں بس مینا بنتا ہے کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہوتی اُس کی کیونکہ وہ لگنے نہیں دیتا بھلا توں خود سوچ وہ صرف شہر کیوں رہتا ہے؟ "اتنی بڑی حویلی ہے اُس کی پر وہ اسلام آباد کے تین کمروں کے فلیٹ میں رہتا ہے اپنے کام کی وجہ سے وہ وہاں ہوتا ہے۔ ساجد نے شازل کی تعریف میں زمین آسمان ایک کر لیے۔

www.kitabnagri.com

جتنی تعریف تم کر رہے ہو دیکھنے میں تو وہ اُس کے مستحق نہیں لگتا میں نے تو یہی سنا ہے کہ وہ عیاشی کرتا ہے شہر میں بہت غلط لوگوں سے اُس کا اٹھنا بیٹھنا ہے۔ ذین سر جھٹک کر بولا

جتنے لوگ اتنی زبانیں اُن کو چھوڑ میری بات مان اور شازل سے رابطہ کر آخر کو تم اپنی بہن بھی تو لینی ہے اُن سے۔ ساجد کی یہ بات ذین کے دل پہ لگی۔

Posted On Kitab Nagri

ہممم میں کرتا ہوں اُس سے رابطہ مگر یاد کیا ہے ابھی وہ کسی اور باتوں کی وجہ سے پریشان ہے ایسے میں مجھے نہیں لگتا شازل کو دلدار شاہ کے معاملے میں کوئی انٹرسٹ ہوگا کیونکہ اس بار وہ اپنی بہن کی وجہ سے ٹینس ہوگا۔ ذین کچھ سوچ کر کہا

پھر تو یہ اچھا موقع ہوا نہ وہ پریشان ہے تم جو کہو گے وہ مان لے گا اگر تم کہو گے مجھے اپنی بہن چاہیے تو وہ کچھ نہیں بولے گا کیونکہ کہی نہ کہی اُس کو بھی لگتا ہے کہ اصل قاتل کوئی اور ہے۔ ساجد نے کہا میں نے کہا تھا وہ نان سیریس ہے یہ نہیں کہا تھا کہ وہ بیوقوف ہے۔ ذین کو فت سے بولا تم بات کرو پھر خود پتا چلے گا۔ ساجد نے اپنے ہاتھ کھڑے کیے کہا تو ذین سوچ میں پڑ گیا۔



حریم ٹھیک سے کھانا کھاؤ کمزور ہوگی ہو پہلے ہی۔ آروش نے حریم کو ٹھیک سے کھانا نہیں کھاتے دیکھا تو کہا

آپی ہمارا دل متلارہا ہے مزید نہیں کھایا جائے گا۔ حریم کھانے سے ہاتھ کھینچ کر بولی۔
www.kitabnagri.com
ایسے کیسے تم نے کچھ کھایا ہی نہیں حریم تم نے دوائی بھی کھانی ہوتی ہے اس لیے خیال کرو اپنا۔ آروش فکر مندی سے بولی۔

اگر کچھ کھانا نہیں چاہتی تو یہ دودھ پیو۔ فاریہ بیگم اُس کے لیے دودھ کا گلاس لاتی اُس سے بولی۔

ہاں یہ

Posted On Kitab Nagri

دور کرے۔ آروش فاریہ بیگم سے دودہ کا گلاس لیتی حریم کو پلانے والی تھی جب وہ دودہ کا گلاس دور کرتی منہ پہ ہاتھ رکھتی واشروم کی جانب بھاگی۔

حریم

حریم

کیا ہوا؟ آروش پریشانی سے واشروم کے دروازے کے پاس کھڑی اُس کو آوازیں دینے لگی مگر وہاں سے حریم کوئی جواب نہیں آیا

حریم کیا تم ٹھیک ہو؟ آروش کی پریشانی کم ہونے کو نہیں آرہی تھی۔

چچی آپ دیکھے حریم کو جانے کیا ہوا؟ آروش فاریہ بیگم سے بولی جن کی پرسوج نظریں واشروم کے دروازے پہ لگی ہوئی تھی۔

ہم۔ ہم۔ ٹ ٹھیک ہیں۔ حریم واشروم کا دروازہ کھولتی نڈھال حالت میں باہر آئی۔

یا اللہ حریم دیکھو کیسی پیلی رنگت ہو گئی ہے تمہاری ٹھیک سے اپنا خیال کیوں نہیں کرتی۔ آروش جلدی سے آگے بڑھتی اُس کو سہارا دیتی بولی۔

حریم بیٹے یہاں آؤ بیٹھو آرام سے۔ فاریہ بیگم حریم کو بیڈ پہ بیٹھاتی اُس پہ چادر ٹھیک کرنے لگی۔

آروش تم کسی ملازمہ سے کہو عبداللہ صاحب کی بیگم کو بلا کر لائے۔ فاریہ بیگم حریم کا ماتھا چومتی آروش سے بولی

Posted On Kitab Nagri

وہ جو دوایاں لکھتی ہیں؟ آروش نے اندازہ لگایا۔

ہاں وہی جلدی سے کہو ملازمہ سے۔ فاریہ بیگم نے کہا

ہم ٹھیک ہے آپ کسی کو مت بلائے۔ حریم نے اُن کو روکنا چاہا

ضروری ہے بیٹا تم خاموش رہو۔ فاریہ بیگم نے اُس کو پیار سے ڈپٹا۔

.....

آرام سے کہا جا رہی ہو بھاگ کر؟ دُرید شاہ نے آروش کو اتنا عجلت میں دیکھا تو فوراً سے سامنے آتا بولا

لالہ وہ حریم کو قے آئی

حریم کو قے آئی تھی اگر اُس کی طبیعت خراب تھی تو پہلے مجھے بتانا چاہیے تو میں اُس کو ڈاکٹر کے پاس لیکر

جاتا۔ آروش کچھ بتانے والی تھی جب اُس سے پہلے دُرید درمیان میں اُس کی بات کاٹ کر بولا

وہ شہر کیسے جاسکتی ہے لالہ۔ آروش نے یاد کروایا۔

میں کچھ نہیں جانتا تم بس اُس کو تیار کرو میں گاڑی میں تم دونوں کا انتظار کر رہا ہوں۔ دُرید سنجیدگی سے

www.kitabnagri.com

بولا۔

بابا سائیں ناراض ہو گے۔ آروش نے کہا

تم ہو گی تو کچھ نہیں کہے گے ویسے بھی اُن کے کہے مطابق میں دو ماہ سے حریم کے سامنے نہیں آیا مگر اب

اُس کی طبیعت اگر خراب ہے تو میں کوئی رسک نہیں لے سکتا۔ دُرید کا لہجہ ہر احساس سے عاری تھا۔

حریم کو راضی کرتی ہوں۔ آروش تھکی ہوئی سانس خارج کرتی سیڑھیوں کی جانب بڑھی۔

Posted On Kitab Nagri

حریم۔ آروش کمرے میں آتی حریم کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر اُس کا نام لینے لگی جو آنکھیں موندے بیڈ
کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔

جی۔ حریم سیدھی ہوتی اُس کو دیکھنے لگی۔

تیار ہو جاؤ ہمیں شہر جانا ہے۔ آروش نے بتایا

شہر کیوں؟ حریم نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگی۔

ہو اسپٹل دُرید لالہ نے کہا ہے کہ وہاں ٹھیک سے علاج ہوگا۔ آروش کی بات پہ حریم کے دل نے ایک

بیٹ مس کی آج اتنے وقت بعد اُس کا نام سُنا تھا شاید دیکھنا بھی ہوتا۔

وہ کون ہوتے ہیں ہمارے بارے میں فیصلہ لینے والے ہمیں کہیں نہیں جانا اُن کے ساتھ تو بالکل بھی

نہیں۔ حریم سپاٹ انداز میں بولی

حریم ضد مت کرو اپنی حالت دیکھو کیا تھی اور کیا بن گئی ہو۔ آروش نے اُس کو سمجھانا چاہا

ہم جو تھے اور جو ہیں اُن کا زمیندار آپ کے لالہ ہیں جنہوں نے ہمیں کانٹوں بھرے راستے میں تنہا چھوڑ

کر اُس کو پار کرنے کا کہا تھا۔ حریم طنزیہ انداز میں بولی

لالہ کا کیا قصور اُن کو تھوڑی پتا تھا اس سب باتوں کا۔ آروش نے اُس کو سمجھانا چاہا

Posted On Kitab Nagri

عقل سے کام لو میرا ساتھ تمہیں محرومیوں کے سوا کچھ نہیں دے سکتا تم ایک بہت اچھی خوبصورت لائیف ڈیزرو کرتی ہوں اور وہ لائیف میں تمہیں نہیں دے سکتا۔

آروش کی بات پہ حریم کے کانوں میں دُرید کے کہے جملے گونجے تو وہ پاگلوں کی طرح ہنسنے لگی۔ آروش حیرت سے اُس کو دیکھنے لگی۔

حریم۔ آروش کو سمجھ نہیں آیا کیا کہے۔

ہا ہا ہا پتا ہے کیا آپ کے سو کا لڈ لالہ نے ہم سے کیا کہا تھا؟ وہ میری شادی کروا کر ایک خوبصورت زندگی مہیا کر رہے ہیں دیکھے کتنی اچھی زندگی بسر کر رہے ہیں ہم۔ حریم ہنستے ہوئے بتانے لگی تو آروش کا دل کٹ کے رہ گیا۔

ایسے مت ہنسو۔ آروش نے دُکھ بھری نظروں سے اُس کو دیکھا جس کا پورا چہرہ لال ہو گیا تھا اور اتنا ہنسنے کی وجہ سے آنکھوں میں نمی اُتر آئی تھی۔

www.kitabnagri.com

ہم تیار ہو کر آتے ہیں ویسے بھی اب کوئی فرق نہیں پڑتا ہمیں وہ پاس ہو یا دور ہمارے لیے ایک بات ہے۔ حریم اب کی سنجیدہ ہو کر بولی۔

.....

وہ نہی

Posted On Kitab Nagri

دُرید آروش کو اکیلا دیکھ کر کچھ کہنے والا تھا جب اُس کے پیچھے آتی حریم کو دیکھ کر دُرید کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے۔

دوسری طرف حریم نظریں جھکائے بنا دُرید کی موجودگی کا احساس کرتی گاڑی کی پچھلی سیٹ پہ بیٹھ گئی۔ دُرید نے گہری سانس بھر کر اُس کو دیکھا تھا جس نے اُس پہ ایک نظر بھی ڈالنا گوارا نہیں کیا تھا حریم کا یہ بیگانہ پن اُس کو تکلیف پہنچا رہا تھا بہت تکلیف۔

آپ کو پتا ہے جب آپ نے ہمارے چہرے پہ تھپڑ مارا تھا تو ٹیس ہمارے دل میں اُٹھی تھی ہم اُس ٹیس اُس کو تکلیف کو نظر انداز کیے اپنی عزت نفس کو مجروح کیے اپنی انا کو مار کر ایک بار پھر خود کو آپ کے سامنے بے مول کیا تھا اور آپ نے کیا کیا تھا ہمیں خالی ہاتھ لوٹا دیا ہم نے کیا چاہا تھا بس آپ سے آپ کا نام چاہا تھا ہماری ڈیمانڈ کوئی بڑی تو نہیں تھی ہم آپ کے کمرے کے کسی کونے میں پڑے رہتے آپ سے اف تک نہ کہتے آپ کا ہر ظلم مسکرا کر سہ جاتے ہم نے کوئی آپ سے یہ تو نہیں کہا تھا ہمیں آپ کی محبت چاہیے ہمیں آپ کی توجہ چاہیے ہم نے بس یہ کہا تھا ہمیں اپنے نکاح میں لے اُس کے بعد چاہے آپ ہم پہ ایک نظر نہ ڈال لیتے کوئی حقیر چیز سمجھ لیتے مگر ہمیں تب ایک چیز کا افسوس تو نہ ہوتا کہ ہم نے جس کو دل دیا ہے وہ ہمارا نام محرم نہیں بلکہ محرم ہے اس جہاں میں اُس کا ساتھ نہ بھی ملا تو خیر تو اُس جہاں میں ضرور ملے گا جو کی دائمی ہے مگر افسوس اب ہماری زندگی میں بس پچھتاوا رہے گا کہ ہم نے خیانت کی

Posted On Kitab Nagri

ہے اُس انسان کے ساتھ جس کو اللہ نے ہمارے لیے چُنا تھا اور ہم شیطان کے بہکاوے میں آکر کسی نامحرم سے عشق کر بیٹھے جو کبھی ہمارا تھا ہی نہیں یہ تو بس ہمارا خود کا وہم تھا۔

حریم کی باتیں اُس کے کانوں میں سُنائی دی تو دُرید نے ایک افسردہ سانس خارج کی۔

لالہ آجائے۔ حریم کے ساتھ بیٹھی آروش نے دُرید کو ایک جگہ جمادیکھا تو آواز دی 'جس پہ دُرید اپنا دماغ ہر سوچو سے آزاد کرتا ڈرائیونگ سیٹ پہ آیا خالی فرنٹ سیٹ کو دیکھ کر اُس نے بیک ویو مرر کی جانب دیکھا جہاں حریم کا چہرہ صاف نظر آرہا تھا مگر اُس کی نظریں جھکی ہوئی تھی اُس کو حریم کی اتنی خاموشی برداشت نہیں ہو رہی تھی مگر وہ مجبور تھا کیونکہ قصور وار تھا تبھی بنا کچھ کہے اُس نے گاڑی سٹارٹ کی۔



دو ماہ پہلے!

شازل آپ کے فون پہ کال آرہی ہے۔ ماہی بیڈ شیٹ دُرست کرتی شازل سے بولی جو چینجنگ روم میں تھا۔

چیک کرو کس کا ہے۔ شازل نے وہی سے آواز دی تو ماہی چلتی ہوئی سائیڈ ٹیبل پہ موجود شازل کا فون ہاتھ میں لیا جہاں کسی انون نمبر سے کال تھی۔

نیو نمبر ہے۔ ماہی نے بتایا

اچھا میں آتا ہوں۔ شازل اتنا کہتا کمرے میں آیا۔

Posted On Kitab Nagri

میرے لیے کافی تو لانا۔ شازل موبائل ہاتھ میں لیتا ماہی سے بولا تو وہ سر اثبات میں ہلاتی کمرے سے باہر چلی گئی۔

السلام علیکم۔ شازل تیسری بار آتی کال ریسیو کرتا سلام کرنے لگا۔

وعلیکم السلام میں ذین سالک بات کر رہا ہوں۔ دوسری طرف سے بتا گیا۔

میں کسی ذین سالک کو نہیں جانتا۔ شازل نے کندھے اُچکائے کہتے مر رہے دیکھتا اپنے ایک ہاتھ سے بال سیٹ کرنے لگا۔

میں ماہی کا بھائی ہوں جس پہ دلدار شاہ کے قتل کا الزام لگا تھا۔ ذین نے بتایا

او تو یوں کہوں نہ سالے صاحب یار کہاں غائب تھے کوئی رابطہ ہی نہیں کیا کبھی۔ شازل کا لہجہ اچانک بے تکلف ہو گیا تھا جیسے جانے کتنے سالوں کی جان پہچان ہو اُس کے برعکس ذین اپنے کان سے موبائل ہٹاتا اسکرین کی گھورنے لگا۔

مجھے ضروری بات کرنی ہے تم سے۔ ذین سنجیدگی سے بولا

فالتوا اور غیر ضروری بات میں سنتا بھی نہیں۔ شازل نے جواب کہا

کیا تم دو منٹس کے لیے سیریس ہو سکتے ہو؟ ذین زچ ہوتا بولا

کیونکہ آئے سی یوروم میں لیکر جانا ہے یا ایمر جنسی وارڈ میں؟ شازل مصنوعی حیرت سے بولا

تمہارا مسئلہ کیا ہے؟ ذین بے اختیار چیخ پڑا

Posted On Kitab Nagri

بتاؤں تو حل کرو گے؟ شازل نے فورن سے پوچھا

مجھے لگ رہا ہے میں نے بہت بڑی غلطی کر دی۔ ذین اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا گھرے سانس لیکر بولا

اچھا کونسی غلطی؟ شازل کمرے میں داخل ہوتی ماہی کو دیکھ کر بولا

تمہیں کال کی وہ غلطی۔ زین دانت پیس کر بولا

مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے کے میں نے تمہاری کال ریسیو کر کے بہت بڑی غلطی کی۔ شازل ماہی کو دیکھ کر

آنکھ ونک کیے زین سے بولا "جب کی اُس کی حرکت پہ ماہی سٹپٹا کر کافی اُس کے پاس رکھ کر کمرے سے

باہر چلی گی۔

مجھے دلدار شاہ کے قتل کے بارے میں بہت اہم باتیں ڈسکس کرنی ہے اور ایک تم ہو جس کو مزاکرات

سُوجھ رہی ہیں۔ ذین تپ کر بولا

مزاکرات سے مراد؟ شازل اپنی ڈارھی کھجاتا پوچھنے لگا۔

میں نے دلدار شاہ کا قتل نہیں کیا۔ زین اُس کی بات نظر انداز کیے بولا

جانتا ہوں۔ شازل بنانا خیر کیے بولا ساتھ میں کافی کا گھونٹ بھرنے لگا۔

اگر جانتے ہو تو میری بہن کو اپنی قید میں کیوں رکھا ہے؟ زین سنجیدگی سے بولا

اُس کو قید میں چھوڑنے والے تم سب تھے۔ شازل نے کندھے اُچکائے

مجھے میری بہن چاہیے۔ زین نے کہا

Posted On Kitab Nagri

تمہاری بہن کوئی سامان یا چیز تو ہے نہیں جس کو میں اٹھا کر تمہیں دے دوں وہ میری بیوی ہے اور ایک بیوی اپنے شوہر کے ساتھ رہتی چاہے حالات جیسے بھی ہو۔ شازل دو ٹوک انداز میں بولا

وہ میرے عیوض آئی تھی تو اگر میں نے کچھ کیا نہیں تو وہ کیوں تم لوگوں کے پاس رہے۔ زین نے کہا

یہ بات تمہیں اب یاد آئی ہے جب ایک سال سے زائد وقت گزر چکا ہے۔ شازل نے طنزیہ کیا۔

تب میرے پاس ثبوت نہیں تھا اپنی بے گناہی کا اب ہے۔ زین نے جتایا

حالات بہتر ہو جائے میں ماہی کو ملوانے کے لیے لے آؤں گا۔ شازل نے جیسے اُس کو تسلی دی۔

ملوانے سے کیا مراد ہے وہ میری بہن ہے اب بس ہمارے پاس رہے گی۔ زین کو اُس کی بات ناگوار

گزری

وہ کہاں رہے گی اس بات کا فیصلہ تم نہیں میں کروں گا۔ شازل سرد لہجے میں بولا

وہ بہن ہے میری میں بھائی ہوں اُس کا اُس کو جو میں کہوں گا وہ کرے گی۔ زین کو طیش آیا

تمہاری بہن تھی اب وہ میری بیوی ہے جب ایک لڑکی قصاص کے نام پہ کی جاتی ہے تو اُس کا سب

بایکٹ ہو جاتا ہے ماہی کا بھی سمجھو۔ شازل نے پرسکون لہجے میں کہا

جب میں نے کچھ کیا نہیں تو قصاص کیسا؟ زین کا بس نہیں چل رہا تھا وہ فون کے اندر گھس جاتا۔

دیکھو سالے صاحب وہ قصاص میں آئی آسمان سے ٹپکی یا زمین پھاڑ کر چیر کر آئی بر حال وہ اب میری

بیوی ہے اور میں ہر گز نہیں چاہوں گا تم ایسے اُس پہ حق جتاؤ اگر میں نے کہا ملوانے لاؤں گا تو لاؤں گا بس

Posted On Kitab Nagri

اُس پہ ہی صبر شکر کروں باقی رہی لالہ کے قتل کی بات تو میں تم سے ملنا چاہوں گا یہ باتیں فون پہ ڈسکس نہیں ہو سکتی۔ شازل سنجیدگی سے اپنی بات کہتا کال ڈراپ کر گیا بنازین کو کچھ کہنے کا موقع دیئے۔

ساری کافی کا مزہ خراب کر دیا۔ شازل نے کافی کا گھونٹ پیا تو سخت بد مزہ ہوتا بڑ بڑایا



کیا سوچ رہی ہیں؟ فار یہ بیگم نے کلثوم بیگم کو خاموش دیکھا تو پوچھا

تم نے شازل کی بیوی کو دیکھا ہے؟ کلثوم بیگم نے کہا

ہاں بہت بار پر آپ کیوں پوچھ رہی ہیں؟ فار یہ نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگی

اُس کی طبیعت دن بدن گرتی محسوس ہو رہی ہے اور ایک شازل ہے جس کو نظر نہیں آرہی اپنی بیوی کی

حالت۔ کلثوم بیگم نے کہا

شازل سے کہہ وہ شہر لیکر جائے چیک اپ کے لیے پرانی پنچ ہے اگر کل کلاں کوئی اونچ پنچ ہو جائے تو کیا

جواب دینگے اُس کے ماں باپ کو۔ فار یہ بیگم نے کہا

آئے شازل تو کہتی ہوں۔ کلثوم بیگم گہرک سانس بھر کر بولی

oooooooooooooooooooooooooooooooo

شازل کمرے میں آیا تو ماہی کو اپنا سرد باتا دیکھا۔

کیا ہوا؟ سر میں درد ہے؟ شازل اُس کے پاس چل کر آتا بولا۔

ہاں تھوڑا سا۔ ماہی نے بتایا

Posted On Kitab Nagri

آؤ میں دباتا ہوں۔ شازل اُس کے پاس بیٹھ کر بولا

نہیں شکر یہ اتنا نہیں ہے خود ہی ٹھیک ہو جائے گا۔ ماہی نے انکار کرنا چاہا

میں د باتا ہوں اور تمہاری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی۔ شازل آہستہ آہستہ اُس کا سر د باتا ہوا بولا

ہاں کچھ دنوں سے مجھے بھی ایسا لگ رہا ہے۔ ماہی نے بتایا

کیا مطلب تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں۔ شازل اُس کی بات پہ فکر مند ہوا۔

سر درد مجھے لگا خود ہی ٹھیک ہو جائے گا۔ ماہی سر سری لہجے میں کہا تو شازل کو اُس کی لاپرواہی پہ غصہ آیا۔

مجھے کسی کام سے باہر جانا تھا تم تیار ہو جاؤ ہو اسپتال چلتے ہیں۔ شازل اپنی جگہ سے اٹھتا اُس سے بولا۔

شازل ہو سپٹل کیوں میں ٹھیک ہوں۔ ماہی نے بتانا چاہا

تمہاری رائے نہیں مانگی جو کہا ہے وہ کرو چہرہ دیکھا ہے اپنا کیسے زردی مائل ہو گیا ہے مجھے غصہ تم پہ زیادہ

خود پہ آرہا ہے پتا نہیں کیسے میں اتنا غافل ہو گیا۔ شازل سنجیدگی سے بولا

آپ خوا مخواہ پریشان ہو رہے۔ ماہی نے کہا

دس منٹ ہیں تمہارے پاس جلدی سے تیار ہو جاؤ۔ شازل نے آنکھیں دیکھائی تو ناچار ماہی کو اُس کی ماننی

پڑی۔

○○

یہ سنا زل پتا نہیں اُس لڑکی کو کہاں لیکر گیا ہے؟ شبانہ نے پریشانی سے فردوس بیگم سے کہا

Posted On Kitab Nagri

شہر ڈاکٹر کے پاس۔ فردوس بیگم نخوت سے بولی

یہ تو پھر ٹھیک نہیں۔ شبانا۔ حقارت سے اُن کی بات سن کر بولی۔

فکر نہیں کرو اُس گولی نے اپنا کام کر لیا ہوگا۔ فردوس بیگم نے پر سکون لہجے میں کہا

آپ کو پکا یقین ہے۔ شبانا کو چین نہیں آرہا تھا۔

سو فیصد یقین ہے ایسا ہی ہوگا کسی کو شک بھی نہیں ہوگا کہ وہ کبھی ماں بننے والی تھی یا نہیں۔ فردوس بیگم کا اعتماد قابلِ دید تھا۔

ویسے مجھے چچی جان نے کہا کہ اُس بد بخت کو اُن کے کمرے میں آنے کا کہوں۔ شبانا نے بتایا

یہ اس ونی میں آئی ہوئی لڑکی کو اتنا سر پہ کیوں چڑھا رہے ہیں؟ فردوس بیگم تپ اُٹھی۔

مجھے نہیں پتا بس میرا بچہ ہو جائے تاکہ خاندانی کنگن مجھے ملے ناکہ شازل کی بیوی کو۔ شبانا نے شیطانی مسکراہٹ سے بولی

اُس کی تو فکر نہیں کر دیکھنا اگلا سردار تیرا بیٹا ہوگا دُرید شاہ کبھی شادی نہیں کرے گا اور یہ جو شازل کی بیوی ہے آج ہے کل نہیں ہوگی سمجھو ساری رُکاوٹیں ہی ختم۔ فردوس بیگم بہت دور کے خیالات سوچ رہی تھی۔

ہائے اماں تیرے منہ میں گلاب جامن۔ شبانا خوش ہوتی بولی۔

Posted On Kitab Nagri

چل میں ذرہ کلثوم کے پاس جاؤں اور اُس کو کہوں ونی میں آئی دو ٹکے کی لڑکی کی فکر نہ کرے تو اچھا ہے۔ فردوس بیگم اپنی جگہ سے اُٹھ کر بولی
میرا تو کلیجہ جلتا ہے جب اُس کو دیکھتی ہوں تو۔ شبانا دانت پہ دانت جمائے بولی۔



چیک اپ تو آپ کا ہو گیا ہے اور باقی رپورٹس آنے تک پتا چل جائے گا پریشانی کی ویسے کوئی بات نہیں
اکثر ایسی حالت میں ہوتا ہے۔ شازل ماہی کو شہر کے قریب ہسپتال لایا تو ڈاکٹر نے مسکرا کر کہا
کس حالت میں ایسا ہوتا ہے؟ ماہی کے اندر پلتا سوال شازل نے پوچھا
کیا آپ کو نہیں پتا چلا ابھی تک؟ ڈاکٹر نے کافی حیران نظروں سے دونوں کو دیکھا
جی آپ کیا بات کر رہی ہیں؟ اس بار ماہی نے پوچھا
آپ ماشا اللہ سے
ایکسیوزمی۔ ڈاکٹر کچھ بتانے والی تھی جب شازل کے سیل فون پہ کال آنے لگی۔
اُس اوکے۔ ڈاکٹر نے مسکرا کر کہا
آپ ماہی کو سب سمجھا دے میں کال سن کر آیا بہت ضروری ہے۔ شازل اُن دونوں کو دیکھ کر کہتا کبین
سے باہر چلا گیا۔
آپ کیا بتا رہی تھی؟ ماہی نے پوچھا

Posted On Kitab Nagri

آپ ایک ماہ سے ایکسیپٹ کر رہی ہیں۔ ڈاکٹر کی بات ماہی حیران کن نظروں سے اُس کو دیکھنے لگی اُس کو یقین نہیں آرہا تھا یہ سب کیا کہا ڈاکٹر نے اور اُس نے کیا سنا؟ گزری رات والا منظر آنکھوں کے پردوں میں لہرایا تو صبح والی شازل کی بیگانگی بھی اُس کو یاد آئی جس پہ اُس کا دل زور سے دھڑکا تھا۔

آآری یو شیور ڈاکٹر؟ ماہی نے بمشکل اپنی لڑکھڑاہٹ پہ قابو پایا

یس باقی رپورٹس آجائے اُس کے بعد تصدیق ہو جائے گی۔ ڈاکٹر نے مسکرا کر کہا

شک شکریہ۔ ماہی نے آہستہ آواز میں کہہ کر اُٹھ کھڑی ہوئی اُس کو اس وقت خوشی محسوس کرنے کے بجائے خوف محسوس ہو رہا تھا

اگر شازل نے بچے پہ سوال اٹھایا تو؟ اُن کو تو شاید کچھ یاد بھی نہیں اور کیا حویلی والے ونی میں آئی ہوئی لڑکی کا بچہ قبول کرے گے کاش رپورٹس میں ایسا کچھ نہ ہو۔ کیبن سے باہر نکلتی ماہی کے چہرے پہ پریشانی کے سائے لہرانے لگے اُس کا پورا وجود کانپ رہا تھا وہ یہ سب کس دل سے سوچ رہی تھی بس وہ جانتی تھی۔

www.kitabnagri.com

تم یہاں کیوں کھڑی ہو؟ شازل نے ماہی کو دیوار کے ساتھ لگے گم سم کھڑا پایا تو اُس کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر بولا

ایسے ہی۔ ماہی یکدم سیدھی ہوئی۔

رپورٹ کا بتایا وہ کب تک آئے گی؟ شازل کی بات پہ ماہی نے چونک کر اُس کو دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

ایک ہفتہ بعد۔ ماہی نے بتایا

او کے میں لے آؤں گا ویسے تو کوئی بات نہیں نہ پریشانی والی؟ شازل اُس کی بات سن کر بولا

نہیں ہے ایسی تو کوئی بات۔ ماہی نے کہا

چلو پھر۔ شازل نے مسکرا کر کہا



آج آپ بات کریں گے شازل سے؟ آمنہ نے قہوہ کا کپ زین کی جانب بڑھا کر پوچھا

ہاں شام میں اُس سے ملنا ہے دل تو نہیں چاہ رہا پر مجبوری ہے۔ زین کے قہوہ کا کپ ہاتھ میں لیے کہا

ایسا کیوں بول رہے؟ آمنہ کو سمجھ نہیں آیا

بہت نخر ہے اُس میں ماہی ماہی ایسے بول رہا تھا جیسے ہم نے اپنی بہن کو خوشی خوشی اُس کے ساتھ

رخصت کیا ہو۔ زین سر جھٹک کر بولا

شاہ خاندان سے ہے تھوڑا بہت تو لائیٹیوڈ دیکھائے گانہ ورنہ شاہوں کیسے لگے گا۔ آمنہ اُس کی بات سن

www.kitabnagri.com

کر مسکرا کر بولی

جو بھی پر مجھے اُس کے بات کا انداز ایک آنکھ نہیں بھایا ایسا نان سیریس انسان میری بہن ڈیزرو نہیں

کرتا۔ زین نے سنجیدگی سے کہا

آپ ماہی کو یہاں لائے گے بھی تو وہ ساری عمر اس در پہ بیٹھی رہے گی کیونکہ حویلی والوں کے یہاں

طلاق نہیں ہوا کرتی چاہے کوئی رشتہ نبھانا چاہے یا نہیں بہت معیوب سمجھا جاتا ہے وہاں ایک بار جیسے

Posted On Kitab Nagri

تیسے رشتہ جڑ سو جڑ گیا اُس کو قبر تک نبھانا پڑے گا دُرید شاہ نے کیوں قتل کیا اپنے خالہ زاد بھائی کا اِس لیے نہ کیونکہ اُس کو پتا تھا اگر وہ زندہ رہا تو حریم کو ساری زندگی اُس کے نام پہ بیٹھنا پڑے گا تبھی اُس نے حریم کو بیوہ کر دیا کیونکہ اُن کے یہاں بیوہ ہونا طلاق یافتہ سے بہتر ہے۔ آمنہ کی بات پہ زین لا جواب ہوا تھا۔

اگر ایسا ہوا تو ہم کو رٹ سے خلع لینگے۔ زین کے دماغ میں اچانک خیال آیا تو کہا

ماہی کی مرضی جان کر۔ آمنہ نے جیسے اُس کا جملہ مکمل کیا۔

یہ اُس کی تصویر ہے جس نے قتل کیا تھا۔ زین نے اپنا فون سائل کی طرف کیا

شکل سے تو ایسے لگ رہا ہے جیسے زندگی میں کبھی مکھی بھی نہیں ماری ہوگی اتنا بے دردی سے قتل کرنا تو بہت دور کی بات ہے۔ سائل نے تصویر دیکھ کر اُس پہ تبصرہ کرنا ضروری سمجھا۔

کسی کی شکل پہ ظاہر نہیں ہوتا وہ قاتل ہے یا نہیٰ منہا کا کا۔ زین نے دانت پہ دانت جمائے کہا

تم اب یہ بتاؤ مجھ سے کیا چاہتے ہو؟ میں کیا کروں گا اِس قاتل کا دیدار کر کے۔ سائل اصل بات کی جانب آیا۔

www.kitabnagri.com

مجھے بس اتنا پتا ہے کہ یہ لاہور کا رہائشی ہے اسلام آباد میں اِس کا آنا جانا رہتا ہے

میرے پاس تو کبھی نہیں آیا۔ سائل اُس کی بات درمیان میں کاٹ کر بولا۔

میں نے یہی نہیں کہا کہ یہ اسلام آباد میں تم سے ملنے آتا ہے۔ زین صبر کے گھونٹ پی کر بولا

اچھا آگے۔ سائل سمجھنے والے انداز میں سر کو جنبش دیتا اُس کو بات جاری کرنے کا اشارہ کرنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

تمہارے شہر میں گونیٹیکٹس ہو گے تمہارے لیے اس کے بارے میں کچھ معلوم کروانا مشکل کام نہیں۔ زین اتنا کہتا خاموش ہوا

اس کا مطلب تم ان ڈائریکٹلی مجھ سے یہ بول رہے ہو میں اسلام آباد سے لاہور پھر لاہور سے اسلام آباد جاؤں؟ شازل اپنے ہاتھ کی مٹھی ہونٹوں پہ رکھتا ددیتی نظروں سے اُس کو دیکھنے لگا۔

ہاں میں ایسا چاہتا ہوں کیونکہ میری بے گناہی ثابت ہونے کا بس یہ ایک راستہ ہے دوسرا یہ کہ تمہارے کزن کا قاتل بھی پکڑا جائے گا۔ زین سنجیدگی سے بولا

ٹھیک ہے میں چلا جاؤں گا اور پورے گاؤں کے سامنے اس قاتل کا چہرہ بھی لاؤں گا اور کچھ؟ شازل زین کو اُس کا فون واپس کرتا ہوا بولا

میری بہن چاہیے مجھے بہت مظالم اُس نے سہ لیے بے قصور ہو کر۔ زین کی بات پہ شازل کے ماتھے پہ بل آئے۔

اُس بے قصور کو بلی کا بکرا بنانے والے بھی تم خود ہو۔ شازل نے طنزیہ کیا

میں ماہی کو کب لینے آؤں؟ زین اُس کی بات نظر انداز کر کے بولا

وہ اب میری بیوی دوسری بات یہ کہ میں جس کام سے جا رہا ہوں وہاں میرا ایک ٹھکانہ نہیں ہو گا اور ماہی کو میں انجان شہر میں اکیلا چھوڑ نہیں سکتا اس لیے جب تک میری واپسی نہیں ہو گی وہ تم لوگ کے پاس رہے گی مگر اُس کے بعد میں اُس کو لینے آ جاؤں گا۔ شازل نے سنجیدگی سے کہا

Posted On Kitab Nagri

کیا تم یہ رشتہ نبھانہ چاہتے ہو؟ زین نے سنجیدگی سے پوچھا
تمہیں کیا لگتا ہے؟ شازل نے جواب دینا ضروری نہیں سمجھا

پہلے قاتل سامنے آجائے اُس کے بعد دیکھے گے آگے کیا ہونا ہے۔ زین کندھے اُچکا کر بولا
وہ ہو گا جو میں چاہوں گا اور ایک بات میں کلیئر کر دوں سید شازل شاہ کو اپنے راستے میں رُکا وٹیں پسند
نہیں اس لیے دھیان رکھنا ایسا نہ ہو پھر میں تمہیں لات مار کر اپنے راستے سے ہٹاؤں کسی گلی میں پڑے
پتھر کی طرح۔ شازل اُس کے پاس تھوڑا جھکتا سپاٹ انداز میں کہہ کر بہت کچھ باور کروا گیا تھا۔



آروش کمرے میں آنا۔ کلثوم بیگم نے پانی کا جگ اُٹھا کر جاتی آروش کو سیڑھیاں چڑھتا دیکھا تو کہا۔
آپ کو کام تھا؟ آروش اُن کے کمرے میں داخل ہوتی پوچھنے لگی۔
ناراض ہو؟ کلثوم بیگم اُس کو اپنے پاس بیٹھاتی پوچھنے لگی۔

کیا میرا حق ہے ناراض ہونے کا؟ آروش نے اُلٹا اُن سے سوال داغا
ایسا لہجہ مت اختیار کیا کرو دل کٹ سا جاتا ہے۔ کلثوم بیگم نے افسوس بھری نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا
میرا اپنا دل کٹا ہوا ہے اماں سائیں۔ آروش اُداس مسکراہٹ سے بولی
ہم نے تمہاری حقیقت جھپپائی اُس میں ہماری مجبوری تھی بیٹا۔ کلثوم بیگم نے آہستہ آواز میں کہا
مجھ کسی سے کوئی شکوہ نہیں۔ آروش نے سنجیدگی سے کہا

Posted On Kitab Nagri

کب تک سب کچھ اپنے تک محدود رکھو گی؟ دل میں جو کچھ ہے اُس کو باہر کرو یقین جانو جس سکون کی تلاش میں ہو وہ مل جائے گا۔ کلثوم بیگم اُس کے سر پہ ہاتھ پھیر کر بولی۔

مجھے کسی کی تلاش نہیں اور نہ میرے اندر کچھ ہے اب میں چلتی ہوں حریم کمرے میں اکیلی ہے اُس کو میری ضرورت ہے اگر کمرے میں کوئی ساتھ نہ ہو تو وہ ڈر جاتی ہے۔ آروش سنجیدگی سے کہتی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

حریم کو اپنا عادی مت بناؤ آروش یہ جو حالات اُس پہ آئے اکیلے لڑنے دو ورنہ وہ بس دوسروں میں پناہ تلاش کرتی رہے گی خود کچھ نہیں کر پائے گی یہ لڑائی اُس کی اپنی ہے اچھا ہے وہ خود لڑے۔ کلثوم بیگم نے اُس کو سمجھانا چاہا

معذرت اماں سائیں وہ بچی ہے اور اُس کو سہارے کی ضروری ہے میں اُس کو سہارہ دے کر بے سہارہ نہیں کر سکتی اُس نے سب کچھ اکیلے جھیلنا ہے اب ساتھ کی ضرورت ہے جو میں اُس کو دوں گی اور آپ فکر نہیں کرے وہ میری عادی نہیں بنے گی بہت مضبوط دل کی ہے پہلے اُس کی باتیں دُرید لالہ سے شروع اور اُن پہ ختم ہوا کرتی تھی اور اب دُرید لالہ کا ذکر بھول سے بھی نہیں کرتی۔ آروش سپاٹ لہجے میں بول کر کمرے سے باہر چلی گئی۔



ماہی مجھے تم سے بات کرنی ہے ایک۔ ماہی سونے کے لیے لٹنے والی تھی جب شازل نے اُس کو مخاطب کیا۔

Posted On Kitab Nagri

جی کہے۔ ماہی اُس کی جانب متوجہ ہوئی۔

میں کسی ضروری کام سے لاہور جا رہا ہوں تو میں چاہتا ہوں جاتے وقت تمہیں تمہارے والدین کے پاس چھوڑ آؤں مجھے حویلی والوں پہ یقین نہیں جانے وہ کیسا رویہ اختیار کرے میرے جانے کے بعد تمہارے ساتھ آرو کو بھی اب اپنا ہوش نہیں ہوتا ہر وقت حریم میں لگی ہوئی ہوتی ہے۔ شازل اپنی بات کہتا اُس کو دیکھنے لگا جو جانے کہاں کھوئی ہوئی تھی۔

میں یہی ٹھیک ہوں۔ ماہی نے بس یہ کہا وہ جس کنڈیشن میں تھی اُس کو اپنے گھر جانا ٹھیک نہیں لگ رہا تھا۔

تم شیور ہو؟ شازل کو اُس کی بات عجیب لگی مگر اُس نے اپنی بات اُس پہ مسلط کرنا ٹھیک نہیں سمجھا۔ جی آپ نے خود ہی بولا تھا میں ونی میں آئی ہوں حویلی والے مجھے اپنے گھر جانے نہیں دیں گے۔ ماہی اُداس مسکراہٹ سے بولی

ہاں مگر اب سب کلیر ہے قاتل تمہارا بھائی نہیں۔ شازل نے کہا

کیا آپ مجھ سے جان چھڑوانا چاہتے ہیں؟ ماہی بدگمان ہوئی۔

ایسی کوئی بات نہیں فضول بکواس نہیں کرو میں نے اس لیے کہا کیونکہ تمہارا بھائی چاہ رہا تھا تم اُن کے پاس آؤ۔ شازل کو اُس کی بات پہ غصہ آیا تبھی سخت لہجے میں بولا

Posted On Kitab Nagri

مجھے ایسا لگ رہا ہے اگر میں یہاں سے گی تو حویلی کے دروازے میرے لیے ہمیشہ کے لیے بند ہو جائے گے۔ ماہی کو ایک پل کے لیے خیال آیا وہ شازل کو ساری بات بتادے مگر اُس میں ہمت نہیں ہوئی۔ حویلی کے لیے دروازے بند بھی ہو جائے تو پریشان مت ہوں میرے گھر کے دروازے ہمیشہ تمہارے لیے کھلے ہوئے ہو گے۔ شازل کا اشارہ اپنے اسلام آباد والے گھر کی جانب تھا جو ماہی اچھے سے سمجھ گئی تھی۔

ٹھیک ہے پھر آپ مجھے امی کے گھر چھوڑ آئیے گا۔ ماہی کچھ سوچ کر بولی۔ جو تم کہو مگر پریشان مت ہو میں ہمیشہ تمہارے ساتھ رہوں گا اگر کوئی اور بات ہے جو تم کہنا چاہ رہی ہو تو بے جھجک ہو کر بول دو۔ شازل اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتا اُس کو اعتماد بخشنے لگا۔ کوئی بات نہیں۔ ماہی خود کو ہشاش بشاش ظاہر کرتی بولی۔ ٹھیک ہے سو جاؤ پھر میں کوشش کروں گا ہسپتال سے تمہاری رپورٹس لیکر اُس کے بعد لاہور جاؤ۔ شازل نے مسکرا کر کہا تو ماہی کا خون خشک ہوا۔ رپورٹس کے رہنے دے میں ٹھیک تو ہوں۔ ماہی اپنے ڈر پہ قابو پائے بولی۔ رپورٹس لانی تو ضروری ہیں نہ یہ کیا بات ہوئی۔ شازل کو اُس کی بات عجیب لگی مگر ماہی کا دل انجانے وسوسوں سے گھیرا ہوا تھا۔



Posted On Kitab Nagri

حریم نے کروٹ لیکر اپنے ساتھ لیٹی آروش کو دیکھا جو گہری نیند میں تھی حریم نے آہستہ سے اپنا ہاتھ اُس کے چہرے کے سامنے لہرایا تاکہ یقین ہو سکے آروش واقع سو گئی ہے کے نہیں وہ ایک بات جان گئی تھی آروش بہت محتاط ہو کر اُس کے ساتھ سوتی تھی اُس کی ایک آہٹ پہ اُٹھ کر بیٹھ جایا کرتی تھی جو حریم کو سمجھ نہیں آتا آروش کی نیند کچی ہوا کرتی تھی یا نیند میں بھی وہ اُس کی خاطر فکر مند ہوتی تھی۔

آپی سو گئی ہیں یہی صحیح موقع ہے ڈائری پڑھنے کا۔ حریم آروش کو غور سے دیکھتی سوچنے لگی جب سے اُس کے ہاتھ میں آروش کی ڈائری آئی تھی تب سے اُس کو تحسّس ہوتا تھا کہ آخر اُس ڈائری میں لکھا کیا ہوگا۔ وہ آہستہ سے اپنے پیر بیڈ سے نیچے کرتی ڈائری ہاتھ میں لیتی بنا قدموں کی چاپ کیے اُس کے کمرے سے نکل کر اپنے کمرے میں آئی۔ اپنے کمرے کا دروازہ لاک کیے اُس نے آگے سے پردے ڈال لیے تاکہ کسی کو شک نہ ہو۔

لائٹ آن کرتی حریم صوفے پہ بیٹھی ڈائری کے ورق گردانی کرنے لگی۔

www.kitabnagri.com

بات نہیں ہوتی مگر یقین کیجیے
وہ میرے لیے بہت خاص ہے۔

الفاظ گرا دیتے ہیں جذبات کی قیمت

Posted On Kitab Nagri

ہر بات الفاظوں سے تو نہیں کی جاسکتی

ایک شخص آیا تھا میری زندگی میں
پھر میری زندگی بن گیا

اور پھر تیری سوچوں نے
میری زندگی اُجاڑ دی

اُن سے بچھڑ جانے میں ہی بھلائی تھی
آج یہ احساس ہو گیا



یہ کافی ہے کہ وہ میرا ہوا تھا
اِس بات کو تو چھوڑ کہ
وہ اب کس کا ہے

Posted On Kitab Nagri

حال کر لینا 'گنوا دینا' یہ الگ دکھ ہیں
لیکن کل تک جو آپکا تھا آج اُسے کسی اور
دیکھنا 'حوصلے ٹوٹ جاتے ہیں

دوریوں سے سکون ملنے لگے تو
جُدائی کا ڈر ختم ہو جاتا ہے

خزاں کی دھوپ سے شکوہ فضول ہے
محسن میں یوں بھی پھول تھی
مجھے آخر بکھرنا تھا



یہ کیا اس میں تو بس شاعری ہیں ہم نے تو سوچا تھا آپنی نے اپنے دل کی باتیں بیان کی ہوگی مگر وہ تو عجیب
ہیں انسانوں سے کیا اپنی ڈائری میں بھی کچھ نہیں لکھا۔ حریم ڈائری بند کرتی بے دلی سے بڑبڑائی اُس کا
خراب موڈ مزید خراب ہو گیا تھا



جلدی آئیے گا۔ شازل نے ماہی کے گھر کے باہر گاڑی روکی تو اُس نے شازل کی جانب رخ کیے کہا

Posted On Kitab Nagri

میں یہی کوشش کروں گا بس تم پریشان مت ہونا کیونکہ دیر سویر ہو سکتی ہے بس دعا کرنا میرا مقصد پورا ہو جائے۔ شازل نے مسکرا کر کہا

میری دعا آپ کے ساتھ ہیں بس آپ جلدی آئیے گا۔ ماہی نے سنجیدگی سے کہا

ماہی میں ایک بار پوچھتا ہوں اگر کوئی بات ہے تو مجھے بتاؤ مجھے تم بہت کھوئی کھوئی سی لگ رہی ہو۔ شازل

اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتا بولا۔

اگر کوئی بات ہوگی تو میں سب سے پہلے آپ کو ہی بتاؤں گی۔ ماہی نے زبردستی مسکراہٹ سے کہا تو شازل نے مزید اصرار نہیں کیا وہ چاہتا تھا ماہی خود اُس کو سب کچھ بتائے جو اُس کے دل میں چھپا تھا۔

○○

ماہی میری بچی خدا کا شکر تم اپنے گھر واپس آ گئی۔ بختاور بیگم ماہی کو دیکھ کر خوشی سے نہال ہو گئی تھی باقی سب بھی اُس کے گرد جمع ہو گئے تھے۔

شازل لاہور گئے تھے تبھی مجھے یہاں چھوڑ گئے ہیں۔ ماہی نے جانے کیا جتنا چاہا مگر سب اُس کو دیکھ کر خوشی میں اتنے مگن تھے کہ غور ہی نہیں کیا۔

کتنی کمزور ہو گی ہو کیا کھاتی پیتی نہیں تھی۔ بختاور بیگم اُس کے چہرے پہ ہاتھ پھیر کر بولی
میں ٹھیک ہوں بس آپ لوگوں نے بہت وقت بعد دیکھا ہے تبھی لگ رہا۔ ماہی نے مسکرا کر کہا
میری بچی مجھ سے ناراض تو نہیں؟ حشمت صاحب اُس کے سر پہ ہاتھ رکھ کر بولے

Posted On Kitab Nagri

بلکل بھی نہیں۔ ماہی مسکرا کر کہتی اُن کے سینے سے لگی باقی سب بھی آبدیدہ ہو گئے تھے۔



حال!

دُرید شاہ اور آروش اس وقت وٹینگ ایریا میں تھے حریم کا چیک اپ ہو رہا تھا جس وجہ سے وہ ڈاکٹر کے انتظار میں تھے۔

ڈاکٹر حریم کیسی ہیں اُس کو کیا ہوا تھا؟ ڈاکٹر باہر آئی تو دُرید بے چینی سے پوچھنے لگا
آپ دونوں میرے کیبن میں آئے۔ ڈاکٹر سنجیدگی سے اُن دونوں کو دیکھ کر بولی۔
جی بتائے کیا کوئی خطرے والی بات تو نہیں؟ آروش دُرید کے ساتھ کیبن میں آتی پوچھنے لگی۔

;She is expecting

ڈاکٹر اُن دونوں کو یہ خبر سُناتے ہوئے کافی ناخوش نظر آرہی تھی جب کی اُن دونوں پہ تو جیسے کسی نے بم گرایا تھا۔

ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ آروش کو اپنی آواز کھائی سے آتی ہوئی محسوس ہوئی جب کی دُرید کچھ بولنے کے قابل ہی نہیں رہا تھا۔

?Is she unmarried

ڈاکٹر دونوں کے تاثرات جانچتی اپنا اندازہ لگانے لگی تو دُرید کی آنکھوں میں خون اُتر آیا جب کی آروش کو بھی اُن کا ایسے پوچھنا پسند نہیں آیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ایکسیوزمی ڈاکٹر وہ شادی شدہ ہے ہم بس اُس کی عمر کی وجہ سے پریشان ہو گئے تھے سن کر۔ دُرید اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ کر بولا

رائٹ میں خود پریشان ہو گئی تھی کیونکہ وہ بہت کم عمر اور کمزور سی ہیں ایسے میں اُن کا پریگنٹ ہونا خطرے سے خالی نہیں پر آپ لوگوں کی حیرانی سمجھ نہیں آئی وہ اگر آپ لوگوں کو بھی چھوٹی لگ رہی ہے تو شادی کیوں کروائی اُس کی اتنی جلدی پھر یہ سب تو ہونا تھا نہ ابھی تو وہ خود بچی ہے آجکل کہاں ایسے ہوتا ہے قانونی حساب سے یہ جرم بھی ہے۔ ڈاکٹر باتوں سے اُن کو کافی بے باک معلوم ہوئی جب کی آروش اپنی جگہ پہلو بدل کر رہ گئی۔

وہ ایک بالغ لڑکی ہے پھر جرم کیسا۔ آروش نے سوال کیا تو دُرید نے اُس کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر خاموش رہنے کا اشارہ کیا

ہم بہت خیال رکھے گے حریم کا آپ بس اُن کی ڈائٹ کا بتادے اُس کے لیے کیا ٹھیک رہے گا اور کیا نہیں۔ دُرید سنجیدگی سے بولا

www.kitabnagri.com

آپ سب کو اُن کا بہت خیال رکھنا بھی چاہیے ورنہ بہت کراؤنس سے اُن کو گزرنا ہوگا خیر میں کچھ سیمپلز وغیرہ لکھ کر دے رہی ہوں اور ایک چارٹ بنا کر دوں گی آپ کو وہ فالو کرنا ہوگا۔ ڈاکٹر اب کی پرو فیشنل انداز میں بولی

Posted On Kitab Nagri

اگر حریم کی جان کو نقصان ہے تو کیا ایسا ہو سکتا ہے کے بچہ نہ ہو۔ دُرید کی بات پہ آروش جھٹکے سے سر اٹھا کر دُرید شاہ کو دیکھنے لگی جس کا انداز سرد سپاٹ تھا

لالہ۔ آروش نے اُس کو باز رکھنا چاہا

مجھے بات کرنے دو آرو حریم کی ایسی کنڈیشن نہیں جو بے بی کا خیال رکھ سکے میرے لیے سب سے پہلے حریم ہے۔ دُرید نے اُس کو ٹوک کر کہا

کیا آپ اُن کے ہسبنڈ ہیں؟ کیونکہ مجھے اُن کے ہسبنڈ کو سب کچھ سمجھانا چاہتی ہوں تاکہ کسی بھی کام میں کوتاہی نہ ہو۔ ڈاکٹر دُرید کی بات سن کر اُس سے استفسار ہوئی۔

آپ پلیز یہ بتائے جو میں نے پوچھا۔ دُرید نے ان کی بات نظر انداز کی۔

اگر آپ کا اشارہ ابارشن کی جانب ہیں تو میں کلیئر کردوں یہ ایک غیر قانونی عمل ہے ہمارے ہو سپٹل میں ایسا نہیں ہوتا ہم کسی معصوم کی جان نہیں لیتے۔ ڈاکٹر نے سنجیدگی سے کہا

ہمیں کوئی ابارشن نہیں کروانا آپ بس احتیاطاً چیزیں بتائے ہم سب حریم کا بہت خیال رکھے گے۔ آروش دُرید کو دیکھتی ڈاکٹر سے بولی۔

جی ٹھیک مگر ایک بات کہنا چاہوں گی اگر آپ لوگوں کو اُن کے پریگنٹ ہونے پہ ایشو ہے تو یہ تب سوچنا چاہیے تھا جب اُس کی شادی کروا رہے تھے یہ سب پہلے ہوا کرتا تھا آج کے زمانے میں بچیوں کی اتنی جلدی شادیاں نہیں ہوتی آپ لوگ خود سوچے کیا سترہ اٹھارہ سالہ لڑکی کی شادی کروانا ایک دُرست

Posted On Kitab Nagri

عمل ہے؟ پریگنسی میں بہت پیچیدگیاں ہوتی ہے کی لڑکیوں کی جان بھی چلی جاتی ہے۔ ڈاکٹر دونوں کو دیکھتی بولی تو وہ دونوں خاموش رہے کیونکہ کسی کے پاس ان کی باتوں کا جواب نہیں تھا۔

○○

کیا آپ کو ڈاکٹر سے ایسی بات نہیں کرنی چاہیے تھی۔ وہ دونوں کیمین سے باہر آئے تو آروش نے دُرید سے کہا

جانتا ہوں میں اس وقت تمہیں بہت بُرا لگ رہا ہوں مگر میں کیا کرتا اُن کی بات سن کر مجھے گھبراہٹ ہونے لگی تھی اگر حریم کو کچھ ہو جاتا تو۔ دُرید بے بسی سے بالوں میں ہاتھ پھیر کر بولا

اُس کو کچھ نہیں ہو گا لالہ آپ پریشان نہ ہو بس اُس کے لیے دعا کرے وہ ٹھیک ہوں سب کچھ خیریت سے ہو جائے۔ آروش نے سنجیدگی سے کہا

ہممم ٹھیک تم حریم سے کہو وہ آئے ہمیں اب گاؤں کے لیے نکلنا چاہیے۔ دُرید نے کہا تو آروش نے سر کو جنبش دیتے حریم کی جانب بڑھی جو روم میں تھی۔



اِس بار تمہارا ٹرپ کافی لمبہ نہیں گنہرا؟ زوبیہ بیگم یمان کا وجیہہ چہرہ دیکھتی اُس سے پوچھنی لگی جو ابھی لاہور سے آیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

جی بس مصروفیت بہت ہوگی تھی وہاں ایک دو انڈسٹریز تھی جہاں سے آفر ملی تھی سو نگز تھی اُن کی رکارڈنگ سے فارغ ہوا پھر لاہور کا موسم خراب ہو گیا تھا راستے بند ہو گئے تھے اس لیے واپس آنے میں وقت لگ گیا۔ ایمان ہلکی سی مسکراہٹ سے بولا

ہم نے تمہیں بہت مس کیا تمہارے بنا گھر سونا سونا سا ہو گیا تھا۔ زوبیہ بیگم اُس کا ماتھا چوم کر بولی۔

اب تو یقیناً تم فری ہو گے؟ دلاور خان نے پوچھا

جی فری ہوں اور تھکا ہوا بھی آرام کروں گا۔ ایمان نے جواب دیا۔

چلو اچھا ہے آرام کرو باتیں تو اب ہوتی رہے گی کمزور بھی لگ رہے ہو اپنا خیال بالکل بھی نہیں کرتے۔ زوبیہ بیگم نے خفگی بھرے لہجے میں کہا

کہاں کمزور ہے اتنا ہٹا کٹا تو سامنے بیٹھا ہے۔ ایمان کے کچھ کہنے سے پہلے دلاور خان بول پڑے

آپ بس نظر لگانا میرے بچے کو۔ زوبیہ بیگم نے اُن کو گھورا کر کہا تو ایمان ہنس پڑا جب کی دلاور خان نے اپنے ہاتھ اُپر کر لیے۔

www.kitabnagri.com

حریم۔ آروش کمرے میں آئی تو حریم کو خاموش دیکھا جس پہ اُس کو اندازہ ہو گیا تھا کہ حریم اپنی پریگنسی کی بات جان گئی ہے۔

آپ کو پتا چلا ڈاکٹر نے کیا کہا؟ حریم بنا آروش کی جانب دیکھے بولی۔

جانتی ہوں۔ آروش بس اتنا بولی۔

Posted On Kitab Nagri

ہمیں لگ رہا ہے جیسے اللہ نے ہمیں ہمارے صبر کا اجر دیا اولاد کی صورت میں۔ حریم کی بات پہ آروش چونک کر اُس کو دیکھنی لگی وہ تو سمجھی تھی حریم یہ خبر جان کر شور مچائے گی بچہ گرانے والی بات کرے گی مگر اُس کے تاثرات خوشگوار تھے اور بہت وقت بعد آروش نے دیکھے تھے۔

تم خوش ہو؟ آروش کو پتا نہیں کیوں یقین نہیں آیا

کیا ہمیں خوش نہیں ہونا چاہیے آپ؟ ہمارا اپنا بچہ ہو گا آپ ہمارے وجود کا حصہ آپ کو پتا ہے نہ ہمیں بچے کتنے پسند ہیں پر اس بار تو ہمارا اپنا ہو گا آپ کو پتا نہیں ہمیں کتنی خوش محسوس ہو رہی ہے۔ حریم نے بتایا تو آروش کو وہ کوئی پاگل لگی۔

مجھے تمہاری خوشی سمجھ نہیں آرہی؟ آروش کہے بنا نہ رہ پائی۔

کیوں آپ؟ کیا ہمارا خوش ہونا جائز نہیں؟ حریم نے پوچھا تو آروش اُس کے ساتھ بیٹھی۔
ایسی بات نہیں ہے مگر وہ تابش

وہ ہمارا بچہ ہو گا آپ کسی اور کا نہیں ہم اُس کی پرورش کریں گے اور جی جان لگا دیں گے بیٹی ہو گی یا بیٹا بیٹے کو کسی تابش کی طرح نہیں بنائے گے اور نہ بیٹی کو کمزور بنائے گے ہم نے دیکھا ہے اولاد کے لیے لوگوں کو ترستے ہوئے مگر جب ہمیں بنانا نکل رہی ہے تو ہم ناخوش ہو کر کفر نہیں کریں گے آپ خود کہتی ہیں اللہ کے ہر کام میں کوئی نہ کوئی مصلحت ہوتی ہے تو ہم نے اس بات کو اللہ کی رضا سمجھ کر خود کو راضی کر لیا ہے ہم اس معصوم سے نفرت (حریم نے اپنے پیٹ پہ ہاتھ رکھا) کیوں کرے جو سرے سے ہر بات

Posted On Kitab Nagri

سے انجان ہے جو ابھی اس دُنیا میں آیا بھی نہیں ہم نے ایک بات سیکھ لی ہے انسان سے محبت کرو گے تو رُل جاؤں گے مگر اللہ سے محبت کرو گے تو سنور جاؤں گے ہمیں آہستہ آہستہ ساری بات سمجھنے کی کوشش کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ اگر ہمیں اولاد سے نواز رہا ہے تو ان شاء اللہ اُس کو پالنے کی سکت بھی دیں گے۔ حریم اُس کی بات کاٹ کر بولی تو اور آج وہ اپنی باتوں سے آروش کو لا جواب کر چکی تھی وہ جو کچھ اُس نے نہیں سوچا تھا وہ حریم نے بیان کر دیا تھا۔

تم بدل گی ہو حریم۔ آروش بس یہی بول پائی اگر کسی اور وقت حریم یہ باتیں کرتی تو وہ خوش ہو جاتی مگر آج جانے کیوں اُس کو افسوس ہو رہا تھا اُس کو حریم کی پچکانہ باتیں سننے کی عادی تھی جس کی بات کی شروعات کسی سنگر سے شروع اور ایکڑ پہ ختم ہو جاتی تھی اور آج اُس کے منہ سے اتنی گہری بات سن کر جانے کیوں اُس کو دُکھ ہوا تھا

ہم بدلنا چاہتے ہیں آپ۔ حریم اُداس سا مسکرائی



www.kitabnagri.com

وہ ہمسفر تھا

ہاں وہ ہمسفر تھا

وہ ہم سفر تھا مگر اس سے ہم نوائی نہ تھی

وہ ہم سفر تھا مگر اس سے ہم نوائی نہ تھی

Posted On Kitab Nagri

کہ دھوپ چھاؤں

کہ دھوپ چھاؤں کا عالم رہا جدائی نہ تھی

وہ ہم سفر تھا مگر اس سے ہم نوائی نہ تھی

کہ دھوپ چھاؤں

کہ دھوپ چھاؤں کا عالم رہا جدائی نہ تھی

وہ ہم سفر تھا

ہاں وہ ہم سفر تھا

/MuSic

آمنہ ماہی کے کمرے میں آئی تو اُس کو دیکھ کر ٹھنڈی سانس خارج کی جو اپنے کمرے کی کھڑکی کے پاس گم
سم کھڑی تھی جب کی کمرے کا میوزم سسٹم آن تھا جو یقیناً ماہی نے ہی آن کیا ہوگا۔
www.kitabnagri.com

عداوتیں تھیں، تغافل تھا، رنجشیں تھیں مگر

عداوتیں تھیں، تغافل تھا، رنجشیں تھیں مگر

Posted On Kitab Nagri

بچھڑنے والے میں سب کچھ تھا، بے وفائی نہ تھی
بچھڑنے والے میں سب کچھ تھا، بے وفائی نہ تھی

کہ دھوپ چھاؤں
کہ دھوپ چھاؤں کا عالم رہا جدائی نہ تھی۔

وہ ہمسفر تھا

وہ ہمسفر تھا

آمنہ چلتی ہوئی ماہی کے برابر کھڑی ہوتی اُس کو دیکھنے لگی جس کی آنکھیں تو اُداس تھی مگر چہرے پہ ایک
عجیب سی رونق تھی ماں بننے کی رونق۔

ماہی کے ماں بننے والی خبر اُن سب کے لیے کسی دھماکے سے کم نہ تھی وہ جو ماہی کے لیے خلع کا نوٹس تیار
کرنے ہوئے کا سوچے ہوئے یہ خبر جاننے کے بعد تھم سے گئے تھے۔

بچھڑتے وقت ان آنکھوں میں تھی ہماری غزل

بچھڑتے وقت ان آنکھوں میں تھی ہماری غزل

Posted On Kitab Nagri

غزل بھی وہ جو کسی کو کبھی سنائی نہ تھی
غزل بھی وہ جو کسی کو کبھی سنائی نہ تھی

کہ دھوپ چھاؤں
کہ دھوپ چھاؤں کا عالم رہا جدائی نہ تھی۔

وہ ہمسفر تھا

وہ ہمسفر تھا



تمہیں آج پھر جانا چاہیے۔ آمنہ کچھ دیر خاموش کھڑی ہونے کے بعد ماہی سے بولی جس کو چپ لگ گئی تھی۔

کہاں؟ ماہی بنا اُس کی جانب دیکھے بولی
شاہ حویلی۔ آمنہ نے بتایا

Posted On Kitab Nagri

ایک بار گی تھی چوکیدار نے اندر ہی نہیں جانے دیا لالہ اسلام آباد بھی گئے تھے مگر شازل پتا نہیں کہاں چلے گئے ہیں۔ ماہی کندھے اُچکا کر بولی

اسلام آباد کو چھوڑا اس بار حویلی جاؤ دیکھنا کوئی کچھ نہیں کہے گا آخر کو تم اُن کو وارث دینے والی ہو۔ آمنہ نے اُس کو حوصلہ دینا چاہا

ان کو ونی میں جانے والی لڑکی سے وارث چاہیے ہوتا تو کیا ہی بات ہوتی۔ ماہی اپنا مزاق اڑاتی ہوئی بولی۔
ماہی پاگلوں جیسی باتیں نہیں کرو یہ بہت پیچیدہ معاملات ہوتے ہیں تم یہ بات جتنا اُن سے چھپاؤ گی اتنا تمہارے لیے مسئلہ کھڑا ہو جائے گا اس لیے ہوش کے ناخن لو اور جاؤ حویلی تم شازل شاہ کی بیوی ہو حویلی پہ تمہارا حق ہے اپنے حق کے لیے آواز اٹھاؤ اگر اپنے لیے نہیں تو اس بچے کے لیے۔ آمنہ نے اس بار سخت لہجے میں کہا

وہ میرے بچے کو نقصان نہ پہنچادے۔ ماہی نے نیاخذ شاظاہر کیا۔
مجھے تم پہ پہلے ہی بہت غصہ ہے ماہی ایک تو تم نے اتنی بڑی بات اپنے شوہر سے جھپٹائی ہے دوسرا تم اپنی ضد پہ اڑی ہوئی ہو میں تمہارے لیے چادر نکالتی ہو جاؤ حویلی یا میں بھی ساتھ چلتی ہوں۔ آمنہ نے سنجیدگی سے کہا

چادر لاؤ میں اکیلی جاؤں گی۔ ماہی نے کہا تو آمنہ نے شکر کا سانس خارج کیا



Posted On Kitab Nagri

تم یہاں کوئی کام تھا؟ فجر یا مین کو اسکول سے واپسی لاتی گھر آئی تو اپنے گھر کے باہر ارمان کو دیکھ کر حیران ہوئی۔

جی یا مین سے ملنے آیا تھا بہت عرصہ ہو گیا ہے ہم پارک نہیں گئے۔ ارمان یا مین کو اپنی گود میں اٹھاتا فجر کو دیکھ کر بولا

یا مین اسکول سے تھکا ہوا آیا ہے کہی نہیں جائے گا کھانا کھائے گا پھر آرام کرے گا۔ فجر نے سنجیدگی سے کہا

نہیں می مجھے جانا ہے۔ ارمان کے کچھ کہنے سے پہلے یا مین نے کہا تو ارمان کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی جبکی فجر نے اُس کو گھورا

کوئی ضرورت نہیں سیر سپاٹے کرنے کی۔ فجر دو ٹوک کہتی ارمان سے یا مین لینے لگی مگر ارمان نے جلدی سے یا مین کو پیچھے کیا۔

کیا ہو گیا ہے کیوں ضد کر رہی ہیں خود تو معصوم کو پاس والے پارک تک نہیں لیکر جاتی اور مجھے بھی منع

کر رہی ہیں میں اتنی دور سے آیا ہوں اُس کا ہی لحاظ کر لے۔ ارمان کو آج فجر کا انداز پسند نہیں آیا تو کہا

یا مین میرا بیٹا ہے میری مرضی میں جو کچھ کروں تم اس معاملات سے دور رہو تو بہتر ہے اور رہی بات دور

سے آنے کی تو اپنی مرضی سے آتے ہو میں نہیں آنے کا کہتی آنے کے لیے۔ فجر بے رخی سے بولی

آپ بھی کہہ کے دیکھ لے سچی بھاگا بھاگا آؤں گا۔ ارمان شرارت سے بولا

Posted On Kitab Nagri

مجھے کوئی ضرورت نہیں تم بس جاؤ یہاں سے۔ فجر نے اُس کو آنکھیں دیکھائی۔
ہم تو پارک جائے گے اگر آپ نے جوائن کرنا ہے تو موسٹ ویلکم۔ ارمان بھی اپنے نام کا ایک تھا
بھاڑ میں جاؤ تم مجھے اپنا بیٹا واپس کرو۔ فجر زچ ہوئی اُس کی ایک ہی رٹ پہ
ٹھیک ہے اب آپ نے خود اجازت دی ہے تو ہم چلتے ہیں۔ ارمان اتنا باہر کی جانب بڑھنے لگا تو فجر فورن
سے اُس کے راستے میں حائل ہوئی
کہاں؟ فجر نے آنکھیں چھوٹی کیے اُس کو گھورا
آپ نے جو کہا ابھی بھاڑ میں جاؤ تو بس ہم وہی جا رہے ہیں۔ ارمان معصوم شکل بنائے بولا تو یامین کھی کھی
کرنے لگا۔
تم جہنم میں جاؤ یا بھاڑ میں مگر مجھے میرا بیٹا واپس کر دو پر مجھے ارمان غصہ مت دلاؤ۔ فجر نے سختی سے کہا
مجھے کیا ضرورت آپ کو غصہ دلانے کی وہ تو ہر وقت آپ کی ناک میں پہلے سے موجود ہوتا۔ ارمان نے
جلے پہ نمک چھڑکا
www.kitabnagri.com
ارمان بہہ نمنن۔ فجر نے غصے سے اُس کے نام کو کھینچ کر ادا کیا۔
جی میں سن رہا ہوں۔ فجر نے جتنے غصے سے اُس کا نام لیا ارمان نے اتنے ہی پیار سے کہا تو فجر جھنجھلا اُٹھی۔
دفع ہو جہاں جانا ہے جاؤ میری بلا سے۔ فجر زچ ہو کر کہتی اندر جانے لگی جب ارمان نے مزید آگ لگائی۔

Posted On Kitab Nagri

دفع کیسے جاؤں آپ ایڈریس سینڈ کریں یا چھوڑ آتی تو زیادہ بہتر ہوتا۔ ارمان کی بات پہ فجر نے پلٹ کر کھا جانے والی نظروں سے اُس کو گھورا تو ارمان نے یامین کو باہر لے جانے میں ہی عافیت سمجھی۔



حویلی کے لیے دروازے بند بھی ہو جائے تو پریشان مت ہوں میرے گھر کے دروازے ہمیشہ تمہارے لیے کھلے ہوئے ہوں گے۔

ماہی جیسے تیسے کر کے حویلی میں داخل ہوئی مگر اُس کے کانوں میں بار بار سازل کی آوازیں گونجنے لگی تو اُس کی آنکھیں پل بھر میں نم ہوئی تھی۔

آپ نے تو میرے لیے کوئی بھی دروازہ کھلا نہیں چھوڑا سازل۔ ماہی نے بے ساختہ تصور میں سازل سے شکوہ کیا تبھی شابانا کی نظر اُس پہ پڑی تو دندناتی اُس کے سر پہ نازل ہوئی۔

تم یہاں پھر آگے۔ شابانا نے بڑی سی چادر میں جھپے ماہی کے وجود کو دیکھ کر چنگاڑتی آواز میں کہا مجھے سازل سے ملنا ہے کہاں ہیں وہ؟ مجھے بہت ضروری بات بتانی ہے انہیں۔ ماہی نے اپنے آنسوؤں کا گلا گھونٹ کر کہا

اوبی بی نہیں ہے وہ یہاں اور تم پہلی فرصت سے یہاں سے باہر نکلو ورنہ دھکادے کر باہر کروں گی۔ شابانا اُس کا بازو دبوچتی بولی۔

Posted On Kitab Nagri

شازل اسلام آباد میں بھی نہیں ہے آپ پلیز بتائے وہ کہاں ہیں مجھے بہت ضروری بات بتانی ہے اُنہیں میں اُن کے بچے کی ماں بننے والی ہوں پلیز مجھ پہ رحم کرے میرا ملنا شازل سے بہت ضروری ہے۔ ماہی نے روتے ہوئے منت کی جب کی اُس کی بات پہ شبانا کے چہرے پہ ایک رنگ آ رہا تھا تو دوسرا جا رہا تھا۔ کیا بکواس ہے یہ۔ شبانا چیخی

بکواس نہیں ہے سچ میں پریگنٹ ہوں دو ماہ سے خدارا میری بات پہ یقین کرے اور بتائے شازل کہاں ہیں؟ ماہی پھوٹ پھوٹ کر روتی زمین پہ بیٹھتی چلی گی۔

جانے کس کا گند ہمارے بیٹے پہ تھوپ رہی ہے یہ بد بخت۔ فردوس بیگم جو ابھی آئی تھی اُس کی بات سُنتی بالوں سے پکڑ کر بولی۔ جس کی تکلیف سے وہ کراہ اُٹھی مگر اُس کو زیادہ سے زیادہ تکلیف شازل کے غائب ہو جانے پہ تھی جانے وہ کہاں چلا گیا تھا جو اُس سے ایک بار اتنے وقت میں رابطہ تک نہیں کیا تھا۔

مجھ پہ بہتان لگاتے ہوئے اللہ سے ڈرے۔ ماہی افسوس بھری نظروں سے اُن کو دیکھ کر بولی اچھا بی بی ہم بہتان لگا رہے ہیں تو یہ بچہ پہلے تو ظاہر نہیں تھا جب تو اپنی ماں کے گھر گی تو یہ بچہ اچانک سے آ گیا۔ فردوس بیگم کی اس قدر گھٹیاں بات پہ ماہی کو سمجھ نہیں آیا وہ کیا جواب دے۔

میں آپ میں سے کسی کے سامنے بھی جوابدہ نہیں مجھے بس شازل سے بات کرنی ہے۔ ماہی اپنے آنسو صاف کرتی اُن سے بولی

بولا نہیں

Posted On Kitab Nagri

کیا ہو رہا ہے یہاں؟ شبانا ابھی کچھ کہنے والی تھی جب کلثوم بیگم فاریہ بیگم کے ساتھ ہال میں آتی رہ عبدال آواز میں پوچھنے لگی "کلثوم بیگم کو دیکھ کر ماہی کو کچھ سکون ملا اُس کو ایک اُمید کی کرن نظر آئی۔

آئی مجھے شازل سے بات کرنی ہے پلیز میری بات کا یقین کرے میرے پیٹ میں جو بچہ ہے وہ شازل کا ہے خدا کے واسطے مجھ پہ کوئی بہتان نہ لگائے۔ ماہی بھاگ کر کلثوم بیگم کے پاس آتی بولی تو حیرت سے سرتاپیر اُس کو دیکھنے لگی

شازل تو حویلی نہیں وہ تو تمہیں تمہارے گھر چھوڑ کر خود شہر کے لیے نکل گیا تھا۔ فاریہ بیگم اپنی حیرانگی جھپاتی اُس کو جواب دینے لگی۔

تم ماں بننے والی ہو؟ کلثوم بیگم کے لہجے میں خوشگوار حیرت تھی جس کو محسوس کر کے ماہی کو کچھ ڈھارس ملی۔

چچی جان کیا ہو گیا ہے آپ کو اسی کی سُن کیوں رہی ہیں باہر نکالے جانے کس کا گند شازل کے نام کر رہی ہے دو ماہ سے اپنے ماں کے گھر تھی جانے کس کے ساتھ منہ کالا کیا ہے۔ شبانا حقارت بھرے لہجے میں کہتی ہر حد پار کر گئی

شبانا ہوش میں ہو کیا بول رہی ہو کسی کے کردار پہ بہتان لگانا جانتی بھی ہو کتنا بڑا گناہ ہے اللہ کا سخت عذاب نازل ہوتا ہے۔ فاریہ بیگم شبانا کی بات سن کر ناگواری سے بولی

Posted On Kitab Nagri

تم یہاں بیٹھو۔ کلثوم بیگم ایک اچٹنی نظر شبانا پہ ڈال کر ماہی کو پاس پڑے سینٹر صوفے پہ بیٹھانے لگی جس کے پورے وجود میں کپکپی طاری تھی

کب معلوم ہوا تمہیں اور کیا شازل کو پتا ہے یہ بات؟ کلثوم بیگم نے اُس کی زرد ہوتی رنگت دیکھ کر اُس سے پوچھا

جس دن شازل مجھے شہر علاج کے لیے لیکر گئے تھے مجھے تب پتا چلا تھا پر اس بات سے شازل لاعلم ہے۔ ماہی نے ڈر کر بتایا

دیکھا ابھی اس کا جھوٹ پکڑ گیا بھلا شازل کو کیسے نہیں پتا چلا جب وہ ساتھ تھا۔ شبانا باز نہ آئی۔

آئی میں آپ کو ساری بات بتاؤں گی پر آپ میرا یقین کرے ایسا کچھ نہیں جیسے یہ بول رہی ہے۔ ماہی نے بے بسی سے کلثوم بیگم کے ہاتھ تھام کر بولی۔

تم فلحال اپنے کمرے میں جاؤ پھر بات ہوگی تمہاری طبیعت مجھے ٹھیک نہیں لگ رہی۔ کلثوم بیگم اُس کے ماتھے پہ پسینے کی بوندیں دیکھ کر بولی۔

www.kitabnagri.com

چچی

خاموش شبانا بہت بول لیا تم نے مگر اب چپ کر جاؤ یہ بچہ شازل کا ہی ہے مجھے تو پہلے ہی اس کی طبیعت پہ شک ہو رہا تھا مگر شازل اس کو میکے لیکر گیا تو میں خاموش ہو گئی اب مجھے پتا چلا شازل کیوں اس کو حویلی میں نہیں چھوڑتا کیونکہ اُس کو پتا ہے تم لوگوں کا رویہ اس کے ساتھ جانوروں سے زیادہ بدتر ہو گا مگر

Posted On Kitab Nagri

میری ایک بات سن لو تم سب پہلے میں خاموش تھی تم لوگوں کا اس معصوم کے ساتھ رویہ جیسا بھی تھا میں نے دیکھ کر اِن دیکھا کر دیا کیونکہ مجھے لگتا تھا یہ تمہارے سہاگ کے قاتل کی بہن ہے تمہارا وقتی غصہ ہے پر اب تم نے دوسری شادی کر لی ہے اب دیدار شاہ تمہارا سہاگ ہے اس لیے بہتر یہی ہے اُس پہ توجہ دو تمہارا ایک شوہر تھا تو فاریہ کا بڑا بیٹا تھا اُس نے کبھی اس پہ غصے سے بھری نگاہ بھی نہیں ڈالی تھی پھر تم کیوں اس کے پیچھے پڑی ہوئی ہو بخش دو اب اس کو ویسے بھی کچھ دن کی مہمان ہے پھر شازل اس کو اپنے ساتھ شہر لیکر جائے گا۔ کلثوم بیگم نے بُری طرح سے فردوس بیگم اور شبانا کو ایک ساتھ لتاڑہ جس سے دونوں کا چہرہ بے عزتی کے احساس سے سرخ ہو گیا تھا۔

اس دو ٹکے کی لڑکی کی وجہ سے آپ میری بے عزتی کر رہی ہیں میں اس حویلی کی بڑی بہو ہوں۔ شبانا چیخی

جس لڑکی کو تم دو ٹکے کا بول رہی ہو وہ حویلی کے چھوٹے اور لاڈلے بیٹے شازل کی بیوی ہے اگر اُس کو پتا چل گیا نہ تو کوئی لحاظ نہیں کرے گا وہ۔ کلثوم بیگم نے طنز یہ انداز اپنایا

یہ ایک ونی میں آئی ہوئی لڑکی ہے آپ کیوں اس اوقات بھول رہی ہیں۔ شبانا پاگل ہونے کے درپہ تھی جب کی ماہی بس رونے میں مصروف تھی

اس کی اوقات یہ ہے کہ یہ لڑکی حویلی کو وارث دینے والی ہے جو تم نے دس سالوں تک نہیں دیا۔ کلثوم بیگم نے دو ٹوک کہا

Posted On Kitab Nagri

آپ میری بے عزتی پہ بے عزتی کیے جا رہی ہے میں برداشت نہیں کروں گی۔ شبانا غصے سے ماہی کو دیکھ کر کلثوم بیگم سے بولی

میں بس تمہیں حقیقت سے روشناس کروا رہی ہو۔ کلثوم بیگم کا آج انداز ہی الگ تھا یہ وارث نہیں دے گی۔ شبانا نے غصے سے کہا

اٹھو میں تمہیں تمہارے کمرے تک چھوڑ آؤ۔ کلثوم بیگم شبانا کو نظر انداز کرتی ماہی کو سہارہ دیتی بولی تو ماہی نے تشکر بھری نظروں سے اُن کو دیکھا جو آج اُن کے لیے وسیلہ بن کر آئی تھی اور اب وہ ماہی کو کسی فرشتے سے کم نہ لگی۔

السلام علیکم۔ دُرید شاہ آروش حریم یہ بھی اس وقت شہر سے واپس آئے تو سب کو ایک ساتھ کھڑا پایا تو سلام کیا۔

وعلیکم السلام آگئے تم سب کیا ہوا تھا حریم کو؟ فار یہ بیگم سلام کا جواب دیتی پوچھنے لگی۔ آپ سب بیٹھے میں بتاتی ہوں۔ آروش ایک نظر حریم پہ ڈال کر بولی جب کی کلثوم بیگم ماہی کو لیکر اُپر چلی گئی تھی۔

آپی ہم اپنے کمرے میں جائینگے۔ حریم آروش سے بولی تو اُس نے محض سر اثبات میں ہلایا بتا بھی چکو کیا ہوا ہے؟ فردوس بیگم جلے کٹے انداز میں بولی۔

السلام علیکم چاچا سائیں۔ آروش نے ارباز شاہ کو حویلی میں آتا دیکھا تو سلام کیا

Posted On Kitab Nagri

وعلیکم السلام۔ ار باز شاہ سلام کا جواب دیتے اُن لوگوں کے ساتھ بیٹھ گئے۔

حریم ماں بننے والی ہے۔ آروش سب کو دیکھ کر بولی تو سب اپنی جگہ ساکت ہوئے تھے سوائے فاریہ بیگم کے کیونکہ اُن کو پہلے سے اس بات کا علم ہو گیا تھا۔

کیا کہا تم نے میں نے ٹھیک سے سنا نہیں؟ فردوس بیگم اپنا کان اُس کے سامنے کیے بولی تو آروش نے سختی سے اپنے ہونٹوں کو بھینچا

حریم ماں بننے والی ہے۔ آروش اس بات کچھ تیز آواز میں بولی۔

ماشاء اللہ مجھے پتا تھا یہی بات ہوگی پر حریم کا رد عمل کیسا تھا۔ فاریہ بیگم کچھ فکر مندی سے بولی ہمیں تابش کا بچہ نہیں چاہیے حریم کو چاہیے وہ اپنا بچہ گراے۔ آروش کے کچھ کہنے سے پہلے فردوس بیگم حقارت سے سر جھٹک کر بولی ہال میں سناٹا سا چھا گیا تھا اُن کی بات پہ جب کی اُن سب کے درمیان بیٹھا دُرید شاہ بس اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہا تھا۔

سوچ سمجھ کر بولا کرو فردوس کیا جانتی نہیں کتنا بڑا گناہ ہے۔ فاریہ بیگم نے سختی سے اُن کو ڈپٹا بالکل ٹھیک بول رہی ہیں اماں اب کیا ہم اُس بد بخت کے بچہ حویلی میں پالے گے۔ شبانا نخوت سے سر جھٹک کر بولی

تم دونوں ماں بیٹی کو ہو کیا گیا ہے۔ فاریہ بیگم اُن دونوں کو دیکھ کر کوفت سے بولی جو پہلے ماہی کے پیچھے پڑے تھے اور اب حریم کے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ صرف تابشِ لالہ کا بچہ نہیں ہوگا حریم کا بھی ہوگا آپ لوگوں کو اندازہ بھی نہ ہو ایسے جملے حریم کے دل پہ کیا اثر کریں گے وہ خود اُس معصوم سے نفرت کرنے لگے گی جو اس دنیا میں آیا ہی نہیں۔ آروش فردوس بیگم کے خاموش ہونے کے بعد حریم کے دفاع میں بولی

خون تو اُس تابش کا ہو گا نہ۔ فردوس بیگم طنزیہ بولی

مگر پرورش تو یہاں حویلی میں ہوگی نہ خون سے زیادہ پرورش اثر کرتی ہے نہ اُس کی پرورش یہاں حویلی میں ہوگی تو ان باتوں کا مطلب۔ آروش نے سنجیدگی سے کہا

حریم کا بچہ یہاں نہیں رہے گا تو مطلب نہیں رہے گا۔ فردوس بیگم اپنی جگہ بضد ہوئی۔

میں حریم سے نکاح کروں گا اُس کی عدت کے دوسرے دن دیکھتا ہوں پھر کون میرے بچے کے بارے میں ایسی بات کرتا ہے۔ دُرید کی بات اُن سب کے سروں پہ بجلی کی طرح گری۔

ہوش میں ہو بر خودار؟ ار باز شاہ نے طنزیہ کیا۔

بلکل ہوش میں ہوں نکاح سادگی سے ہوگا اِس لیے کسی کو کوئی بھی تیاری کرنے کی ضرورت نہیں۔ دُرید بے تاثر لہجے میں بولا

ایسا نہیں ہو سکتا۔ فردوس بیگم نے اعتراض اٹھایا

ایسا ہو سکتا ہے یا نہیں اِس بات کا فیصلہ میں کروں گا۔ دُرید کا لہجہ حد درجہ سرد ہو گیا تھا

Posted On Kitab Nagri

بیٹاجی عقل کے ناخن لوجوش میں ہوش گنوا بیٹھے ہو حریم ماں بننے والی ہے تو پھر کیسے تم اُس کی عدت کے اگلے دن نکاح کرو گے۔ فردوس بیگم کا لہجہ طنزیہ سے بھرپور تھا۔

میں سمجھا نہیں۔ دریدنا سمجھی سے اُن سب کو دیکھ کر بولا

لالہ اگر لڑکی ماں بننے والی ہو تو اُس درمیان دوسرا نکاح نہیں ہو سکتا اگر حریم سے نکاح کرنا بھی چاہتے ہیں تو بچے کے پیدا ہونے تک کا انتظار کرنا پڑے گا۔ اس بار آروش نے دُرید کو سمجھانے والے انداز میں کہا تو دُرید خاموش ہو گیا تھا اُس کے لیے انتظار کی گھڑیاں طویل سے طویل ہوتی جا رہی تھیں۔

تم ٹھیک ہوں؟ ارحم فکر مندی سے شازل کو دیکھ کر بولا جو ہسپتال کے بیڈ پہ لیٹا ہوا تھا

میں ٹھیک ہوں مگر اُس کمینے کو میں چھوڑوں گا نہیں جس نے میرا خوبصورت حلیہ بگاڑنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ شازل اپنے ماتھے پہ ہاتھ رکھتا سیل فون کی فرنٹ کیمرہ کھول کر اپنا چہرہ دیکھ کر بولا

شکر کر تیری جان بچ گئی ہے اور ایک تو ہے جس کو اپنی شکل کی پڑی ہوئی ہے اگر جان ہی نہ رہتی تو اس شکل کا توں نے اچار ڈالنا تھا۔ رضا جو دو دنوں سے اُس کے لیے پریشان تھا شازل کی ہوش میں آنے کے

بعد ایسی بات سن کر دانت پیس کر بولا

میں اچار نہیں کھاتا خیر یہ بتاؤ میرا ایکسیڈنٹ کرنے کے بعد وہ کمینہ پکڑا گیا یا موقع پہ ہی بھاگ گیا۔ شازل نے دونوں کو دیکھ کر پوچھنے لگا۔

پکڑا گیا ہے اُس کی فکر نہیں کرو تم۔ ارحم نے جواب دیا

Posted On Kitab Nagri

میرے پاس اور بھی بہت سے کام ہے سوائے اس فکر کے۔ شازل منہ کے زاویے بنانا اپنی سیلفی بنانے لگا۔

تم یہ فون ادھر کرو۔ رضانے تپ کر اُس کے ہاتھ سے موبائل چھینا۔
کیا یادگار تصاویر تو بنانے دو تا کہ یاد رہے مجھے چوٹ بھی آئی تھی۔ شازل اُس کی طرف ہاتھ بڑھا کر بولا

یہ کوئی اتنا خاص موقع نہیں جو تم نے یادگار بنانا ہے تمہارا پورے دو ماہ سے گھر سے رابطہ نہیں ہوا تمہیں اندازہ ہے وہ کتنے پریشان ہوئے ہو گے۔ ارحم نے اُس کو گھڑکا
اوہاں ماہی تو بہت پریشان ہو رہی ہوگی۔ شازل کو اچانک خیال آیا تو کہا تو اپنے سر پہ ہاتھ مار کر بولا
ماہی؟ رضا اور ارحم نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگے

تم دونوں کی بھابھی ہے اس لیے بھابھی بولو اور مجھے یاد آیا میرے ہاتھ میں کچھ رپورٹس تھی وہ کہاں گی؟ شازل فکر مندی والے تاثرات سجائے بولا

وہ تو میری گاڑی میں ہے کس چیز کی رپورٹس تھی ہم نے چیک نہیں کی تھی۔ رضانے جواب دیا
وہ دراصل مجھے شرم آرہی ہے۔ شازل دونوں کو دیکھتا شرم مانے کی ناکام کوشش کرتا ہوا بولا

شازل توں نہ آج ہمیں بہت غصہ دلا رہا ہے۔ اس بار ارحم زچ ہوا
یار کیا کروں بات ہی کچھ ایسی ہے۔ شازل یہاں وہاں دیکھ کر بولا

Posted On Kitab Nagri

نہ بتا رہا تھا کہ تو گاڑی سے رپورٹس لاؤ خود ہی دیکھ لینگے کیا ماجرہ ہے۔ رضا رحم سے بولا
ارے نہیں نہیں میں بتاتا ہوں دراصل میں باپ کے رتبے پہ فائز ہونے والا ہوں کتنی عجیب بات ہے نہ
حویلی میں سب سے چھوٹا بیٹا ہوں میں اور سب سے پہلے یہ شرف مجھے حاصل ہو رہا ہے۔ شازل اپنی
دُھن میں بتانے لگا جبکہ ارحم اور رضا منہ کھولے اُس کو دیکھنے لگے جس کا چہرہ یہ بات بتاتے وقت چمک
رہا تھا۔

تم مذاق کر رہے ہو؟ رضا نے اپنی حیرت پہ قابو پائے پوچھا
مذاق کرنے کے لیے مجھے یہی بات رہ گئی تھی کیا کے میں باپ بننے والا ہوں کمینوں میں سچ میں باپ بننے
والا ہوں۔ شازل بدمزہ ہوتا دونوں کو گھور کر بولا
اتنی جلدی توں تو پہلے اس شادی سے خوش نہیں تھا۔ رضا اب بھی ماننے سے انکاری تھا۔
ہاں اور کیسے نکاح کے دن یہاں اسلام آباد پہنچ گیا تھا۔ ارحم بھی رضا کی بات سے متفق ہوا۔
سب سے پہلے اتنا جلدی نہیں ہوا ڈیڑھ سال ہو گیا ہے ہماری شادی کو اور الحمد للہ اب ایسا کچھ نہیں وہ
پہلے کی بات تھی۔ شازل مزے سے بولا

یار ارحم کوئی پہلے بڑے ڈنکے کی چوٹ پہ کہا کرتا تھا کہ میں سید شازل شاہ ہوں میں کبھی شادی نہیں
کروں گا اور اب وہ باپ کے رتبے پہ فائز ہونے والا ہے واقع یہ بہت عجیب بات ہے نہیں؟ رضا چڑانے
والی نظروں سے شازل کو دیکھ کر ارحم سے بولا تو شازل کچھ سٹپٹایا

Posted On Kitab Nagri

ارے یہ تو کچھ بھی نہیں یاد ہے ایک دفع شازل نے کیا کہا تھا؟ ار حم رضا کا ساتھ دیتا سوچنے کی اداکاری کیے رضا سے بولا تو شازل نے اُس کو آنکھیں دیکھائی مگر اُن دونوں کو فرق نہیں پڑا۔ مجھے یاد ہے مگر تم ٹھیک سے یاد کروادو۔ رضا ار حم کو دیکھ کر بولا۔

محترم سید شازل شاہ کے انمول الفاظوں میں سے چند الفاظ زیر اثر یہ ہیں کے (نقل اُتارتے ہوئے) مجھے ان لوگوں پہ تعجب ہوتا ہے جو محبت کے نام پہ اپنی ساری زندگی ایک لڑکی کے ساتھ گزرا لیتے ہیں میں تو دو دن ایک ہی لڑکی کی شکل دیکھوں تو بوریت ہوتی ہے زندگی ایک بار ملتی ہے تو کیا گزرا بھی ایک سے ہونو نیور ہونہ۔ ار حم باقاعدہ شازل کی نقل اُتارتے رضا کی گرد چکر کاٹا بولا تو رضا ہنس پڑا اب بس بھی کرو پُرانی باتیں تھیں۔ شازل اُن کو زچ کیے پچھتایا

کہاں پُرانی باتیں یار ہمارے لیے توکل کی بات ہے ہمیں تو یقین نہیں ہو رہا تھا دو دن ایک شکل دیکھ کر بوریت کا شکار ہونے والا شخص ایک لڑکی کی شکل ڈیڑھ سال کیسے برداشت کر گیا۔ ار حم باز نہیں آیا۔

مار کھاؤ گے اب تم دونوں مجھ سے۔ شازل نے دانت پیس کر کہا

ہمارا پتا نہیں بیوی سے تجھے ضرور مار پڑنے والی ہے۔ رضا اتنا بول کر زور سے قمقمہ لگانے لگا تو شازل نے دانت کچکچائے۔



یہ آج سے تمہارے ساتھ رہے گی۔ کلثوم بیگم نے پاس کھڑی ملامہ کی جانب اشارہ کیے ماہی کو بتایا
پر کیوں؟ ماہی کو سمجھ نہیں آیا

Posted On Kitab Nagri

کیونکہ تم ماشا اللہ سے ماں بننے والی ہو تو کوئی تو ہو جو تمہارا خیال رکھے اور تم نے لا پرواہی کا مظاہرہ نہیں کرنا اپنا بہت سارا خیال رکھنا ہے۔ کلثوم بیگم نے سمجھایا

آپ کا شکریہ اگر کل آپ نہ ہوتی تو میں یہاں نہ ہوتی۔ مامی سر جھکائے بس اتنا بولی شکریہ کی کوئی بات نہیں تم میرے شازل کی بیوی ہو ایسے میں میرا فرض ہے تمہارا خیال رکھنا خیر اپنا دماغ ہر سوچ سے آزاد کرو زیادہ سوچنا اچھی بات نہیں بس آرام کرو۔ کلثوم بیگم اُس کے سر پہ ہاتھ پھیر کر بولی تو مامی نے سر اثبات میں ہلایا۔

میں نے ناہید کو تمہارے کھانے پینے کا بتا دیا ہے اس لیے یہ جو کہے تمہیں ماننا ہوگا۔ کلثوم بیگم جاتے جاتے تاکید کرنا نہ بھولی۔

oooooooooooooooooooooooo

کیا ہوا آج آپ خاموش ہیں؟ حریم نے آروش کو آج معمول سے زیادہ سنجیدہ دیکھا تو پوچھا تمہیں بتایا تھا نہ میں بابا سائیں کی بیٹی نہیں؟ آروش سپاٹ لہجے میں اُس سے بولی جی۔ حریم بس یہ بول پائی۔

کچھ ماہ بعد میں یہاں سے چلی جاؤں گی ہمیشہ کے لیے جانے سے پہلے ایک بات کہوں گی تمہارے دُرا بہت اچھے ہیں انہوں نے اگر تمہاری محبت کو قبول نہیں کیا تو اُس میں انہوں نے تمہارا بھلا چاہا تھا تم یہ بات مت سوچنا کہ وہ تمہیں اپنے قابل نہیں سمجھتے تھے بلکہ وہ خود کو تمہارے قابل نہیں سمجھتے تھے

Posted On Kitab Nagri

اماں سائیں نے جب تمہارے لیے تابشِ لالہ کا رشتہ سامنے کیا تو انہوں نے انکار کیا تھا پھر تمہاری لالہ سے شادی کرنے کی ضد نے انہیں مجبور کیا کوئی سخت قدم اٹھانے پہ انہوں نے اپنی محبت کو پانے سے پہلے کھویا تھا حریم جب وہ محض بیس اکیس سال کے تھے تمہیں اُن کے غم کا اندازہ نہیں ہو سکتا وہ سمجھتے تھے اگر تمہاری شادی اُن سے ہو گی تو وہ کہی تمہارے ساتھ نا انصافی نہ کر جائے دُرید شاہ جو میرے لالہ ہے وہ جب تمہارے لیے کچھ خریدتے تھے تو چپل تک ملائم لیتے تھے کہیں چلنے میں تمہیں مسئلہ نہ ہو تمہارے پیروں میں کہیں درد نہ پڑ جائے وہ بہت محتاط رہتے تھے مگر حریم اُن کے ایک غلط فیصلے کی وجہ سے وہ محبت نہ بھولنا جو انہوں نے تمہیں دی تھی جو وہ تم پہ لٹا چکے تھے دُرید لالہ نے دو قتل کیے ہیں اور وہ دو ہی قتل تمہاری وجہ سے کیے ہیں پہلا قتل اپنی پندرہ سالہ زندگی میں کیا تھا مالی کا قتل صرف اس بات پہ کہ اُن کی ایک غلطی کی وجہ سے تمہارے پاؤں پہ چوٹ آئی تھی تمہاری آنکھوں سے آنسو نکلے تھے لالہ رات کے پہر اپنا دایاں پیر جلتے کوئلوں پہ رکھتے تب تک رکھا جب تک تمہارا پاؤں بالکل ٹھیک نہیں ہوا تمہاری چوٹ کا نشان تو مٹ گیا مگر لالہ کا دایاں پیر اگر دیکھو گی نہ تو آج بھی وہ نشان نظر آئے گے لالہ نے تم سے بہت کی ہے مگر اُس میں پانے کی خواہش حاصل کی تمنا نہیں تھی لالہ کی محبت بس اتنی ہے کہ وہ بس تمہیں خوش اور مطمئن دیکھنا چاہتے تھے وہ تمہاری زندگی گلزار بنانا چاہتے تھے سب کو لگتا تھا لالہ شادی اس لیے نہیں کرتے کیونکہ اُن سے اُن کی محبت چھینی گی مگر درحقیقت انہوں نے تمہاری وجہ سے شادی نہیں کی اگر وہ شادی کرتے تو یقیناً اپنی ازواجی زندگی میں مگن ہو جاتے اُن کی وجہ

Posted On Kitab Nagri

تم پہ ہٹی تو نہ مگر کم ضرور ہو جاتی جو لالہ نہیں چاہتے تھے ایک بارہ سال کے بچے کا ذہن کچا ہوتا ہے جو بعد میں بہت پکنا ثابت ہوتا ہے بڑے لوگ باتیں فراموش کر جاتے ہیں مگر بچے نہیں لالہ بارہ کے تھے پھپھو نے تمہاری ذمیداری لالہ کو دی تھی لالہ چاہتے تو وہ اُن کی بات کو نار ملی لیتے کوئی کچھ کہتا بھی نہ کیونکہ وہ بچے تھے دُرید شاہ جو اپنی استعمال شدہ چیزیں بھی کسی کو نہیں دیتے تھے انہوں نے اپنا کمرہ تک تمہارے ساتھ شیئر کیا وہ تو تم جب چھ سال کی ہوئی تو اماں سائیں نے ان سے کہا حریم کا اب تمہارے کمرے میں رہنا ٹھیک نہیں لگتا اُس کو دوسرے کمرے میں رہنا چاہیے تو لالہ مان گئے تمہیں اگر چوٹ لگتی ہے تو تم سے زیادہ تکلیف اُنہیں ہوتی ہے تمہارے ساتھ جو حادثہ پیش آیا اُس کو تم قسمت کا لکھا سمجھتی ہو تو لالہ کو زمیدار مگر کبھی یہ بھی سوچا کرو تمہاری تکلیف پہ اُن کو کتنی تکلیف ہوئی ہوگی جو انہوں نے تابش لالہ کا قتل تک کر ڈالا اب جب تم انہیں کہو گی میری حالت کے اصل گنہگار آپ ہیں تو یہ لالہ کے ساتھ حقیقتاً نا انصافی ہوگی انہیں جان بوجھ کر تمہارے لیے کوئی غلط فیصلہ نہیں لیا غلطیاں انسان کرتے ہیں غلط فیصلے بھی انہیں سے ہوا کرتے ہیں مگر ایک بات کی وجہ سے گزری ہوئی بے لوث محبت کو فراموش نہیں کیا جاتا اگر تمہارے لیے یہ فیصلہ لالہ کے بجائے تمہارے والدین سے ہوتا تم ان کو معافی کر دیتی تو میں بس یہ کہوں گی ان کو بھی معاف کر دینا ضروری نہیں پچھتاوا محبت کا کھونا احساسِ ندامت بس میرے دُرید لالہ کے حصے میں آئے اُن کی زندگی میں بھی خوشیاں مختصر ہی رہی ہیں کسی کی بھی زندگی مکمل نہیں ہوا کرتی تھی میرے لالہ کی تو بالکل بھی نہیں۔ آروش حریم کا ہاتھ پکڑتی ٹھیرے ہوئے لہجے میں اُس کو

Posted On Kitab Nagri

بتانے لگی جب کی حریم اپنی سانسیں تک رُوک چکی تھیں آروش نے جانے اُس سے کیا کچھ کہا تھا مگر اُس کے کانوں میں بس یہ الفاظ گونج رہے تھے۔

دُرید لالہ نے دو قتل کیے ہیں اور وہ دو ہی قتل تمہاری وجہ سے کیے ہیں پہلا قتل اپنی پندرہ سالہ زندگی میں کیا تھا مالی کا قتل صرف اس بات پہ کہ اُن کی ایک غلطی کی وجہ سے تمہارے پاؤں پہ چوٹ آئی تھی تمہاری آنکھوں سے آنسو نکلے تھے لالہ رات کے پہر اپنا دایاں پیر جلتے کوئلوں پہ رکھتے تب تک رکھا جب تک تمہارا پاؤں بالکل ٹھیک نہیں ہوا تمہاری چوٹ کا نشان تو مٹ گیا مگر لالہ کا دایاں پیر اگر دیکھو گی نہ تو آج بھی وہ نشان نظر آئے گے۔

ایک شخص کر رہا ہے ابھی تک وفا کا ذکر

کاش! اُس زبان دراز کا منہ نوچ لے کوئی

جون ایلیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اگر انہوں نے ہم سے بے لوث محبت کی ہے تو ہمیں بے لوث زخم بھی دیئے ہیں جن کی تکلیف اُن کی دی گئی محبتوں سے زیادہ ہے ہم تکلیف کو بھلا کر محبت یاد کرنا بھی چاہے تو ہم سے نہ ہو پائے گا معافی مانگنا

Posted On Kitab Nagri

مشکل نہیں پر کسی کو معاف کرنا بہت مشکل ہے۔ حریم اپنا ہاتھ آروش کے ہاتھ سے چھڑواتی سپاٹ لہجے میں بولی تو آروش نے افسوس بھری نظروں سے اُس کو دیکھا

تم لالہ کے معاملے میں خود غرضی کا مظاہرہ کر رہی ہو اگر یہی سب تم لالہ کے ساتھ کرتی تو وہ جواب میں انفجف تک نہ کرتے کیونکہ اُن کا دل تمہارے معاملے میں وسیع ہے وہ تمہارے سؤقتل تک معاف کر دیں گے۔ آروش افسوس بھری نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولی

اگر کوئی آپ کی محبت کو ٹھکرائے تو آپ کیا کرے گی؟ حریم کے سوال پہ آروش کے قدم زمین پہ جکڑ سے گئے تھے۔

میں ایک سیدزادی ہوں یہ نہیں کہوں گی کیونکہ اب میرے پاس وہ حق نہیں ہے مگر ایک سید گھرانے سے پرورش پانے کے بعد اتنا ضرور کہوں گی میرا دل مضبوط ہے میں نے اپنے دل کے دروازے پہ سخت پھرے لگائے ہیں جو کم سے کم کوئی نامحرم مرد نہیں کھول سکتا جو ٹھکرانے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور ایک بات میں واضح کر لوں لالہ نے تمہاری محبت کو ٹھکرایا نہیں ہے وہ ایسا مکر بھی نہیں کر سکتے بس ان کی ایک خواہش تمہیں ہمیشہ خوش دیکھنے کی ہے ہر ایک کے سامنے مجرم بنادیا ہے سب کو لالہ کا فیصلہ نظر آرہا ہے مگر کوئی یہ نہیں دیکھتا انہوں نے ایسا فیصلہ کیوں کیا لالہ نے حریم علی کے معیار کا لڑکا بہت اُونچا سوچا ہوا تھا وہ خود کو بھی اُس معیار پہ پورا نہیں سمجھتے تھے انہیں لگا تھا تابش لالہ تمہارے لیے آئیڈیل شوہر ثابت ہو گے لالہ کوئی نجومی نہیں تھے جو اُن کو پتا چل جاتا سب پہلے سے جوڑے آسمانوں پہ

Posted On Kitab Nagri

بنتے ہیں تمہارا نکاح تابش لالہ سے پہلے سے لکھا ہوا تھا جو کوئی کچھ بھی کرتا ہو کر ہی رہنا تھا۔ آروش سنجیدہ بھرے لہجے میں کہتی کمرے میں رُکی نہیں تھی جب کی حریم تو جیسے پتھر کی بن گئی تھی آروش کی باتیں اُس کو کسی تماچے سے کم نہیں لگ رہی تھی۔

آپ کو کیا پتا آپ کی جب آپ کسی کو حد سے زیادہ چاہوں اور وہ ہی انسان آپ کا ہاتھ پکڑ کر کسی اور کے حوالے کرے تو کیا محسوس ہوتا ہے خواب کرچی کرچی ہو جاتے ہیں دل ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے جینے کی تمنا آہستہ ختم ہو جاتی ہے پر آپ یہ نہیں سمجھ سکتی کیونکہ آپ کو کبھی کسی سے پیار نہیں ہوا یا آپ ایسی محبت کو مانتی نہیں اپنی انا کا پرچم بلند کرنا چاہتی ہیں ورنہ اگر محبت ہونی ہوتی ہے تو ہو جاتی ہے چاہے پھر آپ اپنے دل پہ کوئی مضبوط قلعہ ہی کیوں نہ باندھ لو بس محبت کے دو اقسام ہوتے ہیں ایک وہ محبت جس میں آپ بے اختیار ہو جاتے ہیں تو دوسری محبت میں آپ کو اپنی محبت پانے سے زیادہ اپنی انا عزیز ہوتی ہے اور ہمیں جو محبت ہوئی ہے اُس میں ہم بے اختیار ہوئے تھے۔ حریم اپنا سر گھٹنوں میں گراتی اُداس مسکراہٹ سے سوچنے لگی۔

www.kitabnagri.com

ہم کو آتا اگر شر مندہ ورسوا کرنا
آپ کو تو ہم کہیں کا بھی رہنے نہ دیتے



Posted On Kitab Nagri

شازل گاؤں پہنچ گیا تھا مگر اُس کو پہنچتے پہنچتے رات ہو گئی تھی تبھی وہ سیدھا حویلی آیا تھا ماہی کے پاس اگلے دن جانے کا سوچا تھا اُس نے کیونکہ اُس کو لگ رہا تھا ماہی ابھی تک اپنے والدین کے پاس ہو گی مگر جب وہ اپنے کمرے آکر لائٹ آن کی تو بیڈ پہ لیٹے وجود کو دیکھ کر اُس کو حیرت کے بجائے خوشگوار احساس نے آگھیرا شازل آہستہ قدموں کے ساتھ چلتا بیٹھ پہ بیٹھ کر غور سے ماہی کو دیکھتا اُس کے چہرے پہ گرے بال پیچھے کرنے لگا تو ماہی نے چونک کر آنکھیں کھولی اُس کو اتنی جلدی آنکھیں کھولتا دیکھ کر شازل کو حیرت ضرور ہوئی۔

شازل؟ ماہی ایک جست میں اٹھتی شازل کے چہرے پہ ہاتھ پھیر کر اُس کی موجودگی کا احساس کرنے لگی اُس کو یہ سچ ایک خواب لگ رہا تھا۔
ہاں میں مگر تم ایسے ری ایکٹ کیوں کر رہی ہو؟ شازل اُس کا ہاتھ پکڑے نرمی سے پوچھنے لگا تو ماہی جیسے نیند سے جاگی۔

شازل آپ سچ میں ہیں۔ ماہی کی آنکھوں میں نمی اُتر آئی۔
www.kitabnagri.com

نہیں میرا بھوت تم سے ملنا آیا ہے۔ شازل اُس کے ایک ہی سوال پہ چڑ کر بولا
آپ کہاں چلے گئے تھے مجھ سے ایک بار بھی رابطہ نہیں کیا آپ کتنے ظالم ہیں کتنی آسانی سے مجھے بھول جاتے ہیں ایسا کون کرتا ہے؟ باتیں تو بہت بڑی بڑی چھوڑتے ہیں مگر عمل تھوڑا بھی نہیں کرتے آپ بالکل اچھا نہیں کرتے میرے ساتھ میں بہت بہت ناراض ہوں آپ سے دو ماہ بعد واپس آئے ہیں پر اس

Posted On Kitab Nagri

عرصے میں ایک بار بھی یہ نہیں سوچا ماہی کیسی ہوگی؟ کیا آپ کو میری ذرہ پرواہ نہیں؟ ماہی زور سے شازل کے گلے لگتی روتی ہوئی بولنے لگی۔ شازل جو اُس کی حرکت پہ حیران تھا مگر اُس کی باتیں سن کر اُس کے چہرے پہ خوبصورت مسکراہٹ نے احاطہ کیا۔

یہاں دیکھو میری طرح کیوں رو رہی ہو اتنا میں نے کونسا آنے میں دس سال لگا دیئے اور اس بیچ تمہارے بالوں میں چاندی گھل گئی اور میرے انتظار میں تمہاری جوانی برباد ہو گئی۔ شازل اُس کا چہرہ سامنے کرتا اُس کے آنسو صاف کرنے لگا تو ماہی جو رونے میں مصروف تھی شازل کے منہ سے ایسی سیریس سچویشن میں بے یلگی بات سن کر منہ کھولے اُس کو دیکھنے لگی۔

شازل آپ بہت مین ہیں۔ ماہی اُس کے کندھے پہ مگے برساتی دور ہونے لگی جب شازل ہنس کر اُس کو دوبارہ سے اپنے سینے سے لگایا۔

مذاق کر رہا تھا یا سوچا تمہارا موڈ ٹھیک ہو جائے گا مجھے کیا پتا تھا تمہارا ٹیمپرچر گرم ہے۔ شازل آرام سے کہتا آخر میں اپنی عادت سے مجبور ہوا۔

www.kitabnagri.com

بات نہ کرے آپ۔ ماہی منہ بسور کر بولی

پھر کس سے کروں؟ شازل اُس کے بالوں میں بوسہ دیتا شرارت سے بولا

اپنی ہوتی سوتی سے۔ ماہی نے کہا

Posted On Kitab Nagri

اچھا نہ ادھر دیکھو میری طرف یہاں کیسے آئی تم؟ میں نے تو تمہیں تمہارے والدین کے پاس چھوڑا تھا؟ شازل کچھ سیریس ہوا۔

آپ تو چاہتے ہی یہی ہیں میں کبھی نہ آؤں یہاں۔ ماہی اُس کی بات پہ بُرا مان کر بولی۔
میں ایسا کیوں چاہوں گا اللہ اللہ کر کے تو بیوی ملی ہے۔ شازل اُس کی بات پہ فورن سے بولا
شازل اور کتنی بیویوں کی چاہت ہے آپ کو؟ جو یوں حسرت سے بول رہے۔ ماہی تپ اُٹھی۔
بیویوں کی کہاں بس ایک تمہاری ہی چاہت ہے۔ شازل اُس کو دیکھ کر آنکھ و نک کیے بولا تو ماہی جھنپ سی گئی۔

میں آپ سے ناراض ہوں۔ ماہی اپنے دھڑکتے دل پہ قابو پائے بس یہ بولی
اچھا تو اُس ناراضگی کو دور کیسے کیا جائے؟ شازل نے مسکرا کر اُس کے پھولے گال کھینچ کر پوچھا
جب آپ کان پکڑ کر اُٹھک بیٹھک نہیں کرتے۔ ماہی اتنا کہتی زور سے آنکھوں کو میچ گئی جب کی شازل
کی مسکراہٹ یکدم سمٹ گئی تھی وہ حیرت سے ماہی کو دیکھ کم گھور زیادہ رہا تھا
کیا کہا تم نے؟ شازل اُس کا چہرہ اپنی طرف کیے جیسے کنفرم کرنا چاہ رہا تھا۔

اُٹھک بیٹھک۔ ماہی نے سٹپا کر کہا

کیا ہو گیا ہے ماہی میں کوئی بچہ ہوں سید شازل شاہ ہوں میں اور یہ سب میں نہیں کر سکتا کچھ اور
کہو۔ شازل اچانک سے سنجیدہ ہو گیا تھا جس کو محسوس کر کے ماہی کی آنکھوں میں نمی اُتر آئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اب کیا ہو گیا ہے ماہی رو کیوں رہی ہو سچی بہت روند و قسم کی ہو۔ شازل اُس کو اپنے ساتھ لگائے بولا
آپ خود کو بھی تو دیکھے اتنے وقت بعد آئے ہیں اور بات بھی ایسے کر رہے ہیں تو مجھے رونا تو آئے گا
نہ۔ ماہی نے سارا الزام اُس پہ ڈالا

یار تم لڑکیاں کبھی اپنی غلطی بھی مان لیا کرو اب کون اپنے شوہر سے یہ کان پکڑ کر اٹھک بیٹھک کروانا
ہے۔ شازل ماہی کی بات پہ فورن سے بولا

بیوی ہوں آپ کی اگر کہہ دیا تو کونسا بڑی بات ہوگی ڈراموں میں تو کرتے ہیں ہیروں۔ ماہی نے منہ
بسور کر کہا

ہاں یہ ٹھیک ہے ڈراموں میں دیکھا تو تم نے سوچا ہوگا کیوں نہ اب اپنے مجازی خدا پہ ٹرائے
کرے۔ شازل نے طنزیہ کہا۔

اچھا نہ سوری۔ ماہی اپنا سر اُس کے سینے سے ہٹاتی کان پکڑ کر کیوٹ شکل بنائے بولی تو شازل کو بے اختیار
اُس پہ پیار آیا تبھی جھک کر اُس کے ماتھے پہ بوسہ دیا۔
www.kitabnagri.com

اوشٹ۔ شازل کو کچھ یاد آیا تو بڑبڑایا۔ ماہی جو آنکھیں بند کیے ماتھے پہ اُس کا لمس محسوس کر رہی تھی
شازل کی آواز پہ چونک کر آنکھیں کھول کر اُس کو دیکھا۔

کیا ہوا شازل؟ ماہی نے پوچھا

Posted On Kitab Nagri

میں تمہاری رپورٹس اپنے دوست کے پاس بھول آیا۔ شازل نے بتایا تو ماہی کے چہرے کی رنگت پل بھر میں فق ہوئی تھی شازل کو دیکھ کر وہ رپورٹس والی بات بالکل فراموش کیے ہوئے تھی مگر اُس کو اب یاد آیا وہ پریگنٹ ہے جو بات وہ شازل سے چھپانا چاہتی تھی اُس کو شازل کے ری ایکشن سے ڈر لگ رہا تھا اور اب بھی یہی ہو رہا تھا۔

کیا یہ خوبصورت لمحات چند پل کے تھے؟ شازل کا چہرہ دیکھ کر اُس نے بے اختیار سوچا تھینک یو سوچ ماہی مجھے اتنی بڑی خوشخبری دینے کے لیے تمہیں پتا نہیں جب ڈاکٹر نے مجھے رپورٹس پکڑا کر یہ بات بتائی تو میں کتنا خوش ہوا مجھے یقین نہیں ہو رہا تھا کہ ایسا بھی کچھ ہو سکتا ہے میرا بس نہیں چل رہا تھا میں اُسی وقت اڑ کر تمہارے پاس آ جاتا مگر آ نہیں پایا۔ ماہی اپنی سوچوں میں ہی مگن تھی جب شازل اچانک سے اُس کو خود میں بھیج کر بولا تو ماہی کو درپہ در حیرت کے شدید جھٹکے لگ رہے تھے۔ تم کیا خوش نہیں؟ شازل نے اُس کی طرف خاموشی محسوس کی تو اُس کا چہرہ سامنے کیے سنجیدگی سے پوچھنے لگا جواب میں ماہی رونے میں مصروف ہو گئی۔

www.kitabnagri.com

ماہی سیلاب لانا ہے کیا روکیوں رہی ہو؟ شازل اب بیزار ہوا۔ میرا ڈر میری خوشی پہ غالب آ گیا میں وہ خوشی محسوس ہی نہیں کر پائی جو ایک ماں اپنے پہلے بچے کے آنے کی خوشی میں کرتی ہے۔ ماہی ہچکیوں کے درمیان بتانے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

کس بات کا ڈر؟ شازل نے پوچھا تو ماہی نے نظریں اٹھا کر شازل کو دیکھا وہ سمجھ نہیں پائی شازل کو اب کیا جواب دے۔

مجھے لگا آپ میرے بچے کو قبول نہیں کرے گے بلکہ اپنا بچہ ماننے سے ہی انکار کر دیں گے۔ ماہی کی بات پہ شازل کی کشتادہ پیشانی پہ بل نمایاں ہوئے تھے پل بھر میں اُس کی سفید رنگت غصے سے سرخ ہو گئی تھی۔ اِس بکو اس کا مطلب؟ یہ خناس خرافات باتیں تمہارے اِس کوڑے دماغ میں کس نے ڈالی؟ شازل اُس کی کینٹی پہ نوک کرتا ضبط کی انتہا کو چھو کر پوچھنے لگا۔ ماہی کی باتیں اُس کو کسی تماچے سے کم نہیں لگ رہی تھی مگر وہ اُس کے رونے کا اور جس کنڈیشن میں وہ تھی اُس کا لحاظ کر رہا تھا ورنہ وہ کیا کر گزرتا وہ خود نہیں جانتا تھا۔

آپ نشے میں تھے اُس رات۔ ماہی شازل سے تھوڑا دور کھسک کر بولی
تو؟ شازل کو سمجھ نہیں آیا

دوسرے دن آپ کا بیسیو رنار مل تھا مجھے لگا آپ کو کچھ یاد نہیں اِس وجہ سے۔ ماہی نے انگلیاں چٹھا کر کہا
تو؟ شازل نے زور سے ہاتھوں کی مٹھیوں کو بھینچا

تو میرے اندر بہت خدشات پیدا ہونے لگے اور میں نے اکثر ڈراموں میں دیکھا ہے ہیروں شراب کی حالت پہ سب کچھ کر دیتا ہے پھر دوسرے دن اُس کو کچھ یاد نہیں رہتا پھر جب ہیروئن ماں بننے والی ہوتی ہے نہ تو ہیروں اُس بچے کو اپنا ماننے سے انکار کر دیتا ہے اور ہیروئن کو گھر سے بے دخل کر دیتا پھر احساس

Posted On Kitab Nagri

اُس کو ڈرامے کی لاسٹ لمیٹوڈ میں ہوتا ہے۔ ماہی نے آہستہ آواز میں اپنی کیفیت بھی بیان کی ساتھ میں ڈرامے کی کہانی بھی اُس کے گوش گزار کی۔ شازل بڑے ضبط سے اُس کی چلتی زبان کو دیکھ رہا تھا یار ماہی میں تمہیں کیا کہوں معصوم یا حد درجہ بے وقوف۔ شازل اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا جھجھکلا کر بولا

میں بے وقوف نہیں۔ ماہی بُرا مان کر بولی

سب سے پہلے تم خود کو کسی ڈرامے کی ہیروئن اور مجھے ہیرو سمجھنا چھوڑ دو سچی بہت بڑا احسان ہو گا تمہارا میرے پہ۔ شازل اُس کے سامنے ہاتھ جوڑ کر دانت پہ دانت جمائے بولا ایسا کیوں کر رہے ہیں آپ۔ ماہی نے فوراً سے اُس کے ہاتھ نیچے کیے۔ آج کے بعد تم کوئی ڈرامہ نہیں دیکھو گی تمہارا جو یہ مینٹل پیس دماغ ہے نہ مزید خراب ہوتا جا رہا ہے۔ شازل نے اُس کو وارن کیا۔

آپ میری بے عزتی کر رہے۔ ماہی نے پھر سے رونے کی تیاری پکڑی

ماہی سب سے پہلے اپنا رونا بند کرو اگر تمہاری وجہ سے ہمارا بچہ رونا پیدا ہو انہ تو میں تمہیں بخشو گا نہیں۔ شازل اُس کے بار بار رونے پہ زچ ہوا ہاں آپ کو تو بہانا چاہیے مجھ پہ غصہ ہونے کا۔ ماہی روتی ہوئی بولی۔

Posted On Kitab Nagri

ماہی تمہاری بات کسی بھی غیرت مند مرد کو بہت کچھ کرنے پہ اُکسا سکتی ہے میرا رویہ نارمل تھا تو تم کیا چاہتی ہو میں کیا کرتا دوسرے دن۔ شازل کی بات پہ ماہی گڑ بڑائی

مجھے نیند آرہی ہے۔ ماہی جمائی لیتی ہوئی بولی تو شازل اُس کی چلا کی پہ عیش عیش کر اُٹھا۔

پہلے یہ بتاؤ تم یہاں کیسے آئی؟ شازل کو جو بات بار بار ستارہی تھی وہ بالآخر پوچھ لی۔

آپ نے مجھے امی کے جب گھر چھوڑا تو ایک ہفتے بعد اُن کو میری پریگنسی کا پتا چل گیا تھا گھر میں سب کو یہ بات جانے کیوں ناگوار لگی بابا اور اماں والے خلع کے کاغذات تیار کروانا چاہتے تھے مگر میں پریگنسنٹ تھی تو انہوں نے ایسا کچھ نہیں کیا آمنہ مجھ پہ بہت غصہ ہوئی تھی میں نے آپ سے یہ اتنی بڑی بات کیوں چھپائی

تو کیا تم پہلے سے ہی یہ بات جانتی تھی؟ شازل اُس کی بات کاٹ کر بولا تو ماہی نے کسی مجرم کی طرح اپنا سر جھکا لیا

میرے اتنے بار پوچھنے پہ بھی تم نے مجھے لا علم رکھا؟ شازل کو اب افسوس ہوا۔

سوری شازل اُس وقت میں جس کیفیت سے گزر رہی تھی اُس کا شاید ہی آپ کو کچھ اندازہ ہو حویلی والوں کے سخت رویے کے بعد جس طرح آپ میری ڈھال بنے مجھے سہارہ دیا اُس کے بعد میں ٹوٹ جاتی اگر آپ مجھ سے نفرت کرنے لگ جاتے تو۔ ماہی نے نظریں جھکائے کہا

Posted On Kitab Nagri

میں تمہارا ڈھال بنا تمہیں سہارا دیا مگر مجھے افسوس رہے گا میں تمہارا اعتبار تک نہ جیت سکا۔ شازل کی بات پہ ماہی نے تڑپ کر شازل کو دیکھا

ایسی بات نہیں شازل مجھے خدا کے بعد آپ پہ اعتبار ہے۔ ماہی نے جلدی سے کہا
اگر اعتبار ہوتا تو یوں سہارا دے کر میں تمہیں بے سہارا کروں گا یہ بات نہ سوچتی تم تمہیں پتا ہے ماہی جو گھٹیاں بات تم نے کی ہے نہ وہ تو میں مر کر بھی نہیں سوچ نہیں سکتا تھا مگر تم نے سوچنا کیا بول بھی دیا۔ شازل نے سنجیدگی سے کہا۔

مجھے معاف کر دے غلطی ہو گئی۔ ماہی نے ندامت سے کہا

کان پکڑ کر اٹھک بیٹھک کرو تب میں سوچوں گا معاف کرنا ہے یا نہیں۔ شازل تھوڑا مغرور ہوا
شازل آپ کو پتا ہے پریگنٹ ہوں آپ میری اس کنڈیشن میں مجھ سے اٹھک بیٹھک کرائے گے پھر اُس کے بعد بھی سوچے گے معاف کرنا ہے یا نہیں؟ ماہی کا حیرت کے مارے منہ کھلا کھلا رہ گیا۔
ہاں تو جس طرح اس کنڈیشن میں چلنا کھانا پینا آرام کرنا ضروری ہوتا ہے اٹھک بیٹھک بھی لازمی ہونا چاہیے ایسے پیٹ کم باہر نکلے گا۔ شازل کی عجیب فلاسفی سن کر ماہی کی شکل دیکھنے لائق تھی اُس کے تاثرات جانچ کر شازل نے بڑی مشکل سے اپنے قہقہہ کا گلا گھونٹا۔

شازل آپ بہت بہت بُرے ہیں بُرے سے بھی زیادہ بُرے ہیں۔ ماہی اُس کے اُپر کشن پھینکتی چیخی۔

Posted On Kitab Nagri

اففف اللہ ما ہی ایک منٹ مجھے امیجن کرنے دو تم کیسی لگوں گی بڑھے ہوئے پیٹ کے ساتھ۔ شازل
پھر بھی باز نہ آیا جلتی پہ تیل کا کام اُس نے خوب اچھے سے انجام دیا۔



دو ماہ پہلے۔

تم نے تصویر دے کر تو مجھ پہ احسان کیا ہے اب اُس کا نام وغیرہ بتا کر دوسرا احسان بھی کر دو۔ آج شازل
کو لاہور آئے ایک ہفتہ ہو گیا تھا مگر اُس کو اُس آدمی کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں ہوا تھا تبھی اُس
نے تپ کر زین کو کال کی تھی۔

مجھے اگر یہ سب پتا ہوتا تو میں خود اُس کو لاہور سے یہاں گاؤں میں نہیں پکڑ آتا۔ دوسری طرف زین بھی
بُرے موڈ میں معلوم ہو رہا تھا۔

تو یہاں تم نے مجھے تیلاب سے سوئی ڈھونڈنے بھیجا ہے؟ شازل جل کر خاک ہوا تھا
اپنے بھائی کا اصل قاتل ڈھونڈنے آئے ہو مجھ پہ کوئی احسان نہیں کر رہے ہو جو اٹیٹیوڈ دیکھا رہے ہو اپنا
یہ شاہوں والا لہجہ حویلی میں استعمال کیا کرو۔ زین کو اُس کا لہجہ ایک آنکھ نہ بھایا تو کہا
www.kitabnagri.com

مجھے اپنے لالہ کے لیے قاتل تلاش کرنے کی ضرورت نہیں اور جو میں یہاں آیا ہوں اُس کو احسان ہی
سمجھو کیونکہ ہم سب کی نظر میں قاتل تم ہو ایسے میں اگر وہ آدمی مل بھی جاتا ہے تو تمہارا فائدہ ہوا
تمہارے ماتھے پہ لگا قاتل کا تھپا جو ہے نہ بڑے حرفوں سے لکھا وہ ہٹ جائے گا۔ وہ بھی شازل تھا اینٹ کا
جواب پتھر سادینا اُس کو خوب آتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

میں اپنے دوست سے کہوں گا وہ کچھ معلومات حاصل کرے۔ زین نے جیسے جان چھڑائی۔
جی بڑا احسان ہو گا میں وکیل ہوں یہاں کا پرائم منسٹر یا استاد نہیں جو ہر ایک بندے کا مجھے پتا ہو گا میری
جان پہچان ہو گی۔ شازل اپنی بات کہتا کھٹاک سے کال بند کر گیا دوسری طرف سے زین بس ضبط کرتا رہ
گیا۔



ماہی تم پریگنٹ ہو اور یہ بات تم نے شازل شاہ کو نہیں بتائی ہوش ہے تمہیں اس بات کی وجہ سے کتنا غلط
ہو سکتا ہے تمہارے ساتھ۔ آمنہ نے ماہی سے ساری بات جانی تو اس پہ چیخی
میں کیا کرتی مجھے ڈرتا تھا کہی شازل مجھ سے بدزن نہ ہو جاتے۔ ماہی نے نم لہجے میں بولی
اور اب کیا اب اس کو پتا نہیں چلے گا بے وقوف لڑکی وہ تو اب زیادہ بدزن ہو گا تم یہاں ہو شازل شاہ کو
آج یا کل ساری بات پتا چل جانی ہے یہ ایسی بات نہیں جس کو تم چھپانا چاہوں گی اور وہ چھپ جائے
گی۔ آمنہ نے اس کی عقل پہ ماتم کیا
www.kitabnagri.com
مجھے کچھ نہیں پتا اس وقت جو مجھے سمجھ آیا میں نے وہ کیا بنا انجام کا سوچے۔ ماہی نے اپنا سر ہاتھوں میں
گراے بے بسی سے بتایا

میں نہیں جانتی تم حویلی جاؤ اور انہیں بتاؤ تم شازل شاہ کے بچے کی ماں بننے والی ہو پہلے جو بھی پر اس
حالت میں تمہارا یہاں رہنا صحیح نہیں۔ آمنہ نے جیسے حکم صادر کیا۔

Posted On Kitab Nagri

میں ونی میں گی تھی وہاں لاڈیا چاہ سے بیاہ کر نہیں لیکر گئے تھے وہ جو میں کہوں گی میں شازل کے بچے کی ماں بننے والی ہوں اور وہ مجھے گلے سے لگا دیں گے۔ ماہی سر جھٹک کر بولی

ماہی اچھا سوچو گی تو اچھا ہو گا وہ تمہیں چاہ سے بیاہ کر لے گئے ہو یا تم قصاص میں دی گی تھی یہ ضروری نہیں ضروری یہ ہے کہ اب تم انہیں وارث دینے والی ہو۔ آمنہ اُس کے ساتھ بیٹھی سمجھانے لگی۔

آمنہ پلینز تم اس وقت مجھے اکیلا رہنے دو۔ ماہی نے التجائیہ انداز میں بولی تو آمنہ اُس کو دیکھتی رہ گئی۔



شازل کو دلدار شاہ کے قاتل کو تلاش کرنے میں آج ایک ماہ ہو گیا تھا اور اُس کو یہ معلوم ہوا تھا کہ اُس کا نام غفار فراز ہے جو اب کسی بزنس کے سلسلے میں اسلام آباد گیا ہوا ہے تبھی شازل نے اسلام آباد کی ٹکٹ بک کروائی تھی اور اپنے دوستوں کو کال پہ اطلاع دے کر اُس غفار نامی شخص کے ساتھ ملاقات بھی فیس کروائی تھی اس لیے وہ اسلام آباد پہنچ کر سیدھا مونا ل ریستورنٹ آیا تھا جہاں غفار فراز اُس کے انتظار میں تھا۔

www.kitabnagri.com

السلام علیکم۔ شازل غفار سے مصافحہ کیے سلام کرنے لگا

وعلیکم السلام ویسے تو میں دشمنوں سے ہاتھ نہیں ملاتا مگر تم سے ملا دیتا ہوں۔ غفار تیکھی نظروں سے شازل کا جائزہ لیتا ہاتھ ملا کر اُس سے بولا جو اُس کو ہو بہو شہباز شاہ کی کاپی لگ رہا تھا اگر دونوں میں کچھ فرق تھا تو نیچر کا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

یہ تو مجھ ناچیز پہ آپ کا بہت بڑا احسان ہوا پتا نہیں میں اب میں یہ اتنا بڑا احسان کیسے چُکا پاؤں گا اگر آپ مجھ سے مصافحہ نہ کرتے تو میں تو کسی کو منہ دیکھانے کے قابل نہ رہتا۔ شازل نے خاصا طنز یہ لہجہ اختیار کیا

مجھے لوگوں کا اٹیٹیوڈ دیکھنا پسند نہیں اس لیے مجھ سے بات کرتے وقت حد میں رہو۔ غفار نے گھور کر کہا

زندگی میں بہت ایسے کام ہوتے ہیں جو انسان دل پہ جبر رکھ کر کرتا ہے ناچاہتے ہوئے بھی جیسے اب تم میری مثال لو اس وقت تمہاری شکل مجھے بہت منسوس لگ رہی ہے مگر دیکھو میں کیسے پھر بھی تمہیں مسکرا کر دیکھ رہا ہوں اور رہی بات حد کی تو سید شازل شہباز شاہ کی حد کیا ہے وہ یہ خود ڈیسا ئیڈ کرتا ہے کسی اور کو موقع دینے سے پہلے اُس کا نام نشان مٹا دینا زیادہ ضروری سمجھتا ہے۔ شازل نے بڑی آسانی سے آپ سے تم تک کا سفر کیا

یہ بول تمہیں بہت مہنگے پڑ سکتے ہیں۔ غفار نے اُس کو وارن کیا
www.kitabnagri.com
سستی چیزیں میں اپنی شوز کی نوک پہ رکھتا ہوں۔ شازل نے یکدم اپنی ٹانگ ٹیبل پہ رکھ کر اُس کا رخ غفار کی جانب کیا جیسے اپنے چمکتے شوز دیکھانے چاہے پر غفار نے جلدی سے اپنا چہرہ دوسری جانب کیا۔

میرا وقت برباد کرنے کا مقصد؟ غفار نے غصے سے پوچھا
میرے لالہ کا قتل کیوں کیا؟ شازل نے سنجیدگی سے پوچھا

Posted On Kitab Nagri

تم سے کس نے کہا میں نے قتل کیا ہے کوئی؟ غفار نے طنزیہ کیا
میں چاہوں نہ مار مار کر تمہارا کچومڑ بنا سکتا ہوں پھر ایک منٹ میں تم تسلیم کرو گے کہ تم نے قتل کیا ہے
اس لیے عزت سے پوچھ رہا ہوں عزت سے جواب دو۔ شازل وارن کرتی نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولا
کچومڑ؟ غفار ہنسا

ہاں کچومڑ جو میں ابھی تمہارا بنانے والا ہوں۔ شازل اپنی شرٹ کے بازوؤں فولڈ کرتا اُس سے بولا تو ایک
منٹ کے لیے غفار کے چہرے پہ گھبراہٹ کے تاثرات نمایاں ہوئے تھے۔
میں بتاؤں گا پر آج نہیں کچھ دن بعد جب تم میری بتائی ہوئی جگہ پہنچو گے۔ غفار نے اُس کے خطرناک
ارادے جان کر جلدی سے کہا
گڈ بوائے خوا مخواہ کول مائنڈ ڈبندے کا ٹیمپریچر لوز کر رہے تھے۔ شازل اُس کی بات پہ گہری مسکراہٹ
سے اُس کا کندھا تھپتھپا کر بولا

Kitab Nagri



www.kitabnagri.com

آپ اندر نہیں جاسکتی۔ آمنہ کے بار بار اصرار پہ جب ماہی حویلی میں داخل ہونے لگی تو بڑے سے گیٹ پہ
موجود چوکیدار اُس کے راستے میں حائل ہوتا بولا
کیا مطلب میں شازل شاہ کی بیوی ہوں آپ مجھے اندر جانے سے نہیں روک سکتے۔ ماہی اپنی چادر کو کونا
مضبوطی سے پکڑے چوکیدار سے بولی

Posted On Kitab Nagri

ہمیں اندر سے یہی کہا گیا ہے آپ کو حویلی میں نہ آنے دیا جائے۔ چوکیدار سنجیدگی سے جواب بولا تو ماہی کی آنکھیں لبالب پانی سے بھر گئیں

مجھے اندر جانے دے اگر شازل کو پتا چل گیا نہ تو وہ کسی کو چھوڑے گے نہیں۔ ماہی نے اپنی طرف سے اُن کو ڈرانا چاہا

دیکھے وہ یہاں نہیں ہیں آپ بھی یہاں سے جائے۔ چوکیدار نے اب کی اُس کو دھکا دے کر کہا تو ماہی گرتے گرتے بچی یہ کیا بد تمیزی۔ ماہی چیخی

شور نہ کرے میڈم جائے یہاں۔ اب کی دوسرا چوکیدار بھی بولا تو ماہی کو اپنی بے بسی پہ جی بھر رونا آیا اُس نے حسرت سے حویلی کو دیکھا جو بہت بڑی اور خوبصورت تھی مگر وہاں رہنے والے لوگ خوبصورت تو تھے مگر اُن کا دل بڑا نہیں تھا ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تھے۔

شازل کہاں ہیں آپ؟ ماہی بے ساختہ تصور میں اُس سے مخاطب ہوئی۔



اب تم کیا کرو گے؟ ار حم نے فرنٹ سیٹ پہ بیٹھے شازل سے پوچھا

ابھی تو ہسپتال جانا ہے ضروری کام ہے وہاں جو میں بھول گیا تھا۔ شازل نے جواب دیا

ہسپتال کیوں میری مانو فلحال تم کہی آنا جانا بند کرو ایک تو تم نے قاتل کو اتنا ایزی لیکر اُس کو دھمکایا ہے ڈر ہے وہ کہیں تمہیں بھی نہ نقصان پہنچا دے۔ ار حم نے اُس کو سمجھایا

Posted On Kitab Nagri

میں کسی سے ڈرتا نہیں ہسپتال جانا میرا ضروری ہے پھر ملتے ہیں۔ شازل فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھول کر اُس سے بولا

ان شاء اللہ ٹیک کیئر۔ ارحم اُس کی بات سن کر گہری سانس بھر کر بولا

○○

آپ بہت لیٹ آئے ہیں رپورٹس لینے۔ ڈاکٹر نے شازل کو دیکھا تو کہا
جی بس مصروفیت کی وجہ سے خیر آپ یہ بتائے رپورٹس تو ٹھیک ہے نہ مطلب میری وائیف کو کیا ہوا
تھا؟ شازل تھوڑا فکر مند ہوا

جی پریشانی کی کوئی بات نہیں یہ میں پہلے سے بتا چکی ہوں اور یہ رہی آپ کی وائیف کی رپورٹس جو پوزیٹو آئی ہیں ماشاء اللہ سے آپ باپ بننے والے ہیں۔ ڈاکٹر نے مسکرا کر رپورٹس اُس کی جانب کر کے بتایا تو شازل بے یقین نظروں سے اُن کو دیکھنے لگا

سیر سیلی؟ شازل کے چہرے پہ خوشگوار تاثرات نمایاں ہوئے
جی بلکل پروف آپ کے سامنے ہیں۔ ڈاکٹر کا اشارہ رپورٹس کی جانب تھا۔

بہت شکریہ۔ شازل ریورٹس ہاتھ میں لیتا خوشدلی سے بولا۔

اففف کاش میں ماہی کو سیل فون لیکر دیتا تو کم سے کم آج اُس سے بات تو ہو پاتی جانے اب وہ کیسی ہوگی اپنا خیال رکھ بھی رہی ہوگی یا نہیں۔ شازل ہسپتال سے باہر آتا سوچنے لگا اُس کے چہرے پہ خوبصورت

Posted On Kitab Nagri

مسکراہٹ تھی جس کو دور سے گاڑی میں بیٹھے کسی نے حسد بھری نظروں سے دیکھا اُس نے اپنے ہاتھ کی گرفت اسٹیرنگ پہ مضبوط کی اور تیز رفتار سے گاڑی چلاتا سازل کا پیچھا کرنے لگا دوسری طرف وہ بھی روڈ کراس کرنے والا تھا جب کوئی تیز رفتار گاڑی اُس کو ہٹ کر کے جاچکی تھی سازل کا سر بُری طرح پتھر پہ لگا تھا جس وجہ سے اُس کے سر سے خون بل بل کر نکل رہا تھا جب کی اُس کے ہاتھ میں پکڑی رپورٹس دور جا کر گری تھی

حال!

صبح ماہی کی آنکھ سازل کے جاگنے سے پہلے کھلی تھی وہ بہت غور سے سازل کو دیکھ رہی تھی جب اُس کی نظر سازل کے ماتھے پہ پڑی جہاں کسی چوٹ کا خاصا نشان تھا کل رات اپنی دُھن میں اُس نے غور نہیں کیا مگر اب اُس کے چہرے پہ فکر مندی کے سائے لہرائے تھے۔

یہ کس چیز کا نشان ہوگا؟ ماہی اپنا ہاتھ سازل کے ماتھے پہ چوٹ کے نشان پہ رکھتی بڑبڑائی۔ جس چیز کا بھی ہو تمہاری عقل پہ یہ بات نہیں آئی۔ سازل کی اچانک آواز پہ ماہی نے چونک کر اُس کو دیکھا جس کی آنکھیں تو بند تھی مگر ہونٹوں پہ شریر قسم کی مسکراہٹ تھی۔

ناراض ہوں میں آپ سے۔ ماہی نے جتایا

میں بھی ناراض ہوں۔ سازل سیدھا ہو کر لیٹا۔

Posted On Kitab Nagri

یہ اچھی بات ہے روٹھے ہوئے کو ماننے سے بہتر خود بھی ناراض ہو جائے۔ ماہی بُرا مان کر بولی تبھی شازل کا سیل رِنگ کرنے لگا۔

ہیلو رضا۔ شازل ایک نظر ماہی پہ ڈال کر کال ریسیو کیے رضا سے کہا
شازل میں غفار کو لیے گاؤں پہنچ گیا ہوں تم بس گاؤں کے لوگ جمع کرو غفار سب کے سامنے سچ بتائے
گا کے اُس نے تمہارے لالہ کا قتل کیوں کیا۔ دوسری طرف رضا نے کہا
ٹھیک ہے میں پنچائیت بیٹھاتا ہوں۔ شازل مختصر بول کر کال ڈراپ کر گیا۔
کس لیے پنچائیت بیٹھائے گے؟ ماہی نے نا سمجھی سے شازل کو دیکھ کر پوچھا
مُبَارک ہو تمہارے بھائی سے آج قتل کا الزام ہٹ جائے گا۔ شازل مسکرا کر بس یہی بولا



حریم کیسی ہے؟ آروش دُرید کے کمرے میں آتی اُس کا وارڈ روب سیٹ کر رہی تھی جب دُرید نے پوچھا
ٹھیک ہے آہستہ آہستہ زندگی کی طرف لوٹ رہی ہے اور یہ سب بچے کے آنے کی وجہ سے ہو رہا ہے
دیکھیے گانچے کی پیدائش کے بعد وہ پہلے والی حریم بن جائے گی۔ آروش کے لہجے میں اُمید کی کرن تھی
جس کو محسوس کیے دُرید زیر لب مسکرایا

تم اُس کا بہت خیال رکھ رہی ہو تبھی وہ زندگی کی طرف لوٹ رہی ہے۔ دُرید نے مسکرا کر کہا

Posted On Kitab Nagri

اگر وجہ میں ہوتی اُس کے ٹھیک ہونے کی تو وہ کب کا ٹھیک ہو جاتی مگر اُس میں بدلاؤ بچے کی وجہ سے آرہا ہے گھنٹوں پیٹ پہ ہاتھ رکھ کر اُس سے باتیں کرتی ہے جیسے وہ سن یا سمجھ رہا ہو۔۔ آروش سر جھٹک کر بتانے لگی

ایسی باتیں مت کرو۔ دُرید نے کہا تو آروش نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگی
کیوں لالہ؟ آروش نے بالآخر پوچھ لیا

اُس کے لیے سب سے ضروری میری ذات ہوا کرتی تھی اور اب جب کسی اور کو وہ اہمیت دے رہی ہے تو مجھے جیسی ہو رہی ہے۔ دُرید عجیب لب و لہجے میں بولا
وہ کوئی اور نہیں ہماری حریم کا بچہ ہو گا اور ابھی تو آپ جیسی والا اور ڈیوڑ کر رہے ہیں مجھے پتا ہے بچے کی آنے کی دیر ہے آپ نے دوسرے بچے کو بھی پالنا ہے جیسے حریم کا خیال رکھا تھا۔ آروش جواب بولی
تمہیں لگتا ہے حریم مجھے اتنا حق دے گی وہ بچے کے پاس میرا سایہ برداشت کر لے وہ ہی بڑی بات ہے۔ دُرید کے لہجے میں مایوسی تھی۔
www.kitabnagri.com

ایسی مایوسی والی باتیں آپ کب سے کرنے لگے لالہ یقین جانے آپ پہ بالکل سوٹ نہیں کر رہی۔ آروش
دُرید کی باتیں سن کر اُداس ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

زندگی بہت عجیب ہے آروہم سے وہ کام کروادیتی ہے جس کو کرنے کے بعد سوائے پچھتاوے کے کچھ نہیں ہوتا میں نے حریم کے لیے پھولوں کی بیج کو چاہا تھا مگر میری وجہ سے اُس کا سامنا کانٹوں سے ہو گیا۔ دُرید گہری سوچ میں ڈوب کے بولا تو آروش کا دل کٹ کے رہ گیا۔

سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا لالہ آپ اُداس مت ہو مجھے اچھا نہیں لگ رہا۔ آروش دُرید کا اپنے ہاتھ میں لیکر التجا کرنے لگی

میں اُداس نہیں ہوں آرو بس آنے والے وقت کے لیے خود کو تیار کر رہا ہوں حریم مجھ سے نفرت کرنے لگی ہے وہ حریم علی جس کی زبان دُرلا دُرلا کہہ کر تھکتی نہیں تھی۔ دُرید اُس کے سر پہ ہاتھ رکھ کر بولا

آپ کچھ بھی کہہ لے لالہ مگر مجھے پتا ہے حریم مر تو سکتی ہے مگر آپ سے کبھی نفرت نہیں کر سکتی وہ آپ سے خفا ضرور ہے مگر وہ کبھی آپ سے نفرت نہیں کر سکتی یہ اُس کے بس میں نہیں ہے۔ آروش نے کہا تو دُرید خاموش ہو گیا اُس کے پاس کہنے کو کچھ بچا ہی نہیں تھا۔



تم تو ہمارے گاؤں کے نہیں پھر کیوں دلدار شاہ کا قتل کیے روپوش ہو گئے؟ پنچایت میں بیٹھے موجود لوگوں میں سے ایک بزرگ نے غفار سے سوال پوچھا جو خاموش بیٹھا تھا باقی سب بھی اُس کے جواب کے منتظر تھے۔

Posted On Kitab Nagri

میں دلدار شاہ کو قتل نہیں کرنا چاہتا تھا میرا مقصد شہباز شاہ کے بیٹوں کو قتل کرنا تھا مگر پھر میرا خیال بدل گیا۔ غفار نفرت بھری نظروں سے شہباز شاہ اور شازل شاہ کو دیکھ کر بولا دُرید جب کی موجود نہیں تھا۔

میرے بیٹوں سے تمہاری کیا دشمنی؟ شہباز شاہ نے رو عبد ار آواز میں پوچھا شاید آپ نے مجھے پہچانا نہیں میں غفار فراز ہوں جس کے باپ اور بہن کا تم نے قتل کروایا تھا اسی گاؤں میں۔ غفار نے حقارت سے اُن کو دیکھ کر کہا تو شازل کی پیشانی میں بل نمایاں ہوئے تھے جب کی شہباز شاہ سوچ میں پڑ گئے کے سامنے والا شخص کس قتل کے بارے میں بات کر رہا ہے انہوں نے تو جانے کتنے قتل کروائے تھے اور کیسے تھے تو یہ کون تھا جو بدلا لینے پہنچ گیا۔

میرے بابا سے تمہیز سے بات کرو ورنہ آئے تو اپنی ٹانگوں سے ہو جانے کے لیے کسی کے کندھوں کی ضرورت پڑے گی۔ شازل نے سخت لہجے میں کہا

کس کی بات کر رہے ہو تم؟ شہباز شاہ شازل کو خاموش رہنے کا اشارہ کیے غفار سے بولے

فراز احمد کا بیٹا غفار احمد اور کوئل کا بھائی ہوں میں کیا اب بھی نہیں پہچانا مجھے میری بہن کا قتل کروایا تم نے کیونکہ وہ تمہارے بڑے بیٹے دُرید شاہ سے شادی کرنا چاہتی تھی میرے باپ کو خود تم نے مارا کیونکہ وہ انصاف چاہتے تھے۔ غفار چیخا تو چہ مگوئیاں شروع ہو گئی تھی اُس کی بات سن کر جہاں شہباز شاہ خاموش ہوئے تھے وہی شازل نے شکر ادا کیا تھا کہ دُرید شاہ نہیں ورنہ یقیناً وہ فی تکلیف سے گزرتا۔

Posted On Kitab Nagri

جو ہو گیا سو ہو گیا بات ختم پنچایت ختم۔ شہباز شاہ اپنی جگہ سے اٹھ کر روعب بھرے لہجے میں کہتے کھڑے ہوئے تو باقی سب بھی کھڑے ہوئے۔

مجھے انصاف چاہیے۔ غفار تڑپا

اس دُنیا میں کسی کو انصاف نہیں ملتا اگلے جہاں میں شاید تمہیں مل جائے۔ شہباز شاہ کو تنکے کا بھی فرق نہیں پڑا۔



کچھ ماہ بعد!

وقت تیزی سے گزرتا جا رہا تھا ماہی کو پریگنسی کا سات ماہ تھا تو دوسری طرف حریم کا پانچواں مہینہ شروع ہو گیا تھا شازل نے ماہی کو ہاتھ کا چھالا بنا کر رکھا تھا اُس کی ہر ضرورت ہر بات کا خیال رکھا تھا تو کہی اُس کے گول مٹول ہوتے وجود کو دیکھ کر خوب رکارڈ بھی کر ڈالا تھا اُن دونوں کی زندگی بہت خوشگوار تھی جب کی حریم اب بھی پوری طرح سے ٹھیک نہیں ہوئی تھی آروش نے اُس کا بہت خیال رکھا تھا مگر ایک سال ہو گیا تھا حریم نے دُرید سے کوئی بات چیت نہیں کی تھی جب اُس کی شادی ہوئی تھی اُس دن کے بعد پھر کوئی بات نہ ہوئی۔

یمان مستقیم نے اپنا نام مزید بنایا تھا اب زوبیہ بیگم اُس کی شادی کروانے کے ہاتھ دھو کر پیچھے پڑی تھی مگر ایک یمان تھا جو ہر بار ٹال مٹول دیتا۔

Posted On Kitab Nagri

ارمان فجر کو پسند کرتا تھا یا شاید پسندیدگی سے زیادہ بات آگے کو تھی مگر اُس نے سوچ لیا تھا وہ اب مزید وقت برباد نہیں کرے گا اپنا پرپوزل فجر کے سامنے ضرور پیش کرے گا پھر چاہے فجر اُس کا سر ہی کیوں نہ توڑ دیتی اُس کو پرواہ نہیں تھی۔



دیکھ لو شاہ آج پورے آٹھ ماہ بعد آیا ہوں اب تمہیں چاہیے اپنا وعدہ پورا کرو۔ دلاور خان آج پھر شہباز شاہ کے ڈیڑے پہ موجود تھے مگر اس بار وہ یہ عزم کیے ہوئے تھے کہ آروش کو ضرور ساتھ لیکر جائے گا۔

میں اپنا وعدہ پورا کروں گا آج آروش تمہارے ساتھ جائے گی وہ میری بات کبھی ٹال نہیں سکتی دوسرا میں نے اُس کو تمہارا بتا دیا تھا۔ شہباز شاہ بے تاثر لہجے میں بولے تو پھر جلدی مجھے میری بچی سے ملو او بہت انتظار کیا ہے پچیس سال معمولی عرصہ نہیں۔ دلاور خان بے چینی سے بولے

تم گاڑی تیار رکھ دو گھنٹے کے اندر وہ تمہارے ساتھ ہوگی۔ شہباز شاہ بس یہی بول پائے۔



کتنا وزن بڑھ گیا ہے میرا پیٹ بھی ایسا لگ رہا ہے جیسے ڈریمون سے لیا ہے۔ ماہی آئینے کے پاس کھڑی ہوتی ہر اینگل سے اپنا جائزہ لیتی بڑبڑائی

Posted On Kitab Nagri

ماہی تم نے فروٹ کیوں نہیں کھایا دن بدن لا پرواہ ہوتی جا رہی ہو تم۔ شازل کمرے میں داخل ہوا تو اُس کی نظر پلیٹ پہ موجود فروٹ پہ پڑی جو جوں کاتوں پڑا ہوا تھا تبھی شازل نے سختی سے کہا شازل یہ دیکھے میں کتنی موٹی ہو گئی ہوں۔ ماہی اُس کی بات نظر انداز کرتی روہان سے لہجے میں بولی تمہیں تو میں روز دیکھتا ہوں میری گولوں مولوں بیوی۔ شازل اُس کو اپنے حصار میں لیتا شرارت سے بولا

شازل مجھے موٹی نہیں ہونا۔ ماہی رونے کے در پہ تھی
ماہی تم موٹی ہو گئی ہو۔ شازل نے اُس کو چڑایا
شازل بات نہ کرے آپ مجھ سے۔ ماہی اُس کا حصار توڑ کمرے سے باہر چلی گی شازل بھی ہنستا بیڈ پہ بیٹھ گیا

تمہارا باپ آج تمہیں لینے آیا ہے تیار ہو جاؤ۔ آروش باورچی خانے میں حریم کے لیے دودھ گرم کر رہی تھی جب کلثوم بیگم نے اُس سے کہا

مجھے نہیں جانا اماں سائیں۔ آروش کا دل زور سے دھڑکا اُن کی بات سن کر
بچوں جیسی باتیں مت کرو آروش تمہارے بابا سائیں نے وعدہ کیا ہے اُن سے اب تم کیا چاہتی ہو وہ اُن کے سامنے جھوٹے ثابت ہو۔ کلثوم بیگم جذباتی لہجے میں کہا

Posted On Kitab Nagri

بابا سائیں کہاں ہیں میں خود اُن سے بات کر لوں گی۔ آروش اتنا کہتی جانے لگی جب کلثوم بیگم نے اُس کا بازو پکڑ کر روکا

شاہ سائیں دُرید یہ دونوں حویلی نہیں شازل کو بھی کسی کام سے باہر بھیجا ہے تم تیار ہو جاؤ باہر تمہارا باپ تمہارے انتظار میں ہے۔ کلثوم بیگم نے بڑی مشکل سے الفاظ ادا کیے

میں آپ لوگوں کے بغیر کیسے رہ سکتی ہوں آپ میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہیں لالہ والوں کو کیوں باہر بھیجا اگر وہ ہوتے تو مجھے کبھی جانے نہ دیتے۔ آروش کی آنکھوں میں آج عرصے بعد نمی اُتر آئی تھی۔
حریم کو میں دودھ دے دوں گی تم جاؤ۔ کلثوم بیگم اجنبی لہجے میں بولی تو آروش بس اُن کو دیکھتی رہ گئی اُس کو یقین نہیں آ رہا تھا سامنے والی اُس کی اماں سائیں تھی جو آج ایسے بات کر رہی تھی جیسے جانتی ہی نہ ہو

oooooooooooooooooooooooooooooooooooo

آروش کو نہیں تھا پتا وہ کیسے اپنے کمرے میں گی کیسے عبا یا پہنا حجاب پہنا نقاب کیا وہ بس اپنی ماں کلثوم بیگم کا رویہ اور شہباز شاہ کے بارے سوچ رہی تھی جو اُس پہ جان نچھاور کرتے تھے مگر آج جب وہ جارہی تھی تو اُس کو پیار تک نہیں دے رہے تھے اپنی دعاؤں تک سے محروم رکھا ہوا تھا

حور میرا بچہ پہچانا اپنے باپ کو؟ دلاور خان نے اُس کو گیٹ سے باہر آتا دیکھا تو مسکرا کر اُس کے پاس آتے بولے جواب میں آروش نے نظریں اٹھا کر خالی خالی نظروں سے سامنے کھڑے شخص کو دیکھا جو اُس کا

Posted On Kitab Nagri

اصل باپ تھا وہ سمجھ نہیں پائی اُس کو کیا کرنا چاہیے اپنے اصل باپ کے ملنے کی خوشی منائے یا پچیس سالوں سے جس کو اپنا باپ سمجھا اُس سے الگ ہونے کا سوگ منائے بیٹھو بہت ساری باتیں کرنی ہیں تم سے؟ دلاور خان نے اُس کے لیے فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولا تو آروش بنا کچھ کہے بیٹھ گئی۔

اپنے باپ کو اپنا چہرہ تو دیکھا۔ دلاور خان ڈرائیونگ سیٹ پہ آکر اپنا رخ اُس کی جانب کیے اُس کا دستانہ پہنے ہوئے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیے بولے تو آروش جیسے گہری نیند سے جاگی۔
گ گھ گھر چلے۔ آروش کی زبان پہلی بار لڑکھرائی تھی۔
اچھا ٹھیک ہے۔ دلاور خان اُس کی بات پہ مسکرائے۔

تمہاری ماں اور بہن کراچی کی ہوئی ہیں انویٹیشن پہ اُن کو پتا نہیں میں آج تمہیں لینے آ رہا ہوں اگر پتا ہوتا وہ کبھی نہ جاتی دوسرا میں نے اُس کو سر پرانز دینے کا سوچا ہے خوبصورت سر پرانز تمہاری بدولت اور ایک بات تمہاری باقی تینوں بہنوں کو میں نے پاکستان آنے کا کہہ دیا ہے زرگل زرفشاں اور زر نور یہ ان شاء اللہ کل یا پڑ سوتک آجائے گی بہت ناراض رہتی تھی مجھ سے مگر اب مجھے پتا ہے ناراضگی ختم ہو جائے گی اُن کی۔ دلاور خان گاڑی ڈرائیو کرتے مسلسل اُس سے باتیں کیے جارہے تھے مگر آروش کی توجہ کا مرکز اُن کی باتیں نہیں بلکہ حویلی والے تھے اُس کو بہت دکھ ہو رہا تھا وہ جارہی تھی تو نہ اُس کو کسی سے ملنے دیا جا رہا تھا تو نا کوئی اُس سے ملنے آ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

شازل لالہ کم سے کم آپ تو میرا ساتھ دیتے۔ آروش نے بے ساختہ تصور میں شازل سے شکوہ کیا اُس کو اُمید نہیں یقین تھا اگر دُرید یا شازل میں سے کوئی حویلی میں ہوتا تو وہ کبھی آروش کو جانے نہ دیتے شاید اس لیے بابا سائیں نے دونوں کو باہر بھیجا اور خود بھی چلے گئے۔ آروش نے افسوس سے سوچ کر اپنے چہرے کا رخ ڈرائیونگ کرتے دلاور خان پہ کیا جو فل براؤن کلر کے کوٹ پینٹ میں ملبوس تھے بال شاید جیل سے سیٹ کیے ہوئے تھے چہرے کی رنگت گوری چٹی صاف تھی اتنی کے اُبھری ہوئی رگیں بھی واضح ہو رہی تھی اور چہرے پہ ہلکی سی ڈارھی تھی وہ اپنی عمر سے بہت کم اتج معلوم ہوئے اُس کو اُس نے شازل کے علاوہ کسی کو بھی جینز پینٹ شرٹ نہیں دیکھا تھا شہباز شاہ سے لیکر دُرید شاہ تک سب شلوار قمیض پہنا کرتے تھے جو اُن پہ بہت ججتی تھی جب کی شہر زیادہ رہنے کی وجہ سے شازل سوائے عید والے دن کے کبھی بھی شلوار قمیض نہیں پہنتا تھا۔

آروش اپنا سر جھٹک کر اپنا سر سیٹ سے ٹکا کر آنکھیں موند لی تھی باقی کا سارا راستہ خاموشی کی نظر نہیں ہوا تھا دلاور خان کی ڈرائیونگ کافی تیز تھی آروش نے بہت بار سوچا کہ آہستہ کہنے کا بولے مگر دل کی بات دل میں رہ گئی۔

آگیا ہمارا۔ آروش جواب نیند سے جھول رہی تھی دلاور خان کی آواز پہ چونک کر اُس نے سامنے دیکھا پھر اپنی سیٹ کا ڈور کھول کر باہر آئی تو ایک عالیشان گھر اُس کے سامنے تھا جو باہر سے اُس کی حویلی کی طرح بڑا تو نہیں تھا مگر خوبصورت ضرور تھا مگر آروش کو کوئی کشش محسوس نہیں کی اُس کی نظریں قطار پہ

Posted On Kitab Nagri

کھڑے مرد اور عورت کے ٹولے پہ تھی جو ہاتھ میں پھولوں کا تھال پکڑے ہوئے تھے یقیناً اُس کے استقبال کے لیے۔

تمہارا پہلا دن ہے تو سوچا کچھ اسپیشل کیا جائے اپنی چیل اُتار دو باقی کے راستہ تمہیں پھولوں پہ قدم رکھ کر طے کرنا ہے اور اب تم یہ نقاب پہ ہٹا سکتی ہو۔ دلاور خان اُس کو اپنے ساتھ لگائے مسکرا کر بولے اُن کا چہرہ خوشی کے مارے چمک رہا تھا۔

اب کیا نامحرم مرد میرے اُپر پھولوں کی برسات کریں گے؟ آروش نے دل میں سوچا اُس کے چہرے پہ ناپسندیدگی کے تاثرات اُبھرے تھے جو نقاب ہونے کی صورت میں کوئی دیکھ نہ پایا مجھے پھولوں سے الرجی ہے آپ پلیز ان سب سے کہے یہاں سے جائے۔ آروش نے سنجیدگی سے کہا تو دلاور خان کی مسکراہٹ پھینکی ہوئی۔

سوری بیٹا مجھے معلوم نہیں تھا۔ دلاور خان نے بلاوجہ شرمندہ ہوئے انہوں نے نیچے دیکھا جہاں لائن سے پھول بچھے ہوئے تھے پھر اُن سب ملازموں کو اشارے سے جانے کا کہا

اندر آؤ۔ دلاور خان اُس کا ہاتھ پکڑے اندر آئے۔ آروش نے ایک چورنگاہ آس پاس ڈالی کسی کو نہ پا کر اُس نے اپنا نقاب اُتار اُس کے چہرے کو دیکھ کر دلاور خان کے چہرے پہ گہری مسکراہٹ آئی آج اُن کے چہرے پہ عجیب چمک اور باپ والی شفقت نمایاں تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ماشاء اللہ میری بچی تو میری سوچ اور باقی اولاد سے زیادہ پیاری ہے۔ دلاور خان اُس کا ماتھا چوم کر بولے تو آروش کو بے ساختہ شہباز شاہ کی یاد آئی۔

مجھے پتا ہے تم ناراض ہو مگر میں تمہیں سب کچھ بتاؤں گا۔ دلاور خان نے آروش کو خاموش دیکھا تو کہا میرے سر میں درد ہے اگر آپ بُرا نہ مانے تو مجھے کسی کمرے کا بتائے آرام کرنا چاہتی ہوں۔ آروش بس یہی بولی وہ چاہ کر بھی نارمل رویہ اختیار نہیں کر پار ہی تھی اُس کے لیے مشکل لگ رہا تھا بھلے وہ اُس کا باپ تھا مگر اُس نے ساری عمر کسی اور کو باپ دیکھا تھا کچی عمر سے لیکر جوانی کی دہلیز پہ قدم رکھنے تک ہاں کیوں نہ تم آرام کرو مجھے تمہارے آرام کا خیال ہی نہیں آیا باپ ہوں نہ اتنے سالوں بعد اپنی بچی کو دیکھا ہے تو سمجھ نہیں آ رہا کیسے ری ایکٹ کرو۔ دلاور خان اُس کی بات سن کر اپنے سر پہ ہاتھ مار کر بولے تو آروش مسکرا بھی نہ پائی۔

تمہیں پہلے کچھ کھانا چاہیے سفر لمبا تھا بھوک لگی ہوگی کچھ کھالوں اُس کے بعد پین کلر لیکر آرام کرنا تمہارا کمرہ میں نے تیار کروا دیا ہے تمہیں پسند آئے گا بہت۔ دلاور خان کو اُس کی بھوک کا خیال آیا تو کہا نہیں ابھی بس مجھے آرام کرنا ہے۔ آروش نے انکار کیا

اچھا ٹھیک ہے تمہارا کمرہ اُپر ہے رائٹ جا کر جو پہلا کمرہ ہے وہ تمہارے بھائی کا ہے اُس کے ساتھ والا کمرہ میں نے تمہارے لیے سیٹ کیا ہوا ہے میں لیکر چلتا ہوں تمہیں اگر کسی چیز کی ضرورت ہو تو کمرے میں انٹرکام موجود ہے نہیں لیفٹ سائیڈ پہ کمرہ نور کا ہے اُس کے پاس جانا۔ دلاور خان نے تفصیل سے بتایا

Posted On Kitab Nagri

کچن کہاں ہوتا ہے؟ اپنی بات کے جواب میں آروش کا یہ جواب سن کر دلاور خان چونکے ضرور تھے۔
کچن؟ دلاور خان کو لگا جیسے انہوں نے سُننے میں غلطی کی ہو
جی کچن مجھے اپنے کام خود کرنا اچھا لگتا ہے۔ آروش نے جواب دیا
یہاں بہت ملازم ہیں تم بس حکم کرنا یہ تمہارا اپنا خود کا گھر ہے تکلف کی ضرورت نہیں۔ دلاور خان نے
کہا

بات تکلف کی نہیں۔۔۔۔۔ آروش نے نے کہا

یہاں سیدھا جا کر ٹرن لینا وہاں کچن ہے۔ دلاور خان نے ایک جانب اشارہ کیا تو۔۔۔۔۔۔ "آروش نے سر اثبات میں ہلایا۔



ہیلو یمان کہاں ہو؟ آروش کو اُس کے کمرے میں چھوڑ آنے کے بعد دلاور خان نے "یمان کو کال کیے

www.kitabnagri.com

میں اسٹوڈیو ہوں خیریت؟ یمان نے جواب دینے کے بعد پوچھا

ہاں مجھے کال آئی ہے شوٹ پہ جانا تھا تم گھر آ سکتے ہو یہاں کوئی نہیں اور حورا کیلی ہوگی۔ دلاور خان نے

کہا۔

آپ نور آپی کی بات کر رہے؟ میمان کو لگا شاید اُن کو نام لینے میں غلطی ہو گئی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں یار تم بس گھر آنے کی تیار کرو ویسے بھی رات ہونے والی ہے۔ دلاور خان نے عجلت دیکھائی
موم کہاں ہیں؟ یمان نے اپنا سوال داغا

کراچی میں ہے بتایا جو تھا شادی میں انوائٹڈ تھے۔ دلاور خان نے کہا تو بے اختیار یمان نے لب دانتوں
تلے دبائے

سوری میرے مائنڈ سے نکل گیا تھا میں بس کچھ دیر تک آتا ہوں آپ اپنے شوٹ پہ جائے۔ یمان ہاتھ
میں پہنی گھڑی پہ وقت دیکھ کر کہا
ٹھیک ہے جلدی۔ دلاور خان اتنا کہتے کال ڈراپ کر گئے۔



آروش اپنا عبا یا اُتار کر تھوڑا لیٹنے کے بعد اپنے کمرے کا جائزہ لینے لگی جو پورا پنک کمر سے ڈیکوریٹ تھا اور
وائٹ کمر کے پردے لگائے ہوئے تھے جو بہت خوبصورت لگ رہے تھے اور عام طور پہ لڑکیاں یہ کمر
زیادہ پسند کرتی تھی تبھی شاید دلاور خان نے اُس کا کمرہ اس انداز سے تیار کروایا تھا مگر آروش کو پریل کمر
پسند تھا حویلی میں اُس کا کمرہ سب سے بڑا اور خوبصورت پریل کمر سے سیٹ کیا ہوا تھا ویسے تو حویلی میں
سب کمرے ایک سے بڑھ کر ایک تھے مگر آروش کا کمرہ سب سے خاص تھا۔

اچھا ہے مگر میرا حویلی میں موجود زیادہ پیارا کمرہ ہے۔ آروش بیڈ شیٹ کی سطح پہ ہاتھ پھیرتی بڑبڑائی "اُس
کی نظر وال کلاک پہ پڑی جہاں رات کے دس بجے کا وقت ہو رہا تھا۔

حویلی میں سب اس وقت رات کا کھانا کھا رہے ہو گے۔ وقت دیکھ کر آروش کو خیال آیا

Posted On Kitab Nagri

حریم دوائی کھا کر سوئی ہوگی بھی کے نہیں۔ آروش کے ذہن میں مختلف قسم کے خیالات آنے لگے۔
میں اپنے لیے چائے بناتی ہوں نیند تو ویسے نہیں آتی۔ آروش کچھ سوچتی بیڈ سے اُٹھ کھڑی "دلاور خان
نے جیسا اُس کو بتایا تھا وہاں آئی تو بڑا سا کچن اُس کے سامنے تھا۔

حیرت ہے لائیٹ آن ہے لگتا ہے رات کے وقت لائیٹ آف نہیں کرتے۔ آروش نے کچن کی لائیٹس آن دیکھی تو اپنا کالگایا۔ 'پھر چلتی ہوئی فریج کی جانب آئی تاکہ دودھ نکال سکے مگر سامنے والی فریج بہت مختلف تھی اُس نے پہلی بار ایسی دیکھی تو تبھی اُس کو سمجھ نہیں آیا فریج کو کھولا کیسے جائے؟

فریج۔۔۔۔۔ فریج ہوتی انسان عام بھی تو لے سکتا ہے مقصد تو صرف کو لنگ کا ہوتا ہے نہ تو ایسی شو آف کرنے لیے عجیب و غریب فریج لینے کی کیا ضرورت جو دوسرا انسان یہ سمجھ نہ پائے کہ فریج کو کھولا کیسے جائے؟ آروش کو بہت دیر تک سمجھ نہیں آیا تو تپ کر بڑبڑائی۔ "چاہے حویلی میں لیٹیٹ سٹ چیزیں موجود ہوتی تھی اُس کو ہر چیز کا پتا ہوتا تھا مگر یہاں کی ہر چیز اُس کو عجیب لگ رہی تھی اگر وہ تھوڑا ٹھیک سے غور کرتی تو اُس کو معلوم ہوتا سنازل کے اسلام آباد والے فلیٹ میں بھی ایسی فریج موجود تھی جس کو وہ آسانی سے کھول اور بند بھی کر چکی تھی۔

00000000000000000000000000000000000000000000000

یمان گھر آیا تھا تو اُس کو بہت دیر ہو چکی تھی "وجہ" ٹریفک کا ہونا تھا دوسری بات اُس کو بھوک بھی لگی ہوئی تھی اپنے لیے کچھ آرڈر کرنے کا سوچ کر وہ اُپر کی جانب جا رہا تھا جب اُس کو کچھ غیر معمولی سا

Posted On Kitab Nagri

محسوس ہوا اُس نے گردن پیچھے کی جانب موڑی تو کچن کی لائٹس آن نظر آئی جو کی اُس کے لیے حیرانکن بات تھی۔

اِس وقت کون ہو گا کچن میں؟ یمان اپنی ڈارھی میں ہاتھ بکھیرتا پر سوچ انداز میں بڑبڑایا
اگر نور آپي ہیں تو اُن سے کہتا ہوں کچھ کھیلا دے۔ نور کا خیال جیسے ہی یمان کو آیا اُس نے اپنے قدم کچن
کی طرف بڑھائے جہاں اُس کو آروش کی پشت نظر آئی
نور آپي آپ ہیں؟ یمان نے آروش کی پشت کو دیکھا تو پیچھے سے آواز لگائی اُس کو لگا شاید نور ہو جب کی وہ
یہ بات جانتا تھا نور ہیلدی اور لمبے قدم کی تھی مگر اِس وقت ان چیزوں پہ غور کون کر رہا تھا دوسری
طرف وہ جو اپنے دھیان میں مگن تھی جانی پہچانی مراد نہ آواز پہ اُس کا دل اُچھل کر حلق میں آیا تھا وہ بے
ساختہ پلٹی تھی یمان کی نظریں جو سامنے ہی تھی آروش کے پلٹنے پہ اُس کا دل زور سے دھڑکا تھا جیسے
پسلیاں توڑ کر ابھی باہر آجائے گا دوسری طرف آروش کا حال بھی اُس سے زیادہ مختلف نہیں تھی اُس کی
شہد رنگ آنکھیں حیرت اور بے یقینی کے مارے پوری کھلی کی کھلی رہ گئی تھی وہ جو ہمیشہ اپنا چہرہ ہر ایک
سے چھپاتی تھی اُس کو آج یہ بھی خیال نہیں آیا تھا کہ اُس کو حجاب تو تھا مگر چہرے پہ نقاب نہیں تھا مگر
یمان کی نظریں اُس کے چہرے سے کسی بھی نقش دیکھنے کے بجائے آنکھوں پہ ٹکی ہوئی تھی جیسے یقین
کرنا چاہ رہا ہو کہ ہاں سچ ہے یا محض اُس کی آنکھوں کا دھوکہ۔

Posted On Kitab Nagri

آپ؟ یمان کچھ توقع کے بعد بولنے کے قابل ہوا آروش کو اپنے اتنے پاس دیکھ کر اُس کے رونگھٹے کھڑے ہو گئے تھے اُس نے تو خواب میں بھی آروش کو بنا حجاب یا نقاب کے دیکھنے کا نہیں سوچا تھا مگر آج وہ حقیقت بن کر یوں اُس کے سامنے تھی تو یمان کی نظر خود بخود احتراماً جھک گئی۔ ایک منٹ کے حصے میں اُس نے خود کو ہزار بار ملامت کی تھی چاہے اس وقت آروش کو خیال نہیں آیا تھا مگر اُس کو تو چاہیے تھا نہ کہ وہ اپنی محبت اپنے عشق کے پردے کا خیال رکھتا چاہے اُس نے اس وقت کا حد سے زیادہ بے صبری سے انتظار کیا تھا مگر بنا کسی پاک رشتے کے اُس کے اندر کبھی یہ خواہش نہیں ہوئی تھی کہ وہ آروش کا چہرہ دیکھتا اُس کی محبت پاک تھی اُس میں کسی بھی چیز کی حوس نہ تھی خوبصورتی کی نہ جسم کی۔۔ اُس کو بس آروش شاہ چاہیے تھی جس کو اُس نے تب سے چاہا تھا جب وہ "محبت" کے "م" سے بھی پوری طرح سے ناواقف تھا۔

آروش جو حیرت سے گنگ کھڑی تھی یمان کے "آپ" کہنے پہ اُس کی حیرانگی میں اضافہ ہوا تھا تو کیا وہ اُس کو آج بھی یاد تھی مگر "کیوں" کیسے اُس کو پہچان بھی کیسے لیا۔ اُس کی نظر یمان کی جھکی نظروں پہ پڑی تو اُس کو یکدم خیال آیا وہ بے نقاب کھڑی ہے وہ بنا کچھ کہتی تیزی سے کچن سے باہر نکلتی بھاگتی اپنے کمرے کی جانب گئی۔ یمان کی ڈھرکن اُس کے اتنا پاس آنے کے بعد دور جانے پہ تیزی سے دھڑکی ضرور تھی اُس کے اندر کا نظام درہم برہم ہو گیا تھا اُس کو امید تھی ایک دن سامنا ضرور ہو گا مگر یوں ہو گا یہ نہیں تھا پتا۔ وہ جانتا تھا جب آروش شاہ اُس کے سامنے آئے گی تو وہ اپنے ہوش ضرور کھو بیٹھے گا

Posted On Kitab Nagri

مگريوں اُس کی حالت غير ہو جائے گی اس طرح سے رو نگھٹے کھڑے ہو گے یہ اُس کو نہیں تھا پتا۔ اُس کو ایک جگہ کھڑا ہوئے جانے کتنا وقت بیت گیا تھا اُس کے وجود میں ہلکی سی بھی جنبش نہیں ہوئی تھی اسٹل ہو کر کھڑا ہو گیا تھا جیسے خود کوئی مجسمہ ہو۔ کچھ اور دیر گزری پھر یمان کی حیرت آہستہ آہستہ دور ہوتی جا رہی تھی بھینچے ہوئے ہونٹوں پہ خوبصورت مسکراہٹ نے احاطہ کیا تھا پھر یمان مستقیم کی مسکراہٹ گہری سے گہری ہوتی جا رہی تھی آج اُس کے ڈمپل کھل کر سامنے آئے تھے چہرے پہ عجیب سی رونق در آئی تھی جس وجہ سے اُس کی وجیہ شخصیت میں مزید نکھار آیا تھا

کیا وہ سچ میں تھی؟ یا میرا وہم تھا؟ یمان کچھ بولنے کے قابل ہوا بھی تو یہی بول پایا۔

وہ سچ میں تھی مگر یہاں کیسے اور کیا میں اُن کو یاد تھا؟ یمان کچن سے باہر دیکھتا خود سے تانے بانے جوڑنے لگا۔

پہچانہ تبھی تو ایسے بھاگی۔ یمان کو ہنسی آئی وہ کچن سے نکلتا اُپر کی جانب آیا تو اپنے کمرے میں کا دروازہ کھولنے والا تھا جب نظر اپنے پاس والے کمرے پہ پڑی جو آج کھلے ہوا تھا اور نہ اکثر اُس نے بند دیکھا تھا تو کیا وہ میرے پاس والے کمرے میں قیام پزیر ہیں؟ یمان نے دور کی کوڑی پھینکی اپنے کمرے کے دروازے سے ہٹا چلتا ہوا اُس کے کمرے کے دروازہ کے پاس پہنچا۔ اُس نے دروازے کے پاس ہاتھ رکھ کر ابھی نوک کرنے والا تھا پھر رُک گیا

Posted On Kitab Nagri

گھر میں تو ہمارے علاوہ کوئی نہیں ایسے میں کیا بات کروں گا میں ان سے؟ خوا مخواہ مجھے غلط سمجھ لے تو؟
 یمان نے اپنے ہونٹ بے دردی سے کُچلے یہ اُس کی بچپن کی عادت تھی خود سے بڑبڑانے کی ساتھ میں
 ہونٹ دانتوں تلے دبانے کی۔

لیکن وہ یہاں کیسے کیوں یہ سوالات مجھے بے چین کر دیں گے اور ابھی کوئی ہے بھی نہیں تو ساری رات کیسے کٹے گی؟ میان کا پریشانی سے بُرا حال تھا اُس کو سب کچھ جاننے کی جلدی تھی۔

وہ یہاں کیسے کیوں ہے کورہنے دیتے ہیں اور وہ میرے پاس ہیں میں نے اُن کو دیکھا اس بات کی خوشی مناتے ہیں۔ ایمان نے بہت وقت بعد عقل کی بات سوچی۔

چل یمان اب صبح ہونے کا ویٹ کر کیونکہ یہ راز تو تب ہی کھل سکتا ہے۔ یمان کمرے میں آکر بیڈ پہ گرنے والے انداز میں لیٹ کر جیسے ہی آنکھوں کو بند کیا تو چھن سے آروش کا حیرانی سے بھرا خوبصورت چہرہ آیا جس پہ اُس کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی۔

آنکھیں تو خوبصورت ہے مگر محترمہ خود بھی پیاری ہے ایویں تو میں اُن کو گرویدہ نہیں بنا خیر پیاری نہ بھی ہوتی تو میں نے اُن سے ہی عشق کرنا تھا۔ ایمان خود سے کہتا اپنی آنکھوں کو زور سے مچ گیا۔

○○

Posted On Kitab Nagri

آروش کمرے میں آتی اپنی سانسیں بحال کرنے لگی اُس کو یقین نہیں آ رہا تھا اُس نے اتنے سالوں بعد
یمان کو دیکھا تھا اُس سب سے جو زیادہ بات اُس کو حیرانگی میں مبتلا کر رہی تھی وہ یہ تھی آخر یمان نے
اُس کو پہچان کیسے لیا؟

وہ یہاں کیا کر رہا ہے؟ آروش کمرے میں یہاں سے وہاں ٹھہلتی بڑبڑائی۔

تمہارا کمرہ اُپر ہے رائٹ جا کر جو پہلا کمرہ ہے وہ تمہارے بھائی کا ہے اُس کے ساتھ والا کمرہ میں نے
تمہارے لیے سیٹ کیا ہوا۔

تو یہ اُن کا اشارہ اس کی جانب تھا یہ ہے میرا بھائی؟ آروش کے کانوں میں دلاور خان کے الفاظ گونجنے تو
بے یُگی سوچے اُس کے گرد منڈلانے لگی۔

نہیں یہ تو نہیں اُس کا گھر تو کراچی میں تھا نہ۔ آروش نے اپنی سوچ کی نفی کی۔

میری بلا سے وہ جہاں بھی ہو میں کیوں اُس کو اپنے سر پہ سوار کر رہی ہو مہمان ہو سکتا ہے کوئی بھی ہو سکتا
ہے۔ آروش خود کو ڈپٹنے کے بعد بھی یمان کو سوچنے لگی اُس کا دل عجیب خوف کے احساس سے دھڑک
رہا تھا۔



وہ ہماری بہن تھیں بابا سائیں آپ نے دوبارہ سے دھوکہ دیا ہے۔ دُرید کو اگلے دن جیسے ہی آروش کے
جانے کا پتا چلا تھا وہ غصے سے بپھرا ہو گیا تھا۔ جب کی سازل بے یقین سے بیٹھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اونچی آواز میں بات مت کرو دُرید باپ میں ہوں تمہارا تمہیں میرا باپ بننے کی ضرورت نہیں۔ شہباز شاہ کو دُرید کا انداز ایک آنکھ نہ بھایا

بابا سائیں آپ نے اچھا نہیں کیا آروہاری بہن تھیں آپ کیسے اُس کو کسی کے ساتھ بھی رخصت کر سکتے ہیں۔ اب کی شازل غمزہ لہجے میں اُن سے جواب طلب ہوا

وہ اُس کا باپ تھا اگر میں نے جانے دیا تو کچھ سوچ کر ہی جانے دیا ہو گا۔ شہباز شاہ تنگ آ کر بولے مجھے نہیں پتا آپ نے کیا اور کیوں سوچا؟ مگر بات یہ ہے آپ نے ہمیں دھوکے سے اپنے کاموں میں اُلجھا کر آروش کو بھیج دیا۔ دُرید نے ناگواری سے کہا کوئی دھوکہ نہیں دیا تھا اب جاؤ دونوں۔ شہباز شاہ نے جانے کا اشارہ کیا

بابا سائیں میں آرواپس لاؤں گا اگر آپ یہاں اُس کو حویلی میں نہیں رکھ سکتے تو کوئی بات نہیں میں اپنے گھر لیکر جاؤں گا۔ شازل کا انداز بے لچک تھا

پاگلوں والی باتیں کرنے کی ضروری نہیں آروش اپنے ماں باپ بہنوں کے پاس ہے اس لیے کسی کو بھی اُس کو پریشان کرنے کی ضرورت نہیں اور کوئی تب تک اُس سے نہیں ملے گا جب تک آروش اپنے ماں باپ کے ساتھ ٹھیک نہیں ہو جاتی۔ شہباز شاہ نے سخت رویہ اختیار کیا۔

وہ کبھی اُن لوگوں کے ساتھ ٹھیک نہیں ہو گی آپ یہ بات سمجھنے کی کوشش کیوں نہیں کر رہے کہاں گی آپ کی وہ محبت جو اپنی بیٹی سے کرتے تھے مجھے تو سمجھ نہیں آ رہا آپ نے اُس کو جانے کیسے دیا آپ کوئی

Posted On Kitab Nagri

بھی بہانا کر کے اپنے دوست کو ٹال سکتے تھے مگر آپ نے ایسا نہیں کیا وہ اتنے سالوں بعد آیا اور آپ نے آروش کو اُس کے ساتھ جانے دیا پتا نہیں وہ کیسے ہوگی؟ اُن کے گھر کا ماحول کیسا ہوگا؟ آروش کیسے ایڈجسٹ کر پائے گی؟ اُس کو تو اپنے کمرے کے علاوہ کہیں سکون بھی نہیں آتا۔ شازل یہاں سے وہاں چکر لگاتا اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر کر پریشانی کے عالم میں بولتا گیا۔

سکون کا سانس تم لو جہاں وہ اس وقت موجود ہے وہ اُس کے والدین کا گھر ہے بلکل ایسا ہی ماحول ہے جیسا یہاں ہے۔ شہباز شاہ نے ایک نظر اُس کے پریشان چہرے پہ ڈال کر کہا

سیریلی اگر اُن کا ماحول ہماری حویلی جیسا ہوتا تو پچیس سال پہلے وہ اپنی بیٹی آپ کو نہ دیتے پالنے کے لیے بلکہ خود اُس کی کفالت کرتے جانے کیسا باپ تھا۔۔۔ جو اپنی بیٹی کے لیے آواز نہ اٹھا پایا۔ دُرید اُن کی بات سن کر دانت پیس کر بولا۔

تم دونوں حد سے بڑھ رہے ہو۔ شہباز شاہ کا دل چاہا دونوں کے منہ پہ تھپڑ مار دے۔ ہمیں تھپڑ مار کر اپنا شوق بھی پورا کر لے مگر ہمیں اپنی بہن چاہیے۔ شازل نے جیسے اُن کو اندر تک جانچ لیا۔

اپنی بیوی کے پاس جاؤ۔ شہباز شاہ نے اُس کو گھورا

یہ سیریس میٹر ہے بابا سائیں آپ نے ایسا کیوں کیا؟ دُرید کی سوئی ایک ہی بات پہ اٹکی ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

میں جانتا ہوں تم دونوں کی آروش سے محبت تم دونوں کو پتا چلتا تو اُس کو جانے نہ دیتے اور آروش تم دونوں کی ایسی حالت دیکھتی تو وہ کمزور پڑ جاتی کبھی نہ جاتی تبھی میں نے ایسا کیا سن لیا جواب اب ہوگی تسلی۔ شہباز شاہ نے سنجیدگی سے کہا

نہیں ہوئی تسلی اور تب نہیں ہوگی جب آپ آرو کو واپس لائینگے۔ شازل نے اُن کی بات سے انحراف کیا تم آج میرے ہاتھوں سے مار کھاؤ گے شازل باپ بننے والے ہو اُس کا لحاظ کرو ایسا نہ ہو میں تمہاری اولاد کے سامنے دھلائی کرو۔ شہباز شاہ کی بات پہ شازل کا منہ حیرت سے کھلا تھا میں آپ کو آپ کے ان عظیم خیالوں ارادوں میں کبھی کامیاب ہونے نہیں دوں گا اور یہ کیا بات ہوئی باپ بننے والے ہو تو کیا کرو گو نگاہن جاؤ۔ شازل ایک سانس میں بولا اپنی توں توں میں میں بند کرو۔ شہباز شاہ نے ڈپٹا۔ جب کی دُرید ایک تاسف بھری نگاہ اُن دونوں پہ ڈال کر چلا گیا۔

میں خود یہاں سے چلا جاتا ہوں مگر ایک بات میں آپ کو بتا دوں سخت قسم کا ناراض ہوں میں۔ شازل بھی جاتے وقت اُن کو جتا گیا ایک سے بڑھ کر ایک نکمی نالائق بیٹے میرے ہی ہونے تھے۔ شہباز شاہ نے دونوں کے جانے کے بعد اپنا سر پکڑ لیا۔

oooooooooooooooooooooooooooo

Posted On Kitab Nagri

شازل پریشان ہیں آپ؟ ماہی نے شازل کو کمرے میں آتا دیکھا تو فکر مندی سے اُس کی جانب دیکھا۔
مجھے کیا پریشان نہیں ہونا چاہیے آرومیری بہب تھی وہ یہاں سے کل چلی گی اور مجھے اب پتا چل رہا
ہے۔ شازل نے افسوس سے کہا

میں جانتی ہوں آپ بہت افسردہ ہیں مگر یہ تو ہونا تھا نہ وہ کب تک یہاں رہتی آروش نے ساری حقیقت
جان لی تھی اُس کو ماں باپ کے پاس تو جانا تھا نہ۔ ماہی شازل کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتی ہوئی بولی۔
اُس کو نہیں جانا چاہیے تھا مجھے بہت غصہ ہے خود پہ سب پہ۔ شازل بس یہی بولا
غصہ بے وجہ ہے آپ کو چاہیے بس اُس کے لیے دعا کرے کہ وہ یہ حقیقت جلدی سے قبول
کر لے۔ ماہی نے اُس کو سمجھایا

ہممم خیر تم کھڑی کیوں ہو بیٹھو۔ شازل کو اچانک خیال آیا تو جلدی سے اُس کو بیٹھنے میں مدد کی۔
آپ اپنی پریشانی دور کرے اور میں ٹھیک ہوں۔ ماہی نے مسکرا کر کہا
نظر آرہا ہے ماشا اللہ سے دن بدن گول مٹول ہوتی جا رہی ہو۔ شازل اپنی جون میں آتا شرارت سے اُسکو
دیکھ کر بولا

آپ پریشان اچھے تھے۔ ماہی شازل کی بات پہ بد مزہ ہوتی بولی
ہا ہا ہا ہا بہت بُری بیوی ہو اچھی بیویاں شوہروں کو پریشان دیکھ کر خود بھی رونے لگ جاتی ہیں اور ایک تم
ہو۔ شازل اُس کی بات پہ قمقمہ لگاتا ہوا بولا۔

Posted On Kitab Nagri

شوہرا گر آپ جیسے ہو تو مجھ جیسی بیویاں شکر ادا کرتی ہوگی۔ ماہی دانت پیس کر کہتی اٹھ کھڑی ہوئی۔
کہاں جا رہی ہو بیٹھو یہی اگر کہی گرورگی تو کون اٹھائے گا مجھے میں تو اتنی طاقت نہیں دوسرا کرین آنے
میں بھی وقت لگ جائے گا۔ شازل نے اُس کو باہر جاتا دیکھا تو اُس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ بیٹھائے شریر
لہجے میں کہا۔

میں اگر بُری بیوی ہوں تو آپ بھی کوئی اچھے شوہر نہیں۔ ماہی اُس کے ساتھ بیٹھ کر منہ بنا کر بولی
اب جیسے کو تیسا ملتا ہے۔ شازل ہنکارہ بھر کر بولا تو ماہی روہانسی نظروں سے اُس کو دیکھنے لگی۔



جب سے کیا ہے دلبر

میں نے دیدار تیرا

ہر پل مجھے رہتا ہے

بس انتظار تیرا

کوئی جادوں !!!!!!!!!!!!!

ہاں کوئی جادوں

بار بار ہونے !!!!!!! لگا ہے

مجھے کو تیرا انتظار ہونے لگا ہے

کہتے ہیں میرے یار



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

یمان۔

یمان جو صبح سویرے اپنے کمرے سے نکلتا سیڑھیاں اتر رہا تھا ساتھ میں خوشگوار موڈ میں گانا گاتا جا رہا تھا تو ہال میں بیٹھے دلاور خان نے اُس کو ایسے دیکھا تو پکارا

یس ڈیڈ۔ یمان جو کچن میں جانے والا تھا دلاور خان کی آواز پہ اُن کی جانب متوجہ ہوا۔

خیریت ہے؟ دلاور خان نے بغور اُس کا جائزہ لیے پوچھا جو آج روز معمول سے زیادہ تیار تھا یا ان کو ایسا لگ رہا تھا۔

جی سب ٹھیک ہے پر آپ کیوں؟ ایسے پوچھ رہے ہیں۔ یمان نے اپنے چہرے پہ خوبصورت مسکراہٹ سجا کر بولا تو دلاور خان کو غش آتے آتے رہ گیا ایسا اتنے سالوں میں پہلی بار ہوا تھا جو یمان اتنا خوش اور بات پہ بات مسکرا رہا تھا۔

تم آج ضرورت سے زیادہ خوش نظر آرہے ہو ماشاء اللہ اچھی بات ہے مگر وجہ سمجھ نہیں آرہی تمہاری اس خوبصورت مسکراہٹ کی۔ دلاور خان نے صاف گوئی سے کہا تو یمان اپنے اپنے سلکی بالوں میں ہاتھ پھیرتا مقہقہ لگانے لگا تو دلاور خان کو سمجھ نہیں آیا انہوں نے ایسا بھی کیا لطیفہ سنا دیا۔

کیا آپ کو میری مسکراہٹ پسند نہیں آرہی؟ یمان مصنوعی افسوس سے بولا

بلکل پسند آرہی ہے بلکہ میری تو سالوں سے یہ حسرت تھی تمہیں یوں خوش باش دیکھنا۔ دلاور خان نے

جلدی سے کہا

Posted On Kitab Nagri

اچھا ڈیڈ میری چھوڑے یہ بتائے کیا گھر میں کوئی مہمان آیا ہے ہمارے؟ یمان اپنے مطلب کی بات پہ آیا جو کل رات سے اُس کو بے چین کیے ہوئی تھی۔

کیا تم نے حور کو دیکھا؟ دلاور خان نے مسکرا کر پوچھا

حور کو تو نہیں پری کو ضرور دیکھا۔ یمان کی آنکھوں کے پردے میں آروش کا سراپا لہرایا تو اُس کے منہ سے بے ساختہ پھسلا

مطلب؟ دلاور خان نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگے

وہ میرا مطلب میں پوچھ رہا تھا کون حور؟ یمان گڑ بڑا کر بولا

حور میری بیٹی تمہیں بتایا تھا نہ میں اُس کو لینے جا رہا ہوں پھر یہ بھی رات بتایا تھا حور اکیلی ہے تم جلدی آجانا۔ دلاور خان پر جوش لہجے میں اُس کو بتانے لگے۔

کیوں دوبارہ ہارٹ اٹیک دلوانا چاہتے ہیں ڈیڈ۔ یمان اپنی گردن پہ ہاتھ پھیرتا بڑبڑایا۔۔۔ اُس کی سوئی بس "بیٹی" لفظ پہ اٹک گی تھی۔

www.kitabnagri.com

کیا بڑبڑائے ہو زور سے کہو تاکہ میں بھی تو سُنوں۔ دلاور خان نے نا سمجھی سے اُس کو دیکھ کر کہا

وہ کون بیٹی ہے آپ کی جن کی آنکھیں شہد ہیں؟ یمان فورن سے اُن کے پاس آتا بے چینی سے پوچھنے لگا اُس کا رواں رواں کان بن گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں حور کل تم اُس سے ملے؟ دلاور خان اپنی خوشی میں ایمان کی بے چینی محسوس ہی نہیں کر پائے جو اُس کے چہرے پہ صاف عیاں تھی۔

مگر اُنہوں نے تو اپنا نام سیدہ آروش شاہ بتایا تھا۔ ایمان سامنے کی جانب اپنا رخ کیے ایک چور نگاہ دلاور خان پہ ڈالی۔

ہممم بس میں لاچار باپ نہ بنتا تو آج میری بیٹی خود کو خان خاندن کا کہلواتی شاہ خاندان کا نہیں۔ دلاور خان افسوس بھرے لہجے میں بولے تو ایمان کے ماتھے پہ نا سمجھی والی لکیریں اُبھری

میں سمجھا نہیں؟ ایمان پوری طرح سے دلاور خان کی جانب متوجہ ہوا

تمہیں سب کچھ تو بتایا ہوا ہے میری پانچویں بیٹی میرے دوست کے پاس ہے وہ حور آروش ہے میری بیٹی جو اب میرے پاس رہے گی۔ دلاور خان نے مسکرا کر بتایا تو ایمان کی آنکھیں بے یقینی سے پوری طرح کھلی کی کھلی رہ گئی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

آپ مذاق کر رہے ہیں؟ ایمان بس یہی بول پایا
میں کیوں تم سے مذاق کروں گا کیا وہ تمہیں میری بیٹی نہیں لگی؟ دلاور خان بُرا مان گئے

مگر وہ تو۔ ایمان اتنا کہتا خاموش ہو گیا

Posted On Kitab Nagri

میرا دوست سید تھا اس لیے حور بھی خود کو سیدہ بتا رہی مگر وہ سیدہ نہیں ہے میری بیٹی ہے اُس کی رگوں میں سید زادے کا خون نہیں پٹھانوں کا خون ہے۔ دلاور خان نے اُس کی آدھی بات کا مطلب اخذ کیے بتایا

تو یمان کو سمجھ نہیں آیا وہ کیاری ایکشن دے اپنا۔۔۔ سالوں پہلے جس وجہ کے طور پہ اُس کی محبت کو ٹھکرایا گیا تھا اصل میں وہ حقیقت تھی ہی نہیں۔

ایسا بھی ہوتا ہے؟ یمان سر جھٹک کر بولا

کیا مطلب؟ دلاور خان کو سمجھ نہیں آیا

میرا مطلب اگر وہ آپ کی بیٹی ہے مگر پرورش تو کہیں اور سے پائی ہیں تو کیا انہوں نے اتنے سالوں بعد جس کو باپ مانا جس خاندان کا طور اطور قبول کیا تھا چانک سے اگر سب بدل جائے تو کیا وہ نارمل رہی کچھ کہا نہیں ہے آپ سے شکوہ شکایت نہیں کی؟ یمان کو سمجھ نہیں آیا وہ کیا کہے تبھی یہی کہا

کل آئی ہے بہت بات چیت وغیرہ بھی نہیں ہوئی آج اُس کی ماں بھی آجائے تو کیا پتا وہ اپنا دل کھول دے۔ دلاور خان نے کہا

ناشتہ کیا ہے انہوں نے؟ یمان کو فکر ہوئی

نہیں سو رہی ہے شاید میں گیا تھا پر اُس نے دروازہ نہیں کھولا۔ دلاور نے کہا

Posted On Kitab Nagri

اب تک تو اُٹھ جانا چاہیے تھا دس بج رہے ہیں پتا نہیں کل کچھ کھایا ہو گا یا نہیں۔ یمان نے اپنا لہجہ سرسری بنائے کہا

میں دیکھتا ہوں۔ دلاور خان کو بھی خیال آیا تو وہ اُٹھ کھڑے ہوئے۔



شہباز شاہ کمرے میں آئے تو کلثوم بیگم کو گم سم بیٹھایا پایا۔

کیا ہوا؟ شہباز شاہ اندر داخل ہوئے استفسار ہوئے

آروش بہت اُداس ہو کر گئی ہے آپ نہ خود ملے نہ مجھے ٹھیک سے ملنے دیا جانے وہ کیا سوچ رہی ہوگی۔ کلثوم بیگم نم لہجے میں بولی

مجھے میں اتنی ہمت نہیں تھی جو میں اُس کو یہاں سے جاتا ہوا دیکھتا۔ شہباز شاہ سنجیدگی سے بولے کل سے وہ خود اضطرابی کیفیت کا شکار تھے۔

میں نہیں جانتی شاہ سائیں بس میرا دل اُداس ہو رہا ہے بار بار آروش کا منت بھرا التجا کرتا چہرہ آ رہا ہے آپ کو پتا ہے نہ وہ کتنا پیار کرتی ہے سب سے۔ کلثوم بیگم نے کہا تو انہوں نے زور سے اپنی آنکھوں کو میچا

بس کچھ دنوں کی بات ہے پھر بات وغیرہ کر لینا۔ شہباز شاہ نے کہا

میں ملنا چاہوں گی۔ کلثوم بیگم اُن کی بات سن کر بولی

ملنا ٹھیک نہیں ابھی۔ شہباز شاہ نے ٹوکا تو وہ خاموش ہو گئی۔

میں اندر آ سکتا ہوں؟ دلاور خان نے آروش کے کمرے کا دروازہ کھلا دیکھا تو مسکرا کر پوچھا

Posted On Kitab Nagri

ج جی۔ آروش جو اپنی سوچو میں گم تھی اُن کی آواز سن کر چونک پڑی۔

ناشتہ تیار ہے سوچا تمہیں بتا دوں کل رات بھی تم نے ٹھیک سے نہیں کھایا کچھ تمہاری والدہ صاحبہ بھی آنے والی ہیں تھوڑی دیر تک۔ دلاور خان اُس کے سر پہ شفقت بھرا ہاتھ پھیر کر بولے

مجھے دراصل بابا سائیں سے بات کرنی ہے پتا نہیں انہوں نے کل رات دوائیں کھائی ہوگی بھی یا نہیں اور صبح کا ڈوز بھی دیتی ہوں اُن کو اگر وقت سے دوائیں نہ کھائے تو طبیعت بگڑ جاتی ہے اُن کی۔۔ اگر آپ کے پاس نمبر ہے تو میری بات کر دے مجھے حریم کے بارے میں پوچھنا تھا پریگنسی کا پانچواں ماہ ہے اُس کا اور وہ کمزور ہے بہت اس لیے اُس کی اچھی خوراک اور واک وغیرہ کا خیال میں کرتی ہوں ورنہ اُس کو تو کچھ ہوش نہیں ہوتا کے خود سے کر لے کچھ اور کل اُس کی ڈاکٹر کے ساتھ اپائنٹ ہیں منتہی چیک اپ کی شاید اب ڈاکٹر دوائی الگ کوئی دے اُس کی ڈائٹ وغیرہ کا بتائے حریم کی رورپورٹس تک میرے پاس ہیں کسی اور کو نہیں پتا اُس کا۔۔ آروش دلاور خان کی بات کے جواب میں یہ بولی اُس کو صرف اور صرف کبھی حریم کی فکر ستاتی تو کبھی شہباز شاہ کی اگر اُن دونوں سے دھیان ہٹتا تو سوچو کارخ دُرید اور شازل کی جانب چلا جاتا

شاہ کوئی بچہ تو نہیں اور حور تمہارا والد میں ہوں اور رہی کوئی حریم تو اُس کا خیال بھی اب کوئی اور رکھ لے گا تمہیں اُس کے لیے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ دلاور خان تھوڑا سنجیدہ ہوئے اُن کو لگ رہا تھا وہ اپنی ماں یا بہن کا پوچھے گی مگر اُس کی توجہ کا مرکز حویلی والے تھے جو اُن کو بُرا لگ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

میرا پیدائشی نام آروش ہے اور میں جانتی ہوں وہ کوئی بچے نہیں پر میرے بابا ہے جیسے اُن کو میری فکر ستاتی ہے ٹھیک مجھے بھی ستا رہی ہے اور وہ کوئی حریم نہیں ہے میری پھپھو کی بیٹی ہے مجھے چھوٹی بہنوں کی طرح عزیز ہے مانا کے وہاں بہت سارے لوگ ہیں جو اُس کا خیال رکھ سکتے ہیں مگر اُس کو میری عادت ہو گئی ہے سارا کچھ مجھے پتا ہے کہ کب حریم نے کونسی دوا کھانی ہے؟ کب حریم کو کھانا کھلانا چاہیے؟ کب اُس کو واک کروانی ہے؟ کب اُس کو آرام کرنا چاہیے؟ اور میں یہ بھی جان گئی ہوں میرا خون کا رشتہ آپ کے ساتھ ہے مگر احساس؛ محبت؛ کا ایک مضبوط رشتہ ہے جو میرا اُن لوگوں کے ساتھ جڑا ہے میں نے اپنی زندگی کے پچیس سال وہاں گزارے ہیں جس میں میرے والد سید شہباز شاہ تھے اور اب بھی ہیں میرے دل میں اُن کے لیے محبت میں کمی نہیں آئی اور نہ آئے گی شاید باپ اور بیٹی کا رشتہ خدا نے بنایا ہی کچھ اس طرح ہیں جو میرے والد میں بہت عیب ہونے کے باوجود میرے دل میں اُن کے لیے کینا نہیں آیا کوئی خلش پیدا نہیں ہوئی کبھی یہ خیال نہیں آیا کہ کاش میرے بابا سائیں ایسے نہ ہوتے کیونکہ وہ جیسے بھی ہیں میرے بابا ہے مجھے ہر حال میں قبول ہے میری جان بستی ہے اُن میں۔ میرے آئیڈیل بابا ہے آپ کو نہیں پتا میں ہر نماز کے بعد نفل ادا کرتی ہوں کسی میں اپنے بابا کی لمبی دعا مانگتی ہوں تو کسی میں اُن کے گندہوں کی معافی اور یہ کام میں تب سے کرتی ہوں جب میں نے اپنی آنکھوں سے اُن کو قتل کرتا دیکھا تھا (آروش کو وہ پل یاد آیا جب شہباز شاہ نے فرازا احمد کو گولی ماری جو سیدھا اُن کے سینے میں پیوست ہوئی تھی) عام طور پہ ایسے حالات میں بچہ حراس ہو جاتا ہے اُس کو بُرے بُرے

Posted On Kitab Nagri

خواب آتے ہیں ڈر لگنے لگتا ہے اُس انسان سے مگر میرے ساتھ ایسا نہیں ہوا نہ مجھے اپنے بابا سے ڈر لگانے میں حراس ہوئی اور نہ بُرے خوابوں نے مجھے ستایا کیونکہ میرے بابا سائیں کی محبت کچھ اس انداز سے تھی کہ کب میں اُن سے بدگمان ہو ہی نہیں پائی جتنا پیارا نہوں نے مجھے دیا ہے شاید ہی کوئی باپ اپنی بیٹی کو دیتا ہو گا اُن کا میرے ساتھ خون کا رشتہ نہیں تھا یہ بات وہ جانتے تھے میں نہیں تو میں ساری حقیقت جاننے کے بعد اکثر یہ سوچتی تھی اگر میں اُن کی اپنی خود کی بیٹی تو پھر جانے وہ میرے لیے کیا کرتے؟ میرے منہ سے شاید آپ کو اُن کا ذکر بُرا لگ رہا ہو مگر میری زبان اُن کے ذکر کی عادی ہے جو میرے دل میں اُن کے لیے جگہ ہے وہ کسی کی بھی نہیں ہو سکتی میں ہر ایک چیز کے بغیر رہ سکتی ہوں مگر اپنے بابا سائیں کے بنا نہیں۔ آروش کو دلاور خان کا انداز پسند نہیں آیا تھا اس لیے جو جو منہ میں آتا گیا وہ بولتی گی کیونکہ اُس کی آنکھوں کے سامنے بار بار شہباز شاہ کے ساتھ گزرا ہوا ہر لمحہ کسی فلم کی طرح چل رہا تھا جب کی دلاور خان دنگ سے ہو گئے تھے اُس کی شہباز شاہ سے ایسی محبت دیکھ کر جانے کیوں اُن کو اب اپنے سالوں پہلے لیے گئے فیصلے پہ پچھتاوا ہو رہا تھا۔

اُن کو اب اپنے سالوں پہلے لیے گئے فیصلے پہ پچھتاوا ہو رہا تھا۔

ٹھیک ہے میں آروش کہوں گا تمہیں اگر حور نام پسند نہیں تو اور مجھے بُرا نہیں لگے گا کیونکہ میں جانتا ہوں تم نے اپنی زندگی کا ایک حصہ وہاں گزرا ہے ساری حقیقت کو تسلیم کرنا تمہارے لیے آسان نہیں میں نے جو سالوں پہلے فیصلہ لیا تھا اُس کے لیے تم ہم سے ناراض بھی ہو گی

Posted On Kitab Nagri

میں آپ سے ناراض نہیں ہوں بلکہ میں کسی سے بھی ناراض نہیں کیونکہ اگر آپ ایسا نہ کرتے ایسا فیصلہ نہ لیتے تو میں آج جو ہوں وہ نہ ہوتی ایک بھائی کے پیار سے محروم ہوتی آپ کے فیصلے کی وجہ سے مجھے شہباز شاہ جیسا باپ ملا کلثوم شہباز شاہ جیسی ماں ملی دُرید شاہ جیسا لالہ ملا جو کبھی کبھی وقت آنے پہ باپ جیسا رول ادا کر دیتا تو کہیں شازل شاہ جیسا لالہ ملا جس سے میں کوئی بھی بات بلا جھجک بول سکتی تھی وہ میرا لالہ بعد میں میرا ہمزاد پہلے تھا جس سے چاہے جتنا بھی لڑ جھگڑ لو بعد میں معافی بھی وہ مانگ لیتا خود چوٹ کھالے گا مگر اپنی بہن پہ ایک آنچ نہیں آنے دے گا مگر زندگی کے خوبصورت لمحات وہاں اُن لوگوں کے ساتھ گزرے ہیں میں آپ سے ناراض نہیں بلکہ میں آپ کی مشکور ہوں۔ آروش دلاور خان کی بات درمیان میں کاٹ کر کھوئے ہوئے لہجے میں بولی تو دلاور خان لا جواب ہوئے تھے۔

میں کوشش کروں گا تم یہاں کسی چیز کی کمی محسوس نہ ہو مگر بیٹا تمہارا اپنا گھر یہ ہے بہتر نہیں تم یہاں خود کو ایڈجسٹ کر لوں جیسے وہاں کارنگ ڈھنگ اپنایا تھا ویسے یہاں کے اپنالوں کیونکہ حقیقت تو تمہاری یہی ہے۔ دلاور خان مسکرا کر بولے۔

www.kitabnagri.com

میں کوشش کروں گی کسی کو بھی مجھ سے شکایت نہ ہو۔ آروش کچھ نارمل لہجے میں بولی

چلے پھر نیچے؟ دلاور خان نے پوچھا تو آروش نے سر اثبات میں ہلایا۔

وہ دونوں نیچے آئے تو ملازم ٹیبل پہ کھانا سیٹ کر رہے تھے میل سرونٹ کو دیکھ کر آروش نے اپنا چہرہ

جلدی کور کر لیا تھا

Posted On Kitab Nagri

میں اپنے کمرے میں ناشتہ کروں گی۔ آروش کی بات پہ دلاور خان نے چونک کر پلٹ کر اُس کو دیکھا جس کی بس آنکھیں نظر آرہی تھی۔

یہاں کیوں نہیں؟ اور تم نے اپنا چہرہ کیوں چھپایا ہے؟ دلاور خان نے تعجب بھری نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا

میں پردہ کرتی ہوں آپ شاید بھول رہے میری پرورش کہاں ہوئی ہیں آپ پلینز یہاں سے ہر میل سرونٹ نکال دے اور جو بھی ہوتے ہیں ایسے میں یہاں ان کمفرٹیل رہوں گی۔ آروش نے سنجیدگی سے کہا

آروش تم سیدزادی نہیں ہو اس لیے بیٹا تمہیں اب یہ سب کرنے کی ضرورت نہیں۔ دلاور خان نے اُس کو سمجھانے کے غرض سے کہا تو آروش حیرت سے اُن کو دیکھنے لگی جو اُس کو پردہ کرنے سے روک رہا تھا۔

کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ؟ مانا کے میں سیدزادی نہیں پر کیا میں اب یہ جان کر اپنا پچیس سالوں سے کیا پردہ توڑ دوں اُس کو ختم کر لوں کیونکہ اب سیدزادی سے پٹھان بن گی ہو۔ آروش کے لہجے میں بے یقینی "بے بسی" اور جانے کونسے جذبات شامل تھے۔

میں فلم انڈسٹری کا مالک ہوں بیٹا ساتھ میں ایک مشہور فلم ڈائریکٹر تمہاری ماں اپنے زمانے کی ایک مشہور ماڈل رہ چکی ہیں اُن کی تو اب بھی بہت سوشل ایکٹیویٹیز ہیں تمہاری بہنیں فلموں میں ایز آہیر و سن کا

Posted On Kitab Nagri

رول پلے کر چکی ہیں ایسے میں تمہارا یہ سب ہمارے لیے مشکلات کھڑی کر سکتا ہے۔ دلاور خان کو سمجھ نہیں آیا وہ اپنی بات آروش کو کیسے سمجھائے۔

میرے پردے سے کسی کو یا آپ کو کیا مشکلات ہوگی؟ آروش نا سمجھی سے اُن کو دیکھنے لگی۔

لوگ عجیب عجیب باتیں کرے گے اور ہم تمہارا تعارف کیسے کرائے گے اپنے سرکل میں موجود لوگوں سے اگر تم ایسے ہی رہی تو۔ دلاور خان نے کہا

لوگوں کا کام باتیں کرنا ہے اور معذرت کے ساتھ میں آپ کے سرکل کے لوگوں کی وجہ سے خود کے لیے جہنم کا راستہ نہیں چُن سکتی میں چاہے ایک سیدزادی نہیں مگر میرا تعلق تو ابھی بھی اپنے دین سے ہے میں تو مسلمان عورت ہوں نہ تو ایک مسلمان عورت کو اللہ تعالیٰ نے پردے کا حکم دیا ہے مجھے اُمید ہے آپ میری بات کو سمجھے گے اور پھر دوبارہ اس بارے میں مجھ سے کوئی بات نہیں کریں گے اگر نہیں تو مجھے حویلی چھوڑ آئے۔ آروش سنجیدگی سے کہتی اپنے کمرے کی طرف چلی گئی۔ جب کی دلاور خان کو حد درجہ پریشانی نے آگھیرا تھا۔

www.kitabnagri.com

نور اور زوبیہ اچھے سے سمجھا دینگی میں باپ تھا مجھے ایسے بات نہیں کرنی چاہیے تھی اگر ماں یا بہنوں میں سے کوئی کہے گا تو خود ہی مان جائے گی۔ دلاور خان کچھ سوچ کر پرسکون ہوئے۔

نجمہ۔ انہوں نے ملازمہ کو آواز دی۔

جی صاحب؟ نجمہ فورن سے متوجہ ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

اُپر آروش کے لیے اچھا سا بریک فاسٹ لیکر جاؤ اور یمان کہاں ہیں؟ دلاور خان ڈائینگ ٹیبل پہ بیٹھ کر بولے

میں یہاں ہوں۔ ملازمہ کے کچھ کہنے سے پہلے یمان داخلی دروازے سے آتا دلاور خان سے بولا
کہاں تھے؟ دلاور خان نے پوچھا

کال تھی اس لیے لان میں تھا اور یہ آپ کی بیٹی کہاں ہیں؟ یمان نے آس پاس گہری نظر ڈال کر اپنے لہجے کو سرسری کرنا چاہا مگر پھر بھی بے چینی صاف عیاں تھی۔

کمرے میں ہے وہاں ناشتہ کرے گی نجمہ لیکر جا رہی ہے۔ دلاور خان نے نجمہ کی جانب اشارہ کیا جو ایک ٹرے میں ناشتہ سیٹ کر رہی تھی۔

بریڈ جوس اور جیم کے بجائے پراٹھا ٹھیک رہے گا کیونکہ عام طور پہ گاؤں کے رہنے والے یہی کھاتے ہیں۔ یمان نے ٹرے میں ہلکے پلکے سادیکھا تو کہے بنانہ رہ پایا جب کی اُس کی بات پہ دلاور خان حیرت سے یمان کو دیکھنے لگے جس کی فکر مند نظریں ٹرے میں تھی جو آروش کے لیے تیار ہو رہی تھی۔

تمہیں کیسے پتا آروش گاؤں میں رہتی تھی؟۔ دلاور خان کے سوال پہ یمان کی سٹی گم ہوئی تھی۔

کیا مطلب کیسے پتا آپ نے خود تو بتایا تھا وہ گاؤں میں رہتی ہے اب یوں مجھے مشکوک نظروں سے نہ دیکھے آپ نے خود ہی بتایا تھا ورنہ میرے پاس کوئی غیبی علم تھوڑی ہے۔ یمان گڑبڑا کر جلدی سے

وضاحت دیتے بولا

Posted On Kitab Nagri

مجھے تو ایسا کچھ یاد نہیں میں نے تو گاؤں کا لفظ استعمال ہی نہیں کیا تھا۔ دلاور خان اپنے دماغ پہ زور دیئے بولے

آپ کی غلطی نہیں بڑھتی ہوئی عمر کے ساتھ باتیں بھول جانا عام بات ہے اس لیے ڈونٹ وری۔ یمان سارا کچھ اُن کی عمر پہ ڈالتا جو س کا جگ اُٹھائے گلاس میں جو س انڈیلتا ٹرے میں رکھ کر ملازمہ کو اُپر جانے کا اشارہ دینے لگا۔ جب کی دلاور خان یمان کو گھورنے میں مصروف تھے ایسا پہلی بار ہوا تھا جو کسی نے اُن کو عمر کا طعنہ دیا ہو اور وہ یمان نے یہ بات اُن کے لیے ناقابل قبول تھی تبھی وہ یہ محسوس نہیں کر پائے یمان آروش کے لیے کتنے بریڈز جمع کرتا ٹرے میں رکھ چکا ہے اُس کے لیے حیران بس نجمہ ہو رہی تھی اُس نے بے ساختہ اپنا تھوک نگلا۔

صاحب ایک دو بریڈ ٹھیک ہے وہ اتنی سمارٹ اور گوری چسٹی ہے مجھے نہیں لگتا اتنا کچھ کھاتی ہوگی پراٹھا بھی آپ بول رہے ورنہ انہوں نے ایسا کچھ نہیں کہا بڑے صاحب کو۔ نجمہ نے جلدی سے ٹرے یمان کی پہنچ سے دور کیا جو ٹیبل پہ سارا کچھ ایک ٹرے میں رکھنے کے درپہ تھا۔
تمہیں بڑا پتا ہے۔ یمان نے آنکھیں چھوٹی کیے اُس کو گھورا تو وہ گڑبڑائی اُس نے پہلی بار یمان کا ایسا انداز دیکھا تھا۔

اسے چھوڑو میری طرف دیکھو کیا کہا میں بوڑھا ہوتا جا رہا ہوں؟ بیٹا جی پٹھان کبھی بوڑھے نہیں ہوتے۔ دلاور خان نے یمان کا دھیان اپنی جانب کیا تو نجمہ فورن وہاں سے کھسک گئی۔

Posted On Kitab Nagri

آئے واز جسٹ کڈنگ۔ ایمان جو س کا گلاس منہ کے پاس کرتا جلدی سے بولا
بھی مجھے ایسا مذاق پسند نہیں۔ دلا اور خان نے ہاتھ اُپر کیے کہا
اچھی بات ہے۔ ایمان نے جیسے جان چھڑائی

oooooooooooooooooooooooooooo

ذات بدل گی "ماں باپ بدل گئے" گھر بدل گیا "اب میں اپنا حلیہ بھی بدل دوں کبھی نہیں میں نے بہت
کمپر وائز کر لیا مگر اپنے پردے پہ بالکل کوئی کمپر وائز نہیں۔ آروش جب سے کمرے میں آئی تھی
بڑبڑانے میں مصروف تھی تبھی دروازہ نوک ہوا

کون ہے؟ آروش نے کوفت بھری نظروں سے دروازے کو دیکھا
میں ہوں نجمہ آپ کے لیے ناشتہ لائی ہوں۔ دروازے کے پار کھڑی نجمہ نے بتایا تو اُس کی بھوک چمک
اُٹھی تھی کل کا سارا دن اُس نے کچھ نہیں کھایا تھا جس وجہ سے اب زور کی بھوک نے اُس کو ستایا تھا۔
آجاؤ۔ آروش نے اجازت دی۔

www.kitabnagri.com

یہ آپ کا ناشتہ۔ نجمہ نے مسکرا کر ناشتے کی ٹرے کمرے میں موجود شیشے کی ٹیبل پہ رکھی تو آروش کی
نظر ٹیبل پہ پڑی تو ماتھے پہ بل نمایاں ہوئے

یہ کیا ہے؟ آروش بریڈ کو عجیب نظروں سے دیکھ کر نجمہ سے بولی
بریڈ ہے جی۔ نجمہ نے پر جوش آواز میں بتایا تو آروش نے اُس کو گھورا

Posted On Kitab Nagri

مجھے بھی نظر آرہا ہے مگر میں ناشتہ اتنا لکھ نہیں کرتی مجھے بھوک لگی ہے میرے لیے دیسی گیہ سے پراٹھا بناؤ دو تین۔ آروش بریڈ ٹرے میں واپس رکھتی نجمہ سے بولی جس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی تھیں۔ دو تین پراٹھے وہ بھی دیسی گیہ کے ساتھ؟؟ نجمہ پورا منہ کھول کر کہتی ساتھ میں ہاتھ کی انگلیوں کو بھی اشارہ کرنے لگی۔

ہاں کیوں؟ کیا گھر میں آٹا نہیں یا گیہ ختم ہے؟ آروش کو اُس کا اتنا حیران ہونا سمجھ نہیں آیا آٹا تو بہت ہے جی مگر آپ دیسی گیہ والے پراٹھے نہ کھاؤ موٹی ہو جائے گی اور آجکل اچھے رشتے سلمہ و سمارٹ لڑکیوں کے لیے آتے ہیں۔ نجمہ نے اپنے مفت مشورے سے اُس کو نوازہ تو آروش نے اپنی آنکھیں چھوٹی کیے اُس کو گھورا جیسے کچھ دیر قبل یمان نے گھورا تھا۔ میں بچپن سے یہی کھاتی آئی ہوں اور ایسی ہی ہوں تم شہری لوگوں کو کیا پتا دیسی گیہ کے فوائد۔ آروش سر جھٹک کر کہتی بیڈ پہ بیٹھ گئی۔

وہ جی اصل بات یہ ہے کہ یہاں دیسی گیہ نہیں۔ نجمہ گڑبڑا کر بولی
www.kitabnagri.com

دیسی گیہ نہیں؟ آروش نے کنفرم کرنا چاہا

ہو گا جی کیوں نہیں ہو گا میں کچن میں دیکھتی ہوں۔ نجمہ اتنا کہتی کمرے سے باہر جانے لگی۔

سُنو یہ ٹرے واپس لے جاؤ مجھے نہیں کھانا روکھا سو کھا سا بریڈ۔ آروش منہ کے زاویے بگاڑ کر بولی روکھا سو کھا کہاں ہیں جو س کا گلاس ہے اور جیم بھی تو ہے۔ نجمہ نے فورن سے کہا تو آروش تپ اُٹھی۔

Posted On Kitab Nagri

تم لیکر اسے۔ آروش نے بیزاری سے کہا
جی بہتر۔ نجمہ اتنا کہتی فورن ٹرے لیتی باہر نکلی۔

اففففف یا اللہ مجھے صبر دے مجھے نہیں رہنا یہاں عجیب لوگ ہے لنچ کے وقت ناشتہ کر رہے ہیں اور پتا نہیں لنچ کب تیار ہوتا ہو گا ان کا۔ نجمہ کے جانے کے بعد آروش بڑ بڑائی۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

کیا ہوا؟ آروش نے کچھ نہیں کھایا؟ دلاور خان نے اُس کو ایسے واپس آتا دیکھا تو پوچھا میاں بھی اپنا کھانا بھول کر اُس کو دیکھ رہا تھا۔

وہ صاحب جی انہوں نے کہا مجھے دو تین دیسی گیہ والے پراٹھے کھانے ہیں میں یہ سب نہیں کھاتی ناشتے میں۔ نجمہ ایک نظر یمان پہ ڈالتی بولی تو دلاور خان کی نظریں بے ساختہ یمان پہ پڑی جو اُن کو ایسے دیکھ رہا تھا جیسے بول رہا ہوں میں نے تو پہلے ہی کہا تھا۔

اچھا ٹھیک ہے وہ جو کہتی ہے تم بناؤ۔ دلاور خان نے کہا

مجھے پراٹھا نہیں بنانا آتا گک بھی چھٹی پہ ہے۔ نجمہ نے اپنا مسئلہ بتایا

تمہیں آسان سا پر اٹھانا نہیں آتا؟ دلاور خان کو یقین نہیں آیا

نہیں صاحب۔ نجمہ نے فوراً سے کہا

Posted On Kitab Nagri

مجھے آتا ہے میں بنادیتا ہوں تم جلدی سے اُن کو دے آنا۔ یمان جلدی سے کہتا اپنی جگہ سے اُٹھ کر پہنی ہوئی براؤن لیدر کی جیکٹ اُتارتا شرٹ کی بازوؤں کے کف فولڈ کرنے لگا۔

صاحب آپ بنائے گے؟

یمان تم پر اٹھے بناؤ گے؟ ملازمہ اور دلاور خان ایک آواز میں بولے تو یمان جو کف فولڈ کر رہا تھا اُن کو دیکھنے لگا جن کی آنکھیں حیرت سے پھیلی ہوئی تھی۔

ہاں کیوں ڈید آپ نے میرے لیے اتنا کیا ہے میں آپ کی بیٹی کے لیے دو تین پراٹھا نہیں بنا سکتا۔ یمان جلدی سے بولا

تم نے کبھی بتایا نہیں ایسا کچھ اور تمہیں تو اسٹوڈیو جانا ہوتا ہے آج تو بارہ بج گئے ہیں۔ دلاور خان ہاتھ میں پہنی گھڑی میں وقت دیکھ کر بولے

نہیں آج مجھے کہی نہیں جانا سوچا آج کا دن آپ کے ساتھ سپینڈ کروں۔ یمان نے مسکرا کر کہا چلو اچھا ہے سالوں بعد تمہیں میرا خیال تو آیا مگر تمہیں پراٹھا بنانے کی ضرورت نہیں میں ڈرائیور سے کہہ کر منگواتا ہوں۔ دلاور خان نے جواب مسکرا کر کہا

باہر سے کیسے جانے وہ کونسے آئلز ایک ساتھ ملا کر کھانے کی چیزوں میں ڈالتے ہیں ملاوٹ کرتے ہیں ایسے میں اُن کا گلا بھی خراب ہو سکتا ہے وہ بیمار بھی ہو سکتی ہے یہاں میں ٹھیک سے کردوں گا سب کچھ۔ دلاور خان کی بات پہ یمان نے اپنی بات پہ زور دیا۔

Posted On Kitab Nagri

صاحب بنانے دے نہ اگر یہ اپنی بہن کے لیے بنانا چاہتے ہیں تو۔ نجمہ ستائش بھری نظروں سے یمان کے ڈمپلز دیکھتی دلاور خان سے بولی تو یمان کی مسکراہٹ پل بھر سمٹ گئی تھی کشادہ پیشانی میں لا تعداد بلوں کا اضافہ ہوا تھا

کیا کہا بہن کو نسی بہن ہوش ہے کچھ۔ یمان بہن لفظ پہ تپ اٹھا جب کی اُس کا انداز دیکھ نجمہ ڈر کر کچھ قدم دور ہوئی۔

کیا ہو گیا ہے یمان ہوش کرو اور جاؤ پراٹھا بناؤ آروش کو بھوک لگی ہوگی۔ دلاور خان کو اُس کا ایسا رد عمل سمجھ تو نہیں آیا مگر وہ نظر انداز کیے بولے

جی میں جاتا ہوں۔ یمان جو سخت نظروں سے نجمہ کو دیکھ رہا تھا آروش کے ذکر پہ جلدی سے بول کر کچن کی جانب بڑھا

تم بھی ساتھ جاؤ اُس کو کسی چیز کی ضرورت نہ پڑ جائے۔ دلاور خان نے نجمہ سے کہا جو خاموش کھڑی تھی۔

جی صاحب۔ نجمہ فرمانبرادی کا مظاہرہ کیے کچن میں آئی جہاں یمان کینٹ کے پاس کھڑا جانے کیا تلاش کر رہا تھا

میں آٹا گوندھ کے دیتی ہو۔ نجمہ نے یمان کو مخاطب کیے کہا

شکر یہ مگر میں خود کر لوں گا۔ یمان نے صاف چٹا انکار کیا تو وہ اپنا سامنہ لیکر رہ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

ویسے آپ نے کبھی اپنے لیے بھی پراٹھا نہیں بنایا آج کیسے بنا رہے ہیں حیرت کی بات یہ راز کبھی آپ نے ظاہر تو نہیں کیا اور دلچسپ بات آپ کو آٹا گوندنا بھی آتا ہے یہ تو تعجب والی بات ہے ویسے۔ نجمہ نے یمان کو دیکھ کر بھرپور حیرانی کا مظاہرہ کیا جو آٹے میں تھوڑا پانی ڈال رہا تھا

یہ مجھے دے میں پکڑ لیتی ہوں۔ نجمہ نے یمان کو اپنی گھڑی اور دوسرے ہاتھ کی کلانی میں موجود مختلف بینڈز اتار تادیکھا تو کہا

شکریہ۔ یمان اپنی چیزیں اُس کو دیتا خود اپنے دونوں ہاتھ آٹا گوندنے میں لگا دیئے۔ پاس کھڑی نجمہ پر شوق نظروں سے کبھی اُس کو تو کبھی اُس کے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھیں جواب آٹے سے لدے ہوئے تھے۔

مجھے کیا دیکھ رہی ہو؟ یمان جو آٹا گوند رہا تھا خود پہ اُس کی نظریں محسوس کی تو گھور کر پوچھا صاحب ایمان سے بہت پیارے لگ رہے ہیں یوں آٹا گوندنے ہوئے آپ کے یہ گورے چٹے ہاتھ گندمی آٹے میں کیا خوب بچ رہے ہیں پر ایک بات بتائے کیا آپ نیچرل گورے گورے ہیں یا گورے ہونے کا انجیکشن لگایا ہے میں نے نہ یوٹیوب پہ دیکھا تو ایک مشین ہوتی ہیں وہ انسان جاتا ہے تو رنگت کالی ہوتی ہے مگر جب واپس مشین سے نکالتا ہے تو پورا گورا ہوتا ہے کہیں آپ نے بھی تو ایسا نہیں کیا اور مجھے تو آپ کے یہ دونوں ڈمپلز بھی نکلی لگتے ہیں ایسا لگتا ہے بھلا اتنے گہرے تھوڑی ہوتے ہیں اور آپ کی

Posted On Kitab Nagri

بیزرڈ بھی ہے تو بھی نظر آرہے۔ نجمہ پوری طرح سے ایمان کا جائزہ لیتی بولی اتنے سالوں بعد اُس کو پہلی بار اتنا غور کرنے کا وقت ملا تھا تبھی اپنے اندر موجود ساری باتیں اُس کے سامنے کی۔

ایکسرانگال لیا ہے تو مجھے گھورنا بند کرو۔ ایمان اُس کی بات سن کر نفی میں سر ہلاتا کہہ کر سینک کی جانب بڑھ کر اپنے ہاتھ دھونے لگا

آپ یہی رُکے میں اپنا موبائل لاتی ہوں پھر سیلفی لیتے ہیں سچے بڑے پیارے لگ رہے ہیں۔ نجمہ اتنا کہتی کچن سے باہر کو بھاگی۔ ایمان اُس کی بات پہ دھیان دیئے بنا اپنے کام میں مصروف رہا۔ نجمہ جب تک واپس آئی تب تک ایمان ایک پراٹھا بنا چکا تھا

آپ کی سپیڈ بڑی باسٹ (فاسٹ) ہے۔ نجمہ ایک نظر پراٹھے پہ ڈال کر اپنی فون کا کیمرہ آن کرنے لگی۔ مجھے تنگ مت کرو۔ نجمہ اُس کے پاس کھڑی ساتھ میں سیلفی لینے لگی تو ایمان نے اُس کو ٹوکا

نہیں صاحب تنگ کہاں بس ایک دواپنے ساتھ تصویریں لینے دے سچی میری بہنیں تو جل جل کے راکھ ہو جائے گی آفٹر آل آپ اتنے بڑے سٹار ہیں۔ نجمہ دانتوں کی نمائش کرتی بولی تو ناچار ایمان نے ہلکی

مسکراہٹ کے ساتھ اُس کے ساتھ تصویر نکلوانے لگا تو نجمہ کا موبائل گرتے گرتے بچا وہ خوشی سے نہال ہوتی تھر تھر تصویر اپنے موبائل میں کیچ کرنے لگی۔

اب فٹو یہاں سے۔ ایمان سر جھٹک کر بولا تو نجمہ کھی کھی کر ہنسنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

ہائے بنا فلٹر کے آپ کی تصویریں کتنی پیاری آئی ہے اگر میں ایک دواپنی انسٹا اکاؤنٹ میں لگا دوں تو ضرور وائرل ہو جانی ہے پھر ہر ایک اپنے پیج پہ پوسٹ کرے گا اور کیپشن ہو گا پاکستان کا مشہور گلوکار یمان مستقیم کی پراٹھے بنانے وقت خوبصورت تصاویر سوشل میڈیا پہ دھوم مچاتے ہوئے۔ نجمہ نے بونگیاں مارنے پہ کوئی کثر نہیں چھوڑی۔

اگر تمہارا ہو گیا تو پراٹھے لیکر جاؤ۔ یمان اپنی پیشانی سے پسینہ صاف کیے اُس سے بولا
ہائے بن گئے اتنی جلدی۔ نجمہ حیران ہوئی۔
ہمممم یہ پکڑو۔ یمان نے ٹرے اُس کو پکڑائی۔
خوشبو تو بڑیا آرہی ہے۔ نجمہ بڑبڑاتی کچن سے باہر جانے لگی۔
سُنو۔ یمان نے اچانک سے اُس کو آواز دی
جی صاحب۔ نجمہ فورن سے پلٹی۔

اُن سے کہنا آج بنا دیسی گیہ کے کھائے کل دیسی گیہ والے پراٹھے ہو گے اور یہ سب تم اُس کو اپنی طرف سے کہو گی پراٹھے بھی تم نے بنائے ہیں اگر وہ پوچھے تو۔ یمان نے سنجیدگی سے اُس کو سمجھایا
جی وہ تو میں کہہ دوں مگر آپ اُن کو آپ کیوں بول رہے وہ آپ سے بڑی تو نہیں ہیں۔ نجمہ نے نا سمجھی سے اُس کو دیکھ کر کہا

Posted On Kitab Nagri

پراٹھے ٹھنڈے ہو رہے ہیں۔ ایمان اُس کی بات نظر انداز کیے بولا تو نجمہ منہ کے زاویے بگاڑتی آروش کے کمرے کی جانب بڑھی۔

یا اللہ مجھے بھی کوئی پراٹھے بنانے والا شخص دے دو۔ نجمہ حسرت بھری نظروں سے پراٹھوں کو دیکھ کر دعائیہ انداز میں بڑبڑانے لگی۔

میں آجاؤں؟ نجمہ آروش کے کمرہ کا دروازہ نوک کیے اُس سے اجازت طلب ہوئی
ہاں آجاؤ اتنا وقت کون لگاتا ہے پراٹھے بنانے میں۔ آروش نے اُس کو اجازت دیتے ہوئے کہا
اوجی بنانے والا وقت لگاتا ہے۔ نجمہ کی زبان میں کھجلی ہوئی۔

میرے آگے کوئی نہیں بولتا اس لیے خاموش رہو۔ آروش اُس کو گھور کر کہتی پراٹھا اپنی جانب کھسکانے لگی جب کی نجمہ منہ لٹکائے اُس کو دیکھنے لگی۔

بیچارہ قسمت کا مارا ہو گا جس کی ان سے شادی ہوگی۔ نجمہ غور سے آروش کا سنجیدہ چہرہ دیکھتی ان دیکھے انسان سے ہمدردی کرنے لگی اُس کو آروش نک چڑھی سی لگی ساتھ میں خوبصورت بھی جس نے نماز کے اسٹائل میں ڈوپٹہ پہنا ہوا تھا ہونٹوں کے پاس بنا ہوا چھوٹا سا تیل جو اُس پہ بہت پیارا لگ رہا تھا۔

بنانے والے نے فرصت سے بنایا ہے ویسے اگر کیا ہوتا جو یہ اپنے بال دیکھاتی۔ نجمہ آروش کو دیکھتی ٹھنڈی سانس لیکر سوچنے لگی دوسری طرف آروش نے پراٹھے کا پہلا نوالہ توڑ کر کھانے لگی تو اُس کو بہت

Posted On Kitab Nagri

پسند آیا جو اُس کے چہرے سے ظاہر ہونے لگا تھا مگر اُس نے جلدی سے اپنے تاثرات پہ قابو پائے نارمل انداز میں کھانے لگی۔

بندہ ایک لفظ تعریف کر لیتا ہے کتنی محنت اور لگن سے ایمان سرنے پر اٹھے بنائے تھے جیسے کوئی قلعہ فتح کرنا ہوا اور ایک یہ ہے جو تعریف تک نہیں کر سکتی۔ نجمہ جو بہت دیر تک اُس انتظار میں تھی کے آروش کچھ کہے گی مگر اُس کو خاموشی سے کھاتا دیکھ کر منہ بنائے بڑبڑانے لگی۔

تم کیا یہاں بیٹھی میرے نوالے گن رہی ہو جاؤ یہاں سے برتن میں خود لاؤں گی نیچے۔ آروش کی نظر نجمہ پہ پڑی تو فوراً سے اُس کو ٹوکا تو ہڑبڑا کر کمرے سے باہر نکلی جہاں ایمان یہاں سے وہاں ٹہلتا شاید اُس کے ہی انتظار میں تھا۔

کچھ کہا انہوں نے؟ ایمان نے نجمہ کو دیکھا تو جلدی سے اُس کی جانب بڑھا

بڑے صاحب کی چاروں سیٹیاں ایک طرف اور یہ ایک طرف تو بہ خدا کی اتنی کھڑوس ہیں کے کیا بتاؤ۔ نجمہ ہاتھ جھلا کر کہتی نیچے کی جانب بڑھی۔

بھلا مجھ سے بہتر کون جانتا ہے کے یہ کتنی کھڑوس ہیں۔ ایمان آروش کے کمرے کا دروازہ دیکھ کر مسکرا کر خود سے بولا۔



آپنی کو ہم سے مل کر جانا چاہیے تھا۔ فار یہ بیگم حریم کے لیے کھانا لائی تو اُس نے شکوہ کناں لہجے میں کہا۔

Posted On Kitab Nagri

میں کیا کہہ سکتی ہوں بیٹا یہاں ہم سب بھی پریشان ہے وہ کیسے پٹھان لوگ کے ساتھ رہ رہی ہوگی اور کچھ کھایا پیا ہوگا بھی یا نہیں۔ فار یہ بیگم نوالہ اُس کی جانب بڑھائے بولی
کیا اب آپ پٹھانوں کے ساتھ رہے گی؟ حریم کی آنکھوں میں اشتیاق اُبھر آیا
ہمم۔ فار یہ بیگم نے ہنکارہ بولا

کیا ہم اُن کے ساتھ رہ سکتے ہیں؟ آپ کو پتا ہے ہمیں پٹھان لوگ بہت پسند ہیں اُن کی لینگو تاج اتھارٹی بول چال طور طریقے سب بہت دلچسپ ہوتے ہیں اور اُن کا ڈریسنگ سینس تو کمال کا ہوتا ہے وہ پتا نہیں گرا رہ یا شرارہ پہنتے ہیں جس میں شیشوں کا کام ہوا ہوتا ہے اور اُن کے ماتھے پہ جھومر پہ پہنا ہوتا ہے یہ ہم نے ڈراموں میں دیکھا ہیں اور پٹھان لوگوں کو غصہ بھی بہت جلد آ جاتا ہے اور بہت آتا ہے۔ حریم سارا کچھ بھول کر فار یہ بیگم کو بتانے لگی جو حیرت سے اُس کو دیکھ رہی تھی۔
بھی یہ سب کچھ تو مجھے نہیں پتا مجھے بس آروش کی یہ فکر ہو رہی ہے کہ وہ انجان لوگوں میں کیسے رہے گی۔ فار یہ بیگم نے کہا

www.kitabnagri.com

انجان کہاں؟ وہ تو اُن کے والدین ہو گئے نہ اور دیکھیے گا وہ بہت خوش رہے گی۔ حریم نے مسکرا کر کہا
کاش ایسا ہو جیسا تم بول رہی ہو۔ فار یہ بیگم بھی جواب مسکرا کر بولی

Posted On Kitab Nagri

آپ کی بات ہو تو ہم سے کروائیے گا ہم اُن سے تصاویریں مانگے گے پوری فینیلی کی پھر جب ہمارا بچہ ہو جائے گا نہ تو ہم اُس کے ساتھ آپ کی پاس جائے گے۔ حریم کا لہجہ پر جوش ہوتا جا رہا تھا فارہ بیگم کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی تھی اُس کو پہلے جیسے انداز میں بات کرتا دیکھ کر۔

ٹھیک ہے میں دیدار سے کہہ کر آج ہی تمہاری اُس سے بات کرواتی ہوں پھر جو چاہے اُس سے پوچھ لینا اور مانگ لینا جتنی چاہے تصاویریں۔ فار یہ بیگم اُس کے ماتھے بوسہ لیتی ہوئی بولی

شکریہ۔ حریم خوش ہوئی

اچھا اب کھانا کھاؤ اُس کے بعد دوائیں بھی کھانی ہے۔ فار یہ بیگم نے اُس کی توجہ کھانے کی جانب بڑھائی تو حریم نے مسکرا کر سر اثبات میں ہلایا

○○

ماہی کب سے نوٹ کر رہی تھی شازل کو جس کا پورا دھیان لیپ ٹاپ کی جانب تھا اور اُس کے ہاتھوں کی انگلیاں تیزی سے کیبورڈ پہ چل رہی تھی اُس کو مزید برداشت نہیں ہوا تو آہستہ سے چل کر بیڈ پہ اُس کے ساتھ بیٹھ کر لیپ ٹاپ کی اسکرین کو دیکھنے لگی تو اُس کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا کیونکہ شازل نے گوگل یہ پٹھان ذات سرچ کی ہوئی تھی۔

یہ آپ کیا کر رہے؟ ماہی کو سمجھ نہیں آیا

Posted On Kitab Nagri

بابا سائیں نے کہا تھا ہمارا ماحول اور جہاں آروش گی ہے اُن کا ماحول ایک جیسا ہے تو وہی دیکھ رہا تھا کہ پٹھان لوگ کیسے ہوا کرتے ہیں اُن کا رہن سہن پہننا اوڑھنا کافی دلچسپ اور خوبصورتی سے بیان ہے مگر صرف ایک پٹھان کی بات کرے جہاں میری بہن گی ہے تو وہاں ایسا کچھ نہیں۔ شازل نے گہری سانس بھر کر سنجیدگی سے کہا

کیا مطلب؟ ماہی نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگی۔

یہ دیکھو۔ شازل نے ایک منٹ میں کچھ سرچ کرنے کے بعد لیپ ٹاپ کی اسکرین ماہی کی طرف کی۔
دلاور خان؟ ماہی نے اتنا کہہ کر شازل کو دیکھا

ہاں دلاور خان آروش کا ریکل فادر جس کو خاندان والوں نے عاق کر لیا تھا وجہ ایک کرسچن عورت سے شادی کرنا اُس کے بعد یہ فلموں میں کام کرنے کی وجہ سے سب خاندان والوں نے اعتراض اٹھایا تھا ان کے خاندان میں پردے پہ سختی تھی مگر دلاور خان جس طرح پہلے نون مسلم عورت سے شادی کی اُن کے لیے سب بیہودگی تھی دلاور خان نے بیوی نے اسلام تو قبول کیا مگر اسلام کو اپنایا نہیں عام طور پہ لڑکی اپنے شوہر کے حساب سے طور طریقے اپناتی ہے مگر یہاں ایسا نہیں ہے یہاں دلاور خان نے اپنی بیگم کے طور طریقے اپنائے۔ شازل اتنا کچھ کہتا اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا تو ماہی نے غور سے شازل کا چہرہ دیکھا جہاں چاکلیٹی براؤں آنکھیں جس میں ایک الگ سی چمک ہوا کرتی تھی ایک عزم ہوتا تھا آج وہ اُداس تھی کشادہ پیشانی پہ بے شمار بل تھے کھڑی ناک عنابی ہونٹ جہاں ہر وقت خوبصورت

Posted On Kitab Nagri

مسکراہٹ کا احاطہ ہوا کرتا تھا آج سختی سے بھیجنے ہوئے تھے تیز سفید رنگت جس میں ہلکے سرخ پن بھی تھا بیشک وہ ایک شاندار مکمل انسان تھا جس کی خواہش ہر لڑکی کرتی ہوگی وہ صرف چہرے سے خوبصورت نہیں تھا اُس کی بس چہرے کی بناوٹ خوبصورت نہیں تھی بلکہ وہ خود پورا خوبصورت تھا اُس کا ہر انداز بے لچک اور شاندار تھا اُس کی شخصیت میں ایک الگ چارم ہوتا تھا جو اُس کو احساسِ کمتری کا شکار کرتا تھا وہ ایک بات اچھے سے جانتی تھی اگر وہ شازل کی زندگی میں بیوی یاونی کی حیثیت سے نہ جاتی تو سامنے والا شخص کبھی بھی اُس پہ ایک نگاہ نہ ڈالتا وہ چاہے جتنا سچ سنور لیتی مگر ظاہری خوبصورتی کے لحاظ سے وہ شازل سے بہت کم تھی۔

تمہیں کیا ہوا؟ شازل نے ماہی کی طرف سے خاموشی پائی تو گردن موڑ کر اُس کا چہرہ دیکھنے لگا جو بہت کھوئی ہوئی سی لگی۔

مجھے آپ کی یہ چین بہت پسند ہے آپ کے گلے میں بہت سوٹ کرتی ہے۔ ماہی شازل کی چانک آواز پہ ہوش میں آتی شازل پہنی ہوئی لونگ چین کو اپنے ہاتھ میں لیتی ہوئی بولی تو شازل نے اُس کو گھورا کہاں وہ اُس کے ساتھ اپنا مسئلہ ڈسکس کر رہا تھا آروش کے مطلق اور کہاں یہ محترم اُس کی پہنی ہوئی چین میں اٹکی ہوئی۔

کہو تو تمہیں گفٹ کردوں ویسے بھی بچے کی پیدائش پہ تمہیں کچھ تحفے میں دینا ہے تو یہی ٹھیک۔ شازل لیپ ٹاپ دور کرتا اُس کو اپنے حصار میں لیے بولا

Posted On Kitab Nagri

میرا وہ مطلب نہیں تھا یہ آپ کی ہے اور آپ پہ ہی سوٹ کرتی ہے میں نے تو بس ویسے ہی کہا رہی بات بچے کی پیدائش پہ تحفہ دینے کی تو وہ نہ بھی دے فرق نہیں پڑتا کونسا ہماری زندگی میں سب کچھ نارمل رہا ہے نہ آپ نے مجھے منہ دیکھائی دی اور نہ ہماری شادی کی پہلی انیورسری منائی اب تو خیر سے دوسری بھی آنے والی ہیں میری سالگرہ کے دن بھی آئے تھے کونسا آپ نے تب مجھے برتھ ڈے گفٹ کیا۔ ماہی اُس کی شرٹ کے بٹنز سے چھیڑ چھاڑ کرتی اپنی شکایات کا اظہار کرنے لگی تو شازل نے اپنی ٹھوڑی اُس کے سر پہ رکھی۔

مجھے نہیں تھا پتا میری بیگم اتنی حساس ہو گی میری غلطی ہے مجھے تمہاری ہر چیز کا خیال رکھنا چاہیے تھا میں کوشش کروں گا تمہیں کبھی شکایت کا موقع نہ دوں۔ شازل اُس کے بالوں میں بوسہ دے کر بولا میں نے ویسے ہی آپ سے دل کی بات کی ورنہ میرے لیے دنیاوی چیزوں سے زیادہ آپ کا ساتھ ضروری ہے میرے لیے آپ کا میرا ہونا کسی نعمت سے کم نہیں میں آپ کے قابل نہیں تھی مگر آپ کو مجھ سے نوازا گیا اور میں اتنی اچھی نہیں تھی جو میرا جیون سا تھی آپ بنے ہیں بہت خوش قسمت ہوں شازل اور یہ بات مجھے آپ کے ملنے کے بعد پتا چلی ہے۔ ماہی جذب کے عالم پہ بولتی چلی گئی۔

کون کس چیز کا حقدار یہ بات ہمارا رب بہتر جانتا ہے تم اس بات کے بارے میں مت سوچو اور تم نے کہا میں تمہارے لیے کسی نعمت سے کم نہیں تو کیا میں اس کو اظہارِ محبت سمجھوں؟ شازل کا لہجہ آخر میں شرارت سے بھرپور ہو گیا

Posted On Kitab Nagri

جی نہیں نعمت ہی سمجھے۔ ماہی نے منہ بنا کر کہا تو سازل کا چھت پھاڑ قمقمہ گونج اُٹھا۔

○○

دُرید مجھے تم سے بات کرنی ہے بیٹا۔ کلثوم بیگم دُرید کے کمرے میں آتی اُس سے بولی

جی کہے میں سن رہا ہوں۔ دُرید اُن کی جانب متوجہ ہوا

تمہاری شادی کروانا چاہتی ہو تمہاری عمر تیس سال سے اُپر ہو گئی ہے ماشا اللہ سے اور اب میں تمہیں یوں

اس طرح اکیس نہیں دیکھ سکتی۔ کلثوم بیگم اُس کو دیکھ کر سنجیدگی سے بولی

اماں سائیں میں حریم سے شادی کروں گا بس اب کچھ ماہ ہے بچہ پیدا ہو جائے اُس کے بعد۔ دُرید نے

جواب دیا

حریم سے شادی کا فیصلہ کرنے میں تم نے دیر لگا دی ہے وہ نہیں مانے گی۔ کلثوم بیگم گہری سانس بھر کر

کھا

اُس کو منانا میرا کام ہے وہ مان جائے گی آپ فکر نہ کرے۔ دُرید نے کلثوم بیگم سے زیادہ خود کو تسلی

کروائی۔



صبح کو آنا تھا اور شام لگادی۔ دلاور خان زوبیہ بیگم اور نور کو آتا دیکھا تو خوشگوار لہجے میں کہا

ٹریفک ایسٹوڈیڈ۔ نور نے اُن سے مل کر بتایا

Posted On Kitab Nagri

میرے پاس سرپرائز تم دونوں کے لیے۔ دلاور خان نے کہا تو زوبیہ بیگم اور نور ایک دوسرے کو دیکھنے لگیں۔

زر گل زرفشاں اور زر نور آرہی ہے کل پاکستان کیا وہ سرپرائز؟ نور نے اُن کو دیکھ کر کہا وہ تو آرہی ہیں مگر سرپرائز دوسرا ہے چلو تو دیکھاؤ۔ دلاور خان نے ایک طرف ہو کر راستہ دیا تو دونوں نے کندھے اُچکائے

لیٹس سی کے کیا سرپرائز ہے۔ زوبیہ بیگم نے کہا تو نور نے تائید میں سر ہلایا یہ دیکھو۔ دلاور خان نے آروش کے کمرے کا دروازہ کھول کر اُن کو جانے کا اشارہ دے کر کہا تو اُن کی نظر ایک لڑکی پہ پڑی جو مگن انداز میں کسی مسئلے کے بغیر نماز پڑھنے میں مصروف تھی۔ وہ ازشتی؟ نور نے نا سمجھی سے دلاور خان کو دیکھا

یہ حور ہے میری بچی؟ زوبیہ بیگم آروش کی پشت دیکھی تو اپنے منہ پہ ہاتھ رکھ کر نم لہجے میں دلاور خان سے پوچھا۔

www.kitabnagri.com

بلکل یہ ہماری بچی ہے۔ دلاور خان نے کہا نور کو بھی خوشگوار حیرت نے آگھیرا۔ وہ سب دس منٹس سے آروش کی نماز ختم ہونے کا انتظار کر رہے تھے۔ دوسری طرف آروش اپنے حساب سے نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تو زوبیہ بیگم اور نور کو حیرت سے دیکھنی لگی۔

Posted On Kitab Nagri

یہاں آؤ میرے پاس کیا تم نے مجھے پہچانا نہیں میں تمہاری ماں ہوں۔ زوبیہ بیگم آروش کے پاس آتی اُس کو اپنے گلے لگائے کر خوشی سے چور لہجے میں بتانے لگی۔

اور میں تمہاری بہن زرتاشہ نور۔ نور نے بھی اپنی موجودگی کا احساس کروایا تو آروش غور سے دونوں کا جائزہ لینے لگی پہلے زوبیہ بیگم کو دیکھا کندھوں تک آتے بال چہرے پہ فل میک اپ کیے ہوئے تھی کپڑوں کے لحاظ سے انہوں نے گھٹنوں تک آتی ریڈ اسکرٹ اور ٹائیٹس میں ملبوس تھی ڈوپٹے کے نام پہ گلے میں مفکر پہنا ہوا تھا۔ زوبیہ بیگم کو دیکھنے کے بعد آروش کو کلثوم بیگم کا سراپا آیا جس کو اُس نے کبھی ایسے حلیے میں تو کیا کبھی بنا ڈوپٹے تک نہیں دیکھا ہمیشہ وہ سر پہ ڈوپٹہ پہنے دیکھا تھا رہی بات میک اپ کی تو اُس نے کلثوم بیگم کے کمرے میں میک اپ والی کوئی چیز تک نہیں دیکھی کرنا تو بہت دور کی بات تھی وہ ہمیشہ سادہ مگر خوبصورت لباس میں ملبوس ہوا کرتی تھی چہرہ ہر مصنوعی چیز سے صاف ہوتا تھا۔ آروش کی نظر نور پہ پڑی جو خود کو اُس کی بہن بتا رہی تھی جو کالے رنگ کی گٹھنے سے نیچے آتی شرٹ میں تھی جس کے ساتھ سیم کالی ٹائیٹس تھی۔

www.kitabnagri.com

کیا ہوا تم کچھ بول کیوں نہیں رہی کیا ہم سے مل کر اچھا نہیں لگا؟ آروش جو نور کا جائزہ لینے میں تھی اُس کی آواز پہ چونک کر نفی میں سر ہلایا۔

ایسی بات نہیں۔ آروش نے بس اتنا کہا

ماشاء اللہ تم بہت پیاری ہو اور آواز بھی۔ نور اُس کا چوم کر بولی تو آروش کو بلا وجہ شرم محسوس ہونے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

حور تمہیں پتا ہے میں نے تمہیں کتنا یاد کیا تھا میری تو اُمید ہی ختم ہو گئی تھی کے میں کبھی تم سے مل پاؤں گی۔ زوبیہ بیگم اُس کے دونوں ہاتھ تھام کر محبت سے اُس کا چہرہ دیکھ کر بولی میرا نام آروش ہے۔ آروش اُن کی بات کے جواب میں بس یہی بولی تو وہ ہنس پڑی جب کی اُس کے نام بتانے پہ نور کے دماغ میں کچھ کلک ہوا تھا۔

"یہ باتیں سترہ سال کا ایمان کر رہا ہے آپ سے جس کی ساری خواہشات ایک خواہش پہ بھاری پڑ گئی تھی اور وہ تھی آروش شاہ کی محبت"

"کالج لائیف والا ایمان چاہتا تھا اُس کو آروش شاہ کی توجہ ملے جب اُن کے ہاتھ میں کتابیں دیکھتا تھا نہ تو مجھے حد سے زیادہ جلن ہوتی تھی کیونکہ جب وہ کوئی کتاب پڑھتی تھی تو اُن کو اُس پاس کے کسی چیز کا ہوش نہیں رہتا تھا اور ایسی توجہ میں اپنے لیے چاہتا تھا چاہتا ہوں چاہتا ہوں گا پر کبھی انہوں نے مجھے ایسی توجہ نہیں تھی اُن کا تعلق سید گھرانے سے تھا میرا نہیں تو اس میں میری تو کوئی غلطی نہیں تھی نہ محبت اوقات دیکھ کر تو نہ کی جاتی نہ پھر میرے ساتھ ایسا کیوں ہوا یہ سوال مجھے ایک پل کے لیے بھی چین لینے نہیں دیتا اگر میرے نصیب میں اُن کی محبت نہیں تھی تو پھر میرے دل میں محبت کا انوکھا احساس کیوں پیدا ہوا میں تو انجان تھا مجھے کیا خبر تھی ایسی محبتوں کی میرے لیے تو میری بہنیں اور

Posted On Kitab Nagri

والدین ہی سب کچھ تھے میری دُنیا اور میرا جنون تھا پاکستان کا مشہور سنگت بننا بس یہی تھا اور میں اس میں مگن تھا پھر میری زندگی میں وہ آئی تو سب کچھ بدل گیا جہاں ہر وقت میرے چہرے پہ مسکراہٹ کا بسیرا ہوتا تھا وہ مسکراہٹ بس ان کے لیے مخصوص ہو گئی جب اُن پہ نظر نہیں پڑتی تھی تو بے سکونی سی محسوس ہوتی تھی میں مریضِ عشق بن گیا تھا جس کی دوا بہت مہنگی تھی اور میں ایک لاعلاج بیماری کا مریض بن گیا۔"

ٹھیک ہے میں خیال کروں گی کے تمہیں آروش کہوں۔ زوبیہ بیگم نے مسکرا کر آروش سے کہا تو نور نے اپنا سر جھٹکا

آپ لوگوں کے پاس جائے نماز ہے میں نے اپنے کمرے میں دیکھا وہ نہیں تھا اگر آپ کے پاس ہو تو مجھے دیجئے گا میں نے آتے وقت کچھ لیا نہیں تھا وہاں۔ آروش باری باری سب کو دیکھ کر بولی جائے نماز کیوں؟ نور جو اپنی سوچو کے تانے بانے جوڑ رہی تھی آروش کی بات سن کر اُس نے بے تگہ سوال کیا

جائے نماز کیوں چاہیے ہوتا نماز پڑھنے کے لیے نہ کیا آپ لوگوں نے کبھی نماز نہیں پڑھی؟ ویسے آپ لوگ مجھے پٹھان نہیں لگے کیونکہ اُن کے بول چال کا طریقہ پہننے اوڑھنے کا انداز بہت الگ ہوتا ہے اور وہ اُردو بہت مشکل سے ہی بولا کرتے ہیں۔ آروش کہے بنانہ بول پائی۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں سب یہی بولتے ہیں ہم ڈفرنٹ ہیں کیونکہ ہم پٹھانوں کے بیچ کم رہے ہیں۔ نور اُس کی بات کا مطلب سمجھے بنا ہنس کر بولی تو آروش نے پھر کوئی اور بات نہیں کہی۔

یمان کے کمرے میں ہو گا میں وہاں سے لیکر تمہیں دے دوں گا۔ دلاور خان اُس کے سر پہ ہاتھ رکھ کر کہا تو "یمان" کے نام پہ آروش کو الجھن ہونے لگی اُس کو اچانک اُس رات والا واقع یاد آیا تو جھر جھری سی آئی تھی۔



ماہی کمرے میں ایک جگہ بیٹھی بور ہو رہی تھی تو اُس نے اپنے کمرے کی صفائی کرنے کا سوچا ہلانکہ کے اُس کو سخت تاکید تھی کوئی بھی کام نہ کرنے کی مگر وہ بھی کیا کرتی کمرے سے باہر اکیلی جا نہیں سکتی تھی کیونکہ بہت سیڑھیاں تھی اور نیچے شازل شفٹ ہو نہیں رہا تھا وہ اسلام آباد واپس جانا چاہتا تھا مگر کلثوم بیگم نے اُس کو صاف الفاظوں میں کہہ دیا تھا اُس کو اگر جانا ہے تو جائے مگر ماہی تب تک نہیں جاسکتی جب تک بچے کی پیدائش نہ ہو اس وجہ سے شازل بھی یہی رُکا ہوا تھا کیونکہ وہ ماہی کو حویلی میں اکیلا نہیں چھوڑنا چاہتا تھا۔

ماہی ابھی بیڈ سے اتر کر بیڈ شیٹ چینج کرنے والی تھی جب اُس کو کچھ غیر معمولی پن محسوس ہوا اُس نے بے ساختہ اپنا ہاتھ پیٹ پہ رکھا اُس کو سمجھ نہیں آیا یوں اچانک اُس کو پیٹ پہ زور سے کیا لگا۔

یا اللہ یہ تو مجھے لات مار رہا ہے۔ ماہی کو تکلیف کا احساس ہونے لگا ابھی وہ اسی میں تھی جب شازل کمرے میں داخل ہوا

Posted On Kitab Nagri

کیا ہوا ایسے بُت بن کر کیوں کھڑی ہو؟ شازل کمرے میں آیا تو ماہی کو پیٹ پہ ہاتھ رکھے یوں ایک جگہ جما دیکھا تو پوچھا

شازل آپ کے بچے نے لات ماری وہ بھی زور سے۔ ماہی رونے والی شکل بنائے پلٹ کر شازل کو دیکھ کر بتایا

واہ جی واہ ویسے تو میرا بچہ میرا بچہ کہہ کر تمہاری زبان نہیں تھکتی تھی اور اب جب زور سے لات ماری تو وہ میرا بچہ ہو گیا۔ شازل اُس کی بات پہ گھور کر بولا

ہاں کیونکہ مجھے لگا تھا یہ میرا بچہ ہے اس کو میرا خیال ہو گا مگر نہیں یہ آپ کی طرح ہے جس کو میرا خیال نہیں۔ ماہی روہا نسی ہوئی۔

ہا ہا ہا وہ میرا بیٹا ہے بس میرے پہ ہی جائے گا تمہاری طرح ہوا تو سارا وقت اُس کا رونا ہی ختم نہیں ہو گا۔ شازل جھرجھری لیکر بولا

کتنے بے حس انسان ہیں آپ اور ناشکرے الگ سے آپ کو اتنی پیاری بیضوی نین نقش والی خوبصورت بیوی ملی ہے اُس پہ بجائے آپ قدر کرنے کے یوں روندو بولا کرتے ہیں۔ ماہی شازل کی بات پہ اُس سے

بولی تو شازل جو بیڈ پہ جا رہا تھا پلٹ کر غور سے اُس چہرہ دیکھنے لگا
ک کیا ہوا۔ ماہی اُس کے ایسے دیکھنے پہ گڑ بڑائی۔

یس آئے نواٹ۔ شازل پر جوش آواز میں بولا تو ماہی نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

کیا پتا تھا آپ کو؟ ماہی بیزار ہوئی۔

بیضوی شکل بیضونین نقش رائٹ؟ شازل اُس کے الفاظ دوہراتا تائید انداز میں اُس کو دیکھنے لگا۔

رائٹ۔ ماہی نے کہا

یو نو واٹ جب میں نے تمہیں پہلی بار دیکھا تھا نہ تبھی مجھے فیل ہوا تھا جیسے تمہاری شکل دیکھی دیکھی ہوئی سے ہے مگر تب ٹھیک سے یاد نہیں آیا مگر اب یاد آیا میں نے جب قائد اعظم کی ہسٹری پڑھی تو اُس میں لکھا تھا قائد اعظم کا قد لمبا تھا اور چہرہ بیضوی تھا اور اب یاد آیا تمہاری شکل تو قائد اعظم محمد علی جناح سے ملتی ہے۔ شازل پر جوش آواز میں کہتا ماہی کے ارمان میں پانی پھیر چکا تھا اُس کو یہ بات اچھے سے سمجھ آئی تھی شازل سے کسی سیریس اور رومانٹک بات کی اُمید رکھنا مطلب آئیل مجھے مار کے مُصداق ہے۔

قائد اعظم؟ سیریلی شازل میں آپ کو اُن کے جیسی لگتی ہوں کیا آپ کو کوئی اور نہیں ملا تھا جو کسی مرد سے میری شکل ملوادی۔ ماہی بامشکل خود پہ قابو کیے دانت پیس کر بولی

بڑی ہی کوئی ناشکری ہو میں تم سے قائد اعظم جو ہمارے ملک کے بانی تھے اُس کی شکل سے تمہاری شکل ملو کر تم اتنا بڑا اعزاز دے رہا ہوں اور تم یوں نخرے دیکھا رہی ہو۔ شازل تاسف سے اُس کی جانب دیکھ کر اپنا سر نفی میں ہلانے لگا۔

مجھے نہیں چاہیے اتنا بڑا اعزاز شکریہ۔ ماہی منہ بسور کر بولی

ناشکری جو ہو۔ شازل اتنا کہتا بیڈ پہ آرا ترا چھالٹا۔

Posted On Kitab Nagri

مجھے آپ ایک بتائے کیا پوری۔۔۔ دُنیا میں آپ کو ایک قائدِ اعظم ملا تھا جس سے آپ میرا موازنہ کرنے لگ گئے۔ ماہی اُس کے کچھ فاصلے پہ بیٹھ کر پوچھنے لگی۔

آج ہمارا پاکستان جو آزاد ہے نہ وہ اُن کے بدولت ہے اور میں نے تمہارا چہرہ اُن سے ملایا ہے تمہیں تو خوش ہونا چاہیے ایسے موازنے پہ۔ شازل بھی اپنے نام کا ایک تھا۔

مجھے آپ غور سے دیکھے کیا پتا اب علامہ اقبال جیسا لگے۔ ماہی تپ کے بولی تو شازل نے اپنا قمقمہ ضبط کیے اُس کا جائزہ لینے لگا۔ سیاہ ریشمی بال جن کی آوارہ لٹیں اُس کے دونوں گالوں کو چوم رہی تھی پُرکشش آنکھیں پتلے ہونٹ جن کا اُس نے پاؤٹ بنا کر جیسے اپنی طرف سے ناراضگی کا اظہار کیا تھا ماہی کی رنگت زیادہ گوری چٹی نہیں تھی گندمی مگر صاف تھی اُس کے نین نقش بہت خوبصورت تھے پر جو اُس کو سب سے منفرد بناتا تھا وہ اُس کی معصومیت تھی جو اُس کے چہرے سے صاف عیاں تھی اگر شازل کو اُس کی کوئی بات اڑیکٹ کرتی تھی تو وہ اُس کی معصومیت اور باتیں تھی جو وہ نا سمجھی کے عالم میں بیان کر جاتی تھی دیکھنے میں وہ پہلے بہت دُلی پتلی سی تھی مگر اب کچھ ماہ سے پریگنسی کی وجہ سے اُس کا وجود بھرا بھرا سا ہوا تھا شازل کی نظریں اُس کے چہرے سے ہٹ کر کندھوں پہ اوڑھی شال پہ پڑی جس سے اُس نے اپنا سارا وجود چھپایا ہوا تھا کپڑے بھی وہ کافی کھلے ہوئے پہنے لگی تھی۔ ماہی کا سارا جائزہ لینے کے بعد شازل کے چہرے پہ گہری مسکراہٹ آئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

دن بدن گولوں مولوں ہوتی جا رہی ہو۔ شازل اتنا کہتا زور سے قہقہہ لگانے لگا۔ ماہی جو شازل کی خود پہ مسلسل نظریں محسوس کیے اب یہ سوچے ہوئے تھی کہ وہ ایک لفظ تعریف کا ضرور بولے گا مگر اُس کی بات سن کر اُس کا پورا چہرہ سرخ ہو گیا تھا شازل نے صحیح معنوں میں اُس کے ارمانوں کا قتل کیا تھا۔

بہت ہی مین انسان ہیں آپ۔ ماہی تپ کے کہتی اُس کے اُپر تکیوں کی بارش کرنے لگی مگر شازل کی ہنسی رُک ہی نہیں رہی تھی اُس کو ماہی کا تپا تپا سا چہرہ مزادے رہا تھا اُس کو ایک عجیب سا سکون ملتا تھا ماہی کو تنگ کیے اور شازل کو اپنا یہ سکون بہت عزیز تھا جس کا احساس اُس کو فلوقت نہیں تھا۔

خان میں آج بہت خوش ہوں اور ہماری بیٹی ماشا اللہ سے کتنی پیاری ہے اُس کی آواز بات کرنے کا انداز سب منفرد اور اٹریکٹو ہے۔ رات کے سونے کے وقت زوبیہ بیگم مسکرا کر خوشی سے چور لہجے میں دلاور خان سے بولی

ماشا اللہ سے خوبصورت ہے مگر شاہ نے اُس کی پرورش بھی بہت اعلیٰ انداز میں کی ہے ایک مٹھاس سی ہے اُس کے لہجے میں۔ دلاور خان اُن کی بات سے متفق ہوئے

یہ تو ہے پھر ہم پارٹی آرگنائز کب کرے؟ زوبیہ بیگم پر جوش آواز میں بولی

آروش کانٹر وڈیوس ہو اُس کے لیے پارٹی کی بات کر رہی ہو؟ دلاور خان نے تائید بھری نظروں سے اُن کو دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

جی بلکل اب دُنیا والوں کو دیکھنا چاہیے ہماری بیٹی ہے وہ۔۔ شاندار قسم کا فنکشن ہوگا میں تو پورے شہر کے لوگوں کو انوائٹ کروں گی اور جشن مناؤں گی۔۔ پہلے میں پارٹی اور گیدرنگز میں اکیلی جایا کرتی تھی پر اب آروش کو ساتھ لے جایا کروں گی۔ زوبیہ بیگم کا چہرہ خوشی کے مارے دمک رہا تھا۔

ہممم ایک ہفتے تک میڈیا والے بھی ہو گئے میں سب سے آروش کے بارے میں بات کروں گا سب کو بتاؤں گا میں بہت خوش ہوں۔ دلاور خان نے کہا

مجھے تو اب گھر میں عجیب سی رونق محسوس ہو رہی ہے۔ زوبیہ بیگم نے کہا اُن کی خوشی دیکھ کر دلاور خان مسکرائے پھر بولے۔

آروش کھانے کی ٹیبل پہ کیوں نہیں آئی تھی؟

اُس کو بھوک نہیں تھی میں نے بہت کہا تھا پر وہ نہیں آئی تھی تو اسرار زیادہ میں نے بھی نہیں کیا۔ زوبیہ بیگم نے بتایا

ہممم یمان نے بھی نہیں کیا۔ دلاور خان اُن کی بات پہ بولے

یمان سے یاد آیا آپ نے ایک چیز نوٹ کی؟ زوبیہ کو اچانک خیال آیا تو کہا کس چیز پہ؟ دلاور خان نا سمجھی سے اُن کو دیکھنے لگے۔

میں جب سے آئی ہوں یمان کے چہرے پہ ہر وقت مسکراہٹ کا احاطہ ہے بات کرو تو مذاق بھی کر جاتا ہے اور ایسی حرکتیں کر رہا ہے جو اُس نے کبھی نہیں کی۔ زوبیہ بیگم کچھ حیرانگی سے بولی

Posted On Kitab Nagri

ہاں یمان میں بدلاؤ آرہا ہے جو کی اچھی بات ہے۔ دلاور خان کہا
اچھی بات ہے مگر اتنا اچانک اور یکدم سے یہ بات کچھ ہضم نہیں ہو رہی۔ زوبیہ بیگم کو کچھ کٹھک رہا تھا۔
زیادہ مت سوچو اور سو جاؤ کل آروش کو بازار لے جانا شاید اُس کو کسی چیز کی ضرورت ہو۔ دلاور خان نے
اُن کا دھیان دوسری بات کی جانب کیا۔

ہاں یہ بات میں بھی سوچ رہی تھی آصفہ کا مشہور بوتیک ہے اور بہت اچھے ڈیزائن کے کپڑے لیکر دوں
گی میں اُس کو آج کچھ ماسیوں والے روپ میں تھی۔ زوبیہ بیگم نے آروش کے پیارے حلیے کو ماسیوں
روپ کا نام دیتی ہوئی بولی جو اگر یہ بات آروش سُن لیتی تو یقیناً اُس کا دل ٹوٹتا



یہ لیکر جاؤں اگر انکار کرے تو زور دینا کے کھائے اور کہنا خالی پیٹ سونا اچھی بات نہیں ہوتی اللہ ناراض
ہوتا ہے اور ہمارے نبی کا فرمان ہے اگر گھر میں کھانے کا کچھ نہ بھی ہو تو ایک کھجور ہی کھانا چاہیے یہاں تو
اُن کے لیے بہت سی نعمتیں ہیں۔ یمان کھانے کی ٹرے سیٹ کرتا بنا رو کے نیند سے جھولتی نجمہ سے بولا
صاحب اگر اتنا تکلف کیا ہے تو خود ہی کھانا دے دیتے اُن نک چڑھی میم کو آپ کے برابر میں ہی تو رہتی
ہے اور یقین جانے جتنا درس آپ نے مجھے ایک منٹ میں دیا ہے وہ جب میں پانچویں جماعت میں تھی نہ
تب اتنا تو اسلامیات والی ٹیچر نے بھی نہیں دیا ہوگا۔ نجمہ جمائیاں لیتی یمان سے بولی تو اُس نے تیز گھوری
سے اُس کو نوازا۔

جو کہا ہے وہ کرو۔ یمان نے ٹوکا

Posted On Kitab Nagri

جی کرتی ہوں۔ نجمہ اتنا کہتی ٹرے ہاتھ میں پکڑی
احتیاط سے۔ ایمان نے تاکید کی۔

دروازے تک آپ ہی اٹھا کر لے چلے۔ نجمہ کو جو سونے کی پڑی تھی ایمان کی اتنی اور کیئر پہ جھنجھلائی
ویسے تو نوبے کے بعد اُس کے کام کا وقت ختم ہو جاتا ہے مگر آج ایمان نے گیارہ بجے اُس کو زحمت دی
تھی۔

کتنی نالائق ہو تم اتنا سا کام بھی تمہیں نہیں آتا۔ ایمان نے اچھا خاصا اُس کو شرمندہ کرنا چاہا
ایسی بات بھی اب نہ بولے بارہ بجنے والے ہیں وہ تو سو بھی چکی ہو گی۔ نجمہ کا منہ اُس کی بات پہ حیرت
سے کھل گیا۔

اتنی جلدی کوئی فی جگہ پہ ایڈ جسٹ نہیں ہوتا اس لیے جاؤں اور کھانے کا بولو۔ ایمان نے کہا
میری مانے تو آپ بھی سو جائے کیونکہ آپ کے جاگنے سے مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے یہ سوچ کر کے آپ کا
بلوا کبھی بھی آسکتا ہے۔ نجمہ نے اُس کو اپنے مشورے سے نوازا
اُن کے پاس جاؤ تا کہ کھانے کے بعد وہ سو جائے ورنہ آنکھوں کے گردے ہلکے ہو جائے گے۔ ایمان کی
اس بات پہ نجمہ گرتے گرتے بچی۔

Posted On Kitab Nagri

کتنا پتا ہے آپ کو کبھی اپنی فیانسی کے بارے میں خبر گیری کر لیا کرے۔ نجمہ کی بات پہ یمان کے ماتھے پہ بل آئے جس کو دیکھ کر نجمہ وہاں سے نو دو گیارہ ہو گئی۔ یمان بھی اپنا سر جھٹکتا کمرے کی جانب بڑھا کیونکہ اُس کو بھی اب سخت نیند آرہی تھی۔

oooooooooooooooooooooooooooo

تم یہاں اس وقت؟ دروازہ نوک ہونے پہ آروش نے دروازہ کھولا تو نجمہ کو دیکھ کر حیران ہوئی جی آپ کے لیے کھانا لائی تھی۔ نجمہ نے ہاتھ میں پکڑی ٹرے کی جانب اشارہ کیا میں نے تو نہیں کہا تھا۔ آروش نے کہا

پر میں لائی ہوں خالی پیٹ سونا اچھی بات نہیں ہوتی اللہ ناراض ہوتا ہے اور ہمارے نبی کا فرمان ہے اگر گھر میں کھانے کا کچھ نہ بھی ہو تو ایک کھجور ہی کھانا چاہیے یہاں تو آپ کے لیے بہت سی نعمتیں ہیں۔ نجمہ نے یمان کا جملہ رٹ رٹائے طوطے کی طرح کہا اچھا شکریہ اب جاؤ۔ آروش اُس کے ہاتھ سے ٹرے پکڑتی بولی تو نجمہ سر ہلاتی واپس چلی گئی۔



حریم ابھی تک سوئی نہیں؟ رات کے پہر فاریہ بیگم کی آنکھ کھلی تو انہوں نے حریم کو جاگتا دیکھا تو تفتیش بھرے لہجے میں بولی۔ آروش کے جانے کے بعد وہ حریم کے پاس سویا کرتی تھی اور اُس کا ہر کام بھی کرتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ہمیں نیند نہیں آرہی آپ کی یاد آرہی آپ نے کہا تھا بات کروائے گی مگر ابھی تک نہیں کروائی۔ حریم نے جیسے شکوہ کیا

میرے بچے اگر میرے ہاتھ بات کروانا ہو تو میں ابھی کرواؤں پر مجھے دیدار سے پتا چلا آروش کے پاس کوئی موبائل نہیں وہ یہاں سے خالی ہاتھ گی تھی جب اُس کے باپ کا نمبر مل جائے گا تو وہ بات کروائے گا۔ فاریہ بیگم نے تسلی آمیز لہجے میں اُس سے کہا

آپ نے ابھی تک پھر موبائل کیوں نہیں لیا؟ کیا اُن کو ہماری یاد نہیں آتی؟ حریم نے دوسرا سوال کیا یاد اُن کو کیا جاتا ہے جن کو ہم بھول جاتے ہیں اور تمہیں لگتا ہے آروش تمہیں بھول گی ہوگی؟ فاریہ بیگم نے کہا تو حریم نے نفی میں سر ہلایا

پھر آرام سے سو جاؤ میں کرتی ہوں کچھ جس سے آروش سے تمہاری بات ہو جائے۔۔ فاریہ بیگم نے کہا تو حریم مسکرا کر سر کو جنبش دیتی سونے کی کوشش کرنے لگی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ایمان خواب و خروش کے مزے لوٹ رہا تھا جب اُس کا موبائل فون رینگ کرنے لگا پہلے تو ایمان ٹس سے مس نہ ہوا مگر کال کرنے والا بھی شاید بہت ڈھیٹ ثابت ہوا ایمان کی نیند میں خلل ڈالے کے ہی پر سکون ہوا۔

ایمان اپنی مندی مندی آنکھیں کھولتا سائیڈ ٹیبل پہ پڑا اپنا فون دیکھنے لگا اُس نے ہاتھ بڑھا کر موبائل کی اسکرین پہ ارمان کا لنگ دیکھ کر اُس نے گہری سانس خارج کی۔

Posted On Kitab Nagri

سر صبح ہو گئی ہے۔ یمان نے ابھی کال ریسیو کر کے کان کے پاس کی تھی جب دوسری طرف ارمان بول پڑا

یہ بتانے کے لیے کال کی ہے۔ یمان اپنی آنکھیں مسلتا اُس سے بولا
بلکل نہیں آپ نے جو چاند چڑھایا ہے نہ اُس کی آگاہی دینے کے لیے کال کی ہے۔ ارمان نے کہا تو یمان
کے ماتھے پہ بل پڑے

کو نسا چاند چڑھایا ہے میں نے جس کی خبر مجھے نہیں تمہیں ہے۔ یمان نے کہا
لگتا ہے کل رات سے آپ نے اپنا فون یوز نہیں کیا آپ کی تصاویر سوشل میڈیا پہ ٹاپ ٹرینڈ ہیں۔ ارمان
اُس کی بے نیازی پہ دانت پیس کر بولا
میں نے ایسا کوئی کارنامہ سرانجام نہیں دیا۔ یمان سنجیدہ تھا
واہ بھی آپ نے تو وہ مثال قائم کی ہے آگ لگے بستی میں آپ اپنی مستی میں۔ ارمان کی بات پہ یمان تپ
اُٹھا

www.kitabnagri.com

ارمان ننسن۔ یمان نے وارن کیا

سر آپ نے جو پراٹھے بنائے اور اُس کی تصاویر خان سر کے گھر کی ملازمہ نجمہ کے ساتھ کلک کی ہے وہ
جانے کس نے سوشل میڈیا پہ دی ہے اور اب وائرل ہو گئی ہے ہر کوئی آپ کے ہاتھوں کا پراٹھا کھانا چاہتا
ہے اور مزے کی بات بتاؤ کیا میں نے نیٹ پہ ایک بہت بڑا تو ابھی دیکھ لیا اُس کو آرڈر کرتے ہیں پھر اسلام

Posted On Kitab Nagri

آباد کی کسی سنسان جگہ پہ اُس کو پہنچائے گے اب بڑے اسٹائل سے شرٹ کے بازوؤں کے کف فولڈ کر کے پراٹھے بنانے میں مصروف ہو جائیے گا میں اُس کو پیک کرتا لوگوں میں تقسیم کرتا جاؤں گا۔ ارمان ایک سانس میں بولتا جا رہا تھا۔

کیا تم نیند میں ہو؟ یمان کو اُس کی بے تکی باتوں کا مطلب اب بھی سمجھ نہیں آیا تھا۔

آپ کو نیند سے جاگنے کی کوشش میں ہوں۔ جواب فورن سے آیا تھا۔

مجھے تم غصہ دلار ہے ہو۔ یمان جھنجھلا اٹھا

سریسلی یمان سر؟ میں آپ کو غصہ دلار رہا ہوں یہاں کل رات سے جانے جانے کون کون سے لوگ کہاں کہاں سے نکل کر مجھے کال پہ کال کیے جا رہے ہیں میرا جرم کیا ہے مجھے کس کی سزا مل رہی ہے ایک رات ہوتی ہے انسان کے پاس سونے کے لیے مجھے تو وہ بھی میسر نہیں میرا قصور بس اتنا ہے کہ میں ارمان ملک کو بس آپ کے اکلوتے اسسٹنٹ ہونے کا شرف حاصل ہے۔ ارمان کی دُھیاں آج عروج پہ تھی۔

www.kitabnagri.com

یہ ضرور نجمہ کا کیا دھرا ہو گا اُس کو تو میں دیکھتا ہوں میڈیا کو بھی میں ہینڈل کر لوں گا اور تم اپنی نیند پوری کر لوں۔ یمان بالوں میں ہاتھ پھیر کر اُس سے بولا

یہ میڈیا والے تب تک ہینڈل نہیں ہو گے جب تک آپ ان کو پراٹھے نہ کھیلانے میری مانے میں نے جو کچھ دیر پہلے مفید مشورہ دیا تھا اُس پہ عمل پیراں ہو جائے۔ ارمان نے راز درانہ انداز میں کہا

Posted On Kitab Nagri

وہ تو بس ایک کے لیے تھے۔ یمان کی آنکھوں کے سامنے آروش کا سراپا لہریا تو کھوئے ہوئے انداز میں بولا

ایک کے لیے کس کے لیے؟ اُس نجمہ کے لیے؟ ارمان نے یمان کے جذبات کا جنازہ نکالنے میں سب کو پیچھے چھوڑ دیا۔

شکر کرو جو تم میرے سامنے نہیں ورنہ وہ حشر کرتا کے یاد کرتے۔ یمان ارمان کی بات پہ دانت کچکچائے بولا اُس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ کیا کر گئے۔

آپ نے بات ایسی کی کے میں اور کیا کرتا۔ ارمان نخل ہو جب کی یمان نے کال ڈراپ کر دی تھی۔ عجیب بات ہے اتنا مفید مشورہ تھا میرا اگر عمل پیرا ہوتے تو اپنا فائدہ ہوتا۔ ارمان موبائل کی اسکرین کو گھورتا بولا۔ ابھی وہ اُس کو جیب میں رکھنے والا تھا جب فون رینگ کرنے لگا تو ارمان بیزاری سے کال کاٹنے والا تھا جب نظر موبائل فون کی اسکرین پہ لکھے دُنیا کالنگ کو دیکھ کر اُس کو اپنی بینائی پہ یقین نہ آیا اُس سے پہلے رینگ ٹون ختم ہو جاتی ارمان نے جلدی سے کال ریسیو کی

زے نصیب

زے نصیب آج مجھے خود سے کال کیسے کر لی۔ ارمان کال ریسیو کیے شریر لہجے میں بولا

یمان سے بات کرنی تھی کہاں ہیں وہ؟ دوسری طرف فجر نے سنجیدگی سے کہا

Posted On Kitab Nagri

ضرور آپ نے وائرل ہوئی تصاویر دیکھی ہوگی اور خواہش جاگی ہوگی کے میں بھی پراٹھے کھاؤں تو بے فکر رہے میں یمان سر سے پراٹھو کی ریسپی لیکر آپ کے لیے بناؤں گا ویسے تو مجھے پتا ہے گندم کا آٹا گوندنا ہوتا ہے پھر اُس کو بال جتنا گول کر چپاتی کی طرح بنایا جاتا ہے اُس کے بعد غبارے جتنا چپاتی کو بھلائے پھر تو پے پہ رکھ کر اُس کی میں گیہ ڈالنا ہوتا ہے بس پھر گرما گرم پراٹھے تیار۔ ارمان نے مزے سے اُس کو پراٹھے بنانے کا طریقہ بتایا تو فجر نے صوفے کا سہارا لیا کیا تم کوئی سستانشہ کرتے ہو؟ فجر نے طنزیہ کیا۔

میں مہنگانشہ بھی افورڈ کر سکتا ہوں پر وہ حرام ہیں تبھی میں نہیں کرتا۔ ارمان نے فخریہ انداز میں کہا میں نے بہت بڑی غلطی کی تمہیں کال کر کے مجھے بہت ضروری بات کرنی تھی یمان سے مگر تمہاری وجہ سے یاد نہیں کے کیا کہنا تھا۔ فجر دو انگلیوں سے اپنا مسلتی دانت پیس کر بولی جان کر خوشی ہوئی۔ ارمان تھوڑا شرمناک بولا کیا جان کر خوشی ہوئی۔ فجر کو سمجھ نہیں آیا

یہی کے جب آپ مجھ سے بات کرتی ہیں تو پھر آپ کو کچھ یاد نہیں ہوتا سب کچھ بھول جاتی ہیں۔ ارمان فجر کی بات کا اپنا مطلب نکال کر بولا تو فجر نے بہت بُری طرح سے اپنے دانت کچکچائے سائنیکو انسان۔ فجر دانت پہ دانت جمائے کہتی کال ڈراپ کر گئی۔

ٹوں

Posted On Kitab Nagri

ٹوں

ٹوں کی آواز پہ ارمان نے موبائیل کان سے ہٹا کر اسکرین کو دیکھا تو منہ بن گیا۔

کوئی عزت نہیں میری ان دونوں بہن بھائی کی نظروں میں جب دیکھو اپنی بھڑاس نکال کر کال کٹ کر جاتے ہیں اب میں کس پہ اپنی بھڑاس نکالوں؟ ارمان سیل فون جیب میں رکھتا تاسف سے بڑبڑایا



ارمان سے بات کرنے کے بعد ایمان اپنا سیل فون اسکرول کرنے لگا تو اُس کی نظر اپنی تصاویرات پہ پڑی جہاں لائیکس اور کمینٹس کی بھرمار تھی۔

اگر کوئی پراٹھا کھلانے والا مل جائے تو میں بھی ابھی شادی کر لوں ورنہ کنواری مر جاؤں۔

لا حوال ولا قوت۔ ایمان کی نظر ایک کمنٹ پہ پڑی تو بے ساختہ کہا۔

جو بھی تصویر تو خاصی لی ہے نجمہ نے۔ ایمان اپنی تصویر زوم کر کے دیکھتا مسکرا کر بولا تبھی اُس کے دماغ میں کچھ کلک ہوا۔

www.kitabnagri.com

ہائے بنا فلٹر کے آپ کی تصویریں کتنی پیاری آئی ہے اگر میں ایک دو اپنی انسٹا اکاؤنٹ میں لگا دوں تو ضرور وائرل ہو جانی ہے پھر ہر ایک اپنے پیج پہ پوسٹ کرے گا اور کمپین ہو گا پاکستان کا مشہور گلوکار ایمان مستقیم کی پراٹھے بنانے وقت خوبصورت تصاویر سوشل میڈیا پہ دھوم مچاتے ہوئے۔

Posted On Kitab Nagri

نجمہ تمہیں تو میں آج چھوڑوں گا نہیں۔ ایمان دانت پیس کر کہتا بلیںکٹ ہٹا کر بنا پاؤں میں سلپر پہنے ایسے ہی کمرے سے باہر نکل گیا۔



آپ آج جلدی اٹھ گئی تو سوچا آپ کے لیے ناشتہ یہی لے آؤں۔ نجمہ آروش کے کمرے میں آتی اُس سے بولی۔

ہممم میں جلدی اٹھتی ہوں اس لیے تم چھ بجے کے قریب میرا ناشتہ لا دیا کرو۔ آروش اُس کو دیکھ کر بولی۔ ٹھیک ہے مگر اتنی جلدی؟ نجمہ حیران ہوئی۔

فجر نماز پڑھنے کے بعد نیند نہیں آتی۔ آروش پراٹھے کا نوالہ توڑ کر بولی آپ بھی دیر اٹھنے کی عادت ڈال دے کیونکہ یہاں کوئی بھی دس گیارہ بجے سے پہلے نہیں اٹھتا۔ نجمہ نے کہا

مجھے ان کے جیسا بننے کا کوئی شوق نہیں۔ آروش سنجیدگی کہہ کر نوالہ منہ میں ڈال تو سخت بد مزہ ہوئی۔ یہ کیا ہے؟ کل تو اتنے اچھے تھے اور آج اتنے نمکین کیوں ہے؟ کل کس نے بنائے تھے؟ اور آج کس

نے بنائے ہیں آروش کڑوا منہ بناتی نجمہ سے بولی

'پراٹھے بھی تم نے بنائے ہیں اگر وہ پوچھے تو۔'

آروش کے سوال پہ نجمہ کو ایمان کا جُملا یاد آیا۔

میں نے بنائے تھے۔ نجمہ نے کہا

Posted On Kitab Nagri

اور آج کس نے؟ آروش پانی کا گلاس ہاتھ میں پکڑ کر اُس سے بولی
گک نے نمکین اس وجہ سے ہیں شاید اُس نے آٹا گوند نے وقت نمک میکس کر دیا ہوگا۔ نجمہ نے بتایا
آئندہ سے تم ہی پر اٹھے بنایا کروں گی اور ٹھیک چھ بجے یہاں دے دیا کرو۔ آروش ٹرے پڑے کیے اُس
سے حکیمہ لہجے میں بولی

چھ بجے تو وہ اُٹھتے نہیں۔ نجمہ کی زبان بے اختیار بھسلی۔
کون نہیں اُٹھتا؟ آروش نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگی۔

میرا بھائی کچن کا دروازہ اُس نے کھولنا ہوتا ہے نہ۔ نجمہ نے گڑ بڑا کر کہا
تو ڈوپلیکیٹ چابی بنوالوں اپنے لیے۔ آروش نے مشورہ دیا

جو تھکم میرے آقا۔ نجمہ ٹرے ہاتھ میں لیتی جانے لگی جب آروش نے کہا
سُنو یہ پر اٹھے تم کھا لینا ایسے پھینک کر ضائع نہ کرنا۔

کل والے پر اٹھے کھانے وقت تو آنکھیں ماتھے پہ رکھ لی تھی اور اب کیسے بول رہی۔ نجمہ آروش کی بات
پہ بس سوچ سکی

اور کوئی تھکم؟ نجمہ نے پوچھا

نہیں جاؤ تم۔ آروش نے کہا تو وہ کمرے سے باہر چلی گئی۔

Posted On Kitab Nagri

ایک حویلی کے ملازمین ہوتی تھی جن کو دیکھ کر ایسا لگتا کہ روبوٹ ہیں اور یہاں کی ہے جن کی زبانیں قینچی سے زیادہ تیز ہیں۔ نجمہ کے جانے کے بعد آروش تاسف سے بڑبڑائی۔

○○

تم؟ یمان سارے گھر میں نجمہ کو تلاش کرتا اپنے کمرے میں جا رہا تھا جب اُس کی نظر آروش کے کمرے سے نکلتی نجمہ پہ پڑی تو اُس سے پہلے وہ کچھ کہتا نجمہ نے اُس کے سامنے کی۔

انہوں نے ناشتہ نہیں کیا؟ طبیعت ٹھیک نہیں تو میں کسی ڈاکٹر کو فون کروں؟ یہاں جس مقصد سے نجمہ کو تلاش کر رہا تھا وہ بھول کر فکر مندی سے بولا

میرے خیال سے ڈاکٹر کی ضرورت آپ دونوں کو ہے اگر آپ دونوں نے اپنا علاج نہیں کروایا تو ضرور ممکن ہے ایک دن میں پاگل خانے میں چنجتی چلاتی ہر ایک کو نظر آؤں گی۔ نجمہ یمان کی بات کے جواب میں بولی

کیا پانگلوں والی بات کر رہی ہو؟ ایمان نے عجیب نظروں سے اُس کو دیکھا

صاحب تو اور کیا کہوں؟ ایک وہ محترمہ ہے جن کو آئے مشکل سے بیالیس گھنٹے ہوئے ہیں مگر اتنے میں جتنی بار میں نے اُپر سے نیچے۔ نیچے سے اُپر تک کا سفر کیا ہے نہ میرا وزن ضرور گرتا جائے گا ایک وہ ہے جن کو پانی بھی کمرے تک دینا پڑتا ہے مجال ہے جو غلطی سے بھی پیر باہر کو نکالے ایسے تو مہمانوں کا رویہ بھی نہیں ہوتا اور اب اُن کو یہ پراٹھے نہیں کھانے آپ کے بنائے ہوئے پراٹھے پسند آگئے ہیں وہ کھانے

Posted On Kitab Nagri

ہیں وہ بھی صبح کے چھ بجے جب کی وہ وقت آپ کے سونے کا ہوتا ہے رات کے ایک دو بجے آپ کی آمد ہوتی ہے گھر میں۔ نجمہ ایک سانس میں بولی۔

کیا وہ ایک دفع بھی کمرے سے باہر نہیں آئی؟ یمان فکر مند ہوا

نہیں اور جب میں کمرے میں جاؤں تو مجھے بار بار بتانا پڑتا ہے میں نجمہ ہوں آپ کے لیے ناشتہ لائی ہوں۔ آپ کے لیے کھانا لائی ہوئی؛ آپ کے لیے جگ پانی کا لائی ہوں اگر نہ بتاؤں تو چاہے باہر والا دروازہ کھٹکھٹا کر سوکھ کر کاٹا ہو جائے اُنہوں نے دروازہ نہیں کھولنا ہوتا میں تو اب نیند میں یہ بڑبڑانے لگی ہوں کے میں نجمہ ہوں؛ میں نجمہ ہوں۔ نجمہ روہانسی ہو گئی تھی۔

گھر میں کون کون ہوتا ہے؟ یمان نے بس اتنا پوچھا

آپ لوگ ہوتے ہیں میں ہوتی ہوں رشیدہ ہوتی ہوں اُس کے علاوہ گگ ہوتا ہے صفائی کرنے والا مختار ہوتا ہے نور صاحبہ کے بچوں کا خیال کرنے والا گلنواز ہوتا ہے بڑے صاحب کا ڈرائیور بھی کبھی کبھی آجاتا ہے۔ نجمہ نے پورا حساب کر کے بتایا۔

ہممم اچھا میں پراٹھے بنا دیتا ہوں تم لے جانا۔ یمان پر سوچ انداز میں بولا

آپ اُن کے لیے ایسا کیوں کر رہے نک چڑھی ہے ایک لفظ تعریف کا نہیں بولنا انہوں نے۔ نجمہ نے منہ کے زاویے بگاڑ کر کہا

Posted On Kitab Nagri

یہ میں اُن کے لیے کر رہا ہوں ایک لفظ تعریف کے لیے نہیں اُس کے لیے پوری دُنیا بیٹھی ہے۔ یمان اُس کے ہاتھ سے ٹرے لیتا بولا

باتیں اچھی کر لیتے ہیں مگر ٹرے مجھے دے آپ کی اُن کا حکم ہے یہ میں کھاؤں۔ نجمہ یمان کے بار بار 'ان' لفظ پہ بدمزہ ہوتی بولی جب کی یمان کے چہرے پہ آپ کی ان پہ گہری مسکراہٹ آئی تھی۔

یہ میں کھالوں گا تم کھاؤں تو ہو سکتا ہے تمہارا ویٹ بڑھے پھر موٹی لڑکی سے کون شادی کرے گا۔ یمان ہونٹ دانتوں تلے دبائے بولا

آپ اُن کا چھوٹا ہوا کھانا کیوں کھانے لگے اور یہ وزن کی فکر آپ سیلیبرٹیز کو ہوتی ہے ہم کو نہیں اور اگر آپ کو یاد ہو تو بتادوں جب آپ کو اٹیک آیا تھا تو ڈاکٹر نے سخت تاکید کی تھی کہ آپ کوئی بھی زیادہ تیل والی چیز نہ کھائے ویسے بھی آپ ڈائٹ کو نشئس انسان ہے۔ نجمہ کو یمان کی بات کچھ پلے نہیں پڑی۔

اگر تمہیں یاد ہو تو کل دیسی گھیہ آیا تھا وہ کھانے سے کچھ نہیں ہوتا دوسرا مجھے اٹیک آیا تھا وہ پُرانی بات ہے۔ یمان سکون سے کہتا کچن کے راستے جانے لگا

مانا وہ پُرانی بات ہے مگر تاکید تو عمر بھر کے لیے تھی۔ نجمہ اُس کے پیچھے چلتی ہوئی بولی دماغ خراب نہیں کرو اور نور آپ کے کمرے میں جاؤں اُن کے بچے جاگ گئے ہو گے۔ یمان نے سنجیدگی سے اُس کو ٹوکا



Posted On Kitab Nagri

ان کی زندگی میں بھی پرائیویسی نام کی کوئی چیز نہیں۔ شازل اپنے لیپ ٹاپ پہ یمان کی تصویریں دیکھتا افسوس بھرے لہجے میں بولا۔

کن کی زندگی میں؟ ماہی جو ڈرائے فروٹ کھانے میں مشغول تھی شازل کی بات پہ بولی
تم فروٹ کھاؤ۔ شازل نے کہا تو ماہی کا منہ بن گیا

دیکھائے نہ۔ ماہی زبردستی لیپ ٹاپ کی اسکرین اپنی طرف کی تو یمان کی تصورات دیکھ کر اُس کی آنکھیں پوری طرح سے کھلی کی کھلی رہ گئی۔

یہ یمان مستقیم ہے نہ؟ ماہی نے شازل سے پوچھا

ہاں یمان مستقیم ہے تمہارے چچا کا بیٹا نہیں جو اتنی دیدے پھاڑ کر دیکھ رہی ہو مجھے تو کبھی اس طرح نہیں دیکھا۔ شازل لیپ ٹاپ کی اسکرین کی بند کرتا اُس سے بولا

میرے چچا کا بیٹا ہوتا پھر تو کیا ہی بات ہونی تھی ویسے کیا ان کو بھی آپ کی طرح گھرداری آتی ہے؟ ماہی
متجسس لہجے میں بولی

www.kitabnagri.com

گھرداری؟ شازل اُس کو تیز نظروں سے گھور کر بولا

جی میرا مطلب گلنگ۔ ماہی گڑبڑا کر بولی

وزن کے ساتھ ساتھ عقل بھی موٹی ہوتی جا رہی ہے۔ شازل نے سر جھٹک کر کہا

میں ناراض ہو جاؤں گی۔ ماہی نے دھمکی دی

Posted On Kitab Nagri

مرضی ہے ویسے تم اس کو کیسے جانتی ہو؟ شازل نے غور سے اُس کے تاثرات نوٹ کر کے پوچھا
کس کو؟ ماہی نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگی۔

یمان مستقیم کو؟ شازل نے دانت پیس کر کہا

اُن کو کون نہیں جانتا میں نے ان کے سارے گانے سُنے ہیں اور کیا گاتا ہے سچی اس کے گانے سیدھا دل پہ
ٹھاہ کر کے لگتے ہیں۔ ماہی نے مزے سے کہا

ان کے سارے گانے سُنے ہیں اور کیا گاتا ہے سچی اس کے گانے سیدھا دل پہ ٹھاہ کر کے لگتے ہیں۔ شازل
نے اُس کی نقل اُتاری

کیا ہے نقل کیوں اُتار رہے میری؟ ماہی چڑ کر بولی۔

کیونکہ اتنا بھی کوئی توپ چیز نہیں وہ اس سے اچھا تو میں گانا گاسکتا ہوں اور یقین جانوں پھر اس بندے کا
نام و نشان نہیں رہے گا آواز تو کیا شکل سے بھی میں کی گنڈ پیار اہوں۔ شازل کا لڑ جھاڑ کر بولا

ہو ہی نہ جائے آپ مشہور یمان مستقیم جیسا کوئی نہیں ہی از و ن اینڈ اونلی۔ ماہی نے زبان دیکھ کر اُس کو

چڑایا

تمہیں شرم نہیں آتی اپنے شوہر کے سامنے کسی اور کی تعریف کرتے۔ شازل نے اُس کو شرمندہ کرنا چاہا
شرم کیسی؟ میرا موسٹ فیورٹ سنگر ہے وہ بھی پانچ سالوں سے میں ان کو جانتی ہوں ویسے آپ کو شرم

آنی چاہیے خود سے چھوٹو سے جیلس ہو رہے ہیں۔ ماہی نے اُلٹا شازل کو شرمندہ کر دیا

Posted On Kitab Nagri

چھوٹا؟ شازل کی آنکھیں اُبلنے کی حد تک کھلی کی کھلی رہ گئی۔

جی پچیس سال کا ہے وہ جب کی آپ ماشا اللہ سے اٹھائیس سال کے ہونے والے ہیں۔ ماہی نے شان بے نیازی سے کہا

اتنا یہ بیباچہ اور میں پچاس سال کا بوڑھا جس کے بال سفید ہو گئے ہیں چہرے پہ جھڑیاں آگئی ہیں دانت تو سرے سے نہیں ہے گر کر ٹوٹ گئے ہیں۔ شازل تپ اٹھا۔

ہا ہا ہا ہا سیریلی شازل؟ آپ پچاس سال کے ہو جائے گے تو ایسا روپ اختیار کر جائے گے۔ ماہی شازل کی بات پہ ہنس ہنس کر بے حال ہوئی۔

آج کے بعد تم یمان مستقیم کا کوئی گانا نہیں سنو گی اور نہ اُس کو فالو کرو گی۔ شازل نے دائر پہ دانت جمائے کہا

جب سے میرا قیام حویلی میں ہوا میں نے کوئی گانا نہیں سنا ہی بات فالو کرنے کی تو اُس کے لیے ایک فون کی اشد ضرورت ہے۔ ماہی نے کہا

اچھا یہ مجھے دو کیا ہر وقت کھاتی رہتی ہو۔ شازل نے ڈرائے فروٹ کی پلیٹ اپنی جانب کھسکائی۔

یہ میرے ہیں۔ ماہی نے احتجاج کیا۔

میں بھی تمہارا ہوں۔ شازل نے بنانا خیر کیے کہا تو ماہی کی زبان کوتالے لگ گئے۔



Posted On Kitab Nagri

ارمان دلاور خان کے یہاں آیا تو نجمہ کے لیے عدالت کھڑی ہو گئی تھی دلاور خان زوبیہ بیگم خشمگین نظروں سے اس کو گھور رہے تھے جب کی نور اپنے تین سالہ بیٹے کو گود میں لیے یمان کی تصویریں دیکھ رہی تھی اُن سب سے بے نیاز یمان خود کچن میں موجود ہو گیا جیسے وائرل اُس کی نہیں کسی اور کی تصاویریں وائرل ہو گئی ہو۔

تمہیں پتا تھا یمان کا کیا مقام ہے؟ پھر بھی تم نے ایسی حماقت کی۔ زوبیہ بیگم نے اُس کو لتاڑہ بیگم صاحبہ قسم لے میں نے تو اپنے بس اپنا واٹس ایپ اسٹیٹس لگایا تھا پتا نہیں کیسے وہاں سے چوری ہو گیا۔ نجمہ نے اپنی صفائی دیتے ہوئے کہا ان سب سے تو وہ خود ناواقف تھی۔

تم اسٹیٹس بھی کیوں لگایا ایسی حالت میں یمان کے ساتھ تصویریں بنائی کیوں؟ دلاور خان نے کہا یمان کچن میں کیا کرنے گیا تھا؟ نجمہ کے کچھ کہنے سے پہلے نور نے پوچھا اوجی چھوٹی بہن جو آپ کی ہیں اُن کے لیے پراٹھے بنانے گئے تھے۔ نجمہ کی بات پہ سب حیران ہوئے سوائے دلاور خان کے لیے

www.kitabnagri.com

میں نے تو اُن کو کبھی پانی اُباتے ہوئے نہیں دیکھا۔ ارمان حیرت سے بولا اب پراٹھا بناتے دیکھ لے کچن میں ہی ہیں وہ یہ نہ ہو یمان صاحب کو کچن میں دیکھنے کی حسرت دل میں دبا کر قبر میں دفن ہو جائے۔ نجمہ نے اپنی طرف سے ہر ایک کو مشورہ دینا ضروری سمجھا۔

Posted On Kitab Nagri

تمہاری زبان آجکل کچھ زیادہ نہیں چلنے لگی میں چھڑا چھانٹ کنوارہ سا خوبرونو جوان ابھی شادی تک نہیں کی بچے تک نہیں ہوئے میرے اور تم مجھے قبر تک پہچانے میں لگی ہوئی ہو ان شاء اللہ مجھے قبر میں دیکھنے کی حسرت تم قبر میں لیکر جاؤ گی۔ ارمان کے تو اُس کی بات تپا گی تھی۔

توبہ ہے آپ چھڑے چھانٹ ہیں تو میں نے کونسا اپنے بچوں کی قطارے بنا رکھی ہے میں بھی پیور سنگل ہوں شادی تو دور کسی سے آنکھ مٹکا تک نہیں کیا۔ نجمہ کہاں پیچھے رہنے والی تھی۔

خاموش رہو تم دونوں یہاں ہم ایک سیریس میسٹر ڈسکس کرنے بیٹھے ہیں اور تم دونوں نے بچوں کی طرح لڑائی شروع کر دی ہے۔ زوبیہ بیگم نے دونوں کو ٹوکا تو دونوں خاموش ہو گئے

oooooooooooooooooooooooooooo

لگتا ہے خود ہی دینے جانا پڑے گا۔ ایمان نے نجمہ کو آتا نہ دیکھا تو پر سوچ انداز اپنا بڑ بڑایا اُس کو پتا تھا سب ڈرائینگ روم میں ہیں تبھی ٹرے میں ہاتھ میں لیتا آروش کے کمرے کے باہر کھڑا ہوتا کچھ سوچ کر دروازہ نوک کیا۔

www.kitabnagri.com

دوسری طرح آروش جس کا بھوک سے بے حال تھا دروازہ نوک ہوتے ہیں بنا پوچھے دروازہ کھول دیا مگر اپنے سامنے نائٹ سوٹ میں بکھرے بالوں سمیت اور بنا چپل کے ایمان کو دیکھ کر اُس کو حیرانی کا شدید جھٹکا لگا تھا اُس نے جلدی سے اپنے چہرے کا رخ طرف کیے اُس کی جانب پشت کر کے کھڑی ہو گی۔

ایمان کو شاید اُس کو ایسے ہی ری ایکشن کی اُمید تھی تبھی اُس نے اپنا سر پہلے سے جھکایا ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

تم؟

تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ آروش نے جھنجھلا کر پوچھا جو اپنے لاپرواہ حُلّیے میں بھی حد درجہ پیارا لگ رہا تھا۔
وہ میں آپ کے لیے ناشتہ لایا ہوں خود لے یا مجھے اجازت دے کے میں اندر آ کر رکھ لوں۔ یمان نے
سراٹھا کر مسکرا کر کہا

نجمہ کہاں ہیں؟ آروش اُس کی بات نظر انداز کرتی بولی
پتا نہیں۔ یمان نے لاعلمی کا اظہار کیا

تم جاؤ یہاں سے۔ آروش دروازے پہ ہاتھ رکھ کر اُس سے بولی تو یمان نے غور سے اُس کی پشت کو دیکھا
جو دو دن سے ایک ڈریس میں ملبوس تھی۔

آپ کے پاس کوئی اور کپڑے نہیں کیا؟ یمان پوچھے بنانہ رہ پایا
تم ہوتے کون ہو مجھ سے یہ سوال کرنے والے؟ آروش اُس کے سوال پہ تپ اُٹھی۔
آپ کے مستقبل کا مجازی خدا۔ یمان اپنی مسکراہٹ دبائے بولا۔

لگتا ہے اب بھی عقل سے پیدل ہو۔ آروش کا دل زور سے دھڑکا تھا اُس کی بات پہ جس کو کنٹرول میں
کیے وہ بس یہی بول پائی۔

عقل سے پیدل نہیں ہوں سمجھدار ہوں تبھی تو آپ کا انتظار کیا۔ یمان پر سکون لہجے میں بولا

Posted On Kitab Nagri

مگر میرا جواب پہلے والا ہی ہے۔ آروش کی بات پہ یمان کی مسکراہٹ غائب ہوئی تھی وہ کمرے میں داخل ہوتاڑے بیڈ پہ رکھ کر واپس اپنی جگہ پہ کھڑا ہو گیا اتنے میں آروش بس صبر کے گھونٹ بھر کر رہ گئی۔

ہمارے درمیان بس ذات کا فرق تھا جواب نہیں تو آپ کے انکار کی وجہ؟ یمان سنجیدہ ہوا
میں تمہارے آگے جواب دے نہیں۔ آروش نے سپاٹ لہجے میں کہا
مگر مجھے آپ کا جواب چاہیے۔ یمان بضد ہوا
جاؤں یہاں سے ورنہ میں شور مچاؤں گی۔ آروش نے دھمکی دی
شور مچا کر کیا کہے گی؟ کے میں نے آپ کی عزت پ
چٹاخ۔

آروش کی بات پہ یمان کو بہت تکلیف ہوئی تھی جس کو نظر انداز کیے وہ بولنے والا تھا جب آروش پلٹ کر ایک تھپڑ اُس کے چہرے پہ مارا۔

www.kitabnagri.com

تم خود کو کیا سمجھتے ہو؟ اور مجھے کیا سمجھتے ہو؟ تمہیں میں ایسی لگتی ہوں جو یوں سرے عام اپنی عزت کا تماشا بنائے گی۔ آروش اُس کا گریبان پکڑے دھاڑی۔

آروش کے اس قدر قریب ہونے پہ یمان کا دل بے ایمان ہوا تھا دل عجیب ترز سے دھڑکنے لگا تھا وہ تو خواب میں بھی ایسا سوچ نہیں سکتا تھا حقیقت میں اتنا پاس ہونا تو بہت دور کی بات تھی ایک ہی سیکنڈ میں

Posted On Kitab Nagri

اُس کی حالت غیر ہوئی تھی یمان بنا آروش کو چھوئے اُس کا ہاتھ اپنے گریبان سے ہٹاتا اپنا سر نفی میں ہلاتا اپنے کمرے کے راستے چل دیا۔

آروش اُس کے عمل پہ حق دق رہ گئی اُس کو جی بھر کر اپنی اس قدر بے اختیاری پہ غصہ آیا تھا جانے اُس کو یمان کی باتوں میں کیا ہو جاتا تھا جو اُس کی سوچنے سمجھنے کی ساری صلاحیتیں مفلوج ہو جایا کرتی تھی۔ یہ مجھ سے کیا ہو گیا وہ نامحرم تھا میرا۔ آروش اپنے ہاتھوں کو دیکھ کر بڑبڑائی پل بھر میں اُس کی آنکھوں سے آنسو بہہ کر رخسار بھگا گئے تھے۔

oooooooooooooooo

بہل تو جائے دلا سو سے میرا دل لیکن
چلتی کہاں ہیں، صحراؤں میں کشتیاں،

یہ مجھے کیا ہو جاتا ہے اُن کو ایسے اپنے پاس دیکھ کر۔ یمان اپنے کمرے میں آتا سر ہاتھوں میں گرائے بیٹھ گیا اُس کو آروش کا تھپڑ مارنا بُرا نہیں لگا تھا بلکل بھی نہیں لگا تھا اُس کو اگر بُرا لگتا تھا تو بس اُس کا انکار جو وہ بار بار کرتی تھی۔

شاید میرے مرنے کے بعد اُن کو میرا احساس ہو کے میں اُن کو کتنا چاہتا ہوں اب تو ایسا لگتا ہے جیسے وہ میری جان لیکر ہی رہے گی۔ یمان کے چہرے پہ زخمی مسکراہٹ در آئی تھی اپنے اندر ایک اُداسی کی لہر

Posted On Kitab Nagri

ڈورتی محسوس ہوئی سراگ سے درد سے پھٹا جا رہا تھا۔ وہ سمجھ نہیں پارہا تھا ایسا وہ کیا کرے جو آروش اُس کی بن جائے۔ کیا اتنے سالوں بعد بھی اُس کا عشق لا حاصل ہی رہے گا آروش کو کبھی اُس کی پرواہ نہیں ہوگی۔

آپ چاہے مجھ سے پیار نہ کرے بس میری بن جائے میرے لیے وہ ہی بڑی بات ہوگی۔ یمان کی آنکھ میں آنسو گر کر ڈارھی میں جذب ہوا تھا



ہر وقت کمرے میں کیوں رہتی ہوں ہمارے پاس بھی بیٹھ جایا کرو۔ نور آروش کے کمرے میں آتی بولی جو خاموشی سے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے ہوئے تھی۔

دل نہیں کرتا باہر آنے کو۔ آروش سنجیدگی سے بولی

کیا تم روئی ہو؟ اور ناشتہ کیوں نہیں کیا نجمہ لنچ کے وقت یہاں آئی تھی پر تم نے دروازہ نہیں کھولا تھا خیریت؟ نور اُس کی سر آنکھیں اور ناشتے کی ٹرے دیکھ کر بولی جو جوں کی توں پڑی تھی جیسے یمان رکھ کر گیا تھا۔

بھوک نہیں ہے۔ آروش نے مختصر جواب دیا

اچھا ویسے مجھے یہاں موم نے بھیجا تھا وہ چاہتی ہے تم ساتھ چلو مال شاپنگ کرنے کے لیے۔ نور نے پر جوش آواز میں کہا

مجھے کہی نہیں جانا اُن سے کہے وہ خود ہی اپنی پسند سے کچھ لے آئے۔ آروش اُس بات سن کر بولی

Posted On Kitab Nagri

اُس اوکے آج نہیں توکل چلنا میرے خیال سے کل بھی تم انہیں کپڑوں میں تھی اگر تم کہو تو اپنے کچھ ڈریسز تمہیں دیتی ہوں جو میں نے استعمال نہیں کیے۔ نور نے اُس کا جائزہ لیتے کہا

کوئی مناسب ڈریس ہے تو پلیز دے انہیں کپڑوں میں بار بار نماز پڑھتی ہوں تو شرمندگی ہوتی ہے اور میں ایک جائے نماز بھی کہا تھا آپ لوگوں نے دیا نہیں۔ آروش ایک نظر اُس کے کپڑوں میں ڈال کر

"مناسب" لفظ یہ زور دے کر بولی۔

جائے نمازیاد نہیں رہا ہو گا ڈیڈ کو میں ابھی دونوں چیز تمہیں بھجواتی ہوں۔ نور اپنی جگہ سے اٹھ کر بولی

قرآن پاک بھی چاہیے تھا۔ آروش نے کہا

وہ تو یہاں ہو گا۔ نور نے الماری کی جانب اشارہ کیے بتایا

میں نے پورا کمر بہت بار چیک کیا ہے مگر وہ چیزیں نہیں ہیں جو مجھے چاہیے۔ آروش نے جواب دیا۔

اچھا ٹھیک ہے میرے کمرے میں ہے وہ بھجواتی ہوں۔ نور مسکرا کر کہا

شکریہ۔ آروش نے کہا تو نور مسکرا کر سر اثبات میں ہلاتی چلی گئی۔

○○

آروش بی بی یہ بیگ نور بی بی نے آپ کے لیے بھیجا تھا۔ کچھ دیر بعد نجمہ آروش کے کمرے میں آتی ایک بیگ اُس کو دے کر بولی

جائے نماز اور قرآن؟ آروش ایک نظریہ یہ ڈال کر بولی۔

Posted On Kitab Nagri

جائے نماز تو یمان صاحب کے کمرے میں ہو گا اور اُن کا کمرہ صبح سے لاک ہے اس لیے ابھی کے لیے یہی دیئے۔ نجمہ نے جواب دیا۔

اچھا تم جاؤ۔ یمان نام پہ آروش کے تاثرات بدلے تھی تبھی کچھ اور پوچھنے کے بجائے یہ کہا۔
ٹھیک ہے۔ نجمہ اتنا کہتی کمرے کا دروازہ بند کرتی چلی گی تو آروش گہری سانس لیکر بیگ کو کھول کر دیکھا جس میں پانچ مختلف ڈیزائن کے ڈریسز تھے۔

اب میں یہ کپڑے پہنوں گی۔ آروش سب جوڑے الگ الگ کر کے دیکھتی بڑبڑائی جس میں کوئی جوڑا بیک لیس تھا تو کو سیلو لیس تھا کسی میں شلوار کے بجائے ٹائیٹس تھی ڈوپٹہ تو سرے سے کسی میں نہیں تھا اُس کو سبھی جوڑے بیکار لگے۔

حد ہے۔ آروش بد مزہ ہوتی سب کپڑوں کو بیڈ سے نیچے پھینک دیا۔



نجمہ یہ سب مختار والے کہاں چلے گئے؟ دلاور خان نے اگلے دن گھر میں کسی میل سرونٹ کو ناپا کر نجمہ کو آواز دے کر اُس سے پوچھا جو لاؤنج کی صفائی کرنے میں مصروف تھی۔

اُن کی تو چھٹی کردی ارمان سر نے یمان صاحب کے کہنے پہ۔ نجمہ نے بتایا
چھٹی کردی مگر کیوں؟ دلاور خان نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگے۔

وہ جی آپ کی چھوٹی بیٹی کو اچھا نہیں لگتا تبھی وہ بار نہیں آتی اپنے کمرے سے تو اس لیے انہوں نے یہ کیا
آپ کا جو ڈرائیور ہے وہ گھر میں داخل نہیں ہو سکتا کیونکہ یمان صاحب نے خود پر سنلی اُس کو وارن کیا

Posted On Kitab Nagri

ہے گک بھی اب نہیں رہا صفائی والا بھی نہیں رہا اُن کے بدلے دوسری ملازماؤں کا بندوبست یمان صاحب نے ارمان سر کے زمے لگایا ہے۔ نجمہ نے تفصیل سے بتایا

یہ یمان نے ایسا کیوں کیا؟ وہ سب پُرانے سروٹس تھے ہمارے۔ زوبیہ بیگم جو ابھی لاؤنج میں آئی تھی نجمہ کی بات سن کر بولی

کچھ سوچ کر اُس نے کیا ہو گا خیر میں اب نکلتا ہوں ایک شوٹ کے لیے فیصل آباد جانا پڑے گا۔ دلاور خان نے ہاتھ میں پہنی گھڑی میں وقت دیکھ کر زوبیہ بیگم سے کہا فیصل آباد کیوں آپ کو یاد نہیں ہم نے گھر میں ایونٹ کرنے کا سوچا تھا دُنیا میں سامنے اپنی بیٹی کو بھی تولانا ہے۔ زوبیہ بیگم دلاور خان کی بات پہ تعجب سے گویا ہوئی۔

میں جلدی واپس آ جاؤں گا اور اس ایونٹ کی زمینداری میں نے ارمان کو دی ہے وہ اچھے سے سب سنبھال لے گا مگر ایک بات کا خاص خیال رکھنا یہ بات آروش کو پتا نہ چلے ہم اُس کو سر پر اُتر دے گے۔ دلاور خان نے مسکرا کر اُن کو تسلی کروائی

یہ تو اچھی بات ہے میں پھر آج آروش کو لیکر جاتی ہوں شاپنگ کے لیے ایونٹ کے لیے اُس کے پاس بہت اعلیٰ ڈریس ہونا چاہیے اسٹائلش سا۔ زوبیہ بیگم خوش ہوئی

آروش بی بی تو جو بھی پہنے گی اُن پہ وہ سوٹ کرے گا۔ نجمہ زوبیہ بیگم کی بات پہ خاموش کھڑی نجمہ بول

پڑی

Posted On Kitab Nagri

یہ تو ہے مگر وہ دلاور خان کی بیٹی ہے اُس کو سب سے الگ لگنا چاہیے۔ زوبیہ بیگم نے کہا
اچھا پھر میں چلتا ہوں دیر ہو رہی ہے۔ دلاور خان کو وقت کا احساس ہوا تو کہا
ٹھیک ہے بائے۔ زوبیہ بیگم نے کہا تو وہ مسکرائے
اللہ کی امان صاحب۔ نجمہ بھی اتنا کہتی اپنے کام میں لگ گئی۔
نجمہ سنو۔ دلاور خان کے جانے کے بعد زوبیہ بیگم نے نجمہ کو مخاطب کیا۔
جی؟ نجمہ اُن کے سامنے ہوئی

نور تو سوئی ہوئی ہوگی تم آروش کو کہو میں اُس کا لاؤنج میں انتظار کر رہی ہو آجائے۔ زوبیہ بیگم نے کہا تو
نجمہ اُپر کی جانب بڑھی کچھ ہی مینٹس میں آروش نجمہ کے ہمراہ لاؤنج میں داخل ہوئی۔
السلام علیکم۔ آروش نے زوبیہ بیگم کو دیکھ کر سلام کیا
وعلیکم السلام کیسی ہو؟ ظاہر ہی نہیں ہوتی اپنی ماں کی خیر و خبر لیا کرو۔ زوبیہ بیگم محبت سے اُس کو دیکھ کر
بولی

www.kitabnagri.com

جی ضرور۔ آروش نے بس اتنا کہا
نور نے مجھے بتایا تھا اُس نے تمہیں اپنے ڈریسر دیئے ہیں تو آج وہ پہنتی نہ کیا پسند نہیں آئے؟۔ زوبیہ بیگم
نے اُس کا ڈریس اور حجاب دیکھ کر کہا۔
جی پسند نہیں آئے۔ آروش صاف گوئی سے بولی

Posted On Kitab Nagri

اچھا وہ تو بہت بڑے ڈیزائنر سے اپنے کپڑے ڈیزائن کرواتی ہے خیر تم آ جاؤ میرے ساتھ چلنا وہاں پھر تم اپنی پسند کے ڈریسز لینا۔ زوبیہ بیگم نے مسکرا کر کہا تبھی اُن کے سیل پہ کال آنے لگی تو وہ اُس کی جانب متوجہ ہوئی۔

میرے لیے ایک کپ چائے تو لانا۔ آروش نے دوسری ملازمہ کو گنہرتے دیکھا تو کہا جس پہ وہ سر ہلاتی چلی گئی۔

یمان بھی کل سارا وقت اپنے کمرے میں رہنے کے بعد آج اسٹوڈیو جانے کے لیے نکل رہا تھا جب اُس کے فون پہ بھی کال آنے لگی۔ تو وہ سائیڈ پہ ہوا۔

اچھا میں یمان سے کہوں گی۔ دوسری طرف سے زوبیہ کو جانے کیا کہا گیا تھا جب انہوں نے کہا "یمان" لفظ پہ اس بار کوئی خاص ری ایکشن نہیں دیا راشدہ چائے کی ٹرے لیکر آئی تو آروش وہ پینے لگی۔

راشدہ یمان کو یہاں آنے کا کہو بات کرنی ہے ضروری۔ زوبیہ بیگم کال ڈراپ کرنے کے بعد راشدہ سے کہا۔

جی وہ رہے۔ راشدہ نے ایک طرف اشارہ کیے بتایا تو زوبیہ بیگم نے وہاں گردن موڑ کر دیکھا یمان؟ یمان جو کسی سے کال پہ بات کرنے میں مصروف تھا لاؤنچ میں آروش کے ساتھ بیٹھی زوبیہ بیگم نے اُس کو آواز دی۔

Posted On Kitab Nagri

جی۔ یمان سیل فون کان کے پاس رکھتا اُن کی جانب متوجہ ہوا۔

یہاں آؤ۔ زوبیہ بیگم نے آنے کا کہا تو یمان کی نظر آروش پہ پڑی جو صوفے پہ براجمان تھی اور اُس کی بیک یمان کے سامنے تھی جس سے وہ اُس کا چہرہ نہیں دیکھ پارہا تھا مگر یمان کو کل واقع یاد آیا تو اُس نے اپنا سر جھٹکا

آپ کو کچھ کام ہے تو بتادے میں ویسے بھی اسٹوڈیو جانے کے لیے نکل رہا تھا۔ یمان فاصلے پہ کھڑا ہوتا سنجیدہ لہجے میں اُن سے بولا

کیا ہو گیا ہے یمان اتنا دور کھڑے ہو کر کیوں بات کر رہے ہوا اگر آروش سے جھجھک رہے ہو تو مت جھجھکو نور کی طرح یہ بھی تمہاری بہن ہے۔ زوبیہ بیگم کی بات پہ یمان کا ہاتھ بے ساختہ اپنے دل پہ پڑا تھا جب کی چائے پیتی آروش نے بے ساختہ اُس کی اڑی رنگت کو تصور کیا تھا

”اَسْتَغْفِرُ اللہُ بہن ہر کوئی دوبارہ ہارٹ اٹیک دلوانے کے پیچھے پڑا ہے۔ یمان جھر جھری لیکر تپ کر سوچنے لگا۔

www.kitabnagri.com

یہ میری بہن نہیں ہیں میں نے کوئی بہن چارہ (بھائی چارہ) تھوڑی کھولا ہے جو۔۔۔ جو آتا ہے ان کو میری بہن بنا کر چلا جاتا ہے مطلب حد ہے کسی کے احساسات کا قتل کروانے میں کوئی کثر نہیں چھوڑی کسی نے۔ یمان اچھا خاصا جھنجھلا اٹھا تھا کہاں وہ اب شادی کے خواب دیکھنے لگا تھا اور کہاں گھر والے دونوں کے نکاح کا سوچنے کے بجائے رکشا (سُر خشا) بندھن پہنانے کے پیچھے پڑے ہوئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

یمان کیا ہو گیا ہے اس لہجے میں بات کیوں کر رہے آروش کو بُرا لگ سکتا ہے۔ زوبیہ بیگم یمان کا آج ایسا رویہ دیکھ کر حیرت سے غوطہ زن ہوتی ہوئی بولی یمان جو ہر وقت آرام سے بات کرتا تھا اور اب یوں اس طرح۔

مجھے بھی بُرا لگ سکتا ہے آپ لوگوں کا یوں بار بار ان کو میری بہن کہنا۔ یمان بولے بنانہ رہ پایا سوری بیٹا لگتا ہے یمان آج شاید نیند میں ہے۔ زوبیہ بیگم یمان کو گھور کر آروش سے بولی جواب اپنے چائے کے کپ کو دیکھ رہی تھی۔

کوئی بات نہیں۔ آروش محض بس یہی بولی تو یمان نے اُس کی پشت کو گھورنے لگا جو انجان بن کر بیٹھی تھی۔

یمان میں نے تمہیں اس لیے آواز دی تھی کیونکہ روزی کا فون آیا تھا۔ زوبیہ بیگم نے ابھی اتنا کہا تھا جب یمان بیچ میں بول پڑا

کون روزی؟

یمان میری مانو کمرے میں جا کر اپنی نیند پوری کون روزی؟ تمہاری فیانسے روزی جس کے ساتھ کچھ وقت میں شادی ہے۔ زوبیہ بیگم کو آج یمان ٹھیک نہیں لگا تبھی کہا۔

"فیانسے" لفظ پہ آروش نے نظریں اٹھا کر زوبیہ بیگم کو دیکھا جو یمان کو دیکھ رہی تھی۔

کیوں فون کیا تھا اُس نے آپ کو؟ یمان کو اس وقت روزی کا ذکر ایک آنکھ نہیں بھایا تھا

Posted On Kitab Nagri

اُس کی کچھ فرینڈز ہیں جن سے وہ تمہیں ملوانا چاہتی ہے ساتھ میں تم دونوں کو پارٹی میں بھی جانا ہے جو تم دونوں کے لیے آرگنائز کی گئی ہے۔ زوبیہ بیگم نے اُس کو بتایا

میرا آج ٹف شیڈول ہے میری طرف سے آپ معذرت کر لے۔ ایمان نے فورن سے انکار کیا ایمان اچھا نہیں لگتا وہ فیانسی ہے تمہاری اُس کا حق ہے تم پہ بیچاری تم سے مانگتی کیا ہے اور مجھے ویسے بھی آروش کو لیکر مال جانا ہے شاپنگ کے لیے۔ زوبیہ بیگم نے اُس کو سمجھانے کی خاطر کہا شاپنگ پہ یہ چلے گی؟ ایمان جتنا حیران ہو سکتا تھا اتنا ہو کر بولا

میں آپ کے ساتھ نہیں جاسکتی میں خود نہیں جاتی کہی حویلی میں بھی اماں سائیں سارا کچھ کرتی تھی یہاں بھی آپ کر دے۔ زوبیہ بیگم اُس سے پہلے ایمان کو جواب دیتی آروش بول کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

رکو تو کہاں جا رہی ہو۔ زوبیہ بیگم نے اُس کو جاتا دیکھا تو آواز دی میں اپنے کمرے میں جا رہی ہوں دوپہر کی نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ آروش جواب دیتی تیز قدموں کے ساتھ وہاں سے چلی گئی۔

www.kitabnagri.com

یہ کیا بات ہوئی ساتھ چلتی تو اچھا تھا نہ۔ زوبیہ بیگم پریشانی سے بڑبڑائی میں چلتا ہوں آپ کے ساتھ کیا پتا میری وجہ سے آپ کی کچھ مدد ہو جائے گی۔ ایمان جلدی سے زوبیہ بیگم کے پاس بیٹھ کر بولا

تمہارا تو آج ٹف شیڈول تھا؟ زوبیہ نے گھور کر طنزیہ کیا تو ایمان سٹپٹا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"تھا" ٹف شیڈول تھا اب نہیں ہے۔ ایمان نے "تھا" لفظ پہ خاصا زور دے کر کہا

ایمان؟ زوبیہ نے مشکوک نظروں سے اُس کو دیکھا

موم آپ ماں ہیں اور آپ سے بڑھ کر میرے لیے کوئی ٹف شیڈول تو نہیں ہو سکتا نہ پہلے ماں پھر کام دو جا۔ ایمان اُن کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیکر بولا تو زوبیہ بیگم اُس کے واری صدقے ہوئی۔

ماں صدقے جائے میں بس چینج کر لوں پھر چلتے ہیں۔ زوبیہ بیگم خوش ہوتی اُس کا ماتھا چوم کر بولی میں تب تک گاڑی سٹارٹ کر دیتا ہوں پورچ سے نکال کر۔ ایمان جواب بولا تو زوبیہ بیگم اٹھ کر چلی گئی۔ ایمان ابھی باہر جانے والا جب اُس کی نظر ٹیبل پہ چائے کے کپ پڑی جس میں آروش کچھ دیر پہلے چائے پی رہی تھی۔ ایمان نے ایک چور نظر آس پاس ڈورائی پھر وہ کپ اپنے ہاتھ میں لیا جس میں آدھی چائے ابھی بھی باقی تھی۔ ایمان چند پل اُس کو دیکھتا رہا پھر وہی کپ اپنے ہونٹوں کے پاس کیے آروش کی بچائی ہوئی چائے کا سپ لے لے لگا۔

Kitab Nagri



www.kitabnagri.com

کیا ہوا آپ پریشان ہیں؟ ماہی نے شازل کو بہت دیر تک بات کرتا نہ دیکھا تو خود ہی بات کا آغاز کیا اُس کو محسوس ہوا تھا جب سے وہ شہر سے منتھلی چیک اپ کے بعد واپس آئے تھے شازل کچھ خاموش سا تھا مگر اصل بات کیا تھی وہ اُس سے بے خبر تھی۔

ہاں نہیں میں کیوں پریشان ہونے لگا۔ شازل اُس کی بات سن کر چونک کر بولا

پھر اتنا خاموش تو نہیں ہوتے آپ جتنا آج ہیں۔ ماہی اُس کے پاس بیٹھ کر بولی

Posted On Kitab Nagri

تمہیں زیادہ فیل ہو رہا ہے ورنہ ایسی کوئی بات نہیں۔ شازل اُس کی ناک دبائے بولا

کاش ایسا ہی ہو۔ ماہی نے کہا

ہممم ایسا ہی ہے خیر تم نے دوائی لی؟ شازل بات بدل کر بولا۔

جی لی ہے۔ ماہی نے مسکرا کر کہا

او کے پھر آرام کرتا ہوں، میں آتا ہوں کچھ ضروری کام ہے۔ شازل اُس کا گال تھپتھپا کر بول کر اٹھ کھڑا ہوا۔

شازل۔ شازل اُس کے پاس سے گزر رہا تھا جب ماہی نے اُس کا ہاتھ پکڑا کیا ہوا؟ شازل سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھنے لگا۔

آپ پریشان ہے مجھے لگ رہا ہے۔ ماہی شازل کو اتنا چپ دیکھ کر روہانسی ہوئی۔ مگر شازل کے چہرے پہ گہری مسکراہٹ آئی تھی۔

یہاں آؤ۔ شازل نے اُس کو اپنے حصار میں لیا تو ماہی پر سکون ہوتی اُس کے سینے لگی اپنی آنکھوں کو بند کر گئی تھی۔

میں پریشان اس لیے ہوں کہ میں نے اکثر سنا ہے عورتیں شادی کے بعد جب بچے پیدا کرتی ہیں تو اُن کا ویٹ بڑھ جاتا ہے فکر بھی ڈول مول سی ہو جاتی ہیں کوئی کپڑے اُن کو فٹ ہی نہیں آتی چلنے میں بھی اُن کو دشواری ہوتی ہے اُٹھنے میں تو کسی کے سہارے کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ تم اتنی گولوں مولوں سی

Posted On Kitab Nagri

ہوگی ہو مگر میں خود کو یہ تسلی کرواتا ہوں ہمارے بچے کی پیدائش کے بعد تم پھر سے پہلی کی طرح سمارٹ نظر آؤں گی۔ پراگرایسا نہ ہوا تو بیڈ پہ تم سوؤں گی تو میں کہا؟ سوؤں گا۔ بس ایک یہ فکر ہے جو رات کو مجھے سونے نہیں دیتی۔ ماہی جو اپنی آنکھیں بند کیے ہوئی تھی شازل کی سنجیدہ لہجہ میں گوہر افشانی سن کر اُس کے چودہ طبق روشن ہوئے وہ ایک ہی جھٹکے سے شازل سے دور ہوتی آنکھیں پھاڑ کر اُس کو دیکھنی لگی جس کا قہقہہ ضبط کرنی کی کوشش میں سفید رنگت سرخ ہو گئی تھی۔

شازل آپ بہت بہت زیادہ مین ہیں۔ ماہی دانت کچکا کر بولی ہا ہا ہا میری گولوں مولوں سی بیوی اگر میں نے کہا پریشان نہیں ہو تو تم کیوں پریشان ہو رہی ہو ایسی بات سوچ کر جب کی ڈاکٹر نے تمہیں اس حالت میں کوئی بھی اسٹریس لینے سے منع کیا ہے۔ شازل اُس کے سامنے آتا اُس کا ماتھا چوم کر بولا

مجھے آپ سے بات نہیں بہت بُرے ہیں آپ ہر بار میرا مذاق اڑاتے ہیں جب ہمارا بے بی ہو گا نہ تو میں آپ کی شکایت کروں گی اُس سے۔ ماہی نروٹھے پن سے بولی
www.kitabnagri.com
یہ ظلم مت کرنا اپنے معصوم شوہر پہ۔ شازل نے مظلوم سی شکل بنائی۔

میں تو کروں گی۔ ماہی کا انداز دیکھ کر شازل مسکرا کر دوبارہ سے اُس کو اپنے حصار میں لیکر اُس کے بالوں میں بوسہ دیا۔



Posted On Kitab Nagri

یمان اور زوبیہ بیگم اسلام آباد کے بڑے مال میں داخل ہو گئے تھے یمان نے اپنے چہرے پہ ماسک پہنا ہوا تھا جس وجہ سے اُس کا چہرہ کور تھا وہ نہیں چاہتا تھا لوگوں کی بھیڑ جمع ہو۔ اور یہاں مال میں یمان آیا تو زوبیہ بیگم کے ساتھ تھا مگر مال میں داخل ہوتے ہی اُس کی نظر ہر طرف پھر رہی تھی وہ زوبیہ بیگم کے ساتھ ہو کر بھی اُن کے ساتھ نہیں تھا۔

یمان آروش کے لیے یہ ڈریس کیسا رہے گا۔ زوبیہ بیگم ایک ڈریس یمان کے سامنے کیے بولی۔ یمان جو پر شوق نظروں سے ایک وائٹ کلر کے خوبصورت گاؤن کو دیکھ رہا تھا زوبیہ بیگم کی آواز پہ چونک کر اُن کی جانب دیکھا جو ایک گھٹنوں تک آتی شرٹ اُس کو دیکھا رہی تھی جو تھی سیلو لیس۔ یہ آپ آروش کے لیے رہی ہیں؟ یمان کی آنکھوں میں ناگواری بھرے تاثرات آئے تھے جس کو چھپانا اُس نے ضروری نہیں سمجھا

ہاں پیاری ہے نہ کالا رنگ تو اُس پہ خوب بھی چھے گا۔ زوبیہ بیگم خاصے پر جوش لہجے میں بولی۔ آہم۔ آپ کو نہیں لگتا کچھ اور لینا چاہیے اُن کے لیے جیسے یہ گاؤن کتنا پیارا ہے ساتھ سیم کلر کا حجاب بھی ہے یا پھر وہ ڈریسز دیکھے کتنے پیارے اور نفیس ہیں۔ یمان کبھی گاؤن تو کبھی خوبصورت پرنٹڈ سوٹس کی طرف اشارہ کرتا اُن کو بتانے لگا۔

ہم کو نسا آروش کو کسی میلاد میں بھیج رہے جو ایسے ڈریسز لے ماڈرن زمانہ ہے تمہیں لڑکیوں کی شاپنگ کا نہیں پتا میں خود ہی دیکھ لیتی ہوں۔ زوبیہ بیگم نے اُس کی بات سن کر ہنس کر سر جھٹکا

Posted On Kitab Nagri

آپ کا یہ ماڈرن زمانہ اُن کو نہیں آنے والا پسند خیر ہم اپنی فیوچر وائیف کے لیے اُن کے حساب سے خریداری کرتے ہیں جو غالباً نہیں یقیناً اُن کو بہت پسند آئے گی۔ ایمان زوبیہ بیگم کو دیکھ کر سوچتا اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا۔

ایکسیکوزمی۔ ایمان نے ایک سیلز بوائے کو اپنی جانب متوجہ کیا۔

?Yes,sir how can I help you

سیلز بوائے مسکرا کر ایمان کے پاس آ کر بولا

مجھے یہ گاؤن پیک کر کے دے اور ساتھ میں بیس پچیس ڈریسز کے درمیان نفیس خوبصورت کے ڈریسز بھی جس میں سیم کلر کا ڈوپٹہ اور اسٹالر بھی ہو۔ آپ کو سمجھ آ رہا ہے نہ میرے کہنے کا مطلب؟۔ ایمان اپنی بات کرنے بعد تائید نظروں بھری نظروں سے اُس کو دیکھنے لگا

.Yes,of course sir, I completely understand

سیلز بوائے ایمان کی بات سن کر مسکرا کر بول کر کچھ ڈریسز اُس کے سامنے کیے۔

آپ کے کہنے کا مطلب تھا ایسی ڈریسز جو مشرقی گرلز پہنتی ہیں۔ سیلز بوائے ڈریسز پیک کرنے کے بعد بیگن ایمان کی طرف بڑھا کر بولا

Posted On Kitab Nagri

یاراٹ۔ یمان ہنس کر بولا پھر ایک چور نظر آس پاس کی جہاں زوبیہ بیگم نہیں تھی شاید وہ کہیں اور گی تھی۔ یمان مال سے باہر آتا اُن سب بیگز کو گاڑی کی پچھلی ڈگی میں رکھ کر دوبارہ مال کے اندر آتا زوبیہ بیگم کو تلاش کرنے لگا۔

آپ کی ہوگی شاپنگ پانچ گھنٹے ہو گئے ہیں۔ یمان کو مال کے تین چار چکر کاٹنے کے بعد بلا آخر زوبیہ بیگم ملی تو ہاتھ میں پہنی گھڑی میں وقت دیکھ کر اُس نے کہا
آلموسٹ ہوگی ہے بس ایونٹ کے لیے آروش کے لیے کوئی ڈریس پسند نہیں آرہا سوچ رہی ہو وہ اپنی ڈیزائنر سے ڈیزائن کراؤ۔ زوبیہ بیگم نے پرسوچ لہجے میں اُس سے کہا
ایونٹ؟ یمان سوالیہ نظروں سے اُن کو دیکھنے لگا۔

ہاں آروش کے لیے ہم نے ایک پارٹی آرگنائز کرنے کا سوچا ہے۔ زوبیہ بیگم نے بتایا
اواچھا۔ یمان صرف یہی بول پایا

ہاں اور آج رات زرفشاں زرنور زرگل بھی پاکستان لینڈ کر رہی ہیں۔ زوبیہ بیگم نے مزید بتایا
یہ تو اچھی بات ہے۔ یمان اُن کی خوشی دیکھ کر مسکرایا۔



آروش یہ تمہارے لیے کال ہے تمہارے گھر سے۔ نور آروش کے کمرے میں آتی اپنا فون اُس کی جانب بڑھائے بولی تو آروش نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگی۔

میرے لیے کال آپ کے سیل فون پر؟ آروش کو بات کچھ سمجھ نہیں آئی۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں حویلی سے ہے شاید انہوں نے ڈیڈ کو کال کی تھی مگر وہ تو یہاں تھے نہیں تو میرا نمبر اُن کو دے دیا۔ نور نے بتایا تو آروش نے بے چینی سے اُس کے ہاتھ سے فون لیکر اپنے کان کے پاس کیا۔ السلام علیکم۔ آروش فون کان کے پاس کرتی سلام کرنے لگی۔ نور ایک مسکراتی نظر اُس پہ ڈال کر کمرے سے باہر چلی گئی۔

وعلیکم السلام کیسی ہو میری بچی؟ دوسری جانب سے نم لہجے میں کلثوم بیگم سے پوچھا جیسی بھی ہوں آپ لوگوں کو کیا آپ لوگوں نے تو پرواہ سمجھ کر حویلی سے بے دخل کر دیا تھا۔ آروش شکوہ بھرے لہجے میں بولی

ایسے مت کہو آروش۔ کلثوم بیگم تڑپ کے بولی

تو اور کیا کہوں اماں سائیں؟ جب سے یہاں آئی ہوں کسی نے مجھے یاد تک نہیں شازل لالہ نے بھی نہیں مجھے لگا تھا اُن کو جیسے پتا چلے گا وہ مجھے لینے آئے گے مگر آپ سب نے بتا دیا میں تب سب کو پیاری تھی جب شہباز شاہ کی بیٹی تھی جب پتا چلا میں کسی دلاور خان کی بیٹی ہوں تو سب نے منہ موڑ لیا۔ آروش کی آنکھیں بھیگی تھیں۔ مگر دوسری جانب موبائل جو اسپیکر پہ تھا دُرید شاہ اور شازل شاہ نے سختی سے اپنے ہونٹوں کو بھینچا تھا اُس کی بات پہ۔ شازل کلثوم بیگم سے موبائل لیتا اسپیکر آف کرتا اپنے کان کے پاس کر گیا۔

بہت بدگمان ہو گئی ہو آرو۔ شازل نے افسوس بھرے لہجے میں کہا

Posted On Kitab Nagri

بدگمان کرنے والے بھی آپ سب ہیں۔ آروش پہلے تو شازل کی آواز پہ حیران ہوئی تھی مگر اُس پہ قابو پہ دو بدوبولی۔

تمہیں کیا لگتا ہے ہمیں تمہاری پرواہ نہیں تمہاری یاد نہیں آتی؟ شازل نے سنجیدگی سے کہا
بلکل یہی لگتا ہے اگر آپ کو میری پرواہ ہوتی تو آج میں یہاں نہ ہوتی آپ میں سے کسی کو میری یاد کیوں
آئے گی؟ جب بابا سائیں کو پتا نہیں کے اُن کے دل کا ٹکڑا کس حال میں ہے۔ شہباز شاہ کا خیال آتے ہی
اُس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔

کیا کچھ ہوا ہے آرو مجھے بتاؤ؟ شازل اُس کی آخری بات پہ پریشان ہوا جب کی دُرید اور کلثوم بیگم کی نظریں
بھی اُس پہ ٹک گئی۔

اور نہیں تو کیا حویلی میں کسی کو ایک بار کوئی کام کہتی تھی یا کوئی چیز لانے کا کہتی تھی تو مل جایا کرتی تھی اور
یہاں جب سے آئی ہوں ہر ایک سے جائے نماز اور قرآن کا بولا ہے بار بار یاد بھی کرواتی ہوں مگر مجال
ہے جو کسی نے اُس پہ عمل کیا ہوا ہاں کہہ کر چلے جاتے ہیں اور ایک میں ہوں جو یہاں بس اُن کی راہ تکتی
ہوں۔ آروش شکایتی لہجے میں بولی تو شازل نے گہری سانس لی۔

تو پھر کیا تم نے نماز نہیں پڑھی اتنے وقت سے؟ شازل نے پوچھا اور کال دوبارہ سے اسپیکر پہ کی۔

Posted On Kitab Nagri

لالہ نماز کیسے چھوڑ سکتی ہوں وہ پڑھتی ہوں ایک شال ہے اُس کو بار بار دھوتی ہوں یا کبھی ایسے ہی فرش پہ پڑھ لیتی ہوں مگر جائے نماز کا ہونا تو ضروری ہے نہ۔ آروش کی بات پہ دُرید اور شازل کو اُس پہ انتہا کا پیار آیا تھا جب کی کلثوم بیگم کے چہرے پہ فکر مندی چھائی۔

آروش تم دھوتی ہوں شال؟ اسلام آباد میں تو ٹھنڈ بھی ہوگی زیادہ پانی میں ہاتھ مت ڈالا کرو ورنہ بیمار پڑ جاؤ گی۔ کلثوم بیگم نے پریشانی سے کہا

یہاں میرے لیے بابا سائیں نے کوئی خاص ملازمہ نہیں رکھی ہوئی جو گلاس پانی کا بھی خود اٹھا کر دے دن میں جانے کتنی بار دھونی پڑتی ہے اب بار بار تو میں کسی کو نہیں بلا سکتی نہ کیا سمجھے گے کتنی پھوہر ہے یہ۔ آروش کلثوم بیگم کی بات پہ سر جھٹک کر بولی۔

پھوہر تو تم ہو۔ شازل نے اُس کو چڑایا تو دُرید نے اُس کو گھور کر دیکھا جب کی کلثوم بیگم اُس کی بات نظر انداز کیے آروش سے بولی

لالہ سے تو اچھے سے بات کی ماں سے کیوں ایسے بات کر رہی؟

کیونکہ جب میں یہاں آرہی تھی تو آپ نے مجھے گلے نہیں لگایا تھا اور نہ ماتھا چوم کر یہ کہا تھا اللہ کی

امان۔ آروش بنانا خیر کیے بولی

آرو کو نسا تم جنگ یا بارڈر پہ جارہی تھی جو اماں سائیں ایسا کرتی۔ شازل نے کہا تو کلثوم بیگم نے ایک تھپڑ

اُس کے بازو پہ جھرا تو وہ منہ بسور کے بیٹھ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

آروش تمہیں میں لینے آؤں؟ دُرید نے پہلی بار باتوں میں حصہ لیا۔

بابا سائیں واپس یہاں بھیج دیں گے۔ آروش افسردگی سے بولی

ان کا دل بھی نہیں لگتا یہاں تمہارے بنا۔ کہتے نہیں مگر نظر آتا ہے۔ دُرید نے نرمی سے کہا

وہ جب خود سے کہے تو آجاؤں گی یا جب حُریم کی ڈیلیوری کا وقت قریب ہوگا۔ آروش نے سنجیدگی سے کہا

حریم سے پہلے میرا بچہ اس دُنیا میں آئے گا تو کیا تب نہیں آؤں گی؟ میں بتا رہا ہوں آرو بات نہیں کروں گا کبھی۔ شازل نے رعب سے کہا۔

لالہ مجھے یاد ہے آپ کے بچے کی پیدائش میں اب بس خیر سے دو ماہ رہتے ہیں اور آپ کو پتا ہے اگر آپ لوگوں نے بچے کا نام نہیں سوچا تو وہ رکھ لے جو میں نے سوچا ہے آخر کو میں بھی پُچھ چھو ہوں اُس کی۔ آروش کا لہجہ اشتیاق سے بھرپور ہو گیا تھا۔ وہ تینوں بھی مسکرا کر اُس کی طرف متوجہ ہوئے

ہم نے واقعہ بھی تک نہیں سوچا تم بتاؤ کیا سوچا ہے؟ شازل نے مسکرا کر پوچھا

اگر خیر سے بیٹا ہوا تو "سید شازم شازل شاہ" اور اگر خیر سے بیٹی ہوئی تو "سیدہ شازمہ شازل

شاہ"۔ آروش نے بتایا

ماشاء اللہ نام تو دونوں پیارے ہیں۔ کلثوم بیگم نے کہا تو آروش خوش ہوئی۔

لالہ آپ کو کیسا لگا نام؟ آروش نے شازل سے جاننا چاہا

Posted On Kitab Nagri

مجھے بھی بہت پسند آئے ہیں ہم یہی نام رکھے گے۔ شازل نے کہا
ماہی کو بُرا تو نہیں لگے گا نہ وہ ماں ہے۔ آروش کو اچانک ماہی کا خیال آیا تو پوچھا
نہیں وہ بے غرض اور معصوم ہے مجھے پتا ہے اگر میں اُس کو یہ نام سناؤں گا تو خوش ہوگی کیونکہ نام اُس
نے نہیں سوچے صرف کھانے کی پڑی رہتی ہے۔ اور اب تو جیسے جیسے ڈیلیوری کا وقت قریب پہنچ رہا
ہے وہ چڑچڑی سی ہونے لگی ہے۔ شازل کے لہجے میں ماہی کے ذکر میں محبت تھی جس کو سب نے
محسوس کیا تھا۔

ٹھیک ہے ویسے لالہ حریم کہاں ہیں میری اُس سے بات کروائے۔ آروش نے مسکرا کر کہا
وہ سو رہی ہے اُس کو آجکل نیند بہت آنے لگی ہے تم کل اُس سے بات کرنا جب وہ جاگ رہی ہوگی تو میں
تمہیں کال کر دوں گا اسی نمبر پر۔ اس بار جواب دُرید نے دیا تھا۔

ڈرائیور یا نجمہ لے آتی گاڑی سے۔ زوبیہ بیگم نے یمان سے کہا جو سب شاپنگ بیگز ایک ساتھ لا رہا تھا۔
کیا ہوا اگر میں لے آیا تو۔ یمان ہلکی مسکراہٹ سے بولا
نجمہ آروش کو تو بلاؤ۔ زوبیہ بیگم مسکرا کر یمان کو دیکھتی نجمہ کو آواز دینے لگی۔

میں آتا ہوں ایک کام ہے۔ یمان نے کہا

کہاں؟ ابھی تو باہر سے آؤ۔ زوبیہ بیگم نے سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھا۔

ضروری کام ہے آتا ہوں۔ یمان مسکرا کر کہتا باہر چلا گیا تب تک آروش بھی نیچے آگئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

السلام علیکم۔ آروش نے سلام کیا

وعلیکم السلام۔ صبح ہی تو سلام کیا تھا۔ زوبیہ بیگم اُس کو سلام کا جواب دیتی مسکرا کر بولی

آپ کو کوئی کام تھا؟ آروش بس یہ بولی

ہاں یہ دیکھو میں نے تمہارے لیے بہت بڑے مال سے کپڑے خریدے ہیں یقیناً تمہیں پسند آئے گے

اور اب انہیں میں سے کوئی پہننا اس ایک جوڑے کو پہننے ہوئے ایک ہفتہ ہونے والا ہے۔ زوبیہ بیگم نے

مسکرا کر اُس کو دیکھ کر کہا

شکریہ۔ آروش اتنا کہتی ایک بیگ کھولا

یہ تو جینز ہیں۔ آروش ایک کے بعد ایک بیگ کھولتی سارے ڈریسز بیگنز میں سے نکالتی اُن سے بولی۔ کسی

ڈریس میں بازو نہیں تھے تو کوئی بیک لیس تھی یا تو حد درجہ شارٹ ڈریسز تھی جن کو دیکھ کر اُس کے

تاثرات میں ناپسندیدہ ہو گئے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تو؟ زوبیہ کو سمجھ نہیں آیا

تو میں ایسے کپڑے نہیں پہنی۔ میں ایسے پہنتی ہوں جیسے میں نے ابھی پہنے ہوئے ہیں۔ آروش نے اپنی

جانب اشارہ کیے سنجیدگی سے کہا

دیکھو آروش تم پہلے ایسے کپڑے پہنتی ہو گی مگر اب تمہیں پہنا لائیف سٹائل بدلنا ہو گا۔ زوبیہ بیگم نے

نرمی سے کہا

Posted On Kitab Nagri

آپ نے بس یہ مہنگے ڈریسز لیکر پئسو کا ضائع کیا ہے کیونکہ نہ میں نے ایسے کبھی کپڑے پہنے ہیں اور نہ کبھی پہننے کا تصور کر سکتی ہوں مجھے پورے اور کھلے ہوئے کپڑے پسند ہیں۔ آروش نے اُن کی بات کے جواب میں کہا۔

شاید تم میری بات سمجھی نہیں۔ زوبیہ بیگم نے اُس کی ایک ہی رٹ پہ کہا میں نہیں شاید آپ میری بات نہیں سمجھ پائی آپ لوگوں کا جیسا لائیف سٹائل ہے وہ میرا نہیں ہو سکتا ہے۔ اگر آپ ایسا چاہتے ہیں تو یہ غلط ہے اور اگر بات چاہ کی ہے تو میں چاہتی ہوں آپ لوگ وہ لائیف سٹائل اپنائے جو میں نے اپنایا ہوا۔ میرا لائیف سٹائل اگر آپ لوگوں کو اپنانے میں مشکل لگ رہی ہے تو مجھے بھی مشکل لگ رہا ہے۔ آروش دو ٹوک انداز میں کہتی وہاں سے چلی گی۔ پیچھے زوبیہ بیگم حیرت سے بس اُس کی پشت کو دیکھنے لگی۔

کیا ہوا موم؟ نور چیونگم چباتی اُن کے ساتھ بیٹھ کر بولی یہ کپڑے دیکھو۔ زوبیہ بیگم نے بیگز کی جانب اشارہ کیا

واہ بہت پیارے ہیں کیا آروش کے لیے ہیں؟ نور ستائش بھری نظروں سے کپڑوں کو دیکھ کر بولی ہاں اُس کے لیے تھے مگر محترمہ نے کہا وہ یہ ایسے کپڑے نہیں پہنے گے آروش وہ بات مجھ سے کر گئی ہے جو سالوں پہلے خان کی ماں نے مجھ سے کہی تھی۔ زوبیہ بیگم نے سر جھٹک کر بتایا۔

آروش نے کیا کہا؟ اور دادو نے کیا کہا تھا؟ نور نے جاننا چاہا

Posted On Kitab Nagri

یہی کہا تھا میری ساس نے کہ وہ غیر تمند پٹھان ہے اُن کے یہاں لڑکیاں ایسے کپڑے پہن کر نمائش نہیں کرتی اپنے جسم کی لہذا اگر مجھے اُن کے یہاں رہنا ہے تو بڑا سا ڈوپٹہ پہننا پڑے گا۔ زوبیہ بیگم جھر جھری لیکر کہا

ہاؤ چیپ۔ جسم کی نمائش ہر ایک کا اپنا طور طریقہ ہوتا ہے زندگی بسر کرنے کا۔ نور نے ناگواری سے کہا اور نہیں تو کیا جب تم چاروں پیدا ہوئی تھی تو اُن کا کہنا تھا ان سب کو بھی بڑی ہو کر اپنی ماں جیسا بننا حرام کمائی کمائی ہے تم سب کو غیر مسلم کہا تھا جب کی تم لوگوں کا باپ مسلمان تھا اور میں نے بھی شادی سے پہلے اسلام قبول کیا تھا۔ زوبیہ بیگم نے مزید کہا

الحمد للہ وی آر مسلمز وہ کون ہوتی تھی ہمارے مسلمان ہونے پہ سوال کرنے والی تھی۔ آپ نے ہمیں سب پہلے کیوں نہیں بتایا تھا؟ اور ڈیڈ کیا ان کو پتا تھا ان کی ماں آپ کو ایسے اپنی باتوں سے ٹارچر کیا کرتی تھی۔ نور نے جاننا چاہا

خان سے کچھ ڈھکے چھپا نہیں تھا بڑا ہی کوئی جاہلانہ رواج تھا دلاور خان کی بہنیں اپنے گھر میں بھی آدھا چہرہ چھپا کر رکھتی تھی پہلے یہ سب نہیں بتایا کیونکہ وہ جیسی بھی تھیں تم چاروں کی دادی تھی اس لیے سوچا تم لوگوں کو کیا بدگمان کروں اُن سے۔ زوبیہ بیگم بولی

کیا ڈیڈ کی بہنیں بھی ہیں؟ نور کو حیرانی ہوئی جان کر۔

ہاں دو بہنیں تھی ایک بڑی اور ایک چھوٹی۔ بڑی کا نام نجستہ تھا تو چھوٹی کا یا سمین۔ زوبیہ بیگم نے بتایا۔

Posted On Kitab Nagri

اچھا ہوا جو ڈیڈ یہاں موو آن ہو گئے۔ نور اُن کی بات سن کر بولی۔

ہاں مگر یہ آروش تو مجھے اُن کا عکس لگتی ہے اس کی آنکھیں اپنی دادی سے ملتی ہے۔ زوبیہ بیگم نے کہا
واٹ ایورا گریہ ڈریسز نہیں لے رہی تو میں لے لیتی ہوں کیونکہ بہت دنوں سے میں شاپنگ کرنے کا
سوچ رہی تھی۔ نور نے کہا

ہاں تمہاری مرضی مگر ان میں جو سینڈلز اور گھر میں پہننے کے لیے سلپرز ہیں وہ تم آروش کو دے
آؤ۔ زوبیہ بیگم نے کہا

سینڈلز تو ڈریسز سے میچ ہوگی تو وہ میں لوں نہ۔ نور نے کہا
اُس کے پیروں کی ناپ کے ہیں اُس کو دو۔ زوبیہ نے آنکھیں دیکھائی تو ناچار نور اُٹھ کھڑی ہوئی۔



تم یہاں کیوں کھڑی ہو؟ شازل نے ماہی کو کمرے کی کھڑکی کے پاس کھڑا پایا تو پوچھا
گھٹن کا احساس ہو رہا تھا تو بس یہی چلی آئی۔ ماہی نے بتایا

www.kitabnagri.com

طبیعت ٹھیک ہے؟ یہاں بیٹھو۔ شازل نے اُس کا ماتھا چھو کر صوفے پہ بیٹھایا۔

ہاں طبیعت تو ٹھیک ہے بس عجیب ڈر لگ رہا ہے۔ ماہی اُس کے کاندھے پہ سر رکھ کر بولی
ڈر کیوں؟ شازل سنجیدہ ہوا

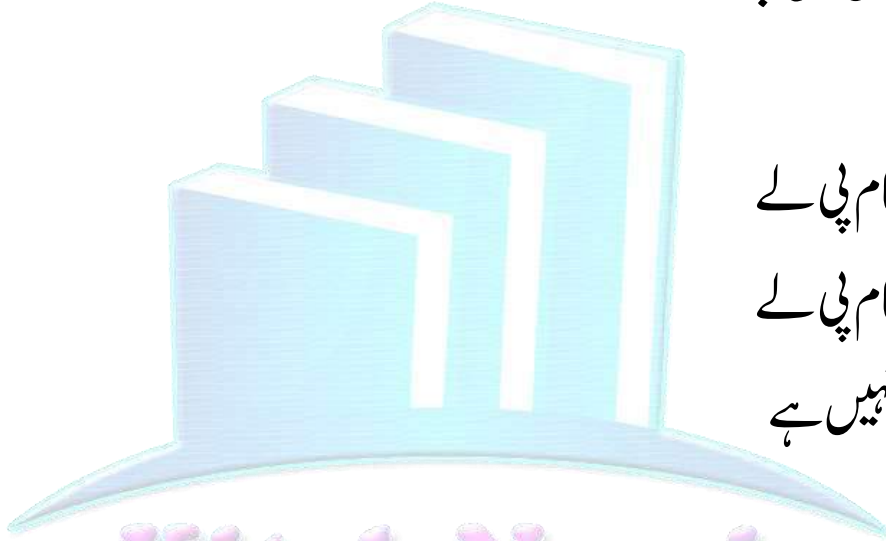
اگر ڈیلیوری کے دوران مجھے کچھ ہو گیا تو۔ ماہی نے کہا تو شازل نے زور ہاتھوں کی مٹھیاں بچینی
یہ خرافات سوچنے کے علاوہ کوئی اور کام بھی کر لیا کرو۔ شازل نے سختی سے اُس کو ڈپٹا

Posted On Kitab Nagri

کہیں باہر چلے؟ ماہی نے بس یہ کہا
اُٹھو چلتے ہیں۔ شازل اُس کا ماتھا چوم کر بولا۔



یمان گھر آیا تو بہت رات ہو گئی تھی اُس نے جو شاپنگ کی تھی وہ بیگز لاتا نجمہ کو ہال میں آنے کا کہنے کا
سوچتا خود گانا گنگنا تا کچن میں جانے لگا۔



تیری نظروں کا جو جام پی لے
تیری نظروں کا جو جام پی لے
عمر بھر پھر وہ سنبھلتا نہیں ہے

یہ کیا تم ہر جگہ ٹپک جاتے ہو تمہیں نہیں کہیں بھی آنے جانے کی۔ یمان جو گانا گنگنا تا اپنی دُھن میں کچن
میں داخل ہوا تھا آروش کی آواز پہ یکدم اپنا رخ بدل گیا۔

سوری ایکچو نلی مجھے پتا نہیں تھا نہ آپ بھی یہاں موجود ہیں ورنہ میں کچن کا دروازہ ناک کر کے آتا۔ یمان
اپنی مسکراہٹ دبائے بولا تو آروش نے اُس کی پشت کو گھورا

میں جب یہاں ہوں تو تم یہاں مت آیا کرو۔ آروش نے دانت پیس کر کہا
کیوں کیا آپ کو مجھ سے شرم آتی ہے؟ یمان مصنوعی حیرت سے بولا

Posted On Kitab Nagri

کیا پاگل ہو مجھے کیوں تم سے شرم آنے لگی۔ آروش نے تیز آواز میں کہا
پھر کیا اعتراض یقین جانے میں نے بس ایک دفع آپ کا چہرہ دیکھا تھا وہ بھی اتفاق اُس میں میرا کوئی قصور
نہیں تھا۔ یمان اپنے گلے کی ہڈی میں ہاتھ رکھتا معصومیت سے بولا
فضول گوئی کے علاوہ کچھ آتا ہے؟ آروش نے زچ ہو کر بولی
یقین آپ نے اپنے چہرے کے گرد ڈوپٹہ لیا ہو گا تو کیا میں مڑ سکتا ہوں؟ یمان اُس کی بات نظر انداز کیے
بولا تو آروش نے کوئی جواب نہیں دیا جس پہ یمان کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی اور خود ہی اپنا رخ آروش
کی جانب کیا جو اُس کی سوچ کے مطابق اپنے چہرے پہ ڈوپٹہ لیے ہوئے تھی اور خونخوار نظروں سے اُس
کو دیکھ رہی تھی یمان سمجھ گیا تھا یقین آروش کا چہرہ بھی لال بھبھو بن گیا ہو گا۔ یمان کی مسکراہٹ گہری
سے گہری ہوتی جا رہی تھی دوسری طرف آروش کی نظر اُس کے ڈسپلن پڑی تو مزید تاؤ آیا۔
آپ موٹی ہو گئی ہیں۔ یمان لب دانت تلے دبائے سرتا پیر اُس کو دیکھ کر بولا تو آروش کی رنگت پل بھر
میں سرخ انار ہو گئی تھی جو اگر یمان دیکھتا تو یقین بیہوش ہو جاتا
اپنی نظروں کا علاج کرواؤ۔ آروش اپنا رخ بدل کر کافی میکر سے کافی کپ میں انڈیل کر اُس سے
بولی۔ اُس کو شام سے اپنے سر میں درد ہو رہا تھا مگر اُس نے کسی کو بتایا نہیں تھا۔ مگر اب جب سر درد
برداشت سے باہر ہوتا محسوس ہونے لگا تو اُس کو لگا سب اب سو گئے ہو گے تبھی وہ کچن میں آئی تھی اپنے
لیے کافی بنانے کا سوچتی مگر اچانک یمان کی آمد نے اُس کو تپا دیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کس کس چیز کا علاج کرو دل کا جو آپ کو چاہتا ہے؟ دماغ کا جو ایک سیکنڈ کے لیے بھی آپ کے خیالوں سے غافل نہیں ہوتا؟ یمان ایک قدم اُس کی جانب بڑھاتا بولا تو آروش کے ہاتھ ایک پل کو تھمے تھے۔
میرے سامنے بکواس مت کیا کرو ورنہ تیسرا تھپڑ مارنے میں مجھے کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔ آروش نے ٹوکا

شکریہ۔ یمان اُس کی ساری باتیں نظریں انداز کیے اپنا چہرہ اُس کے کان کے پاس کرتاد لکش مسکرائٹ سے بولا بولا
کس

اس لیے۔ یمان بڑی چلاکی سے اُس کی بنائی ہوئی کافی اپنے ہاتھ میں لیتا پیچھے سے اُس کے چہرے پہ پھونک مار کر دور کھڑا ہوا۔ آروش جو وجہ پوچھنے والی تھی یمان کی حرکت پہ ایک جگہ اسٹل ہو گئی تھی۔
یہ میری کافی ہے مجھے واپس کرو۔ آروش ہوش میں آتی اُس پہ چیخی۔
میں بھی تو آپ کا ہوں۔ یمان آنکھ و نک کرتا شرارت سے اُس سے بولا تو آروش تپ اٹھی جب کی یمان کے ڈمپلز آج اندر ہی نہیں جا رہے تھے۔

مجھے واپس کرو ورنہ میں تمہارا سر پھاڑ دوں گی۔ آروش ہاتھ کی مٹھی بھیجنے کر بولی
شوق سے مگر کتنا عجیب لگے گانکاح کے دن جب میں ٹوٹے سر کے ساتھ آپ کے ساتھ بیٹھا ہو گا میرا تو
کچھ نہیں جائے خوا مخواہ لوگ آپ کا دل بُرا کریں گے۔ یمان کی سوچ بہت دور تک پہنچی

Posted On Kitab Nagri

دماغ کی سرجری کرواؤ۔ آروش نے طنزیہ کیا۔

میرے دماغ کو کیا ہوا ہے جو سرجری کرواؤ۔ یمان بُرامان گیا۔

مجھے اپنا کافی کا کپ واپس کرو۔ آروش صبر کا گھونٹ پی کر بولی

یہ لے۔ یمان کافی کا ایک بڑا سا گھونٹ اپنے اندر انڈیلتا کافی کپ اُس کی جانب بڑھانے لگا تو آروش نے

دانت کچکچائے

خود پیو۔ آروش اُس کو تیز گھوری سے نوازتی کچن سے باہر جانے لگی جب یمان اُس کے راستے میں حائل

ہوا

کہتے ہیں چھوٹا کھانے اور پینے سے محبت بڑھتی ہے کیوں نہ ہم بھی ٹرائے کرے میں نے بہت بار ٹرائے

کیا ہے کبھی آپ کا چھوٹا پراٹھے کھائے ہیں تو کبھی آپ کی چائے آج آپ بھی کرے کیا پتا آپ کا دل

میرے لیے پگل جائے۔ یمان اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا تو آروش کا دل بغاوت پہ اُتر آیا تھا کیا کچھ

نظر نہیں آیا تھا اُس کو یمان کی آنکھوں میں عزت، پیار، احترام، پاکیزگی سے بھرے جذبات کے علاوہ

بھی بہت کچھ جن کو دیکھ کر آروش نے بے اختیار تھوک نگلا اُس کو کمزور نہیں تھا بننا مگر ایک یمان تھا جو

اُس کو کمزور بنانے میں ہر ہتھیار استعمال کر رہا تھا۔

دیکھو یمان

Posted On Kitab Nagri

آپ کو ہی تو دیکھ رہا ہوں مگر یقین جانے صرف آپ کی خوبصورت آنکھوں کو چہرہ تب دیکھوں گا جب ہمارے درمیان پاکیزہ رشتہ ہو گا ابھی میرے اندر ایسی کوئی خواہش نہیں۔ آروش جو ہمت کرتی کچھ کہنے والی تھی۔ یمان اُس کی بات درمیان میں کاٹ کر اپنی بات بولا تو آروش بس اُس کو دیکھتی رہ گئی۔ تمہیں شاید یاد نہیں میری وجہ سے تم موت کے منہ میں گئے تھے۔ آروش نے اُس کو خود سے بد ذن کرنا چاہا

آپ کا خیال آپ کی آنکھیں کچھ اور یاد رہنے ہی نہیں دیتی۔ یمان اُس کی بات پہ مبہم سا مسکرایا تم میرا پیچھا کیوں نہیں چھوڑ لیتے؟ آروش کچھ فاصلے میں کھڑی ہوتی اُس کو بولی آپ اپنی ضد کیوں نہیں چھوڑتی یقین جانے جو کہے گی وہ کروں گا بنا کوئی سوال کیے۔ یمان نے دو بدو کہا۔

اتنا اعتماد۔ آروش نے طنزیہ نظروں سے اُس کو دیکھا
بلکل یقین نہیں آتا تو آزما کر دیکھ لے۔ یمان نے کہا
میرے لیے کیا کر سکتے ہو؟ آروش نے جاننا چاہا

یہ دُنیا چھوڑ سکتا ہوں۔ یمان بنانا خیر کیے بولا تو آروش کا دل ڈوب کے اُبھرا

Posted On Kitab Nagri

میرے لیے مجھے چھوڑ دو ایمان ہمارا ملنا نہ سات آٹھ سال پہلے ممکن تھا اور نہ آج کبھی ممکن ہوگا۔ آروش سنجیدگی سے اُس کی آنکھوں میں جھانک کر کہتی رُکی نہیں تھی مگر ایمان نے اس بار روکا نہیں تھا وہ تو اُس کے لفظوں پہ پتھر کا بن گیا تھا۔

میں ناممکن کو ممکن بنا کر رہوں گا آپ ایک دن مجھ سے پیار ضرور کرے گی چاہے اُس کے لیے مجھے مرنا ہی کیوں نہ پڑے۔ ایمان کافی دیر بعد بولنے کے لائق ہوا تو خود سے بڑبڑاتا۔ ہال میں واپس آیا اور لینڈ لائن میں نجمہ کو کال کر کے یہاں آنے کا کہہ کر وہ اُس کا انتظار کرنے لگا جو کچھ ہی منٹس میں اُس کے سامنے آگئی تھی۔

صاحب آپ مجھے ایک بتادے میری نیند سے آپ کو کوئی خاص دشمنی ہے۔ نجمہ آتے ہی نون سٹاپ بولنے لگ پڑی۔

تمہاری نیند سے مجھے کیا مسئلہ ہوگا؟ ایمان نا سمجھی سے اُس کو دیکھ کر بولا
صاحب یہ کچھ دنوں سے جو آپ بے وقت کسی کام کے لیے انٹر کام گھماتے ہیں یہ پہلے تو نہیں کرتے تھے اب لگتا ہے مجھے انٹر کام کا کام (کریڈل) الگ کر کے سونا چاہیے تاکہ کسی کی کال تو نا آئے ویسے بھی نو دس بجے کا بعد میرا کام ختم ہو جاتا ہے۔ نجمہ جمائی لیتی اُس سے بولی

میں نے کوئی تمہیں کھیتوں میں ہل چلانے کے لیے نہیں بلوایا یہ بیگنز ہیں اُن کو دے آؤں۔ ایمان نے گھور کر کہا

Posted On Kitab Nagri

ایک بات بتاؤں صاحب؟ جو آپ کا کمرہ ہے ٹھیک تین قدموں کی مسدوت پہ اُن کا کمرہ ہے یہ نہیں تھا اچھا کے آپ اپنے کمرے میں جاتے وقت اپنے قدموں کو مزید تھوڑی زحمت دیتے اور اُن کے کمرے کا دروازہ نوک کر کے اُن کو یہ بیگز دیتے۔ نجمہ نے ایسے بتایا جیسے یمان کو کچھ پتا ہی نہیں تھا۔ سیریل سیلی نجمہ مجھے پتا نہیں تھا اچھا ہوا تم نے بتا دیا اب یہ بیگز اٹھاؤ اور اُن کو دے آؤ میرا نام آپ کا ہی نام آئے گا کیونکہ میں اپنا نام لینے سے تو رہی بنا دیکھے ہی بتا سکتی ہو ایک جوڑے کی قیمتی میری ماہانہ سیلری سے زیادہ ہوگی۔ یمان جو طنز بھرے لہجے میں اُس کو بتا رہا تھا نجمہ اُس کی بات درمیان میں کاٹ کر بولی

یار تمہارا مسئلہ کیا ہے؟ تمہاری زبان اتنی بریک لیس کیوں ہے؟ یمان زچ ہوتا ہوا بولا اچھا میں بریک دیتی ہوں اپنی زبان کو آپ خوش ہو جائے اُن سے کہوں گی یہ بیگز آپ رکھ لے میری عمر بھر اور مستقبل میں کی جانے والی کمائی کی شاپنگ ہیں مجھے پیدا ہوتے ہوئے الہام ہوا تھا ایک دن آپ آئے گی اس لیے میں نے روپیہ روپیہ جوڑ کر آپ کے لیے خریداری کی ہے۔ نجمہ پھر سے بولنا شروع ہوئی تو یمان نے صبر کا گھونٹ بھرا۔

جاؤ یہاں سے۔ یمان نے کہا

جاتی ہوں یہ تو اٹھالوں پہلے۔ نجمہ نے کہا

اپنے کوارٹرز میں جاؤ میں خود دے آؤں گا تمہاری مہربانی۔ یمان سنجیدگی سے بولا

Posted On Kitab Nagri

اگر خود جانا تھا تو مجھے کیوں کہا آنے کو۔ نجمہ کا منہ کھل گیا۔

میرا دماغ خراب ہو گیا تھا اس وجہ سے اب جاؤ اُس سے پہلے میرا بی پی شوٹ کر جائے۔ یمان تیز آواز میں بولا

ایک تو آپ امیروں کا بی بی پی جلدی شوٹ کر جاتا ہے اور ایک ہم ہوتے ہیں دونوں پاؤں قبر میں پھنسنے والی ہوتے ہیں تو بیچ جاتے ہیں۔ نجمہ جاتے جاتے ہوئے بھی اپنی زبان کے جوہر دیکھانے سے باز نہیں آئی۔ جب کی یمان اُس کی پشت کو گھورتا سر نفی میں ہلانے لگا۔

میں خود تو جاؤں مگر جو باتیں میں نے اب کی ہے دوبارہ میری شکل دیکھ کر انہوں نے اب سیدھا میرا سر پھاڑ دینا ہے۔ یمان بیگنہاتھوں میں لیتا اُپر کی جانب چلتا بڑبڑایا کمرے کے پاس پہنچ کر یمان گہری ساس بھرتا دروازہ نوک کرنے لگا۔

آروش بیڈ پہ لیٹی یمان کی باتوں کو سوچ رہی تھی وہ لاکھ چاہنے کے بعد باوجود بھی اپنا ذہن یمان کی سوچ سے جھٹک نہیں پارہی تھی مگر جب کمرے کا دروازہ نوک ہوا تو اُس نے تعجب سے دروازہ کو دیکھا

اس وقت کون ہوگا؟ آروش بڑبڑائی تھوڑا چہرے کے گرد ڈوپٹہ رکھے دروازہ کھولا تو یمان کو دیکھے اُس نے صبر کا گھونٹا بھرا

تم یہاں پھر؟ آروش نے اُس کو گھورا

میں آپ کو یہ دینے آیا تھا۔ یمان نے جلدی سے اُس کی توجہ بیگنہ کی جانب کی۔

Posted On Kitab Nagri

کیا ہے یہ؟ آروش سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولی
آپ کو موم کی شاپنگ پسند نہیں آئی تھی نہ تو انہوں نے یہ کچھ ڈریسز آپ کے لیے دوسرے منگوائے
تھے۔ یمان کو کچھ اور سمجھ نہیں آیا تو یہی بول دیا
یہ سارے؟ آروش نے کنفرم کرنا چاہا
جی یہ سارے آپ کے ہیں۔ یمان نے کہا
وہ خود کیوں نہیں؟ اور تمہیں کیوں اس وقت یہاں بھیجا کچن میں تم نے ایسا کچھ نہیں بتایا تھا۔ آروش نے
مشکوک نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا
تب مجھے کچھ نہیں تھا پتا تو آپ کو کیسے بتاتا یہ تو ابھی انہوں نے کہا اور آپ کو سختی سے تاکید کی ہے کہ کل
انہیں میں سے کوئی جوڑا پہنے۔ یمان بڑی صفائی سے ایک کے بعد ایک جھوٹ بولا
ہممم شکریہ۔ آروش بحث سے بچتی بیگن اٹھانے والی تھی جب یمان پھر بولا
بہت بیگن ہیں اور بھاڑی ہیں آپ نہیں اٹھا پائے گی میں وارڈروب سیٹ کر دیتا ہوں۔ یمان اتنا کہتا بنا
آروش کو کچھ بولنے کا موقع دیئے کمرے کے اندر داخل ہو گیا۔
آروش کھلے منہ کے ساتھ اُس کی جرنٹ پہ اپنے دانت بُری طرح سے کچکچائے
یمان یہ کیا بد تمیزی ہے؟ باہر جاؤ۔ آروش دروازہ کے پاس کھڑی پیچھے جانے کے بجائے وہی پہ رک کر
اُس سے سخت لہجے میں بولی

Posted On Kitab Nagri

بد تمیزی کہاں میں تو آپ کی مدد کرنے آیا ہوں۔ ایمان بُرا مان کر بولا
دیکھو ایمان بہت رات ہو گئی ہے جاؤ یہاں سے مجھے فلحال تمہاری کسی بھی مدد کی ضروری نہیں۔ آروش
نے سنجیدگی سے کہا

ٹھیک ہے۔ ایمان بیگز رکھتا بنا اُس پہ ایک نظر ڈال کر چلا گیا۔ اُس کے جانے کے بعد آروش دروازہ بند
کرتی بیگز کو دیکھنے لگی جو ایمان رکھ کر گیا تھا۔

شازل آپ نے میری آنکھوں پہ ہاتھ کیوں رکھا ہے؟ ماہی پریشانی سے شازل سے بولی جو آج سارا دن
حویلی میں نہیں تھا آنے کے بعد صرف اُس سے یہ کہا وہ تیار ہو جائے اور اب جانے وہ اُس کو کہاں لاتا اُس
کے آنکھوں پہ ہاتھ رکھ گیا تھا جس وجہ سے اُس کو کچھ نظر بھی نہیں آ رہا تھا۔

سرپر ائرز زرز۔ شازل اُس کی آنکھوں پہ سے اپنے ہاتھ ہٹاتا بولا تو ماہی بار بار اپنی آنکھوں کو جھپک کر
کھول کر سامنے دیکھنے لگی جہاں دیوار پہ ایک بورڈ چسپاں تھا اور اُس بورڈ کے چاروں اطراف خوبصورت
رنگ برنگی لائٹس تھی جس پہ خوبصورت حرفوں سے لکھا تھا۔
www.kitabnagri.com

Happy birthday my wife

Happy 1st anniversary

And Happy 2nd anniversary

Welcome baby

Posted On Kitab Nagri

شازل یہ۔ اُس سے کچھ بولا نہیں گیا۔ ماہی ایک نظر بورڈ پہ ڈالنے کے بعد چاروں اطراف دیکھنے لگی جہاں غبارے اور پھولوں کے ساتھ ہال خوبصورتی سے سجایا گیا تھا ہال کے بیچوں بیچ ایک ٹیبل تھا جس میں ایک کے بجائے چار کیک تھے اور کچھ گفٹس کے پاکٹس تھے۔

مجھے نہیں تھا پتا چلا تمہاری سالگرہ کب آئی اور کب گی۔ ایک اچھے شوہر ہونے کی حیثیت سے میرا فرض تھا تمہاری چھوٹی چھوٹی خوشیوں کو سیلیبریٹ کرنا جب کی سالگرہ کا دن تو تمہاری زندگی کا خاص دن تھا اور اب میرے لیے بھی ہے۔

ہمارا نکاح جن حالات میں ہوا تھا اُس کو کب ایک ماہ سے ایک سال ہو گیا مجھے پتا نہیں چلا تو اُس کو منانا کیسے؟ ایسے ہی ہماری شادی کو ماشاء اللہ سے دو سال ہو گئے۔

پھر آتے ہیں ہمارے بچے کی جانب جو ہمارے لیے اللہ کی نعمت ہے اُس کے آنے کی خوشی تو پہلے ہی منانی چاہیے تھی تم نے مجھے اتنی بڑی خوشی دی ہے اُس کو منانا چاہیے تھا دھوم دھام سے جب کی وہ بھی نہیں کر پایا مجھے افسوس تھا مگر جب تم نے یہ سب بیان کیا تو مجھے لگا۔ تمہارے لیے میں اتنا تو ہی کر سکتا ہوں اس لیے میں صبح سے یہاں تھا اپنے ڈیرے میں تیاری کی سوچا تمہیں سر پر اُزدوں حویلی میں مجھے ٹھیک نہیں لگا اور یہاں تو کوئی آتا بھی نہیں تو مجھے یہ بیٹر آپشن لگا۔ شازل اُس کے گرد اپنا حصار بنانا نرم لہجے میں بولا تو ماہی کی آنکھوں میں نمی اُتری تھی۔

Posted On Kitab Nagri

میں نے ویسے ہی کہا تھا شازل مگر یہ سب مجھے بہت اچھا لگا۔ ماہی خوشی سے چور لہجے میں کہا تو شازل نے اُس کا ماتھا چوما

مجھے پتا تھا تمہیں یہ سب پسند آئے گا اگر ہم اسلام آباد ہوتے تو میں یہ سب کسی اچھے سے ہوٹل میں ڈیکوریٹ کرتا مگر گاؤں میں تو مجھ سے بس یہ بورڈ اور لائٹس وغیرہ ہو پائی۔ شازل نے کہا یہ سب بہت ہے میں بتا ہی نہیں سکتی میں کتنی خوش ہوں۔ ماہی کا چہرہ دمک اُٹھا تھا۔

تم نے مجھ سے کبھی کچھ نہیں مانگا مگر میں چاہتا ہوں تم مجھ سے ہر چیز کی فرمائش کرو نخرے کرو میں شوہر ہوں تمہارا مجھ پہ تمہارے علاوہ کسی کا حق نہیں۔ شازل نے محبت بھرے لہجے میں اُس کو مان دیا تھا ماہی نے اپنی ٹھوڑی اُس کے سینے پہ ٹکائی۔

سوچ لے اگر میں ناز نخرے دیکھاؤں گی تو آپ کے لیے مسئلہ بن سکتا ہے۔ ماہی نے مسکرا کر وارن کیا۔ منظور ہے مجھے یہ مسئلہ۔ شازل بولا تو ماہی ہنس پڑی۔

آپ اتنے اچھے کیوں ہیں شازل؟ ماہی اُس کے گال کھینچ کر بولی

اگر میں اچھا نہ ہوتا تو مجھے تمہاری جیسی گولوں مولوں معصوم عرف بے وفوق عرف کم عقل عرف نادان بیوی کیسے مل پاتی۔ شازل اُس کے بھرے ہوئے گالوں کو زور سے دائیں بائیں ہلاتا شرارت سے بولا تو ماہی کا منہ گیا

میں بے وقوف نہیں۔ ماہی نے لاڈ سے کہا

Posted On Kitab Nagri

تم ہوماہی۔ شازل نے مسکراہٹ دبائی۔

اچھا کیک کاٹے یا یہ سب بس سجانے کے لیے ہیں۔ ماہی نے بات کا رخ بدلا

بڑی چلاک ہو۔ شازل نے اُس کی بات بدلنے کے انداز پہ کہا

افکورس کیونکہ میں آپ کی بیوی ہوں۔ ماہی نے آنکھیں پٹیٹا کر معصوم شکل بنائے کہا تو شازل نفی میں

سرہلانے لگا۔



زرفشاں زرنور زرگل پاکستان آگئی تھی وہ سب آروش سے ملنے کے بعد ہال میں بیٹھے ہوئے تھے ساتھ

میں مروت آروش بھی تھی مگر یمان اور زرگل کے خاص ملازم کی وجہ سے اُس نے چہرے پہ نقاب کیا

ہوا تھا جو سب کو عجیب لگ رہا تھا سوائے یمان کے۔ زرفشاں جو سب سے بڑی تھی اُس نے یمان کو

مخاطب کیا

مان بہت وقت ہو گیا ہے تمہارا لائیو سونگ نہیں سُناتا آج سُنادو۔ زرفشاں کی بات پہ یمان جو دلاور خان

اور زوبیہ کے درمیان بھی بیٹھی آروش کو بار بار اپنے ہاتھ مسلتا دیکھ رہا تھا زرفشاں کی آواز پہ چونک کر

اُس کو دیکھا جو اُس کو یمان کے بجائے "مان" نام سے مخاطب کرتی تھی۔

مان؟ یہ دینے میں کیا تکلیف ہو رہی تھی۔ آروش زرفشاں کو دیکھ کر دل ہی دل میں سوچنے لگی۔

گانا؟ یمان اُس کو دیکھ کر مسکرایا

ہاں گانا گٹار بتادو میرا ملازم لے آئے گا تمہارے کمرے سے۔ اس بار زرگل نے مسکرا کر کہا۔

Posted On Kitab Nagri

میرے کمرے میں جائے گا تو سامنے سے نظر آجائے گا۔ یمان نے کہا تو زرگل نے اپنے ملازم کو اشارہ کیا تو وہ یمان کے کمرے میں گیا اور وہاں سے گٹھڑا اٹھالایا۔ آروش نے اُس کو گانا گانے کی تیاری کرتا دیکھا تو اُٹھ کر جانے لگی۔

آپ کہاں جا رہی ہیں یقین جانے میں اتنا بُرا گانا نہیں گاتا۔ ایمان نے اُس کو سب کے سامنے مخاطب کیا تو آروش اُس کی جرئت پہ سب کے سامنے گھور بھی نہیں پائی اور خاموشی سے واپس بیٹھ گئی کیونکہ وہ کسی کو شک نہیں دلوانا چاہتی تھی۔

میں جو س اور چپس کے پاٹس لاتی ہوں۔ نور کو اچانک خیال آیا تو اٹھ کر کچن میں چلی گئی۔ اُس کے جانے کے بعد سب اپنی جگہ سے کھڑے ہو گئے تھے۔

یہاں نے ایک مسکراتی نظر آروش پہ ڈالی اور گانا شروع کیا۔

کتابوں میں پڑھا تھا یہ خدا کو پیار

ہے پیارا کیا جو پیار ہم نے تو ہوا

دشمن جہاں سارا

ٹھکرا دیا میں نے

یہ جہاں لے آج تجھ کو چُنا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

یمان نے ابھی اتنا ہی گایا تھا جب آروش نے وہاں سے جانا چاہا تو یمان بے نیازی کا مظاہرہ کرتا چانک اُس کے سامنے کھڑا ہو گیا تھا اور اُس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا جہاں غصہ ہلکورے لے رہا تھا وہ اُس کے سامنے بے بس ہوتی صوفی پہ بیٹھ گئی۔

تیرا عشق ہے میری سلطنت
تو ہے ضد میری تو جنونیت
میں ہوں دل جلا مجھے تیری لت
تو ہے ضد میری تو جنونیت

آروش کو اپنی نظروں کے حصار میں لیتا وہ آج ایک جذب سے گانا گارہا تھا جب کی آروش کا بس نہیں چل رہا تھا وہ یہاں سے اُٹھ کر کبھی بھاگ جاتی آج دوسری بار اُس کو اپنا آپ بے بس سالگ رہا تھا اس نے اپنی طرف سے کوشش تو بہت کی تھی یہاں سے اُٹھ کر چلی جائے پر یمان نے بنا کسی کوشش دلائے اُس کی کوششوں کو ناکام بنا دیا تھا جس سے وہ دل ہی دل میں کلس کے رہ گئی تھی۔ اُن دونوں کی حالت سے ہر کوئی بے نیاز سب بس یمان کے گانے کو انجوائے کر رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

میں آیا ہوں تیرے در پہ تو اب جانا نہیں ہوگا
جیو گا یا مروں گا میں جو ہونا ہے یہی ہوگا
کہتا ہوں میں بے ساختہ سن لے یہ میرا خدا
تیرا عشق ہے میری سلطنت
تو ہے ضد میری تو جنونیت
میں ہوں دل جلا مجھے تیری لت
تو ہے ضد میری تو جنونیت

آروش کی اب سچ میں بس ہوئی تھی وہ سب سے نظر بچاتی اُپر کی طرف بڑھ رہی تھی جب یمان ایک بار
پھر اچانک گٹار کے ساتھ اُس کے سامنے کھڑا ہو گیا آروش کا ہاتھ بے ساختہ اپنے دل پہ پڑا اُس نے غصے
سے یمان کو دیکھا۔ نقاب ہونے کی وجہ سے بھی وہ آروش کے چہرے کے تاثرات کا اندازہ لگا سکتا تھا اُس
کے تپے ہوئے تاثرات کا سوچ کر اُس کے ہونٹوں پہ گہری مسکراہٹ آئی تھی جس کو دیکھ کر آروش کو
مزید تاؤ آیا اب وہ بنا کسی کا لحاظ کیے ایک جھٹکے سے یمان کو سائیڈ پہ کرتی اندر کی طرف بڑھ گئی یمان کی
نظروں سے دور تک اُس کا پیچھا کیا تھا جہاں پہلے آنکھوں میں چمک تھی وہاں نمی نے بسیرا کر دیا تھا۔ باقی
سے نے بھی حیرت سے آروش کا ایسا رد عمل دیکھا تھا۔ یمان بے تاثر نظروں سے وہاں دیکھ رہا تھا جہاں

Posted On Kitab Nagri

سے ابھی آروش گی تھی کسی نے اُس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا تھا یمان نے گردن موڑ کر دیکھا تو دلاور خان اُس کو ہی دیکھ رہے تھے۔

یہ کیا تھا یمان؟ دلاور خان نے سنجیدگی سے پوچھا تو ایک منٹ میں یمان نے فیصلہ کر لیا تھا وہ دلاور خان کو ساری سچائی بتا دے گا۔

میں آپ کی بیٹی سے بہت پیار کرتا ہوں۔ یمان نے اُن کی آنکھوں میں آنکھ ڈال کر کہا تو سب اپنی جگہ ساکت و جماد یمان کو دیکھنے لگے اُن میں سے کسی کو بھی یمان کی ایسی بات کی توقع نہیں تھی۔ جب کی دلاور خان کو اُس کا ایسا نڈر انداز دیکھ کر غصہ آیا تھا۔

چٹاخ

دلاور خان کا بے ساختہ ہاتھ اٹھا تھا اور اُس کے گال پہ نشان چھوڑ گیا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

یمان

یمان

یمان اٹھو۔

Posted On Kitab Nagri

صبح کے بارہ بج گئے ہیں۔ نور ایک گھنٹے سے کھڑی ہوتی یمان کو آواز پہ آواز دیئے جارہی تھی مگر یمان جیسے آج سالوں کی نیند پوری کر رہا تھا جوٹس سے مس نہیں ہوا تھا پھر اچانک سے وہ اُٹھ بیٹھا تو نور ایک قدم دور کھڑی ہوئی۔

کیا ہو گیا ہے؟ تم نے اپنا ہاتھ گال پہ کیوں رکھا ہے؟ نور نا سمجھی سے اُس کو دیکھ کر بولی تو یمان خود حیران ہوتا پہلے اُس کو دیکھنے لگا پھر اپنے ہاتھ کو جو گال پہ تھا۔

آپ یہاں؟ یمان شرمندہ ہوتا بس یہی پوچھ پایا وہ ابھی تک اپنے خواب کے زیر اثر تھا۔ ہاں وہ زرفشاں زر نور زر گل آئی ہیں تمہارا انتظار کر رہی ہیں تبھی سوچا تمہیں اُٹھا دوں مگر تم شاید کوئی خواب دیکھ رہے تھے۔ نور اپنے آنے کا مقصد بتاتی غور سے اُس کو دیکھنے لگی۔

میری بچی کچی زندگی تو بس خواب دیکھنے میں گزر جانی ہے مگر حقیقت میں ہونا کچھ نہیں۔ نور کے سوال پہ یمان بڑبڑایا

کیا بول رہے ہو مجھے کچھ سنائی نہیں دیا؟ نور نے اُس کو بڑبڑاتا دیکھا تو اپنا کان اُس کی طرف کیا میں کہہ رہا تھا شکریہ مجھے جگانے کا ورنہ تو میں آج خود کو قبر میں اتارنے کے بعد ہی اُٹھتا۔ ہڑبڑی میں یمان جانے کیا کہہ گیا احساس تب ہو واجب سب کچھ بول دیا۔

مجھے تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی۔ نور فکر مندی ہوتی اُس کا ماتھا چھو کر ٹیمپر پچر چیک کرنے لگی۔ میں ٹھیک ہوں آپ جائے میں فریش ہو کر آتا ہوں۔ یمان زبردستی مسکراہٹ چہرے پہ سجا کر بولا

Posted On Kitab Nagri

او کے پر جلدی آنا وہ تینوں آروش سے پہلے تم سے ملنا چاہتی ہیں۔ نور اُس کو ہدایت دیتی کمرے سے باہر چلی گی تو یمان گہری سانس خارج کرتا دوبارہ سے لیٹ گیا۔

دوبارہ وہ بھی تھپڑ مار چکی ہیں۔ آپنی نے بھی دو تین بار تھپڑ مار چکی ہیں اُن کے بھائیوں نے بھی بہت بُرا حال کیا تھا اب اگر ایک تھپڑ ڈیڈ مارے گے تو کچھ نہیں ہوگا۔ یمان سب تھپڑوں کا حساب کرنے کے بعد خود کو ہمت دیتا فریش ہونے کے لیے واشروم کی جانب بڑھ گیا۔

oooooooooooooooooooo

مان کیسے ہو؟ یمان تیار ہوتا باہر آیا تو زرفشاں زر گل زر نور اُس سے مل کر پوچھنے لگی۔ یمان پورے ہال میں نظریں پھرانے لگا جہاں آروش نہیں تھی اور نہ اُس کو تھپڑ مارنے کے لیے دلاور خان۔

میں ٹھیک آپ بتائے فلائیٹ کیسی رہی؟ یمان نے مسکرا کر پوچھا

بہت تھکا دینے والی۔ جواب زر گل نے دیا تھا

ناشتہ کیا آپ لوگوں نے اور کب پہنچی ہیں یہاں؟ یمان نے تینوں کو دیکھ کر پوچھا

صبح کے پانچ بجے ناشتہ وغیرہ کر دیا ہے آتے ہی ہم سو گئے تھے۔ زر نور نے ہنس کر کہا تو یمان محض

مسکرا دیا

موم ڈیڈ کب آرہے ہیں۔ زر گل نے زوبیہ بیگم سے پوچھا

کل اور پڑ سو تم سب کے لیے سرپرائز ہے۔ زوبیہ بیگم نے مسکرا کر کہا

Posted On Kitab Nagri

کو نسا سر پر اتر؟ میمان نا سمجھی سے اُن کو دیکھنے لگا

اگر بتا دیا تو سر پر اڑن کیسا؟ زوبیہ بیگم نے کہا تو ایمان بس مسکرا دیا۔

ہم ذرہ اپنی بہن سے تو مل آئے۔ زر نور نے کہا تو باقی سب بھی اُٹھ کھڑے ہوئے۔

○○

تم سے ملنے کا بہت اشتیاق تھا جب سے پتا چلا تم یہاں آچکی ہوں پھر تو ہم بے صبرے ہو گئے تھے پاکستان آنے کے لیے۔ زرگل نے مسکرا کر آروش سے کہا جو حیرت سے اُن سب کو دیکھ رہی تھی۔ ان تینوں کا نور نے تعارف کروالیا تھا مگر آروش کی حیرانگی ختم ہونے نام نہیں لے رہی تھی کہاں اُس کو حویلی میں اپنے اکلوتی بیٹی ہونے پہ فخر ہوتا تھا اور اب یہاں بن مانگے بیٹھے بیٹھائے اچانک سے اللہ نے اُس کو چار بہنوں سے نوازا دیا تھا۔

مجھے انہوں نے بتایا تھا آپ لوگوں کے آنے کا۔ آروش نے نور کی طرف اشارہ کیے بتایا
ہاں اس کو ہم نے منع کیا تھا کسی کو بھی نہ بتائے تمہیں سر پرانزدینے کا سوچا تھا مگر اس نے سارا مزہ
خراب کر دیا۔ زر نور ہلکے سا تھپڑ نور کو مار کر بولی تو وہ اُن کی نوک جھونک پہ مسکرا پڑی۔

آروش بی بی گاؤں سے آپ کے لیے کچھ سامان آیا ہے۔ وہ سب آپس میں بیٹھے ہوئے تھے جب رشیدہ نے اُس کو بتایا

گاؤں سے؟ گاؤں لفظ پہ آروش کا دل خوشی سے اُچھل پڑا۔

Posted On Kitab Nagri

جی۔ رشیدہ نے ابھی اتنا کہا تھا جب آروش بنا پیروں میں چپل پہنے باہر کو بھاگی۔
زرفشاں زر نور زر گل اور نور حیرت سے اُس کو بھاگتا دیکھنے لگے۔

اتنی خوشی تو ہم سے ملنے پہ بھی نہیں ہوئی تھی جو گاؤں کے سامان کا سن کر اُس کے چہرے پہ آئی
ہے۔ زر گل منہ بنا کر بولی

آروش نے اپنی زندگی کا ایک حصہ گاؤں میں گزارا ہے تو اُس کے نام پہ خوش ہونا ایک فطری عمل ہے
ہمیں اُس کو سمجھنا چاہیے ہم چاہے رشتے میں اُس کی بہنیں ہیں مگر اصلی رشتہ تو اُس کا کسی اور کے ساتھ
جڑا ہے یوں سمجھوں ہم اُس کے اپنے ہو کر بھی غیر ہے جب کی وہ غیر ہو کر بھی اُس کے اپنے ہیں۔ ہم
سے آروش کا بس خون کا رشتہ ہے جب کی گاؤں والوں کے ساتھ احساس اور محبت گہرا رشتہ ہے چوبیس
سے پچیس سال اُس نے وہاں گزارا ہے یہ کوئی عام بات نہیں۔ زر گل کی بات پہ نور نے ہلکی مسکرائٹ
سے کہا

جو بھی پر خونی رشتوں میں کشش ہوتی ہے۔ زرفشاں نے کہا
آہستہ آہستہ اُس کو کشش محسوس ہونے لگے گی اگر ہم اُس کو ویسا ہی پیارا اور توجہ دیں گے تو۔ نور نے کہا
اچھا ابھی آؤ نیچے چل کر دیکھتے ہیں کیا سامان آیا ہے اُس کے لیے۔ زر نور اپنی جگہ سے اٹھ کر اُن سب سے
بولی

ہاں چلو۔ زر گل فورن سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

oooooooooooooooooooooooooooo

آروش بیٹا یہ سب کیا ہے؟ زوبیہ بیگم حیرت سے آروش کو بولی جو خاصی پر جوش تھی بیگ کھول رہی تھی۔

یہ قرآن پاک ہیں اور یہ جائے نماز شمال نماز کا ڈوپٹہ تسبیح۔ اُس کے ساتھ کچھ میرے دیگر ضرورت کے سامان جیسے سیل فون لیپ ٹاپ اور میری ڈائری ہلکی بھلکی چیزیں وغیرہ۔ آروش نے مسکرا کر بتایا تم نے اُن کو تکلف کیوں دیا ہمیں بتادی یہ سب سامان آجاتا یہاں۔ زوبیہ بیگم کو بُرا لگا جائے نماز اور قرآن میں نے یہاں ہر ایک کو بار بار کہا تھا جواب میں بس ہاں کہہ کر ہر کوئی چلا جاتا جب کی لالہ والوں سے میں نے نہیں کہا تھا ایک سرسری سا ذکر کیا تھا جس پہ انہوں نے یہ سب سامان بھجوا دیا ہے۔ آروش کی مسکرائٹ پھیکی ہوئی تھی۔

اچھا تو یہ کپڑے اور جوتیں ہیر برش گفٹس کا سامان کیوں ہیں؟ زر گل والے جو ابھی نیچے آئے تھے اُن میں سے زر فشاں نے کہا

www.kitabnagri.com

یہ سب جوڑے نئے ہیں بابا سائیں اماں سائیں دُرید لالہ شازل لالہ نے عید پہ دیئے تھے مگر کبھی پہننے کا اتفاق نہیں ہوا تھا اور رہی بات جوتوں کی تو اُن کو پتا ہے میری پسند کا جب کی جو آپ میرے لیے لائی تھی وہ ہیلز والے تھے مجھے اُن پہ چلنا تک نہیں آ رہا تھا ہیر برش اس لیے انہوں نے بھیجا کیونکہ یہ برش میرا

Posted On Kitab Nagri

فیورٹ ہے میں ہمیشہ اس برش سے بالوں میں کنگی کرتی ہوں جب کی گفٹس انہوں نے اپنی طرف سے بھیجے ہیں۔ آروش نے ہر چیز کی وضاحت دی اُس کا دل بُری طرح سے ہر چیز پہ اچاٹ ہو گیا تھا۔

سیڑھیوں کی رینگ کے پاس کھڑا ایمان یہ سب خاموشی سے دیکھ رہا تھا آروش کو اپنے خریدے ہوئے ڈریس میں دیکھ کر اُس کے اندر گدگدی ہوئی تھی مگر اب جب نے اُس کو کٹھرے پہ کھڑا پایا تھا تو ایمان بس چپ کھڑا اُن کو دیکھ رہا تھا وہ جانتا تھا آروش کو اپنے لیے لڑنا آتا ہے مگر اُس کو تعجب زو بیہ بیگم پہ ہو رہا تھا جو اُس سے عجیب و غریب قسم کے سوال اور اعتراض اُٹھار ہی تھیں۔

اچھا کوئی بات نہیں تم اندر جاؤ میں یہ سامان کسی ملازمہ کے ہاتھوں تمہارے کمرے میں بھجواتی ہوں۔ نور نے اُس کی توجہ دوسری جانب کی تو وہ بنا کہے اپنے کمرے میں جانے لگی تو ایمان اُس سے پہلے اپنے کمرے میں چلا گیا۔

السلام علیکم۔ ارمان مسکرا کر فجر کو دیکھ کر بولا

تم یہاں کیوں آئے ہو؟ فجر اُس کو دیکھ کر حیران ہوئی جب کی ارمان ہمیشہ اچانک سے ہی آیا کرتا تھا۔

سلام کا جواب دینا ہر مسلمان پہ فرض ہے۔ ارمان نے جیسے یاد کروایا

و علیکم السلام اب بتاؤ کیوں یہاں بار بار ٹپک پڑتے ہو؟ فجر نے گھور کر کہا

میں تو یامین کے لیے آیا تھا وہ مجھے یاد کر رہا ہو گا۔ ارمان نے اپنے آنے کا مقصد بتایا

وہ تمہیں یاد نہیں کرتا اس لیے تم اُس کی عادتیں مت بگاڑو۔ فجر نے سنجیدگی سے کہا

Posted On Kitab Nagri

میں کیوں اُس کی عادتیں بگاڑنے لگا آپ پلیز اُس کو بتائے میں آیا ہوں۔ ارمان نے اتنا ہی کہا تھا جب یامین خود بھاگتا اُس کے پاس پہنچا

السلام علیکم چاچو۔ یامین ارمان کے پاس کھڑا ہو کر بولا تو فجر نے اُس کو گھورا جب کی ارمان شرارتی نظروں سے فجر کو دیکھ کر یامین کو گود میں اُٹھا کر اُس کے گالوں پہ بوسہ دینے لگا۔

یامین اندر جاؤ۔ فجر یامین کو دیکھ کر بولی

مجھے چاچو کے ساتھ پارک جانا ہے۔ یامین اپنے بازو ارمان کے گلے میں حائل کرتاڑوٹھے پن سے بولا چاچو لا حول ولا قوۃ چیمپئن میں نے تمہیں کتنی بار سمجھایا مجھے ماموں اور چاچو مت بولا بلکہ پارٹنر بولا کرو۔ یامین کے "چاچو" لفظ پہ ارمان نے اب غور کیا تو جلدی سے یامین کو ٹوک کر بولا۔ کیونکہ وہ چاچو بولتا یا ماموں ایسے تو وہ یا یمان کا بھائی بنتا یا فجر یہ دونوں نام اُس گنوارا نہیں تھے کیونکہ یمان بھی تو فجر کا بھائی تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اوکے پارٹنر۔ یامین فرمانبرداری کے تمام رکارڈ توڑ کر بولا مجھے پتا ہے تم نے آگے چل کر بہت ترقی کرنی ہے۔ ارمان تو واری صدقے ہوا اُس کے۔

فجر کبھی ارمان کو گھورتی تو کبھی اپنے بیٹے کو جنہوں نے اُس کو پوری طرح سے نظر انداز کیا ہوا تھا۔

میں بڑا ہو کر ڈاکٹر بنوں گا پھر ماموں یمان کی بیٹی سے شادی کروں گا۔ یامین کی بات پہ جہاں ارمان کا مُنہ حیرت سے کھلا تھا وہی فجر بھی سٹپٹائی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

پہلے ماموں کی شادی تو ہونے دو جن کی شادی کا دور دور تک کوئی نام تو کیا مجھے تو ہلکہ سا نشان بھی نہیں آتا اور تم نے ابھی سے اُن کی بیٹی پہ نظر رکھی ہوئی ہے جو اس دنیا میں آئی ہی نہیں ہے۔ ارمان جھر جھری لیکر بولا تو یامین نے منہ بسورا

امی کہتی ہیں اگر میں کوئی شرارت نہیں کروں گا اچھا بچہ بن کر رہوں گا تو میری دو لہن ماموں یمان کی بیٹی ہوگی اور اُس کے بھی بہت پیارے پیارے ڈمپلز ہوں گے۔ یامین کی صفائی گوئی فجر کو پہلو بدلنے پہ مجبور کر گئی۔ ارمان اپنی نظریں یامین سے ہٹاتا فجر کو دیکھنے لگا جو یہاں وہاں دیکھ کر خود کو لا تعلق ظاہر کر رہی تھی۔

میری بات آپ لکھ کے رکھ لے یامین کی شادی کی عمر ہو جائے گی اُس کے بعد آپ کے بھائی کو خود کی شادی کا خیال آئے گا تو کیا یامین اُن کی بیٹی سے شادی کرے گا یا گود میں لیکر ایڈاپٹ کرے گا۔ ارمان کی بات پہ یامین کو اُس کی ساری بات تو سمجھ نہیں آئی تھی مگر جو سمجھ آئی تھی اُس پہ یامین کا منہ اُتر گیا۔ تمہیں تو پارک لیکر جانا تھا یامین کو۔ فجر نے بات بدلنا چاہی۔

وہ تو ہم جائے گے مگر آپ ذرہ اس بچے پہ رحم کرے۔ ارمان نے جیسے قسم اُٹھائی تھی آج فجر کو شرمندہ کرنے کی

تمہیں کیا مسئلہ ہے میرا بیٹا ہے یہ اور مرضی جو میں اُس سے کہوں تمہیں کیا پتا کتنا ناک میں دم کرتا ہے میرے ایک ہی اس کی دُکھتی رگ ہے۔ فجر اپنی خجلت مٹانے کے غرض سے بولی

Posted On Kitab Nagri

بڑا افسوس ہوا جان کر تم نے ساری عمر کنوارہ رہنا ہے۔ ارمانِ رحم بھری نظروں سے یا مین کو دیکھ کر بولا
تو اُس نے ہونٹ باہر نکال کر رونی شکل بنائی۔

انسان کی شکل اچھی نہ ہو تو کوئی بات ہی اچھی کر لے اور یہ تم کیا میرے بیٹے کو پٹی پڑھا رہے ہو۔ فجر
طنزیہ لہجے میں کہتی آخر میں سخت لہجے میں بول پڑی

پٹی تو آپ پڑھا رہی ہیں خیر وی آر گیٹنگ لیٹ تو گڈ بائے۔ ارمان ہاتھ میں پہنی گھڑی میں وقت دیکھ کر
اُس کو بولا

یمان کے اسسٹنٹ تبھی لحاظ کر رہی ہو۔ فجر نے جتایا
جی شکر ہے کسی کے لیے تو لحاظ کیا۔ ارمان منہ بسور کر کہتا گیٹ عبور کر گیا۔



آپ کو آروش سے ایک مرتبہ بات کر لینی چاہیے۔ رات کے پہر کلثوم بیگم نے شہباز شاہ سے کہا جن کی
آنکھوں سے نیند کو سودور تھی۔

www.kitabnagri.com

ہممم سوچ رہا ہوں کروں اُس سے بات بہت ناراض ہو گی وہ۔ شہباز شاہ گہری سانس بھر کر بولے۔
جتنی بھی ناراض وہ ہوا اگر آپ اُس کو خود سے کال کریں گے تو وہ سب کچھ بھول جائے گی۔ کلثوم بیگم نے
کہا

جانتا ہوں بہت وقت ہو گیا ہے اُس کو حویلی سے گئے اب تو میرا دل بھی مچلتا ہے اُس سے بات کرنے
کو۔ شہباز شاہ نے دل کی بات کی۔

Posted On Kitab Nagri

پھر جلدی بات کیجئے گا۔ کلثوم بیگم نے کہا تو شہباز شاہ نے سر کو جنبش دی۔



آج ایونٹ تھا جس میں دلاور نے ہر کسی کو انوائٹ کیا تھا ان کی اسلام آباد میں واپسی کل رات ہوئی تھی جب کی ایونٹ کا سارا انتظام ارمان نے کیا ہوا تھا اُس کے کام سے دلاور خان کافی مطمئن ہوئے تھے۔ مہمانوں کی آمد رفت جاری تھی میڈیا والوں کا بھی ایک ہجوم اکھٹا ہوا تھا ہر کوئی دلاور خان کی چھوٹی بیٹی آروش سے ملنا چاہتا تھا جس کو انہوں نے اتنے سالوں تک کسی سے ذکر تک نہیں کیا تھا۔

زرفشاں زر نور زر گل نور زوبیہ بیگم یہ سب تیار ہو کر مہمانوں سے ملنے میں لگی ہوئی تھی جب کی آروش ابھی تک نیچے نہیں آئی تھی اور نہ اُس کو اتنے مہمانوں کی خبر تھی۔

بلیک گول گلے والی شرٹ کے ساتھ بلیک جینز پینٹ پہنے جب کی ایک ہاتھ میں سیم بلیک لیڈر کی جیکٹ پکڑے ایمان جیسے ہی رینگ کے پاس سے گزرتا اُس کی نظر نیچے لوگوں کا انتشارش اور آمد رفت دیکھنے میں پڑی تو اُس کو اپنی بینائی پہ شک ہوا۔ وہ جیکٹ بازو پہ رکھتا حیرت سے ہر ایک کو دیکھنے لگا اُس کو سمجھ نہیں آ رہا تھا یہ سب نیچے کیا ہو رہا ہے۔

میڈیا والوں نے اُس کو دیکھا تو چاروں طرف سے گھیر لیا ایمان اپنا آپ اُن سے بڑی مشکل سے بچا تا دلاور خان کی طرف پہنچا

ڈیڈیہ سب کیا ہے؟ ایمان دلاور خان سے آہستہ آواز میں مخاطب ہوا۔

سرپر انز کیسا لگا؟ دلاور خان ہاتھوں میں وائٹ کا گلاس پکڑے گرمجوشی سے اُس کے ساتھ مل کر بولے

Posted On Kitab Nagri

ایسا سر پرانز کیوں اور کس لیے؟ یمان نا سمجھی سے اُن کو دیکھنے لگا۔

یہ سارا کچھ میں نے اپنی بٹی آروش کے لیے کیا ہے اُس کو منظرِ عام پہ لانا چاہتا ہوں جیسے ہی سب کو پتا چلا ہے میری ایک اور بٹی بھی ہے سب بتا ہو گئے ہیں اُس سے ملنے کے لیے اب بس آروش کے آنے کی دیر ہے۔ دلاور خان آس پاس لوگوں کی جانب اشارہ کرتا اُس کو بتانے لگے۔

اُن کو پتا ہے یہ بات اور اگر پتا ہے تو کیا وہ مان گی؟ یمان نے دھڑکتے دل کے ساتھ پوچھا کہیں یہ سب تو آروش کے لیے سر پرانز ہے میں تو بس یہ سوچ رہا ہوں وہ کتنا خوش ہو گی یہ سب دیکھ کر اُس کو آج پتا چلے گا میں اُس سے کتنا پیار کرتا ہوں وہ جب یہاں آئے گی تو دیکھے گی یہ سب تیاریاں کے کیسے میں نے پُسا پانی کی طرح بہایا ہے۔ دلاور خان نے کہا تو یمان بس اُن کو دیکھتا رہ گیا اُس کو پتا تھا آروش کو یہ سب پسند نہیں آئے گا۔

ڈیڈ آپ ایک مرتبہ اُن سے پوچھ لیتی
خان یہاں کیا کر رہے ہیں آپ مسٹر فیضی یاد کر رہے ہیں آؤ گیسٹ سے ملو۔ یمان کچھ کہنے والا تھا جب زوبیہ بیگم اُن دونوں کی طرف آتی دلاور خان سے بولی تو وہ اُن کے ساتھ چل پڑے جبکی یمان کی بات درمیان میں رہ گئی تھی۔ یمان اتنے سارے لوگوں کو دیکھ کر اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا رہ گیا۔

oooooooooooooooooooooooooooo

آپ موٹی ہو گئی ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

آروش یمان کا خریدہ ہوا وائٹ گاؤن پہنے ہوئے آئینے میں اپنا عکس دیکھ رہی تھی جب اُس کے کانوں میں یمان کا جُملا گونجا تھا اُس نے غور سے ہر اینگل سے اپنا جائزہ لیا۔ جہاں وہ وائٹ گاؤن کے ساتھ سیم حجاب کیے بنا کسی کے میک اپ کے شہزادی سے کم نہیں لگ رہی تھی اُس کو کہی سے بھی اپنا آپ موٹا نہیں لگا۔

نظر خراب ہے اُس کی۔ آروش جھر جھری لیکر بڑبڑائی۔

صبح زوبیہ بیگم اُس کو نیٹ والی ساڑھی پہن کر نیچے آنے کا کہتی چلی گئی تھی اُس کو نہیں تھا پتا کہ زوبیہ بیگم نے کیوں تیار ہو کر جلدی آنے کا کہا تھا مگر جو بھی تھا اُس کو ساڑھی پسند نہیں آئی تھی بلکہ یہ گاؤن آیا تھا تبھی وہ پہن کر تیار ہو گئی تھی۔

اب جاتی ہوں پتا نہیں کیا بات ہے؟ آروش بیڈ سے وائٹ کلر کا بڑا سا ڈوپٹہ اٹھاتی کمرے سے باہر جانے لگی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

یمان اپنی پیشانی مسلتا بار بار ایونٹ میں آئے اتنے سارے لوگوں کو دیکھ رہا تھا جہاں مرد حضرات بھی تھے میڈیا والوں کا ہجوم الگ سے تھا اُپر سے دلاور خان کا کہنا آروش کو کچھ نہیں پتا اُس کے لیے سرپرائز ہے وہ جب یہاں آئے گی تو پتا چلے گا۔ یہ بات یمان کو پریشانی میں مبتلا کر رہا تھا وہ ان سب کو دیکھتا آروش کے پاس جانے کا سوچ رہا تھا۔ جب ایک آواز اُس کے کانوں میں پڑی

Posted On Kitab Nagri

وہ رہی میری سسٹر۔ یمان نے اپنا سر اٹھا کر اُپر کی جانب دیکھا تو آنکھوں میں سر دپن ڈور آیا جہاں آروش اپنے ڈوپٹے کے ساتھ اُلجھتی آروش ہر چیز سے بے نیاز سیڑھیوں سے چند قدم ہی دور تھی۔ اُس سے پہلے کوئی اور مرد اُس کو دیکھتا یا میڈیا والے اپنے کیمرے کا رخ اُس کی جانب کرتے۔ یمان سب کچھ فراموش کیے اُس کی طرف بھاگنے لگا تو سب حیرت اور تعجب سے یمان کو دیکھنے لگے۔

آروش کی نظر اپنی طرف بھاگ کر آتے ایمان پہ پڑی تو اُس کے چلنے کی رفتار مدھم ہوئی تھی وہ نا سمجھی سے ایمان کو دیکھ رہی تھی اُس کو سمجھ نہیں آرہا تھا اشاروں کنڈروں سے وہ کیا بات اُس کو باور کروا رہا تھا۔ جائے یہاں سے۔ ایمان تیز قدموں سے اُس تک بھاگ کر آتا کہنے لگا تو آروش بس اُس کا چہرہ تنکنے لگی جو ڈھال بن کر اُس کے سامنے کھڑا ہو گیا تھا آروش اُس کے پیچھے دیکھنے والی تھی جب ایمان نے بے ساختہ اُس کے گال پہ ہاتھ رکھ کر وہاں دیکھنے سے باز رکھا تھا۔

آپ کو میری بات سمجھ نہیں آرہی میں نے کہا اندر جائے۔۔۔۔۔ یمان کا پہلی بار اُس سے بات کرتے ہوئے لہجہ سخت ہو گیا تھا جس کو محسوس کیے آروش کو بھی پہلی بار اُس سے ڈر لگنے لگا تھا۔ ٹھیک اُسی وقت ہال میں موجود سب لوگوں کی چہ گویاں تیز ہوتی گی جس کو سن کر آروش کو جیسے سارا کچھ سمجھ آ گیا تھا۔



آروش اپنے چہرے پہ نقاب کرتی اپنے قدم واپسی کی جانب لیتی جلدی سے جو کمرہ اُس کو سمجھ آیا وہ اُس میں چلی گی۔

Posted On Kitab Nagri

آروش کے جانے کے بعد یمان کی جیسے اَٹکی سانس بحال ہوئی اُس نے پلٹ کر نیچے ہال میں دیکھا جہاں سب خاموش سے ہو گئے تھے ہر ایک کی آنکھوں میں سوال تھا کوئی آپس میں چہ مگوئیاں کر رہا تھا تو کوئی اپنے تئیں اندازے لگا رہا تھا جب کی میڈیا والوں کو یہ تھا انہوں نے کیوں ایک بھی تصویر ٹھیک سے کیچ نہیں کی۔

سوری ٹو سے گائیز مگر ایونٹ کا اختتام ہو گیا ہے آپ لوگ یہاں آئے اُس کے لیے بہت بہت شکریہ پر اب آپ جا سکتے ہیں۔ یمان سب پہ ایک نظر ڈالتا تیز آواز میں بولا تو زوبیہ بیگم دلاور خان ہر کوئی ساکت سا یمان کو دیکھنے لگے جو اُن کو پوری طرف سے نظر انداز کیے ہوئے تھا یمان یہ سب کیا کہہ رہے ہو؟ دلاور خان نے اُس کو ٹوکا

ارمان باہر کا گیٹ پوری طرح سے کھلوا دوتا کہ کسی کو جانے میں کوئی دکت نہ ہو۔ یمان فلحال دلاور خان کی بات نظر انداز کرتا ارمان سے بولا تو سب لوگ باتیں بناتے باری باری چلتے جا رہے تھے۔ زرفشاں زرگل نے انہیں روکنا چاہا مگر نے سود

www.kitabnagri.com

کیا ہو گیا ہے تمہیں یمان؟ اندازہ ہے تمہیں کتنی انسلٹ ہوئی ہے ہماری تمہاری اس حرکت کی وجہ سے باہر میڈیا والے جان کیا بکواس کر رہے ہو گے ہمارے بارے میں۔ سب کے جانے کے بعد دلاور خان نے یمان کو جھڑکا

Posted On Kitab Nagri

یہ سوال تو ڈیڈ مجھے آپ سے کرنا چاہیے یہ کیا کرنے والے تھے آپ؟ آپ جانتے ہیں وہ پردہ کرتی ہیں اُس کے باوجود بھی آپ نے اتنے سارے لوگوں کو انوائٹ کیا میڈیا تک کو بلوایا اگر اُن کی ایک بھی تصویر نیوز پہ آتی اُن کو پردہ ٹوٹ سکتا تھا۔ یمان نے سب کو افسوس کرتی نظروں سے دیکھ کر کہا

پردہ پردہ واٹ پردہ؟ آجکل کے زمانے میں ایسا کچھ نہیں ہوتا اسپیشلی وہاں جہاں ہم موو آن کرتے ہیں ہماری سوسائٹی میں ایسی چیزوں کو جاہلیت کا نام دیا جاتا ہے۔ زوبیہ بیگم یمان کی بات پہ بولی

ہمیں زمانے کی سوچ سے نہیں اپنے دین کی نظر سے سوچنا چاہیے۔ یمان نے سنجیدگی سے کہا

دیکھو یمان آج تم مجھے بہت ڈس پوائنٹ کیا ہے لوگ کیا کہے گے دلاور خان جس کی فلمیں سینما میں دھوم مچاتی ہے جو خوبصورت اور مشہور ماڈلز کو کاسٹ کرتا ہے وہ خود کی بیٹی کو یوں چھپانا چاہتا ہے زمانے ایسے تو میرے کریئر پہ یہ باتیں اثر انداز ہونے لگے گی۔ دلاور خان نے افسوس سے یمان کو دیکھ کر کہا

آپ زمانے کے بارے میں اور اُس زمانے میں رہنے والوں کی سوچ اور باتوں کا خیال اپنے دماغ سے نکال کر یہ سوچے آپ کی اپنی بیٹی کیا سوچے گی؟ آپ کو اُن کو اپنے اعتماد میں لینے کے بجائے خود سے دور کر رہے ہیں۔ یمان نے اُن کو سمجھانا چاہا

آروش سے تو میں بات کرتی ہوں وہ کیوں یہ ضد باندھ بیٹھی ہیں۔ زوبیہ بیگم اتنا کہتی سیڑھیوں کی جانب جانے لگی تو وہ چاروں بھی اپنی ماں پیچھے گئی جب کی یمان اور دلاور ہال میں موجود تھے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ آگے تھی میمان مگر تم نے اُس کو جانے کیا کہا جو وہ واپس چلی گئی اگر تم بیچ میں نہ آتے تو اب سب نارمل ہوتا۔ دلاور خان اپنی مسلتے میمان سے بولے۔

کچھ بھی نارمل نہ ہوتا ڈیڈ۔ ایمان نے کہا

○○

آروش کا وجود ہلکے ہلکے کانپ رہا تھا اُس کو سوچ سوچ کر خوف آ رہا تھا اگر درمیان میں یمان نہ آیا ہوتا تو اُس کی تصاویریں میڈیا پہ ہر طرف پھیلی ہوئی ہوتی۔ یہ سوچ آتے ہی اُس کے وجود میں سرد لہر ڈور گئی۔ وہ ابھی اپنی سوچوں میں تھی جب کمرے میں زوبیہ بیگم آئی۔

آروش تم کیوں چلی آئی یہاں؟ زوبیہ بیگم کے سوال پہ آروش نے زخمی نظروں سے اُن کو دیکھا
آپ کو پتا تھا مجھے یہ سب نہیں پسند پھر بھی آپ لوگوں نے یہ کیا؟ آروش اُن نے روبرو کھڑتی ہوتی بولی
دیکھو آروش ہم تو تمہیں سر پر انز دینا چاہ رہے تھے پر تم ایسا رویہ اختیار کر رہی ہو ہم چاہتے تھے تم خوش
ہو جاؤ تمہیں پتا لگے ہم سب بہت پیار کرتے ہیں تم سے۔ زرگل اُس کا رخ اپنی جانب کیے بولی
www.kitabnaghi.com
پیار؟ خوش؟ آپ لوگوں کو لگائیں ایسی چیزوں سے خوش ہو جاؤں گی؟ آروش طنزیہ انداز میں ہنسی
کچھ غلط نہیں تھا وہ سب تم اگر آجاتی تو ہم سب کو اچھا لگتا تمہیں بھی اچھا لگتا یہ سب آجکل نارم ہیں تم
بھی نارمل وے پہ دیکھو۔ زوبیہ بیگم نے سنجیدگی سے کہا

Posted On Kitab Nagri

میں ایسا کچھ نہیں چاہتی اور آپ لوگوں کو اللہ کا واسطہ ہے مجھے ان سب کے لیے فورس نہ کیا جائے۔
آروش اُن کے آگے باقاعدہ ہاتھ جوڑ کر بولی

آروش میں تمہاری ماں ہوں تمہیں میری بات کا پاس رکھنا ہوگا اس لیے کل تم میرے ساتھ گید رنگ
میں چل رہی ہو وہ ڈریس پہن کر جو آج صبح میں نے تمہیں دی تھی۔ زوبیہ بیگم نے حکیمہ لہجہ اختیار کیا۔
کیسی ماں ہیں آپ جو خود اپنی بیٹی کو بے پردہ کرنا چاہتی ہیں۔ اب کی اُن کی بات پہ آروش تقریباً چیخ پڑی
آروش۔ زرفشاں جواب تک خاموش تھی آروش کو یوں بات کرتا دیکھا تو اُس کو ٹو کنا چاہا

کیا آروش؟ ہاں کیا آروش؟ میں آپ کی نظر میں ہوں کیا ایک کٹھ پتلی جس کو پچیس سال پہلے کسی اور
کے حوالے کرتے ہیں آپ پھر جب دل چاہا واپس بلو الیا کسی نے یہ نہیں سوچا میں کیا چاہتی ہو؟ مجھے اپنے
اصل والدین کے پاس جانا بھی ہے یا نہیں میری خوشی کسی کو نظر نہیں آتی ہر کو اپنی پڑی ہے کسی کو امانت
واپس لینی ہے تو کسی کو امانت واپس دے کر دیانتدار بننا ہے اپنا سر خر و کرنا چاہتا ہے۔ آروش بولنے پہ
آئی تو بولتی چلی گی۔

www.kitabnagri.com

بد تمیزی مت کرو۔ زرفشاں کو سمجھ نہیں آیا وہ کیسے اُس کو خاموش کروائے جب کی زوبیہ اور باقی سب
حیرت سے گنگ اُس کو دیکھنے لگے۔

آپ لوگ میری ذات کے ساتھ مزاق کرنا بند کرے جو یہاں میرے بابا ہے انہوں نے کہا آروش تم
پردہ مت کرو سیدہ نہیں ہو پٹھان ہو تو آج میں کہتی ہوں میرے سامنے کسی اُس پٹھان مرد کو لائے جو

Posted On Kitab Nagri

اپنے گھر کی عورتوں سے کہتا ہوں تم سر پہ ڈوپٹہ نہ لو ننگے سر رہو میں نے تو سُنا تھا پٹھان لوگ غصے کے بہت تیز ہوتے ہیں بہت غیر تمند ہوتے ہیں اگر کوئی اُن کی عورت کا نام بھی لے تو مرنے مارنے پہ اُتر آتے ہیں تو یہاں کا کیسا نظام ہے؟ میں تھوکتی

چٹاخ

آروش جو بنا سانس لیے بولتی جا رہی تھی اُس کی باتوں پہ زوبیہ بیگم کا ہاتھ بے ساختہ اُٹھ کر اُس کے گال پہ نشان چھوڑ گیا تھا۔

آروش اپنے گال پہ ہاتھ رکھتی بے یقین نظروں سے زوبیہ بیگم کو دیکھنے لگی جن کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ ہو گیا تھا۔

اتنی بداخلاقی یہ تربیت کی ہے پچیس سالو

میری تربیت پہ سوال مت اُٹھائے جانتی کیا ہیں آپ تربیت کے بارے میں؟ آپ کی نظریں میں یہ تربیت ہیں؟ آروش اُن کی بات درمیان کاٹ کر زرفشاں کی طرف اشارہ کرنے لگی جو مغربی سلیو لیس لباس میں ملبوس تھی۔

تین بچوں کی ماں کو ایسا لباس زیب نہیں دیتا کبھی فرصت ملے تو ترجمے سے قرآن پڑھیے گا پتا چلے گا ہمارا اللہ ہم مسلمان عورتوں کو کیا حکم دیتا ہے۔ مجھے میری اماں سائیں نے اس ٹکڑے کی اہمیت بتائی تھی تب جب میں محض دس سال کی تھی۔ آروش نے اپنا حجاب اتار کر اُن کے سامنے کیا۔

Posted On Kitab Nagri

انہوں نے کہا تھا آروش تم اب جوان ہو گی ہو کبھی خود کو ننگے سر مت ہونے دینا ہمیشہ حجاب میں رہنا میں تو اپنے لالہ اور اپنے بابا سائیں کے سامنے بھی بغیر ڈوپٹے کے نہیں گئے تو نا محرم مردوں کے سامنے کیسے اپنی نمائش کروا لہے اپنے محرم کے لیے پردے کا حکم دیا ہے تو سوچے اگر میں نا محرم کے سامنے جاؤں گی تو کتنا عذاب نازل ہو گا مجھ پہ۔ آروش تھک ہار کر بیڈ پہ بیٹھتی اپنا سر ہاتھوں میں گرا لیا۔

ابھی تم فی ہو آہستہ آہستہ ہمارے ماحول میں ایڈ جسٹ کر لوں گی۔ زوبیہ بیگم کو جیسے اُس کی اتنی باتوں پہ رتی برابر بھی فرق نہیں پڑا

سوچ ہے آپ کی نہ اماں سائیں بابا سائیں کی تربیت اتنی کمزور ہے اور نہ میرا ایمان۔ آروش کا لہجہ بے لچک تھا۔ زوبیہ بیگم ایک سنجیدہ نظر اُس پہ ڈال کر کمرے سے باہر چلی گی۔ جب کی اُن کی باتوں سے آروش کا دل زخمی ہو گیا تھا اُن سب کے جانے کے بعد وہ پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی۔ پورے کمرے میں اُس کی سسکیاں گونجنے لگی۔

آروش اپنے چہرے پہ نقاب کرتی اپنے قدم واپسی کی جانب لیتی جلدی سے جو کمرہ اُس کو سمجھ آیا وہ اُس میں چلی گی۔

آروش کے جانے کے بعد ایمان کی جیسے اُمکی سانس بحال ہوئی اُس نے پلٹ کر نیچے ہال میں دیکھا جہاں سب خاموش سے ہو گئے تھے ہر ایک کی آنکھوں میں سوال تھا کوئی آپس میں چہ مگوئیاں کر رہا تھا تو

Posted On Kitab Nagri

کوئی اپنے تئیں اندازے لگا رہا تھا جب کی میڈیا والوں کو یہ تھا انہوں نے کیوں ایک بھی تصویر ٹھیک سے کیچ نہیں کی۔

سوری ٹو سے گائیز مگر ایونٹ کا اختتام ہو گیا ہے آپ لوگ یہاں آئے اُس کے لیے بہت بہت شکریہ پر اب آپ جاسکتے ہیں۔ ایمان سب پہ ایک نظر ڈالتا تیز آواز میں بولا تو زوبیہ بیگم دلاور خان ہر کوئی ساکت سایمان کو دیکھنے لگے جو اُن کو پوری طرف سے نظر انداز کیے ہوئے تھا

ایمان یہ سب کیا کہہ رہے ہو؟ دلاور خان نے اُس کو ٹوکا

ارمان باہر کا گیٹ پوری طرح سے کھلوا دوتا کہ کسی کو جانے میں کوئی دکت نہ ہو۔ ایمان فلحال دلاور خان کی بات نظر انداز کرتا ارمان سے بولا تو سب لوگ باتیں بناتے باری باری چلتے جا رہے تھے۔ زرفشاں زرگل نے انہیں روکنا چاہا مگر نے سود

کیا ہو گیا ہے تمہیں ایمان؟ اندازہ ہے تمہیں کتنی انسلٹ ہوئی ہے ہماری تمہاری اس حرکت کی وجہ سے باہر میڈیا والے جان کیا بکواس کر رہے ہو گے ہمارے بارے میں۔ سب کے جانے کے بعد دلاور خان نے ایمان کو جھڑکا

یہ سوال تو ڈیڈ مجھے آپ سے کرنا چاہیے یہ کیا کرنے والے تھے آپ؟ آپ جانتے ہیں وہ پردہ کرتی ہیں اُس کے باوجود بھی آپ نے اتنے سارے لوگوں کو انوائٹ کیا میڈیا تک کو بلوایا اگر اُن کی ایک بھی تصویر نیوز پہ آتی اُن کو پردہ ٹوٹ سکتا تھا۔ ایمان نے سب کو افسوس کرتی نظروں سے دیکھ کر کہا

○○

Posted On Kitab Nagri

آروش کا وجود ہلکہ ہلکہ کانپ رہا تھا اُس کو سوچ سوچ کر خوف آ رہا تھا اگر درمیان میں یمان نہ آیا ہوتا تو اُس کی تصاویریں میڈیا پہ ہر طرف پھیلی ہوئی ہوتی۔ یہ سوچ آتے ہی اُس کے وجود میں سرد لہر ڈور گی۔ وہ ابھی اپنی سوچوں میں تھی جب کمرے میں زوبیہ بیگم آئی۔

آروش تم کیوں چلی آئی یہاں؟ زوبیہ بیگم کے سوال پہ آروش نے زخمی نظروں سے اُن کو دیکھا آپ کو پتا تھا مجھے یہ سب نہیں پسند پھر بھی آپ لوگوں نے یہ کیا؟ آروش اُن نے روبرو کھڑتی ہوتی بولی دیکھو آروش ہم تو تمہیں سر پر اُزدینا چاہ رہے تھے پر تم ایسا رویہ اختیار کر رہی ہو ہم چاہتے تھے تم خوش ہو جاؤ تمہیں پتا لگے ہم سب بہت پیار کرتے ہیں تم سے۔ زرگل اُس کا رخ اپنی جانب کیے بولی پیار؟ خوش؟ آپ لوگوں کو لگا میں ایسی چیزوں سے خوش ہو جاؤں گی؟ آروش طنزیہ انداز میں ہنسی کچھ غلط نہیں تھا وہ سب تم اگر آجاتی تو ہم سب کو اچھا لگتا تمہیں بھی اچھا لگتا یہ سب آجکل نارم ہیں تم بھی نارمل وے پہ دیکھو۔ زوبیہ بیگم نے سنجیدگی سے کہا میں ایسا کچھ نہیں چاہتی اور آپ لوگوں کو اللہ کا واسطہ ہے مجھے ان سب کے لیے فورس نہ کیا جائے۔ آروش اُن کے آگے باقاعدہ ہاتھ جوڑ کر بولی

آروش میں تمہاری ماں ہوں تمہیں میری بات کا پاس رکھنا ہو گا اس لیے کل تم میرے ساتھ گید رنگ میں چل رہی ہو وہ ڈریس پہن کر جو آج صبح میں نے تمہیں دی تھی۔ زوبیہ بیگم نے حکیمہ لہجہ اختیار کیا۔ کیسی ماں ہیں آپ جو خود اپنی بیٹی کو بے پردہ کرنا چاہتی ہیں۔ اب کی اُن کی بات پہ آروش تقریباً چیخ پڑی

Posted On Kitab Nagri

آروش۔ زرفشاں جواب تک خاموش تھی آروش کو یوں بات کرتا دیکھا تو اُس کو ٹوکنا چاہا کیا آروش؟ ہاں کیا آروش؟ میں آپ کی نظر میں ہوں کیا ایک کٹھ پتلی جس کو پچیس سال پہلے کسی اور کے حوالے کرتے ہیں آپ پھر جب دل چاہا واپس بلوالیا کسی نے یہ نہیں سوچا میں کیا چاہتی ہو؟ مجھے اپنے اصل والدین کے پاس جانا بھی ہے یا نہیں میری خوشی کسی کو نظر نہیں آتی ہر کو اپنی پڑی ہے کسی کو امانت واپس لینی ہے تو کسی کو امانت واپس دے کر دیا نثار بننا ہے اپنا سر خرو کرنا چاہتا ہے۔ آروش بولنے پہ آئی تو بولتی چلی گئی۔

بد تمیزی مت کرو۔ زرفشاں کو سمجھ نہیں آیا وہ کیسے اُس کو خاموش کروائے جب کی زوبیہ اور باقی سب حیرت سے گنگ اُس کو دیکھنے لگے۔

آپ لوگ میری ذات کے ساتھ مزاق کرنا بند کرے جو یہاں میرے بابا ہے انہوں نے کہا آروش تم پردہ مت کرو سیدہ نہیں ہو پٹھان ہو تو آج میں کہتی ہوں میرے سامنے کسی اُس پٹھان مرد کو لائے جو اپنے گھر کی عورتوں سے کہتا ہو تم سر پہ ڈوپٹہ نہ لو ننگے سر رہو میں نے تو سنا تھا پٹھان لوگ غصے کے بہت تیز ہوتے ہیں بہت غیر تمند ہوتے ہیں اگر کوئی اُن کی عورت کا نام بھی لے تو مرنے مارنے پہ اُتر آتے ہیں تو یہاں کا کیسا نظام ہے؟ میں تھوکتی

چٹاخ

Posted On Kitab Nagri

آروش جو بنا سانس لیے بولتی جا رہی تھی اُس کی باتوں پہ زوبیہ بیگم کا ہاتھ بے ساختہ اٹھ کر اُس کے گال پہ نشان چھوڑ گیا تھا۔

آروش اپنے گال پہ ہاتھ رکھتی بے یقین نظروں سے زوبیہ بیگم کو دیکھنے لگی جن کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ ہو گیا تھا۔

اتنی بداخلاقی یہ تربیت کی ہے پچیس سالو

میری تربیت پہ سوال مت اٹھائے جانتی کیا ہیں آپ تربیت کے بارے میں؟ آپ کی نظریں میں یہ تربیت ہیں؟ آروش اُن کی بات درمیان کاٹ کر زرفشاں کی طرف اشارہ کرنے لگی جو مغربی سلیولیس لباس میں ملبوس تھی۔

تین بچوں کی ماں کو ایسا لباس زیب نہیں دیتا کبھی فرصت ملے تو ترجمے سے قرآن پڑھیے گا پتا چلے گا ہمارا اللہ ہم مسلمان عورتوں کو کیا حکم دیتا ہے۔ مجھے میری اماں سائیں نے اس ٹکڑے کی اہمیت بتائی تھی تب جب میں محض دس سال کی تھی۔ آروش نے اپنا حجاب اُتار کر اُن کے سامنے کیا۔

انہوں نے کہا تھا آروش تم اب جوان ہو گی ہو کبھی خود کو ننگے سر مت ہونے دینا ہمیشہ حجاب میں رہنا میں تو اپنے لالہ اور اپنے بابا سائیں کے سامنے بھی بغیر ڈوپٹے کے نہیں گئے تو نا محرم مردوں کے سامنے کیسے اپنی نمائش کروا لہے اپنے محرم کے لیے پردے کا حکم دیا ہے تو سوچے اگر میں نا محرم کے سامنے جاؤں گی تو کتنا عذاب نازل ہو گا مجھ پہ۔ آروش تھک ہار کر بیڈ پہ بیٹھتی اپنا سر ہاتھوں میں گرا لیا۔

Posted On Kitab Nagri

ابھی تم نی ہو آہستہ آہستہ ہمارے ماحول میں ایڈ جسٹ کر لوں گی۔ زوبیہ بیگم کو جیسے اُس کی اتنی باتوں پہ رتی برابر بھی فرق نہیں پڑا

سوچ ہے آپ کی نہ اماں سائیں بابا سائیں کی تربیت اتنی کمزور ہے اور نہ میرا ایمان۔ آروش کا لہجہ بے لچک تھا۔ زوبیہ بیگم ایک سنجیدہ نظر اُس پہ ڈال کر کمرے سے باہر چلی گی۔ جب کی اُن کی باتوں سے آروش کا دل زخمی ہو گیا تھا اُن سب کے جانے کے بعد وہ پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی۔ پورے کمرے میں اُس کی سسکیاں گونجنے لگی۔



شازل۔ ماہی صوفے پہ شازل کے پاس بیٹھ کر اُس کا نام لیا۔
ہمممم۔ شازل نے جواب ہمم کہنے پہ اکتفا کیا

آپ کب سے ڈرنک کرتے ہیں میرا مطلب کیوں ڈرنک کرتے ہیں جب آپ کو پینے کے بعد کسی چیز کا ہوش نہیں رہتا۔ ماہی اپنی ہی بات پہ گڑ بڑا کر شازل سے بولی
تم نے یہ سوال آج کیسے پوچھ لیا؟ شازل کو اُس کا جواب عجیب لگا۔

ایسے ہی من میں آیا تو سوچا پوچھ لیا۔ ماہی نے خود کو لاپرواہ ظاہر کرنا چاہا
سچ بتاؤ۔ شازل کو یقین نہیں آیا مگر ماہی اپنی انگلیاں چٹخانے لگی اُس کو سمجھ نہیں آیا وہ اب کیسے شازل کو اپنی بات سمجھائے؟

جب آپ نے لاسٹ ٹائم ڈرنک کی تھی؟ ماہی اتنا کہتی چپ ہو گی

Posted On Kitab Nagri

ہاں آگے۔ شازل پوری طرح سے اُس کی جانب متوجہ ہوا
تو جو اُس ٹائم آپ کو فیل ہوا یا پھر خواہش ہوئی کیا وہ پہلے کبھی ایسا ہوا تھا جب آپ اپنی گرل فرینڈ کے
ساتھ ہو کر پیتے تھے تو۔ ماہی بے ترتیب لفظوں کا چُننا کرتی شازل سے پوچھنے لگی جس پہ شازل کو پہلے کچھ
سمجھ نہیں آیا مگر جب اُس کو سمجھ آیا تو چہرے پہ معنی خیز مسکراہٹ نے احاطہ کیا وہ تھوڑا کھسک کر ماہی
کے قریب بیٹھا تھا ماہی ہڑبڑا کر اپنے پیٹ پہ ہاتھ رکھ کر فاصلہ قائم کرنے لگی تو شازل مزید اُس کے
قریب ہوا

کیا ہے؟ دور رہ کر بھی جواب دیا جاسکتا ہے۔ ماہی نے ٹوکا
وہ میں تمہاری بات سمجھ نہیں پایا ٹھیک سے تو تم تھوڑا ایکسپلین کرو یا کوئی سینٹ وغیرہ دو تو میں سمجھوں۔
شازل اپنی مسکراہٹ ضبط کرتا بولا
اتنے آپ نا سمجھ تو نہیں۔ ماہی نے منہ کے زاویے بگاڑے۔
تم ایک اور کوشش کرو کیا پتا اس بار میں سمجھ جاؤں۔ شازل نے اسرار کیا۔
میں یہ کہنا چاہ رہی کے ڈرنک کے بعد جو اُس دن آپ سے ہو گیا کیا پہلے کبھی ہوا؟ ماہی نے سر سری لہجہ
کیے پوچھا
اُس دن مجھ سے کیا ہو گیا تھا؟ شازل کو اب اپنی ہنسی کنٹرول کرنا محال لگا۔

Posted On Kitab Nagri

شازل کیا واقع آپ میری بات نہیں سمجھ پارہے یا ڈرامہ کر رہے؟ ماہی نے اب کی خفگی بھرے لہجے میں کہا تو شازل کی ہنسی چھوٹ گئی۔

ہاہاہاہاہاہاہی سیر یسلی مجھے سمجھ نہیں آرہا ایسے سوال پہ میں تمہیں معصوم کہوں یا بے وقوف۔ ہنس ہنس کر شازل کی آنکھوں میں نمی اتر آئی تھی۔

آپ کی نظروں میں تو ہمیشہ مجھے بے وقوف ہی رہنا ہے اس لیے اب بتائے پہلے ایسی کوئی طلب محسوس ہوئی تھی یا نہیں۔ ماہی جھنجھلاہٹ بھرے لہجے میں بولی

آنسٹلی بات بتاؤ؟ شازل تھوڑا اُس کی جانب جھکا تو ماہی فورن سے اپنے چہرہ پیچھے کرنے لگی۔ دور رہ کر بتائے۔ ماہی نے کہا

دور ہی ہو درمیان میں تمہارا اتنا بڑا پیٹ جو ہے۔ شازل کی بات پہ اُس کا منہ بن گیا جو چڑانے کا کوئی بھی موقف ہاتھ سے جانے نہیں دیتا تھا۔

بتائے اب آنسٹلی۔ ماہی نے پوچھا

وہ کیا ہے نہ پہلے ایسا کچھ فیل نہیں ہوا تھا اور نہ ایسی کوئی خواہش اندر میں جاگی تھی جب میں اپنی گرل فرینڈز کے ساتھ پیتا تھا اور نہ ایسا کچھ ہوا جو لاسٹ ٹائم پیتے وقت مجھ سے ہو گیا تھا۔ پتا ہے کیوں؟ شازل اپنی بات پہ سسپینس پھیلا کر اُس کے بہت قریب ہوتا گیا تھا جس پہ ماہی سانس تک روکے ہوئے تھی اُس نے اُس وقت کو ہزار بار کو صاحب شازل سے ایسا سوال کیا۔

Posted On Kitab Nagri

ک کیوں؟ ماہی کی زبان لڑکھرائی

کیونکہ تب میں کنوارہ چھڑا چھانٹ تھا تمہارے جیسی پیاری بیوی نہیں تھی نہ اس لیے ایسی کوئی طلب بھی نہیں جاگی۔ شازل اپنی بات کے اختتام پہ اُس کے جھکنے والا تھا جب ماہی یکدم اُس کو دھکا دیتی اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر اُٹھ کھڑی ہوئی۔

ب بے ش شرم۔ ماہی لڑکھڑاہٹ بھری آواز میں کہتی واشروم میں جانے لگی تو شازل کا چھت پھاڑ قمقمہ فضا گونجا

اگر میں شرم و حیا والا ہوتا تو اس وقت تم اتنا بڑا پیٹ لیکر نہ گھوم رہی ہوتی۔ شازل کی اس قدر بے باک بات پہ ماہی کے کانوں سے دھواں نکلنے لگا۔



نیوز چینلز دیکھے آپ نے؟ زوبیہ بیگم خاصے تپے ہوئے لہجے میں دلاور خان سے بولی ہمممم کل سے ہر اینکر چیخ چیخ کر بول رہا ہے اپنی فلم میں لڑکیوں کو ننگے سر شارٹ کپڑے پہنانے والا دلاور خان اپنی بیٹی کو چھپائے بیٹھا ہے وہ درس دیتی ہے یوں سمجھو جتنے منہ اتنی باتیں۔ دلاور خان پریشانی سے ڈوبی آواز میں بولے

یہ دیکھے۔ زوبیہ بیگم نے ایک میگزین دلاور خان کے پاس کی تو وہ چونک کر اُس کو دیکھنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

یہ کیا؟ دلاور خان تعجب سے میسگرین کی فرنٹ سائیڈ پہ یمان کی بیک سائیڈ والی تصویر اور آروش کا ہلکہ سا نظر آتا حجاب دیکھ کر زوبیہ بیگم سے بولے جس میں یمان کا چہرہ تو صاف عیاں تھا مگر آروش کا نہیں کیونکہ یمان کا ہاتھ اُس کے گال پہ تھا

سب لوگوں کو نیا اسکینڈل مل گیا ہے۔ زوبیہ بیگم نظریں چراتی بولی ایسی بکواس خبر چھپوانے والے کا آفس میں ہمیشہ کے لیے بند کر دیتا ہوں۔ دلاور خان نے طیش میں آکر گرجے

یمان نے پہلے ہی بندوبست کر لیا ہے۔ زوبیہ بیگم نے کہا سمجھ نہیں آرہا میں کروں تو کیا کروں؟ باہر جاتا ہوں تو میڈیا والے تیار بیٹھے ہیں مجھے گھیر لینے کے لیے۔ دلاور خان نے کہا

ایک انٹرویو میں سارا کچھ کلیئر کر دے ایسا کرے آروش کو بھی راضی کر لے کیا تاکہ وہ بھی ساتھ ہو انٹرویو میں ایسے یہ خاموش نہیں ہونے والا معاملہ۔ زوبیہ بیگم نے مشورہ دیا۔

آروش سے بات کرنی تو ہوگی ورنہ ہمارے لیے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔ دلاور خان نے کہا ہاں اور یمان کو بھی کہے زیادہ آروش کی سائیڈ نہ لے وہ نہیں جانتا ایسے معاملات کیسے ہینڈل کیے جاتے ہیں۔ زوبیہ بیگم نے کہا تو دلاور خان نے اثبات میں سر ہلایا۔



Posted On Kitab Nagri

آروش دودن سے اپنے کمرے تک محدود تھی وہ نہ خود باہر آئی تھی نہ کسی کو اندر آنے کی اجازت دی تھی مگر وقت پہ یمان کے کہنے پہ نجمہ اُس کو کھانا دے کر چلی جاتی تھی فلوقت ہر ایک نے اُس کو اُس کے حال پہ چھوڑا ہوا تھا جس پہ آروش نے شکر کا سانس خارج کیا تھا اب وہ اپنے کمرے سے باہر نکلتی یمان کے کمرے کے دروازے کے پاس کھڑی نروس حالت میں اپنی انگلیاں چٹخا رہی تھی جو بھی تھا اُس دن یمان جیسے اُس کی ڈھال بن گیا تھا ایسے اگر وہ نہ کرتا تو وہ جیتے جی مر جاتی اگر کسی اور حساب سے یمان مدد کرتا تو شاید آروش کو کبھی خیال نہ آتا کہ اُس کو یمان کا شکریہ ادا کرنا چاہیے مگر اب وہ خود کو یمان کے احسان تلے دبنا محسوس کر رہی تھی کیونکہ یمان نے اُس کی حفاظت کی تھی اُس کا چہرہ کوئی اور نہ دیکھ لے وہ سب کچھ فراموش کیے سامنے آگیا تھا۔ آروش کا ہاتھ بے ساختہ اپنے گال پہ پڑا تھا جہاں یمان نے اپنا ہاتھ رکھا۔ جانے کیوں اُس کو اب بھی یمان کا لمس محسوس ہونے لگا تو اُس نے جلدی سے اپنا ہاتھ گال سے ہٹایا مگر تبھی دروازہ کھول کر یمان باہر جانے کے لیے جیسے ہی آگے بڑھا آروش کو اپنے سامنے دیکھ کر اُس کو خوشگوار حیرت نے آگھیرا جب کی آروش اُس کی اچانک آمد پہ ہڑبڑاسی گی۔

آپ یہاں خیریت؟

کوئی کام تھا؟ یمان نے ایک سانس میں پوچھا

میں ٹھیک ہوں بس تمہارا شکریہ ادا کرنے آئی تھی انجانے میں ہی مگر تم نے مجھ پہ بہت احسان کیا ہے اگر اُس دن تم نہ ہوتے تو۔ آروش اتنا کہتی خاموش ہوئی تو یمان مسکرا دیا

Posted On Kitab Nagri

مجھے اُس دن ہونا تھا کیونکہ مجھے آپ کو پروٹیکٹ کرنا تھا اُس کے لیے آپ کو شکریہ کہنے کی ضرورت نہیں اور جو میں نے کیا وہ میرا احسان نہیں میری محبت میری عقیدت تھی جس کو گوارا نہیں تھا کے کوئی اور آپ کو دیکھے۔ ایمان شدت پسندی سے بولا

میرے اس طرح بات کرنے پہ تمہیں کوئی خوش فہمی پالنے کی ضرورت نہیں میرا جواب آج بھی وہی ہے۔ آروش نے کہا

ضد چھوڑ دے آپ کیونکہ آپ کا انتظار تو میں اپنی آخری سانس تک کروں گا۔ ایمان کا اعتماد قابل دید تھا اور تمہیں کیوں ایسا لگتا ہے کے تمہارا انتظار حاصل ٹھیرے گا؟ آروش نے جاننا چاہا کیو

ایمان صاحب آپ کی فیانسی روزی میم ملنے آئی ہیں شی وٹینگ فار یو ویری بے صبری سے۔ ایمان آروش سے کچھ کہنے والا تھا جب نجمہ دونوں کے درمیان مداخلت کرتی قدرے شرمانے والے انداز میں ایمان سے اُردو انگلش میں بولی تو اُس کی بات پہ ایمان نے سختی سے اپنے ہونٹوں کو بھینچا کیونکہ وہ اپنے چہرے پہ آروش کی تمسخرانہ نظریں اچھے سے محسوس کر رہا تھا ایمان نے بے بسی سے اپنی آنکھوں کو بند کر کے کھولا۔



چچی جان حرم کہاں ہیں؟ آج اُس کے چیک اب کا دن تھا ہمیں شہر کے لیے نکلنا تھا۔ دُرید باورچی خانے میں فاریہ بیگم کے پاس آکر بولا

Posted On Kitab Nagri

دُرید بیٹا اُس نے منع کر دیا ہے بول رہی تمہارے ساتھ نہیں جائے گی۔ فاریہ بیگم نے گہری سانس بھر کر بتایا

اِتنے ماہ وہ میرے ساتھ چلی ہے تو پھر آج کیا مسئلہ ہے؟ دُرید نے سنجیدگی سے پوچھا

بیٹا پتا نہیں بس اچانک اُس کو کیا ہو جاتا ہے بہت چڑچڑی سی ہو گئی ہے بات پہ بات کاٹ کھانے کو ڈورتی ہے۔ فار یہ بیگم کافی پریشانی سے بولی

میں ٹھیک کرتا اُس کو بہت دنوں سے ڈھیل دی ہے اُس کا نتیجہ ہے۔ دُرید تیز آواز میں کہتا جانے لگا جب

فارہ بیگم بول پڑی

نرمی سے بات کرنا بیٹا کیونکہ وہ جس کنڈیشن میں ہے اُس حالت میں اُس کا یوں اسٹریس لینا اچھی بات نہیں۔

آپ فکر نہ کرے دُرید اُن کو تسلی دیتا باورچی خانے سے نکل گیا۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

www.kitabnagri.com

کون؟ دروازہ نوک ہونے پہ حریم نے پوچھا

میں ہوں دُرید۔ دوسری طرف سے آتی آواز یہ حریم کے دل نے ایک بیٹ مس کی۔

کیا کام ہے؟ حریم اجنبی لہجے میں بولی

دروازہ کھولوں۔ درید اُس کی بات نظر انداز کر کے بولا

Posted On Kitab Nagri

ہم نہیں کھولے گے آپ جائے یہاں سے۔ حریم نے اپنے لہجے کو سخت کیا۔
مجھے غصہ مت دلاؤ حریم جلدی سے دروازہ کھولوں اور تیار ہو جاؤ آج تمہارے چیک اپ کا دن ہے میں
کوئی کوتاہی برداشت نہیں کروں گا۔ دُرید نے جتانے والے انداز میں کہا
آپ کو ہماری فکر میں ہلکان ہونے کی ضرورت نہیں ہمیں اگرچیک اپ کروانا ہو گا تو ہم خود دیکھ لینگے۔
حریم نے سنجیدگی سے کہا

ایک منٹ کے اندر اندر دروازہ کھولوں و گرنہ میں دروازہ اگر توڑ کر اندر آیا نہ تو ایک لگاؤں گا کان کے
نیچے پھر نکل جائے گی یہ ساری اکڑ۔ دُرید اُس کی ایک ہی رٹ پہ زچ ہوتا بولا تو حریم کی آنکھوں میں
موٹے موٹے آنسو آنے لگے ایسے ہی دیکھتے دیکھتے وہ زور سے سسکیاں لیتی زار و قطار رونے لگی جس کی
آواز دُرید نے با آسانی سے سنی اور سن کر خاصا پریشان ہو گیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

حریم

حریم

حریم یار کیا ہو گیا ہے؟ کیوں رو رہی ہو کیا کہی پین ہو رہا ہے؟ مجھے بتاؤ میں ڈاکٹر کو یہی بلوا لیتا ہوں مگر پلیز
تم روؤ مت۔ دُرید اُس کے ایسے رونے پہ حد درجہ پریشانی کا شکار ہوتا دروازہ کھٹکھٹا کر اُس سے ایک سانس
میں بولا تبھی ایک ملازمہ اُس کے ہاتھ میں ڈوپلیکیٹ چابی تھما کر گی تھی تو دُرید دروازہ کھول کر کمرے

Posted On Kitab Nagri

میں داخل ہوا تھا حریم کو دیکھ کر وہ جیسے سانس لینا تک بھول گیا جو اپنا پورا وجود گرم شال میں جھپٹائے چہرہ ہاتھوں دیئے پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔

حریم۔ دُرید سے اُس کی حالت دیکھی نہیں گی جبکی حریم نے اپنا سر نہیں اٹھایا ویسی ہی پوزیشن میں رہی تمہیں میری بات بُری لگی؟ دُرید تھوڑا فاصلے پہ کھڑا ہوتا پوچھنے لگا

ہمیں آپ سے کوئی بات نہیں کرنی پلینز جائے یہاں سے۔ حریم ہچکیوں کے درمیان بولی تو دُرید کا دل کٹ کے رہ گیا

میں جانتا ہوں تم مجھ سے نفرت کرنے لگی ہو پر حریم میری غلطی کی سزا خود کو یا بچے کو تو نہ دو پلینز اٹھ کر تیار ہو جاؤ چیک اپ کے لیے جانا ہے پر یگنسی کی حالت میں ایسے رونا یوں لا پرواہی ظاہر کرنا بچے کے لیے ٹھیک نہیں۔ دُرید انجانے میں اُس کی دُکھتی رگ پہ ہاتھ رکھ گیا حریم کا رونا یکدم بند ہو گیا تھا۔

آپ جائے ہم آتے ہیں۔ حریم بنا اُس کو دیکھ کر سپاٹ انداز میں بولی کچھ بھی مگر وہ اپنے بچے کی حالت پہ کوئی کپڑا مائز یا لا پرواہی نہیں کرنے والی تھی یہ تو طے تھا

آنسو تو صاف

ہاتھ مت لگائے آپ مجھے۔ حریم نے بے دردی سے اُس کا ہاتھ جھٹکا تو دُرید نے سختی سے اپنے ہونٹوں کو بھینچا

کیوں کر رہی ہو ایسا؟ دُرید نے پوچھا

Posted On Kitab Nagri

ہم آپ کے جوابدے نہیں۔ اجنبی لہجہ

میں ایسا کیا کیوں کروں؟ جو تم پہلے کی طرح ہو جاؤ اور مجھے معاف کر دو؟ دُرید گھٹنوں کے بل اُس کے قدم کے پاس آکر بیٹھا تو حریم کے چہرے پہ عجیب تاثرات نمایاں ہوئے۔ کل جو وہ اُس کے قدم کی دھول بننا چاہتی تھی آج وہ لمبا چوڑا مضبوط عصا بوں کا مالک مرد اُس کے قدموں کے پاس بیٹھا تھا

آپ ہمیں ہمارے حال پہ چھوڑ دے یہ آپ کا بڑا احسان ہو گا ہم پہ۔ حریم بے رخی سے بولی یہ تو ناممکن ہے تابش کی موت کا اگر تمہیں علم ہے تو یہ بھی بتا ہو گا میرے آگے کیا منصوبے ہیں۔ دُرید اُس کو دیکھ کر بولا

ہمیشہ وہ نہیں ہو گا جو آپ چاہتے ہیں۔ حریم نے باور کروایا

ہمیشہ کا پتا نہیں مگر اس بار وہ ہی ہو گا جو میں چاہتا ہوں۔ دُرید کا لہجہ مضبوط تھا

آپ کی سوچ ہے۔ حریم نے طنز کیا

میرا یقین ہے۔ دُرید دو بد بولا

جلد ہی یہ یقین ٹوٹے گا۔ حریم نے کہا

وہ تو آگے چل کر پتا چلے گا ابھی تم اٹھو مجھے فار یہ چچی کو بھی تیار ہونے کا کہنا ہے آگے ہی تم نے بہت باتوں میں وقت ضائع کر دیا ہے۔ دُرید اٹھ کر کندھوں پہ اپنی مردانہ شال درست کیے سارا الزام اُس پہ

ڈال کر بولا

Posted On Kitab Nagri

ہم کوئی باتیں نہیں کر رہے تھے اور نہ ہم آپ کے ساتھ جانا چاہتے ہیں جو آپ کا قیمتی وقت ضائع ہو رہا ہے۔ حریم تلخ ہوئی

حریم کیا ہو گیا ہے یار؟ میں بس مزاق کر رہا تھا۔ دُرید نے وضاحت دینا چاہی ہمارا اور آپ کا کوئی مزاق نہیں۔ حریم دو ٹوک لہجے میں اتنا کہتی واشر و م کی طرف جانے لگی۔

"بہت چڑچڑی سی ہو گئی ہے بات پہ بات کاٹ کھانے کو ڈورتی ہے۔"

دُرید کے کانوں میں فاریہ بیگم کے کہے جملے گونجنے تو اُس نے بے بسی سے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا



تم تو غائب ہی ہو جاتے ہو میرا تو زورہ برابر خیال نہیں تمہیں۔ روزی نے شکوہ کننا لہجے میں یمان سے کہا ایسا کس نے کہہ دیا تم سے؟ یمان کو تمہاری بہت پرواہ ہے ہر ایک سے بس تمہارا ذکر کرتا ہے۔ یمان کے جواب دینے سے پہلے آروش نجمہ کے ساتھ ریفریشنٹ کا سامان لاتی اُس سے بولی تو یمان جھٹکے سے گردن موڑ کر آروش کو دیکھنے لگا جس کی تنقیدی نظریں سیلو لیس شرٹ کے ساتھ گھٹنوں تک پھٹی ہوئی پینٹ پہنے روزی پہ تھی جس کے کندھوں تک آتے بال گھلے ہوئے تھے اور چہرے پہ بڑی فرصت سے میک اپ کیا گیا تھا

Posted On Kitab Nagri

میرے گنہگار کانوں نے تو کبھی یمان صاحب کے منہ سے بھولے سے بھی روزی نام نہیں سنا۔ نجمہ چور نظروں سے روزی آروش اور اڑی ہوئی رنگت کے ساتھ بیٹھے یمان کو دیکھ کر سوچنے لگی۔

تم آروش رائٹ؟ روزی کی باچھیں کھل گئی تھی آروش کی بات پہ اس لیے اُس کو دیکھ کر نام کنفرم کرنا چاہا

رائٹ۔ آروش اتنا کہتی سینٹر صوفے پہ بیٹھی تو یمان نے پہلو بدلا

یمان پھر کیا خیال ہے آج رات ڈنر ساتھ کرے۔ روزی یمان کو دیکھ کر پر جوش لہجے میں بولی تو یمان کی نظریں بے ساختہ آروش پہ پڑی جو گال پہ ہاتھ رکھ کر بڑی دلچسپ نظروں سے اُس کو دیکھ رہی تھی اُس کے ایسے دیکھنے پہ یمان نے ایک ساتھ کی بیٹ مس کی تھی اُس نے جلدی سے اپنی نظروں کا زاویہ اُس پہ سے ہٹایا مگر اُس نے ایک منٹ میں سوچ لیا تھا اگر آروش نے موقع پہ چونکا مارا ہے تو وہ چھکارا ہی سکتا تھا بھلت اُس کے چہرے پہ شیطانی مسکراہٹ آئی تھی دونوں گالوں کے ڈمپلز پوری آب و تاب سے نمایاں ہوئے تھے جن کو دیکھ کر جانے کیوں آروش کو اپنے آس پاس خطرے کی گھنٹیاں بجتی سنائی دی۔ ضرور کوئی سازش چل رہی ہوگی تمہارے دماغ میں۔ دیدار بالوں میں برش کرتا شبانا سے بولا جو جانے کن سوچو میں گم تھی۔

تمہیں کیا لگتا ہے میں بس سازشیں کرتی ہوں؟ شبانا ناگواری سے بولی

لگتا تو کچھ ایسا ہے۔ دیدار نے تائید انداز میں کہا

Posted On Kitab Nagri

تم نہ اپنی حد میں رہا کرو سمجھے۔ شبانا بیڈ سے اُترتی تو اُس کو وارن کرنے والے انداز میں بولی
تم اپنی آواز نیچے رکھ کر بات کیا کرو مجھے قطعاً پسند نہیں عورتوں کا یوگلا پھاڑ کر بات کرنا۔ دیدار اُس کا جبراً
دبوچ کر وارن کرنے والے انداز میں بولا
تم جھنگلی وحشی انسان چھوڑو مجھے۔ شبانا اپنے ہاتھ پاؤں چلا کر اُس کو خود سے دور کرتی گہرے سانس
بھرنے لگی۔

آئینہ کے بعد سوچ سمجھ کر مجھ سے بات کرنا۔ دیا کیا ہے تم نے مجھے تمہیں تو میرا احسانمند ہونا چاہیے
جانتے ہوئے بھی کے تم ایک بیوہ اور بھانج عورت کے ساتھ مجھ سے عمر میں بڑی ہو تو بھی میں نے تم
سے شادی کی اور تم ہو جو مجھے اکڑ دیکھا رہی ہو۔ دیدار حقارت سے اُس کو دیکھ کر بولا
تو نہ کرتے کوئی تمہارے پاؤں نہیں پڑا تھا۔ شبانا چیخی۔ دیدار کی باتیں کسی کاری ضرب کی طرح اُس پہ
لگی تھی۔

لالہ کی بیوہ تھی اس لیے شادی کی وہ بھی تم جیسی عورت سے اور ہاں ایک بات کان کھول کر سن لو اگر
تمہیں لگ رہا ہے تمہارے یوں مجھے اولاد نہ دینے پہ بھی میں خاموش رہوں گا تو یہ تمہاری سب سے
بڑی بھول ہے کیونکہ مجھے اولاد چاہیے اور میں دوسری شادی کروں گا۔ دیدار دو ٹوک انداز میں بولا تو
شبانا کی آنکھیں بے یقینی سے پھیل گئی۔

تم ایسا کچھ نہیں کرو گے۔ شبانا نے کہا

Posted On Kitab Nagri

میں کیا کروں گا اور کیا نہیں اُس کے لیے مجھے تم سے پوچھنے کی ضرورت نہیں تم رہو ہر ایک کی خوشیوں سے جلتی ہوئی تم اسی سب کے لائق ہو۔ دیدار تک آمیز لہجے میں بولا

دیدار تم ایسا کچھ نہیں کرو گے میں ہر گز یہاں اپنی سوتن کو برداشت نہیں کروں گی۔ شبانا پاگل ہونے کے در پہ تھی۔

برداشت تو تمہیں کرنا پڑے گا اس لیے شازل کی نہیں میری دوسری شادی کی تیاری کرو۔ دیدار طنزیہ نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہتا چلا گیا۔ پیچھے شبانا یہاں سے وہاں ٹھہرتی اپنے اشتعال پہ قابو پانے لگی۔



آروش عبایا پہنتی باہر آئی تو یمان گاڑی میں بیٹھا اُس کا انتظار کر رہا تھا وہ ایک غصے سے بھری نگاہ اُس پہ ڈال کر گاڑی کی پچھلی سیٹ پہ بیٹھ کر زوردار آواز سے دروازہ بند کیا۔

آپ کو فرنٹ سیٹ پہ بیٹھنا تھا۔ یمان بیک ویو سے اُس کو دیکھ کر بولا

یہاں اپنی ہوتی سوتی کو بیٹھانا اور گاڑی کو یہی کہیں سائیڈ پہ کرو مجھے کہی باہر نہیں جانا اور میں کوئی نہیں پہلی بار آئی ہو اسلام آباد بہت بار آچکی ہوں۔ آروش نے تیز آواز میں کہا

ایسا کیوں ایک جگہ پہ رکنے سے بہتر ہے لونگ ڈرائیو پہ جائے۔ یمان نے اپنا نظریہ پیش کیا

مجھے تم پہلے یہ بتاؤ میں نے کب تم سے کہا مجھے تمہارے ساتھ آؤنگ پہ جانا ہے؟ آروش نے گھورتے ہوئے کہا

Posted On Kitab Nagri

اور میں نے کب ہر ایک سے روزی کیا ذکر کیا؟ یمان گردن موڑ کر پوری طرح سے اُس کی جانب متوجہ ہوا۔

ہاں تو وہ تمہاری فیانسی تھی اگر میں نے ایسا کچھ کہہ بھی دیا تو کوئی بڑی بات نہیں۔ آروش نے گڑ بڑا کر وضاحت تھی۔

اگر ایسی بات ہے تو آپ میری محبت ہیں اگر میں نے ایسا کچھ باہر جانے کا کہہ دیا تھا کوئی بڑی بات نہیں۔ یمان کندھے اُچکا کر لاپرواہی سے بولنے لگا۔

شرم کرو یمان اپنی منگیتر کے ہوتے ہوئے بھی تم ایسی بات کر رہے ہو۔ آروش نے اُس کو گھورتے ہوئے کہا

جب میری منگیتر نہیں تھی میں تب بھی آپ سے اپنی محبت کا اظہار کرتا تھا اور وہ میری فیانسی نہیں ہے ہماری منگنی نہیں ہوئی۔ یمان سنجیدہ ہوا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

جھوٹ۔ آروش نے سر جھٹکا

میں کبھی آپ سے جھوٹ نہیں بولوں گا یہ سچ ہے ہماری انگیجمنٹ ہونی تھی مگر ہوئی نہیں تھی کیونکہ میرے بھانجے یا مین کو چوٹ آئی تھی۔ یمان نے صفائی پیش کی۔

مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا تمہاری منگنی ہوئی ہے یا نہیں بس تم اپنے دماغ سے میرا خیال نکال دو۔ آروش نے سنجیدگی سے کہا

Posted On Kitab Nagri

میں ایسا کیا کروں؟ جو آپ کو میری محبت پہ ایمان آجائے؟ ایمان بے بسی کی انتہا کو چھو کر بولا
تم میرے لیے کیا کر سکتے ہو؟ آروش نے جاننا چاہا
ایوری تھنگ فار یو۔ ایمان بنانا خیر کیے بولا
اپنا نام چھوڑ سکتے ہو؟ آروش نے کہا تع ایمان نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگا۔
میں سمجھا نہیں۔ ایمان نے کہا

سنگنگ کرنا تمہارا پیشن تمہارا جنون ہے تو کیا تم اتنی اونچائی پہ پہنچنے کے بعد اتنا نام کمانے کے بعد اُس کو
چھوڑ سکتے ہو؟ جب کی یہ تمہاری پہچان ہے بہت حاصل کیا ہے تم نے اور آگے چل کر بھی بہت
اپر چیونٹیر تمہیں مل سکتی ہے۔ آروش کا انداز چیلنج سے بھرپور تھا۔
بلکل چھوڑ سکتا ہوں یوں سمجھے میں نے چھوڑ دیا کیونکہ میرے لیے آپ سے بڑھ کر اور کچھ نہیں سنگنگ
کرنا اگر میرا جنون ہے تو آپ اُس جنون سے بڑھ کر میرا عشق ہے میرے جینے کی وجہ ہیں آپ میں ہر
روز ایک اِس اُمید سے جیتا تھا کہ آپ مجھے ضرور ملے گی اتنے سالوں بعد بھی میں ایک اُمید کے تحت
جیتا رہا کہ میرا آپ کا سامنا ضرور ہو گا تب تو میری نظر میں آپ سیدہ آروش شاہ تھی اور یقین جانے
جب میں نے آپ کو اچانک سے اپنے روبرو دیکھا تھا تو کیا محسوس کیا تھا۔ ایمان آروش کی بات کے احتتام
پہ بنانا خیر کیے بولا تو آروش سانس روکے بس اُس کو بولتا دیکھتی رہی اُس کو ایمان کوئی پاگل لگا جو اپنے
اتنے بڑے نقصان کی بات بہت عام انداز میں کر رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

تم پاگل ہو۔ آروش بہت دیر بعد بس یہی بول پائی۔
آپ سے ملنے کے بعد ہوا ہوں۔ ایمان نے مسکرا کر کہا تو آروش کے پاس جیسے لفظ ختم ہو گئے۔



شازل اپنے کیس کی وجہ سے آج اسلام آباد آیا تھا اور ماہی کو بھی اپنے ساتھ لایا تھا کیونکہ ڈیلیوری کے دن قریب سے قریب ہوتے جارہے تھے ایسے میں گاؤں میں رہنا شازل کو ٹھیک نہیں لگا تھا اس لیے سب کے اعتراض کے باوجود وہ ماہی کو یہاں لایا تھا اگر گاؤں میں ماہی کو کوئی تکلیف ہوتی تو وہاں کوئی اچھا ڈاکٹر موجود نہیں تھا اور گاؤں سے شہر جانے میں بھی وقت لگ جانا تھا جب کی اسلام آباد میں سب اُس کے لیے آسان تھا۔ وہ ابھی ماہی کو ڈھیر ساری ہدایت دیتا گھر سے باہر آیا تھا جب اُس کے سیل پہ کال آنے لگی اُس نے نمبر دیکھا تو ذین کالنگ لکھا آ رہا تھا۔

السلام علیکم سالے صاحب۔ شازل کال ریسیو کرتا خوشگوار لہجے میں اُس کو سلام کرنے لگا۔
وعلیکم السلام وہ مجھے کہنا تھا کہ ماہی کا خیر سے نواں مہینہ شروع ہو گیا ہے

اچھا ماہی کا خیر سے نواں مہینہ شروع ہو چکا ہے اچھا ہوا بتا دیا۔ میں تو ورنہ ابھی تک پہلا مہینہ سمجھے ہوئے تھا۔ ذین ابھی بات کر رہا تھا جب شازل اُس کی بات درمیان میں کاٹ کر بولا تو ذین نے صبر کا گھونٹ بھرا

بی سیریس شازل اُس کا نواں منتھ ہے تو امی چاہتی ہیں وہ گھر آئے۔ ذین نے سنجیدگی سے کہا
اب وہ کونسا سڑک پہ کھڑی ہے ماشا اللہ سے اپنے گھر میں موجود ہے۔ شازل نے جواب دیا

Posted On Kitab Nagri

دیکھو لڑکی کا جب نواں منتھ شروع ہوتا ہے تو وہ اپنی ماں کے گھر رہتی ہے اس لیے اصولن ماہی کو بھی آنا چاہیے۔ ذین کے کہا

دیکھو بھی وہ تب ہوتا ہو گا جب لڑکی پوری آٹھ ماہ اپنے شوہر کے گھر ہوتی ہوگی یہاں تو شروعاتی پورے دو ماہ اُس نے اپنی ماں کے گھر گزارے تو اصولن ایسا کوئی اصول مجھ پہ لاگو نہیں ہوتا۔ شازل نے آرام سے کہا۔

یہ کیا بات ہوئی شازل؟ ہر لڑکی اپنی ماں کے گھر رہتی ہے ڈیلیوری کے دوران اور یہ ایک نارمل بات ہے۔ ذین اُس کی بات پہ تپ اُٹھا

ہوگی نارمل بات مگر ہمارے معاملے شروعات سے کچھ نارمل نہیں ہو تو اب کیسے نارمل ہو گا یا رہے گا؟ اور تمہارے یہاں ایسا ہوتا ہو گا ہمارے یہاں ایسا کچھ نہیں ہوتا پیچیدہ معاملات ہیں کہیں بھی کبھی بھی کوئی اونچ بیچ ہو جاتی ہے اور میں کوئی ایسا رسک نہیں لے سکتا۔ شازل نے صاف الفاظوں میں انکار کیا تمہیں کیا لگتا ہے ہم اپنی بہن کا خیال نہیں رکھے گے؟ ذین اُس کی بات پہ بولا

مجھے ایسا کچھ نہیں لگتا میں بس اپنی بیوی اور بچے کے لیے اور سینسٹو ہوں۔ شازل اس بار سنجیدگی سے بولا ٹھیک ہے مگر اگلی بار ایسا نہیں ہو گا۔ ذین نے کہا تو اُس کی بات پہ شازل کی ہنسی نکل گئی۔

ایسی نوبت ہی نہیں آئے گی۔ شازل نے کہا تو ذین نا سمجھی سے موبائل اسکرین کو گھورنے لگا۔

مطلب؟ ذین نے پوچھا

Posted On Kitab Nagri

مطلب پہلا بچہ خیر سے ہو جائے اُس کے بعد دوسرے بچے کی پلاننگ ہوگی۔ شازل کی بات پہ ذین سٹپٹا گیا۔

انتہا کے بے شرم ہو میرے کہنے کا مطلب تھا ڈیلیوری کے بعد ماہی ہسپتال سے سیدھا ہماری طرف آئے گی حویلی نہیں۔ زین نے جلدی سے صفائی پیش کی۔

مگر میرے کہنے کا وہ ہی مطلب تھا جو تم سمجھے۔ شازل نے ایک بار پھر کہا تو ذین نے کال کاٹنے میں عافیت جانی۔



آپ نے یہ اچانک فیصلہ کیوں لیا مطلب کوئی خاص وجہ؟ میڈیا تھر تھر ایمان کی تصویریں کھینچتا اُس سے جواب طلب ہوا آج اُس نے کانفرنس کروائی تھی جس میں اُس نے بتایا اب وہ کبھی کوئی گانا نہیں گائے گا سنگنگ کو ہمیشہ کے لیے وہ خیر آباد کر رہا ہے جو کبھی اُس کا جنون ہوا کرتا تھا۔

مجھے بس اپنی آواز دُنیا تک پہچانی تھی اپنی الگ ایک پہچان بنانی تھی جو میں نے ان گنہ گاروں میں بنالی ہے تبھی گائیکی کو اب خیر آباد کر رہا ہوں۔ ایمان مانگ اپنی طرف ٹھیک کرتا میڈیا کو اُن کے سوالوں کا جواب دینا

آپ کو پتا ہے آپ کی اس کانفرنس سے آپ کے فینز کا معصوم دل ٹوٹ سا گیا ہے۔ ایک لڑکی نے اپنا سوال اُس کے سامنے کیا تو ایمان کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی جس سے اُس کا ڈمپل نمایاں ہوا تو سب مبہوت ہو کر اُس کے چہرے پہ سچی مسکراہٹ کو دیکھنے لگے۔

Posted On Kitab Nagri

ہر چیز کا زوال آتا ہے یوں سمجھ لے یہاں بھی کچھ ایسا ہی ہوا ہے۔ ایمان نے گول مٹول سا جواب دیا۔

سر مگر آپ نے ابھی اور طریق کی منازلوں کو چھونا تھا پھر اتنی جلدی ہاتھ کھینچنے کی کوئی توجہ ہوگی آپ جانتے ہیں آپ کے پہلے گانے سے لیکر اب تک جو بھی گانا آیا ہے وہ کافی فینس ہوا ہے۔ ایک صحافی نے

الجھن بھری نظروں سے اُس کو دیکھ کر پوچھا

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

یہ ایمان نے اچانک سے کیا فیصلہ کر دیا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا اُس کا؟ زوبیہ بیگم ٹی وی پہ چلتے ایمان کی باتیں سنی تو بولی اُن کو ایمان سے ایسے کسی عمل کی توقع نہیں تھی۔ آروش خود اپنی جگہ جماد و ساکت تھی اُس کو ذرا برابر نہیں تھا پتا ایمان اُس کی بات کو اتنا سیر یسلی لے گا۔

یمان آئے تو کہے ایسی احمقانہ حرکت کرنے کا کیا جواز تھا۔ نور نے زوبیہ بیگم سے کہا جب کی آروش اپنی جگہ چورسی بن گئی تھی۔

Kitab Nagri

○○

www.kitabnagri.com

میں جانتا ہوں یہ سب کے میں یوں اس طرح فیصلے پہ سب کے لیے بہت حیرانگی کا باعث ہے مگر یہ بھی سچ ہے میں نے یہ فیصلہ بہت سوچ و چار کے بعد کیا ہے میں سب کا بہت شکر گزار ہوں جنہوں نے مجھے سپورٹ کیا۔ ایمان نے مسکرا کر جواب دیا۔

○○

Posted On Kitab Nagri

فجربت بنی کھڑی ٹی وی پہ چلتے مناظر دیکھ رہی تھی جب اُس کا فون رینگ کرنے لگا۔ فجر نے موبائل اسکرین پہ دیکھا تو عیشا کا لنگ لکھا آ رہا تھا۔
السلام علیکم۔ فجر ٹی وی بند کرتی کال پہ متوجہ ہوئی۔

وعلیکم السلام یہ یمان کو کیا ہو گیا ہے جو آئے دن دھماکا کرتا رہتا ہے۔ عیشا نے چھوٹے ہی پوچھا ہوتا یہاں تو میں کان کھینچتی مگر یمان نے تو مجھے بھی پریشان کر دیا ہے۔ فجر نے گہری سانس بھر کر کہا یاد ہے کیسے پاگل ہوا کرتا تھا سنگربنے کے لیے اور جب ہو گیا ہے تو ایسے گیواپ کر رہا ہے۔ عیشا نے کہا میں پوچھوں گی اُس سے کیا سوچ کر اُس نے میڈیا والوں کے سامنے گائیکی کو خیر آباد بولا ہے۔ فجر جواب بولی

اب کیا فائدہ تیر تو کمان سے نکل گیا نہ۔ عیشا سر جھٹک کر بولی
کوئی تیر کمان سے نہیں نکلا جس طرح آج کا نفرنس کی ہے ٹھیک اُس طرح دوبارہ کا نفرنس کروائے گا
یمان میں دیکھتی کیسے وہ اپنا مستقبل برباد کرتا ہے۔ فجر مضبوط لہجے میں بولی
ہاں تم ہی اُس کو کہو عقل کے ناخن لے وہ اب بچہ نہیں ہے۔ عیشا نے کہا تو فجر گہری سانس بھری۔



سر کیا آپ اپنے فیصلے سے مطمئن ہیں؟ کا نفرنس ختم ہونے کے بعد ارمان نے یمان سے پوچھا
تمہیں کیا لگتا ہے؟ یمان نے اُلٹا اُس سے سوال داغا
مجھے تو آپ ضرورت سے زیادہ مطمئن لگ رہے۔ ارمان نے صاف گوئی سے بتایا

Posted On Kitab Nagri

آپ لوگوں کو ایسا کیوں لگ رہا کہ میں نے جو کیا وہ احمقانہ فیصلہ ہے جو میں نے جذبات میں آکر لیا ہے میں ایک پچیس سے چھبیس سال کا میچیور پرسن ہوں اگر میں نے یہ فیصلہ لیا ہے تو کچھ سوچ کر ہی لیا ہوگا۔ یمان اس بار حد درجہ سنجیدگی سے بول کر جیسے بات ختم کر دینی چاہی۔

روزی کو پتا ہے یہ بات؟ زرفشاں نے پوچھا

اب تک تو پوری دُنیا میں یہ خبر نشر ہو گئی ہوگی تو اُس کو بھی چل گیا ہو گا پتا۔ یمان نے کندھے اُچکا کر کہا۔



کافر نس کا زمرہ یمان نے تمہیں دیا ہو گا اور تمہیں یہ بھی پتا ہو گا وہ کافر نس کیوں کر رہا ہے تو تمہیں مجھے بتانا چاہیے تھا میں روکتی یمان کو ایسا کرنے سے۔ فجر ارمان کو کال کرتی ایک سانس میں اُس سے بولی دیکھے مجھے زمرہ دیا تھا مگر یہ نہیں تھا پتا کہ وہ کیا بم گرانے والے ہیں۔ ارمان نے اپنی صفائی پیش کی۔ کہاں ہے وہ؟ فجر نے پوچھا

اپنے گھر ہیں اور اُن کو بہت سمجھایا مگر وہ کسی کی کوئی بھی بات سننے کے موڈ میں نہیں۔ ارمان نے بتایا دلاور خان نے بھی کوئی ری ایکٹ نہیں کیا؟ فجر نے پوچھا

وہ خود پریشان ہو گئے تھے یمان سر کے اس فیصلے پہ۔ ارمان نے بتایا تو فجر سوچ میں پڑ گئی۔



بہت کم عقل ہو تم۔ آروش رات کے وقت کچن میں آئی تو وہاں یمان کو پہلے سے شیلف سے ٹیک لگائے کھڑا پایا تو کہا

Posted On Kitab Nagri

مجھے پتا تھا آپ ضرور آئے گی۔ یمان اُس کی بات کے جواب میں بس یہ بولا

تو کیا تم میری ٹائمنگ کو نوٹ کرتے ہو؟ آروش گھورا

میں خود نوٹ نہیں کرتا خود بخود نوٹ ہو جاتی ہے۔ یمان نے بتایا

اچھا اب جاؤ مجھے کافی بنانی ہے اپنے لیے۔ آروش سر جھٹک کر بولی

ایک کپ میرے لیے بھی۔ یمان نے کہا

کس خوشی میں؟ آروش نے آبروریز کیے

نہ کسی غم اور نہ کسی خوشی کے لیے ایسے ہی بنا کر دے۔ یمان نے کچھ سوچ کر کہا

میں نہیں بناؤں گی تمہارے لیے۔ آروش نے انکار کیا

کوئی بات نہیں ہم ایک کپ شیر کر لینگے ویسے بھی شیرنگ از کیئرنگ۔ یمان نے کندھے اُچکا کر کہا

کافی لیکر چلے جانا۔ آروش کافی میکر کو دیکھتی یمان سے بولی تو اُس نے مسکرا کر سر اثبات میں ہلایا



www.kitabnagri.com

کچھ عرصے بعد!

شازل کمرے میں آیا تو بیڈ پہ ماہی کو پیٹ پہ ہاتھ رکھ کر تڑپتا دیکھا تو اُس کے چہرے کی ہوائیاں اُڑ گئیں۔

ماہی

ماہی کیا ہوا؟ شازل ایک ہی جست میں اُس تک پہنچتا گال تھپتھپا کر بولا

Posted On Kitab Nagri

پ پی پین ہ ہو ہو ر ہو ر ہا۔ ماہی گھرے گھرے سانس لیتی بتانے لگی اُس کے چہرے پہ تکلیف کے آثار صاف نمایاں تھے جس کو دیکھ کر شازل نے اپنے ہونٹ سختی سے بھیंच لیے تم فکر نہیں کرو کچھ نہیں ہو گا سب ٹھیک ہو جائے گا پین بھی بالکل ختم ہو جائے گا ہم ابھی ہسپتال جائینگے۔ شازل نرمی سے اُس کے گال سہلاتا تھا پہ بوسہ دے کر وارڈروب سے اُس کے لیے بڑی شال نکال کر اُس تک آیا۔

اُٹھنے کی کوشش کرو۔ شازل شال اچھی طرح سے اُس کو پہناتا بولا تو ماہی نے زور سے نفی میں سر ہلایا۔ اُس کی آنکھیں بار بار بند ہو رہی تھی۔ جس پہ شازل اُس کو اپنے بازوؤں میں اُٹھاتا باہر کی جانب بڑھا۔

تم یہاں آرام سے بیٹھو۔ شازل نے اُس کو گاڑی کی کچھلی سیٹ پہ آرام سے بیٹھایا اور خود ڈرائیونگ سیٹ پہ آکر جلدی سے گاڑی سٹارٹ کرنے لگا۔

ش ش ش شازل اگ اگر مج مجھے کچھ ہ ہو ہو جائے ت تو آپ پلیز دو دوسرے شادی مت کریئے گا۔ ماہی نے اٹک اٹک کر اپنی بات مکمل کی شازل کو جو پہلے ہی پریشان تھا ایسی سچویشن میں ماہی کی بات سن کر وہ مزید جھنجھلا اُٹھا

بے وقوفوں جیسی باتیں مت کرو ماہی تمہیں اور ہمارے بچے کو کچھ نہیں ہو گا۔ شازل نے اُس کو جھڑکا آپ کو نہیں پتا پریگنسی میں کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ ماہی تکلیف برداشت کرتی اُس سے بولی

Posted On Kitab Nagri

مجھے نہیں پتا تمہیں بڑا پتا ہے ایڈوانس میں جانے کتنے بچوں کی پیدائش کروائی ہے تم نے۔ شازل بیک ویو مرر سے اُس کو گھور کر بولا

آپ بس یہ بتائے دوسری شادی نہیں کریں گے۔ ماہی کی آنکھوں میں نمی اُتر آئی تھی۔

ماہی خدا کا واسطہ ہے اس حالت میں کچھ پوزیٹو سوچو اور نہیں کرتا میں کوئی دوسری شادی ایک پہلا تمہارے والا تجربہ ہی کافی ہے۔ شازل اضطرابی حالت میں اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر کر کہتا گاڑی کی اسپید تیز کر گیا۔

میرے بعد ہمارے بچے کی اچھی پرورش کرنا شازل۔ ماہی کے اس والے جملے پہ شازل کا دل چاہا گاڑی کہیں ٹھوک دے مگر خود پہ ضبط کے کڑے بندھ باندھتا اپنا سارا دھیان گاڑی ڈرائیو کرنے میں لگا دیا۔



یمان نے اپنا الگ سے بزنس کرنے کا سوچا تھا جس پہ اُس نے کام کرنا بھی شروع کر دیا تھا اور ہمیشہ کی طرح ارمان اُس کے ساتھ تھا۔ دلاور خان نے فنانسلی اُس کی مدد کرنا چاہی تھی مگر یمان نے سہولت سے انکار کر دیا تھا کہ اب اُس کے پاس سب کچھ ہے جس پہ دلاور خان محض مسکرا دیئے تھے۔ ہر ایک نے یمان کو سمجھانے کی بہت کوشش کی تھی مگر یمان اپنی بات کا ایک نکلا۔ فجر کی بہت ڈانٹ کے بعد بھی کہا وہ اب کبھی گانا نہیں گائے گا۔

ابھی وہ گھر جانے کے لیے گاڑی میں بیٹھا تھا جب اُس کو اپنے سر میں درد کی شدید ٹیسیں اٹھتی محسوس ہوئی۔ اُس نے جلدی سے گاڑی سائیڈ پہ کھڑکی کی اور اپنے ہاتھ سر پہ رکھنے لگا۔ کچھ دنوں سے اُس کے

Posted On Kitab Nagri

ساتھ ایسا ہو رہا تھا بیٹھے بیٹھائے سر میں درد ہونا شروع ہو جاتا تھا پہلے تو اُس نے نظر انداز کیا مگر اب کسی ڈاکٹر سے چیک اپ کروانے کا سوچ کر اُس نے گاڑی گھر کے بجائے کسی ہسپتال کی طرف موڑ دی

oooooooooooooooooooo

یہ سردرد آپ کو کب سے ہے؟ ڈاکٹر نے بغور اُس کے چہرے کا جائزہ لیکر پوچھنے لگا۔

ایک دو ہفتوں سے۔ ایمان سوچ کر بتانے لگا۔

ایک دو ہفتوں سے تو کیا اس بیچ آپ کو علاج کروانے کا خیال نہیں آیا؟ اپنی صحت پہ انسان کو اتنی لاپرواہی نہیں کرنی چاہیے کیونکہ کبھی کبھی معمولی چیزیں آگے چل کر آپ کی جان کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے۔ ڈاکٹر نے کہا

آپ کی بات تو ٹھیک مگر سردرد میں نے سوچا خود ہی ٹھیک ہو جائے گا اور کبھی کبھار سردرد کی گولی کھاتا تو ختم ہو جاتا تھا۔ ایمان نے بتایا

ہمممم۔ ڈاکٹر نے ہونکارہ بھرا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

دیکھے مسٹر ایمان آپ کا پوری طرح جائزہ آئے مین چیک اپ کے بعد جو مجھے لگ رہا ہے وہ میں ابھی آپ کو بتا کر پریشان نہیں کرنا چاہتا کیونکہ اصل وجہ تو رپورٹس کے بعد آئے گی اور میں چاہتا ہوں جو عموماً ہونا بھی چاہیے آپ کے دماغ کا ایکس راجھی لیا جائے۔ ڈاکٹر نے سنجیدگی سے اُس کو دیکھ کر کہا

دماغ کا ایکس راجھی؟ ایمان کو ہنسی آئی۔

Posted On Kitab Nagri

اِس سیریس میٹر مسٹر یمان۔ ڈاکٹر کو اُس کو یوں مُسکرا نا پسند نہیں آیا وہ پہلے سے ہی اُس کی اِس قدر لاپرواہی پہ حیران تھے۔

او کے سوری نوایشو۔ پر آپ کو کیا لگ رہا ہے مجھے کیا ہوا ہوگا؟ یمان نے جاننا چاہا
رپورٹس آجائے پھر آپ خود دیکھ لینا بھی یہ بتائے کیا کبھی آپ کے سر میں کوئی چوٹ آئی تھی؟ ڈاکٹر
نے اپنی نظریں اُس پہ مرکوز کیے پوچھا
نہیں۔ یمان نے بنا دیر کیے بتایا

سوچے پھر یاد کرے کیا پتا چوٹ آئی ہو یا کسی نے سر پہ حملا کیا ہوا جس کی وجہ سے آپ کے دماغ میں کوئی
گھاؤ آگیا ہو اور اُس پہ بھی آپ نے یوں لاپرواہی برتی ہو۔ ڈاکٹر کی بات پہ یمان کے دماغ میں سالوں پُرانہ
واقع یاد آیا تو اُس نے اپنا سر جھٹکا
جی حملا ہوا تھا میں ایک ڈیڑھ سال تک شاید کومہ میں بھی چلا گیا تھا مگر کوئی گھاؤ وغیرہ نہیں آیا تھا
ایسا۔ یمان نے بتایا

www.kitabnagri.com

آپریشن ہوا تھا؟ دوسرا سوال
آپریشن؟ کومہ میں ہونے پہ شاید ہوا ہو وہ مجھے نہیں ہے پتا مگر کومہ سے باہر نکل آنے کے بعد کوئی
آپریشن وغیرہ نہیں ہے ہوا۔ یمان پہلے تو "آپریشن" لفظ پہ اُن کو سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا پھر سوچ
سوچ کر جواب دیا

Posted On Kitab Nagri

آریو شیور؟ ڈاکٹر نے کنفرم کرنا چاہا

یس ایم شیور۔ کومہ کے بعد میں ٹھیک تھا اس لیے آپریشن وغیرہ نہیں کروایا تھا اور نہ ٹھیک سے علاج کے لیے فیملی ڈاکٹر کے پاس گیا کبھی۔ یمان نے بتایا تو وہ جیسے ساری بات سمجھ گئے۔

مطلب آپریشن کے آثار تھے مگر آپ نے خود نہیں کروایا؟ ڈاکٹر کمنیاں میز پر لگائے بولا

جی کیونکہ میں نے ضرورت محسوس نہیں کی۔ یمان بے لچک آواز میں بولا

ٹھیک ہے رپورٹس آئے گی تو آپ کو انفارم کر دیا جائے گا اور ایکس راجی لیبارٹری میں کچھ مسئلہ ہے جس

وجہ سے آج نہیں مل سکتا۔ ڈاکٹر نے کہا تو یمان سر کو جنبش دیتا اٹھ کھڑا ہوا

شازل نے حویلی میں سب کو اطلاع کر دی تھی شہباز شاہ اور دُرید کلثوم بیگم یہ سب ہسپتال پہنچ گئے تھے۔ مگر ماہی کی طرف سے ابھی تک کوئی خبر نہیں آئی تھی۔

شازل پچھلی تین گھنٹوں سے روم کے دروازے کے باہر یہاں سے وہاں ٹہل کر کسی اچھی خبر کے انتظار میں تھا۔

www.kitabnagri.com

شازل بیٹھ جاؤ کیوں خود کو تھکا رہے ہو سب ٹھیک ہو گا۔ دُرید سے رہانہ گیا تو کہا

میں ٹھیک ہوں لالہ۔ شازل جواب دیا انگلی دانتوں کے درمیان دبائے پھر سے یہاں سے وہاں ٹہلتا

رہا۔ شہباز شاہ نفی میں سر ہلاتے شازل کو دیکھ رہے تھے جس کو دیکھ کر لگ رہا تھا جیسے سانس بھی مشکل

سے لے رہا ہو۔

Posted On Kitab Nagri

آروش کو بتایا ہے کسی نے وہ یہاں ہے تو اچھا ہوتا ہسپتال آجاتی۔ شہباز شاہ کو آروش کا خیال آیا تو شازل سے پوچھا

بچہ خیر سے ہو جائے۔ ماہی ٹھیک ہو پھر بتاؤں گا۔ شازل کے جواب میں سب نے تاسف سے اُس کو دیکھا۔

شازل بیٹا کیوں خود کو ہلکان کر رہے ہو اللہ نے چاہا تو ماں اور بچہ دونوں ٹھیک ہو گے تمہیں یوں یہاں سے وہاں ٹہلتا دیکھ کر میرا سر گھوم رہا ہے۔ کلثوم بیگم نے اُس کو سمجھانا چاہا مجھ سے بیٹھا نہیں جائے گا آپ

ابھی شازل بات کر ہی رہا تھا جب کانوں میں کسی بچے کے رونے کی آواز پڑی تو اُس کی زبان اور چلتے قدموں کو بریک لگی تھی اُس نے اُمید بھری نظروں سے کلثوم بیگم کو دیکھا جو مسکراتی نظروں سے اُس کو دیکھ رہی تھی۔

لگتا ہے خیر سے بچہ ہو گیا مبارک ہو شازل۔ کلثوم بیگم نے کہا تو شازل کو جیسے یقین نہیں آیا وہ بس اُن کو دیکھتا رہا پھر یکدم اُس کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی تھی اور آنکھوں میں خوشی سے ہلکی نمی بھی۔ دُرید اپنی جگہ سے اُٹھ کر چل کر اُس کے پاس آکر گلے سے لگایا

مُبارک ہو میرے نان سیریس بھائی باپ بن گئے ہو تمہارا پارٹ ٹو آگیا ہے جو یقیناً تم سے دو ہاتھ آگے ہو گا۔ دُرید نے کہا تو شازل ہنسا۔

Posted On Kitab Nagri

شکر یہ لالہ مگر ماہی جانے کیسے ہوگی؟ اور کیا پتا خیر سے بیٹی ہو۔ شازل اتنا کہتا چپ ہو گیا
مُبارک ہو بیٹا ہوا۔ دُرید کے جواب دینے سے پہلے ڈاکٹر نرس کے ہمراہ آتی اُن کو مُبارک باد دینے لگی۔
کلثوم بیگم اُٹھ کر گلابی چھوٹے سے کمبل میں لپیٹے نرس کی گو میں موجود بچہ لیکر اپنی گود میں لیا
ماشاء اللہ۔ کلثوم بیگم اُس ننھی سی جان کو دیکھ کر ماشاء اللہ کہتی اُس کا ماتھا چومنے لگی۔
میری بیوی کیسی ہے؟ آپ نے اُس کا نہیں بتایا۔ شازل نے پریشانی سے پوچھا
آپ پریشان مت ہواں بھی بالکل ٹھیک ہے بس دوائی کے زیر اثر ابھی غنودگی میں ہے۔ ڈاکٹر نے
مسکرا کر جواب دیا تو شازل نے شکر کا سانس خارج کیا تو اُس کی نظر اپنے بچے پہ پڑی جواب شہباز شاہ کے
پاس تھا۔

مجھے تو دیکھائے۔ شازل اُن کے پاس آکر بولا تو شہباز شاہ نے بچہ اُس کے سامنے کیا تو شازل کا منہ کھل
گیا۔

یہ کیا ہے؟ شازل بچے کو گود میں لیے بنا بولا

تمہارا بچہ ہے اور کیا ہے۔ شہباز شاہ نے اُس کے سوال پہ دانت پیسے

اتنا چھوٹو؟ شازل بے یقین تھا۔

تمہیں کیا لگا تھا چلنے کو دینے والا بچہ ہوگا۔ دُرید نے بھی اُس کو گھورا

نہیں مگر یہ ضرورت سے زیادہ چھوٹا ہے۔ شازل نے کہا

Posted On Kitab Nagri

کچھ بچے ایسے کمزور پیدا ہوتے ہیں پھر آہستہ آہستہ ٹھیک ہو جاتی ہے اُن کی گروتھ۔ کلثوم بیگم نے مسکرا کر بتایا

کمزور کیوں؟ ماں تو اس کی بڑی گولوں مولوں ہو گئی تھی۔ شازل ابھی تک بے یقین تھا۔
بکو اس مت کرو اور اپنے بچے کو اٹھاؤ۔ شہباز شاہ نے کہا تو شازل مسکرا کر بچے کو اپنی گود میں اٹھایا۔
ایک بھنڈی میں بھی تم سے زیادہ وزن ہو گا۔ شازل اُس کی بندی آنکھوں چھو کر بولا تو اُن تینوں نے اپنا سر پکڑا۔

کہاں جا رہے ہو؟ دُرید نے اُس کو بچے کو لیکر جاتا دیکھا تو پوچھا
ماہی کو ہوش آ گیا ہو گا وہ بھی تو اپنا پیدا کیا ہوا نمونہ دیکھے۔ شازل اُس کو جواب دیتا کمرے میں چلا گیا جہاں
اب ماہی کو رکھا گیا۔

شازل اندر آیا تو ماہی کو آنکھیں موند کر لیٹا پایا اُس نے بچے کو اُس کی سائیڈ پہ لیٹایا اور خود جھک کر اُس کے
ماتھے پہ بوسہ دیا تو ماہی کی آنکھیں کھل گئی۔
www.kitabnagri.com

شازل۔ ماہی نے شازل کو اپنے قریب دیکھا تو اُس کے لب پھڑپھڑائے
مُبارک ہو اللہ کے حکم سے خیر سے پیٹا ہوا ہے۔ شازل نے محبت سے اُس کے بال سہلا کر بتایا تو ماہی کے
چہرے پہ ممتا بھری چمک آئی جس کو محسوس کرتے شازل نے دوبارہ سے اُس کا ماتھا چوما اور بچے کو اٹھا کر
اُس کی گود میں دے کر خود اُس کے سر ہانے بیٹھا۔

Posted On Kitab Nagri

ماشا اللہ کتنا پیارا ہے ہمارا بچہ۔ ماہی اُس کے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں کو بار بار چومتی شازل سے بولی جو مسکرا کر دونوں کو دیکھ رہا تھا۔

ایک منٹ۔ شازل اُس کو اشارہ کرتا اپنی پینٹ کی جیب سے سیل فون نکالا۔

یادگار تصویر تو بنتی ہے نہ۔ شازل نے مسکرا کر کہا

میری اچھی نہیں آئے گی میری بعد میں لیجئے گا ابھی آپ اپنی اور بچے کی لے۔ ماہی نے خود کو امیجن کیے شازل سے کہا تو شازل نے چونک کر اُس کو دیکھا۔

پیاری تو لگ رہی ہو اور مجھے تم پہ آج بار بار پیار بھی بہت آرہا ہے جی چاہ رہا ہے تمہارے گالوں کو کھا جاؤں۔ شازل اُس کے دونوں پہ گالوں پہ پیار کرتا شرارت سے بولا تو ماہی نے اُس کے بازو پہ ہلکہ سا تھپڑ مارا

اب آپ مجھے گالوں مولوں نہیں کہے گانہ؟ ماہی نے یقین دہانی چاہی تو شازل کو ہنسی آئی۔

پتا نہیں اب تو عادت ہو گئی ہے بولنے کی۔ شازل نے معصوم شکل بنائے کہا

بہت بُرے ہیں آپ۔ ماہی رو ہانسی ہوئی۔

مذاق کر رہا ہوں یا ابھی تم اپنے نمونے کی شکل یہاں کر دو ورنہ بڑا ہو کر بولے گا میں تو نظر ہی نہیں آرہا۔

شازل سیل فون کی کیمرہ آن کرتا اُس سے بولا

Posted On Kitab Nagri

نمونہ؟ شازل میرا بچہ ابھی اس دُنیا میں آیا ہے آپ نے اُس کو بھی نہیں بخشہ اور عجیب و غریب نام سوچ لیا۔ ماہی اپنے بچے کو سینے سے لگاتی شازل کو دیکھ کر بولی۔

اب خود دیکھو کتنا چھوٹا ہے میرا کیا قصور جو بھی اس کو دیکھے گا یہی بولے گا کیا نمونہ عجوبہ پیدا کیا ہے۔ شازل کندھے اُچکا کر کہتا سیلفی بنانے لگا۔

عجوبہ۔ ماہی رونے کے درپہ ہوئی۔

ہاں اگر یہ ہماری بیٹی ہوتی تو میں عجوبہ نام رکھتا۔ شازل نے مزے سے اپنے عزائم سے آگاہ کیا۔

خدا کا خوف کرے۔ ماہی نے تاسف سے اُس کو دیکھا

تمہیں پتا ہے کیا؟ شازل تصویریں نکالنے کے بعد چیک کرتا اُس سے بولا

کیا؟ ماہی نے منہ بنا کر پوچھا

ہماری شادی کو اتنے سال ہو گئے ہیں اور یہ ہماری پہلی تصاویریں ہیں جو ساتھ میں لی ہے۔ شازل نے

مسکرا کر کہا تو ماہی نے چونک کر سیل فون کی اسکرین کی طرف دیکھا پھر شازل کو جس کے چہرے پہ آج

عجیب سی رونق تھی۔

شازل کیا آپ خوش ہیں؟ ماہی نے ہچکچاہٹ سے پوچھا

مطلب؟ شازل نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگا تو ماہی نے اُس کے بازو پہ اپنا سر ٹکایا۔

مطلب آپ میرے ساتھ خوش ہیں؟ ہمارے بچے کی آمد پہ خوش ہیں؟ ماہی نے پوچھا

Posted On Kitab Nagri

بہت خوش ہو تمہاری سوچ سے زیادہ پتا ہے کیا میں نے کبھی شادی کرنے کا نہیں سوچا تھا ایسا لگتا تھا شادی ایک قید ہے جس میں آپ ایک انسان کے پابند ہو جاتے ہیں۔ شادی ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے جو اگر آپ کرتے ہیں تو آپ چاہے یا نہ چاہے مگر اس ذمہ داری کو نبھانا ہے شادی کا لفظ مجھے ایک جیل کی طرح لگتا تھا بس مجھے عجیب چڑھتی اس نام سے شاید میں کبھی پہلے تم سے نہیں ملا تھا۔ تمہارے ملنے کے بعد مجھے پتا چلا نکاح کا رشتہ واقع ایک بہت خوبصورت رشتہ ہے اللہ کا بنایا ہوگا اگر یہ قید ہے تو ایک خوبصورت قید ہے۔ اگر مجھے ساری عمر تمہارا پابند ہونا پڑے تو میں بنا سوچے سمجھے تمہارا پابند بن جاؤں گا۔ اور یہ شادی جو ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے تو مجھے تمہاری اور ہمارے بچے کی ذمہ داری ہنسی خوشی قبول ہے یہ شادی کرنا اگر جیل میں جانا ہے تو میرے لیے ایک خوش قسمتی کے بات ہے میں تا عمر اس جیل میں رہنا چاہوں گا میں جب تمہیں دیکھتا ہوں نہ تو مجھے اب اپنی سوچ پہ ہنسی آتی ہے۔ اگر میرا تمہارے ساتھ نکاح نہ ہوا ہوتا تو شاید مجھے کبھی عقل نہ آتی زندگی کی اصل خوبصورتی کا پتا نہ چلتا جو میں نے تمہارے ساتھ محسوس کی ہے مجھے پتا نہ چلتا "پیار" کیا ہے؟ کسی کو کھونے کا ڈر کیا ہوتا ہے؟ کوئی اچانک سے آپ کی رگوں میں خون کی مانند کیسے ڈورتا ہے؟ یہ سب جو مجھے پہلے سنی سنائی باتیں لگتی تھی اب میں خود اس میں اپنا آپ گھستا محسوس کرتا ہوں۔ ماہی کے ایک سوال پہ شازل نے آج اپنا آپ اس کے سامنے کھول لیا جو ماہی چہرے پہ مسکراہٹ سجائے اس کو سن رہی تھی۔

کیا میں اس کو اظہارِ محبت سمجھو؟ ماہی نے شرارت سے پوچھا

Posted On Kitab Nagri

سچی بات کہوں میں خوا مخواہ پریشان ہو رہا تھا جبکہ تمہیں دیکھ کر لگ نہیں رہا کچھ گھنٹے پہلے ہمارے بچے کی پیدائش ہوئی ہے۔ شازل نے بڑی آسانی سے بات کا رخ بدلاتا تو اُس کی بات سن کر ماہی کا منہ گیا۔ کچھ گھنٹے ہوئے ہیں ناکہ کچھ منٹس جو آپ ایسے بول رہے ویسے بھی نارمل ڈیلیوری تھی۔ ماہی نے بتایا ہم ویسے اس کی آنکھیں ابھی تک بند کیوں ہے؟ شازل نے اپنے بچے کو دیکھ کر ماہی سے کہا پتا نہیں میں بھی خود سوچ رہی ہوں یہ آنکھیں کھولے اور اپنی ماما کو دیکھے۔ ماہی نے مسکرا کر جواب دیا۔ آروش نے اس کا نام سوچ لیا ہے۔ شازل نے بتایا اچھا کیا؟ ماہی پر جوش ہوئی۔

تم نے سوچا ہے کوئی نام بچے کا؟ شازل نے پہلے اُس سے جاننا چاہا میں نے تو بہت سوچے مگر سمجھ نہیں آ رہا کونسا رکھوں آپ وہ بتائے جو آروش نے سوچا ہے۔ ماہی نے کہا تم نے کونسے نام سوچے ہیں؟ پہلے یہ بتاؤ۔ شازل بضد ہوا۔

فیروز خان؛ احسن خان؛ عمران عباسی؛ حمزہ علی عباسی؛ بلال عباسی؛ ہمایوں سعید؛ فرحان سعید؛ عاصم اظہر؛ منیب بٹ؛ فیصل قریشی

ایک منٹ

ایک منٹ

Posted On Kitab Nagri

بریک پہ پاؤ رکھو میں نے تم سے اپنے بچے کا نام پوچھا نا کہ یہ کے تم مجھے پاکستان کے ڈرامہ انڈسٹری کے نام گنواؤ۔ شازل نے کڑی نظروں سے گھور کر ماہی سے کہا
تو کیا بس اُن کے خوبصورت نام ہو سکتے ہیں ہمارے پیارے شہزادے کا نام نہیں ہو سکتا۔ ماہی نے منہ بسور کر کہا۔

اس کا نام شازم شازل شاہ ہو گا۔ شازل اُس کی بات پہ تاسف سے سر کو جنبش دیتا بولا
شازم ماشا اللہ بہت پیارا نام ہے میرے دماغ میں نام کیوں نہیں آیا یہ۔ ماہی کو افسوس ہوا۔
فلموں اور ڈراموں کی زندگی سے باہر آؤ تو کچھ اور بھی آئے۔ شازل نے کہا
ویسے شازم نام کیا مطلب؟ ماہی نے متجسس ہو کر پوچھا
شازم نام کا مطلب ہے "خوشی"
ہماری زندگی میں یہ ویسے بھی خوشی بن کر آیا ہے۔ ماہی شازل کی بات پہ شازم کو دیکھ کر بولی جواب اپنی
آنکھیں کھول کر ٹک ٹک کبھی شازل کو دیکھتا تو کبھی ماہی کو۔
آگیا تمہارے شہزادے کو ہوش۔ شازل نے ماہی کو بتایا جو شازم کے واری صدقے ہو رہی ہو۔
میرا پیارا شازی۔ ماہی اُس کے چہرے پہ پیار کرتی بولی تو شازل کو لگا جیسے وہ مسکرا رہا ہے۔
میری بیوی ہے لائن مارنے کا سوچنا بھی مت۔ شازل شازم کو آنکھیں دیکھتا اُس کو اپنی گود میں اٹھا کر
وارن کرنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

میرا بیٹا ہے اس لیے آرام سے بات کرے بلکہ پیار کرے۔ ماہی نے اُلٹا اُس کو وارن کیا
اچھا تو ایسی بات ہے۔ شازل اتنا کہتا زور سے اُس کے ننھے گالوں پہ بوسہ کیا تو وہ بھاں بھاں کرتا رونے میں
شروع ہو گیا

شازل یہ کیا۔ ماہی کی آہستہ آواز میں چیخ نکلی مگر اُس کو اتنا روتا دیکھ کر شازل خود سٹپٹا گیا تھا۔
میں اماں سائیں کو کہتا ہوں اس کا اسپیکر بند کروائے۔ شازل اُس کو تسلی دیتا باہر جانے لگا جب کی شازل
کی پشت کو دیکھ کر اُن سے اپنا سر نفی میں ہلایا۔

کیا ہوا رو کیوں رہا ہے؟ شازل باہر آیا تو کلثوم بیگم شازم شازل کی گود سے لیتی اُس سے بولی
بس کچھ لوگوں کو عزت راس نہیں آتی اور آپ کے پوتے کو میرا پیار راس نہیں آیا دیکھے رو کیسے رہا ہے
جیسے جانے کتنے ظلم کے پہاڑ توڑے ہیں اس پہ اور اس کی آواز سن کر لگ رہا ہے جیسے گلے میں کچھ اٹکا ہوا
ہے۔ شازل نان سٹاپ بولتا گیا۔

شرم کرو بیٹا ہے تمہارا۔ کلثوم بیگم نے اُس کو جھڑکا

ماں کی طرف روندو ہے۔ شازل باز نہ آیا

تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا خیر ماہی کے گھر فون کرو اُن کو بتاؤ تاکہ وہ ہسپتال تو آئے۔ کلثوم بیگم شازم کو
بھلاتی شازل سے بولی

اوہاں میں تو بھول گیا تھا کرتا ہوں کال۔ شازل کو اچانک خیال آیا تو اپنے سر پہ ہاتھ مار کر بولا۔



Posted On Kitab Nagri

تم نے کبھی اپنی آبرو سیٹ نہیں کروائے کیا؟ میں کروں بہت اچھا شیپ بن جائے گا اور تم مزید پیاری لگوں گی۔ زر نور نے غور سے آروش کا چہرہ دیکھ کر کہا وہ سب اس وقت ہال میں بیٹھے تھے اندر یمان اپنے کمرے میں کام میں مصروف تھا۔

میں نہیں کرواتی کیونکہ یہ گناہ ہوتا ہے۔ آروش نے بتایا

ہر کوئی کرواتا ہے یہ کوئی بڑی بات نہیں۔ نور نے کہا

اچھا پر مجھے نہیں پسند اور نہ ایسا کوئی شوق ہے۔ آروش نے کوئی بحث نہیں کی۔

تمہارا سچ میں دل نہیں چاہتا فیشن کرنے کو؟ اور تم کیا انتہا کی بورنگ زندگی گزارتی تھی گاؤں میں؟ زر گل نے پوچھا

میں نے بورنگ نہیں ایک خوبصورت زندگی گزارنی مجھے اتنی آزادی دی جتنی ایک لڑکی کو ملنی چاہیے اور فیشن مجھے کرنا ہوتا ہے تو وہ میں حویلی میں کر لیتی ہوں کسی اور کے لیے نہیں اپنے کے لیے۔ آروش نے ٹھیرے ہوئے لہجے میں بتایا۔

www.kitabnagri.com

تمہاری باتیں پتا نہیں کیوں مجھے سمجھ نہیں آتی۔ زرفشاں بولی۔ تبھی سب کی نظریں تیزی سے سڑھیاں پھلانگ کر اترتا یمان پہ پڑی

ارے ارے کہاں کی سواری ہے؟ زر نور نے آواز دی

وہ ایک ضروری کام ہے میں آتا ہوں۔ یمان ایک نظر آروش پہ ڈال کر جواب دینے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

کبھی گھر بھی ٹک جایا کرو۔ نور نے کہا

نیا نیا کام ہے اس لیے بہت کام ہوتا ہے۔ یمان نے بتایا

تو تمہیں کس نے کہا اچھا خاصا سنگرتھے یوں بزنس مین بننے کی کیا ضرورت تھی۔ زرگل نے ہر بار کھی بات دوہرائی

بعد میں بات ہوگی ابھی مجھے لیٹ ہو رہا۔ یمان عجلت میں کہتا باہر جانے لگا۔ آروش پر سوچ نظروں سے اُس کو جاتا دیکھنے لگی آج سے پہلے اُس نے کبھی یمان کو اتنا ہڑبڑی میں جاتا نہیں دیکھا تھا۔

آپ کا فون مسلسل بج رہا تھا تو میں یہی لائی۔ نجمہ آروش کو اُس کا سیل فون بڑھا کر بولی تو آروش نے اُس کے ہاتھ سے موبائل لی جہاں شازل لالہ کانگ لکھا آ رہا تھا۔

السلام علیکم لالہ۔ کال اُٹھانے کے بعد آروش نے مسکرا کر سلام کیا

وعلیکم السلام مبارک ہو تم بچھے چھو بن گی ہو بیٹا ہوا ہے۔ دوسری طرف سے شازل نے مسکرا کر اُس کو بتایا کیا سچ ماشا اللہ۔ آپ کو بھی مبارک ہو۔ آروش کی خوشی کے مارے چیخ نکلی

زر فشاں زرگل زر نو نور حیرت سے اُس کے چہرے پہ سچی سچی مسکراہٹ کو دیکھنے لگے۔

خیر مبارک تم آرہی ہونہ ہم ہسپتال میں ہیں لوکیشن سینڈ کرتا ہوں۔ شازل نے کہا

جی میں ضرور آؤں گی حویلی والوں سے بھی ملنا ہے حریم کی بھی بہت آرہی ہے وہ ناراض ہے مجھ

سے۔ آروش نے بے چینی سے کہا

Posted On Kitab Nagri

او کے پھر جلدی سے آجاؤ سب لوگ تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔ شازل نے کہا
ٹھیک ہے خدا حفظ لالہ میری طرف سے میرے بھتیجے کو ڈھیر سے پیار دیجئے گا۔ آروش اتنا کہتی کال
ڈراپ کر گئی۔

خیریت؟ نور نے پوچھا

بلکل میں بچھپھو بن گئی ہوں بابا کب تک آئے گے؟ مجھے ہسپتال جانا تھا۔ آروش نے مسکرا کر بتایا
رات تک شاید کوئی ڈیڈ کی کوئی ایک ٹائمنگ نہیں یمان آئے تو اُس کے ساتھ یا پھر ڈرائیور کے ساتھ چلی
جاؤ۔ زرفشاں نے اپنا نظریہ پیش کیا۔

اچھا۔ آروش کا دل بوجھ سا گیا اُس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اڑ کر اپنے گھر والوں کے پاس جاتی۔



میرا خدا ٹھیک نکلا آپ کو برین ٹیومر ہے مسٹر یمان اور یہ سب آپ کی لاپرواہی کا نتیجہ ہے۔ ڈاکٹر نے
سنجیدگی سے یمان سے کہا۔ جو حیرت کا مجسمہ بنے ایکسرے کو دیکھ رہا تھا۔ ڈاکٹر کی باتیں اُس کو کسی
دھماکے سے کم نہیں لگ رہی تھی اُس کو لگ رہا تھا جیسے کسی نے اُس کو آسمان سے اٹھا کر زمین پہ بڑی بے
دردی سے پھٹخ دیا ہو ابھی تو اُس نے دل سے زندگی جینے کا سوچا تھا ابھی تو شروعات تھی پھر یہ سب
کیوں؟ کیسے ہو گیا؟ کیا اُس کا خوشی پہ کوئی حق نہیں؟ اُس کو خوشیاں راس کیوں نہیں آتی؟ ہر بار تقدیر
اُس کے ساتھ بھیانک مذاق کیوں کرتی ہے؟

آپ کا شکریہ۔ یمان کو اس وقت کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا تو اس لیے بس اتنا کہتا اٹھ کھڑا ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

آپ کا فیملی ڈاکٹر کون ہے؟ آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں اللہ نے چاہا تو ان شاء اللہ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔ ڈاکٹر نے کہا

ڈاکٹر حمید اختر نام تھا۔ ایمان اتنا بتاتا وہاں رُکا نہیں تھا رپورٹس اور ایکس رالیکر اُن کے کیبن سے تیز قدموں کے ساتھ باہر چلا گیا۔



کیا ہو رہا ہے یہاں؟ شبانا شازل کے کمرے کے پاس ملازماؤ کی قطار دیکھی تو اُن کو گھور کر بولی وہ شازل صاحب کے یہاں خیر سے بیٹھ ہوا ہے تو بس بڑی بیگم کا حکم چھوٹے شازل شاہ کے کمرے میں سجاوٹ کی جائے بے بی کاٹ اور ہر جگہ غبارے ہو۔ ایک ملازمہ نے بتایا تو شبانا گرتے گرتے پچی۔ بیٹا ہوا ہے؟ اور ایسی واحیات سجاوٹ کرنے کا چچی جان تو نہیں کہہ سکتی۔ شبانا نے گھور کر پوچھا جی انہوں نے ہی کہا ہے آج بہت سالوں بعد حویلی کو وارث ملا ہے تو سب بہت خوش ہیں۔ ملازمہ نے سر جھکا کر بتایا تو شبانا نفرت سے کمرے کو دیکھ کر تن فن کرتی وہاں سے چلی گئی۔

www.kitabnagri.com



آروش سے صبر نہیں ہو رہا تھا اس لیے اُس نے سوچ لیا تھا ایمان آئے گا تو وہ اُس سے کہے گی کہ وہ اُس کو ہسپتال چھوڑ آئے اُس کو عجیب تو لگ رہا تھا مگر دل کے ہاتھوں کے مجبور تھی۔ ابھی وہ ہال میں ٹہلتی ایمان کا بے صبری سے انتظار کر رہی تھی جب ایمان اُس کو گھر میں آتا داخل ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

آروش تعجب سے اُس کے ہاتھ میں موجود چیزیں دیکھنے لگی۔ وہ اُس سے پہلے یمان کو مخاطب کرتی یمان
لبے لبے ڈگ بھرتا سیڑھیوں کی جانب بڑھاتا تھا۔

اِس کو کیا ہوا؟ آروش نے اُس کو اتنا سنجیدہ دیکھا تو بڑبڑائی۔ پھر جانے کیا خیال آیا تو وہ اُس کے پیچھے جانے
لگی۔

یمان کے کمرے کے پاس پہنچ کر اُس نے دروازہ نوک کرنے کے لیے ہاتھ اٹھایا ہی تھا جب وہ خود بخود
کھلتا چلا گیا۔ اُس نے کمرے میں قدم رکھا تو یمان کمرے میں اُس کو نظر نہیں آیا مگر واشروم سے پانی
گرنے کی آواز آرہی تھی۔ آروش مایوس ہوتی جانے والی تھی جب نظر اچانک بیڈ پہ اُن چیزوں پہ پڑی جو
یمان کے ہاتھوں میں تھی یعنی رپورٹس اور ایک لفافے پہ۔ آروش نے ایک چور نگاہ واشروم کے
دروازے پہ ڈالی اور آہستہ قدم لیتی بیڈ کے پاس آئی۔ وہ جانتی تھی یہ ایک غیر اخلاقی عمل ہے مگر جانے
کیوں اُس کو تجسس ہو رہا تھا۔

آروش واشروم کے دروازے پہ نظر ڈالتی رپورٹس کھول کر دیکھنے لگی تو اُس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ
گئی۔

یہ کیا؟

Posted On Kitab Nagri

آروش بے یقین نظروں سے رپورٹس کو دیکھتی لفافہ کھولنے لگی جہاں سے ایک ایکسبرابر آمد ہوا وہ دیکھ کر جانے کیوں آروش کو اپنی ٹانگوں پہ کھڑا رہنا محال لگنے لگا اُس کا دماغ یہ بات ماننے سے انکاری تھا کہ ایمان کو "برین ٹیومر" ہے۔

آپ؟ ایمان اپنے خیال میں واشروم سے باہر آتا تو کمرے میں آروش کو کھڑا دیکھ کر اپنی جگہ جم سا گیا تھا آج پہلی بار آروش اُس کے کمرے میں اندر داخل ہوئی تھی اگر کوئی اور وقت ہوتا تو ایمان ضرور اُس کو تنگ کرتا مگر اس بار وہ ایسا کچھ نہیں کر پایا۔

یہ سب؟ آروش ایمان کی آواز پہ اُس کو دیکھ کر رپورٹس کی طرف اشارہ کیا تو ایمان نے نظریں چرائی جب کہ اُس کی حرکت پہ آروش کو پتا نہیں چلا کہ اُس کی آنکھوں میں نمی آئی تھی۔

یہ جھوٹ ہے فیک رپورٹس ہیں نہ؟ آروش آہستہ سے چلتی ہوئی اُس کے روبرو کھڑی ہوئی۔ ایمان میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ نظریں اٹھا کر اُس کو دیکھتا۔

یہ سچ ہے فیک رپورٹس کیوں ہو گی آپ کو تو خوش ہونا چاہیے بلا آخر مجھ سے جان چھوٹنے والی ہے۔ ایمان اتنا کہتا اُدا سی سے مسکرایا تھا۔ آروش کو لگا جیسے کسی نے اُس کے دل پہ وار کیا ہو۔

یہ جھوٹ رچایا ہے نہ تم نے تاکہ مجھے شرمندگی ہو اور یہ تم بار بار نظریں کیوں چُرا رہے ہو؟ میری طرف دیکھو۔ آروش کے ہاتھ اُس کے گریبان تک پہنچا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

میرے مرنے پہ آپ کو شرمندگی ہوگی؟ کیوں ہوگی؟ بلکل نہیں ہونی چاہیے میرے ہونے یا نا ہونے سے آپ کو کیا فرق پڑے گا میرا ہونا اور نہ ہونا آپ کے لیے تو ایک سا برابر ہے اچھا ہوا جو یہ بیماری مجھے لاحق ہوئی۔ ایمان اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا تو آروش کی گرفت اُس کے گریبان پہ سخت ہوئی تھی اُس کا دل چاہ رہا تھا ایمان کے چہرے پہ ایک تھپڑ رسید کرے مگر اُس میں ہمت نہیں تھی۔

بابا کو پتا ہے۔ آروش نے بس یہ کہا۔ جواب میں ایمان ہلکے سا مسکرا کر اُس کے ڈوپٹے کے دونوں طرف کونا پکڑ کر اپنے ہاتھ میں لپیٹا جس سے کندھوں سے اُترتا ڈوپٹہ ایمان کے ہاتھ میں آیا تھا اب آروش صرف حجاب میں اُس کے سامنے تھی جو اچھی طرح سے اُس کو ڈھانپنے ہوئے تھا آروش نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگی۔ مگر جب ایمان نے وہ ہاتھ اُس کے ہاتھوں پہ رکھ کر اپنے گریبان سے ہٹائے تو آروش کا دل زور سے دھڑکا۔

اُس نے ایمان کو دیکھا جس کے ہاتھ میں اُس کے دونوں ہاتھ تھے مگر دونوں ہاتھوں کے درمیان اُس کا ڈوپٹہ تھا اگر ایمان ایسے ہی اُس کا ہاتھ ٹچ کرتا یا سہلاتا تو بھی اُس کے ہاتھوں کی نرماسٹ محسوس نہ کر پاتا۔ ایمان نے اُس کا ہاتھ تھا ماضور تھا مگر ایسے کے لگ نہیں رہا تھا کیونکہ اس بار بھی ایمان نے بنا چھوئے دونوں میں فاصلہ برقرار رکھا تھا۔

مجھے پتا ہے آپ حیران ہو رہی ہوگی مگر مسلمان ہونے کی صورت میں اتنا مجھے بھی پتا ہے کہ کسی نامحرم کو چھونا بہت بڑا گناہ ہے اُس کا ہاتھ بھی نہیں پکڑنا چاہیے چاہے آپ میری محبت ہیں مگر مجھے آپ کا

Posted On Kitab Nagri

احترام ہے اللہ گواہ ہے میں نے کبھی آپ کو بُری نظر سے نہیں دیکھا اُس دن جو ایونٹ میں ہوا تھا وہ سب بے اختیاری میں ہوا تھا وگرنہ یقین جانے میں ایسا کچھ نہیں کرتا۔ یمان آہستہ آواز میں بول کر اُس کے ہاتھ نیچے کر کے اپنے ہاتھوں کے گرد لپیٹا ڈوپٹہ کھول کر اچھی طرح سے اُس کے گرد پھیلا یا۔
آروش بس خاموش نظروں سے یمان کا چہرہ دیکھنے لگی وہ کیا بات اُس سے کر رہی تھی اور یمان کا جواب دے رہا تھا۔

یہ میرے سوال کا جواب نہیں۔ آروش نے کہا

وہ ہرٹ ہو گے۔ یمان بس یہ بولا

علاج ٹھیک سے لو گے تو کچھ نہیں ہو گا تمہیں۔ آروش کی زبان سے بے ساختہ یہ الفاظ نکلے

آپ چاہتی ہیں میں ٹھیک ہو جاؤ۔ یمان ایک قدم اُس کی طرف بڑھا کر بولا۔

میں نے جسٹ مشورہ دیا ہے۔ آروش سنجیدگی سے کہہ کر اُس کے کمرے سے باہر چلی گئی تو یمان نے مایوسی سے اُس کو خود سے دور جاتا دیکھا۔
www.kitabnagri.com



کمرے میں آنے کے بعد آروش کو بے چینی نے آگھیرا اُس کو سمجھ نہیں آیا وہ کیوں اتنا بے چین ہو گئی ہے؟ اُس کے اندر کیوں بے چینی پھیلی ہوئی ہے؟ یہ سب آروش کی سمجھ سے بالا تر تھا مگر جو بھی تھا وہ نہیں چاہتی تھی یمان کو کچھ بھی ہو۔

یا اللہ۔ اُس کی گھبراہٹ میں اُضافہ ہونے لگا تو وہ اٹھ کر واشروم میں وضو کرنے چلی گئی۔

Posted On Kitab Nagri



مسٹر ایمان میڈیسن میں نے لکھ لی ہے آپ ایک بار ہسپتال چکر ضرور لگائے ویسے میں آپ کو آپریشن کروانے کا ضرور کہوں گا۔ ڈاکٹر نے کال پہ ایمان سے کہا آپریشن سے بچنے کے کتنے چانسز ہیں؟ ایمان نے پوچھا سو میں سے دس پر سنٹیج۔ ڈاکٹر نے کہا تو ایمان کے چہرے پہ مایوسی بھری مسکان آئی۔

اور اگر آپریشن نہ ہو تو؟ دوسرا سوال

تین سے پانچ سال مزید زندہ رہنے کے چانس ہیں مگر آپ کو بہت تکلیف سے گزرنا پڑے گا اس لیے میری مانے اللہ کا نام لیکر آپریشن کے لیے اپنی رضامندی دے خود کو پرو پر تیار کرے اور اس میں جتنا آپ لیٹ کریں گے آپ کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے بہتر ہو گا آپ دوبارہ وہ غلطی نہ دوہرائے۔ ڈاکٹر نے اُس کو سمجھانا چاہا

میں ہسپتال چکر ضرور لگاؤں گا مگر آپریشن نہیں کروا سکتا کیونکہ دس پر سنٹیج کی اُمید پر میں تین یا پانچ سال ضائع نہیں کرنا چاہوں گا میرے لیے یہ بہت ہیں۔ ایمان کا لہجہ ہر احساس سے عاری تھا۔

آپ کو اللہ پہ یقین نہیں؟ ڈاکٹر نے پوچھا
اللہ پہ اپنی قسمت پہ نہیں۔ ایمان تلخ ہوا۔
قسمت بھی تو اللہ ہی لکھتا ہے نہ۔ ڈاکٹر نے کہا

Posted On Kitab Nagri

کہتے ہیں انسان جب پیدا ہوتا ہے تو تب ہی اللہ اُس کی قسمت لکھ دیتا ہے اُس کا رزق لکھ دیتا ہے۔ مگر بات زندگی کی کروں تو ابھی تین سالوں کی اُمید ہے میرے اندر میں دس پر سنٹیج پہ یقین نہیں کر سکتا۔ یمان نے سنجیدگی سے کہا



ہمیں شازل لالہ کا بے بی دیکھنا تھا۔ حریم اپنے بھرے ہوئے وجود کے ساتھ فاریہ بیگم کے پاس بیٹھ کر بولی۔

وہ آجائے گے کچھ دنوں تک پھر دیکھ لینا اور گود میں بھی اٹھالینا۔ فاریہ بیگم نے مسکرا کر کہا ہم سے انتظار نہیں ہو رہا اور ہمیں آروش آپ سے بھی ملنا ہے وہ بھی تو وہاں ہوگی۔ حریم نے اپنی مجبوری بتائی۔

وہ بھی حویلی آئے گی اور جب تمہارا وقت ہوگا تو تمہارے آخری ماہ سے لیکر پہلے ماہ تک تمہارے ساتھ ہوگی۔ فاریہ بیگم نے اُس کو تسلی کروائی۔
www.kitabnagri.com
کیا واقعہ ہمارے ساتھ ہوگی؟ حریم پر جوش ہوئی۔

بلکل کہہ رہی تھی جب تمہارا نواں مہینہ شروع ہوگا تو تمہیں شازل کے گھر کے بجائے وہ اپنے گھر میں لائے گی کیونکہ وہاں کسی غیر مرد کا آنا جانا نہیں رہتا تم آرام سے رہ سکتی ہو وہاں بس آروش کا باپ ہوتا ہے۔ فاریہ بیگم نے مسکرا کر کہا

Posted On Kitab Nagri

یہ تو اچھی بات ہے ہم تو ویسے بھی اپنے کمرے میں ہوتے ہیں بس شام کے وقت واک کرنا ہوتی ہے۔
حریم کا چہرہ چمک اٹھا تھا۔

تو پھر بس یہ ماہ گزرنے دو خیر سے۔ فار یہ بیگم نے کہا تو حریم نے مسکرا کر سر اثبات میں ہلایا اُس کو پتا نہیں چلا کیسے فار یہ بیگم نے اُس کا دھیان شازل کے بچے سے ہٹا کر دوسری طرف کر لیا تھا۔



میرا شونا بے بی اپنی ماما کا چاند۔ ماہی شازم کو اپنے سینے سے لگاتی اُس کو پچکارنے لگی جس پہ وہ ہلکے سا مسکرا رہا تھا اُس کی مسکراہٹ دیکھ کر ماہی تو اُس کے واری صدقے جا رہی تھی بار بار اُس کا چہرہ چوم کر اپنی ممتا نچھاور کرتی۔

ماہی کے گھر والے بھی ہسپتال آئے تھے مگر زیادہ لوگوں کا رہنا آلاؤ نہیں تھا تو وہ مل کر تھوڑی بہت بات چیت وغیرہ کر کے اُس کو دعائیں دے کر واپس چلے گئے تھے جبکہ ذین یہی روکا ہوا تھا ہسپتال کا روم جہاں ماہی ایڈمنٹ تھی وہ پورا تحائف سے بھرا پڑا تھا ویسے تو نارمل ڈیلیوری کی وجہ سے ماہی کو بھی ڈسچارج ملنا تھا مگر شازم کی طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے اُن کو ہسپتال میں ہی رُکنا پڑا تھا ""ماہی کی گھر والوں سے اُس کی ماں بختاور بیگم نے شازم کے ہاتھ کی چھوٹی انگلی میں سونے کے انگھوٹی پہنائی تھی جو بار بار اُس کی انگلی سے اُتر جاتی تو وہ ماہی نے کلثوم بیگم کو دی تھی تاکہ وہ فلحال سنبھال کر رکھے کچھ وقت بعد وہ شازم کو پہنائے گی۔

Posted On Kitab Nagri

بغیر دانتو کے ہنس رہا بڑا ہی کوئی ڈھیٹ ثابت ہوا ہے یہ۔ شازل جو پاس بیٹھا تھا شازم کو یوں ہلکہ سا مسکراتا دیکھا تو اُس نے ہر بار کی طرح اپنی رائے دینا ضروری سمجھا۔

شازل ہم دونوں آپ سے ناراض ہو جائے گا اگر اب اور آپ نے میرے بچے کو کچھ کہا بھی تو۔ ماہی نے تنگ آکر شازل سے کہا جو دودن سے کوئی موقع جانے نہیں دے رہا تھا شازم کو دیکھ کر کوئی نہ کوئی ایسا جُملا کہتا جس پہ اُس کا دل تڑپ اُٹھتا اپنے بچے کے لیے ایسے الفاظ سن کر مگر ایک شازل تھا جو جانے کون کون سے بدلے نکال رہا تھا اُس معصوم سے۔

تم کیوں ناراض ہو رہی اور یہ دیکھو میں تمہارے لیے کیا لایا ہوں۔ شازل اپنی جگہ سے اُٹھتا اُس کے پاس آکر پینٹ کی جیب سے ایک لاکیٹ نکالا تھا۔ ماہی کے چہرے پہ خوشگوار حیرت کے تاثرات نمایاں ہوئے کیونکہ یہ لاکیٹ سیم شازل کے لاکیٹ جیسا تھا بس فرق یہ تھا اُس کے لاکیٹ میں اُس کا نام لکھا ہوا تھا جب کی شازل کے لاکیٹ میں پتھر بنا ہوا۔

یہ میرے لیے واہ بہت پیارا ہے۔ ماہی نے خوش ہو کر کہا۔
شازل مسکرا کر شازم اُس سے لیتا اُس کو بے بی کارٹ میں لیٹا کر دوبارہ ماہی کی طرف متوجہ ہوا۔

لاؤ پہناؤ۔ شازل نے کہا تو ماہی نے مسکرا کر لاکیٹ اُس کی طرف بڑھایا

ویسے یہ میرا وہ تحفہ ہے جو آپ نے شازم کی پیدائش پہ دینا تھا؟ شازل لاکیٹ کا لاک لگا رہا تھا جب ماہی نے پوچھا

Posted On Kitab Nagri

ہاں وہی ہے۔ شازل لاکٹ پہننانے کے دور ہوتا اُس کو دیکھنے لگا۔

اچھا لگ رہا ہے نہ؟ ماہی نے خوشی سے پوچھا

ہاں بہت۔ شازل نے فورن سے جواب دیا۔

آروش کیوں نہیں آئی ابھی تک؟ دو سے تین ہو گئے ہیں ہم یہاں ہیں۔ ماہی نے سوالیہ نظروں سے شازل کو دیکھا

اُس کا باب کام کی وجہ سے باہر ہے وہ کسی اور کے ساتھ جانا نہیں چاہتی مگر آج بابا سائیں خود اُس کو لینے جائینگے ویسے بھی کل تمہارا ڈسچارج ہے حویلی میں سب کو انتظار ہے۔ شازل نے بتایا۔

آپ کے بابا کو شازم قبول ہے؟ ماہی نے ہچکچاہٹ سے پوچھا

ہاں کیوں؟ شازل کو اُس کا ایسا سوال سمجھ نہیں آیا۔

نہیں ویسے ہی دراصل میں آپ کے خاندان کی نہیں نہ تو سوچا بچہ شاید اس وجہ سے پسند نہ ہو۔ ماہی نے کہا

www.kitabnagri.com

ایک تو تمہارے خدشات جانے کب ختم ہو گے خیر جب یہ بچہ اس دُنیا میں آیا ہے تو تم ماہی شازل شاہ بن چکی تھی ایسے میں کسی کو یہ بات ناگوار لگنے کی کوئی تک نہیں بنتی ویسے بھی مجھے اُس سے کوئی فرق نہیں پڑنے والا تھا۔ شازل نے سنجیدگی سے کہا

Posted On Kitab Nagri

مطلب شازم کو وہ مقام ملے گا جو شاہ خاندان کے مردوں کا ہوتا ہے؟ مرغی کی ایک ٹانگ والی مثال قائم کر دی ماہی نے۔

یار ماہی میں تمہیں کیا کہوں؟ بیوقوف یا معصوم؟ جب یہ میرا بیٹا میرا خون ہے حویلی کا وارث ہے تو ظاہر ہے شازم شاہ کا بھی وہ مقام ہو گا جو ہر ایک کا ہوتا ہے اور تمہیں پتا ہے اگر ہماری بیٹی ہوتی تو بھی کسی کو کوئی اعتراض نہ ہوتا کیونکہ بیٹی اللہ کی طرف سے "رحمت" ہوتی ہے اور ہمارے خاندان میں بیٹی کی پیدائش کو بُرا نہیں سمجھا جاتا بلکہ ویسے ہی خوشی کا اظہار کیا جاتا ہے جیسے بیٹے کی پیدائش پہ کیا جاتا ہے حویلی میں بیٹی کو اُس کا رتبہ دیا جاتا ہے جس کی وہ حقدار ہوتی ہے۔ شازل کا لہجہ ہنوز سنجیدہ تھا۔

شکریہ۔ ماہی بس یہی بول پائی جس پہ شازل نے اپنا سر جھٹکتا شازم کی طرف متوجہ ہوا جو اپنی نیند پوری کر رہا تھا۔

آروش بنا مقصد چاولوں کو میں چچ گھما رہی تھی دو دن ہو چکے تھے اُس کا یمان سے سامنا نہیں ہوا تھا اور وہ کرنا بھی نہیں چاہتی تھی وہ بس اب اُس سے دور رہنا چاہتی تھی وہ کھانے سے اپنا ہاتھ کھینچتی اُٹھنے والی تھی جب اُس کی نظر داخلی دروازے سے بھاگ کر آتے ایک بچے پہ پڑی تو آروش بار بار آنکھیں جھپکتی اُس بچے کو دیکھنے لگی جو اُس کو بالکل یمان کا عکس لگ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

یامین جو ارمان کے ساتھ آیا تھا سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھا تو اپنی جگہ رُک سا گیا تھا وہ پوری آنکھیں کھول کر اُس کو دیکھنے لگا کیونکہ یہ چہرہ اُس کے لیے نیا تھا اُس نے پلٹ کر پیچھے دیکھا کے شاید ارمان ہو مگر وہ اُس کو گھر میں چھوڑ کر خود واپس چلا گیا۔

السلام علیکم۔ یامین نے آروش کو سلام کیا تو وہ جو غور سے اُس کا چہرہ دیکھ رہی تھی یکدم ہوش میں آتی اُس کے سلام کرنے پہ مسکرائی تھی۔

وعلیکم السلام آپ کون؟ اور یہاں کیسے؟ آروش سلام کا جواب دے کر چلتی ہوئی اُس کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھی۔

میرا نام یامین ارسم ہے اور یہاں مجھے پارٹنر چھوڑ کر گئے ہیں اور میں سات سال کا ہوں پر آپ کون؟ یامین ایک سانس میں اپنا تعارف کر دتا اُس سے پوچھنے لگا تو آروش کو وہ بہت کیوٹ لگا۔ یہاں بیٹھو۔ آروش اُس کو بانہوں میں اٹھاتی صوفی پہ بیٹھایا۔

آپ نے بتایا نہیں آپ کون؟ نام کیا ہے آپ کا؟ یامین نے ایک بار پوچھا پہلے آپ یہ بتائے آپ کو سلام کرنا کس نے سکھایا ہے؟ آروش مسکرا کر اُس کے گال کھینچ کر پوچھنے لگی کیونکہ یہاں سب لوگ اُس کو "ہائے" "ہائے" "پھر صبح شام کے وقت" "گڈ مارننگ" "یا گڈ آفٹرنون" کہتے ہیں ایسے میں اس بچے کا یوں سلام کرنا اُس کو اچھا لگا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

امی نے وہ کہتی ہیں جس سے بھی آپ ملو اُس کو "السلام علیکم" کہا کرو ایسے میں ثواب ملتا ہے۔ یامین نے آنکھیں بڑی بڑی کر کے بتایا۔

اچھا اور آپ کے بابا؟ آروش نے دلچسپی سے اُس کے تاثرات نوٹ کر کے دوسرا سوال کیا۔
بابا؟ یامین تھوڑا داس ہوا تھا جس کو محسوس کر کے آروش کو لگا جیسے اُس نے کچھ غلط پوچھ لیا ہو۔
آپ کو بُرا لگا میرا سوال کرنا؟ تو سوری ویسے میرا نام آروش ہے۔ آروش نے مسکرا کر اُس کے دھیان دوسری طرف کرنا چاہا

نہیں بُرا نہیں لگا می کہتی ہیں بڑوں کی باتوں کا بُرا نہیں منایا جاتا ہے اور وہ اکثر بتاتی ہیں کے بابا جنت میں ہیں اس لیے میں اور امی اکیلے رہتے ہیں ویسے میں نے تو بابا کو کبھی دیکھا ہی نہیں۔ یامین نے بتایا تو آروش کو اُس پہ ترس سا آیا جو سرے سے ہی باپ کی محبت سے انجان تھا۔
آپ کی ممانہیں آئی؟ آروش کو اُس سے باتیں کرنا اچھا لگنے لگا۔

نہیں وہ دور دور ہیں مجھے تو یمان ماموں نے بلایا ہے۔ یامین نے سامنے کی طرف اشارہ کر کے اُس کو بتایا تو آروش جھٹکے سے پلٹی جہاں یمان کب سے ہاتھ سینے پہ باندھتا اُن کو بات کرتا سُن رہا تھا۔

کیسے ہو چیمپئن؟ یمان چلتا ہوا یامین کے پاس آتا اُس کو بانہوں میں اٹھاتا گالوں پہ پیار کرنے لگا۔
میں ٹھیک آپ کیسے ہیں؟ یامین نے بتانے کے بعد پوچھا

Posted On Kitab Nagri

تم نے اکیلے بچے کو یہاں آنے کا کہا یہ کیسے رہے گا اپنی ماں کے بنا؟ آروش نے ڈائریکٹ یمان سے سوال کیا

میں نے تو آپ کی کو بھی کہا تھا مگر وہ نہیں آئی اور یامین کو اکیلے بھیج دیا۔ یمان نے جواب دیا
یہ تمہارا بھانجا ہے؟ آروش نے پوچھا
جی۔ یمان نے جواب دیا۔

تمہارے جیسا لگ رہا ایسے لگ رہا ہے جیسے تمہارا بیٹا ہے۔ آروش کہے بنا نہ رہ پائی۔
نہیں ایسی کوئی بات نہیں ان شاء اللہ ہمارے بچے مجھ پہ نہیں آپ پہ جائینگے۔ یمان یامین کے بال سیٹ کرتا ایسے بولا جیسے کوئی عام سی بات ہو مگر اُس کی بات پہ آروش کی رنگت خون چھلکانے کی حد تک سرخ ہو گئی تھی۔

بے شرم انسان۔ آروش صوفے سے کشن اٹھاتی اُس کی طرف پھینک کر وہاں سے چلی گئی۔ جبکہ یمان کا
قمقمہ چھوٹ گیا تھا۔ یامین حیرت سے اُن دونوں کو دیکھ رہا تھا۔
ماموں وہ کون تھی؟ یامین نے یمان کو مسکراتا دیکھا تو پوچھا

تمہاری مامی تھی۔ یمان نے کہا تو یامین کو کچھ خاص سمجھ تو آیا پر اُس نے سر اثبات میں ایسے ہلایا جیسے
ساری بات سمجھ آ گئی ہو

oooooooooooooooooooooooooooo

Posted On Kitab Nagri

آروش ابھی اپنے کمرے میں آئی ہی تھی کہ اُس کا سیل فون رینگ کرنے لگا اُس نے اسکرین پہ نمبر دیکھا تھا تو بابا کالنگ لکھا آ رہا تھا آروش نے جلدی سے کال ریسیو کی۔

السلام علیکم بابا سائیں کیسے ہیں آپ؟ آروش نے جلدی سے کال اٹینڈ کیے کہا
وعلیکم السلام میں ٹھیک تیار ہو کر باہر آ جاؤ میں لینے آیا ہوں کل ہم نے واپس گاؤں جانا ہے۔ شہباز شاہ
نے مسکرا کر اُس سے کہا

جی میں بس پانچ منٹ میں آتی ہوں۔ آروش خوش سے کال کاٹ کر الماری سے اپنا عبایا نکالنے لگی پھر
ایک خیال کے تحت وہ بیڈ موبائل اٹھاتی زوبیہ بیگم کا نمبر ملانے لگی مگر نور سپانس آیا تو اُس نے ایک میسج
اُن کے نمبر چھوڑا پھر خود تیار ہوتی نیچے آ کر باہر کی طرف آئی جہاں شہباز شاہ گیٹ کے پاس کھڑا تھا اور
ساتھ میں اُن کی گاڑی کے پیچھے تین چار گاڑیاں مزید تھیں۔ اتنے وقت بعد شہباز شاہ کو اپنے پاس دیکھ کر
آروش جلدی سے آگے بھر کر اُن کے سینے سے لگی۔

میں نے آپ کو بہت یاد کیا ناراض بھی تھی آپ سے۔ آروش نے شکوہ کیا۔ جس پہ شہباز شاہ محبت سے
اُس کے سر پہ اپنا ہاتھ پھر کر اُس کے ماتھے پہ بوسہ دیا۔

تمہارا بابا سائیں مجبور تھا ورنہ تمہیں پتا ہے نہ ہمیں تم سب سے زیادہ عزیز ہو۔ شہباز شاہ نے کہا تو اُس
نے سر کو اثبات میں ہلایا۔

آؤ گاڑی میں بیٹھو۔ شہباز شاہ نے مسکرا کر کہا تو وہ گاڑی کی پچھلی سیٹ پہ آ کر بیٹھ گئی۔



Posted On Kitab Nagri

آپی آپ کیوں نہیں آئی؟ یمان نے فجر کو کال کیے اُس سے پوچھا
مجھے اپنے گھر میں رہنا اچھا لگتا ہے ویسے بھی یامین کو تو میں نے تمہارے پاس بھیجا ہے نہ۔ فجر نے
مسکرا کر کہا

وہ تو ٹھیک پر وہ بچہ ہے اچانک رات کو اُٹھ کر آپ کو یاد کرے تو؟ یمان نے کارٹوں دیکھتے یامین پہ نظر
ڈال کر کہا

اُس کی فکر نہیں کرو وہ نیند کا بہت پکا ہے رات کو سوتا ہے تو میں زبردستی اُس کو صبح کے وقت جگاتی ہو۔
فجر نے کہا تو یمان مسکرا دیا۔
ٹھیک ہے پھر۔ یمان نے کہا

اور تمہارا کب ارادہ ہے شادی کرنے کا اب ہو جانی ہے چاہیے تمہاری شادی۔ فجر نے پوچھا
آپی میں روزی سے شادی نہیں کرنا چاہتا۔ یمان بے بسی سے بولا
یمان بچوں جیسی باتیں مت کرو روزی تمہارے نام پہ بیٹھی ہے اور تمہارے سر سے اُس لڑکی کا بھوت
اُترتا نہیں اتنے سال ہو گئے ہے عجیب برباد کی ہے اُس لڑک

آپی پلیز اُن کو کچھ مت کہے۔ فجر کچھ کہنے والی تھی جب یمان نے بیچ میں ٹوکا
لو اب میں بھی بُری لگوں گی وہ لڑکی اچھی لگے گی جس نے تمہیں موت کے منہ تک پہنچا دیا تھا۔ فجر
ناگواری سے بولی

Posted On Kitab Nagri

آپ میری بڑی بہن ہیں مجھے عزیز ہے آپ کا مقام الگ ہے اور اُن کا الگ ہے نہ آپ کی وجہ سے مجھے وہ بُری لگے گی اور نہ اُن کی وجہ سے آپ اس لیے ایسی باتیں نہ کرے۔ یمان فجر کی بات گہری سانس بھر کر بولا

سیر سیلی یمان؟ وہ کل آئی لڑکی ابھی تک اتنی اہم ہے تمہارے لیے۔ فجر کو جیسے یقین نہ آیا وہ میرے لیے کیا ہے میں خود نہیں جانتا۔ یمان کھوئے ہوئے لہجے میں بولا
مجھے بہت غصہ آرہا ہے تم پہ یمان اور اُس لڑکی پہ غصہ کاش جب وہ آئی تھی میں اُس کو جان سے مار دیتی یہ قصہ ہی ختم ہو جاتا۔ فجر جذبات میں آکر بول تو گئی تھی مگر یمان کا ماتھا ٹھٹکا تھا۔
وہ آئی تھی مطلب؟ کیا آروش سے آپ کی ملاقات ہوئی ہے؟ کب کیسے؟ یمان ایک سانس میں پوچھنے لگا تو فجر کو چپ لگ گئی۔

پُرانی بات ہے چھوڑو میرے منہ سے بھسل گیا۔ فجر نے ٹالا
آپ پلیز۔ یمان بضد تھا۔
www.kitabnagri.com

اپنے باپ کے ساتھ آئی تھی تمہاری جان کی قیمتی لینے اور تمہیں پتا ہے یمان؟ اُس کے باپ نے کہا تھا تم مر چکے ہو اور یہ بات تھی جس وجہ سے ہماری ماں ہمیں چھوڑ کر چلی گئی تھی اگر وہ نہ آتی اپنے باپ کے ساتھ تو آج ہماری ماں ہمارے ساتھ ہوتی۔ فجر نفرت سے گویا ہوئی جبکہ یمان کو لگا وہ جیسے سانس لینا بھول گیا ہے وہ کچھ کہنے کے قابل ہی نہ رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

انہوں نے قیمتی نہیں پوچھو ہوگی۔ بہت دیر بعد یمان بس یہی بول پایا۔

واہ کیا کہنے ہیں تمہارے اب بھی تمہیں اُس لڑکی پہ مان ہے کہ اُس نے ایسا نہیں کہا ہوگا؟ توہاں نہیں کہا تھا مگر اُس کے باپ نے کہا وہ بھی تو اُس کی ساتھ آئی تھی نہ میسنی بن کر۔ فجر کو یمان پاگل لگا۔

آپ اُن کے لیے اپنا دل صاف کر لے وہ بہت اچھی ہے اور امی زندگی اللہ نے اتنی لکھی تھی اُس میں کسی انسان کا کوئی قصور یا ہاتھ نہیں ہوتا۔ یمان نے سنجیدگی سے کہا تھا۔

بات یہ ہے یمان کے تم پوری طرح سے اُس کے لیے پاگل ہو چکے ہو مگر وہ تمہیں گھاس نہیں ڈالتی ورنہ تم اُس کے غلام بن جاتے۔ فجر نے بات تو غصے میں کہی تھی مگر یمان کو جانے کیوں ہنسی آئی تھی اگر فجر کو پتا چل جاتا وہ دونوں اب ایک چھت کے نیچے رہتے ہیں وہ اُس لیے پراٹھا بھی بنا چکا تھا لڑکیوں کی شاپنگ کا تجربہ بھی کر چکا تھا تو یقیناً فجر نے اسلام آباد آکر اُس کا گلابا دینا تھا۔

آپی اصل بات وہ نہیں جو آپ نے کہی اصل بات یہ ہے کہ وہ مجھے اس لیے گھاس نہیں ڈالتی کیونکہ اُن کو پتا ہے انسان گھاس نہیں کھاتے۔ یمان نے چڑانے والے انداز میں اُس سے کہا تو فجر خاصی تپ اُٹھی۔
شکر کرو تم میرے سامنے نہیں ورنہ

ورنہ میرا گلا آپ کے ہاتھ میں ہوتا۔ یمان اُس کی بات کاٹ کر ایک بار پھر شرارت سے بولا تو اس بار غصہ کرتی فجر بھی ہنس پڑی

Posted On Kitab Nagri

تمہیں کیا ہوا ہے کیوں یہاں سے وہاں ٹھل کر رہی ہو؟ فردوس بیگم شبانا کے کمرے میں آئی تو اُس کو کمرے میں سے یہاں سے وہاں ٹھلتا دیکھا تو تعجب سے استفسار کیا۔

اُس منحوس کی کتنی بار آپریشن ہوئی ہے جو ابھی تک ہسپتال میں م*ری پڑی ہے نارمل ڈیلیوری تھی نہ تو آجانا چاہیے تھا اب تیسرا دن ہے اُس کا۔ شبانا پھٹ پڑی۔

میری بلا سے وہی رہے پر خیر بچے کی طبیعت بگڑ گئی تھی جس دن وہ پیدا ہوا تھا تبھی وہی ہیں کل یا آج نکل پڑے گے یہاں۔ فردوس بیگم سر جھٹک کر بولی

ڈرامہ ہے سراسر وہ اُس شازل کا کمرہ دیکھے ذرہ پورا کھلونے سے بھرا پڑا ہے جیسے وہ آکر ہی کھیلنے لگے گا اور ایسا بھی کیا ہو گیا تو اُس چوزے کو جو گاؤں آنا ہی سب بھول گئے ہیں۔ شبانا کچھ کر دینے کے درپہ تھی۔

سائنس کا مسئلہ ہو گیا تھا بچے ہوتے ہیں بیمار پیدائش کے شروع کے دن تو دو سے تین دن لگ جاتے ہیں تم کیوں سوار کر رہی ہو اس بات کو اپنے دماغ میں دفع کرو نہ آئے تو بہتر ہیں خوا مخواہ ہمارا اپناخ*ون جلے گا اُس ونی میں آئے ہوئی لڑکی کا بچہ دیکھ کر۔ فردوس بیگم دانت پیس کر بولی۔

کہاں گئے وہ چچا سائیں کے اصول؟ ہمارے خاندان میں کب کسی مرد نے غیر خاندان میں شادی کی ہے جو یہ شازل نے ایک غیر خاندان کی لڑکی کو اپنے گلے کا ہار بنایا ہوا ہے اب دیکھیے گا آپ "اُس کا بیٹا بھی یہی سب کرے گا حویلی میں ہر آنے والی نسل سارے اصولوں کو توڑ کر یہ سب کرے گی اب یہاں

Posted On Kitab Nagri

سیدزادیاں نہیں ہوگی کبھی ونی میں آئی ہوئی لڑکیاں راج کرے گی تو کبھی کوئی شہری ناچنے والی یا کوئی نہ کوئی اٹھا کر لائے گا اس حویلی میں مگر اماں میں بتادوں میں یہ سب ہر گز برداشت نہیں کروں گی۔ شبانا پاگل ہوتی اپنے بال نوچنے لگی۔

شبانا بچے صبر سے کام لے ایسا کچھ نہیں ہونے والا وہ آئے گی نہ تو اُس کو بھی دیکھ لینگے اور اُس بچے کو بھی۔ فردوس بیگم نے شیطانیت سے کہا

آرام سے تو میں رہنے دوں گی بھی نہیں اُس بچے کو سانس کا مسئلہ ہو رہا تھا اب دیکھیے گا میں کیسے سانسیں اُس پہ تنگ کرتی ہوں کیونکہ حویلی کا اصل وارث تو میرا پناخون ہوگا۔ شبانا اٹل انداز میں بولی اُس کے اندر آگ بھڑک رہی تھی جس سے وہ سب کو تباہ کر دینا چاہتی تھی۔



آپ نے گاڑی ہسپتال کے بجائے لالہ کے گھر کی طرف کیوں کروائی؟ وہ لوگ شازل کے گھر کے پاس آئے تو آروش نے پوچھا

کیونکہ وہ لوگ یہی ہیں تمہاری بھابی ماں کی نارمل ڈیلیوری تھی مگر شازم کی طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے ہسپتال رہنا پڑا مگر اب شازل نے بتایا کہ وہ گھر آگئے ہیں۔ شہباز شاہ نے بتایا

شازم کو کیا ہوا تھا؟ اور آپ لوگوں نے مجھے کیوں نہیں بتایا تھا؟ آروش جو گھر کے اندر داخل ہو رہی تھی اُن کی بات پہ رُک سی گئی۔

تمہیں بتا کر پریشان نہیں تھا کرنا اور بچے تو اکثر بیمار ہو جاتے ہیں نہ۔ شہباز شاہ نے تسلی آمیز لہجے میں کہا

Posted On Kitab Nagri

پر بابا سائیں پھر بھی دو سے تین دن کیوں؟ آروش نے ایک پھر سے کہا

چھوڑو ان سب باتوں کو اور اندر چلو۔ شہباز شاہ اُس کی بات ٹال کر بول کر کہتے اُس کو لیے اندر کی جانب آئے۔



ماشا اللہ بے بی تو بہت پیارا ہے۔ آروش بچے کو گود میں اُٹھا کر اُس کے چہرے پہ پیار کرتی ہوئی بولی۔
ہاں اس پیارے بے بی کی وجہ سے اپنا لالہ بھی نظر نہیں آیا۔ شازل نے کہا جبکہ ماہی مسکرا کر اُن کو دیکھ
رہی تھی شہباز شاہ کچھ دیر پہلے چلے گئے تھے جبکہ کلثوم بیگم نماز پڑھ رہی تھی۔
ملی تو صحیح آپ سے۔ آروش نے کہا

ہاں جی اب تو روکھا سو کھاملنا ملنا ہو گا کیونکہ یہ نمونہ جو آگیا ہے۔ شازل مصنوعی افسوس سے بولا

لالہ خبردار جو میرے بھتیجے کو نمونہ کہا بھی تو۔ آروش نے سختی سے اُس کو وارن کیا تو شازل نے اپنے ہاتھ

کھڑے کرے کیے

www.kitabnagri.com

میری توبہ بھی جو اس نمونے کو نمونہ کہوں بھی تو۔ شازل ہاتھ کھڑے کر کے کہتا باز نہ آیا جس پہ ماہی اور
آروش محض اُس کو گھور پائی۔



سراگر آپ بُرانہ مانے تو ایک بات کہوں؟ ارمان لیپ ٹاپ میں مصروف یمان کو دیکھ کر بولا

ہاں کہو اجازت کیوں لے رہے ہو۔ یمان نے سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھا تو ارمان نے اپنا گلا تر کیا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ دراصل میں فجر سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ ارمان ہمت کر کے بولتا یمان کے تاثرات نوٹ کرنے لگا جو نارمل تھے۔

پھر سے کہنا؟ یمان نے کہا تو ارمان گڑ بڑا سا گیا

آپ کی بہن فجر سے شادی کرنا چاہتا ہوں اگر آپ غصہ نہ ہو تو۔ ارمان فوراً سے بولا تمہیں پتا ہے وہ شادی شدہ ہے اُن کا سات سالہ کا بچہ بھی ہے تم سے ایک دو سال عمر میں بڑی بھی ہے پھر بھی تم اُن سے شادی کرنا چاہتے ہو یہ سب جاننے کے باوجود بھی؟ یمان نے سنجیدگی سے کہا جی میں سب جاننے کے باوجود بھی اُن سے شادی کرنا چاہتا ہوں کیونکہ میں اُن سے پیار کرتا ہوں اور پیار کا عمر سے تعلق نہیں ہوتا اور یہ تو پھر بھی ایک دو سال کی بات ہے۔ ارمان کا لہجہ مضبوط ہو گیا تھا۔

یامین کو بھی قبول کرو گے اور اگر تمہیں بعد میں پچھتاوا ہوا تو؟ تمہارا تو کچھ نہیں ہو گا رُل تو میری بہن جائے گی بیوہ ہوئی تو سنبھل گی تھی اپنی اولاد کی خاطر مگر اگر طلاق ہوئی تو وہ نہیں سنبھل پائے گی۔ یمان نے ہر طرف سے اطمینان کرنا چاہا وہ خود پریشان تھا اگر اُس کو کچھ ہو جاتا تو اُن کی بہنوں کا کیا ہو گا؟ ایک تو اپنے شوہر بچوں میں مصروف زندگی گزار رہی تھی مگر اُس کی بڑی بہن کا کیا ہو گا جو اُس پہ ماں کی طرح اپنی محبت نچھاور کرتی تھی۔

یامین کو میں نے قبول کر لیا ہے سر اور وہ میری محبت ہے میرا شوق نہیں جو آگے چل کر ختم ہو جائے گا۔ مانا کہ وہ آپ کی بڑی بہن ہیں اور ایک بھائی کے سامنے اُس کی بہن کے لیے ایسی باتیں سُننا تھوڑا

Posted On Kitab Nagri

عجیب سا ہے مگر آپ جانتے ہیں میں اکیلا رہتا ہوں میرا کوئی بڑا نہیں جس کے تھڑو میں اپنی بات آپ تک پہنچاتا میں چاہتا تو خان سر سے کہہ سکتا تھا وہ آپ کو منالیتے مگر میں خود آپ کو یقین دلوانا چاہتا تھا کہ میں اُن کو خوش رکھوں گا یہ خواہش میں بہت سالوں سے اپنے اندر دبائے ہوئے تھا آپ سے شیر نہیں کیا کیونکہ میں پہلے خود کو اُن کے قابل بنانا چاہتا تھا۔ ارمان نے سنجیدگی سے کہا اُس کی آنکھیں اُس کی باتوں کے سچ ہونے کی گواہی دے رہی تھیں۔ ایمان بھی تھوڑا بہت پرسکون ہو گیا تھا یہ سوچ کر کہ یامین کو بھی باپ کا پیار ملے گا۔

آپ نے مانے تو؟ ایمان نے ایک اور بات اُس کے سامنے رکھی۔
میں منالوں گا۔ ارمان کا اعتماد قابل دید تھا۔

ٹھیک ہے تم اُن کو راضی کرو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا میں خوش ہوں کہ میری بہن کو بھی خوشیاں نصیب ہو گی جو وہ ڈیزر و کرتی ہیں۔ ایمان نے مسکرا کر کہا
اوکے میں پھر چلتا ہوں۔ ارمان اتنا کہتا اُٹھ کھڑا ہوا۔
www.kitabnagri.com

کہاں جا رہے ہو؟ ایمان نے پوچھا
اپنی فیوچر والی وائیف کو منانے۔ ارمان اپنی ٹون میں آتا تھوڑا شرما کر بولا
اتنا آسان نہیں ان کو راضی کرنا۔ کیسے راضی کرو گے؟ ایمان نے پوچھا
اِس ٹوپر سنل سر۔ ارمان نے کہا

Posted On Kitab Nagri

آگئے نہ اپنی اوقات پہ۔۔ یمان نے گھور کر کہا

آنسٹلی سرجب میں سنجیدگی سے بات کر رہا تھا نہ تو میرے اندر کا کیڑا بار بار مجھے کاٹ رہا تھا اور بول رہا تھا

اوے ارمان یہ کیسے بات کر رہا ہے؟ پی وی تو نہیں لی۔ ارمان ڈرامائی انداز میں بولا

دفع ہو جاؤ اُس سے پہلے میرا ارادہ بدل جائے۔ یمان کو تاؤ آیا

سوچ لے سر آسمان پہ لٹکتے میرے بچے مجھے بد عادے رہے ہیں کے میں نے کیوں تاخیر کی ہے اُن کو

یہاں بلانے میں اگر آپ نے ایسا ویسا کچھ کیا تو وہ آپ کو بد دعائیں دیں گے۔ ارمان نے باز نہ آیا

تمہیں تو

اوکے سر بے سر ٹیک کیئر سے۔۔ یمان اپنی جگہ سے اٹھ کر اُس کی طرف بڑھنے والا تھا جب ارمان اُس

کے ارادے جان کر جلدی سے رفوچکر ہو گیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

آروش واپس کب آئے گی؟ نور نے زوبیہ بیگم سے پوچھا

کچھ دن تو وہاں رہے گی تقریباً ایک دو ہفتہ۔ زوبیہ بیگم نے جواب دیا۔

ایک دو ہفتہ بہت زیادہ وقت ہے اُس کو چاہیے تھا بس مل کر واپس آ جاتی۔ پاپ کارن کھاتی زر گل نے کہا

ہممم مگر خان نے اجازت دی ہے تو میں کیا کہہ سکتی ہوں اچھا ہے مل آئے اُن سے۔ زوبیہ بیگم نے کہا

Posted On Kitab Nagri

اُن کی وجہ سے وہ ہم سے ٹھیک سے بات نہیں کرتی صرف حویلی کا ذکر ہوتا ہے اُن کے لوگوں سے ہی بس پیار ہے ہم اُس کی بہنیں ہیں مگر مجال ہے جو کبھی خود سے بات کر لیا کرے۔ زرفشاں نے بھی باتوں میں حصہ لیا۔

ہاں اور نہیں تو کیا ہم آئے بھی تو اُس سے ملنے ہیں نہ پھر تو ہمیں واپس جانا ہے بس کچھ دن پھر اپنے اپنے گھر آپ کو تو پتا ہے ہمارے لیے کتنا مشکل ہے پاکستان آنا۔ خاموش بیٹھی زرنور نے کہا میں تو خان سے کہتی تھی اُس کو واپس لائے مگر وہ مانتا ہی نہیں تھا اگر بہت دن پہلے آجاتی تو آج یہ سب نہ ہو رہا ہوتا۔ زوبیہ بیگم گہری سانس بھر کر بولا

ڈیڈ کی بھی غلطی ہے جب دادی نے بہت پہلے عاق کر لیا تھا تو آروش کو بھی ہمارے ساتھ رہنا چاہیے تھا تعلقات تو ویسے بھی ختم ہو گئے اپنی جگہ آروش بھی ٹھیک ہے پر چوبیس سال جس کے ساتھ زندگی جیسے زندگی گزاری اُس کو بھلانا اتنا آسان نہیں۔ نور نے اپنی رائے دی۔

ویسے ہماری بہن ہے بہت پیاری اٹیٹیوڈ بھی بہت اُس میں۔ زرنور نے کہا تو بس ہنس پڑی تبھی یمان جو ابھی گھر میں داخل ہوا تھا اُن کے پاس بیٹھ گیا۔

ہیلو بزی مین۔ یمان جیسے ہی بیٹھا زرفشاں نے کہا بزی مین کہا اب تو فری مین ہوں۔ یمان نے کہا

Posted On Kitab Nagri

پھر بتاؤ ہم کب تمہاری ڈولی لیکر جائے روزی کی طرف۔ نور نے شرارت سے پوچھا تو یمان چپ سا ہو گیا۔

میں تو سوچ رہی ہوں اس سال یمان کی شادی بھی ہو جائے پھر ہم آروش کا سوچے۔ زوبیہ بیگم کی بات پہ یمان کو یکدم گھٹن کا احساس ہوا تھا۔

پہلے اُس کو ہماری لائیف سٹائل کی طرف آنے دے وہ جس طرح رہتی ہے کون لڑکا اُس سے شادی کرنا چاہے گا اعتراض

مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ زرفشاں ابھی بات کر رہی تھی جب یمان کی زبان یکدم پھسلی تھی اُس پہ سب کی نظروں کا محو یمان بن گیا تھا۔

میرا مطلب تھا کسی کو کیا اعتراض ہوگا؟ یمان سب کی نظریں خود پہ محسوس کرتا گڑبڑا کر بولا تمہیں کیا پتا یمان ہر لڑکا چاہتا ہے اُس کی شریک حیات قدم سے قدم ملا کر چلے نہ کے خود کو یوں چار دیواروں میں بند رکھے۔ زوبیہ بیگم نے اُس کی بات کے جواب میں کہا

کوئی اُلو کا پٹھا ہوگا۔ یمان سر جھٹک کر بڑبڑایا جو پاس بیٹھی نور نے باخوبی سُن لیا تھا ویسے مجھے خوشی ہوئی کے تم نے اُس لڑکی کو بھلا دیا اور روزی کے ساتھ اپنی نئی زندگی گزارنے کا فیصلہ کیا۔ نور بغور اُس کے چہرے کے تاثرات نوٹ کرتی بولی تو یمان اُس کی اچانک ایسی کہ جانے والی بات پہ

چونکا

Posted On Kitab Nagri

ہاں میں بھی خوش ہوں ہمارا ایمان بہت ساری خوشیاں ڈیزرو کرتا ہے اُس لڑکی نے دیا ہی کیا تھا ایمان کو
سوائے دُکھ اور تکلیفوں کے۔ موت کے منہ سے بچا تھا ایمان۔ زوبیہ بیگم کی بات پہ ایمان نے سختی سے
اپنے ہونٹوں کو بھینچا۔

خیر چھوڑے اُس لڑکی کا ذکر جو ہے ہی نہیں۔ زر نور نے کہا تو سب نے سر اثبات میں ہلایا
میں فریش ہو جاؤں۔ میمان اپنی جگہ سے اُٹھ کر اُن سے کہتا اپنے کمرے کی جانب بڑھا۔



وہ سب حویلی پہنچ گئے تھے سب لوگ اُن کو دیکھ کر خوش ہوئے تھے اور سب نے شازم کا صدقہ اور اُس کو اپنی گود میں اٹھایا تھا سوائے فردوس بیگم اور شبانا کے۔ ماہی خود بھی نہیں چاہتی تھی کہ اُس کا بچہ اُن دونوں میں سے کسی کے پاس بھی جائے۔



ہائے کیا ہمارا بچہ بھی اتنا چھوٹا سا ہوگا؟ حریم آروش دونوں شازل اور ماہی کے مشترک کمرے میں تھے

www.kitabnagri.com

جب حریم غور سے سوئے ہوئے شازم کو دیکھ کر حیرت سے پوچھا

یہ 2.5 کا ہے۔ آروش نے ماہی کی اُتری شکل دیکھی تو مسکراہٹ دبائے حریم سے کہا
مطلب؟ حریم کو سمجھ نہیں آیا

Posted On Kitab Nagri

مطلب شازم کمزور ہے یا نہیں یہ کہا نہیں جاسکتا کیونکہ 2.5 اور 4.5 کے درمیان پیدا ہونے والا بچہ بھی نارمل ہوتا ہے اس لیے بچے کا ویٹ دیکھ کر پریشان نہیں ہونا چاہیے کیونکہ اس ویٹ والے بچے بھی صحت مند ہوتے ہیں مگر ہو سکتا ہے تمہارا بچہ مزید صحت مند ہو۔ آروش نے آرام سے اُس کو سمجھایا

کمزور ہے دیکھے نہ کیسے جب سے آیا ہے سو یا پڑا ہے مگر کمزور کیوں ہے؟ شازل لالہ تو ان کا بہت خیال کرتے تھے پھر بچہ کیوں اتنا چھوٹا سا نکل آیا؟ اور ماشا اللہ سے ان کا پیٹ بھی تو ٹھیک سے بڑا تھا میں تو سمجھی تھی بچہ ایک یا تین پاؤنڈ کا تو ضرور ہو گا مگر شازم کو دیکھ کر لگ رہا ہے ڈائپر بھی مشکل سے بے چارہ سنبھال پائے گا۔ حریم اپنی دُھن میں مگن بچے کا ایکس راز نکال رہی تھی جس پہ آروش کا قہقہہ نکل گیا تھا اُس کو اصل خوشی اس بات پہ تھی کہ حریم باقاعدہ سے ٹھیک ہو گئی تھی مگر دوسری طرف ماہی کو حریم شازل سے کم نہ لگی جو اُس کے معصوم بچے کو بخش نہیں رہے تھے۔

پانی کم ہو گا نہ۔ آروش بمشکل بول پائی۔

وہ بھی تو تب نہ جب ماں کمزور ہو یا پھر وہ اپنی خوراک کا ٹھیک سے خیال نہیں کرتی ہو ایسا تو کچھ نہیں تھا پھر کیوں؟ حریم کوئی بات ماننے کو تیار نہیں تھی اتنی گہرائی سے شازل نے بھی شازم کا ایکس راز نہیں لیا تھا جتنا کچھ ہی وقت میں حریم نے لیا تھا اُس کو اب اپنے بچے کی فکر ہونے لگی تھی جو جانے کیسے پیدا ہونا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ایسی کوئی بات نہیں مانا کے جب بچے کا وزن تین گرام کا آتا ہے تو والدین خوش ہوتے ہیں مگر یہ بھی ایک نارمل بات ہے اور آہستہ آہستہ شازم کا ویٹ بھی ٹھیک ہو جائے گا تم دیکھنا۔ آروش نے مسکرا کر کہا

ہاں اور اگر تین گرام یا سات پاؤنڈ کا آتا تو بھی سب نے کہنا تھا اتنا صحتمند بچہ ہے پھر نظر لگ جانی تھی اس لیے اللہ نے پہلے سے اتنا ویٹ دیا اُس کا۔ ماہی پہلی بار بولی۔

آپ کی بات بھی ٹھیک ہے مگر عقیقہ جب ہو گا تو گاؤں کی عورتیں کس کو دیکھے گی یہ تو اتنا چھوٹا سا ہے۔ حریم کی پھر وہی بات پہ ماہی نے اپنا سر پکڑا تو آروش ہنس ہنس کر بے حال ہوئی۔

نیو برن ہے میرا بچہ اور کونسا ان گاؤں کی عورتوں نے پہلوان جیسا بچہ دیا ہو گا دیکھنا ایک دو ماہ بعد بلکل ٹھیک ہو جائے گا۔ ماہی کچھ دیر بعد بولی

آپ کی بات کا مطلب ایک سال بعد یہ ڈورے گا پوری حویلی میں مگر اس کو دیکھ کر لگ رہا ہے جیسے رینگے گا بھی بڑی مشکل سے۔ حریم نے شازم کی طرف اشارہ کیا تو ماہی اور آروش دونوں کی بس ہوئی تھی وہ سمجھ گئی تھی حریم کو اُن کی کوئی بات دماغ میں نہیں بیٹھنی۔



مائے گڈنس کے آج یمان مستقیم نے مجھے خود یہاں بلوایا ہے وہ بھی کوئی ضروری بات کرنے کے لیے۔ روزی یمان کے پاس والی چیرپہ بیٹھتی خوش بھرے لہجے میں بولی اُس کو اپنے اسنسٹ سے معلوم ہوا تھا کہ یمان اُس سے ملنا چاہتا ہے تبھی وہ شام کے وقت ملنے چلی آئی تھی ریسٹورنٹ میں۔

Posted On Kitab Nagri

میں واقع تم سے ضروری بات کرنا چاہتا تھا سو چاہی بلا لوں۔ ایمان بس یہی بولا
میں سن رہی ہوں۔ روزی نے اپنی کہنیاں میز پر ٹکائی۔
مجھے برین ٹیو مر ہے۔ ایمان نے جیسے اُس کے سر پر دھمکا کیا
واٹ؟؟؟؟ روزی تقریب چنچ پڑی

آہستہ۔ ایمان نے تنبیہ کرتی نظروں سے اُس کو دیکھا

انتہا کا و احیات مذاق تھا ایمان۔ روزی نے کہا

تمہیں کیا لگتا ہے میں یہاں مذاق کرنے کے لیے تمہیں آنے کا کہا ہے؟ ایمان نے طنز یہ کیا
آریوسیریس؟ روزی بے یقین تھی۔

ہممم تمہیں بتانے کا مقصد میری زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں اس لیے تمہیں چاہیے میرا انتظار مت کرو
تمہارے آگے بہت لمبی زندگی ہے۔ ایمان نے سنجیدگی سے کہا

کوئی علاج سے یا آپریشن وغیرہ تو ہو گا نہ مطلب کچھ ٹھیک ہونے کے چانسز۔ روزی نے بس یہ کہا

کوئی علاج نہیں ہے میں نے تمہیں بتا دیا ہے اور ہاں مجھے اپنا فیصلہ مجھے پہ بتا دینا اگر ہاں کہو یا نہ پر میری
درخواست ہے یہ بات کسی اور کو مت بتانا۔ ایمان اپنی جگہ کھڑا ہوتا اُس سے بولا تو روزی نے محض اپنا
سراشات میں ہلایا



Posted On Kitab Nagri

وقت تیزی سے گزرتا جا رہا تھا شازم کا عقیقہ خیر سے ہو گیا تھا آروش بھی اپنے باپ دلاور خان کے گھر واپس لوٹ گئی تھی یمان کی بیماری کا ابھی تک کسی کو پتا نہیں چلا تھا آروش خود حیران تھی یمان کیوں یہ حقیقت سب سے چھپا رہا ہے مگر اُس نے یمان میں ایک چیز نوٹ کی تھی اور وہ تھی یہ کے یمان بہت خاموش رہنے لگا ہے پہلے جہاں وہ اُس کو تنگ کرتا تھا اب ایسا کچھ بھی نہیں ہوتا تھا اور یہ بھی کے وہ تھوڑا کمزور بھی ہوتا جا رہا تھا جس پہ اُس نے سوچ لیا تھا وہ کسی بہانے دلاور خان کو یمان کی بیماری کا ضرور بتائے گی۔ روزی سے ملنے کے ایک ہفتہ بعد یمان کو اُس کا میسج موصول ہوا تھا کہ وہ اُس کے ساتھ اپنا رشتہ ختم کرتی ہے یمان نے جب یہ میسج دیکھا تو اُس نے کوئی خاص ری ایکٹ نہیں کیا تھا کیونکہ وہ خود ایسا ہی کچھ چاہتا تھا۔ اور ارمان نے یمان سے تو بات کر لی تھی مگر اُس میں فجر سے یہ بات کرنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔ حویلی میں شبانہ نے بہت بار شازم کو نقصان پہنچانا چاہا تھا مگر کوئی موقع اُس کے ہاتھ نہیں آتا تھا کیونکہ شازم یا تو سارا وقت ماہی کے پاس ہوتا تھا یا پھر کلثوم بیگم اور فاریہ بیگم کے پاس جنہوں نے شازل کے اسلام آباد جانے پہ پابندی لگائی ہوئی تھی اس لیے وہ بھی فلحال شازم کی پیدائش کے ڈیڑہ ماہ سے یہی تھا کیونکہ وہ بھی یہاں ٹھیک تھا اپنے بچے اور بیوی کے سنگ خوش تھا ویسے بھی شازم میں سب کی جان اٹکی ہوئی تھی کبھی کسی ایک کی گود میں ہوتا کسی دوسرے کی گود میں۔



دلاور خان پریشانی سے گاڑی ڈرائیو کرتے ڈاکٹر حمید کے ہسپتال جا رہے تھے جنہوں نے اُن کو ایسی خبر سنائی تھی جس پہ وہ یقین کرنے سے بالکل قاصر تھے۔ وہ نہیں جانتے تھے وہ ہسپتال کیسے پہنچے کتنی بار ان

Posted On Kitab Nagri

کا ایکسڈنٹ ہوتے ہوتے بچا تھا۔ مگر وہ جیسے ہی ڈاکٹر حمید کے کیمین میں آئے تو اُن کے ساتھ خاموش بیٹھے یمان کو پہلے سے وہاں موجود بیٹھا پایا۔

یہ کیا بات کہی تم نے کے یمان کو برین ٹیو مر ہے؟ کس نے کہا ایسا تم سے؟ دلاور خان ڈائریکٹ اصل بات پہ آئے۔

اُس سے جس سے یمان کا علاج چل رہا ہے دو ماہ سے وہ ڈاکٹر میراجا نے والا تھا اس بات سے میں خود لاعلم رہتا اگر پڑسو میں اُس سے ملنے ہسپتال نہ جاتا اگر میں نے پڑسو یمان کو اُس ہسپتال سے نکلتا دیکھا پھر ڈاکٹر شجاع سے پوچھا تو اُس نے میرے ساتھ یمان کا کیس ڈسکس کیا اور اُس نے یہ بھی بتایا وہ پورے دو ماہ سے یمان کو قائل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کے وہ آپریشن کروائے مگر یمان اپنی بات پہ بضد ہے کے اُس کو آپریشن نہیں کروانا بلکہ تڑپ تڑپ کے مرنا ہے۔ دلاور خان کے سوال پہ ڈاکٹر حمید جیسے پھٹ پڑے تھے دلاور خان بس ساکت سے اُن کو دیکھنے لگے جب کی یمان کی نظریں غیر معی نقطے پہ ٹکی ہوئی تھی۔

www.kitabnagri.com

میرامنہ کیا دیکھ رہے ہو دلاور اپنے یمان سے پوچھو میں نے کہا تھا تمہیں بار بار کہا تھا یمان کے دماغ کا آپریشن ضروری ہے مگر نہیں تمہارے نزدیک میری بات کی اہمیت نہیں تھی تب یمان کے بے جاضر کی اہمیت تھی اب نتیجہ آگیا سامنے برین ٹیو مر ظاہر ہوا ہے۔ ڈاکٹر حمید نے دلاور خان کو کچھ بولتا نہ دیکھا

Posted On Kitab Nagri

بس خود پہ نظریں محسوس کی تو سخت بھرے لہجے میں دلاور خان سے بولے جن کو اُن کی بات سے چُپ ہی لگ گئی تھی۔

تم کیوں خاموش ہو ایمان تمہارے لیے تو یہ جشن کا دن ہونا چاہیے تم خود کہتے تھے نہ حرام کی موت مرنا نہیں چاہتے اور یہ زندگی تم جی نہیں سکتے تمہیں مرنے کا شوق تھا تو خوش ہو جاؤم *وت آہستہ آہستہ آرہی ہے تمہارے پاس۔ دلاور خان نے اچانک ایک دم خاموش بیٹھے ایمان نے سے کہا جو اپنی جگہ ساکت و جامد تھا۔

میں م *رنا چاہتا تھا پر میں اب جینا چاہتا ہوں مجھے مرنا نہیں ہے ڈیڈ مجھے جینا ہے۔ ایمان دلاور خان کی بات سنتا اُن کے پاس آتا دیوانوں کی طرح ایک ہی بات بار بار دہرانے لگا جس کو سن کر دلاور خان اور ڈاکٹر حمید اپنی جگہ حیران ہو گئے تھے۔

ایمان۔ دلاور خان کے منہ سے الفاظ نکلنے سے انکاری ہوئے تھے۔
جی ڈیڈ میں سچ کہہ رہا ہوں وہ مجھے مل گئی ہے میں اب اُن کو پاسکتا ہوں مجھے جینا ہے اگر میں م *ر گیا تو وہ کسی اور کی ہو جائے گی اور میں اُن کو کسی اور کا ہونے نہیں دے سکتا۔ ایمان کی آنکھ سے ایک آنسو نکل کر ڈاڑھی میں جذب ہوا تھا جس کو دیکھ کر دلاور خان تڑپ اُٹھے تھے انہیں ایمان نے آج بھی حیران کر دیا تھا اُن کو حیرت ہو رہی تھی آج بھی ایمان کو اپنی زندگی کی فکر نہیں تھی اُس کو بس ایک بات کی پرواہ تھی اگر وہ مر جاتا ہے تو اُس کی محبت کسی اور کی ہو جائے گی۔

Posted On Kitab Nagri

کون ہے وہ؟ کب اور کہاں دیکھا تم نے اُس کو اچانک سے؟ دلاور خان اُس کی بکھری حالت دیکھ کر بس یہ پوچھ پائے مزید بحث کرنے کا تو جیسے کوئی وجاہت ہی نہیں تھی مگر کچھ دیر کے لیے یمان کو دوبارہ سے چپ سی لگ گئی تھی۔

آ۔۔۔ آروش آپ کی بیٹی۔ یمان نے بلاخر اُن کے سامنے اپنی چپی توڑی تو دلاور خان پھٹی پھٹی نظروں سے یمان کو دیکھنے لگے جو کسی مجرم کی طرح اپنا سر جھکائے بیٹھا تھا اُس کی حالت کسی ہارے ہوئے جواری سے کم نہیں لگ رہی تھی

پہلے کیوں نہیں بتایا تھا کبھی؟ اتنا وقت تو ہو گیا ہے تھا آروش کو گھر آئے۔ دلاور خان بس یہی پوچھ پائے۔

سوچا تھا پہلے خود سے اُن کو راضی کر لوں پھر آپ سے بات کروں مگر ڈیڈ وہ ابھی تک میری محبت پہ یقین نہیں کرتی پتا نہیں کیا بے یقینی ہے اُن کو میں جو بھی کر لوں جیسا بھی کر لوں اُن کو اعتبار ہی نہیں آتا۔ یمان بے بسی سے بولا

www.kitabnagri.com

پریشان مت ہو کیونکہ اب تمہیں مزید پریشان ہونے کی ضرورت نہیں یمان اب وہ ہو گا جو تم چاہتے ہو تم بس آپریشن ہو جانے دو۔ دلاور خان اُس کے بالوں میں ہاتھ پھیر کر بولے

Posted On Kitab Nagri

آپریشن میں بچنے سے زیادہ مرنے کے چانسز زیادہ ہیں میں پہلے اُن سے نکاح کروں گا اُس کے بعد آپریشن کے لیے حامی بھروں گا آپ بس اُن کو نکاح کے لیے راضی کرے۔ یمان ضدی لہجے میں بولا تو دلاور خان نے ڈاکٹر حمید کو دیکھا جو کندھے اُچکا گئے تھے۔



آج صبح سے حریم کی طبیعت بگڑ گئی تھی جس لیے دُرید اُس کو ہسپتال لایا تھا فاریہ بیگم اُس کے ساتھ تھی۔ ہسپتال پہنچتے ہیں حریم کو ایمر جنسی وارڈ میں لے جایا گیا تھا جس وجہ سے دُرید کے اندر عجیب قسم کے خدشات بیٹھ گئے تھے اُس کا ہر عضو و حریم اور اُس کے بچے کی صحت یابی کے لیے دعا گو تھا۔

چچی جان ڈاکٹر نے آپریشن کا بولا ہے۔ دُرید پریشانی سے فاریہ بیگم سے بولا

کچھ نہیں ہوتا دُرید ان شاء اللہ آپریشن کی نوبت نہیں آئے گی تم بس خود کو پرسکون رکھو۔ فاریہ بیگم نے اُس کو تسلی کروائی۔

ابھی تو تین سے چار دن رہتے تھے نہ۔ دُرید پر سوچ لہجے میں فاریہ بیگم سے بولا

رہتے تو تھے مگر حریم کی طبیعت خراب ہو گئی تھی شاید اس لیے بول رہے ہو۔ فاریہ بیگم نے کہا

آپ دعا کرے۔ دُرید بس یہی بول پایا۔



آپ کہاں جا رہے ہیں؟ ماہی نے شازل کو تیار ہوتا دیکھا تو پوچھا

اسلام آباد حریم ہو سہیل میں ہے۔ شازل نے جواب دیا

Posted On Kitab Nagri

ابھی تو دن ہیں نہ؟ ماہی نے کہا
ہممم مگر اُس کی اچانک طبیعت خراب ہو گئی ہے لالہ کا فون آیا تھا مجھے جانا ہے اُن کو ضروری پڑ سکتی
ہے۔ شازل نے جواب دیا
اچھا میں بھی چلوں ساتھ؟ ماہی نے پوچھا
شازم تنگ کرے گا ویسے بھی اس کو سردی لگ جاتی ہے اور ایسے موسم میں اتنا لمبا سفر بچے کے لیے
ٹھیک نہیں۔ شازل نے کہا
میں شازم کو کمبل میں ڈھانپ لوں گی اور پھر آپ گاڑی کا ہیٹر آن کر لینا اور اتنا لمبا سفر بھی نہیں مجھے
حریم کا بے بی دیکھنا ہے۔ ماہی بضد ہوئی۔
شازم اماں سائیں کے حوالے کرو پھر ہم چلتے ہیں۔ شازل نے کچھ سوچ کر کہا تو ماہی نے اُس کو گھورا
شازل دو ماہ کا بچہ اپنی ماں کے بنا کیسے رہے گا؟ ہزار کام ہوتے ہیں بچے کے ایک اور ہمارا شازی ہے بھی
ابھی بہت چھوٹا۔ ماہی نے جیسے اُس کی عقل پہ ماتم کیا۔
وہ ہی تو تمہیں سوچنا چاہیے یہ ابھی اتنا بڑا نہیں ہوا جو اس کو ساتھ لیکر کہیں بھی آیا جایا جائے اس لیے تم
یہی رکو ایک دو دن کی تو بات ہے خیر سے بچہ ہو جائے پھر واپس آنا ہے۔ شازل نے نرمی سے اُس کو
سمجھایا
اچھا ٹھیک ہے جلدی۔ ماہی نے نیم رضامندی دی تو شازل مسکرایا

Posted On Kitab Nagri

اپنا اور شازم کا خیال رکھنا۔ شازل اُس کے ماتھے پہ بوسہ دے کر کہتا باہر کی طرف بڑھ گیا۔



آپ بابا کو کال کرے نہ مجھے ہسپتال جانا ہے ایمر جنسی ہے۔ آروش نے پریشان سے زوبیہ بیگم سے کہا وہ راستے میں ہیں مگر آروش تم پورا ایک ماہ وہاں گزار چکی ہوں اب پھر تم وہاں جانا چاہتی ہو کیونکہ پھر کسی کی ڈیلیوری ہے تم کوئی ڈاکٹر تو نہیں۔ زوبیہ بیگم نے کہا

میں ڈاکٹر نہیں ہوں مگر مجھے ابھی وہاں رہنا چاہیے تھا کیونکہ میں نے حریم سے وعدہ کیا تھا میں اُس کی ڈیلیوری کے آخری ماہ میں اُس کے ساتھ رہوں گی یا یہاں بلوالوں کی مگر آپ لوگوں کو میرا وہاں جانا پسند نہیں آیا جبکہ وہ اسی شہر میں تھے۔ آروش نے سنجیدگی سے کہا ہاں تو وہ لڑکی یہاں رہ لیتی۔ زوبیہ بیگم نے کہا

دُرید لالہ کو ٹھیک نہیں لگا تھا۔ آروش نے وجہ بتائی۔

ایک تو ان گاؤں والے کے مسائل بہت ہیں خیر تم ڈرائیور کے ساتھ چلی جاؤں۔ زوبیہ بیگم نے سر جھٹک کر کہا

میں ایسے کسی کے ساتھ چلی جاؤں۔ آروش کو بُرا لگا۔

اچھا میں ارمان کو کال کرتی ہوں وہ تمہیں چھوڑ آئے گا گھر کا بچہ ہے وہ تم بھی تو اتنے عرصے سے اُس کو جانتی ہوں۔ زوبیہ بیگم نے کہا

ٹھیک ہے مگر پھر آپ نجمہ کو بھی کہیے گا وہ ساتھ آئے۔ آروش کچھ سوچ کر بولی

Posted On Kitab Nagri

نجمہ کیوں؟ زوبیہ بیگم نے تعجب سے پوچھا

اکیلے ٹھیک نہیں لگتا۔ آروش نے اتنا کہا ہی تھا جب دلاور خان اور یمان گھر کے اندر داخل ہوئے اُن دونوں کے اتنے سنجیدہ تاثرات دیکھ کر آروش کو شک گنہرا۔

السلام علیکم بابا۔ آروش نے دونوں کو دیکھ کر سلام کیا

وعلیکم السلام تم کہی جا رہی ہو؟ دلاور خان نے اُس کو عبائے میں ملبوس دیکھا تو پوچھا یمان جو سیدھا اپنے کمرے میں جا رہا تھا دلاور خان کی بات پہ پلٹ کر آروش کو دیکھا جو عبائے اور حجاب میں تھی۔

جی ہسپتال جانا ہے میری کزن کی ڈیلیوری ہے آپ کا انتظار کر رہی تھی کے آپ چھوڑ آئے۔ آروش نے بتایا

میں چھوڑ آتا ہوں۔ یمان اُس کی بات سُنتا فورن سے بولا

اُس کی ضرورت نہیں شکریہ۔ آروش بنا اُس کو دیکھ کر بولی۔

میں چھوڑ آؤں گا اور مجھے ایک ضروری بات بھی کرنی ہے آروش سے۔ دلاور خان نے یمان کو دیکھ کر کہا

تو اُس نے خاموش سے سر اثبات میں ہلایا



حریم کیسی ہے؟ دُرید نے ڈاکٹر کو باہر آتا دیکھا تو فورن سے اُس کی طرف بڑھ کر بولا

جی وہ اب ٹھیک ہے ڈیلیوری بھی آج ہوگی۔ ڈاکٹر نے بتایا

آپریشن ہوگا؟ دُرید کسی خدشے کے تحت بولا

Posted On Kitab Nagri

ہم نہیں کیونکہ اُن کی طبیعت بہت سنبھل چُکی ہے اور دن بھی پوری ہیں تو ایسا نہیں ہوگا۔ ڈاکٹر نے پروفیشنل انداز میں کہا

تین چار دن رہتے ہیں ابھی اور یہاں کی ایک ڈاکٹر نے کہا تھا ڈیلیوری کے آخری دن بچہ گرو کرتا ہے میرا مطلب وزن وغیرہ جو ہوتا ہے اگر آج ہوگا تو بچے کو کوئی نقصان وغیرہ تو نہیں ہوگا نہ۔ دُرید نے سوالیہ نظروں سے اُن کو دیکھ کر کہا

کہا ہو گا مگر اب سب نارمل ہے آپ بس دعا کرے ماں اور بچہ اللہ کے فضل سے دونوں ٹھیک ہے۔ ڈاکٹر نے کہا تو دُرید نے شکر کا سانس خارج کیا

[illegible]

آپ کو شاید کوئی ضروری بات کرنی تھی؟ دلاور خان نے گاڑی ہسپتال کے پاس روکی تو آروش جو سارے راستے میں انتظار میں تھی کے کب دلاور خان کوئی بات کرے گا مگر اُس کو کوئی بات نہ کرتا دیکھ کر خود ہی بات کی۔

ہاں مگر اب شاید وقت ٹھیک نہیں تم گھر آ جاؤں گی تو بات ہو جائے گی۔ دلاور خان نے کہا

آپ اب بھی مجھ سے بات کر سکتے ہیں اگر آپ کو مناسب لگے۔ تو۔ آروشنے کہا

مجھے آج پتا چلا کہ یمان کو برین ٹیومر ہے۔ دلاور خان نے کہا تو آروش چپ سی ہو گئی تھی وہ دلاور خان کے چہرے سے اُن کی تکلیف کا اندازہ باخوبی لگا سکتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ آپ کو عزیز ہے؟ آروش نے غور سے اُس کا چہرہ دیکھ کر پوچھا۔

سترہ اٹھارہ سال کا تھا یمان جب وہ مجھے خون میں لت پت سڑک پہ نیم مردہ حالت میں ملا تھا اُس کے سینے میں دو گولیاں ماری گئی تھی سر سے خون الگ سے بہہ رہا تھا جب میں نے اُس کو ایسی حالت میں دیکھا تو یہ سوچنے لگا کوئی ایک بچے کو اتنی بے رحمی سے کون مار سکتا ہے اور کیوں؟ (دلاور خان کی بات پہ آروش کا وجود لرز اٹھا آج پھر وہ واقعہ اُس کی آنکھوں کے سامنے لہرایا جس کو وہ بہت پیچھے چھوڑ آئی تھی) "میرے ڈرائیور نے کہا مجھ سے کہ اُس کو ہسپتال لے جانے کی ضرورت نہیں کیونکہ وہ مر گیا ہو گا مگر میرا دل مان نہیں رہا تھا عجیب قسم کی ایک انسیت مجھے اُس سے محسوس ہونے لگی وہ نے اُس کی سانسیں چیک کی جو بہت مدہم سے چل رہی تھی میری اُس وقت اسلام آباد کی فلائٹ تھی میں کبھی کراچی میں زیادہ عرصہ نہیں رہا تھا اُس بار بھی اپنے ایک شوٹ کی وجہ سے گیا تھا جہاں اتفاق سے مجھے یمان بھی ملا تھا پھر جب ہم ہسپتال پہنچے تو ڈاکٹر اُس کا چیک اپ کیے بنا مردہ قرار دیا پولیس کیس نہیں بناتا تھا ضرور بنتا مگر میری ایک پہچان تھا ایک نام تھا میں نے سب ہینڈل کر لیا تھا ڈاکٹروں نے اُس علاج کرنا شروع کیا دو گولیاں نکلا چکے تھے اور مجھ سے کہا اگر گولی مارنے والا کا نشان تھوڑا بھی پکا ہوتا تو ایک گولی سیدھا یمان کے دل میں لگتی۔ (آروش کو گھٹن کا احساس ہونے لگا تھا بے ساختہ اُس نے اپنا نقاب اتارا تھا وہ نہیں جانتی تھی دلاور خان کیوں اُس کو یہ سب ایسے اچانک سے بتا رہا ہے مگر جو بھی تھا یہ حقیقت سن کر آروش کو ایک بار پھر سے اپنا آپ مجرم لگنے لگا تھا کیونکہ اُس نے بس یمان کو مار کھاتے دیکھا تھا اُس

Posted On Kitab Nagri

کے بعد یمان کنہ تکلیفوں سے گنہ راوہ ان سب سے جان کر بھی انجان تھی) مگر اللہ کا شکر تھا گولی دل کے پاس تھی دل پہ نہیں لگی تھی ورنہ یمان آج زندہ نہ ہوتا وہ گولیوں سے توبچہ گیا مگر جو اُس کے سر پہ وار ہوا تھا اُس نے یمان کے دماغ کی رگوں کو ڈمیج کیا تھا ایک سے ڈیڑھ سال تک وہ کومہ میں رہا تھا جب ہوش آیا تو اپنے گھر جانے کی ضد کی مگر تب وہ اُس حالت میں نہیں تھا جو سفر کر پاتا ایک دو ماہ تک میں نے اُس کو ٹالا پھر ہم جو کراچی سے لاہور سے اسلام آباد پھر لاہور سے اسلام آباد آگئے تھے دوبارہ کراچی آگئے تو ایک فی خبر ہماری منتظر تھی پتا ہے کونسی بات ہے؟ دلاور خان نے گردن موڑ کر آروش کو دیکھا جس کی رنگت فق تھی اُس کا وجود ہلکے سا کانپ رہا تھا۔

ک کیا؟ آروش نے ہمت جمع کر کے پوچھا

یمان کی ماں اس فانی دُنیا سے چل بسی ہے وجہ اپنے بیٹے کی جُدائی تھی کتنا بد نصیب بیٹا تھا نہ جو اپنی ماں کا چہرہ بھی نہ دیکھ پایا نہ اپنی ماں کے جنازے کو کندھا دیا اور کتنی بد نصیب وہ ماں تھی جو مرتے وقت اپنے بیٹے کو یاد کرتی رہی مگر اُس سے مل نہ پائی زیادہ تر والدین بیٹے کی خواہش اس وجہ سے کرتے ہیں کہ تاکہ وہ اُن کے بوڑھے پے کا سہارہ بنے مگر یمان کی ایک غلطی نے اُس سے اپنے ماں باپ سے دور کر دیا وہ اپنے اصل سے چھوٹ گیا۔ دلاور خان گہری سانس بھر کر خاموش ہو گئے تھے۔ جب کی آروش کے منہ سے ایک سسکی برآمد ہوئی تھی وہ چاہ کر بھی خود کو رونے سے باز نہیں رکھ پائی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اُس کو اپنالوں بیٹا وہ مر رہا ہے تم اُس کو جینے کی اُمید تھما دوں۔ دلاور خان نے اچانک کہا تو آروش بے یقین نظروں سے دلاور خان کو دیکھنے لگے جو سامنے کی طرف دیکھ رہے تھے۔

یہ آپ کیا بول رہے؟ آروش نے کہا

یمان نے مجھے دیا ہے وہ جس کو کالج لائیف میں چاہتا تھا وہ تم ہو۔ دلاور خان نے بتایا

جو وہ مجھ سے چاہتا ہے وہ ناممکن ہے۔ آروش نے کہا

کیوں ناممکن ہے بیٹا؟ دلاور خان کو سمجھ نہیں آیا

بس ناممکن ہے اور مجھے ہو سپٹل جانا ہے۔ آروش اتنا کہتی نقاب پہنے لگی۔

سنگدلی کا مظاہرہ مت کرو اتنا آروش وہ چاہتا ہے تمہیں۔ دلاور خان نے افسوس سے اُس کو دیکھ کر کہا

پر میں ایسا کچھ نہیں چاہتی آپ کے لیے منہ بولے بیٹے سے زیادہ اپنی بیٹی کے فیصلے کی اہمیت ہونی

چاہیے۔ آروش اتنا کہتی گاڑی کا دروازہ کھول کر ہسپتال کے اندر جانے لگی۔



www.kitabnagri.com

یہ مجھے دے میں اس کو اپنی گود میں اٹھاؤ۔ شبانا بھی نہا کر باورچی خانے میں جانے کا ارادہ کیے ہوئے تھے

جب اُس کی نظر شازم پہ پڑی جو کلثوم بیگم کی گود میں تھا۔

یہ پکڑو میں بھی نماز پڑھ لوں۔ کلثوم بیگم شازم کو شبانا کی گود میں دے کر بولی تو شازم اپنی آنکھیں بڑی

بڑی کرتا شبانا کو دیکھنے لگا جو اُس کو تیکھی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

سُنا ہے تجھے سردی بڑی لگتی ہے۔ کلثوم بیگم کے جانے کے بعد شبانا شازم کے اطراف لپیٹے ہوئے کمبل کو کھول کر اُس سے بتانے لگی تو جب کمبل سارا کھل گیا تو شازم اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھ ہلانے لگا۔ بڑی جلدی تھی اس دُنیا میں آنے کی۔ شبانا اُس کا چھوٹا سا ہاتھ پکڑ کر بولی تو شازم کا دوسرا چھوٹا سا ہاتھ اُس کے کھلے ہوئے گیلے بالوں میں بُری طرح سا الجھا تھا۔

آہ۔ شبانا جو اُس کو گھورنے میں مصروف تھی اپنے سر پہ کچھ کچپاؤ محسوس کر کے اُس کی چیخ نکلی تھی وہ شازم کا ہاتھ چھوڑتی اُس کے دوسرے ہاتھ سے اپنے بال نکالنے لگی کیونکہ شازم کے ہاتھ کی مٹھی بند ہو گئی تھی۔

مٹھی کھولو اپنی۔ شبانا اپنے سر میں اٹھتی ٹیسوں کو برداشت کرتی شازم سے ایسے بولی جیسے وہ اُس کی بات سمجھ رہا ہو وہ اپنا سر اُس پہ جھکانے لگی تاکہ اُس کی مٹھی آسانی سے کھول سکے مگر ایسے میں شازم اپنا دوسرا ہاتھ اُس کے چہرے پہ پھیرنے لگا تو شبانا کی آنکھ کا نشانہ ہو گیا۔ شبانہ بُری طرح سے پھسی تھی۔ ماہی جو خود شازم کو لینے آئی تو اُس کو ایسے دیکھا تو فوراً سے بھاگ کر شبانا کے پاس آئی۔

یہ آپ نے کمبل کیوں اتارا یہ چھوٹا سا بچہ ہے یہ تو خیال کرتی۔ ماہی شازم اُس سے لیتی فکر مندی سے بولی کچھ نہیں ہوتا اسے میرے بال نوچے ہیں تمہارے بیٹے نے۔ شبانا نے تیز آواز میں کہا تو ماہی نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

شازم اب اتنا بڑا بھی نہیں ہوا جو کسی کے بال نوچے آپ کو چاہیے تھا اپنے بال باندھ لیتی ایسے میں کسی بچے کے ہاتھ میں بال اٹک تو جاتے ہیں نہ۔ ماہی شازم کے گرد کمبل اُڑھ کر شبانا کو جواب بولی۔

اس کو اپنے بستر پہ لیٹایا کرو میں نیچے نہ دیکھو دو بارہ۔ شبانا نے دونوں کو گھورا سارا دن اپنے بستر اور بے بی کاٹ میں ہوتا ہے اب تھوڑا کھلی فضا میں آیا تو آپ کو ناگوار لگ رہا ہے۔ ماہی کو اُس کی بات بُری لگی تو کہا

یہ کھلی فضا نہ اپنے کمرے میں اس کو دیا تھا یہاں دینے کی ضرورت نہیں اللہ جانے میرے کتنے بال ٹوٹے ہو گے۔ شبانا اُس کو سخت لہجے میں سُنا تی اپنے بالوں کو دیکھ کر بڑبڑائی۔

چلو ماما کا شہزادہ اب سونے کا وقت ہو گیا ہے ہم اپنے کمرے میں جائے گے۔ ماہی شبانا کو نظر انداز کرتی شازم کو پچکارنے لگی جو اُس کو دیکھ رہا تھا۔

میرا بچہ مجھے امی کب بولے گا؟ ماہی اُس کے ماتھے پہ بوسہ دیتی بتاتے کرتی سیڑھیوں کی طرف بڑھنے لگی۔ شبانا بھی جلدی کڑھتی باورچی خانے میں جانے لگی۔



آروش شازل دُرید اور فار یہ بیگم یہ سب بیٹھے انتظار میں تھے کے کب ڈاکٹر اُن کو کوئی خوشخبری سُنا تی ہے شہباز شاہ بھی آنے والے تھے مگر اُن کو کوئی کام پڑ گیا تھا جس وجہ سے شہر نہ آپائے مگر آروش کا زیادہ تر توجہ دلاور خان کی باتوں کی طرف تھیں وہ چاہ کر بھی اپنا ذہن اُن کی باتوں سے جھٹک نہیں پار ہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

مُبارک ہو بیٹی ہوئی ہے۔ ڈاکٹر نو مولود بچے کو اپنی گود میں اُٹھاتی باہر آ کر اُن سب سے مسکرا کر بولی تو سب خدا کا شکر ادا کر کے اُٹھ کھڑے تھے۔

مجھے دے۔ دُرید تیر کی تیزی سے ڈاکٹر کی طرف بڑھ کر اُس سے بچی لی جس کی آنکھیں بند تھی۔
بڑی خاموشی سے آئی ہے شازم تو رو کر پیدا ہوا تھا۔ شازم بچی کو دیکھ کر بولا تو فاریہ بیگم نے اُس کو گھورا
اُن سب سے بے نیاز دُرید بچی کے چہرے پہ اپنا شفقت بھرا لمس چھوڑ رہا تھا۔

حریم کیسی ہے؟ آروش نے ڈاکٹر سے پوچھا
شی از فائِن تھوڑی دیر تک آپ اُس سے مل سکتے ہیں۔ ڈاکٹر نے بتایا۔
بہت پیاری ہے ماشا اللہ لائیک پرنسز۔ شازل بچی کو دُرید کی سے لیکر اپنی بانہوں میں اُٹھا کر بولا۔
مجھے بھی تو دے۔ آروش نے کہا تو شازل نے اُس کو زبان دیکھائی جس پہ آروش نے معصوم شکل بنائے
دُرید کو دیکھا

تو اپنا بچہ یہ ہمیں دے۔ دُرید کی بات پہ آروش جہاں خوش ہوئی تھی وہاں شازل کا منہ کھلہ کھلہ رہ گیا
تھا۔

اب میں کسی کو اپنا بچہ نہیں دوں گا۔ دُرید نے بچی آروش کو دی تو شازل نے کہا
دیکھتے ہیں۔ دُرید نے چیلنج کرتی نظروں سے اُس کو دیکھا

Posted On Kitab Nagri

چھوٹا ہونا بھی ایک عذاب۔ شازل منہ بناتا کہہ کر بیچ پہ بیٹھ گیا جس پہ سب نے نفی میں سر اثبات میں ہلایا۔

○○

ہمیں یقین نہیں آ رہا یہ ہماری بچی ہے۔ حریم بچی کو دیکھتی عجیب کیفیت میں بولی اُس کی آنکھوں میں خوشی کے مارے آنسو آ گئے تھے۔

یقین کر لوں بچے۔ فار یہ بیگم نے مسکرا کر کہا جب کی آ روش نے اُس کو اپنے ساتھ لگایا

نام سوچا ہے کوئی؟ آروش نے پوچھا

حورم۔ حریم اتنا بتا کر بچی کا ماتھا چوما

ماشاء اللہ بہت پیارا نام کیا ہے۔ فار یہ بیگم اور آروش ایک ساتھ بولی۔

○○

لالہ آپ حریم سے ملنے نہیں جائینگے؟ سنازل نے دُرید سے پوچھا جو خاموش کھڑا تھا۔

میں اب اُس سے نکاح کے دن ملنے جاؤں گا میں نہیں چاہتا وہ مجھے دیکھ کر کچھ بُرا فیل کرے۔ دُرید ہلکی مسکراہٹ سے بولا

وہ بُرا فیل کیوں کرے گی؟ آپ کو جانا چاہیے اور کیا وہ آپ سے نکاح کرے گی آئے مین جو اُس کے ساتھ ہوا ہے۔ شازل ہیچ کاہٹ سے بولا

Posted On Kitab Nagri

اُس کو راضی ہونا پڑے گا میں اُس کو راضی کر لوں گا جانتا ہوں غصہ ہوگی مگر پھر سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔ دُرید کا لہجہ پُر امید تھا۔

ہو پ سو۔ شازل بس یہی بول پایا۔



یمان کے ساتھ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ ابھی تو اُس نے بہت ساری خوشیاں دیکھنی تھی۔ دلاور خان نے زوبیہ بیگم کو یمان کے "برین ٹیومر" کا بتایا تو انہوں نے اپنا سر پکڑ لیا تھا وہ چاروں بھی اپنی جگہ پریشان ہو گئی تھیں۔

مجھے تو شروع سے ہی شک ہو گیا تھا کہ آروش اور یمان کا کوئی نہ کوئی سین ضرور ہے۔ نور نے کہا مجھے تو حیرت اس بات پہ ہے کہ ہم نے یہ بات محسوس کیوں نہیں کی کہ جب سے یہاں آروش آئی ہے تب سے یمان میں خاصا بدلاؤ آیا تھا۔ زوبیہ بیگم نے کہا ڈیڈ آپ آروش سے بولے وہ یمان کے لیے راضی ہو جائے اب کیا وہ اُس کی جان لیکر رہے گی۔ زر گل نے دلاور خان سے کہا

زر۔ زوبیہ بیگم نے اُس کو ٹوکا

نوموم اس ٹوچ ناؤ آروش آخر چاہتی کیا ہے؟ چلو مان لیا پہلے ذات پات کا مسئلہ تھا گھر والے نہیں مانے واٹ ایور جو کچھ بھی تھا مگر اب تو ایسا نہیں نہ کچھ آپ فادر ہیں اُس کے ایسا چاہتے ہیں کہ یمان اور اُس کا نکاح ہو جائے تو آروش کو کیا مسئلہ ہے؟ یمان میں کس چیز کی کمی ہے ویل میسنر ڈھے ویل ایجو کیٹڈ ہے گڈ

Posted On Kitab Nagri

لُنگ ہینڈ سم ہے اور سب سے بڑی بات اُس کو چاہتا ہے آروش کیوں اپنی بات پہ بضد ہے۔ زرفشاں
سنجیدگی سے بولی۔

میں آروش کو راضی کر لوں گا اُس کی بے جاضد پہ میں یمان کی زندگی خطرے میں نہیں ڈال سکتا۔ دلاور
خان گہری سانس بھر کر بولے

یس ڈیڈ یو کین ڈواٹ۔ زرنور نے بھی کہا تو انہوں نے ہنکارہ بھرا۔
پر ڈیڈ یمان پہلے آپریشن کیوں نہیں کروانا نکاح کیوں چاہتا ہے؟ زرگل پر سوچ لہجے میں بولی۔
پتا نہیں۔ دلاور خان نے لاعلمی کا مظاہرہ کیا۔



کچھ دن بعد!

آپ اتنا جلدی جا رہی ہیں شازم کی باری پہ تو پورا ایک ماہ تھی اور اب ہماری حورم کی باری پہ بامشکل ایک
ہفتہ رہی ہے۔ حریم نے شکوہ کناں لہجے میں آروش سے کہا جو بیڈ پہ لیٹی حورم کے ساتھ مصروف تھی
میرا بس چلے تو میں یہاں سے کہیں نہ جاؤں مگر دلاور بابا نے کہا ہے تو مجھے جانا پڑے گا۔ آروش نے
گہری سانس بھر کر بتایا

پھر کب آئے گی؟ حریم نے اُداسی سے پوچھا

ان شاء اللہ جلد۔ آروش نے مسکرا کر کہا

اچھا۔ حریم بس یہی بولی

Posted On Kitab Nagri

تم حورم کو بے بی کارٹ میں ڈالو میں آتی ہوں۔ آروش بیڈ سے اُٹھ کر حریم سے بولی ڈالتی ہوا ایک تو یہ سوتی بہت ہے۔ حریم منہ بنا کر حورم کو دیکھ کر بولی

کچھ دنوں کی بات ہے پھر کہو گی یہ سوتی کیوں نہیں کیونکہ اکثر بچے رات کے وقت ہی تنگ کرتے ہیں اپنی ماں کو۔ آروش اُس کی بات پہ نفی میں سر ہلا کر بولی تو حریم ہنس کر حورم کو اپنی گود میں اُٹھانے لگی جب کی آروش کمرے سے باہر آئی تو اُس کا سامنا دُرید سے ہوا جس کے ہاتھوں میں ایک شاپنگ بیگ تھا۔

لالہ یہ؟ آروش نے سوالیہ نظروں سے دُرید کو دیکھا۔

اب تو ہمارا نکاح ہو سکتا ہے نہ تم نے ایک بار خود بتایا تھا حریم یہ بات جانتی ہے کہ میں نے تابش کا قتل کیا تھا۔ دُرید نے سنجیدگی سے بولا

جی میں نے ایک بار باتوں ہی باتوں میں اُس کو بتا دیا تھا پر حریم نے کبھی مجھ سے ذکر نہیں کیا تھا پھر اور اب نکاح آپ جلد بازی کر رہے ہیں۔ آروش پریشان ہوئی

یہ جلد بازی نہیں ہے حریم ایسے مجھے کبھی حورم کے پاس نہیں جانے دے گی دوسرا وہ حورم کی اکیلی پرورش نہیں کر سکتی وہ خود ابھی چھوٹی ہے اور مجھے یہ بتاؤ تم ایک ہفتے سے یہاں ہو تم نے حورم کو میرے پاس دیکھا؟ دُرید سنجیدگی سے کہتا آخر میں اپنی سوالیہ نظریں اُس پہ لگائی۔

نہیں لالہ۔ آروش نے نظریں چرائی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ جان بوجھ کر حورم کو مجھ سے دور کرنا چاہتی ہے پر میں ایسا ہونے نہیں دوں گا۔ دُرید اٹل انداز میں بولا
آپ کو لگتا ہے وہ مان جائے گی؟ آروش نے جھجک کر پوچھا

اُس کو ماننا ہو گا کیا میری ایک غلطی کی وجہ سے خود کو ہمیشہ کے لیے مجھ سے دور رہ پائے گی؟ میں تو اس
بات پہ حیران ہوتا ہوں جہاں پہلے مجھ سے بات کیے بغیر اُس کا گنہارا نہیں ہوتا تھا یہ دو سال اُس نے بنا
مجھ سے کوئی بات بنا کسی شکوہ شکایت کے کیسے گنہارے ہیں۔ دُرید اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر کر پریشانی
سے بولا

آپ جائے حریم کے پاس وہ بولے یا نہ بولے مگر سب جانتے ہیں وہ آپ سے پیار کرتی ہے آپ کو یاد
کرتی ہے بس خود کو ایک خول میں چھپا کے رکھا ہوا ہے۔ آروش نے گہری سانس بھر کر کہا
مجھے حریم کو اس خول سے ہی تو باہر نکالنا ہے۔ دُرید فورن سے بولا تو آروش مسکرا کر سائیڈ پہ ہو گئی جس پہ
دُرید اُس کے سر پہ ہاتھ پھیرتا حریم کے کمرے کی طرف بڑھا۔

دُرید نے حریم کے کمرے کا دروازہ کھولا تو حریم کی پشت دیکھائی دی۔ حریم نے دروازہ کھلنے پہ بے خیالی
میں دروازے کی طرف دیکھا جہاں دُرید شاہ کھڑا تھا آج اُس کو اتنے وقت بعد دیکھ کر حریم نے اندر
ہلچل مچل تھی جس کو وہ سرے سے نظر انداز کر گئی تھی۔

آپ یہاں کیوں آئے ہیں؟ حریم حورم کو بے بی کارٹ میں لیٹا کر دُرید کی جانب متوجہ ہو کر بولی تو دُرید
جو غور سے حریم کا چہرہ دیکھ رہا تھا اُس کی آواز پہ ہوش میں آیا دُرید کو حریم پہلے سے زیادہ کمزور لگی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

یہ کپڑے ہیں پہن کر جلدی سے تیار ہو جاؤ۔ دُرید ہاتھ میں پکڑا بیگ بیڈ پہ رکھ کر اُس سے بولا
ہم کس لیے تیار ہونے لگے بھلا؟ حریم نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگی۔
کپڑے چینج کر آؤ پھر بتانا ہوں۔ دُرید نے اُس کی طرف دیکھ کر جواب دیا
ہمیں کچھ نہیں کرنا اور آپ اپنا بیگ لیکر جائے یہاں سے۔ حریم نے سنجیدگی سے کہا
ہمارا نکاح ہے آج شام اس لیے فورن سے کپڑے تبدیل کر کے آؤ۔ دُرید کی بات اُس کے لیے کسی
دھماکے سے کم نہیں تھی ایک پل کے لیے حریم کی سانس ساکن ہوئی تھی دُرید کی بات پہ۔
ک کی کیا مذاق ہے یہ؟ حریم کی زبان لڑکھڑاسی گئی تھی۔
مذاق کے موڈ میں نہیں ہوں۔ دُرید نے کہا
آپ سے نکاح کرنے سے اچھا ہم خود کشی کر لے۔ حریم نخوت سے سر جھٹک کر بولی
فضول مت بولو حریم۔ دُرید دھاڑا
آہستہ بات کرے ہماری بچی سو رہی ہے۔ حریم جلدی سے حورم کو دیکھ کر دُرید سے بولی
ہماری بچی۔ دُرید اُس کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھ کر اُس کا لفظ اچک کر بولا تو حریم بُری طرح سے
سُٹٹائی تھی اُس کا کہاں عادت تھی دُرید کی ایسی والہانہ نظروں کی۔
ہماری اور تاب

Posted On Kitab Nagri

اس سے آگے ایک لفظ مت بولنا حریم ورنہ مجھ سے بُرا کو نہیں ہوگا۔ حریم کچھ کہنے والی تھی جب دُرید ایک جست میں اس تک پہنچ کر وارن کرنے لگا۔

آپ سے بُرا کوئی اور ہے بھی نہیں سکتا ہمیں آپ سے نکاح نہیں کرنا اس لیے چلے جائے یہاں سے۔ حریم رخ موڑ کر بولی

سوچ لو حریم اگر تم نے انکار کیا تو اُس صورت میں تم کبھی حورم کا چہرہ نہیں دیکھ نہیں پاؤں گی میں اُس کو تم سے دور لیکر جاؤں گا۔ دُرید سخت لہجے میں بولا تو حریم گردن موڑ کر بے یقین نظروں سے دُرید کو دیکھنے لگی جو اُس کے سامنے کھڑا اُس کی بیٹی کے بارے میں ایسے بول رہا تھا

آپ کا ایسا کوئی حق نہیں اور خبردار جو ایسا سوچا بھی تو۔ حریم نے وارن کیا جب کی دُرید ایک نظر اُس پہ ڈال کر کاٹ میں لیٹی حورم کو اٹھا کر بانہوں میں بھرا تو حریم کا دل خوف کے احساس سے دھڑک اٹھا۔ دُرید پلینز حورم مجھے واپس دے آپ ہمارے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہیں؟ حریم نے دُرید کو حورم لیکر کمرے سے باہر جاتا دیکھا تو تیزی سے اُس کے راستے میں حائل ہوتی بولی۔

دُرید کے لب "دُرلا" لفظ پہ گہری مسکراہٹ میں ڈھلے میں تھے آج ایک عرصے بعد اُس نے اپنے لیے حریم سے یہ لفظ سن تھا جو اُس کو پر سکون کر گیا تھا اُس نے نرمی سے حورم کو بیڈ پہ لیٹا کر اُس کا ماتھا چوما پھر حریم کے روبرو آیا جو سہمی ہوئی نظروں سے اُس کو دیکھ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اچھا لگا مجھے در لاسن کر پر اب تمہیں چاہیے دُر لاسے "لا" ہٹا کر بس "در" پہ آ جاؤ اور میں ایسا کچھ نہیں کرنا چاہتا تھا تم بس نکاح کے لیے تیار ہو جاؤ۔ دُرید نے نرمی سے اُس کو دیکھ کر کہا ہم نہیں کرنا

ٹھیک ہے پھر حورم کو بھول جاؤ میں اُس کو پال لوں گا جو میرے لیے مشکل نہیں کیونکہ تم بھی حورم جتنی تھی جب بچھو جان نے تمہارا وجود میرے حوالے کیا تھا تب تو میں چھوٹا تھا پھر بھی تمہارا خیال رکھ لیا کرتا تھا تو اب تو میرے لیے یہ بائے ہاتھ کا کھیل ہیں۔ حریم دوبارہ سے انکار کرنے والی تھی جب دُرید حورم کو ایک بار پھر اٹھانے کے لیے جھکا نہیں نہیں پلیز نہیں

ہم کرینگے آپ سے نکاح بس آپ حورم کو ہم سے دور نہ کرے۔ اُس سے پہلے دُرید حورم کو سچ میں لے جاتا حریم جلدی سے ایک سانس میں بولی تو دُرید کے چہرے پہ خوبصورت مسکراہٹ چھا گئی۔
ڈیس لائیک مائے گڈ گرل تو جاؤ پھر تیار ہو جاؤ۔ دُرید شاپنگ بیگ اُس کو دے کر بولا بہت بُرے ہیں آپ۔ حریم نے کہا

نکاح کے بعد تفصیل سے بتانا کتنا بُرا ہوں ابھی جلدی سے چینیج کر آؤ۔ دُرید اُس کا گال تھپتھپا کر بولا تو حریم اُس کا ہاتھ جھٹکتی واشروم میں جا کر تیز آواز میں دروازہ بند کرنا چاہا مگر اچانک حورم کا خیال آیا تو جی

Posted On Kitab Nagri

بھر کر اپنی بے بسی پہ رونا آیا اُس نے آہستہ آواز میں دروازہ بند کیا اور دروازے سے ٹیک لگا کر کھڑی ہو گئی تھی اُس کو ایک بار پھر دُرید بُرا لگنے لگا تھا کیونکہ آج دُرید نے اُس کی کمزوری پہ وار کیا تھا اُس کو ایسی توقع ہر ایک سے تھی مگر دُرید سے نہیں۔

ہم آپ کو اتنا تنگ کریں گے کہ خود آپ ہمیں چھوڑ دیں گے۔ حریم خود سے اتنا کہتی چونکی پھر بولی چھوڑیں گے کیا وہ؟ آج سے بہت پہلے اُنہوں نے چھوڑ دیا ہے۔ حریم کی آنکھوں سے آنسو نکل کر اُس کے رخسار بھگا گئے۔



آپی مجھے آپ کو کچھ بتانا تھا۔ یمان فجر کو کال کرتا اُس سے بولا
ہاں کہو میں سن رہی ہوں۔ فجر نے کہا

میں نے آپ کا رشتہ طے کر دیا ہے۔ یمان اتنا کہتا چپ ہو گیا۔

کیا طے کر دیا ہے؟ فجر نا سمجھی سے پوچھنے لگی اُس کو لگا شاید اُس نے غلط سن لیا ہو

www.kitabnagri.com

میں آپ کی شادی کروانا چاہتا ہوں۔ یمان نے کہا تو فجر کے ماتھے پہ بلوں کا جال بچھ گیا۔

میری نہیں اپنی شادی کا سوچو اور تمہیں شرم نہیں آئی اپنی بڑی بہن سے اس طرح کی بات کرتے ہوئے؟۔ فجر نے ناگواری سے کہا اُس کو یمان کی بات بالکل پسند نہیں آئی تھی۔

آپ سے پہلے میری ہو گی تو یہ واقع شرم والی بات ہے کیونکہ بڑی تو آپ ہیں نہ۔ یمان نے کہا
یمان میں مذاق کے موڈ میں ہر گز نہیں ہوں۔ فجر نے اُس کو ٹوکا

Posted On Kitab Nagri

میں بھی سنجیدہ ہوں آپ اور آپ کی شادی کا سوچ رہا ہوں آخر کب تک آپ اکیلے یامین کے ساتھ رہے گی۔ یمان نے سنجیدگی سے کہا

اگر بہن کا اتنا خیال ہے تو آ جاؤ واپس کراچی۔ فجر نے کہا

میں نہیں آ سکتا آپ آ جائے کیونکہ آپ کی شادی یہاں ہوگی۔ یمان کی بات پہ وہ تپ اُٹھی۔

ہو کیا گیا ہے آج تمہیں؟ جب میں کہہ رہی ہوں مجھے شادی نہیں کرنی تو کیوں ایک بات کو لیکر بیٹھ گئے ہو میری شادی کی عمر نہیں ہے میرا ایک سات سال کا بیٹا ہے اگر تمہیں یاد ہو تو یامین نام ہے اُس کا۔ فجر نے اُس سے ایسے کہا جیسے سچ میں یمان سب کچھ بھول گیا ہو

آپ کی عمر کو کیا ہوا ہے اچھی خاصی جوان ہے آپ کے آگے ایک پوری زندگی ہے اور یامین کو ایک باپ کے پیار کی ضرورت ہے آپ کیوں ایک بچے کو باپ کی شفقت سے محروم رکھنا چاہتی ہیں آپ کو اندازہ بھی نہیں باپ لفظ پہ وہ کتنا اُداس ہو جاتا ہے۔ یمان نے اُس کو سمجھانا چاہا

میں نے یامین کو باپ کی شفقت سے محروم نہیں رکھا اللہ نے ارسم کو اپنے پاس بلا کر یامین کو باپ کی شفقت سے محروم رکھا ہے جب وہ پیدا ہوا تھا۔ فجر کی آنکھیں بھیگی تھیں۔

مایوسی والی باتیں مت کرے قسمت آپ کو موقع دے رہی ہیں تو اس کو جانے نہ دے ارمان آپ سے شادی کرنا چاہتا ہے وہ یامین کو بھی باپ کا پیار دے گا بس آپ حامی بھر لیں۔ یمان کی آخری بات پہ فجر کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

اُس ارمان کی یہ مجال جو اُس نے میرے بارے میں ایسا سوچا شرم نہیں آئی اُس کو ایک بیوہ پہ نظر ڈالتے ہوئے جو ایک بچے کی بھی ماں ہے۔ فجر کو ارمان پہ غصہ آیا

آپی اُس نے کوئی ناجائز بات تو نہیں کی عزت سے آپ کے ساتھ نکاح کرنا چاہتا ہے۔ ایمان پاس پڑے صوفے پہ بیٹھ کر اپنی پیشانی مسل کر بولا

اُس کو بتاؤ عمر میں اُس سے میں بڑی ہوں ایک بیوہ ہوں دوسرا ایک بچے کی ماں ہوں وہ شادی کے لیے کسی اپنے جیسی لڑکی کا سوچے جو اُس کی عمر اور غیر شادی شدہ ہو۔ فجر نے کہا آپ شادی سے مسئلہ کیا ہے؟ ایمان نے پوچھا

شادی ایک بار ہوتی ہے جو میری ہو چکی ہے اور میں دوسری نہیں کرنا چاہتی۔ فجر نے کہا شادی ایک بار نہیں ہوتی فلمی ڈائلاگ نہ مارے۔ ایمان کی بات پہ فجر نے موبائیل اسکرین کو گھورا تمہاری نظر میں کتنی شادیاں کی جاتی ہیں؟ فجر نے طنزیہ کیا۔

آپی ضروری نہیں ایک شادی کامیاب نہ ہو تو دوسری شادی کرنا گناہ ہے ایک طلاق یافتہ کو بھی دوسری شادی کرنے کا حق ہے اور ایک بیوہ کو بھی آپ پلیز میری بات مان لے اتنے سالوں بعد کچھ مانگ رہا ہوں۔ ایمان نے کہا

تمہاری ہر بات میں مان لوں گی مگر سوائے شادی کے۔ فجر اتنا کہتی کال ڈراپ کر گئی۔

Posted On Kitab Nagri

میری توپچی کچی زندگی آروش سے آپی اور آپی سے آروش کو منانے میں گنہ جانی ہیں مگر مجال ہے جو ان کے کان میں جوں تک بھی رینگتی ہو۔ ایمان موبائیل اسکرین کو دیکھ کر تاسف سے بڑبڑایا



آپ حریم علی ولد فردین علی شاہ 'دُرید شاہ' ولد شہباز شاہ کو پچاس لاکھ روپے حق مہر سکہ رائج الوقت میں اپنے نکاح میں ----- قبول ہے۔

حریم اسکن کلر کے گھیر اور شلوار قمیض پہنے سر پہ لال چٹری اوڑھے ایک بار پھر نکاح کے لیے خود کو تیار کیے ہوئے تھی جس میں نہ پہلے اُس کی رضامندی تھی اور نہ اس بار وہ دل سے رضامند ہوئی تھی۔ فرق صرف اتنا تھا کہ پہلے اُس کی رضامندی جاننے دُرید شاہ آیا تھا تو اس بار شازل شاہ آیا تھا پہلے اُس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے مگر آج اُس کی آنکھوں میں کوئی تاثر نہیں تھا پہلے عورتوں کا جم غفیر اتھا تو اس بار صرف حویلی کے فرد موجود تھے۔

حریم بولو خاموش کیوں ہو؟ آروش نے اُس کو کوئی جواب نہ دیتا پایا تو آہستہ آواز میں کہا

www.kitabnagri.com

"سوچ لو حریم اگر تم نے انکار کیا تو اُس صورت میں تم کبھی حورم کا چہرہ نہیں دیکھ نہیں پاؤں گی میں اُس کو تم سے دور لیکر جاؤں گا۔"

قبول ہے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ انکار کرنے کا سوچتی تو کانوں میں دُرید کے الفاظ گونجتے جس کو وہ چاہ کر بھی جھٹک نہیں سکتی تھی
کیونکہ سوال اُس کی معصوم بیٹی کا تھا۔

آپ حریم علی ولد فردین علی شاہ 'دُرید شاہ' ولد شہباز شاہ کو پچاس لاکھ روپے حق مہر سکہ رائج الوقت
میں اپنے نکاح میں۔۔۔۔۔۔ قبول ہے۔
قبول ہے!

ایک بار پھر پوچھا گیا تو اُس نے بنا کوئی اور بات سوچے قبول ہے کہہ دیا جس پہ سب کے چہرے پہ سکون
ٹھہرا تھا۔

آپ حریم علی ولد فردین علی شاہ 'دُرید شاہ' ولد شہباز شاہ کو پچاس لاکھ روپے حق مہر سکہ رائج الوقت
میں اپنے نکاح میں۔۔۔۔۔۔ قبول ہے۔
قبول ہے!

سپاٹ انداز میں تیسری بار بھی "قبول ہے" کہہ کر اُس نے جیسے اپنی جان چھڑائی۔
مبارک ہو۔ ماہی اُس کو اپنے گلے سے لگا کر بولی۔

سائن۔ شازل نے نکاح نامہ اُس کے سامنے کیا تو سائن کرتے وقت حریم کے ہاتھ کپکپائے ضرور تھے۔

Posted On Kitab Nagri

oooooooooooooooooooooooooooooooo

مُبارک ہولالہ بال سفید ہونے سے پہلے آپ کا نکاح ہو گیا۔ شازل دُرید کے گلے لگتا شرارت سے بولا تو
دُرید ہنس پڑا

خیر مُبارک۔ دُرید نے جواب کہا

غالباً آپ اپنی زوجہ کے پاس جانا چاہتے ہیں؟ شازل نے شریر نظروں سے اُس کو دیکھا
غالباً نہیں یقیناً مگر اُس کے لیے تمہیں سائیڈ پہ ہونا پڑے گا۔ دُرید اُس کو سائیڈ پہ کرتا بولا تو شازل ہنس پڑا
دُرید حریم کے کمرے میں آیا تو وہاں بس آروش اور ماہی بیٹھی ہوئی تھی اُس کے ساتھ باقی سب شاید چلے
گئے تھے۔

ماہی اور آروش نے دُرید کو دیکھا تو خاموشی سے کمرے سے نکل گئی تو دُرید دروازہ بند کرتا حریم کی طرف
متوجہ ہوا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

نکاح مبارک ہو۔ دُرید اُس کے پاس بیٹھ کر بولا
ہمیں آپ سے نکاح نہیں تھا کرنا۔ حریم چیخ پڑی

آہستہ بات کرو پاس ہی بیٹھا ہوں تمہارے۔ دُرید کان پہ ہاتھ رکھ کر اُس سے بولا
آپ آخر چاہتے کیا ہے؟ حریم چنڑی اتار کر اُس سے سوالیہ نظروں سے دیکھ کر بولی
جو میں چاہتا تھا وہ مجھے مل گیا۔ دُرید اُس کے گال پہ ہاتھ رکھ کر اُس کو دیکھ کر مسکرا کر بولا

Posted On Kitab Nagri

ہاتھ مت لگائے۔ حریم نے اُس کا ہاتھ جھٹکتا تو دُرید کو بُرا تو بہت لگا مگر ضبط کر گیا۔
حورم کی چیزیں اور اپنی چیزیں پیک کرو کیونکہ اب تمہیں میرے کمرے میں ہونا ہے۔ دُرید نے حکیمہ
لہجے میں کہا

غور سے دیکھے ہم وہی ہیں جس کو آپ نے دھتکارا تھا جس کے گال پہ آپ نے تھپڑ مارا تھا جس کی محبت
آپ نے اُس کے منہ پہ ماری تھی۔ حریم بیڈ سے اُٹھتی دُرید کو یاد کروانے لگی۔

کیا تم یہ سب کچھ بھول نہیں سکتی؟ دُرید اُس کے روبرو کھڑا ہوتا بولا
نہیں ہم نہیں بھول سکتے اور نہ آپ کو کبھی بھولنے دیں گے۔ حریم نم لہجے میں بولی۔
حریم۔ دُرید اُس کو دونوں بازوؤں سے پکڑتا اپنے روبرو کھڑا کرنے لگا۔
چھوڑے ہمیں۔ حریم نے تیز آواز میں کہا

میری طرف دیکھو۔ دُرید اُس کو اپنے حصار میں لیتا اُس کا چہرہ اپنی طرح کرنے لگا جو بامشکل اُس کے سینے
تک آرہی تھی۔

www.kitabnagri.com

ہمیں نہیں دیکھنا آپ کی طرف اور نہ آپ کے کمرے میں رہنا ہے آپ نکاح کرنا چاہتے ہیں وہ ہو گیا اب
بخش دے ہمیں اور ہماری بیٹی کو۔ حریم رخ موڑ کر بولی دُرید کے اتنے پاس کھڑے ہونے پہ اُس کا پورا
چہرہ لال ٹماڑ ہو گیا تھا جس کو دُرید نے بہت غور سے دیکھا حریم کو اپنا آپ دُرید کے چوڑے وجود میں دبنا
محسوس ہو رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

تم مجھے عزیز ہو حریم اور اب تو تمہاری بیٹی تم سے زیادہ عزیز ہو گئی ہے۔ دُرید نے اُس کے ہاتھ پہ بوسہ دے کر کہا تو حریم نے زور سے اپنی آنکھوں کو میچا

اگر آپ کو لگتا ہے ایسی حرکتیں کر کے آپ ہمیں بلیک میل کر سکتے ہیں ہم سے اپنی ہر بات منوا سکتے ہیں تو یہ آپ کی بھول ہے اگر اب آپ نے مزید ہمیں دھمکی دی تو ہم حویلی سے چلے جائے گے۔ حریم نے پہلی بار اُس کو دیکھ کر کہا

اچھا تو اب مجھے تم چھوڑ جانے کی دھمکی دو گی رہ لو گی میرے بنا؟ دُرید اُس کی بات پہ محفوظ ہوا

ہم سنجیدہ ہیں۔ حریم کو اُس کا یوں مسکرا نا پسند نہیں آیا

یقین جانے ہم آپ سے زیادہ سنجیدہ ہیں۔ دُرید اُس کے انداز میں "ہم" لفظ یوز کرنا لگا تو حریم تپ اُٹھی وہ اُس کے سینے پہ تھپڑ مارنے لگی تھی مگر پھر جانے کیوں رُک گئی

کیا ہوا؟ دُرید نے اُس کی آنکھوں میں جھانکا

آپ بہت بُرے ہیں۔ حریم اتنا کہتی زور شور آواز میں رونے لگی تو اُس کے پل میں تولہ پل میں ماشہ والا روپ دیکھ کر دُرید حیرت سے اُس کو دیکھنے لگا جو اچھی بھلی اُس سے لڑ رہی تھی اور اب ایسے رو رہی تھی جیسے اُس نے جانے کیا کر دیا ہو۔

ہے حریم یا کیا ہو گیا؟ رو کیوں رہی ہو؟ دُرید اُس کے آنسو صاف کرتا بولا

ہمیں آپ کے ساتھ نہیں رہنا۔ حریم نے سو سوں کے درمیاں کہا

Posted On Kitab Nagri

آپ کو ہمارے ساتھ ہی رہنا پڑے گا اب تو ہمارا نکاح ہو گیا ہے اگر آپ ہمارے ساتھ ایسا کرے گی تو اللہ آپ کو گناہ دے گا۔ دُرید اُس کا بچوں جیسا انداز دیکھ کر مسکراہٹ دبائے بولا

آپ ہمارا مذاق اڑاتے ہیں۔ حریم اُس کو گھور کر بولی تو دُرید نے اُس کی نم پلکوں پہ بوسہ دیا تھا تو حریم آج اُس کا ایسا روپ دیکھ کر بیہوش ہوتے ہوتے بچی۔

آپ بہت بے شرم ہیں۔ حریم اپنی حالت پہ قابو پا کر اُس کو بتانے لگی

اچھا اور کچھ؟ دُرید شرارت سے اُس کو دیکھنے لگا۔

میں آپ کو اپنی بیٹی کے پاس جانے نہیں دوں گی۔ حریم نے دھمکی آمیز لہجے میں کہا

میں اُس کا باپ ہوں وہ میری بیٹی ہے تم مجھے اُس سے دور نہیں کر سکتی۔ دُرید آرام سے بولا

وہ آپ کی بیٹی نہیں ہے اُس کے باپ کو آپ نے

خاموش۔ حریم کچھ کہنے والی تھی جب دُرید نے سختی سے اُس کے منہ پہ ہاتھ رکھ کر اُس کی آواز کا گلا گھونٹا

تو حریم سہمی نظروں سے اُس کو دیکھنے لگی

حورم میری بیٹی ہے میں اُس کا باپ ہوں یہ بات اپنے ذہن میں بیٹھالوں میں دوبارہ سے تمہارے منہ پہ کسی اور کا نام ناسنوں۔ دُرید کا لہجہ اچانک پتھر یلا ہو گیا تھا جس کو محسوس کر کے حریم کو اُس سے خوف آنے لگا اُس کا وجود ہلکا سا کانپنے لگا تھا۔

حریم؟ دُرید نے اُس کو کانپتا دیکھا تو پریشان ہوا

Posted On Kitab Nagri

ہمیں وحشت ہو رہی ہے آپ سے۔ حریم اپنے قدم پیچھے کی جانب کھسکتی دُرید سے بولی تو وہ بے یقین نظروں سے اُس کو دیکھنے لگا جس کے چہرے پہ خوف کے تاثرات نمایاں تھے۔
حریم تم مجھ سے ڈر رہی ہو؟ دُرید کا لہجہ ٹوٹ سا گیا تھا۔

آپ بھی تو مرد ہیں اور سب مرد ایک جیسے ہوتے ہیں آپ بھی اپنی طلب پوری کرنے کے بعد ہمیں چھوڑ دیں گے۔ حریم دیوار کے ساتھ لگتی سہمے ہوئے لہجے میں بولی
حریم تمہیں مجھ پہ یقین نہیں کیا میں تمہیں ایسا لگتا ہوں؟ دُرید اُس کی طرف آتا پوچھنے لگا اُس کو حریم اپنے حواسوں میں نہیں لگی۔

ہمیں آپ کے ساتھ نہیں رہنا مجھے بس اپنی بیٹی کے ساتھ رہنا ہے۔ حریم بار بار ایک لفظ دوہرانے لگی تو دُرید گہری سانس بھرتا اُس کو اپنے ساتھ لگا گیا۔
حریم رلیکس تمہیں اپنے دُرید پہ یقین کرنا چاہیے۔ دُرید اُس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتا پرسکون کرنے لگا۔

www.kitabnagri.com

ہمیں آپ پہ یقین نہیں آپ نے ہمیں ایک حیوان کے حوالے کیا تھا۔ حریم اُس کی قمیض کو سینے سے جکڑتی آہستہ آواز میں بولی
مجھ سے غلطی ہوگی تھی پلیز معاف کر دو۔ دُرید نے شرمندگی سے کہا

Posted On Kitab Nagri

ہم معاف نہیں کرے گے آپ کو کبھی بھی۔ حریم نے بضد لہجے میں کہا تو دُرید نے زور سے اُس کو خود
میں بھینچا



آروش اپنے اسلام آباد والے گھر پہنچ گئی تھی وہ اپنے کمرے میں آئی تو اُس کے کانوں میں دلاور خان کی
کہی باتیں گونج رہی تھی۔

ہم سے ملی نہیں اور اپنے کمرے میں آگئی۔ آروش اپنی سوچو میں گم تھی جب زوبیہ بیگم اُس کے کمرے
میں آکر بولی

السلام علیکم سوری مجھے لگا آپ لوگ گھر پہ نہیں ہو گے۔ آروش کھڑی ہوتی شر مندہ لہجے میں بولی
کوئی بات نہیں یہ بتاؤ حویلی میں سب کیسے ہیں؟ زوبیہ بیگم نے مسکرا کر پوچھا
سب ٹھیک ہے اور آج تو دُرید لالہ کا نکاح بھی ہو گیا خیر سے۔ آروش نے مسکرا کر پر جوش لہجے میں بتایا تو
زوبیہ بھی مسکرا پڑی۔

www.kitabnagri.com

اب تمہارا کیا خیال ہے؟ زوبیہ بیگم نے کہا
کس بارے میں؟ آروش نے سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھا۔
یمان کے بارے میں۔ زوبیہ بیگم نے کہا تو آروش کے تاثرات یکدم بدل سے گئے۔
میں نے یمان اور بابا کو بتا دیا ہے اپنا ہے جواب۔ آروش نے سنجیدگی سے کہا

Posted On Kitab Nagri

تم اتنی پتھر دل لگتی تو نہیں پھر کیوں یمان کے معاملے میں اتنا سنگدلی کا مظاہرہ کر رہی ہو کیا کچھ نہیں کیا اُس نے تمہارے لیے کم عمری میں تمہارے بھائیوں سے زخمی بنا ہارٹ اٹیک کا مریض بن گیا بائے پاس ہوتے ہوتے رہ گیا اب وہ ایک نئی بیماری کا شکار ہے تو تم کیوں اُس کو اتنا تڑپا رہی ہو آخر اُس کی غلطی کیا ہے؟ اُس کے دل میں موجود جو تمہارے لیے محبت ہے وہ کیوں تم چاہتی ہو کے گناہ بن جائے۔ نور جو کمرے کے دروازے کے پاس کھڑی تھی آروش کا جواب سنا تو اُس پہ پھٹ پڑی۔

اُس کے ساتھ جو ہوا ہے اُس کی زمیندار میں نہیں ہوں۔ آروش کے وضاحت کرنا چاہی۔

تم

نورا بھی کچھ کہنے والی تھی جب نجمہ بھاگ کر اُن کے پاس آتی بولی۔

اوجی ارمان صاحب کی کال آئی تھی بتا رہے تھے کے یمان صاحب کی طبیعت خراب ہو گئی ہے ہسپتال لیکر گئے ہیں۔ نجمہ کی بات پہ زوبیہ بیگم کا ہاتھ اپنے سینے پہ پڑا تھا جب کے آروش کے چہرے کی ہوائیاں اڑ گئی تھی۔

www.kitabnagri.com

یا اللہ خیر یمان صبح تک تو ٹھیک تھا۔ زوبیہ بیگم حواس باختہ ہوتی کہہ کر آروش کے کمرے سے باہر نکلنے لگی۔ آروش بھی پریشان ہوتی اُن کے پیچھے جانے لگی تھی جب نور نے اُس کا بازو پکڑا

تم کہاں جا رہی ہو؟ نور نے پوچھا تو آروش کو سمجھ نہیں آیا وہ کیا جواب دے

امی پپر۔۔ پریشان ہے۔ آروش لڑکھڑاہٹ بھرے لہجے میں بولی

Posted On Kitab Nagri

تو کچھ نہیں ہوتا آروش تم یہاں بیٹھ کر بس ایمان کی بے بسی کا فائدہ اٹھاؤ اُس کو مزید تڑپانے کا سوچو یا پھر اُس کے مرنے کی خبر کا انتظار کرو۔ نور نے کہا تو آروش بس اُس کا چہرہ دیکھتی رہ گئی۔

یہ کیسی بات کر رہی ہیں آپ؟ میں کیوں اُس کے مرنے کا انتظار کرنے لگی۔ آروش نے کہا پھر تمہارے بار بار انکار کرنے کی وجہ کیا ہے؟ کیوں بار بار ایمان کو ریجیکٹ کرتی ہو؟ نور نے سوال پہ

سوال کیا

میں بس شادی نہیں کرنا چاہتی۔ آروش نظریں چڑا کر بولی۔

سچ بتانا آروش کیا اتنے سالوں میں تمہارے دل میں کبھی بھی ایمان کے لیے سو فٹ کارنر پیدا نہیں ہوا؟ اُس کا بار بار اظہارِ محبت کرنا تمہارے لیے اُس کا پریشان ہونا تمہیں دیکھ کر اُس کے چہرے پہ مسکرائٹ آ جاتی ہے کیا کبھی بھی تمہیں ایمان پہ ترس نہیں آیا تمہاری جگہ اور کوئی لڑکی ہوتی تو وہ کبھی ایمان کو انور نہ کرتی مگر بات یہ ہے کہ وہ پاگل تمہیں چاہتا ہے تمہارا طلبگار ہے تمہارے در پہ سوالی بن کر آیا ہے اور ایک تم ہو جو وہ مرے یا جیے تمہیں اُس سے کوئی فرق نہیں پڑتا اُس کو برین ٹیو مریو یا بلڈ کینسر تمہاری بلا سے بھاڑ میں جائے۔ نور سنگدلی سے اُس کو دیکھ کر بولی تو آروش کو اپنا دل مٹھی میں جکڑتا محسوس ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

میں چاہتی ہوں وہ جیسے میں نے کبھی اُس کا بُراق نہیں چاہا مجھے اُس کی جان عزیز ہے میں تبھی اُس کو خود سے دور رکھنا چاہتی ہوں میرا ساتھ اُس کو کچھ نہیں دے سکتا۔ آروش لرزتے وجود کے ساتھ بولتی بیڈ پہ بیٹھتی چلی گی جبکہ نورنا سمجھی اور تعجب سے اُس کو دیکھنے لگی جو اپنا سر ہاتھوں میں گراے بیٹھ گی۔

میں تمہاری بات کا مطلب نہیں سمجھی۔ نور نے کہا

میری بات کا کوئی مطلب تھا بھی نہیں آپ بس جائے یہاں سے۔ آروش نے سپاٹ لہجے میں کہا

یمان کے ساتھ تم اچھا نہیں کر رہی دیکھنا پچھتاؤ گی۔ نور سنجیدہ لہجے میں کہہ کر وہاں سے چلی گی۔



ہم کہاں سوئے گے؟ حریم نے بے دلی سے اپنا اور حورم کا سارا سامان دُرید کے کمرے میں شفٹ کر لیا

تھا مگر جب رات کے پہرہ حورم کے کاموں سے فارغ ہوئی تو بیڈ پہ ٹیک لگا کر بیٹھے دُرید سے مخاطب ہوئی جو کوئی کاغذات دیکھ رہا تھا۔

زوجہ محترمہ یہ بیڈ آپ کی نظریں کرم کو نظر نہیں آ رہا؟ دُرید کاغذات سے نظر ہٹاتا کشمش میں کھڑی

حریم سے بولا

ہم حریم ہیں۔ حریم بتایا

تو ہم نے کب کہا ہے حریم ہمارا نام ہے؟ دُرید مصنوعی حیرانگی کا اظہار کرتا بولا

یہ آپ "ہم" لفظ کیوں استعمال کر رہے ہیں؟ حریم نے آنکھیں چھوٹی کیے اُس کو گھورا

کیوں کیا ہم استعمال نہیں کر سکتے؟ دُرید نے سوال کے بدلے سوال کیا

Posted On Kitab Nagri

آپ نے ہمیں زچ کرنے کے لیے نکاح کیا ہے؟ حریم نے بھی سوال کے جواب دینے کے بجائے سوال کیا

سو جاؤ حریم نیند تمہارے دماغ پہ سوار ہو گئی ہے۔ دُرید نے کہا

ہم یہاں نہیں سوئے گے۔ حریم نے کہا

اگر تمہارا صوفے پہ سونے کا ارادہ ہے یا تم سمجھ رہی ہو میں جا کر صوفے پہ سوؤ گا تو پلیز یہ اب گھسا پٹا

سین ہو گیا ہے بھول جاؤ اور آرام سے بیڈ پہ آکر سو جاؤ۔ دُرید نے کہا

ہمیں اپنے کمرے میں جانا ہے۔ حریم دوبارہ سے بضد ہوئی

ٹھیک ہے جاؤ مگر حورم یہی میرے پاس رہے گی۔ دُرید نے پرسکون لہجے میں کہا۔

اب کیا آپ بات پہ بات ہمیں حورم کے واسطے بلیک میل کریں گے؟ حریم نے پوچھا

بالکل بھی نہیں ضد تم کر رہی ہو کیا تمہیں نہیں پتا شادی کے بعد ایک لڑکی کی کیا جگہ ہوتی ہے؟ دُرید نے

سنجیدگی سے کہا

www.kitabnagri.com

ہم آپ سے شادی نہیں کرنا چاہتے تھے۔ حریم نے کہا

مگر اب تو ہو گئی نہ شادی۔ دُرید نے کہا

ہم یہاں بیڈ پہ سو رہے ہیں مگر آپ یہ مت سمجھیے گا کہ ہم آپ کی دھمکی سے ڈر گئے ہیں۔ حریم بیڈ کی

ایک سائیڈ پہ آکر بیٹھ کر دُرید سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

جی جی ہمیں پتا ہے حریم دُرید شاہ کسی سے نہیں ڈرتی۔ دُرید سمجھنے والے انداز میں سر کو جنبش دے کر بولا تو حریم نے اس بار کوئی جواب نہیں بس خاموشی سے سونے کے لیے لیٹ گئی۔

آپریش میں اب تاخیر نہیں ہونی چاہیے۔ ڈاکٹر حمید نے سنجیدگی سے دلاور خان سے کہا
یمان ہوش میں ہیں؟ دلاور خان اُن کی بات پہ پوچھنے لگے۔

ابھی آیا ہے مگر ایسے یمان کی یادداشت کا مسئلہ ہو جائے گا اب اگر مزید تاخیر ہوئی تو اور کیا پتا پھر آپریش بھی کام نہ آئے۔ ڈاکٹر نے کہا

تو آپ کرے نہ انتظار کس چیز کا ہے۔ زوبیہ بیگم نے کہا
پیشنٹ راضی ہے۔ ڈاکٹر حمید نے کہا

میں بات کرتا ہوں یمان سے۔ دلاور خان اُن سے کہتے یمان کی طرف جانے لگے جہاں اُس کو رکھا گیا تھا۔

یمان ضد چھوڑ دو اور مان جاؤ کیونکہ اب تم جو وجہ بنا رہے ہو نہ وہ بھی تمہیں یاد نہیں آئے گی پوری طرح سے تمہارے حواسوں سے آروش نکل جائے گی۔ دلاور خان نے اپنی طرف سے ایک کوشش کی تو
یمان کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی۔

مسکرا کیوں رہے ہو؟ دلاور خان کو اس وقت اس حالت میں اُس کا مسکرانا پسند نہیں آیا

Posted On Kitab Nagri

اُن سے تعلق دل کا ہے حواسوں سے نکل بھی جائے تو دل میں ہمیشہ رہے گی۔ ایمان کے جواب پہ دلاور خان بس اُس کو دیکھتے رہ گئے۔

تمہارا آپریشن ہو گا اور اب بہت سن لی تمہاری پاگلوں والی باتیں۔ دلاور خان نے سخت لہجہ اختیار کیا۔
نہیں بلکل بھی نہیں جب تک وہ مجھ سے نکاح نہیں کر لیتی میں آپریشن نہیں کرواؤں گا۔ ایمان تیز آواز میں کہنا چاہ رہا تھا مگر ایسے اپنے دماغ میں اُس کو طیسے اُٹھتی محسوس ہو رہی تھی۔

چہرہ دیکھو اپنا مر جھایا گیا ہے رنگت دیکھو اپنی جو پیلی ہو گئی ہے اور اس حالت میں تمہیں نکاح کی سوچ رہی ہے کچھ ہوش ہے تمہیں۔ دلاور خان نے اُس کی ایک ہی رٹ سن کر زچ ہوئے۔

آپریشن میں میرے بچنے کا چانسز مرنے سے کم ہیں اور مجھے مرنے سے ڈر نہیں لگ رہا یہ برحق ہے مگر وہ کسی اور کی ہو جائے گی کہتے ہیں جو اس دُنیا میں نہیں ملتے وہ اُس دُنیا میں مل جاتے ہیں تا عمر کے لیے پر ڈیڈ اُس دُنیا میں ملنے کے لیے اس دُنیا میں نکاح ہونا تو ضروری ہے نہ اگر نکاح ہو جائے گا تو میں سکون سے مر جاؤں گا پر ایسے نہیں مرنا چاہتا۔ ایمان بے بسی سے اُن سے بولا تو دلاور خان حق دق اُس کی باتیں سنتے رہے جس کی سوچ جانے کہاں تک پہنچ گئی تھی۔

ایمان تم پاگل ہو۔ دلاور خان نے کہا

آپ اُن کو یہاں بلو ادے۔ ایمان نے اُن کی بات نظر انداز کی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ آگئی ہے۔ ارمان کی آواز پہ چونک کر دونوں نے دروازے کی جانب دیکھا جہاں عبا یا پہنے آروش کھڑی تھی اُس کو دیکھ کر یمان کے چہرے پہ جہاں سکون اُترا تھا وہی اُس کی بھیگی آنکھوں نے اُس کو پریشانی میں مبتلا کیا تھا۔

میں آتا ہوں۔ دلاور خان اُن دونوں کو وقت دینے کا سوچتے وہاں سے چلے گئے تو ارمان بھی اُن کے پیچھے چلا گیا۔ اُن کے جانے کے بعد آروش آہستہ سے چلتی یمان کے پاس آئی۔

آپ روئی ہیں؟ یمان نے فکر مندی سے دیکھا تو آروش نے اپنے چہرے سے نقاب اُتار تو اُس کی سرخ ناک دیکھ کر یمان کی فکر میں اضافہ ہوا اُس نے ایک بات شدت سے نوٹ کی تھی کہ اب آروش اُس کے سامنے اپنا چہرہ نہیں ڈالیتی تھی شروع کے دن کے علاوہ وہ اب ایسے ہی اُس سے بات کر لیا کرتی تھی۔

آپریشن کے لیے مان جاؤ یمان۔ آروش نے پہلی بار لب کشائی کی۔ آپ نکاح کے لیے مان جائے۔ یمان اُس کے ہی انداز میں بولا تو آروش نے نظریں اُٹھا کر اُس کو دیکھا جس کے چہرے پہ مسکراہٹ تھی آروش کو اُس دن والا یمان یاد آیا جب اُس نے کچن میں اُس کو دیکھا تھا تب کتنا مختلف تھا یمان اور آج کتنا مختلف لگ رہا تھا۔

تمہیں لگ رہا ہے میں کسی اور سے شادی کر لوں گی تو ایسا نہیں ہے میں نہیں کروں گی کسی سے بھی شادی تم بس آپریشن کے لیے رضامند ہو جاؤ۔ آروش نے اُس کو سمجھانا چاہا

Posted On Kitab Nagri

میری رضامندی آپ کی رضامندی سے جڑی ہے۔ ایمان کی بات پہ آروش نے بے بسی سے اُس کو دیکھا
ٹھیک ہے میں کر لیتی ہوں نکاح۔ آروش نے ایک ہی منٹ میں فیصلہ کیا تو ایمان نے بے یقین نظروں
سے اُس کو دیکھنے لگا۔

کبھی اُن کا نام لینا کبھی اُن کی بات کرنا
میرا عشق اُن کی چاہت میرا شوق اُن پہ مرنا

آپ مذاق کر رہی ہیں؟ بہت دیر بعد ایمان بس یہی بول پایا
نہیں بابا سائیں دُرید لالہ شازل لالہ آجائے اُس کے بعد جو تم چاہتے ہو وہ ہوگا۔ آروش اتنا کہتی اُٹھ کھڑی
ہوئی۔

آپ دل سے راضی ہیں نہ؟ ایمان نے اُس کو جاتا دیکھا تو پوچھا
تمہارے لیے نکاح کا ضروری ہونا چاہیے میری رضامندی کا نہیں۔ آروش اُس کو جواب دیتی باہر نکل
گئی۔

Posted On Kitab Nagri

باہر آتے اُس نے سب کو اپنا فیصلہ سُنادیا تھا جس پہ سب کے چہروں پہ طمانیت چھا گئی تھی۔ دلاور خان آروش کے کہنے پہ شہباز شاہ کو کال کرنے لگے اور ارمان اُن سب پہ ایک نظر ڈال کر الگ حصے میں آیا اور ایک نمبر ڈائل کیا

تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے کال کرنے کی۔ دوسری طرف فجر کال اُٹھاتے ہی اُس پہ برس پڑی۔ اسلام آباد کی پہلی فلائٹ بک کرے خود بھی آئے اور اپنی بہن اور اپنے اُن کے بچوں کو بھی لائے۔ ارمان مسکراہٹ دبائے بولا

کس خوشی میں؟ فجر نے بیزاری سے پوچھا

آپ کے بھائی کا نکاح ہو رہا ہے نکاح میں شرکت نہ سہی مبارک باد دینے آجائے۔ ارمان نے کہا
یمان کا نکاح؟ فجر بے یقین نہیں ہوئی۔

جی آجائے ایئر پورٹ پہ ریسو کرنے کے لیے یہ بندہ بشر حاضر ہو گا۔ ارمان نے مزے سے کہا
یمان کا نکاح ہوتا آج تو یہ بات وہ خود مجھے بتایا ابھی دو دن پہلے ہی میری اُس سے بات ہوئی تھی اُس نے

کہا کہ وہ شادی نہیں کرنا چاہتا تھا اور آج یہاں تم مجھے اُس کے نکاح کا بتا رہے ہو۔ فجر کو یقین نہ آیا
فلحال اُنہیں کسی چیز کا ہوش نہیں اس لیے یہ خبر میں نے آپ کو سُنادی آپ اسے غنیمت جانے اور
آجائے پھر یہ شکوہ مت کیجئے گا کہ کسی نے بتایا نہیں۔ ارمان نے گہری سانس خارج کر کے بتایا۔

یمان ٹھیک تو ہے؟ فجر پریشان ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

جی وہ خود تو ٹھیک ہے بس کسی اور کو ٹھیک رہنے نہیں دیتے کہاں میں اپنے بچوں کے خواب دیکھ رہا تھا اور
سرنے چپ کے چپ کے اپنے ٹانگے فٹہ کر دیئے۔ ارمان نے افسوس بھرے لہجے میں کہا
تمہیں تو میں وہاں آکر سیٹ کرتی ہوں۔ فجر کو اچانک یاد آیا تو جل کر کہا
جلدی سے سیٹ کر دے میں آپ کے انتظار میں ہوں۔ ارمان بے خونی سے بولا تو فجر تپ کے کال کٹ
کر گئی۔

oooooooooooooooooooooooooooo

نکاح ہو جائے اب۔ دلاور خان نے آروش سے کہا
بابا سائیں اور لالہ نہیں آئے وہ آجاتے پہلے تو اچھا تھا۔ آروش نے بس یہ کہا
ان کے آنے میں ابھی وقت لگ جائے گا خیر سے ولیمہ ہو گا تو وہ ساتھ ہو گے۔ دلاور خان اُس کے سر پہ
ہاتھ رکھ کر بولے تو آروش خاموش ہو گئی۔ جس کو سب لوگ رضا مندی جان کر خوش ہوئے۔ دلاور
خان نے ارمان سے امام صاحب کو یہاں آنے کا کہا آروش جو میمان کے وارڈ میں بیٹھی تھی زوبیہ بیگم نے
اُس کے سر پہ لال ڈوپٹہ پہنا دیا۔ میمان کی خوشی کا آج کوئی ٹھکانا نہیں تھا آخر کار آج اُس کی خواہش پوری
ہونے جا رہی تھی جس کا اُس نے بہت عرصے سے انتظار کیا تھا۔ کچھ ہی وقت میں امام صاحب گواہوں
کے ساتھ آگئے تھے اور نکاح کے کلمات پڑھنا شروع ہوئے۔

Posted On Kitab Nagri

آپ آروش خان ولد دلاور خان 'ایمان' مستقیم ولد مستقیم احمر کو ایک کڑور روپے حق مہر سکھ رائج الوقت میں اپنے نکاح میں۔۔۔۔۔۔ قبول ہے۔

عقل سے پیدل نہیں ہوں سمجھدار ہوں تبھی تو آپ کا انتظار کیا۔
قبول ہے۔

آروش نے آہستہ آواز میں اپنی رضامندی ظاہر کی تو ایمان جو گردن موڑ کر اُس کو ہی دیکھ رہا تھا اُس کی ہلکی آواز سن کر مسکرا دیا۔

آپ آروش خان ولد دلاور خان 'ایمان' مستقیم ولد مستقیم احمر کو ایک کڑور روپے حق مہر سکھ رائج الوقت میں اپنے نکاح میں۔۔۔۔۔۔ قبول ہے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"کس کس چیز کا علاج کرواؤ دل کا جو آپ کو چاہتا ہے؟ دماغ کا جو ایک سیکنڈ کے لیے بھی آپ کے خیالوں سے غافل نہیں ہوتا؟"

قبول ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اُس کے آس پاس یمان کے جُملوں کی بازگشت ہونے لگی جس پہ وہ اپنی آنکھوں کو بند کرتی امام صاحب کے دوسری بار پوچھنے پہ دوبارہ سے "قبول ہے" کہہ گی۔

آپ آروش خان ولد دلاور خان ایمان مستقیم ولد مستقیم احمر کو ایک کڑور روپے حق مہر سکہ رائج الوقت میں اپنے نکاح میں ----- قبول ہے

"مجھے پتا ہے آپ حیران ہو رہی ہو گی مگر مسلمان ہونے کی صورت میں اتنا مجھے بھی پتا ہے کہ کسی نامحرم کو چھونا بہت بڑا گناہ ہے اُس کا ہاتھ بھی نہیں پکڑنا چاہیے چاہے آپ میری محبت ہیں مگر مجھے آپ کا احترام ہے اللہ گواہ ہے میں نے کبھی آپ کو بُری نظر سے نہیں دیکھا اُس دن جو ایونٹ میں ہوا تھا وہ سب بے اختیاری میں ہوا تھا وگرنہ یقیناً جانے میں ایسا کچھ نہیں کرتا۔"

قبول ہے!

تیسری بار پہ بھی اُس نے قبول ہے کہہ دیا تو ایمان نے پرسکون ہو کر اپنی آنکھوں کو بند کر کے کھولا تھا آج اُس کی محبت پاکیزہ محبت میں بدل گئی تھی جس کو وہ چاہتا تھا وہ اُس کے ساتھ حلال رشتے میں جڑ گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

امام صاحب نے پھر جب یمان سے پوچھا تو اُس نے بھی بے چینی سے قبول ہے کہہ دیا دلاور خان اور زوبیہ بیگم اُس کے چہرے کی رونق دیکھ کر خوشی کی انتہا کو پہنچے ہوئے تھے۔

مبارک ہو۔ نور آروش کو اپنے ساتھ لگائے خوشی سے بولی مگر آروش خاموش رہی۔

ناراض ہو؟ میں جانتی ہوں میں نے تمہیں بہت کچھ کہہ دیا تھا پر تم ایک بات پہ ضد کر کے بیٹھ گئی تھی تو میں اور کیا کرتی۔ نور نے اُس کو خاموش دیکھا تو کہا

میں کسی سے ناراض نہیں ہوں۔ آروش نے بس یہ کہا۔

○○○○○○○○○/○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

آپ سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔ یمان نے آروش کو دیکھ کر مسکرا کر کہا تو آروش اپنی جگہ سے اُٹھ کر اُس کے پاس آتی اسٹول پہ بیٹھ گئی باقی سے باہر چلے گئے تھے اب بس وہ دونوں تھے۔

کیا بات؟ آروش نے سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھا

میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ ایمان نے بتایا

جانتی ہوں۔ آروش تا سَف سے اُس کو دیکھ کر بولی تو یمان ہنس پڑا

کیا میں آپ کا ہاتھ پکڑ سکتا ہوں؟ یمان نے اُس کو دیکھ کر اجازت چاہی تو آروش نے خود ہی اپنا ہاتھ اُس کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھا

میں جانتا ہوں آپ خوش نہیں میں بہت بُرا لگتا ہوں آپ کو۔ یمان اُس کے ہاتھ کی پشت سہلاتا کہنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

ایسا نہیں ہے۔ آروش کے منہ سے بے ساختہ پھسلا تو یمان نے سر اٹھا کر اُس کو دیکھا

پھر کیسا ہے آپ بتائے؟ یمان نے بے چینی سے پوچھا۔

تم مجھے کالج لائیف سے ہی بُرے کبھی نہیں لگے تھے بس میں جس خاندان سے تعلق رکھتی تھی ایسے

میں تمہارا میرے لیے ایسے میں جذبات رکھنا بہت بُرا لگتا تھا۔ آروش نے کہا

ایک بات بتاؤ مجھے یقین نہیں آ رہا کہ اب آپ میری آپ پہ صرف میرا حق ہے اب کوئی آپ کو مجھ سے

دور نہیں کر سکتا۔ یمان نے محبت بھرے لہجے میں کہا

تم مجھے آپ کیوں کہتے ہو؟ تم کہہ کر بھی مخاطب کر سکتے ہو۔ آروش نے سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھ

کر پوچھا تو یمان سوچ میں پڑ گیا

پتا نہیں۔ یمان بہت دیر سوچنے کے بعد بولا تو آروش نے اُس کو گھورا

آج تمہارا آپریشن ہو گا۔ آروش نے بتایا

جانتا ہوں مگر میں اب پر سکون ہوں۔ یمان نے جواب کہا

کیا تمہیں میں کبھی بُری نہیں لگی میرا بار بار تمہیں یوں دھتکارنا چڑ نہیں دینے لگا؟ آروش نے اُس کو دیکھ

کر پوچھا جس کی نظریں اُس کے ہاتھ پہ تھیں

تکلیف ہوتی تھی یہاں۔ یمان نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے دل کے مقام پہ رکھا تو آروش کچھ بولنے کے

قابل نہ رہی۔

Posted On Kitab Nagri

اگر میں بد صورت ہوتی تو؟ آروش نے اُس کی والہانہ نظروں سے بچنے کے لیے دوسرا سوال کیا تو بھی میں آپ سے ایسی محبت کرتا کیونکہ مجھے آپ کے چہرے سے محبت نہیں ہوئی تھی آپ کی پاکیزگی آپ کی حیا آپ کے گریز سے محبت ہوئی تھی جہاں سب لڑکیاں خود کو خوبصورت دیکھانے کے لیے مہنگے کپڑے پہنا کرتی تھی وہاں آپ ہر وقت عبایا اور حجاب نقاب میں رہتی تھی مجھے آپ کی یہ چیزیں بہت اڑیکٹ کرتی تھی میں چاہ کر بھی خود کو آپ سے محبت کرنے پہ روک نہیں پایا تھا۔ ایمان نے جواب

دیا

تم پاگل ہو۔ آروش کو سمجھ نہیں آیا وہ کیا کہے

اگر بیچ جاؤں تو آپ ٹھیک کر لینا۔ ایمان نے مسکرا کر کہا

ایسی باتیں کیوں کر رہے ہو؟ آروش کا دل دھڑکا تھا ایمان کی بات پہ

خوبصورت لمحات چندپل کے لیے ہوتے ہیں نہ۔ ایمان نے کہا

میری نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ آروش اتنا کہتی اُٹھ کر جانے لگی مگر ایمان نے اُس کے ہاتھ پہ اپنی گرفت مضبوط کی۔

کاش آپ سر جن ہوتی۔ اُس کو دیکھ کر ایمان نے حسرت بھرے لہجے میں کہا

سر جن ہوتی تو؟ آروش کو اُس کی بات کا مطلب سمجھ نہیں آیا

تو آج آپ میرا علاج کرتی۔ ایمان نے دل کی بات بیان کی۔

Posted On Kitab Nagri

تم بچوں جیسی باتیں کیوں کر رہے ہو؟ آروش کو اب پریشانی ہونے لگی
کہیں پڑھا تھا مرد اپنی من پسند عورت کے سامنے بچہ بن جاتا ہے شاید یہ وجہ ہو۔ یمان کندھے اُچکا کر
بولا

اچھا تصور کرو گے تو اچھا ہو گا۔ آروش دوبارہ سے اُس کے پاس بیٹھ کر بولی
آپ ساتھ ہو گی تو یقیناً اچھا ہو گا۔ یمان اُٹھ کر تھوڑا اُس کے قریب ہوا
میں جاؤں؟ آروش ایک نظر اُس کو دیکھ کر اجازت چاہی تو یمان دیر تک ہنستا رہا آروش کو اُس کا ہنسنا بُرا
نہیں لگ رہا تھا وہ غور سے قریب سے اُس کے ڈمپل دیکھنے لگی۔
آپ مجھ سے اجازت لے رہی ہیں؟ سمجھ نہیں آرہا میں کیساری ایکشن دوں۔ یمان اپنی ہنسی ضبط کرتا بولا
اور ہونے کی ضرورت نہیں۔ آروش نے ٹوکا

ہاں اب لگی نہ آپ کھڑوس سی آروش۔ یمان نے اُس کی آنکھوں میں غصہ دیکھا تو کہا
تمہیں میں کھڑوس لگتی ہوں؟ آروش کا حیرت سے منہ کھل گیا

صرف کھڑوس کیا سنگدل بے رحمی کا مظاہرہ کیا ہے آپ نے میرے معاملے میں۔ یمان نے مزید کہا
تو تم نے بھی تو اپنی ضد منوالی نہ۔ آروش نے منہ کے زاویے بگاڑے
میں نے اپنی ضد نہیں منوائی میں نے بس اپنی محبت پائی ہے۔ یمان نے خوشی خوشی جواب دیا۔

Posted On Kitab Nagri

ہاتھ چھوڑو مجھے اب باہر جانا ہے اور تمہیں یاد کروادوں یہ ہو سہیل ہے۔ آروش نے اپنا ہاتھ اُس کے ہاتھ سے چھڑوانا چاہا مگر یمان کی گرفت مضبوط تھی۔

ہممم کافی ایڈوینچر بھرے انداز میں ہمارا نکاح بھی ہاسپٹل میں ہوا ہے۔ یمان نے شرارت سے اُس کو دیکھ کر کہا

ہاتھ چھوڑو۔ آروش نے اُس کو آنکھیں دیکھائی

دل نہیں چاہ رہا بڑی مشکل سے تو میرے ہاتھ میں آپ کا ہاتھ آیا ہے۔ یمان نے کہا

مجھے نماز پڑھنی ہے۔ آروش نے بہانا تراشا

عشا کی نماز میں وقت ہے۔ یمان نے اُس کا بہانا ٹال دیا

مجھے تمہارے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دینا ہی نہیں چاہیے تھا۔ آروش بُری طرح سے زچ ہوئی کیونکہ یمان کی پکڑ اُس کے ہاتھ پہ مضبوط تھی۔

ہاتھ کیا اب تو آپ پوری خود کو مجھے سونپ چکی ہیں۔ یمان نے آنکھ و نک کیے کہا تو آروش سرتاپہ سرخ ہوئی۔

بہت ڈھیٹ انسان ہو۔ آروش تھک ہار کر اپنی کوشش کو ترک کر اُس سے کہا

ایک بات بتائے سچی سچی پھر میں آپ کا ہاتھ آج کے لیے چھوڑ دوں گا۔ یمان کو اُس پہ ترس آیا

کونسی بات؟ آروش نے سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھا

Posted On Kitab Nagri

ہم کالج میں ڈیڑ سال تک رہے تو کیا اس وقت میں ایک دن یا ایک پل کے لیے میں آپ کو اچھا نہیں لگا میری سوچے آپ کے دماغ میں حاوی نہیں ہوئی کیا میری سوچے میری محبت کی طرح یکطرفہ تھی؟ یمان اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا تو آروش کا دل پوری شدت سے دھڑکا تھا وہ اب اُس کو کیا بتاتی وہ کبھی اُس کی سوچوں سے غافل نہیں ہوئی تھی وہ ناچاہنے کے باوجود بھی اُس کو سوچتی رہتی تھی۔

می

سچ بتائیے گا۔ آروش نے کچھ کہنے کے لیے لب کھولے ہی تھے جب یمان نیچے میں بول پڑا
جب تم کالج کے کیفے۔۔۔ میں گانا گارہے تھے تب۔۔۔ مجھے تم اچھے
لگے۔۔۔ تھے۔۔۔ مگر یہ میرے۔۔۔ لیے غلط۔۔۔ تھا۔۔۔ تمہاری آواز۔۔۔ مجھے بہت
اچھی۔۔۔ لگی تھی۔۔۔ تمہیں یاد ہو یا۔۔۔ نا ہو۔۔۔ میں۔۔۔ نے
ایک۔۔۔ چٹ۔۔۔ بھی۔۔۔ لکھی۔۔۔ تھی۔۔۔ جو۔۔۔ میں لکھنا نہیں چاہتی وہ۔
میرا۔۔۔ خود ساختہ۔۔۔ عمل تھا جو میں کرنا نہیں۔۔۔ چاہتی تھی مگر۔۔۔ ہو گیا۔۔۔ تھا
تمہاری آواز۔۔۔ نے مجھے۔۔۔ جکڑا۔۔۔ تھا۔۔۔ اُس دن۔۔۔ میں پہلی۔
بار کمزور۔۔۔ پڑی۔۔۔ تھی۔۔۔ ایسا۔۔۔ پہلی بار۔۔۔ ہوا تھا۔۔۔ میں نے
خود کو بہت۔۔۔ بار زرنش بھی کی تھی۔۔۔ آروش لڑکھڑاہٹ بھرے لہجے میں آہستہ آہستہ اُس کو بتانے
لگی تو یمان سانس لینا تک بھول چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

میں آپ کے قریب آنا چاہتا ہوں۔ یمان یک ٹک اُس کا چہرہ دیکھ کر بولا تو آروش کو اُس کی بات سمجھ نہیں آئی تھی مگر اُس سے پہلے وہ بات کا مطلب پوچھتی یمان آگے بھر کر اُس کو اپنے حصار میں لیکر سینے سے لگایا تھا آروش کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی دل کے دھڑکنے کی آواز کانوں میں صاف گونجتی محسوس ہو رہی تھی بے اختیاری میں اُس نے یمان کی پشت پہ اپنے بازوؤں کا حصار قائم کیا تھا

ہر کسی کے نام پہ نہیں گونجتی،
دھڑکنیں بڑی با اصول ہوتی ہیں

آپ اُس چٹ کے بارے میں پوچھ رہی تھیں کے مجھے یاد ہے یا نہیں وہ تو میرے پاس ابھی تک محفوظ ہیں آپ سے جڑی کوئی بھی بات میں کیسے بھول سکتا ہوں۔ یمان اُس سے الگ ہوتا اُس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر بولا

میرا ساتھ تمہیں کچھ نہیں دے سکتا۔ آروش نے نظریں جھکائے کہا

مجھے آپ مل چکی ہیں میرے لیے وہ ہی بڑی بات ہے اب مجھے کسی اور چیز کی طلب نہیں ہے۔ یمان مسکرا کر بولا

جانے کتنے پاگل فوت ہوئے ہو گے جو تم پیدا ہوئے تھے۔ آروش اُس کی بات پہ کہے بنانہ رہ پائی۔

Posted On Kitab Nagri

آپ کو یہ کہنا چاہیے تھا کہ جانے کتنے عاشق فوت ہوئے ہو گے جو میں پیدا ہو۔ ایمان اُس کو دیکھ کر شرارت سے بولا تو اس بار آروش بھی مسکرا دی۔

اچھا اب مجھے جانے دو۔ آروش نے کہا

میرا دل نہیں چاہ رہا ابھی تو آپ ملی ہے ابھی تو ٹھیک طرح سے بات بھی نہیں ہوئی مجھے بہت ساری باتیں کرنی ہیں آپ سے۔ ایمان نے کہا

پھر ہوتی رہیں گی ابھی سب باہر بیٹھے لوگ جانے کیا سوچے گے۔ آروش نے اُس کو سمجھانا چاہا۔

کیا گارنٹی ہے کہ یہ باتیں بعد میں ہوگی۔ ایمان اُس مسکراہٹ سے بولا

ایسی باتیں مت کرو ایمان۔ آروش کو بُرا لگا۔

میں آپریشن نہیں کروانا چاہتا آپریشن سے آج مروں گا آپریشن نہیں کرواؤں گا تو کل مروں گا اچھا ہے نہ کہ آج سے بہتر کل مروں۔ ایمان کی باتیں آروش کا دل دھڑکا رہی تھیں۔

اب تم تھپڑ کھاؤ گے میرے ہاتھ سے۔ آروش نے ڈپٹ کر کہا

مارے۔ ایمان نے اپنا گال اُس کے سامنے کیا تو آروش ہلکہ سا تھپڑ رسید کرتی اُس کے سینے سے لگ گئی اُس

کی حرکت پہ ایمان گہری مسکراہٹ سے اُس کے گرد اپنا حصار قائم کیا



کچھ دیر بعد!

Posted On Kitab Nagri

یمان کا آپریشن شروع ہو چکا تھا سب لوگ دعا مانگنے میں محو تھے جبکہ آروش ہسپتال کے پرے روم میں نماز پڑھنے میں مصروف تھی۔

خان یہ تم نے کس کے ساتھ آروش کا رشتہ کیا ہے اور وہ بھی یہاں؟ شہباز شاہ جیسے ہی ہسپتال پہنچے دلاور خان کے روبرو کھڑے ہو کر بولے دُرید اور شازل بھی سنجیدہ نظروں سے اُن کو دیکھ رہے تھے۔ نکاح ہو گیا ہے خیر سے۔ دلاور خان نے گہری سانس بھر کر بتایا

واٹ نکاح؟ ایسے کیسے آپ آرو کا نکاح ایرے غیرے سے کر سکتے ہیں ہمارے آنے کا آپ کو انتظار کرنا چاہیے تھا۔ دلاور خان کی بات پہ شازل بھڑک اُٹھا آپ کو بتایا کیا وہ کم تھا آروش ہمارے گھر کی بیٹی تھی پورا اختیار تھا ہمارے پاس فیصلہ کرنے کا۔ نور شازل کی بات پہ بولی

پچیس سال بعد آپ کو اپنے اختیارات یاد آئے اُس سے پہلے کہاں سوئے ہوئے تھے آپ کے اختیارات سوری ٹو سے آپ ہم مردوں کے درمیان نہ بولے تو اچھا ہو گا ورنہ کسی کا لحاظ کرنے کا عادی سید شازل شاہ بھی نہیں آپ عورت ہیں تبھی آپ کو وارننگ دے رہا ہوں میں نہیں چاہتا اپنی تربیت کے خلاف کوئی عمل کرو جو میرے اخلاق کو گراں گزیرے۔ شازل نے ایک ہی منٹ میں نور کی بولتی بند کی تو وہ اپنی جگہ پہلو بدلتی رہ گئی۔

آپ لڑکے سے ملیں گے تو خود تسلی ہو جائے گی۔ دلاور خان نے نرمی سے کہا

Posted On Kitab Nagri

آروش کہاں ہیں اور وہ لڑکا کہاں ہیں؟ اس بار دُرید نے پوچھا
آروش پرے روم میں ہیں جبکہ یمان کا آپریشن ہو رہا ہے۔ دلاور خان نظریں چرا کر بولے
آپریشن؟ کس چیز کا آپریشن یہ کس مریض کے ساتھ آپ نے آروش کا رشتہ کیا ہے؟ شازل حیرت سے
اُن کو دیکھنے لگا۔

وہ مریض نہیں ہے اس لیے ایسا لفظ اُس کے لیے استعمال مت کرو۔ زوبیہ بیگم جواب تک خاموش تھی
یمان کے لیے ایسا لفظ سن کر مزید خاموش نہ رہ پائی۔

آنٹی پھر میں کیا کہوں؟ شازل نے کہا
تم دونوں آروش کے بھائی ہو تو یقیناً آج سے سات آٹھ سال پہلے یمان پہ حملہ بھی تم دونوں نے کیا ہوگا
دیکھنے میں تو شریف لگتے ہیں مگر اپنے عمل سے بے حسی کی ساری حدود پار کر دی تھی۔ نور کو اچانک یاد
آیا تو مداخلت کرتے ہوئے کہا تو جہاں دُرید اور شازل کے ماتھے پہ نا سمجھی کے بل نمایاں ہوئے وہی
شہباز شاہ کے تاثرات یکدم تن سے گئے تھے۔

میرے خیال سے آپ اپنے دماغ کا آپریشن کروائے۔ شازل کو نور سے چڑھونے لگی۔

لڑکیوں سے بات کرنے کی تھمیز نہیں تمہیں؟ نور نے طنزیہ کہا

آپ کو تھمیز نہیں کے جب دو تین چار بڑے لوگ بات کر رہے ہو تو درمیان میں مداخلت نہیں کرنی

چاہیے۔ شازل دو بد بولا

Posted On Kitab Nagri

یہ ہو سپٹل ہے۔ ارمان جو خاموشی سے لائیو شو ملاحظہ فرما رہا تھا اُن کی آواز تیز ہوتی محسوس کی تو یاد کروایا ہم تو مچھی مار کیٹ سمجھ بیٹھے تھے۔ شازل اُس کی بات پہ طنزیہ بولا جی تبھی تو بتایا یہ ہاسٹل ہے مچھی مار کیٹ نہیں۔ ارمان کہاں پیچھے رہنے والا تھا تم

اگر کسی کو اعتراض نہ ہو تو میں شاہ سے اکیلے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔ شازل ارمان کو کوئی جواب دینے والا تھا جب دلا اور خان نے کہا میں بھی سننا چاہوں گا کیونکہ معاملہ ہماری بہن ہے ہم ایسے کسی پہ اعتبار نہیں کر سکتے۔ دُرید مضبوط لہجے میں گویا ہوا۔

تم دونوں یہی رہو۔ شہباز شاہ شاید اُن کی بات جان گئے تھے تبھی دونوں سے کہا کیونکہ وہ جس بات کو اتنے سالوں سے دفن کیے ہوئے تھے نہیں چاہتے تھے کہ باہر آئے وہ تو ابھی تو نور کی بات پہ حیران تھے کہ کیا وہ لڑکا زندہ تھا؟ اُن کے خیال سے مرچکا ہو گا اور یہ کیسا اتفاق تھا جو آروش کا اُس کے ساتھ نکاح بھی ہو گیا تھا۔

بابا سائیں میں تو پوری تسلی کے بعد رخصتی دوں گا آرو کی۔ شازل بضد تھا۔ کیوں کباب میں ہڈی والا تھا کام کر رہے ہیں اللہ اللہ کر کے تو سر کی شادی ہوئی ہے۔ ارمان شازل کی بات سن کر منہ بنا کر بولا جیسے اُس کو شازل کی بات خاص پسند نہیں آئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

تم میرے منہ مت لگو۔ شازل نے اُس کو گھورا

میں بھلا اتنا دور کھڑا آپ کے منہ کیسے لگوں گا ویسے بھی کونسا آپ میری بیوی ہیں۔ ارمان نے حد ہی پار کر دی جس پہ نور اور زوبیہ بیگم کے ساتھ ساتھ دلاور خان نے بھی اُس کو گھورا تھا۔

میں باہر انتظار کر رہا ہوں۔ دلاور خان اتنے کہتے وہاں سے چلے گئے۔

چلو۔ دُرید نے شازل سے کہا جو ایک جگہ پہ کھڑا ہو گیا تھا۔

میں پہلے آرو کو دیکھ لوں پھر آتا ہوں۔ شازل نے کہا تو دُرید نے سر اثبات میں ہلایا جبکہ شازل نے اپنے قدم پرے روم کی طرف بڑھائے۔

شازل پرے روم میں آیا تو آروش کو محویت سے نماز ادا کرتا دیکھا جو اُس کے لیے حیران کن تھا کیونکہ نماز کا وقت ختم ہو گیا تھا پھر آروش جانے کو نسی نماز ادا کر رہی تھی۔ شازل چلتا ہوا آروش کے پاس بیٹھا تو آروش سلام کرنے کے بعد کسی کی موجودگی کا احساس ہوا تو گردن موڑ کر دیکھا جہاں شازل کو بیٹھا پایا لالہ۔ اچانک شازل کو دیکھ کر آروش نے اُس کو پکارا جو خاموشی سے بس اُس کی بھیگی آنکھوں کو دیکھ رہا تھا۔

مجھے پتا تھا تم اس نکاح سے خوش نہیں ہو گی میں کرتا ہوں بابا سائیں سے بات اور دیکھتا ہوں کون میری بات سے انحراف کرتا ہے وہ دلاور خان اگر تمہارا اصل باپ ہے تو ہم بھی کسی گنتی میں آتے ہیں تمہیں

Posted On Kitab Nagri

رونے کی یا کسی بات کے لیے فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں تمہارا لالہ ابھی زندہ ہے۔ شازل اُس کی آنکھوں کو دیکھ کر سنجیدہ لہجے میں بولا تو آروش حیرت سے اُس کو دیکھنے لگی۔

لالہ کیا ہوا ہے؟ ایسی کوئی بات نہیں میں نے سوچ سمجھ کر فیصلہ لیا ہے۔ آروش نے آہستگی سے کہا واٹ؟ آرو تم نے جان بوجھ کر دریا میں چھلانگ لگائی مجھے تم سے ایسی کسی بے وقوفی کی توقع نہیں تھی نجانے اُس لڑکے کا کس لیے آپریشن

برین ٹیومر ہے اُسے۔ شازل ابھی کچھ کہنے والا تھا جب آروش نے بتایا

?Brain toumar? Aro you gone a mad

شازل کو اب اُس پہ غصہ آیا۔

آپ کچھ نہیں جانتے لالہ یہ نکاح ضروری تھا اُس کی زندگی کے لیے۔ آروش نے کسی مجرم کی طرح بتایا ہاں اُس کی زندگی کے لیے ضروری تھا تمہاری زندگی چاہے تباہ و برباد ہو۔ شازل نے اُس کو جھڑکا۔ آپ ایسے بات کیوں کر رہے؟ آروش کو بُرا لگا۔

تو کیا اکیس توپوں کی سلامی پیش کروں ایک تو تمہاری پہلے شادی نہیں ہو رہی تھی تم راضی نہیں ہوئی تھی اور اب راضی پہ کس کے لیے ہو جو ایک بیمار شخص ہے جس کی زندگی کی کوئی گارنٹی نہیں ہے۔ شازل نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر کر کہا

Posted On Kitab Nagri

وہ بیمار شخص نہیں ہے لالہ اور کسی بھی انسان کی زندگی کی کوئی گارنٹی نہیں ہوتی۔ آروش نے سنجیدگی سے کہا

تم اُس انسان کے لیے مجھ سے بحث کر رہی ہو؟ مجھے دلیلیں پیش کر رہی ہو اپنے لالہ کو؟ شازل بے یقین نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولا

میں نے بس ایک بات کہی لالہ آپریشن اگر کامیاب ہو گیا تو وہ بالکل ٹھیک ہو جائے گا۔ آروش نے بتایا اگر آپریشن کامیاب نہ ہو تو؟ شازل نے پوچھا

ایسی بات کیوں کر رہے ہیں؟ آروش کا دل خوف سے دھڑکا تو پھر کیسی بات کروں؟ شازل نے پوچھا مجھے نوافل ادا کرنے ہیں۔ آروش نے کہا

ٹھیک کرو تم نوافل ادا مگر بھول ہے تمہاری کہ وہ انسان کبھی ٹھیک ہو گا برین ٹیومر کوئی عام بات نہیں۔ شازل سنجیدگی سے کہہ کر اٹھ کر چلا گیا تھا پیچھے آروش کو اپنا وجود زلزلے کی زد میں آتا محسوس ہوا



آپ کے کہنے کا مطلب میری بہن اُس شخص کو پہلے سے جانتی ہیں؟ دلاور خان نے شروع سے لیکر اب تک ساری بات دونوں کے گوش گزار کی تو شہباز خاموش ہو گئے تھے وہی دُرید بے یقین لہجے میں بولا

Posted On Kitab Nagri

کیا تمہیں نہیں پتا یہ بات تو بہت پُرانی ہیں۔ دلاور خان نے اُلٹا اُس سے سوال داغا تو دُرید شہباز شاہ کو دیکھنے لگا۔

آپ اتنی بڑی بات کیسے جُھپا سکتے ہیں بابا سائیں؟ دُرید سنجیدگی سے شہباز شاہ سے بولے
پُرانی باتیں ہیں دفع کرو میں خود اُس لڑکے سے کبھی نہیں ملا تھا یہ سارا کا سارا کچھ دلدار اور دیدار کا کیا دھڑا ہے۔ شہباز شاہ نے کہا

آپ کے حکم کے بغیر وہ کچھ نہیں کرتے۔ دُرید کو یقین نہ آیا
اماں سائیں کا حکم تھا انہیں میں خود لا علم رہتا اگر مجھے اپنے خاص آدمی ساری ماجرہ سے آگاہ نہ کرتے
تو۔ شہباز شاہ بس یہ بولے
اب سمجھا میں آروش کے بدل جانے کی وجہ۔ دُرید گہری سوچ میں ڈوب کر بولا تو شہباز شاہ نے کوئی جواب نہیں دیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com



ہم ہسپتال کیوں آئے؟ ارمان فجر اور عیشا کو ہسپتال لایا تو فجر نے ڈر کر پوچھا۔
میں نے آپ کو پہلے نہیں بتایا تھا آپ پریشان ہو جاتی سر کا آج آپریشن ہیں۔ ارمان یا مین کو گود میں اُٹھاتا
سنجیدگی سے بتانے لگا۔

آپریشن کس چیز کا ایمان ٹھیک تو ہے؟ عیشا پریشانی سے پوچھنے لگی۔
اُن کو برین ٹیو مر ہے۔ ارمان نے جیسے اُن کے سر پہ دھماکا کیا۔

Posted On Kitab Nagri

یہ۔۔۔ کیا۔۔۔ بکو اس ہے؟ فجر کی زبان لڑکھڑاسی گئی

یہ حقیقت ہے آج اُن کا آپریشن ہیں جس کے لیے وہ بہت مشکل سے مانے ہیں آپ بس اُن کے لیے دعا کرے کہ جب ہسپتال کے اندر جائے تو کوئی اچھی خبر ہماری منتظر ہو۔ ارمان کا لہجہ ہنوز سنجیدہ تھا۔

میرادل گھبرا رہا ہے۔ عیسا کا وجود خود کی وجہ سے لرز نے لگا تھا مگر فجر میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ کچھ کہتی۔



یہاں کیسا ہے؟ ان لوگوں نے جیسے ہی اتنے وقت بعد وارڈ سے ڈاکٹر کو باہر نکلتا دیکھا تو سب لوگ بے چینی سے اُن کی طرف بڑھ کر پوچھنے لگی فجر اور عیسا کا حال سب سے زیادہ بُرا تھا یا مین اپنی ماں کو ایسے روتا دیکھ کر خود بھی سہم کر ارمان کے پیچھے جھپ گیا تھا۔

آپریشن کامیاب ہوا ایمان ٹوٹلی فائن ناؤ۔ ڈاکٹر حمید نے جیسے اُن سب پہ نئی زندگی کی پھونک ماری۔
یا اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر۔ زوبیہ بیگم نے بے ساختہ اللہ کا شکر ادا کیا تھا۔
عیشا فخر کے لگی تھی۔

صدقہ ضرور دیجئے گا ایمان کا اُس کانچ جانا کسی معجزے سے کم نہیں۔ ڈاکٹر حمید دلاور خان کے کندھا تھپتھپا کر بولے جن کی آنکھوں میں خوشی سے آنسو تھے۔

ہم اُس لڑکے سے کب مل سکتے ہیں؟ شازل جمائی لیتا اُن سے استفسار ہوا

Posted On Kitab Nagri

یہ کون ہے؟ عیشا نے آہستہ آواز میں فجر سے پوچھا جو غور سے شازل اور دُرید کو دیکھ رہی تھی جبکہ شہباز شاہ وہاں موجود نہیں تھے۔

پتا نہیں۔ فجر نے لاعلمی کا اظہار کیا۔

ابھی نہیں کچھ دیر بعد۔ ڈاکٹر نے بتایا

چلو فجر نماز کا وقت ہونے والا ہے۔ دُرید اپنی مردانہ شال کندھوں پہ ٹھیک کرتا شازل سے بولا تو اُس نے اپنا سر ہلایا۔

میں آروش کو سناؤں آؤں یہ خوشخبری۔ نور پر جوش آواز میں کہتی پرے روم کی طرف بھری کیونکہ آروش اب تک وہاں سے نہیں نکلی تھی۔

آروش نام تو۔۔ عیشا فجر کو اتنا کہتی خاموش ہو گئی تھی۔

صرف ایک کا نام نہیں ہوتا تم بس یمان کا سوچو۔ فجر اُس کی ادھی بات کا مطلب سمجھتی سر جھٹک کر بولی۔

www.kitabnagri.com

oooooooooooooooooooooooooooo

آروش

آروش مبارک ہو آپریشن کامیاب ہو گیا۔ نور سجدے میں گری مسکرا کر آروش کو بتایا تو اُس نے اپنا

سر اٹھایا

Posted On Kitab Nagri

سچ میں؟ آروش نے دھڑکتے دل کے ساتھ پوچھا
ہاں۔ نور مسکرا کر کہتی اُس کے گلے لگی تھی جبکہ آروش کا وجود سن ہو گیا تھا اُس کے کانوں میں بار بار
ماضی میں سُنے گئے جملے گونج رہے تھے۔

"کلتھوم بھا بھی اپنی بیٹی کے لچھن دیکھے دو دفع بارات آتے آتے نہیں آئی اِس کی تیسری دفع دولہا عین
نکاح کے وقت مر گیا پھر کس چیز کی اکڑ ہے اِس کو"

"شوہر ہونے دیتی کہاں ہو تمہارے سبز قدم نکل جاتے ہیں"
وہ کہاں ہیں؟

جب وہ سب باری باری ایمان سے ملنے آئے تو ایمان نے چھوٹے ہی یہ سوال کیا تھا اُس کے لہجے میں بے
چینی صاف چھلک رہی تھی۔

www.kitabnagri.com

"اُس کے بھائی وغیرہ آئے تو اُن کے ساتھ ہے تم یہ بتاؤ کیسا محسوس کر رہے ہو؟ زوبیہ بیگم نے مسکرا کر
بتانے کے بعد پوچھا

"کیا اُن کو پتا ہے آپریشن کا اور مجھے ہوش آ گیا ہے تو اُن کو یہاں آنا چاہیے تھا۔ ایمان نے جیسے اُن کی بات
سُنی ہی نہیں تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"تو کیا ہوا آجائے گی تمہیں پتا ہے فجر اور عیشادونوں آئی ہیں رورو کر اُن کا بُرا حال ہو گیا ہے ناراض بھی ہیں شاید تم سے تم نے اُن کو اتنی بڑی بات جو نہیں بتائی شاید اس وجہ سے ملنے بھی نہیں آئی۔ زوبیہ بیگم نے اُس کی توجہ دوسری جانب گامزن کروانی چاہی

"میں اُن کو منالوں گا آپ یہ بتائے کیا وہ بھی مجھ سے ناراض ہیں اگر ہاں تو کیوں؟ یمان نے بے چینی سے پوچھا تو زوبیہ بیگم نے ٹھنڈی سانس خارج کی۔

"تم رو کو میں اُس کو کہتی ہوں تمہارے پاس اور پلیز یمان اپنے دماغ میں زیادہ دباؤ مت ڈالو۔ زوبیہ بیگم نے ملتتی لہجے میں کہا "تو یمان نے محض سر کو خم دیا اُس کو بس بے چینی اور شدت سے آروش کو دیکھنے کی چاہ ہو رہی تھی۔

oooooooooooooooooooooooooooo

تم یہاں کیوں کھڑی ہو یمان کے پاس جاؤ اُس کو ضرورت ہے تمہاری۔ دلاور خان نے آروش سے کہا جو وٹینگ ایریا میں موجود تھی آروش کی تلاش میں زوبیہ بیگم بھی وہاں آگئی تھی۔

"آپ لوگوں کو یمان کی جان چاہیے تھی جس کی شرط میرا اور اُس کا نکاح تھا جو ہو گیا اب مجھ سے کسی اور بات کی توقع مت کیجئے۔ آروش جس انداز میں بولی تھی زوبیہ بیگم اور دلاور خان حیران سے اُس کو دیکھنے لگا۔

اس بات سے کیا مطلب ہوا تمہارا؟ زوبیہ بیگم بازوؤں سے پکڑ کر اُس کو اپنی طرف کرتی بولی

Posted On Kitab Nagri

"مطلب صاف ہے وہ اب ٹھیک ہے تو مجھے بلی کا بکرا بنانا بند کر دے میں نے نکاح بس اس وجہ سے کیا کیونکہ یمان آپریشن کے لیے مان نہیں رہا تھا ورنہ میں کبھی اُس سے نکاح نہ کرتی اب آپ خوش ہو جائے وہ سہی سلامت ہے۔ آروش سنگدلی سے بولی

وہ وہاں تمہارے لیے تڑپ رہا ہے تمہاری آہٹ سُننے کو بے قرار ہے اور یہاں تم وہی ضد پکڑ کر بیٹھ گئی ہو۔ زوبیہ بیگم نے سخت لہجے میں کہا

آپ کی بیٹی میں ہوں تو آپ کو میری طرف ہونا چاہیے نہ کسی اور کی طرف داری کرنا آپ کو زیب دیتا ہے۔ آروش نے سنجیدگی سے کہا

آروش بیٹا کیا ہو گیا ہے ایسا کیوں کر رہی ہو؟ دلاور خان پریشان ہوئے۔

"میں کچھ وقت بابا سائیں کے پاس رہنا چاہتی ہوں بہتر ہو گا آپ یمان کو خلع کے پیپرز تیار کروا کر دے ورنہ شازل لالہ وکیل ہیں وہ خود سب ہینڈل کر دیں گے۔ آروش کی اتنی بڑی بات پہ وہ دونوں ہکا بکارہ گئے اُن کو سمجھ نہیں آیا یوں اچانک آروش کو ہو کیا گیا جو ایسی باتیں کر رہی ہیں۔

ترس کھاؤ اُس پہ۔ زوبیہ بیگم نے التجائیہ لہجے میں کہا

آپ لوگ مجھ پہ ترس کھائے مجھ سے وہ بات نہ منوائے جو میں ماننا ہی نہیں چاہتی۔ آروش اس بار ہاتھ جوڑ کر بولی تو فلوقت کے لیے دلاور خان اور زوبیہ بیگم نے خاموشی اختیار کر لی تھی۔



Posted On Kitab Nagri

آپ؟ یمان جو شدت سے آروش کا انتظار کر رہا تھا مگر آروش کے بجائے شازل کو کسی آدمی کے ساتھ دیکھا تو حیرانگی کا اظہار کیا وہ سرے سے بھول چکا تھا کہ وہ "آروش" کا بھائی ہے۔

تم تو یمان مستقیم ہونہ جس نے حال میں ہی سنگنگ کو خیر آباد کہا تھا؟ شازل جو خود حیرت سے یمان کو دیکھ رہا تھا یمان کے پوچھے گئے سوال پہ وہ چپ تھا کہ کیا جواب دے تبھی دُرید تنقیدی نظروں سے اُس کا جائزہ لیتا ہوا بولا

جی۔ یمان بس یہی بولا

آروش کو تم پہلے سے جانتے تھے تو اب تک کہاں تھے؟ اگر تمہیں واقع اُس سے پیار تھا تو حویلی کیوں نہیں آئے؟ دُرید اسٹول کھینچ کر اُس پہ بیٹھ کر سنجیدگی سے یمان سے دوسرا سوال پوچھنے لگا تو شازل جو ایک حیرانگی سے باہر نہیں آیا تھا دوسری حیرانگی میں غوطہ زن ہوتا۔

اگر آتا تو کیا آپ لوگ اُن کا ہاتھ میرے ہاتھ میں دیتے؟ یمان نے جواب کے بجائے اُلٹا اُس سے سوال داغا

www.kitabnagri.com

ہم دیتے یا نہیں دیتے وہ بعد کی بات تھی تمہیں اپنی قسمت تو آزمانی چاہیے تھی نہ۔ دُرید نے کہا ہر طرح سے اپنی قسمت آزمائی تھی اور یقین جانے منہ کے بل گرا تھا۔ یمان کے جواب پہ دُرید چند پل خاموش رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

یہ کیا باتیں ہو رہی ہیں؟ اور یمان کیا تمہارا آرو سے نکاح ہوا ہے تم کیسے آرو کو جانتے ہو؟ شازل نے ایک بعد ایک سوال پوچھا

جی میرا اور اُن کا نکاح ہوا ہے رہی بات کیسے جاننے کی تو وہ پُرانی بات ہے۔ یمان نے ہلکی مسکراہٹ سے جواب دیا۔

تم واقع ہماری بہن کو چاہتے ہو یا بس ڈائلاگ بازی کر رہے ہو؟ دُرید نے غور سے اُس کا چہرہ دیکھ کر پوچھا

ڈائلاگ بازی کے لیے مرد گرل فرینڈ بنانا ہے پاک رشتہ قائم کر کے نکاح میں نہیں لیتا۔ یمان کے جواب پہ دُرید لا جواب ہوا تھا۔

ایمپریسو مگر ہم اپنی طرف سے پوری تسلی کر کے آرو تمہارے حوالے کریں گے۔ شازل کی بات پہ یمان کی پیشانی میں بل نمایاں ہوئے تھے۔

وہ میرے نکاح میں ہے۔ یمان نے یاد کروایا

تو؟ شازل نے آئبروریز کیے

تو یہ کے اب آپ میں سے کسی کی نہیں چلے گی۔ یمان کی بات پہ شازل کا مقہقہ بے ساختہ تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بیٹاجی بات یہ ہے کہ آرونے خود کہا ہے وہ ہمارے ساتھ حویلی چلے گی۔ شازل اُس کے پاس آکر بولا تو یمان بے یقین نظروں سے اُس کو دیکھا جیسے اُس کو یقین نہ آیا ہو دُرید نے غور سے اُس کی بدلتی رنگت کو دیکھا تھا۔

وہ کیوں چلے گی آپ لوگوں کے ساتھ؟ یمان نے پوچھا
ہمارے ساتھ چلنے کے لیے اُس کو کسی وجہ کی ضرورت کا ہونا ضروری نہیں۔ شازل نے کندھے اُچکائے
کہا۔

مجھے اُن سے بات کرنی ہے۔ یمان نے کہا
ابھی تم اپنے سخت سسر سے بات کرنے کے لیے خود کو تیار کرو۔ شازل نے مزے سے بتایا
سسر؟ یمان نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگا۔

ہاں سسر آرو کے باپ شہباز شاہ سے۔ شازل نے بتایا
پہلے آروش سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ یمان نے کسی اور بات پہ زیادہ توجہ نہ دی۔



عیشا تمہیں پتا ہے یمان کا نکاح کس لڑکی سے ہوا ہے؟ فجر غصے سے عیشا سے بولی
کس سے ہوا ہے یمان کی وجہ سے اتنا پریشان تھی کہ نکاح کا پوچھنا یاد ہی نہیں آیا ویسے روزی سے ہی ہوا
ہو گا نکاح۔ عیشا نے سر پہ ہاتھ مار کر کہا

اُس آروش سے جس سے یمان کا دل لایف میں پیار کرتا تھا۔ فجر نخوت سے سر جھٹک کر بتانے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

کیا مطلب کیسے؟ عیشا حیران ہوئی۔

جانے کیسے کو چھوڑو وہ دلاور خان کی بیٹی نکلی یمان نے ایک بار اُس سے نکاح کرنے کی ضد کی جو ہو بھی گیا۔ فجر پریشانی کے عالم میں کہتی بیچ پہ بیٹھ گئی۔

یہ تو پھر اچھی بات ہوئی نہ بالآخر ہمارے یمان کو اُس کی محبت مل گئی یاد ہے؟ کیسے کہا کرتا تھا میں اپنا جنون اور محبت دونوں پالوں گا اور دیکھو ایسا ہو بھی گیا۔ عیشا خوشی سے چور لہجے میں بولی تو فجر نے خشمگین نظروں سے اُس کو دیکھا

مجھے سب یاد ہے پر شاید تم بھول رہی ہو اُس لڑکی کی وجہ سے یمان نے کیا کچھ برداشت کیا تھا۔ فجر نے بتایا

کل کے بارے میں نہیں سوچنا چاہیے جو کل ہو گیا سو ہو گیا اچھا تھا یا بُرا ہم اُس کو بدل نہیں سکتے ہمیں آج کے بارے میں سوچنا یمان کتنا خوش ہو گا مجھے اُس کی خوشی دیکھنی ہے۔ عیشا پر جوش آواز میں کہتی اُٹھ کھڑی ہوئی۔

www.kitabnagri.com

"عیشا کیا تم پاگل ہو گئی ہو؟ فجر کو عیشا پاگل لگی۔

پاگل کیوں؟ عیشا تعجب بھری نظروں سے اُس کو دیکھنے لگی۔

"تمہیں وہ لڑکی قبول ہے یمان کی بیوی ہونے کی حیثیت سے؟ فجر نے پوچھا

Posted On Kitab Nagri

"ہمارے قبول کرنے یا نہ کرنے سے کیا ہوگا؟" جس کو قبول کرنا تھا اُس نے کر دیا اور ہم ایمان کی بہنیں ہیں اور ہمارا چھوٹا بھائی ہے ہمیں بس اُس کی خوشی دیکھنی چاہیے اُس کی خوشی میں خوش ہونا چاہیے۔ عیشا نے مسکرا کر کہا تو فجر کو اُس کی بات ٹھیک لگی تو خاموش ہو گئی "جو بھی تھا اُس کے لیے اولین ترجیح ایمان کی خوشی تھی۔"



تم ایمان سے ملنے کیوں نہیں جا رہی؟ بے چارہ تمہارا انتظار کرتا ہے۔ شازل نے آروش کو دیکھ کر کہا ایمان سے ملنے کے بعد اُس کے سارے خدشے ختم ہو چکے تھے۔

جاؤں گی۔ آروش نے بس یہ کہا

کب؟ شازل نے پوچھا

پتا نہیں۔ آروش نے لاعلمی کا مظاہرہ کیا۔

ابھی مل لو شام میں ہم گاؤں کے لیے نکلے گے۔ شازل نے بتایا

www.kitabnagri.com

مجھے ملنا ہو گا تو مل لوں گی۔ آروش نے اکتاہٹ کا مظاہرہ کیا تو شازل خاموش ہو گیا "اُس کو آروش کچھ

اُجھی ہوئی سی لگی"

oooooooooooooooooooooooooooo

پورا ایک دن گزر گیا وہ میرے پاس کیوں نہیں آرہی؟ مجھے اُن سے بات کرنی ہے۔ ایمان نے فکر مندی

سے دلاور خان سے پوچھنے لگا

Posted On Kitab Nagri

وہ چلی گی۔ دلاور خان بس یہ بولے

ک ک۔۔ کہاں۔۔ چل۔۔ چلی گی؟ یمان کی زبان لڑکھڑاسی گی

اُس نے نکاح اس لیے کیا تھا تا کہ تم آپریشن کے لیے راضی ہو جاؤ اور تمہاری جان بچ جائے ورنہ اُس کو نکاح میں دلچسپی نہیں تھی وہ خلع تک پہنچ گی ہیں۔ دلاور خان کے لہجے میں ندامت کی جھلک تھی۔

جان دے کر بے جان کر گی ہیں وہ اُن کو یہ نہیں کہنا چاہیے کہ یمان بچ گیا یمان کو تو وہ مار کر تو نہیں البتہ توڑ کر کے ضرور گی ہیں۔ یمان کے چہرے پہ سایہ لہرایا تھا دلاور خان کی بات پہ ایک بار پھر وہ مضبوط مرد دلاور خان کے آگے رویا تھا۔



کچھ ماہ بعد۔

دن تیزی سے گزر رہے تھے اُس دن کے بعد یمان کو چپ لگ گی تھی فجر کو نئے سرے سے آروش پہ غصہ آیا تھا مگر خود پہ ضبط کیے ہوئے تھے چار سے پانچ ماہ ہو چکے تھے وہ یہی اسلام آباد میں تھی کیونکہ یمان کو ایسے اکیلا چھوڑنا اُس کو ٹھیک نہیں لگ رہا تھا۔ دوسری طرف حویلی میں آروش کا دل بھی نہیں لگ رہا تھا ایک خول میں اُس نے خود کو بند کر دیا تھا کسی سے بھی زیادہ بات چیت کرنا اُس نے جیسے خود پہ حرام کر لیا تھا سارا وقت بس اپنے کمرے تک محدود رہتی حویلی والے بھی سب اُس کے لیے پریشان تھے دلاور خان بہت بار اُس کو لینے حویلی آئے تھے مگر آروش نے صاف انکار کر دیا تھا اپنے جان سے

Posted On Kitab Nagri

اُس میں ہمت نہیں تھی یمان کا سامنا کرنے کی اُس کو بار بار یمان کا لمس یاد آتا پیار بھری باتیں یاد آ جاتی جس پہ وہ بے چینی کا شکار ہو جاتی وہ چاہ کر بھی یمان کے پاس نہیں جا پار ہی تھی۔



ب باب ب۔

شازل کروٹ کے بل گہری نیند میں تھا جب آٹھ ماہ کا ہوتا شازم گردن موڑ کر بڑی مشکل سے آواز نکال کر اُس کو جگانے کی کوشش کر رہا تھا۔

بب با۔ شازم نے اپنے ہلکے سے اپنے چھوٹے سے ہاتھ اُپر کیے۔ تبھی کمرے میں ماہی داخل ہوئی۔ جاگ گیا میرا شہزادہ۔ ماہی شازم کو جاگتا دیکھا تو مسکرا کر اُس کو اپنی گود میں اٹھا کر چٹا چٹ اُس کے گالوں کو چوم لیا۔

بب با۔ شازم پھر سے یہی الفاظ منہ سے نکالنے لگا۔ کبھی ممامی بھی کہہ لیا کرو۔ ماہی اُس کا منہ صاف کرتی مسکین شکل بنائے بولی کیونکہ ایسے الفاظ نکالنے سے شازم کے منہ سے تھوک نکل کر اُس کی چن کو چھو رہی تھی۔

بباب ب۔ شازم پھر سے یہی الفاظ نکالنے لگا تو ماہی اُس کا ماتھا چوم کر شازل کو دیکھنے لگی جو ابھی بھی گہری نیند میں تھا

آؤ تمہارے بابا کو اٹھاتے ہیں نیند سے۔ ماہی شرارت سے اُس کو کہتی کروٹ کے بل لیٹے شازل کی پیٹھ پہ شازم کو کھڑا کرنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

گڈ مارنگ شازم کے ببا اٹھ جائے صبح ہو گئی ہیں۔ ماہی شازل کے کان کے پاس جھک کر اونچی آواز میں بولی تو شازل نے یکدم اپنی آنکھیں کھول کر خود پہ جھکی ماہی کو دیکھا پھر شازم کو جو اُس کو ہی دیکھ رہا تھا۔ میری صبح نہیں ہوئی ابھی تک۔ شازل سیدھا لیٹا شازم کو اپنے سینے پہ بیٹھائے بولا

بارہ بجنے والے ہیں حویلی کے مردوں کے ساتھ آپ نے ناشتہ بھی نہیں کیا تھا۔ ماہی نے منہ بنا کر بتایا اپنی بیوی کے ساتھ کرلوں گا ناشتہ یہ بتاؤ اس گولوں مولوں نے دودھ پیا۔ شازل شازم کے گالوں کو کھینچتا پوچھنے لگا تو ماہی نے کڑے تیوروں سے اُس کو گھورنے لگی کیونکہ جب سے اب کچھ شازم کی صحت ٹھیک نہیں ہوئی تھی شازل اب "نمونے" کے بجائے اُس کو "گولوں مولوں" کہتا تھا کوئی اچھا نام سوچ لیا کرے۔ ماہی نے نروٹھے پن سے کہا

اچھا نام تو ہے گولوں مولوں کی ماں گولوں مولوں۔ شازل شرارت سے اُس کے گال کھینچ کر بولا اچھا چھوڑے میں باہر جا رہی ہوں آپ کے لیے ناشتہ لینے اُٹھ کر فریش ہو جائے آپ اور ہاں شازم کو بے بی کارٹ میں ڈالے گا یا پھر اُس کے دونوں اطراف اچھے سے تکیے رکھے گا۔ ماہی اُٹھ کر اپنے بالوں کا جوڑا بناتی شازل کو ہدایت دینے لگی۔

جو حکم میرے آقا۔ شازل سر کو خم دیتا بولا تو ماہی کھلکھلائی۔

ادھر آؤ۔ شازل نے اپنے پاس آنے کا کہا

کیوں؟ ماہی نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگی

Posted On Kitab Nagri

آؤ تو۔ شازل نے کہا تو ماہی اُس کے پاس بیٹھی جس پہ شازل اُٹھ کر اُس کے ماتھے پہ اپنا لمس چھوڑا تو ماہی نے اپنی اپنی آنکھیں موند لی۔

اب جاؤ۔ شازل نے اجازت دی تو وہ خوبصورت مسکراہٹ کے ساتھ سر اثبات میں ہلاتی وہاں سے چلی گئی۔



مجھ میں کیا کاٹیں جُھبے ہوئے جو میرے بیٹھتے ہی تم اُٹھ جایا کرتی ہوں۔ دُرید کمرے میں آیا تو حریم کو کمرے سے باہر جاتا دیکھا تو اُس کا بازو پکڑ کر اپنے روبرو کھڑا کیے پوچھنے لگا آج اُن کے نکاح کو اتنا وقت ہو گیا تھا مگر حریم کے سر دروے میں تھوڑا بھی سُدھار نہیں آیا تھا وہ جتنی اُس کو ڈھیل دے رہا تھا حریم اُتنی ہی اپنی منمنائی کیا کرتی تھی۔

چھوڑے ہمیں۔ حریم سنجیدگی سے اُس کو دیکھتی خود سے دور کرنے لگی مگر دُرید اُس کی کوشش کو ناکام بناتا سختی سے اُس کے بازو کو دبو چا

www.kitabnagri.com

پہلے میری بات کا جواب دو کیا ہو گیا ہے تمہیں کیوں کر رہی ہو ایسے؟ دُرید نے جان چاہا ہم سے پوچھنے کے بجائے آپ خود سے یہ سوال پوچھے گے تو زیادہ بہتر ہو گا کس گمان میں ہیں آپ کے نکاح کے بعد ہمارا رویہ آپ کے ساتھ بہتر ہو جائے گا تو یہ آپ کی بڑی بھول ہے آپ ہمارے دل سے اتر گئے ہیں۔ حریم نے زخمی مسکراہٹ چہرے سجائے کہا تو دُرید نے سختی سے اپنے ہونٹوں کو بھینچا

Posted On Kitab Nagri

میری نرمی کا ناجائز فائدہ مت اٹھاؤ مجھے مجبور مت کرو کہ میں تمہارے ساتھ سخت رویہ اختیار کرو پیار سے بات کر رہا ہوں تو پیار سے بات کیا کرو۔ دُرید نے دو ٹوک انداز میں کہا

ہم کوئی چابی کی گڑیا نہیں جس کو جب چاہا جیسے چاہا آپ نے استعمال کر لیا تھا ہم بھی ایک انسان ہیں ہم کس دل کے ساتھ اس کمرے میں رہ رہے ہیں وہ بس ہمارا خدا جانتا ہے ہمارے بس چلے تو اپنی بیٹی کو لیکر یہاں سے بہت دور چلے جائے جہاں کسی سید دُرید شاہ کا نام و نشان تو کیا سایا بھی اپنی بیٹی پہ نہ پڑے۔ حریم زہر خند لہجے میں بولی تو دُرید بُت بنا اُس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا جو بے تاثر تھی۔

معاف کیوں نہیں کر لیتی تم مجھے آخر کب تک ایسا چلتا رہے گا بار بار اپنے کیے گئے فیصلے پہ پچھتا رہا ہوں اب میں کیا کروں تمہاری رضامندی کے بغیر میں نے کبھی تمہیں چھو اتک نہیں تمہارے پاس نہیں آیا کبھی اپنا حق نہیں جتایا تمہیں وقت دے رہا ہوں کے شاید؛ شاید تم ٹھیک ہو جاؤ اپنے رویے پہ نظر ثانی کرو مگر تم دن بدن مجھ سے بد زن ہوتی جا رہی ہو۔ دُرید اُس کو چھوڑتا بے بسی سے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہوا بولا یہ چھوٹی سی لڑکی اُس کو کڑے امتحان میں ڈال رہی تھی جس کو وہ کتنی ہی کوششوں کے باوجود پاس نہیں کر پا رہا تھا۔

اس میں کونسی بڑی بات آئے کرے اپنا حق وصول اور ہمیں آزاد کر دے اس نام و نہاد رشتے سے دم گھٹتا ہے ہمارا یہاں آپ کے پاس وحشت ہوتی ہیں جب آپ ہمارا ہاتھ پکڑتے ہیں جب آپ اپنی یہ

Posted On Kitab Nagri

جھوٹی محبت ہماری بچی پہ نچھاور کرتے ہیں۔ حریم اپنے گرد لپیٹی چادر کو اتار کر پھینکتی نفرت بھرے لہجے میں اُس سے بولی تو دُرید کے ماتھے کی رگیں اُبھریں تھیں۔

”سمجھتی کیا ہو تم مجھے؟ دُرید دھاڑنے والے انداز میں کہتا اُس کا جبرِ سختی سے دبوچتا دیوار کے ساتھ لگا گیا تھا“
”حریم کی جُمْلے اُس پہ کسی تماچے کی طرح برسے تھے۔

بچ چھوڑے۔۔۔۔ ہمیں۔ حریم نے اُس کو خود سے دور کرنا چاہا تو دُرید نے ہاتھ کی مٹھی بنا کر دیوار پہ مار کر اُس سے دور ہوا۔ حریم زور سے کھانستی شک کی کیفیت میں دُرید کو دیکھنے لگی جس کا حال غصے سے خراب ہو گیا تھا یلخت حریم کو اپنی حالت اور سخت جملوں کا احساس ہوا تھا تو اُس کا دل چاہا ڈوب کے مر جائے کہیں۔

پہنو یہ شال دُرید شاہ اپنے نفس کا پجاری نہیں ہے اور نہ میں تمہارے قربت کے لیے تڑپ رہا ہوں پاگل تھا میں جو سمجھ بیٹھا تھا اپنی محبت سے تمہیں پہلے جیسا کر دوں گا اپنی اُس غلطی کا ازالہ کر لوں گا جس کی وجہ سے تم آج اس حالت میں پہنچی ہو مگر میں غلط تھا مجھے یہ بات مانتی چاہیے کہ حریم علی کے دل میں دُرید شاہ اتر گیا ہے اُس کی محبت ختم ہو گئی ہے اور میں اسی قابل ہوں۔ دُرید اُس کی قالین پہ پڑی چادر اٹھا کے اُس کو دیتا بولا تو حریم کی آنکھوں سے آنسو رواں دواں ہو گئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

تمہیں اب مزید وحشت زدہ ہونے کی ضرورت نہیں کیونکہ آج کے بعد نہ تو میں تمہارا کبھی ہاتھ پکڑوں گا اور نہ اپنا سایہ حورم پہ پڑنے دوں گا اُس کو اپنی جھوٹی محبت سے دور کروں گا۔ دُرید سنجیدہ انداز میں کہتا تیز آواز میں دروازہ بند کرتا کمرے سے باہر چلا گیا۔ پیچھے حریم فرش پہ بیٹھتی چلی گی۔ یہ ہم سے کیا ہو گیا؟ حریم چہرہ ہاتھوں میں چھپاتی پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی۔



یمان می

فجر اپنے دھیان میں یمان کے کمرے میں آئی تو دھوئیں نے اُس کا استقبال کیا پورے کمرے میں دھواں پھیلا ہوا تھا فجر اپنے منہ پہ ڈوپٹہ رکھتی یمان کو تلاش کرنے لگی جو کمرے کی سائیڈ میں موجود صوفے پہ بیٹھا ہوا فجر چلتی ہوئی اُس کے پاس آئی تو آنکھوں میں بے یقینی اُتر آئی۔

یمان جو سگریٹ کا دھواں اُڑانے میں مگن تھا اچانک فجر کو اپنے کمرے میں دیکھا تو جلدی سے سگریٹ ایش ٹرے میں مسلا

یمان تم نے سگریٹ پینا بھی شروع کر دیا ہے اب کیا یہی کام رہ گیا تھا۔ فجر نے سخت ناگوار لہجے میں اُس کو کہتے ایش ٹرے کو دیکھا جو پوری سگریٹس کی بھری پڑی تھی جیسے یمان بہت وقت سے یہی کام کرتا رہا ہو ایسی بات نہیں۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔ بس میں۔۔۔۔۔ ایسے۔۔۔۔۔ ہی۔ یمان اپنی جگہ سے کھڑا ہوتا کڑبڑا کر صفائی دینا چاہی مگر لفظوں نے اُس کا ساتھ نہیں دیا۔

Posted On Kitab Nagri

کیوں اُس بے حس لڑکی کی وجہ سے اپنا سینا جلا رہے ہو جانتے ہو نہ سگریٹ نوشی صحت کے لیے مضر ہیں۔ فجر کا لہجہ ہنوز ناگوریت سے بھرپور تھا۔

سوری۔ یمان سر جھکاتا بس یہی بولا

کب سے پینا شروع کیا ہے؟ فجر نے سنجیدگی سے پوچھا

آج کے بعد نہیں پیوں گا۔ یمان نے کہا

کب سے پینا شروع کیا ہے؟ اور دن میں کتنی ڈبیاں خالی کرتے ہو؟ فجر نے دوبارہ سے اپنا سوال دوہرایا

چار ماہ سے۔ یمان سر جھکائے بولا

چار ماہ سے؟ فجر کو مزید حیرت نے آگھیرا وہ آخر کیسے اتنا غافل ہونے لگی تھی۔

جی۔ یمان بس یہ بولا

تمہارے لیے بس وہ لڑکی اہم ہے کیا خلع چاہتی ہے نہ ہو؟ تو بھیجو طلاق کے کاغذات اُسے۔ فجر تنفر سے

بولی

www.kitabnagri.com

آپی۔ یمان نے تڑپ کر اُن کو دیکھا جو اُس کو اتنا سنگین مشورہ دے رہی تھی۔

تم دوبارہ اس چیز کو منہ نہیں لگاؤ گے۔ فجر نے ایش ٹرے کی جانب اشارہ کیے کہا

نہیں پیوں گا۔ یمان نے جواباً کہا

باہر آ جاؤ تمہارے کمرے کی صفائی کروانی ہے۔ فجر نے کہا تو یمان نے سر کو خم دیا۔



Posted On Kitab Nagri

یہ چراغ بے نظر ہے یہ ستارہ بے زباں ہے
ابھی تجھ سے ملتا جلتا کوئی دوسرا کہاں ہے
وہی شخص جس پہ اپنے دل و جاں نثار کردوں
وہ اگر خفا نہیں ہے، تو ضرور بدگماں ہے
کبھی پا کے تجھ کو کھونا کبھی کھو کے تجھ کو پانا
یہ جنم جنم کا رشتہ تیرے میرے درمیاں ہے

خلع ایک بہت بڑا فیصلہ ہے آروش اللہ کے سامنے سب سے ناپسندیدہ عمل طلاق کا ہوتا ہے میاں بیوی کا
ایک خوبصورت رشتہ ہوتا ہے اُس کو یوں بنا کسی وجوہات پہ ختم نہیں کیا جاتا۔ کلثوم بیگم اپنی گود میں سر
رکھے لیٹی ہوئی آروش سے بولی۔

جانتی ہوں اماں سائیں۔ آروش بس یہی بول پائی۔

اگر جانتی ہو تو ایسا کیوں کر رہی ہو؟ کلثوم بیگم نے کہا تو آروش اُن کی گود سے سر اٹھاتی دیکھنے لگی۔

میرے قدم سبز ہیں اماں سائیں اگر میں اُس کے پاس گی تو اُس کو کچھ ہو جائے گا میں جب سے اُس کی
زندگی میں آئی ہوں کچھ نہ کچھ اُس کے ساتھ بُرا ہوتا ہے پہلے میری وجہ سے اُس کو مار پڑی پھر جب میں
اُس کے گھر گی تھی تو اُس کی ماں چلی گی اُس دُنیا سے پھر جب تک میں نہیں تھی اُس کی زندگی میں تو سب

Posted On Kitab Nagri

کچھ ٹھیک تھا پھر جب ہمارا سامنا ہوا تو اُس کے لیے نئی مشکل سامنے آئی اُس کو برین ٹیو مر ہو گیا جو پہلے تھا ہی نہیں یہ سب جان کر میں کیسے اُس کے پاس جاؤں کیسے بار بار اُس کی زندگی کو مشکل بناؤں؟ آروش ندامت سے چور لہجے میں بولی

یہ تمہیں کیا ہو گیا ہے آروش؟ ایک پڑھی لکھی ہو کر کیسے جاہلوں والی بات کر رہی ہو تم کیسے خود کو سبز قدموں والی یا منحوس کہہ سکتی ہو؟ اللہ کی بنائی ہوئی کوئی بھی مخلوق منحوس نہیں ہوتی اور نہ اُس کی بنائی گئی تخلیق کو کوئی منحوس کہہ سکتا ہے اللہ ناراض ہو جاتا ہے میرا بچہ۔ کلثوم بیگم حیرانی سے آروش کی بات سن کر بولی

سب یہی کہتے ہیں اماں سائیں اگر ایسا نہیں ہوتا تو کیوں میری تین بار شادی ہوتے ہوتے رہ گئی؟ آروش کے گلے میں آنسو کا گولا اٹکا

کیونکہ تم اُن میں سے کسی کے بھی نصیب میں نہیں تھی تم کسی اور کا نصیب تھی جس کے ساتھ تمہارا نکاح ہوا ہے تمہارا ایک پاک اور مضبوط رشتہ جڑ گیا ہے جس کو تم اپنی بے وقوفی میں آکر فراموش نہیں کر سکتی وہ لڑکا تمہارا شوہر ہے ہر طرح سے تم پہ حق رکھتا ہے اگر وہ اتنے ماہ سے تمہاری پکار کا انتظار کر رہا ہے تو اُس کو مایوس مت کرو اُس کے پاس جاؤ اُس کو ضروری ہے تمہاری کیونکہ وہ چاہے تو تمہارے ساتھ زبردستی بھی کر سکتا ہے یہاں سے لے جاسکتا ہے تمہیں۔ کلثوم بیگم نے اُس کی حالت کے پیش نظر اُس کو سمجھایا

Posted On Kitab Nagri

وہ زبردستی نہیں کرے گا۔ آروش سر جھکا کر بولی۔

وہ مرد ہے کچھ بھی کر سکتا ہے۔ کلثوم بیگم نے باور کروایا

وہ کبھی کوئی ایسا کام نہیں کرے گا جس سے میں ہرٹ ہوں وہ میرے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتا اگر

اُس کو زبردستی کرنی ہوتی تو کب کا کر چکا ہوتا۔ آروش کے لہجے میں یمان کے لیے اعتبار بول رہا تھا۔

اتنا اعتبار کرتی ہوں اُس پہ؟ کلثوم بیگم اُس کی بات پہ مسکرائی۔

شاید۔ آروش نے نظریں چرائی

میاں بیوی کے ایک دوسرے پہ بہت حقوق ہوتے ہیں اگر وہ تمہیں تکلیف نہیں دے سکتا یہ بات تم

مانتی ہو تو خود بھی اُس کو تکلیف مت دو۔ کلثوم بیگم نے کہا

ہمت نہیں ہے اُس کا سامنا کرنے کی۔ آروش نے مجبوری بیان کی۔

ہمت پیدا کرو وہ کوئی غیر نہیں تمہارا شوہر ہے۔ کلثوم بیگم نے اب کی ڈپٹا تو آروش خاموش ہو گئی۔



www.kitabnagri.com

تم یہاں؟ دُرید ڈیڑے پہ آیا تو شازل کو پہلے سے وہاں موجود پایا جس کی گود میں شازم بھی کھیل رہا تھا۔

کیا میں یہاں نہیں ہو سکتا؟ شازل ہشاش بشاش لہجے میں بولا

ہو سکتے ہو مگر شازم کو نہیں لانا چاہیے تھا اس کو بھوک بھی لگ سکتی ہے۔ دُرید نے کہا

Posted On Kitab Nagri

فیڈر لایا ہوں ساتھ اب ویسے بھی یہ ماشا اللہ سے بڑا ہو گیا ہے بھوک کو کنٹرول کرنا اس کو آنا چاہیے اور یہاں اس لیے لایا کیونکہ ماہی کہتی ہے میری غیر موجودگی میں شازی اُس کو بہت تنگ کرتا ہے۔ شازل نے مسکرا کر کہا

کوئی کام تھا؟ دُرید نے سنجیدگی سے پوچھا

جی میں اسلام آباد واپس جانا چاہتا ہوں۔ شازل نے بتایا

میرا نہیں خیال تمہیں شہر اب جانا چاہیے۔ دُرید نے کہا

میں مزید یہاں نہیں رہ سکتا ماہی اور شازم کو لیکر جانا چاہتا ہوں۔ شازل گہری سانس بھر کر بولا

شازم کا یہاں رہنا ٹھیک ہو گا اچھا ہے وہ حویلی کے طور طریقے دیکھے شہر میں ہو گا تو کچھ سیکھ نہیں پائے

گا۔ دُرید اُس کی بات کے جواب میں بولا

میں اپنے بچے کی اچھی پرورش کروں گا یہاں رہ کر وہ بس قتل و غارت کرنے سیکھے گا جو میں نہیں

چاہتا۔ شازل سنجیدہ تھا۔

www.kitabnagri.com

کوشش کر کے دیکھ لو۔ دُرید نے بحث نہیں کی۔

آپ ولیمہ کب کر رہے؟ شازل نے پوچھا

میرے ویسے سے تمہارا کیا لینا دینا؟ دُرید کو اُس کا سوال پوچھنا سمجھ نہیں آیا

Posted On Kitab Nagri

میرا تو کوئی کام نہیں دراصل میرا جب ولیمے نہیں ہوا تھا تو کسی نے کچھ کہا نہیں تھا مگر یہ گاؤں ہے آپ یہاں کے رہائشی اور یہاں کے سرینچ کے بیٹے جس پہ ہر ایک کی نظر ہوتی ہے آپ کا ولیمہ نہیں ہو رہا تو سب باتیں بنا رہے ہیں۔ شازل سرسری لہجے میں بولا تو دُرید نے سختی سے اپنے ہاتھ کی مٹھیوں کو بھینچا مجھے جب کرنا ہو گا میں کر لوں گا۔ دُرید نے سنجیدگی سے کہا

ہمم میرا بھی ہو گا۔ شازل مزے سے بولا

تمہارا؟ دُرید نے کنفرم کرنا چاہا

ہاں میرے ولیمے کی تو کسی کو پرواہ ہے نہیں تو میں خود کر لوں اس لیے سوچا جس دن آپ کا ہو گا اُس دن میں بھی رکھ لوں گا۔ شازل سکون سے بولا

تمہارا ایک بیٹا ہے اور تم اب ولیمہ کرو گے پہلے کہاں سوئے ہوئے تھے؟ دُرید نے میٹھا سا طنز یہ کیا۔

آپ ایسے بات کر رہے ہیں جیسے کچھ پتہ نہ ہو ہر بات سے تو واقف ہیں آپ میرا نکاح جس حال میں ہوا تھا وہاں ولیمہ کیسے ہو سکتا تھا۔ شازل منہ بنا کر بولا

کرتا ہوں انتظام تمہارے ولیمے کا۔ دُرید نے بتایا

صرف میرا نہیں آپ کا بھی ہو گا۔ شازل نے جتایا

تمہارے ہو جائے وہ ہی بڑی بات ہے۔ دُرید نے اُس کو گھورا

لالہ ولیمہ ساتھ ہو گا میں بتا رہا ہوں۔ شازل بضد تھا۔

Posted On Kitab Nagri

مرضی ہے تمہاری۔ دُرید نے جیسے جان چھڑائی۔



میرے لیے کافی بنائی ہیں آپ نے؟ ارمان کچن میں آیا تو فجر کو کافی کا کپ پکڑے سوچو میں گم پایا تو جان بوجھ کر شرارت سے بولا

میرا تم سے بحث کرنے کا موڈ نہیں۔ فجر نے سر جھٹک کر کافی کا سپ لیکر کہا
پھر کس چیز کا موڈ ہے وہ بتادے اور اگر آپ کہے تو میں ابھی امام صاحب کو کہیں سے پکڑ لاتا ہوں۔ ارمان
مزے سے اپنے ارادے بتانے لگا۔

تمہیں شرم نہیں آتی ایک بیوہ سے ایسی بات کرتے ہوئے؟ فجر نے اُس کو شرمندہ کرنا چاہا
شرم؟ وہ کیا ہوتی ہے؟ ارمان سوچنے کی اداکاری کرتا بولا
میرا دماغ مت چاٹو۔ فجر نے بیزاری کا مظاہرہ کیا۔

ویسے بی سیریس سنجیدگی سے بات کرتے ہیں آپ کو مجھ سے نکاح کرنے میں کیا مسئلہ ہے خوش شکل
ہوں، خوش مزاج ہوں، ایسی خاصی سیلری بھی ہے اچھا خاصا قد بھی ہے عمر بھی زیادہ نہیں۔ ارمان نے
بھرپور سنجیدگی اختیار کیے کہا

خوش شکل ہوں، خوش مزاج ہوں، ایسی خاصی سیلری بھی ہے اچھا خاصا قد بھی ہے عمر بھی زیادہ
نہیں۔ تو اپنے جیسے کوئی تلاش کرو مجھ جیسی بیوہ اور ایک بچے کی ماں کے پیچھے لگ کر اپنا وقت ضائع مت
کرو۔ فجر اُس کے جملے واپس لوٹاتی ہوئی بولی

Posted On Kitab Nagri

مگر میں آپ سے شادی کرنا چاہتا ہوں سنا ہے بیوہ عورت سے شادی کرنا بڑا ثواب کا کام ہے۔ ارمان اُس کو تنگ کرنے سے باز نہ آیا

اگر ثواب کمانا ہے تو دنیا میں بہت ساری بیوائیں ملے گی اُن سب سے شادی کر کے ثواب کماؤ۔ فجر اُس کے جواب پہ جل کے بولی

کسی اور کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے اس سے پہلے بال سفید ہو جائے آپ ہاں کر دے۔ ارمان نے کہا دیکھو ارمان مجھے مجبور نہ کرو کہ میں تمہارا سر پھاڑ دوں۔ فجر نے ضبط کرتے کہا۔

سر شادی کے بعد بھی پھاڑ سکتی ہیں ابھی یہ بتائے ول یو میری می؟ آئے پرو میس کبھی اپنی الٹی سٹی باتوں سے آپ کو تنگ نہیں کروں گا آپ جو کہے گی وہ کروں گا ایک وقت کا کھانا بھی پکالوں گا کبھی نہیں روزانہ آپ کے ناخن پہ پالیش بھی لگالیا کروں گا یا مین کو سگے باپ سے زیادہ پیار دوں گا بس آپ یس اور ڈن کر دے میرے لیے نہیں تو اپنے لیے، اپنے لیے بھی نہیں تو یا مین کے لیے کتنا معصوم سا پیار اس کیوٹ سا ہے اُس کو بھی ایک باپ کا پیار چاہیے ہوتا ہے۔ ارمان اچانک اُس کے گھٹنوں کے بل بیٹھتا اپنی پینٹ کی جیب سے ایک ڈبی نکال کر اُس کے سامنے کر کے کہا تو ڈبی میں موجود رینگ دیکھ کر اور ارمان کی نان سٹاپ باتیں سن کر فجر اپنی جگہ ہکا بکا اُس کو دیکھتی رہ گئی جواب واقعہ سنجیدہ نظروں سے اُس کو دیکھ رہا تھا۔

میں تم سے عمر میں بڑی ہوں۔ فجر نے دوبارہ سے بتایا

Posted On Kitab Nagri

جانتا ہوں۔ ارمان کو کوئی فرق نہیں پڑا

بیوہ ہوں ایک سات سال کے بچے کی ماں بھی ہوں تمہارے لیے کوئی اچھی خوبصورت لڑکی ہونی چاہیے۔ فجر نے اُس کو سمجھانا چاہا

میں جانتا ہوں آپ ایک بیوہ اور سات سال کے بچے کی ماں ہیں مگر جب مجھے آپ سے پیار ہوا تھا تب بھی آپ ایک بیوہ اور بچے کی ماں تھی مگر فرق بس اتنا تھا کہ تب وہ بچہ کچھ دنوں کا تھا اور اب سات سالوں کا ہو گیا ہے میرے جذبات آپ کے لیے پُرانے ہیں اس لیے اس کو ٹھکڑائے مت۔ ارمان کی بات سے فجر آج سچ میں لا جواب ہو گئی تھی۔

اب ہاتھ بڑھا بھی دے تھک گیا ہوں ایسے بیٹھ بیٹھ کر۔ ارمان نے اُس کو خاموش دیکھا تو کہا جس پہ فجر ہنس پڑی

واہ آپ ہنسی مطلب پھنسی۔ ارمان خوش ہوتا بولا

اگر میں ناکہوں تو۔ فجر بازوؤں سینے پہ باندھ کر بولی۔

تو میں روز آپ سے اظہار محبت کروں گا۔ ارمان بنانا خیر کیے بولا

بہت ڈرامے باز ہو تم۔ فجر نفی میں سر کو جنبش دیتی بولی

آپ اپنا ہاتھ بڑھائے میری طرف یقین جانے شادی کے بعد پوری فلم بن جاؤں گا اور آپ کو کبھی

مایوس نہیں کروں گا۔ ارمان دلکشی سے بولا تو جانے کیا سوچ کر فجر نے اُس کے ہاتھ سے رنگ لی۔

Posted On Kitab Nagri

مجھے پہنانی تھی۔ ارمان نے احتجاجا کہا

شادی کے بعد پہنالیٰ ناجب تمہارا حق ہو۔ فجر نے کہا تو ارمان کا پورا منہ کھلہ کا کھلہ رہ گیا بے ساختہ وہ اپنے سینے پہ ہاتھ رکھ کر بیہوش ہونے کی اداکاری کرنے لگا۔

کیا میں کوئی خواب دیکھ رہا ہوں؟ ارمان کھڑا ہوتا بار بار اپنی آنکھوں کو جھپک کر بولا
اب بس کرو اپنے یہ ڈرامے کرنا۔ فجر بد مزہ ہوتی بولی۔

تو کیا آپ واقع مان گی ہیں۔ ارمان دانتوں کی نمائش کرتا ایک قدم اُس کی طرف بڑھا کر بولا
ہاں ماننا پڑا کیونکہ

فجر اتنا کہتی خاموش ہو گئی۔

کیونکہ؟ ارمان نے بے چینی سے پوچھا

کیونکہ میرا بیٹا تمہارے بہت کلوز ہے دوسرا وہ واقع باپ کی محبت کو مس کرتا ہے میں تم ست شادی تو
کر لوں گی مگر مجھ سے تم واعدہ کرو یا میں کے ساتھ ہمیشہ اچھے سے رہو گے۔ فجر سنجیدگی سے گویا ہوئی۔

اُس کی آپ فکر نہ کرے یا میں مجھے بھی عزیز ہے۔ ارمان نے کہا

شکر یہ یہ لو۔ فجر نے رنگ اُس کو واپس تھمائی۔

واپس کیوں؟ ارمان کو نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگا۔

ابھی کوئی رشتہ نہیں جو میں تم سے یہ لوں۔ فجر نے عام لہجے میں کہا۔

Posted On Kitab Nagri

ویسے مان تو آپ کی کیا ہو جاتا اگر کچھ ماہ پہلے مان جاتی تو۔ ارمان نے ٹھنڈی سانس خارج کرتے کہا۔
بڑے ہی کوئی ناشکرے انسان ہو۔ فجر خشمگین نظروں سے اُس کو گھور کر کہتی کچن سے چلی گی جس پہ
ارمان بھی ہنس کر سر جھٹکتا کچن سے نکل گیا۔



آروش بیڈ پہ لیٹی ہوئی تھی نیند آنکھوں سے کو سودور تھی ساری رات گزر گئی تھی مگر ایک منٹ کے
لیے بھی اُس کو نیند نہیں آئی تھی ابھی وہ فجر کی نماز پڑھ کر بیٹھی تھی کے ایک بار پھر پوری شدت سے
یمان کی یاد اُس کو ستانے لگی اُس کا خوبصورت عکس، اُس کی مسکراہٹ گالوں پہ پڑنے والے ڈمپل شوخی
سے بھری آنکھیں اور کانوں میں بھی بار بار یمان کے کہے جانے والے جملے دماغ میں گردش کر رہے
تھے وہ ابھی اسی سوچو میں تھی جب سائیڈ ٹیبل پہ پڑا اُس کا موبائیل بجنے لگا۔

آروش نے موبائل اسکرین کو دیکھا تو کوئی انون نمبر دیکھا کچھ پل تو وہ خالی نظروں سے نمبر کو دیکھتی رہی
پھر کچھ سوچ کر کال ریسیو کر دی

اگر مجھے تڑپانے کا شوق ختم ہو گیا ہو تو پلیز واپس آجائے۔ ابھی اُس نے موبائیل کان کے پاس لگایا ہی تھا
جب دوسری طرف سے یمان کی گھمبیر آواز اُس کے کانوں سے ٹکرائی۔

یمان۔۔ آروش اُس کا نام لیتی زور سے آنکھوں کو بند کر گئی۔

میرے معاملے میں آپ اتنی سنگدل کیوں ہیں؟ میری بے چینی میری بے قراری میری محبت میرا عشق
میری تڑپ آپ کو نظر کیوں نہیں آتی؟ نا جینے دیتی ہیں نامرنے دیتی ہیں اگر یہی سب کرنا تھا تو کیوں

Posted On Kitab Nagri

میری جان بچانے کی خاطر یہ ڈرامہ کیا؟ مرنے دیتی مجھے۔ ایمان زخمی لہجے میں کہتا اُس کے دل کو لہو لہاں کر گیا تھا آروش بے ساختہ منہ پہ ہاتھ رکھتی اپنی سسکیوں کا گلا گھوٹنے لگی۔ خاموش کیوں ہیں جواب دے؟ ایمان نے اُس کو بات کرتا نہ دیکھا تو کہا س۔۔۔ س۔۔۔ و۔۔۔ سوری۔ آروش نے لڑکھڑاتی آواز میں بس یہ بول پائی سوری؟ ایمان اتنا کہتا مقہقہ لگانے لگا۔

کیا آپ کا سوری میری تکلیف کا ازالہ کر سکتا ہے میری راتوں کی نیند واپس لوٹا سکتا ہے جو آپ کے جانے کے بعد روٹھ گئی ہیں؟ ایمان نے پوچھا میں جانتی ہوں میں بہت بُری ہو

ہاں ہیں آپ بُری بہت بُری ہیں مگر پتا ہے کیا؟ آپ مجھے بُری نہیں لگتی دل کے قریب لگتی ہیں آپ جتنا مجھ سے دور بھاگنا چاہتی ہیں یہ دل آپ کے لیے اُس سے زیادہ مچلنے لگتا ہے میرے حالِ دل سے تو آپ واقف ہیں پھر بھی ایسا کرتی ہیں کیوں؟ کیا واقع میری محبت میں اتنی تاثیر نہیں جو آپ کے دل کو میرے لیے نرم کر دے؟ ایمان نے ایک کے بعد ایک سوال کیا

میں نے تمہیں بہت ہرٹ کیا ہے

Posted On Kitab Nagri

بہت سے زیادہ ہرٹ کیا ہے آپ نے آٹھ سالوں سے ایک اَن دیکھی آگ میں جل رہا ہوں مجھے بس اس بات کی سزا مل رہی ہے کہ میں نے اُس لڑکی کو چاہا جس کے دل میں میرے لیے کوئی احساس ہی نہیں جس کو میری تھوڑی بھی پرواہ نہیں۔ یمان اُس کی بات درمیان میں کاٹ کر بولا

پرواہ ہے۔ آروش نے کہا

نہیں ہے اگر ہوتی تو اس وقت آپ میرے پاس ہوتی میری دسترس میں ہوتی یوں میں یوں آپ کے لیے تڑپ نہ رہا ہوتا۔

میں جانتی ہوں تم ناراض ہو۔ آروش اپنی آنکھوں سے بہتے آنسوؤ کو بے دردی سے صاف کرتی بولی میں کیوں لگا آپ سے ناراض؟ کونسا آپ نے مجھے ایسا کوئی حق دیا ہے۔ یمان جیسے خود کا مذاق اڑا رہا تھا۔ ایسی باتیں کیوں کر رہے ہو؟ آروش کو تکلیف ہوئی۔

معافی چاہتا ہوں آپ کا وقت برباد کیا دوبارہ نہیں کروں گا۔ یمان اتنا کہتا کال کاٹ گیا تو گرم سیال آنکھوں سے بہتے آروش کے گال بھگا گئے تھے دوسری طرف یمان کو اپنے اندر گھٹن کا احساس ہونے لگا تو شرٹ کے اُپری بٹن کھولتا کھڑکی کے سامنے کھڑا ہو گیا اُس کو آس پاس کے ماحول سے وحشت سی ہونے لگی۔



شازل شازم کو لیے کمرے میں آیا تو نظر بیڈ پہ گہری نیند میں سوئی ماہی پہ پڑی تو زندگی سے بھرپور مسکراہٹ نے اُس کے چہرے پہ احاطہ کیا۔ شازم کو بے بی کارٹ میں ڈالے وہ ماہی کی طرف متوجہ ہوا

Posted On Kitab Nagri

جس کا ایک ہاتھ بیڈ سے لٹک رہا تھا سنازل آگے بھرتا اُس کا ہاتھ بیڈ پہ کیا اور خود جھک کر اُس کے ماتھے پہ بوسہ دے کر واشر و م کی جانب بڑھ گیا۔

حورم ہماری جان چُپ ہو جاؤ۔ حریم نیند نے نڈھال ہوتی حورم کو گود میں اُٹھاتی کمرے میں یہاں سے وہاں ٹہل کر اُس کو بہلا رہی تھی مگر ایک حورم تھی جس کا رونارات کو شروع ہوا تھا تو دن چڑھے تک وقفے وقفے سے شروع ہو رہا تھا۔

حریم کیوں رو رہی ہے حورم پیٹ میں تو درد نہیں کہیں اسے۔ کلثوم بیگم حریم کے کمرے میں آئی تو اُس کی گود سے حورم کو لیتی ہوئی بولی

نہیں یہ اُنہیں یاد کر رہی ہے جو کل سے غائب ہیں۔ حریم روہانسی ہوتی بتانے لگی یکدم اُس کی آنکھیں لبالب آنسوؤں سے بھر گئی تھیں۔

تم تو مت روؤ اور یہ دُرید کیارات میں بھی نہیں آیا؟ کلثوم بیگم پریشان کن لہجے میں استفسار ہوئی۔

نہیں اُن کو پتا ہے کہ حورم کو جب وہ اپنی گود میں لیتے ہیں تو خوش ہوتی ہیں ورنہ نہیں اور سوتی بھی اُن کے سُلانے پہ ہیں مگر پھر بھی وہ نہیں آئے اگر ایسا کرنا تھا تو حورم کو اپنا عادی کیوں بنایا؟ حریم اپنی آنکھیں صاف کرتی بولی

Posted On Kitab Nagri

"اچھا تم بدگمان مت ہو ضرور کوئی کام پڑ گیا ہو گا ورنہ وہ اتنا غیر ذمیدار نہیں میں حورم کو اپنے ساتھ لیکر سُلادوں گی تم اپنی پوری نیند کرو حورم کا رونا اتنا ٹھیک نہیں بیمار ہو جائے گی تمہیں پہلے ہی میرے پاس آ جانا تھا۔ کلثوم بیگم اُس کو تسلی کرواتی ہوئی بولی تو حریم محض سر اثبات میں ہلایا۔



کیا ہے تمہیں سکون نام کی کوئی چیز نہیں؟ کبھی ملے ہو اُس سے؟ شازل جو اپنی گود میں شازم کو بیٹھائے ایک ہاتھ سے اپنا سیل فون پکڑے کچھ ٹائپ کرنے میں مصروف تھا مگر بار بار شازم اُس کے ہاتھ ہٹاتا خود اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھ موبائل اسکرین پہ پھیر رہا تھا۔ تبھی شازل نے اُس کو جھڑکا

آرام سے بات کرو بیٹا ہے ہمارا۔ وارڈروب سیٹ کرتی ماہی نے ٹوکا جانتا ہوں یہ نمونا ہمارا بیٹا ہے مگر اس کو بھی کچھ عقل دو جس کو بیٹھا تو جانتا نہیں اور آیا بڑا میرا موبائل چلانے جیسے بہت اچھے سے آتی ہوں۔ شازل شازم کو گھور کر بولا جو اپنی آنکھوں کو پوری طرح سے کھولتا موبائل اسکرین کو دیکھ رہا تھا

www.kitabnagri.com

بچہ ہے جو دیکھے گا وہی کرے گا۔ ماہی نے کہا اچھا تو ہم جو چلتے پھیرتے ہیں یہ اس کو نظر نہیں آتا؟ ہم جو باتیں کرتے ہیں یہ اس کو سُنائی نہیں دیتی؟ کبھی ان چیزوں کو بھی تو کر کے دیکھے مگر نہیں موصوف کا دماغ تو خرافاتی چیزوں میں لگا رہتا ہے۔ شازل سر جھٹک کر بولا

Posted On Kitab Nagri

مجھے دے شازی آپ کو تو بس موقع چاہیے میرے بچے کو باتیں سنانے کا۔ ماہی شازل کی گود سے شازم کو لیتی منہ بسور کر بولی

اچھا نہ کہاں جا رہی ہو ناراض ہو کر بیٹھو یہاں میرے پاس ایک بات بتانی ہے۔ شازل ماہی کا ہاتھ تھامتا اپنے ساتھ بیٹھا کر بولا

جی بتائے کیا بات کرنی ہے؟ ماہی سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولی
میں نے ہمارا ولیمہ کرنے کا سوچا ہے۔ شازل اُس کے چہرے پہ پڑتے بالوں کو کان کے پیچھے اڑستا بتانے لگا۔

کیا ہو گا ہمارا؟ ماہی کو لگا جیسے اُس نے کچھ غلط سنا
ولیمہ۔ شازل نے دوبارہ سے کہا

شادی کے اتنے سال بعد ایک بچے کے بعد آپ کو ولیمہ کی سوچھی ہے۔ ماہی حیرت سے شازل کو دیکھ کر بولی

www.kitabnagri.com

تمہیں خوشی نہیں ہوئی سن کر؟ شازل الگ سے حیران ہوا وہ تو سمجھا تھا یہ بات سن کر ماہی سیدھا اُس کے گلے لگے گی مگر یہاں اُلٹی گنگا بہہ رہی تھی۔

بلکل بھی نہیں شازل کتنا عجیب لگے گا۔ ماہی نے فورن سے کہا
اس میں عجیب کیا بات ہے ولیمہ کرنا تو سنت ہے۔ شازل نے کہا

Posted On Kitab Nagri

ہاں پر وہ شادی کے اگلے دن ہوتا دو تین سال یا بچے کی پیدائش کے بعد تھوڑی۔ ماہی منہ بنا کر بولی تمہیں کچھ نہیں پتا اور ایسی بات مت کرو یہ غلط ہے۔ شازل نے اس بار سنجیدگی سے ٹوکا اچھا سوری کب ہو گا ہمارا ولیمہ؟ ماہی معصوم شکل بناتی بولی تو شازل کو نے اختیار اُس پہ آیا جس پہ وہ جھک کر اُس کا ماتھا چوم گیا۔

وہ جب

پ پ پ

شازل ماہی کی پیشانی کے ساتھ اپنی پیشانی ٹکائے بتانے والا تھا جب شازم کی آواز پہ حیرت سے اُس کو گھورنے لگا۔

یہ کوئی پاپ نہیں ہم ایک دوسرے پہ پاک ہیں اور پاپ وہ ہے جو تم ہم میاں بیوی کی پرائیویسی میں دخل دے کر کر رہے ہو چلو شاباش اپنی آنکھیں بند کرو بڑا آیا ہمیں پاپ کا درس دینے۔ شازل اپنی آنکھیں چھوٹی کیے اُس کو گھور کر بولا تو شازم روہانسا ہوتا ماہی کو دیکھنے لگا جس کا ہنس ہنس کر بُرا حال ہو گیا تھا۔

ہا ہا ہا شازل کیا ہو گیا ہے وہ پاپ بول رہا ہے جس کا مطلب ہے صاف شازم صاف کہنا چاہ رہا ہے کیونکہ شازم کا ڈائریپر چیلنج کرنا ہے جو آج میں نے نہیں کیا۔ ماہی ہنسی کے درمیان میں شازل کو بتانے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

تو آج سے اس کو ماما سکھانے سے اچھا ہے "صاف" لفظ سکھاؤ خوا مخواہ کسی اور کے سامنے ایسا لفظ باہر نکالا تو لوگ جانے کیا سمجھے گے کہ ہم کونسا پاپ کر رہے ہیں۔ شازل نے کہا تو اُس کی بات پہ ماہی نے منہ بسورا۔

اچھا ہمیں اب اپنا کام کرنے دے آپ کی تو شازی سے شکایات ختم نہیں ہوگی۔ ماہی کھڑی ہوتی بولی اپنے شازی کے کرتوتوں پہ نظر نہ ڈالنا کبھی۔ شازل تو جل اٹھا جبکہ ماہی ہنستی و اشروم کی جانب بڑھ گئی۔ پاپ۔ ماہی کے جانے کے بعد شازل لفظ دوہراتا ہنس پڑا



میں نکاح سادگی سے چاہتی ہوں جس میں بس ہم ہو اور کچھ گواہ۔ فجر نے دلاور خان زوبیہ بیگم اور خاموش بیٹھے یمان کو دیکھ کر کہا۔ زرفشاں زرگل زر نور تو پہلے ہی پاکستان سے چلی گئی تھی اب کچھ ماہ پہلے نور بھی اپنے گھر چلی گئی تھی۔

وہ سب تو ٹھیک مگر فنکشن وغیرہ تو کوئی ہونا چاہیے تھا نہ۔ زوبیہ بیگم نے کہا نکاح سادگی سے کرنے کا حکم ہے کیونکہ سادگی میں برکت ہوتی ہے۔ فجر نے ایک بار پھر کہا تو زیادہ کسی نے زور نہ دیا۔

شام کو نکاح خواہ آجائے گا آپ تیار رہنا۔ یمان نے پہلی بار گفتگو میں حصہ لیا۔ ویسے یہ یامین کہاں ہے نظر نہیں آ رہا؟ دلاور خان آس پاس نظر ڈورا کر بولے۔ اُس کو ارمان لیکر گیا ہے پارک۔ فجر نے بتایا۔

Posted On Kitab Nagri

اچھارات کو ہمیں بھی نکلنا ہے ایک دوست کی پارٹی ہے۔ زوبیہ بیگم نے کہا
ٹھیک۔ فجر اتنا کہتی میمان کو دیکھنے لگی جو اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہا تھا۔
تم چلو گے نہ میمان؟ تمہارا بھی انویٹیشن آیا تھا۔ دلاور خان نے میمان کو مخاطب کیا
میرا موڈ نہیں۔ میمان نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

کب تک ایسا چلے گا؟ فجر نے سنجیدگی سے پوچھا
پتا نہیں آپی۔ میمان نے کندھے اُچکائے۔

آپ اپنی بیٹی کو سمجھاتے کیوں نہیں؟ فجر اب کی دلاور خان اور زوبیہ بیگم سے بولی۔
ہم نے بہت کوشش کی ہے۔ زوبیہ بیگم افسردہ سانس خارج کرتی بولی تو میمان وہاں سے اُٹھ کر چلا گیا۔



آپ کہاں تھے کل سے؟ دُرید جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا حریم لپک کر اُس کے روبرو کھڑی ہوتی
پوچھنے لگی۔

www.kitabnagri.com

کام تھا ضروری۔ دُرید بنا دیکھے جواب دیتا وارڈروب سے اپنے کپڑے نکالنے لگا۔
آپ ناراض ہیں؟ حریم انگلیاں چٹختی پوچھنے لگی۔

نہیں۔ دُرید سپاٹ لہجے میں کہتا واشروم میں داخل ہوا تو حریم نے نم نظروں سے واشروم کے بند
دروازے کو دیکھا

Posted On Kitab Nagri

آپ کے لیے کھانا لاؤں؟ دس پندرہ منٹ بعد دُرید واشروم سے نکلتا اپنے گیلے بالوں میں ہاتھ پھیرتا باہر آتا تو حریم نے کھانے کا پوچھا

تمہیں کب سے میرے کھانے پینے کی فکر ہونے لگی؟ دُرید اُس کے روبرو کھڑا ہوتا سنجیدگی سے بولا تو حریم کچھ پل بول نہ پائی۔

ہمیں معاف کر دے ہمیں آپ سے ایسی باتیں نہیں کرنی چاہیے تھی۔ حریم اُس کے سامنے ہاتھ جوڑتی آنسو بہاتی بولی

مجھے تمہاری معافی نہیں چاہیے۔ آج دُرید اُس کے آنسو سے پگھلا نہیں تھا رخ پھیر کر بس یہی بولا پلیز ایسے برتاؤ مت کرے ہم جانتے ہیں آپ ناراض ہیں پر ایسے مت کہے ہم معافی مانگ رہے ہیں نہ اور پھر کبھی ایسے بات نہیں کریں گے۔ حریم اُس کے سامنے کھڑی ہوتی ندامت سے بولی۔

کیا چاہتی ہو تم حریم؟ جو تم چاہتی تھی وہ کرتورہا ہوں نہ اب کیا کروں؟ دُرید تنگ آتا بولا ایسے نہ کرے حورم کو آپ کی عادت ہو گئی ہے وہ کل رات سے بہت رو

کہاں ہے حورم؟ حریم ابھی بات کر رہی تھی جب دُرید سنجیدہ سے پوچھنے لگا۔

آپ کو حورم کی پرواہ ہے مگر ہمارے آنسو آپ کو نظر نہیں آرہے؟ حریم چڑ کر بولی

Posted On Kitab Nagri

تم اب بڑی ہو گی ہو تمہیں میری ضرورت کہاں۔ دُرید طنزیہ لہجے میں کہتا کمرے سے جانے والا تھا جب حریم آگے بھرتی اُس کے سینے پہ اپنا سر رکھ گی اُس کے عمل پہ دُرید ساکت سا اُس کو دیکھنے لگا جو رونے کا شغل فرما رہی تھی۔

رو کیوں رہی ہو؟ دُرید اُس کے گرد حصار بننا بولا

آپ ناراض جو ہیں۔ حریم سو سوں کرتی ہوئی بتانے لگی۔

نہیں ہوں میں ناراض۔ دُرید اُس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتا بولا

پھر ایسے بات کیوں کر رہے ہیں؟ دوسرا سوال

تمہیں وحشت جو ہوتی ہے۔ دُرید نے کہا تو حریم نے اُس کے سینے سے سر اٹھا کر دیکھا۔

ہم ایسے ہی بول گئے تھے آپ نے ہماری باتوں کو دل پہ لے لیا پہلے تو ایسے نہیں کرتے تھے۔ حریم اُس کی جانب دیکھتی شکوہ کناں لہجے میں بولی۔

پہلے تم ایسی باتیں نہیں کرتی تھی جو دل پہ لگتی۔ دُرید نے کہا۔

کیا آپ ہم سے پیار کرتے ہیں؟ یا حورم کی وجہ سے نکاح کیا؟ حریم نے جاننا چاہا

تمہیں کیا لگتا ہے؟ دُرید اُس کے گالوں پہ آنسو کے نشان ہاتھ کی پوروں سے صاف کرتا اُلٹا اُس سے سوال پوچھنے لگا۔

ہمیں لگتا ہے آپ اپنی غلطی کا ازالہ کرنے کے لیے یہ نکاح کیا۔ حریم نظریں جھکائے بولی

Posted On Kitab Nagri

تم مجھے عزیز ہو حریم کیسے یقین دلاؤ؟ دُرید جھک کر اُس کی پیشانی چومتا بولا۔
آپ نے ہمیں بہت تکلیف دی ہیں گال پہ تھپڑ بھی مارا تھا۔ حریم کو پھر سے وہ باتیں یاد آئی تو نم نظروں
سے اُس کو دیکھ کر کہا۔

میں شرمندہ ہوں اپنے عمل پہ۔ دُرید اُس کے گال پہ پھیر کر بولا
تھپڑ کی گونج آج تک سُنائی دیتی ہیں ہمیں ہمارے کانوں میں۔ حریم نے بتایا
بھول جاؤ سب۔ دُرید نے کہا

آپ بدل جائینگے ہم سے پیار بھی نہیں کرتے۔ حریم منہ بسور کر ایک بار پھر بولی تو دُرید کے دل میں
شدت سے خواہش جاگی کے وہ اپنا سر دیوار پہ مارے۔

میں اب کیا اگر سینے سے دل نکال کر تمہارے سامنے پیش کروں تو آجائے گا یقین؟ دُرید ضبط کرتا اُس
سے پوچھنے لگا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

آپ طنز کر رہے ہیں؟ حریم کو دکھ ہوا
میری کیا مجال میں تو بس آپ سے پوچھ رہا ہوں زوجہ محترمہ۔ دُرید مسکراہٹ ضبط کرتا بولا
یہ زوجہ محترمہ کیا ہوتا ہے؟ حریم نے اُس کو گھورا

وہی جو آپ میری ہیں۔ دُرید اُس کو دوبارہ سے اپنے حصار میں لیکر بولا۔

آپ واقع ہم سے پیار کرتے ہیں؟ وہی مرغی کی ایک ٹانگ

Posted On Kitab Nagri

حریم اب لگاؤں گا کان کے نیچے۔ دُرید نے اُس کو گھورا تو وہ ہنس کر اپنا سر اُس کے سینے پہ رکھ گئی۔
آپ بوڑھے ہو رہے ہیں؟ حریم نے کہا تو دُرید نے ایک جھٹکے سے اُس کو خود سے دور کیا تو حریم سٹپٹا کر
یہاں وہاں دیکھنے لگی۔

کیا کہا؟ دُرید نے تند نظروں سے اُس کو گھورا

وہ اُس دن ہم نے آپ کے بالوں میں ایک سفید بال دیکھا تھا۔ حریم دانتوں کی نمائش کرتی ہوئی بولی۔
جھوٹ۔ دُرید ماننے سے انکاری ہوا

سچی میں اتنوں سا چھوٹوں سا بال تھا سفید اگر آپ غور کریں گے تو نظر آجائے گا۔ حریم دو انگلیوں سے
فاصلہ بناتی بتانے لگی۔

بڑی ہی کوئی عجیب شے ہو بجائے تم میرے نین نقش پہ غور کرنے کے اتنوں سے سفید بال پہ غور کرتی
ہو۔ دُرید نے خشمگین نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولا

اب نظر آگیا تو ہم کیا کر سکتے ہیں۔ حریم شان بے نیازی کا مظاہرہ کرتی بولی۔

ایک سفید بال سے کوئی بوڑھا نہیں ہوتا۔ دُرید نے جتایا

آپ تو بڑے اتج کو نشئس نکلے۔ حریم نے شرارت سے کہا

بات نہ کرو تم مجھ سے۔ دُرید ناراض لہجے میں اُس سے کہتا ڈریسنگ ٹیبل کی جانب بڑھتا بالوں میں برش
پھیرنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

اچھا نہ ہم تو مذاق کر رہے تھے خیر آپ یہ بتائے کھانا لاؤں آپ کے لیے؟ حریم نے مسکرا کر کہا
تم نے کھانا کھایا ہے؟ درید گردن موڑ کر اُس کو دیکھ کر بولا
نہیں۔ حریم نے معصوم شکل بنائی۔

حد کرتی ہوں حریم جاؤ کسی ملازمہ سے کھانے کا کہو اور تم حورم کو لے آؤ۔ درید نے حکم صادر کیا۔
لاتی ہوں حورم کو پر اُس کے سامنے ہمیں بھول مت جائیے گا۔ حریم اُس کو تاکید کرتی کمرے سے باہر
نگلی۔ درید اُس کی بات پہ مسکرا کر سر جھٹکتا خود پہ پرفیوم چھڑکنے لگا۔



یو نہی کوئی مل گیا تھا
سرِ راہ چلتے چلتے



Kitab Nagri

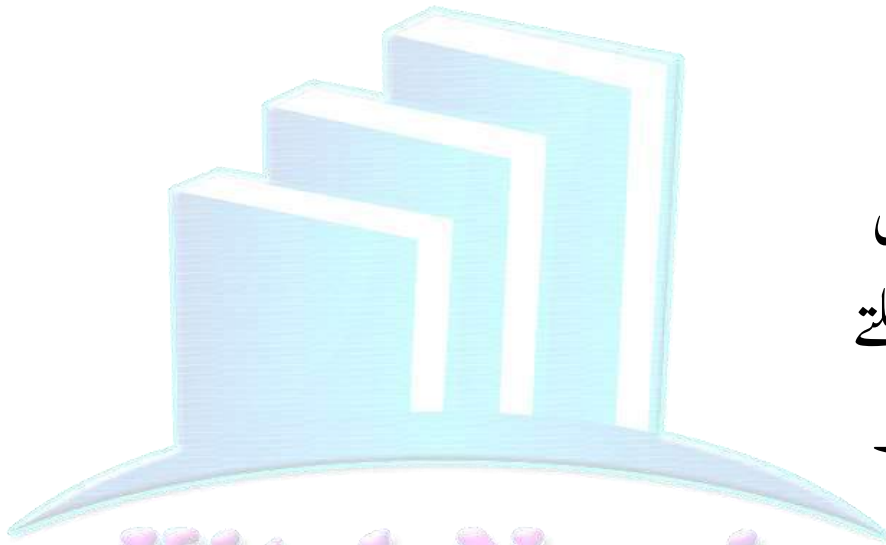
www.kitabnagri.com

وہیں تھم کے رہ گئی ہے
میری رات ڈھلتے ڈھلتے
یو نہی کوئی مل گیا تھا۔۔۔

جو کہی گئی نہ مجھ سے
وہ زمانہ کہہ رہا ہے

Posted On Kitab Nagri

کہ فسانہ بن گئی ہے
میری بات ٹلتے ٹلتے
یو نہی کوئی مل گیا تھا۔۔



شبِ انتظار آخر
کبھی ہوگی مختصر بھی
یہ چراغ بجھ رہے ہیں
میرے ساتھ جلتے جلتے
یو نہی کوئی مل گیا تھا۔

آروش نے فیصلہ کر لیا تھا وہ اب مزید وقت ضائع نہیں کرے گی اب مزید وہ ایمان کو تکلیف نہیں دے
گی بلکہ وہ اچانک جا کر ایمان کو سر پرانز دے گی۔ ایمان کاری ایشن سوچ سوچ کر اُس کے چہرے پہ
خوبصورت مسکراہٹ نے احاطہ کر لیا تھا وہ اپنے سر پہ ڈوپٹہ ٹھیک کرتی کمرے سے باہر نکلتی شہباز شاہ
کے کمرے میں آئی۔

بابا سائیں۔ آروش نے شہباز شاہ کو آواز دی۔

Posted On Kitab Nagri

جی میرا بچہ آؤ اندر۔ شہباز شاہ نے مسکرا کر اندر آنے کی اجازت دی۔
مجھے اسلام آباد جانا ہے آپ چھوڑ آئیگی؟ آروش اندر داخل ہوتی اُن سے بولی۔
کیوں نہیں تم تیار ہو جاؤ میں چھوڑ آؤں گا۔ شہباز شاہ نے ہلکی مسکراہٹ سے جواب دیا۔
وہاں مجھے آپ کی بہت یاد آتی ہے۔ آروش نے بتایا
ہم سب بھی تمہیں بہت یاد کرتے ہیں۔ شہباز شاہ اُس کو اپنے ساتھ لگائے بولے تو آروش مسکرائی۔



ارمان اور فجر کا خیر سے نکاح ہو گیا تھا جس پہ ارمان بہت خوش تھا۔ نکاح کے بعد وہ فجر کو اور یامین کو اپنے گھر لایا تھا نکاح پہ عیشا نہیں آئی تھی کیونکہ اُس کے بیٹے کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی جس وجہ سے اُس نے معذرت کر لی تھی جبکہ یمان فجر کے نکاح کے وقت تو ساتھ تھا پھر کسی ضروری کام کا کہہ کر چلا گیا تھا۔
مجھے چٹکی کاٹیں۔ ارمان کمرے میں داخل ہوا تو بیڈ پہ بیٹھی فجر کو دیکھ کر ڈرامائی انداز میں کہا
سُدھر جاؤ۔ فجر نے اُس کو گھورا

www.kitabnagri.com

عموماً اس دن پہ لڑکیاں شرم سے گلنار ہو جایا کرتی ہیں اور ایک آپ ہیں جو مجھ پہ روعب جمار ہی
ہیں۔ ارمان منہ بسور کر بولا

منہ دھو کر رکھو کے میں شرم سے گلنار ہوگی۔ فجر نے کہا تو ارمان سخت والا بدمزہ ہوا
خیر ماشاء اللہ سے بہت بڑا والا ہوں میرا ارمان تو ٹوٹ گیا خیر آپ ہاتھ دے اپنا۔ ارمان تھوڑا اُس کے
قریب بیٹھ کر اپنی ہتھیلی اُس کے سامنے کی تو فجر نے اپنا ہاتھ اُس کے ہاتھ پہ رکھا۔

Posted On Kitab Nagri

شکر یہ میرا پر پوزل قبول کرنے کے لیے اور میری زندگی میں شامل ہونے کے لیے۔ ارمان اُس کے ہاتھ کی انگلی میں رِنگ پہناتا اُس پہ اپنے لب رکھتا بولا تو فجر کے گال سچ میں گلابی ہوئے تھے جس کو وہ چاہ کر بھی ارمان سے جھپانہ پائی۔

اومائے گڈنس یہ میری آنکھیں کیا دیکھ رہی ہیں آپ بلش کر رہی ہیں؟ ارمان سینے پر ہاتھ رکھ کر بیڈ پہ گرنے والے انداز میں لیٹا فجر سے بولا

تم سُدھرنے والی ہڈی ہی نہیں ہو۔ اپنی خفت مٹانے کے غرض سے فجر نے پاس پڑا کشن اُس پہ دے مارا ہا ہا ہا ہا ہا بھی سے ہی بیویوں والے کام شروع کر دیئے۔ ارمان ہنسی سے لوٹ پھوٹ ہوتا بولا مرو تم یہاں میں یا مین کے پاس جا رہی ہوں۔ فجر بیڈ سے اُٹھتی بولی تو ارمان کرنٹ کھا کر اُٹھ کھڑا ہوا۔ ایسا ظلم مت کیجئے گا ابھی تو مجھ اپنے نکاح ہونے کا یقین تک نہیں آیا اور آپ جا رہی ہیں۔ ارمان اُس کے روبرو کھڑا ہوتا بولا۔

تمہیں یقین تو آنا نہیں ہے اس لیے میں اپنے بیٹے کے پاس جا رہی ہو۔ فجر اُس کے سینے پہ ہاتھ رکھ کر پیچھے کرتی ہوئی بولی۔

میں تو مذاق کر رہا تھا مجھے تو یقین بھی کب کا آ گیا ہے اور یا مین تو خواب و خر خوش کے مزے لوٹ رہا ہے کیوں اُس کی نیند خراب کرنا چاہ رہی ہیں آپ۔ ارمان اُس کے دونوں کا ہاتھ تھام کر بولا۔
تم بہت نان سیریس انسان ہو۔ فجر نے بتایا

Posted On Kitab Nagri

ہوگا مگر آپ کے لیے میں بہت سیریس کنڈیشن والے جذبات رکھتا ہوں۔ ارمان شوخ نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولا تو فجر مسکرا دی اُس کو احساس ہو رہا تھا ارمان اتنا بُرا نہیں تھا جتنا وہ اُس کو سمجھتی تھی وہ ایک خوش طبع انسان تھا جس کو بس خوشیاں بانٹی آتی تھی وہ بھی بغیر کسی غرض کے۔



یمان گھر داخل ہوا تو اندھیرے نے اُس کا استقبال کیا وہ ہاتھ مار کر سوئچ بورڈ کو ٹٹول کر لائٹس آن کی تو پورا ہال روشنی میں نہا گیا مگر ہال کی وسط پہ کھڑی ہستی کو دیکھ کر یمان کتنے ہی پل ساکت رہا تھا اُس کو یقین نہیں آرہا تھا کہ واقع آروش ایک بار اُس کے سامنے کھڑی ہے یا اُس کا وہم ہے۔ وہ چلتا ہوا اُس کے روبرو کھڑا ہو گیا اور غور سے آروش کو دیکھنے لگا جو نم نظروں سے اُس کو ہی دیکھ رہی تھی جو بکھرے بال اُلجھا ہوا حلیہ بڑی ہوئی شیو کے ساتھ وہ یمان لگ ہی نہیں رہا تھا جس کو وہ جانتی تھی پہچانتی تھی آروش کو خود پہ حد سے زیادہ غصہ آنے لگا وہ کیوں آخر اُس کے ساتھ زیاتی کر جایا کرتی تھی؟ آپ سچ میں ہیں؟ یمان اُس کو چھو کر دیکھتا جیسے خود کو یقین دلانا چاہ رہا تھا کہ ہاں وہ واقع اُس کے سامنے کھڑی تھی۔

ہاں۔ آروش سر جھکاتی بولی۔

آج کیسے مجھ پہ ترس آگیا آپ کو؟ یمان اپنی پیشانی اُس کی پیشانی سے جوڑ کر سکون کا سانس اپنے اندر کھینچ کر بولا

کیا مجھے نہیں آنا چاہیے تھا؟ آروش نظریں اٹھا کر اُس کو دیکھ کر بولی۔

Posted On Kitab Nagri

میری حالت دیکھنے کے بعد آپ کا یہ پوچھنا بنتا ہے؟ یمان نے بے اختیار شکوہ کیا۔

میں اپنی ہر زیادتی کی تم سے معاف

اس سے آگے ایک لفظ نہیں آپ کو معافی مانگنے کی ضرورت نہیں۔ آروش نم لہجے میں اُس سے معافی مانگنے والی تھی جب یمان اُس کے ہونٹوں پہ انگلی رکھ کر خاموش کروا کر بولا۔

تم جتنے اچھے ہو میں اتنی ہی بُری ہوں میں کبھی سمجھ نہیں پاؤں گی کے تمہیں مجھ سے اتنی محبت کیوں ہیں؟ آروش کی آنکھ سے آنسو گر کر گال پہ پھسلا۔

اب چھوڑ کر تو نہیں جائے گی نہ؟ یمان اُس کا چہرہ ہاتھ کے پیالوں میں بھر کر تصدیق چاہنے لگا۔

مزید ہمت نہیں کے بہادری کا مظاہرہ

کروں۔ م۔۔۔۔۔ می۔۔۔۔۔ سچ۔۔۔۔۔ میں۔۔۔۔۔ تم۔۔۔۔۔ سے۔۔۔۔۔ پیار۔۔۔۔۔ کرتی

ہوں۔۔۔۔۔ بہت۔۔۔۔۔ پیار کرتی ہوں۔۔۔۔۔ کب۔۔۔۔۔ سے۔۔۔۔۔ کیسے۔۔۔۔۔ یہ نہیں

جانتی۔۔۔۔۔ میں۔۔۔۔۔ آروش نے اٹک اٹک کر اظہار کیا تو یمان سانس لینا بھول کر یک ٹک آروش کا چہرہ

دیکھنے لگا جس کا پورا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔

مجھے یقین نہیں آرہا۔ یمان خود پہ ہنس پڑا

کر لو یقین۔ آروش نے کہا

Posted On Kitab Nagri

مجھے آپ مل گئی ہے میں اس بات پہ جتنا شکر ادا کروں وہ کم ہے میرے لیے آپ کا ہونا کسی نعمت یا معجزے سے کم نہیں مجھے آپ تب ملی جب میرے اندر آپ کے پانے کی خواہش دم توڑنے لگی تھی۔ ایمان زور سے اُس کو خود میں بھنیچتا جذب کے عالم میں بولا تھا جس پہ آروش نے سکون سے اپنی آنکھوں کو مونداتھا پھر ایک خیال کے تحت اپنی آنکھیں کھول کر ایمان سے تھوڑا فاصلہ کیے کھڑی ہوتی اُس کی شرٹ کے اُپری بٹن کھولنے لگی۔

یہ آپ کیا کر رہی ہیں کوئی آجائے گا؟ ایمان آروش کی حرکت پہ سٹیٹا اُس کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھ کر بولا تو اُس کی بات اور ری ایکشن کا مطلب جان کر آروش نے اُس کو بُری طرح سے گھورا۔ خاموشی سے کھڑے رہو۔ آروش نے اُس کو ٹوکا پھر شرٹ کے چار بٹن ایسے ہی کھول دیئے جس پہ ایمان کے ماتھے پہ پسینے چھوٹنے لگے تھے اُس کو سمجھ نہیں آ رہا تھا یہ اچانک آروش کو ہو کیا گیا؟ بٹن کھولنے کے بعد آروش نے ایمان کے سینے پہ دیکھا تو سختی سے اپنے ہونٹوں کو بھیجنے لگی تھی جہاں آج بھی واضح طور پہ گولیوں کے نشان ظاہر تھے۔ ایمان جو نا سمجھی سے آروش کے چہرے کے بدلتے تاثرات نوٹ کر رہا تھا اُس کی نظروں کے تعاقب میں نظریں نیچے کیے اپنے سینے کی جانب دیکھا تو اُس کو ساری ماجرا سمجھ آ گئی۔

آپ کو یاد تھا؟ ایمان کچھ حیران ہوا کیونکہ ان نشانوں کا پتا تو فجر یا عیسا کو تو کیا ارمان کو بھی نہیں تھا شاید دلاور خان کو بھی نہیں

Posted On Kitab Nagri

بھولی کب تھی۔ آروش اتنا کہتی اُس کے دل کے مقام پہ اپنا ہاتھ رکھا جس کے کچھ فاصلے پہ گولی کا نشان تھا اور کچھ نیچے ایک اور گولی کا نشان بھی واضح تھا۔

بھول جائے۔ یمان اپنا ہاتھ اُس کے ہاتھ پہ رکھ کر بولا
کوشش کرتی ہوں مگر ہو نہیں پاتا میری ایک غلطی کی وجہ سے تمہارے ساتھ یہ سب ہوا تھا۔ آروش
نے کہا اُس کی نظریں ابھی بھی اُن نشانوں پہ تھیں۔

آپ کی وجہ سے کچھ نہیں ہوا اس لیے ایسا نہ سوچے۔ یمان اُس کو اپنے حصار میں لیکر بولا
شرٹ کے بٹن بند کرو اپنے۔ آروش کو اب اُس کے ایسے کھڑے ہونے پہ شرم محسوس ہونے لگی۔
میں کیوں کروں بند کھولے آپ نے ہیں تو خود کرے۔ یمان شرارت سے اپنا ماتھا اُس کے ماتھے سے
ٹکرا کر کہا۔

بے شرم ہو تم۔ آروش نے گھور کر کہا تو یمان ہنس کر اُس کو اپنے حصار میں قید کیا۔

پردہ کرو کیونکہ..... تم کسی باپ کا غرور ہو
www.kitabnagri.com

پردہ کرو کیونکہ..... تم کسی بھائی کی غیرت ہو

پردہ کرو کیونکہ..... تم کسی شوہر کی عزت ہو

پردہ کرو کیونکہ..... تم کسی کے گھر کی زینت ہو

پردہ کرو کیونکہ..... پردہ حیاء کا زیور ہے

Posted On Kitab Nagri

پردہ کرو کیونکہ..... پردے میں عورت کی شان ہے
پردہ کرو... کیونکہ تم کوئی معمولی سامان نہیں... بلکہ اسلام کی شہزادی ہو

زوبیہ بیگم دلاور خان کی تلاش میں یہاں وہاں نظریں پھیر رہی تھیں جب اُن کے کانوں میں کسی عورت کی آواز پڑی تو اُن کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں جکڑا تھا وہ پلٹ کر دیکھنے لگی جہاں ایک عورت سات سالہ بچی کو حجاب کی صورت میں ڈوپٹہ پہناتی مسلسل پردے کے بارے میں اُس کو بات رہی تھی۔
اتنی چھوٹی سی بچی کو ایسے ڈوپٹہ کیوں پہنا رہی ہو؟ بچی ہے اُلجھن ہوگی اُسے۔ زوبیہ بیگم کے قدم بے ساختہ اُن کی طرف بڑھے تھے۔ اُن کی بات پہ وہ عورت مسکرائی پھر سر اٹھا کر اُن کو دیکھا
ڈوپٹا اُلجھن نہیں دیتا سکون دیتا ہے مانا کہ میری بچی بہت چھوٹی ہے مگر جیسا ماحول بن گیا ہے اُس سے مجھے خوف آتا ہے میں نہیں چاہتی اس ماحول کی ہوا میری بیٹیوں کو لگے اور وہ بھی ماڈرن کے نام پہ جہالت کا روپ اختیار کرنے لگے جائے اگر ابھی سے عادت ہوگی حجاب کی تو بڑھی ہو کر ان کو ڈوپٹے سے اُلجھن یا گھٹن نہیں ہوگی بلکہ سکون ملے گا ان کو احساس ہوگا کہ ہمارے اللہ کو عورتیں کیسے پسند ہوتی ہیں جس طرح قرآن پاک کو غلاف پہنایا جاتا ہے ٹھیک اُس طرح ایک اسلام کی شہزادی ہونے کی صورت میں ان کے سروں پہ حجاب ہونا لازم ہیں تاکہ کسی نامحرم یا ہوس پرست کی نظریں انہیں نہ چھو پائے۔ وہ بہت خوبصورت اور دھیمے لہجے میں بولی تو زوبیہ بیگم لاجواب ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

سید زادی ہو؟ زوبیہ بیگم نے اندازہ لگایا
ایک مسلمان عورت ہوں۔ اس نے بتایا
پردے کے بارے میں کیا جانتی ہوں مطلب آجکل کہاں یہ سب ہوتا ہے زمانہ بہت آگے نکل چکا ہے
تمہیں چاہیے اپنی بیٹی کا دماغ اوپن کرو اس میں کانفڈنٹ لاؤ۔ زوبیہ بیگم نے اپنی بات کہی۔
میری امی حضور کہا کرتی تھی جب میں نے بارہ سال کی عمر میں اُن سے پوچھا تھا کہ وہ حجاب یا پردہ کیوں
کرتی ہیں تو انہوں نے بتایا۔

میں آج کی ماڈرن لڑکی ہوں اور پردہ کرتی ہوں۔ مجھے معلوم ہے یہ 1400 سال پرانا ہے۔
حجاب نہ لینا تو حضرت آدم کے زمانے کا رواج تھا۔
مگر میں تو آج کی ماڈرن لڑکی ہوں۔

اب یہ آخری نبیؐ کے حکم سے ہے
نہ انکے بعد کوئی نبی آئے گا نہ میرا فیشن بدلے گا،
اور ویسے بھی اگر فیشن اچھے ہوں تو بدلتے نہیں۔

صرف وہی بدلتے ہیں جن کو اچھا بنانے کی گنجائش ہوتی ہے۔

میرا فیشن تو پرفیکٹ ہے۔ حجاب ایک کپڑے کا ٹکڑا نہیں۔ رب تعالیٰ کے پاک کلام کی ایک آیت ہے جو
ماڈرن لڑکیاں تھامے رکھتی ہیں، اور ویسے بھی جیسے ہر عمارت پہ غلاف نہیں سوائے

Posted On Kitab Nagri

خانہ کعبہ کے ہر کتاب پہ غلاف نہیں سوائے قرآن پاک کے ویسے
ھر لڑکی کو چادر نصیب نہیں ہوتی سوائے
حیاء والی کے،

تب کچھ خاص سمجھ نہیں آیا تھا مگر پھر آگیا آہستہ آہستہ۔ اُس نے بتایا
باتیں اچھی کر لیتی ہو۔ زوبیہ بیگم ایمپریس ہوئی اُن کو آج پہلی بار اپنی ڈریسنگ سے شرمندگی ہونے لگی
تھی۔

باتوں کا کیا ہے وہ تو ہر کوئی کر لیتا ہے ہاں مگر اپنی اچھی باتوں پہ عمل کوئی کوئی کرتا ہے۔ وہ بولی۔
میری ایک بیٹی بھی پردہ کرتی ہے۔ زوبیہ کو آروش کا خیال آیا تو بتایا
ماشاء اللہ یہ تو اچھی بات ہے اللہ تعالیٰ ہر انسان کو صراطِ مستقیم پہ چلائے۔ وہ دعائیہ انداز میں بولی
میں چلتی ہوں اب۔ زوبیہ بیگم کو وقت کا احساس ہوا تو کہا جس پہ اُس عورت نے محض سر اثبات ہلانے پہ
اکتفا کیا۔

www.kitabnagri.com



شازی بس کر جائیں نے سچ میں تمہیں کچڑے کے ڈبے میں پھینک آنا ہے۔ آدھی رات کے وقت
شازل نیند سے بے حال ہوتا کمرے میں یہاں سے وہاں شازم کو گود میں اٹھائے ٹھلاتا تپ کر اُس سے
بولا۔

Posted On Kitab Nagri

آرام سے بات کرے اور آپ کی روح نہ کانپی میرے بچے کے بارے میں ایسی بات کرنے کی کونسا باپ اپنے بیٹے کو پھینک آنے کا کہتا ہے۔ بیڈ کراؤں سے ٹیک لگائے جمائی لیتی ماہی نے منہ بسور کر کہا تم اگر ہر وقت کار و نانہ روتی تو اس وقت یہ تمہارا ایجاد کیا گیا نمونہ روندونہ ہوتا۔ شازل تپ کے بولا شازی کو نمونہ نہ کہے اور ہر بچہ روتا ہے اس میں کوئی نئی بات نہیں۔ ماہی نے کہا نمونے کو نمونہ ہی کہا جاتا ہے۔ شازل نے بتایا

اچھا مجھے نیند آرہی ہے میں سونے لگی ہو یہ فیڈر پڑا ہے شازم کو پلا دیجئے گا۔ ماہی کی آنکھیں بار بار نیند سے بند ہونے لگی تو اُس نے کہا

ہممم تم سو جاؤ میں شازی کو لان میں لے جا رہا ہو یہ چپ بھی ہو جائے گا تمہاری نیند بھی ڈسٹرب نہیں ہوگی۔ شازل اُس کی نیند کا خیال کرتا بولا تو ماہی چادر تان کر سو گئی۔

شازل لان میں آیا تو دُرید کو حورم کے ساتھ پہلے موجود پایا تو اُس کی ہنسی نکل گئی۔

تم یہاں؟ دُرید جو حورم کو سُلانے کی کوششوں میں تھا شازل کو دیکھا تو حیران ہوا۔ جی تاکہ اس کا پھٹا ہوا اسپیکر بند ہو۔ شازل اتنا کہتا لان میں موجود ایک بیچہ بیٹھ گیا۔

آج حورم کو بھی کمرے میں نیند نہیں آرہی تھی دُرید نے بتایا

حریم کہاں ہے پھر؟ شازل نے پوچھا

Posted On Kitab Nagri

وہ گہری نیند میں ہے اُس کو تو پتا بھی نہیں ہم یہاں ہے دن میں حورم اُس کو بہت تنگ کرتی ہے اس لیے
تھکن کی وجہ سے جلدی سو گئی تھی۔ دُرید نے بتایا

ایک تو یہ پرنسز بہت نخریلی ہے دل کرتا ہے تو آ جاتی ہے ورنہ منہ نہیں لگاتی۔ شازل ہنس کر بولا۔
ماں پہ گئی ہے۔ دُرید بھی ہنس دیا

اچھا لالہ ولیمہ کب ہو گا ہمارا؟ شازل کو بیٹھے بیٹھائے اچانک اپنا ولیمہ یاد آیا
جلدی ہو جائے گا تمہیں کیوں اتنی بے قراری ہے؟۔ دُرید بد مزہ ہوتا بولا۔

ایسے ہی پوچھا ویسے یہاں آتے ہی شازی چپ ہو گیا ہے۔ شازل شازم کو دیکھ کر بولا
کہو تو میں چٹکی کاٹوں اس کے بازو پہ پھر جو رونا اس نے شروع کرنا ہے تو گارنٹی سے کہہ سکتا ہوں
آسانی سے چپ نہیں ہو گا۔ دُرید اپنی مسکراہٹ ضبط کرتا بولا تو شازل تو جیسے تڑپ اٹھا تھا خود وہ چاہے
کچھ بھی کہتا مگر کسی اور سے اُس کو ایسا مذاق بھی گوارہ نہیں تھا۔

اللہ کا خوف کرے معصوم کو چٹکی کاٹنے سے آپ کے ہاتھ نہیں کانپیں گے؟ شازل شازم کو خود میں
بھینچتا بولا تو دُرید کا مقصد بے ساختہ تھا کیونکہ شازل کاری ایکشن ایسا تھا جیسے وہ اٹھ کر شازم کو سچ میں
چٹکی کاٹنے لگا ہو

تو بے مذاق کیا تھا جسٹ۔ دُرید نے ہنسی کے درمیان کہا

Posted On Kitab Nagri

یہ بڑا ہو جائے بتاؤں گا میں آپ کی حسرتیں اس کو۔ شازل نے سر کو جنبش دیتے کہا تو دُرید نے نفی میں سر کو ہلایا۔

شازم کو دیکھو سو گیا ہے کمرے میں لے جاؤ اُس کو۔ دُرید نے کہا

میں تو جا رہا ہوں آپ بھی جائے یا آج کی رات یہاں قیام کرنے کا ارادہ ہے۔ شازم اپنی جگہ سے اُٹھ کر

بولا۔

میں بھی حورم کو لیکر کمرے میں جا رہا ہوں۔ دُرید نے بتایا تو شازل بھی حویلی کے اندر داخل ہوا۔

کہاں تھے آپ؟ دُرید کمرے میں داخل ہوا تو حریم نے پوچھا۔
تم جاگ گئی کیا میں تو تمہاری نیند خراب نہ ہو اس وجہ سے گیا تھا۔ دُرید حریم کو مسکرا کر دیکھتا حورم کو بے
بی کارٹ میں لیٹانے لگا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

رو نہیں رہی تھی ویسے ہی ہم باپ بیٹی واک پہ گئے تھے۔ دُرید بیڈ پہ آکر بولا

ہاں اچھا۔ حریم نے سمجھنے والے انداز میں سر کو جنبش دی۔

سو جاؤ۔ دُرید نے کہا تو وہ کھسک کر اُس کے پاس آتی اپنا سر اُس کے سینے پہ رکھا

ہمیں شرمندگی ہوتی ہے۔ حریم نے بتایا

Posted On Kitab Nagri

شرمندگی کیوں؟ دُرید اُس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتا پوچھنے لگا۔

ہم نے آپ کو بہت باتیں سُنائی تھیں یہ جانتے ہوئے بھی کے آپ نے بچپن سے ہمارے لیے بہت کچھ کیا ہماری ہر ضروریات کو پورا کیا بنا کہے بنا مانگے وہ سب کچھ ہمیں دیا جس کو شاید ہم ڈیزرو بھی نہیں کرتے تھے مگر جب ہم نے ایک چیز آپ سے مانگی اور آپ نے نہ دی تھی تو ہم نے آپ کے کیے گئے احسانات بھی بھول گئے۔ حریم آہستگی سے بولی۔

میں نے تم پہ کوئی احسان نہیں کیا زوجہ محترمہ میں نے جو کچھ کیا تھا وہ میری محبت تھی مجھے تم بچپن سے عزیز رہی ہو۔ دُرید نے کہنے کے ساتھ ہی اُس کے ماتھے پہ بوسہ دیا۔

اچھا تو ہم اگر آپ کو اتنے عزیز تھے تو آپ نے ولٹ میں ہماری تصویریں رکھنے کے بجائے کسی چڑیل کی تصویر کیوں رکھی ہے۔ حریم ٹیرھی نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولی تو دُرید کو زبردستی قسم کا کھانسی کا دورہ پڑا تھا۔

آپ ٹھیک ہیں؟ حریم اُس کے سینے سے سر اٹھاتی فکر مندی سے پوچھنے لگی۔

ہاں میں ٹھیک مگر زوجہ آپ یہ بتائے کے میری جاسوسی کب سے کرتی آئی ہیں اور میں نے تو اپنے ولٹ میں کسی چڑیل کو جگہ نہیں دی۔ دُرید واپس اُس کو اپنے حصار میں لیکر بولا

ہو نہ آپ کچھ بھی کہے ورنہ ولٹ اور دل میں پہلے سے ہی کسی کو پُر کیا گیا ہے۔ حریم دُکھی دل سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

تو کیا میں بیس سال کا نوجوان آٹھ سال کی بچی کے ساتھ آنکھ مٹکا کرتا خیر اتنا بھی میں نظر باز نہیں تھا تمہیں تو میں نے اپنا بچہ سمجھا تھا مگر مجھے کیا پتا تھا تم میرا بچہ نہیں بلکہ میرے بچے کی اماں بنو گی۔ دُرید قہقہہ لگا کر بولا تو حریم کا چہرہ سرخ ہوا تھا۔

یوں بات نہ بدلے ہم سیریس ہیں۔ حریم خود کو کمپوز کرتی اُس کے سینے پہ ہاتھ مار کر خفگی سے بولی۔ اچھا میری زوجہ محترمہ سیریس ہے تو ہم بھی سیریس ہوتے ہیں۔ دُرید مسکرا ہٹ ضبط کرتے اپنا ہاتھ بڑھا کر سائیڈ ٹیبل سے اپنا وولٹ اٹھا کر بلب آن کیا۔

حورم اٹھ جائے گی۔ حریم بے بی کارٹ کو دیکھتی دُرید کو گھور کر کہنے لگی۔ نہیں اٹھتی وہ ویسے بھی بچوں کی ان چیزوں سے فرق نہیں پڑتا بے چاؤں کو نیند آ جاتی ہے۔ دُرید نے ناک سے مکھی اڑائی۔

یہ وولٹ کیوں اٹھایا ہے؟ حریم نے بات کا رخ بدلا یہ دیکھو۔ دُرید نے وولٹ کھول کر اُس کے سامنے کیا جہاں ایک طرف اُس کی تصویر تھی تو دوسری طرف حورم کی۔

پہلے تو ایک چڑیل کی ہوتی تھی اب کیا فائدہ ہماری رکھنے کا۔ حریم منہ بسور کر بولی۔ تمہیں یہ تو پتا ہے کہ یہاں کسی چڑیل کی تصویر ہوا کرتی تھی مگر یہ نہیں پتا اُس چڑیل کے ساتھ ایک پری کی تصویر بھی ہوا کرتی تھی۔ دُرید نے مسکرا کر بتایا

Posted On Kitab Nagri

ہم سمجھے نہیں؟ حریم نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگی۔

ہم آپ کو سمجھاتے ہیں۔ دُرید نے کہا تو "ہم" لفظ پہ حریم نے اُس کو گھورا

یہاں کوم

کسی اور لڑکی کا نام مت لیجئے گا ہم بتا رہے ہیں رونے لگ جائینگے۔ دُرید ابھی "کومل" کہنے والا تھا جب حریم اُنکی اٹھاتی اُس کو وارن کرنے لگی۔

کیا ہو گیا ہے حریم نام ہی تو لینا تھا ایسے کیوں برتاؤ کر رہی ہو ویسے بھی وہ اب اس دُنیا میں نہیں ہے۔ دُرید پریشانی سے اُس کو دیکھ کر بولا

ہمیں گنوارہ نہیں آپ کسی اور کا نام بھی لے چاہے وہ اس دُنیا میں ہو یا نہ ہو مگر آپ کے دل میں تو ہے نہ اگر ہمارے بس میں ہوتا تو آپ کے دل سے اُس کو نوچ کر باہر کرتے۔ حریم کی آنکھوں میں ہلکی سی نمی اتر آئی تھی۔

یار مجھے پتا نہیں تھا میری معصوم بیوی اتنی پوزیسیو ہوگی۔ دُرید اُس کی نم ہوتی آنکھوں پہ بوسہ دے کر بولا

ہمارے ہوتے ہوئے آپ کیسے کسی اور کو چاہ سکتے ہیں؟ اگر آپ اُس سے شادی کرتے تو کبھی سوچا تھا ہمارا کیا ہوگا؟ ہم تو اپنا سب کچھ آپ کو ماننے تھے حویلی میں اتنے سارے افراد ہونے کے باوجود بھی

Posted On Kitab Nagri

آپ کے پاس آتے تھے اگر کوئی اور لڑکی آتی تو وہ تو ہمیں آپ کی زندگی سے دودھ میں سے مکھی کی طرح باہر کرتی۔ حریم شکوہ کرتی نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولی

حریم میری جان وہ بات کیوں سوچ رہی ہو جس کے پاس نہ سر ہے اور نہ پیر نہ کوئی تیسرا حصہ تم یہاں اِس وقت پورے حق کے ساتھ میرے پاس ہو میرے قریب ہو تو کوئی اور ڈر کیوں پالا ہوا ہے؟ دُرید نرمی سے اُس کو سمجھانے کی خاطر بولا

نہ سر ہے اور نہ پیر نہ کوئی تیسرا حصہ سچی شازل لالہ جیسی بات کی ہے۔ حریم تاسف سے دُرید کو دیکھ کر بولی

وہ بھی تو میرا بھائی ہے نہ خیر سو جاؤ اب۔ دُرید نے مسکرا کر کہا تو حریم نے سونے کے لیے آنکھیں موند لی



آج آروش کی رخصتی کا ایونٹ تھا جس پہ مختصر لوگوں کو انوائٹ کیا گیا تھا مردوں کے بیٹھنے کی الگ جگہ تھی تو عورتوں کی الگ۔ حویلی سے کلثوم بیگم فاریہ بیگم ماہی اور حریم آئی ہوئی تھی جب مرد حضرات میں ہر کوئی آیا تھا۔

زیادہ اُور بنا دیا ہے مجھے نہیں پسند یہ سب۔ آروش مرر میں اپنا عکس دیکھ کر ماہی سے بولی جس نے زبردستی اُس کے چہرے پہ ہلکے سامیک اپ کیا تھا ڈریس میں اُس نے کسی لہنگے کے بجائے براؤن کلر کا فراق پہنا تھا جو کے یمان کی پسند کا تھا۔

اور نہیں ہے ہیں نہ حریم تم بتاؤ؟ ماہی نے بیڈ پر اسٹل بیٹھی حریم کو مخاطب کیا۔

Posted On Kitab Nagri

آروش آپی۔ حریم نے آروش کو آواز دی۔

ہمم۔ آروش نے اُس کو دیکھا

سچی بات بتائے کیا واقع آپ کی شادی ایمان مستقیم سے ہونے جارہی ہے ہمیں یقین نہیں آرہا آپ ایک سنگر کی بیوی بننے والی ہیں۔ حریم کے لہجے میں بے یقینی صاف عیاں تھی جس کو محسوس کرتی آروش مسکرا دی تھی۔

اب وہ سنگر نہیں ہے۔ سنگنگ کو اُس نے خیر آباد کہہ دیا ہے۔ ماہی نے جواب دیا جو بھی مگر تھے تو ایک مشہور ہستی نہ ٹیلیٹ تو اُن میں اب بھی موجود ہوگا جو مجھے لگتا ہے وراثت میں اُن کی بچوں کو ملے گا اگر بیٹے کو ملا تو اچھی بات ہے دوسرا ایمان مستقیم زندہ ہوگا اگر بیٹی کو ملا تو کچھ اچھی بات نہیں کیونکہ وہ تو دنیا میں اپنی آواز پہچانے سے رہی سوچنے والی بات ہے بچوں میں اچھی آواز کا ٹیلیٹ کس کو ملے گا؟ بات کرتے کرتے حریم کی سوچے جانے کہاں تک پہنچ گئی تھی جب کے "بچوں" کے لفظ پہ آروش خفت کا شکار ہوئی تھی۔

www.kitabnagri.com

حریم فضول گوئی مت کرو۔ آروش نے اُس کو ڈپٹا جبکہ ماہی نے مسکراہٹ ضبط کی۔

آپی آپ کے دل میں تولڈوؤں کی فیکٹری پھوٹی ہوگی سچی ایسا ہمسفر جو ملا ہے۔ حریم اپنی ہی دُھن میں مگن تھی۔

حریم؟؟؟۔ آروش نے تنبیہ کی۔

Posted On Kitab Nagri

میں نے تمہیں بہت باتیں سنائی تھی جب تم ہمارے گھر آئی تھی تو۔ فجر نے کہا تو آروش خاموشی سے بس اُس کو دیکھنے لگی۔

میں کوئی لمبی چوڑی تھمید نہیں باندھوں گی میں بس یہ کہوں گی کہ مجھے معاف کر دینا۔ فجر نے گہری سانس بھر کر کہا

میرے اندر آپ کے لیے کوئی کینہ نہیں ہے۔ آروش نے جواب کہا

تم اچھی ہو گی یا اچھی ہو تم میں کوئی تو بات ہو گی جو ایمان تمہارے لیے اتنا پریشان ہوتا ہے تمہیں اتنا چاہتا ہے میں تو کبھی ایمان کو سمجھ نہیں پائی اس معاملے میں اُس نے آخر تم میں کیا دیکھا۔ فجر مسکرا کر اُلجھے ہوئے لہجے میں بولی

یہ بات تو سمجھ میں بھی نہیں پائی۔ آروش ہنس کر بولی۔

اچھا میں چلتی ہوں اب۔ فجر نے کہا تو آروش نے سر ہلانے پہ اکتفا کیا۔

فجر کے جانے کے کچھ ہی وقت بعد ایمان کمرے میں داخل ہوا تھا ایمان کی نظر آروش پہ پڑی تو اُس کا دل زور سے دھڑکا تھا وہ کشمکش میں مبتلا ہوتا بیڈ پہ اُس کے پاس بیٹھا۔

"ایمان کے بیٹھتے ہی آروش نے نظر اٹھا کر ایمان کو دیکھا جو اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہا تھا۔

یہ اتنا چپ کیوں ہو گیا ہے؟ آروش نے اُس کو دیکھ کر بے ساختہ سوچا

السلام علیکم۔ ایمان نے اتنی خاموشی کے بعد سلام کیا تو آروش کی جان اُچھل کر حلق میں آئی۔

Posted On Kitab Nagri

اوو سوری کیا ہوا؟ یمان شر مندہ ہوا

وعلیکم السلام جان نکال دی تھی میری۔ آروش اپنے سینے پہ ہاتھ رکھ کر اُس کو گھور کر بولی۔

وہ آپ بہت خوبصورت لگ رہی ہیں تو مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ میں کیا کروں؟ یمان معصوم شکل بنائے بولا تو آروش سمجھ نہیں پائی وہ شرمائے یا اُس کو گھورے۔

میری منہ دیکھائی؟ آروش اپنی خجلت مٹانے کے غرض سے اپنے ہاتھ کی ہتھیلی اُس کے سامنے کیے کہا تو یمان نے مسکرا کر اپنا ہاتھ اُس پہ رکھا

ٹُرخا رہے ہو؟ آروش نے آنکھیں چھوٹی کیے اُس کو دیکھا

میری یہ مجال ویسے تو میں پورا آپ کا ہوں پھر منہ دیکھائی کیوں چاہیے آپ کو؟ یمان شرارت سے اُس کو دیکھ کر بولا

یمان میری منہ دیکھائی میں سچ بتا رہی ہوں بات نہیں کروں گی۔ آروش نے اُس کے ہاتھ خالی دیکھے تو وارن کیا۔

www.kitabnagri.com

وہ تول جائے گی آپ پہلے آپ کی شان میں ایک شعر عرض کرنا چاہتا ہوں۔ یمان اُس کے ہاتھ کی پشت چوم کر اپنے آنکھوں پہ لگائے بولا تو آروش کا چہرہ پل بھر میں گلنار ہوا تھا اُس کو یمان سے پہلی بار جھجھک محسوس ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اجازت ہے؟ یمان مسکراتی نظروں سے اُس کو دیکھ کر بولا تو آروش نے محض سر اثبات میں ہلایا اُس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ یمان کی والہانہ نظروں کا سامنا کرتی۔

من تو شدم تو من شدی من تن شدم توں جاں شدی
تا کس نگوید بعد ازیں من دیگر م تو دیگر۔

یمان اُس کے گال پہ ہاتھ رکھ کر بولا تو آروش نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگی کیونکہ اُس کو مطلب سمجھ نہیں آیا۔

میں سمجھی نہیں۔ آروش کے منہ سے بھسلا تو یمان ہنس پڑا

,I have become you, and you me

,I'm the body, and you soul

,So that no one can say hereafter

,That you are someone, and me someone else

"آپ میری ہیں" اور مجھ میں آپ ہیں میں جسم ہوں "آپ روح ہیں" تو اس لیے کوئی ہمیں الگ ہے نہیں کہہ سکتا کیونکہ میں اور آپ ایک ہی ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

یمان اپنی بات کے اختتام میں اپنا ماتھا اُس کے ماتھے سے ٹکا کر گہری سانس اپنے اندر کھینچی۔

تم بہت اچھے ہو۔ آروش بس یہی بول پائی

میری شان میں کچھ اور بھی بول لیا کرے۔ یمان فرمائشی انداز میں بولا

اور کیا کہوں؟ آروش نے پوچھا

ایک لفظ محبت کا۔ یمان آنکھ و نک کیے بولا

مطلب اظہارِ محبت سُننا چاہتے ہو؟ آروش نے اندازِ کہا

بلکل۔ یمان نے فورن سے سر کو جنبش دی

میری منہ دیکھائی کا کیا بنے گا۔ آروش کی سوئی گھوم پھر کر اپنی منہ دیکھائی پہ آئی۔

میں آپ کو کچھ دیکھانا چاہتا ہوں۔ یمان مسکراہٹ ضبط کرتا بولا

مجھے کچھ نہیں دیکھنا۔ آروش نے گردن موڑ کر ناراضگی کا اظہار کیا۔

آپ ناراض تو نہ یہاں دیکھے۔ یمان مسکراتا اُس کا چہرہ اپنی طرف کیا تو آروش کی نظر اُس کے گال پہ پڑی

جہاں اُس کا ڈمپل چمک کر معدوم ہو چکا تھا۔

مجھے تمہارے ڈمپل زہر لگتے ہیں۔ آروش نے کہا

اچھا۔ یمان بہت دیر تک ہنسا

ہنسومت۔ آروش نے منہ بسورا

Posted On Kitab Nagri

آپ بہت کیوٹ ہیں اور مجھے یہ بات آج پتا چلی ہے۔ یمان اُس کے گال کھینچ کر بولا مجھے چہینچ کرنا ہے۔ آروش اتنا کہتی بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی تو یمان نے اُس کو اپنی طرف کھینچا۔ یہ کیا بد تمیزی ہے۔ آروش اُس کے کندھوں پہ ہاتھ رکھتی گھورنے لگی۔

بد تمیزی کہا آپ پہلی بار میرے لیے تیار ہوئی ہے تو مجھے تعریف کرنے کا موقع تو دے۔ یمان نے کہا جس طرح میری منہ دیکھائی ہضم کر لی ہے تعریف بھی اپنی کسی ہوتی سوتی کی کرنا۔ آروش نے کہا تو یمان نے اُس پہ اپنا گھیرا تنگ کیا۔

میں نے کبھی سوچا نہیں تھا ہمارے درمیان ایسا وقت بھی آئے گا۔ یمان کھوئے ہوئے لہجے میں بولا کتنے چالاک ہونہ تم منہ دیکھائی کی بات کیسے نظر انداز کر رہے ہو۔ آروش نے کہا ایسا نہیں ہے۔ یمان نے جھک کر عقیدت سے اُس کا ماتھا چوما

پھر کیا بات ہے؟ آروش نے پوچھا
ایک منٹ۔ یمان اُس سے کہتا سائیڈ ٹیبل کے ڈرار کھول کر وہاں سے کچھ کاغذات اور ایک چیز نکال کر اُس کو دی تھی آروش نا سمجھی سے اُن کو دیکھنے لگی اچانک اُس کی آنکھوں میں بے یقینی اُتر آئی تھی یمان دلچسپی سے اُس کے تاثرات نوٹ کر رہا تھا۔

یمان ی۔۔ یہ؟ آروش کے منہ سے الفاظ نکلنا مشکل ہوئے۔

Posted On Kitab Nagri

کیسا لگا؟ میرا پہلا تحفہ۔۔۔ ایمان اُس کے کاندھے پہ اپنی ٹھوڑی ٹکائے پوچھنے لگا تو آروش کی آنکھوں خوشی سے آنسو آئے تھے وہ ایک جھٹکے سے پلٹ کر ایمان کے سینے سے لگی تھی۔

ایمان سچ میں ہم عمرہ کرنے جائینگے؟ آروش پر جوش لہجے میں اُس سے پوچھنے لگی۔

جی بلکل کیا آپ کو یقین نہیں آرہا؟ ایمان اُس کو خوش دیکھ کر مسکرا کر بولا

مجھے سچ میں یقین نہیں آرہا بہت بہت شکریہ تمہارا۔ آروش نے کہا

میں بہت وقت سے سوچ رہا تھا آپ کو منہ دیکھائی میں کیا دوں کیونکہ میں جانتا تھا آپ کو گولڈ کی چیزیں

اٹریکٹ نہیں کرتی پھر سوچا کیونکہ عمرے پہ جایا جائے۔ ایمان نے کہا

تم واقع بہت اچھے ہو۔ آروش نے ایک بار پھر کہا

ایک اور چیز دیکھانی ہیں۔ ایمان اُس سے الگ ہوتا وارڈروب سے ایک چیز نکالی۔

یہ کس چیز کا سکیج ہے؟ آروش نے متجسس لہجے میں پوچھا

دیکھ لیں۔ ایمان نے اُس کی طرف بڑھایا۔

www.kitabnagri.com

میری آنکھوں کا سکیج؟ آروش حیران ہوئی۔

جی کیونکہ میرے پاس بس یہی تھی پہلے یہ دوسرے کمرے میں تھا اب سوچ رہا ہوں اپنے کمرے میں

لگاؤں۔ ایمان نے بتایا

تم نے کب بنوایا تھا؟ آروش نے پوچھا

Posted On Kitab Nagri

بنوایا نہیں تھا خود بنایا تھا آج سے چار پانچ سال پہلے۔ ایمان نے بتایا
کیا چیز ہو تم ایمان۔ آروش اُس کو دیکھ کر بولی

آپ بتائے میں کیا کہوں؟ ایمان نے چھیڑنے والے انداز میں کہا
تمہارے ڈمپلز مجھے بہہ متنت اچھے لگتے ہیں۔ آروش نے "بہت" کو کھینچ کر ادا کیا۔

ابھی تو آپ نے کہا تھا زہر لگتے ہیں؟ ایمان نے جیسے یاد کروایا
میں نے کہا اور تم نے مان لیا۔ آروش کے گال پہ اپنا ہاتھ رکھ کر بولی۔

ایک بات کہوں؟ ایمان نے پوچھا

بار بار اجازت کیوں لے رہے؟ آروش آسبر و اچکائے پوچھا

ایسے ہی خیر میں یہ کہنا چاہ رہا تھا کہ میں آپ سے بہت پیار کرتا ہوں اور آپ کو پانے کے بعد بہت خوش
ہوں۔ ایمان اُس کے دونوں ہاتھ تھام کر کہا

شکریہ۔ آروش نظریں جھکائیں بولی۔
www.kitabnagri.com

شکریہ کس چیز کے لیے؟ ایمان نے سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھ کر پوچھا

مجھ سے پیار کرنے کے لیے اتنا اچھا تحفہ دینے کے لیے۔ آروش نے وجہ بتائی۔

اُس کے لیے آپ کو بس تا عمر میرے ساتھ رہنا ہے کسی شکریہ کی ضرورت نہیں۔ ایمان نے کہا۔

اچھا یہ بتاؤ تمہیں کیا کیا پکانا آتا ہے؟ آروش کے دماغ میں اچانک کچھ کلک ہوا تو پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

آپ کیا کھانا چاہتی ہیں؟ یمان نے اُلٹا اُس سے سوال پوچھا
میں بس جاننا چاہتی ہوں۔ آروش نے بتایا
مجھے بس پراٹھے ہی بنانا آتے ہیں وہ بھی آپنی والوں سے سیکھا تھا۔ یمان نے بتایا تو آروش ہنسی۔
ویسے اچھے بناتے ہو پراٹھے۔ آروش نے تعریفی انداز میں کہا
بڑی جلدی تعریف کر دی آپ نے اور میرے اُن پراٹھوں کا کمال ہے جو آپ موٹی ہو گئی ہیں۔ یمان
ہونٹ دانتوں تلے دبائے بولا
ہاں ہاں تمہیں تو سوکھی لکڑیوں جیسی لڑکیاں پسند ہو گی جن کے ساتھ تمہارے گانے ہوتے تھے یا وہ
جن کے ساتھ ماڈلنگ کرتے تھے۔ آروش جذبات میں آتی اپنا بھانڈا پھوڑ گئی۔
ڈونٹ ٹیل می کے آپ میرے گانے سُنتی تھی۔ یمان خوشگوار حیرت سے اُس کو دیکھ کر بولا تو آروش
سُپٹائی۔

ای۔۔۔۔ ایسا۔۔۔۔ کج۔۔۔۔ کج نہیں۔۔۔۔ وہ تو میں نے کُمال کیا۔ آروش نے بات سنبھالی۔
اچھا آپ کہتی ہیں تو مان لیتا ہوں ورنہ مجھے یقین نہیں آرہا۔ یمان نے کہا
اچھا میں اب چینج کرنے جا رہی ہوں۔ آروش نے اپنے ہاتھ اُس کے ہاتھ سے چھڑوا کر بولی۔
جلدی آئیے گا مجھے بہت باتیں کرنی ہیں آپ سے۔ یمان نے اپنا ماتھا اُس کے ماتھے سے زور سے ٹکرا کر

بولا

Posted On Kitab Nagri

ساری رات مجھے واشروم میں قیام کرنا ہے۔ آروش جل کے بولی تو یمان کا قہقہہ چھوٹ گیا۔
توں ملا توں یقین آیا

مجھ پہ بھی مہربان محبت ہے۔۔۔

شکرانے نفل ادا کر لے؟ آروش واشروم سے باہر آئی تو یمان نے کہا
س۔۔۔ اتھ ساتھ؟؟ آروش حیران ہوئی۔

جی میری امامت۔ یمان نے کہا

ض۔۔۔ ضرور۔ آروش کی زبان جانے کیوں لڑکھڑائی۔

میں چینج کر آؤں۔ یمان اتنا کہتا جلدی سے واشروم کی جانب چلا گیا جبکہ آروش کو اب بھی اپنی قسمت پہ
اعتبار نہیں آیا تھا۔



شازل شازی کے گال کتنے پیار ہیں اور پُھولے ہوئے نرم سے ہیں دیکھ کر دل چاہتا ہے چٹا چٹ چوم لیا
جائے۔ ماہی پر جوش لہجے میں شازل کو بتانے لگی وہ سب اس وقت اپنے اسلام آباد والے گھر میں موجود
تھے۔

ہاں واقع پیارے ہیں اور پُھولے ہوئے نرم سے ہیں دیکھ کر دل چاہتا ہے تھپڑ مارا جائے ویسے تھپڑ مارنے
سے کتنی اچھی آواز گونجنے گی جسٹ امیجن۔ شازل اُس کی گود میں شازی کو دیکھ کر بولا تو ماہی نے
تاسف سے اُس کو دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

آپ سے کسی اچھی بات کی توقع رکھنا فضول عمل ہے۔ ماہی نفی میں سر اثبات میں ہلا کر بولی۔

اب ایسی بھی کوئی بات نہیں۔ شازل نے کہا

اچھا سُنیں ذین لالہ کی شادی ہے اور میں پورے ایک ماہ اپنے گھر رہوں گی اتنا وقت ہو گیا ہے گھر نہیں گی۔ کچھ یاد آتے ہی ماہی شازل کے پاس کھسک کر بتانے لگی۔

ایک ماہ کس خوشی میں رہو گی وہاں؟ شازل نے ایک ماہ والی بات پہ اُس کو گھورا

لالہ ہیں میرے اور بہنوں کے کتنے ارمان ہوتے ہیں اپنے بھائیوں کی شادی کو لیکر۔ ماہی نے منہ بسور کر کہا

ہوتے ہو گے مگر تم جسٹ فنکشن وغیرہ میں جا کر واپس آؤں گی ایک ماہ کیا ایک دن بھی رہنا نہیں بنتا تمہارا وہاں۔ شازل نے حکم سُنا یا

یہ میرے ساتھ زیادتی ہے۔ ماہی نے احتجاج کرنا چاہا

اگر تم گی تو وہ میرے ساتھ زیادتی ہو گی۔ شازل دو بدو بولا

آپ ایسا نہیں کر سکتے۔ ماہی رو ہانسی ہوئی۔

مجھے کرنا پڑے گا کیونکہ ایک ماہ بہت زیادہ وقت ہے۔ شازل نے کندھے اُچکائے۔

آپ چاہتے ہیں میں اپنے بھائی کی شادی پہ مہمانوں کی طرح جاؤں؟ کتنا بُرا لگے گا یہ۔ ماہی نے کہا

نہیں لگتا بُرا۔ شازل شانِ بے نیازی سے بولا

Posted On Kitab Nagri

بات مت کیجئے گا۔ ماہی ناراضگی سے کہتی اپنے اور شازل کے درمیان میں شازم کو لیٹا کر خود کروٹ کے بل سو گئی۔

ماہی یار ناراض تو مت ہو میری حالت بھی تو سمجھو میرا دل نہیں لگے گا تمہارے اور شازی کے بغیر۔ شازل اُس کے عمل پہ گہری سانس بھر کر بولا مگر ماہی نے کوئی جواب نہیں دیا۔
ماہی؟؟؟ شازل نے اُس کو آواز دی۔

ماہی میری آواز کو نظر انداز مت کرو۔ شازل کو بُرا لگا تبھی ضبط کیے بولا
مجھے آپ سے بات نہیں کرنی اس لیے آواز مت دے۔ ماہی نرٹھے پن سے بولی تو شازل نے درمیان میں لیٹے شازی کو بے بی کارٹ میں لیٹایا اور خود بیڈ پہ آکر اُس کو اپنے حصار میں لیا۔
ناراض ہو؟ شازل نے جاننے کے بعد بھی پوچھا
آپ کو کیا فرق پڑتا ہے۔ ماہی سر جھٹک کر بولی۔

چلو ایک ماہ نہیں ایک ہفتہ رہ لینا۔ اُس کی ناراضگی پہ شازل دل پہ پتھر رکھ کر بولا
اس احسان کی بھی ضرورت نہیں میں جاؤں گی ہی نہیں۔ ماہی کی آنکھیں نم ہوئی
ایک ہفتے سے زیادہ میں رہنے نہیں دوں گا ماہی کیونکہ مجھے یاد آئے گی تم دونوں کی کیسے رہوں گا
میں؟ شازل پہلی بار بے بس ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

آپ خود کا نہ میرا سوچے آپ کو یاد ہے؟ شازی میرے پیٹ میں دو ماہ کا تھا جب میں گی تھی اور اب ماشاء اللہ سے ہمارا بیٹا ایک سال کا ہونے جا رہا ہے میں نے ایک دفع بھی چکر نہیں لگایا۔ ماہی اُس کی جانب کروٹ لیکر بولی۔

کیا تم ایک ماہ وہاں رہ لو گی؟ شازل نے سنجیدگی سے پوچھا

میرے ماں باپ کا گھر ہے ظاہر سی بات ہے رہ لوں گی یہ کیسا سوال ہوا؟ ماہی کو سمجھ نہیں آیا ٹھیک ہے پھر چلی جانا۔ شازل سنجیدگی سے کہتا اُس کے گرد اپنا حصار توڑ کر کروٹ لیکر لیٹ گیا۔

شازل اب آپ کیوں ناراض ہو رہے؟ ماہی اُس کی پشت کو گھور کر بولی۔

"تمہیں فرق نہیں پڑنا چاہیے" شازل نے بتایا

آپ شوہر ہیں میرے آپ کی ناراضگی کا فرق مجھے پڑے گا۔ ماہی نے کہا

شوہر کی بات کا بھی پاس ہوتا تو کیا ہی بات ہوتی۔ شازل نے طنز یہ کیا۔

اچھا ٹھیک ہے جیسا آپ چاہتے ہیں ویسا ہو گا۔ ماہی اپنا سر اُس کی پشت سے ٹکا کر بولی تو شازل کے چہرے پہ گہری مسکراہٹ آئی۔

سوچ لو۔ شازل اُس کی طرف رخ کرتا بولا

سوچنا کیسا جب کرنا وہی ہے جو آپ نے کہنا ہے۔ ماہی ناک منہ چڑھا کر بولی تو شازل کی ہنسی چھوٹ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

میری گولوں مولوں بیوی بہت عقلمند ہے۔ شازل شدت سے اُس کا ماتھا چوم کر بولا۔
شکر ہے کبھی عقلمند بھی کہا۔ ماہی منہ بسور کر بولی۔

ایس

شازل کچھ کہنے والا تھا جب شازم کے رونے کی آواز کانوں میں ٹکرائی تو اُس نے گھور کر بے بی کارٹ کو دیکھا۔

یہ اس نمونے کو سارا دن چھوڑ کر اس وقت رونایا آتا ہے جب ہمیں سونا ہوتا ہے۔ شازل دانت پیس کر بولا

ہا ہا ہا ہا کیونکہ وہ سارا دن سوتا ہے تبھی۔ ماہی ہنسی ضبط کرتی بولی۔

ویسے تم نے اچھا نہیں کیا رات والی ڈیوٹی مجھے سونپ کر۔ شازل اُس کو دیکھ کر بولا

تو آپ دن میں شازی کو سنبھال لیا کرے تب میں اپنی نیند پوری کر لوں گی اور رات کو اس کی دیکھ بھال کیا کروں گی۔ ماہی آنکھیں پٹیٹا کر بولی۔
www.kitabnagri.com

ویسے کبھی کبھی نہ مجھے لگتا ہے جیسے ہماری لومیر تنج ہے۔ شازل اُس کو دیکھ کر پر سوچ لہجے میں بولا

اچھا اور یہ ایسا کیوں؟ ماہی نے دلچسپ نظروں سے اُس کو دیکھ کر پوچھا اس درمیان وہ دونوں شازم کو فراموش کر گئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

کیونکہ تم پہلے ہی دن سے مجھے عزیز ترین ہو گئی تھی جب پہلی بار دیکھا تھا معصوم سی کیوٹ سی ڈری سہمی سی۔ شازل نے آج پہلی بار صاف گوئی کا مظاہرہ کیا۔

میں تب آپ کے لیے ایک انجان لڑکی تھی۔ ماہی نے کہا
ام ہم تم میری بیوی تھی اُس وقت۔ شازل نے کہا تو وہ مسکرائی۔

وہ بیوی جس سے آپ چڑتے تھے۔ ماہی نے یاد کروایا
ہاں کیونکہ میں تم سے ناواقف تھا اور اب جب اُس وقت کو سوچتا ہوں تو ہنسی آ جاتی ہے۔ شازل نے بتایا۔

اور آپ کو پتا ہے میں کیا سوچتی ہوں؟ ماہی نے کہا
کیا سوچتی ہو؟ سوال پوچھا گیا

یہی کے اگر ہمارا نکاح نہ ہوتا اور ایسے ہی ہماری اتفاق کہیں ملاقات ہو جاتی تو آپ کو کبھی مجھ معمولی شکل
و صورت والی لڑکی پسند نہ آتی۔ ماہی نے کہا

ہو جاتی کیونکہ محبت کرنے کے لیے محبوب کا چہرہ خوب صورت ہونا میسر نہیں کرتا مجھے تو تمہاری
معصومیت اٹریکٹ کرتی ہے۔ شازل اُس کے گال پہ ہاتھ رکھ کر جیسے ہی بولا شازم نے رونے میں رفتار
بڑھائی۔

جائے شازی بولا رہا ہے۔ ماہی مسکراہٹ ضبط کرتی بولی

Posted On Kitab Nagri

اگر اس نے اپنے کرتوت نہیں بدلے تو وہ دن دور نہیں جس دن میں اس کو باہر پھینک آؤں گا۔ شازل
جلے کٹے انداز میں کہتا بیڈ سے اُٹھ کھڑا ہوا۔

صرف دودھ پلا دے سو جائے گا پھر۔ ماہی نے مسکرا کر کہا
فیڈر تو خالی ہے۔ شازل نے فیڈر اُس کے سامنے لہرایا۔

لائے میں کچن سے لاتی ہوں۔ ماہی اتنا کہتی اُٹھنے لگی جب شازل بول پڑا
"تم بیٹھو میں لاتا ہوں۔"

دودھ کو اُبال لیے گا پہلے کیونکہ آج میں نے نہیں اُبالا تھا۔ ماہی نے اُس کو جاتا دیکھا تو کہا
حریم نے حورم کے لیے اُبال لیا ہو گا۔ شازل اتنا کہتا کمرے سے باہر چلا گیا تو ماہی مسکراتی بیڈ کراؤن سے
ٹیک لگا گئی۔



مُبارک ہو آپ کے بھائی کی نیا پارلگ ہی گی آخر۔ فجر یامین کو سُلانے کے بعد کمرے میں آئی تھی جب
ارمان نے شرارت سے کہا

تمہیں بھی مُبارک ہو۔ فجر اُس کو گھور کر بولی

سوچنے کی بات ہے کیا واقع آپ ویسا کرے گی جیسا یامین کو کہتی ہیں؟ ارمان اُس کو دیکھ کر بولا
کیا کہتی ہوں میں یامین کو؟ فجر نا سمجھی سے اُس کو دیکھنے لگی۔

یہی کے یمان سر کی بیٹی سے شادی وغیرہ۔ ارمان نے کہا تو فجر ہنس پڑی۔

Posted On Kitab Nagri

کیا ہو گیا ہے ارمان؟ یا مین بچہ ہے تنگ کرتا ہے تو بہلانے کی خاطر اُس سے کہتی ہوں مگر تم نے تو اُس بات کو سیر یسلی ہی لے لیا۔ فجر نے جیسے اُس کی عقل پہ ماتم کیا۔

میری تو خیر ہے اگر یہ بات یا مین سیر یسلی لے گیا تو؟ ارمان پر سوچ لہجے میں بولا
سات سال کا بچہ ہے وہ اُس کو یہ بات یاد نہیں رہے گی ویسے بھی میں اب اُس کو ایسا کچھ نہیں کہتی صرف دوبار کہا تھا۔ فجر نے کہا

ماشاء اللہ سے ایک ماہ بعد وہ آٹھ سال کا ہو جائے گا دوسری بات کے اب کیوں نہیں کہتی اُس سے؟ ارمان نے سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھ کر پوچھا

کیونکہ جب رات ہوتی تو وہ بار بار پوچھتا ماموں کی بیٹی کیسی ہوگی؟ دیکھنے میں پیاری ہوگی؟ اُس کے گالوں میں ہماری طرح ڈمپل ہوگے؟ ہم کب اُس کو دیکھے گے؟ فجر جھر جھری لیکر بتانے لگی تو ارمان ہنس پڑا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ہمارا یا مین سیر یس لگتا ہے۔ ارمان نے کہا
ایسا کچھ نہیں۔ فجر اُس سے کہتی سونے کے لیے لیٹ گی۔



آج "دُرید حریم" اور "شازل ماہی" کا ولیمہ تھا جس کا کھانا سب سے پہلے گاؤں کے غریب لوگوں میں تقسیم ہوا تھا اور بچوں کو حویلی کی ایک سائیڈ پہ بیٹھا کر کھانا کھلایا جا رہا تھا حویلی میں آج پورا گاؤں جیسے

Posted On Kitab Nagri

شرکت کرنے آیا تھا مگر آروش نہیں آپائی تھی کیونکہ اپنے ویسے کے اگلے تھے وہ عمرے کی ادائیگی کے لیے نکل گئے تھے۔

آج تو ہم تھک گئے۔ حریم کمرے میں آتی تھکن زدہ لہجے میں بولی

کونسا ہل چڑھایا تھا ایک جگہ پہ بیٹھی ہوئی تھی۔ دُرید جو اُس کے پیچھے کمرے میں داخل ہوا تھا وہ بولا
تبھی تو تھک گئے ہیں اتنا بھاری جوڑا جیولری تو بہ۔ ویسے ہماری حورم کہاں ہیں؟ بات کرتے کرتے حریم
کو اچانک حورم کا خیال آیا تو پوچھا
شازل کے پاس ہے۔ دُرید نے بتایا

اچھا آپ نے بتایا نہیں ہم کیسے لگ رہے ہیں؟ حریم دُرید کے سامنے کھڑی ہوتی گول گول گھومنے لگی تو
دُرید کو وہ بچی لگی۔ "حریم اس وقت بلیو کلر کے لہنگے میں ملبوس تھی ساتھ میں سیم کلر کا حجاب پہنا ہوا تھا
چہرے پہ ہلکے سے میک اپ کا ٹچ تھا بلیو کلر اُس نے دُرید کی وجہ سے پہنا تھا کیونکہ ایک کلر دُرید کا فیورٹ
تھا۔

www.kitabnagri.com

ہماری زوجہ بہت پیاری لگ رہی ہے۔ دُرید اُس کا ہاتھ تھام کر مسکرا کر بولا۔

آپ بھی اچھے لگ رہے ہیں ویسے آپ کبھی شازل لالہ کی طرح جینز پہنا کرے نہ۔ حریم اُس کو کاٹن کے
سفید شلور قمیض کے ساتھ مردانہ شال میں ملبوس دیکھا تو فرمائشی انداز میں کہا جس پہ دُرید نے اُس کو
گھورا

Posted On Kitab Nagri

چینج کر آؤ تب تک میں ملازمہ سے کھانے کا کہتا ہوں۔ دُرید نے بات کا رخ بدلا۔

اچھا۔ حریم نے منہ بسورا۔

بھلا پہلے میں چینج کر لوں۔ دُرید بڑبڑاتا وار ڈروب کی جانب بڑھا

اس سائیڈ پہ میرے کپڑے ہوتے ہیں۔ حریم ابھی اُس کو روکنے والی تھی مگر اُس سے پہلے دُرید نے وار ڈروب کھول دیا تھا جس پہ حریم کے سارے کپڑے کسی بارش کی طرح دُرید پہ برسے تھے حریم لب دانتوں تلے دبائی جلدی سے رخ بدل گئی۔ جبکہ دُرید جو تپ کے اُس کو کچھ کہنے والا تھا مگر جب نظر سامنے ایک فریم پہ پڑی تو الفاظ منہ میں ہی دم توڑ گئے اُس نے ہاتھ بڑھا کر فریم کو لیا۔

سچی وہ ہم وار ڈروب سیٹ کرنے والے تھے مگر بھول گئے تھے ہڑبڑی میں کپڑے رکھ لیے تھے مگر اب ٹھیک کر دینگے۔ حریم نے ہڑبڑا کر کہا پر دُرید سن کہاں رہا تھا وہ تو یک ٹک فریم میں موجود ایک چیز کو دیکھ رہا تھا جس کا ہونا اُس کے لیے ناقابل یقین تھا اُس کو تو یاد بھی نہیں تھا اُس نے ایل ایل بی کی تھی یا اُس کو ڈگری بھی حاصل ہوئی تھی وہ تو ان چیزوں کو فراموش کیے ہوئے تھا یہ کیا ہے حریم؟ بہت دیر بعد دُرید بولنے کے اہل ہوا۔

ہمارے کپڑے۔ حریم بنا دیکھے بولی تو دُرید چلتے ہوئے اُس کے پاس آیا

میں اس کا پوچھ رہا ہوں۔ دُرید نے فریم اُس کے سامنے کیا تو حریم کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی۔

Posted On Kitab Nagri

یہ آپ کو کہاں سے ملا؟ ہمیں دے۔ حریم نے فریم اُس کے ہاتھ سے لینا چاہا پر دُرید نے اُس کی پہنچ سے دور کیا

مجھے وہ دن اچھے سے یاد ہے جب یہ میں نے ملازمہ کو دی تھی کے ردی کے سامان کے ساتھ اس کو بھی جلائے تم اُس وقت نہیں تھی وہاں اور اگر تھی بھی تو تمہاری عمر نو سے دس سال کی تھی پھر یہ میری ڈگری تمہارے پاس کیسے آئی؟ وہ بھی صحیح سلامت جس کو تم نے فریم تک کروایا ہے۔ دُرید کا لہجہ سنجیدہ تھا۔

"ہم دس سال کے تھے اور وہ ملازمہ جس کو آپ نے دی تھی وہاں سے ہم چوری کر کے لائے تھے ہمیں نہیں تھا پتا یہ ڈگری ہے یا کچھ اور ہمیں بس اتنا پتا تھا کہ یہ آپ کی چیز ہے جو ہمارے لیے از حد بہت ضروری تھی ہم کیسے آگ کی نظر کرتے اور یہ فریم تب کروایا تھا جب ہمیں آپ کے وکالت کرنے کا پتا چلا تھا۔ حریم نے جواب دیا تھا دُرید بس اُس کو دیکھتا رہ گیا۔

حریم میں اب تمہیں کیا کہوں؟ سچ بتاؤں تو تم نے مجھے اسپیشل لیس کر دیا ہے۔ دُرید اُس کو اپنے حصار میں لیکر بولا

جان کر خوشی ہوئی ویسے آپ نے اس ڈگری کو پھینکنا کیوں چاہا تھا؟ اور کیا آپ نے کبھی کوئی کیس نہیں لڑا؟ حریم نے متجسس لہجے میں پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

پُرانی بات ہے چھوڑ دو اور ہاں میں نے کبھی کوئی کیس نہیں لڑا یہ کام بس شازل کرتا ہے۔ دُرید نے جواب دیا۔

اچھا۔ حریم بس یہی بولی۔

تم نے بتایا نہیں تھا کبھی کے یہ تم نے سنبھال کر رکھا ہے؟ دُرید نے سوالیہ نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا ایسے ہی اگر آج بھی آپ کی نظر نہ پڑتی تو ہم بتانے والے نہیں تھے۔ حریم نے کہا تو دُرید نے گہری سانس خارج کی۔



میں آپ کی ماں سے ملنا چاہتی ہوں۔ زوبیہ بیگم نے دلاور خان سے کہا تو انہوں نے چونک کر اُن کو دیکھا۔

میری ماں سے؟ دلاور خان نے کنفرم کرنا چاہا

جی آپ کی ماں سے ہمیں صلح کرنی چاہیے میری غلطی کی وجہ سے آپ اپنی ماں سے دور ہوئے جبکہ وہ تو بس مجھے اور میری بیٹیوں کو نیک راہ پہ چلانا چاہتی تھی دین کا درس دینا چاہتی تھی بتانا چاہتی تھیں کہ ایک مسلمان عورت کی کیا حدود طے کی ہے اللہ تعالیٰ نے "میں پہلے یہ سمجھ نہیں پائی کیونکہ میں نام مسلم تھیں قرآن کے بارے میں زیادہ تر معلومات نہیں بس پہلا کملہ پڑھ کر خود کو مسلمان بنا دیا سوزی سے زوبیہ بن گئی نام کو بدل دیا مذہب کو بدل دیا مگر دل سے اسلام کو شاید قبول نہیں کیا اور اپنی بیٹیوں کو بھی خود جیسا بنا دیا دین سے دور پھر فرق اتنا کہ وہ قرآن پڑھ کر بھول چکی ہیں اور میں نے کبھی قرآن

Posted On Kitab Nagri

پاک کو پڑھنا چاہا بھی نہیں۔ زوبیہ بیگم کے لہجے میں ندامت صاف جھلک رہی تھی جس کو محسوس کرتے دلاور خان نے ڈوب مرنے کے مقام پہ پہنچے تھے۔

قرآن پڑھ کر بھول جانا بہت بڑا گناہ ہے۔ دلاور خان بس یہی بول پائے۔
اس گناہ کی معافی مانگنی چاہیے تو بہ کرنی چاہیے کے پھر کبھی ایسی کوئی غلطی ایسا کوئی گناہ ہم سے سرزند نہیں ہوگا۔ زوبیہ بیگم نے کہا تو دلاور خان نے گہری سانس بھر کر سر کو اثبات میں ہلایا۔



دلاور خان اور زوبیہ بیگم پیشاور گئے تھے جہاں دلاور خان کا آبائی گھر تھا انہوں نے اپنے گھر والوں سے اپنی ماں بہنوں سے معافی مانگی تھی جس پہ اُن کی ماں جواب ضعیف ہو چکی تھی اتنے سالوں بعد اپنے بیٹے کو دیکھ کر خوشی سے نہال ہوئی تھی ساری خطائیں اُن کی معاف کر کے انہوں نے آپس میں ہر معاملہ سلجھا دیا تھا تقریباً ایک ماہ پیشاور قیام کرنے کے بعد اسلام آباد واپس پہنچے تھے جہاں دلاور خان خصوصی کانفرنس میں یہ اعلان کیا تھا کہ وہ فلم انڈسٹری چھوڑ رہے ہیں یہ خبر سن کر جہاں سب اچانک فیصلے پہ حیران و پریشان ہوئے تھے وہی آروش بہت خوش ہوئی تھی وہ اور ایمان اللہ کے کرم سے عمرہ کر کے واپس پہنچ چکے تھے جہاں اُن کو دلاور خان اور زوبیہ بیگم کا بدلا ہوا انداز دیکھنے کو ملا تھا۔

میں بہت خوش ہوں۔ آروش زوبیہ بیگم کو دیکھ کر خوش ہو کر بولی۔

بس اللہ کا کرم ہیں اُس نے مزید دلدل میں گرنے سے بچا دیا۔ زوبیہ بیگم اُس کو اپنے ساتھ لگا کر بولی
ایمان مسکرا کر بس اُن کو دیکھ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

صاحب آپ آگئے۔ نجمہ اچانک لاؤنچ میں آتی ایمان سے بولی جس کو آئے تقریباً دو گھنٹے ہو گئے۔
نہیں راستے میں ہوں پہنچ کر بتا دوں گ۔ ایمان نے اُس کے بے تگے سوال پہ گھور کر کہا
اچھا بتا دیجئے گا میں آپ کے لیے کافی بنا کر لاؤں گی۔ اُس کو چڑتا دیکھ کر نجمہ دانتوں کی نمائش کرتی بولی تو
آروش کی ہنسی نکل گئی۔

تم اپنے گاؤں کی تھی کب واپس آئی؟ آروش نے مسکرا کر پوچھا
اوجی کل واپسی ہوئی تھی۔ نجمہ قدرے شرمناک بولی
تو اس میں شرم مانے والی کیا بات ہے؟ ایمان کو اُس کا شرمناک سمجھ نہیں آیا
وہ کیا ہے نہ ہمارا اٹانکا بھی فکس ہو گیا گل شیر کے ساتھ۔ نجمہ اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپائے بتانے لگی تو
زوبیہ بیگم اور آروش خاصی حیرت بھری نظروں سے اُس کو دیکھنے لگے۔
ماشاء اللہ یہ تو بہت اچھی بات ہے۔ آروش نے کہا

مجھے گل شیر کے ساتھ ہمدردی ہے۔ ایمان خاصے افسوس بھرے لہجے میں گویا ہوا تو نجمہ کا منہ بن گیا۔
ایمان کیوں تنگ کر رہے ہو بے چاری کو۔ زوبیہ بیگم نے کہا تو ایمان ہنس پڑا

یہ بتاؤ شادی کب ہے؟ ایمان نے اب کی سنجیدگی سے پوچھا
ایک دو ماہ تک۔ نجمہ شرم سے بے حال ہونے لگی جبکہ اُس کی حالت دیکھ کر آروش کی ہنسی نہیں رُک
رہی تھی۔



Posted On Kitab Nagri

آج شازم شاہ کی پہلی بار سالگرہ تھی جس کے لیے پوری حویلی کو سجایا گیا تھا گاؤں میں الگ سے تحائف بانٹے جا رہے تھے ماہی یہ سب دیکھ کر خوش ہونے کے ساتھ ساتھ حیران ہوتی جا رہی تھی کیونکہ اُس کے سب ٹھیک تھا نہ کوئی صورت کا مسئلہ اور نہ ذات وغیرہ کا وہ شازم شاہ کی بیوی تھی جو کی اب اُس کی پہچان تھی اور آج شازم کی سالگرہ کے ساتھ ساتھ گاؤں دستار بندی کا بھی فیصلہ ہونا تھا جو یقیناً ڈرید شاہ کے حق میں ہونا تھا کیونکہ شازل نے پہلے ہی منع کیا ہوا تھا کہ وہ سرینچ نہیں بنے گا دوسرا کی بات دیدار شاہ نے اپنی دوسری شادی کا اعلان کیا تھا جس پہ کسی نے اعتراض نہیں اٹھایا سوائے فردوس بیگم اور شبانا بیگم کے انہوں نے ہنگامہ بہت رچایا تھا مگر کسی نے اُن کی بات سُننا گوارا نہیں کیا تھا شبانا بس ہر وقت ہر ایک کو دیکھتی جلتی کڑھتی رہتی اُس کا بس نہیں چلتا تھا وہ ہر چیز کو اُجاڑ کے رکھ دیتی مگر اُس کا حسد صرف اُس کو ہی جلا کر رکھ کر رہا تھا "دیدار نے دوسری شادی کر بھی لی اور وہ بس ہاتھ مسلتی رہ گئی کیونکہ وہ اب دیدار کے کمرے میں نہیں ہوتی دوبارہ اپنے کمرے میں قیام پزیر ہو گئی تھی قسمت نے اچھے سے ہر چیز کا حساب اُس سے برابر کیا تھا جو وہ ماہی کے لیے سوتن لانا چاہتی تھی اب اپنی سوتن کو دیکھ کر وہ بس صبر کے گھونٹ بھرتی رہ جاتی۔

○○

Posted On Kitab Nagri

او ہو پورے کپڑے گندے کر دیئے۔ ماہی تاسف سے شازم کو دیکھ کر بولی جو کیک کے ساتھ کھیلنے میں مصروف تھا اُس کے ہاتھ اُس کا چہرہ کپڑے سب کچھ کیک سے لودھا ہوا تھا کیونکہ شازل نے ایک الگ سا کیک شازم کے سامنے کیا تھا جس پہ اُس نے اپنا حشر نشر کر دیا۔

کیا ہوا اس کو بھی تو پتا ہو یہ اب پُرانہ ہو گیا ہے۔ شازل دھب سے بیڈ پہ لیٹ کر سکون سے بولا
خیر میری باتیں مجھے شبانا بھابھی کے لیے افسوس ہو رہا ہے۔ ماہی نے شازل سے کہا
تمہیں افسوس کرنے کی ضرورت نہیں بھابھی ماں وہ کاٹ رہی ہیں جو انہوں نے بویا تھا۔ شازل سنجیدگی سے بولا

ہاں مگر اُن کے پاس اولاد ہونی چاہیے تھی۔ ماہی نے کہا
چھوڑو یہ سب باتیں شازم کے کپڑے چینج کرو آج ہمیں اسلام آباد کے لیے نکلنا ہے۔ شازل نے بات کا رخ بدلا تو ماہی نے مزید کچھ نہیں کہا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ایسے کیا دیکھ رہے ہو؟ آروش کی صبح آنکھ کھلی تو یمان کی نظریں خود پہ محسوس کیے پوچھا
آپ کیا پریگنٹ ہیں؟ یمان کے ایسے سوال پہ آروش کے چہرے کی ہوائیاں اُڑنے لگی وہ سمجھ نہیں پائی
یہ اچانک صبح صبح یمان کو کیا ہوا ہے جو ایسا سوال پوچھ رہا ہے۔

نہیں پر تم کیوں یہ پوچھ رہے ہو۔ آروش خود پہ قابو پائے جواب میں بولی

Posted On Kitab Nagri

آپ کو پتا ہے میں نے خواب میں کیوٹ سی بچی کو دیکھا تبھی پوچھا۔ ایمان نے کہا تو آروش خاموشی سے اُس کو دیکھنے لگی جس کے چہرے پہ ہلکی مسکراہٹ تھی

تمہیں بیٹیاں پسند ہیں؟ آروش نے پوچھا

ہاں بہت میں چاہتا ہوں ہماری بیٹی ہو آپ جیسی پیاری سی۔ ایمان اُس کو دیکھ کر بولا

اچھا تم فریش ہو جاؤ آفس بھی جانا ہوتا ہے تمہیں۔ آروش نے کہا تو ایمان اُٹھ کر واشروم میں چلا گیا تھا پر

آروش گہری سوچ میں ڈوب گئی تھی کچھ دنوں سے اُس کو اپنی حالت خراب محسوس ہو رہی تھی مگر وہ

نظر انداز کر رہی تھی مگر ایمان کی بات پہ اُس کو خوشکن احساسات نے آگھیرا تھا اُس نے بے ساختہ اپنا

ہاتھ پیٹ پہ رکھا تھا ایمان کے آفس جانے کے بعد اُس نے کلثوم بیگم کو کال کیے ایمان کے خواب کے

بارے میں بتایا تو انہوں نے ایک بتائی تھی جس پہ وہ عمل پیراں ہوئی تو پوزیٹور سپانس دیکھ کر آروش کا

دل زور سے دھڑکا تھا اُس سے اپنی خوشی سنبھالے نہیں جا رہی تھی۔

یمان کتنا خوش ہوگا۔ آروش اپنے منہ پہ ہاتھ رکھتی تصور میں یمان کو لائے سوچنے لگی۔
آروش نے سوچ لیا تھا وہ یمان کو سر پر اتر دے گی۔

○○

موم آروش کہاں ہیں؟ میمان گھر آیا تو آروش کو دیکھ کر زوبیہ بیگم سے پوچھا کیونکہ ہر روز وہ اُس کے لیے ہال میں انتظار کیا کرتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

شاید کمرے میں ہو میں نے تو نہیں دیکھا صبح سے اُس کو۔ زوبیہ بیگم نے بتایا تو یمان کچھ پریشان ہو۔ میں دیکھتا ہوں۔ یمان اُن سے کہتا کمرے میں آیا تو جہاں آروش نہیں تھی یمان ایک نظر پورے کمرے میں ڈورارہا تھا جب ڈریسنگ مرر پہ لگی ایک چٹ نے اُس کی توجہ اپنی جانب مبذول کروائی۔ یمان ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے آتا چٹ اپنے ہاتھ میں لی تو وہاں لکھی تحریر دیکھ کر ساکت سا رہ گیا جس میں محض تین حرف لکھے ہوئے تھے۔

Me come baba

یمان بار بار چٹ کو دیکھتا رہا اُس کی آنکھوں میں بے یقین صاف ظاہر تھی دل میں ایک الگ شور برپا تھا۔ یحلت اُس کو آروش کا خیال آیا تو چٹ پہ اپنی گرفت مضبوط کرتا ٹیس میں آیا جہاں اُس کی سوچ کے مطابق آروش موجود تھی۔

آروش۔ یمان نے اُس کو آواز دی تھی تو آروش اُس کی جانب اپنا رخ کرتی نظریں چُرانے لگی تو یمان کے چہرے پہ گہری مسکراہٹ چھائی تھی وہ تیز قدموں سے اُس تک پہنچتا اپنے گلے لگا گیا تھا۔
تھینک یو سوووووووو مچ۔ میں بتا نہیں سکتا کہ کتنا خوش ہوں میں۔ یمان زور سے اُس کو خود میں بھینچتا شدت سے بولا تو آروش مسکرائی۔

مجھے تمہارہ یہی خوشی دیکھنی تھی۔ آروش نے بتایا تو یمان نے اُس کا ماتھا چوما

Posted On Kitab Nagri

آپ کو پتا ہے پہلے مجھے یقین نہیں آ رہا تھا میں اپنی کیفیت کیسے بیان کروں ایون میں ابھی بھی کنفیوز ہوں۔ ایمان نے کہا

میں بھی بہت خوش ہوں۔ آروش نے بتایا

آپ ہو سپٹل گی تھی؟ ایمان کو اچانک خیال آیا تو پوچھا

نہیں گھر میں پریگنسی ٹیسٹ کی تو معلوم ہوا۔ آروش نے آہستہ آواز میں بتایا

موم ڈید کو پتا ہے یہ بات؟ ایمان نے مسکرا کر پوچھا

سب سے پہلے تمہیں بتایا ہے۔ آروش نے بتایا تو اُس کی مسکراہٹ گہری سے گہری ہوتی گی۔

آئے بتاتے ہیں انہیں۔ ایمان اُس کے ہاتھ پہ اپنی گہری گرفت مضبوط کیے کہا تو آروش نے سر اثبات میں ہلا کر اُس کے ہمقدم ہوئی وہ جانتی تھی اب آگے کا سفر خوبصورت ہے۔



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کچھ عرصے بعد!

ہسپتال کے کوریڈرو میں موت جیسا سناٹا چھایا ہوا تھا ایمان پریشانی سے یہاں سے وہاں ٹہلنے میں مصروف تھا جبکہ شازل سنجیدہ بیچ پہ خاموش بیٹھا ہوا تھا دُرید نہیں تھا یہاں کیونکہ آروش کی پریگنسی کے ایک ماہ بعد خیر سے حریم دوبارہ پریگنٹ ہوئی تھی جس پہ وہ تو بہت خوش تھی مگر دُرید پریشان ہو گیا تھا ایک تو حورم بھی چھوٹی تھی دوسرا حریم کی اتج بھی کم تھی ایسے میں وہ دو بچوں کو کیسے سنبھالتی مگر جلد ہی حریم

Posted On Kitab Nagri

نے اُس کے خیالات دور کر دیئے تھے دوسرا درید اُس کا بہت سارا خیال رکھ رہا تھا۔ اور آج آروش کی ڈیلیوری تھی جس پہ یمان کی جان پہ بن آئی تھی تبھی وہاں ڈاکٹر آئی تو سب الرٹ ہوئے۔

مبارک ہو بیٹا ہوا ہے۔ لیڈی ڈاکٹر نے مسکرا کر بتایا تو سب خوش ہوئے تھے وہی یمان نے شکر کا سانس ادا کیا تھا ارمان کے ساتھ بیٹھانو سالہ یا مین کا منہ "بیٹا" لفظ پہ اتر گیا تھا۔

میں مل سکتا ہوں۔ ایمان نے بی چینی سے پوچھا

شیور۔ ڈاکٹر کا اتنا کہنا تھا اور ایمان ایک منٹ کی تاخیر کے بنا وار ڈ میں چلا گیا جہاں آروش کو رکھا گیا تھا۔

○○

کیسا محسوس کر رہی ہیں آپ؟ ایمان آروش کا ماتھا چوم کر فکر مندی سے اُس کا چہرہ دیکھ کر پوچھنے لگا جس کی نظریں اپنے چھوٹے سے بچے پہ تھی۔

میں ٹھیک ہوں یہ دیکھو ہمارا بچہ کتنا پیارا ہے تم پہ گیا ہے بالکل۔ آروش پر جوش لہجے میں اُس کو بتانے لگی تو یمان کی نظر اب نو مولود بچے پہ پڑی۔

ماشا اللہ مجھے دے۔ یمان نے مسکرا کر کہا تو آروش نے اُس کی گود میں بچہ دیا تبھی وہاں زوبیہ بیگم دلا اور خان فجر یا مین اور شازل داخل ہوئے تھے۔

آر و کیسی ہو؟ شازل آروش کے پاس کھڑا ہوتا پوچھنے لگا۔

میں ٹھیک ہوں۔ آروش نے مسکرا کر بتایا

Posted On Kitab Nagri

یمان یامین کو بچہ دیکھا وہ بہت پر جوش تھا۔ فجر کی بات پہ جہاں سب مسکرائے تھے وہی یامین کی شکل ایسی بن گئی جیسے کڑوا بادام نکل لیا ہو۔

آپ کو بیٹی دینی تھی یہ بیٹا کیوں دیا؟ یامین منہ کے ہزار زاویے بناتا آروش سے مخاطب ہوا تو سب کا منہ حیرت سے کھل گیا

یامین۔ فجر نے اُس کو تنبیہ کی۔

آپی چھوڑے یامین تم یہاں آؤ اور دیکھو بالکل تمہارے جیسا ہے یہ۔ یمان نے اُس کو پچکارہ۔
مجھے لٹل فیری چاہیے۔ یامین بضد ہوا۔

ماں سامنے کھڑی ہے اُس سے فرمائش کرو ایک سے دو فیری تمہیں دے گی۔ شازل کی زبان میں کھجلی ہوئی مگر اُس کی ایسی بات پہ فجر سٹیٹائی تھی۔

لالہ۔ آروش نے اُس کو گھورا تو شازل نے کندھے اُچکائے۔

مجھے ماموں کی فیری چاہیے۔ یامین نے ایک بار پھر کہا۔

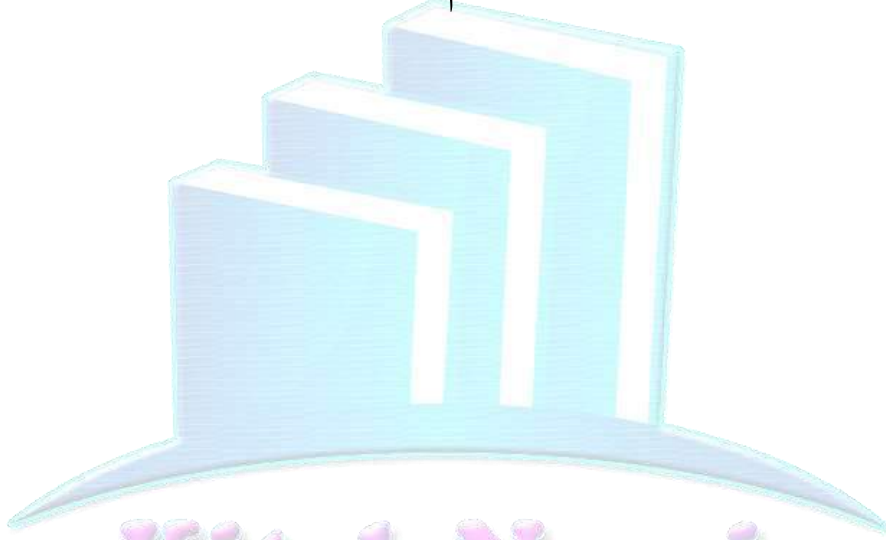
تم یہاں آؤ۔ یمان نے اُس کو اپنے پاس آنے کا کہا تو وہ مرے مرے قدموں کے ساتھ اُس تک چل کر آیا۔

Posted On Kitab Nagri

یہ تمہارا چھوٹا بھائی ہے پہلے اس کو تو دیکھو پھر فیری بھی مل جائے گی تمہیں۔ ایمان نے اُس کو پچکارہ تو
یا مین خوش ہو گیا آروش مسکرا کر یہ سارا منظر دیکھ رہی تھی جب شازل نے اپنا سیل فون اٹھا کر اپنے
موبائیل میں سب کچھ محفوظ کرنے لگا۔



ختم شد



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/002997500595)